وذکرھم بایام اللہ ان فی ذلک لایٰت لکل صبار شکور

تاریخ ابن خلدون

جلد ششم

حصہ یازدہم

[illegible]

شمالی افریقہ بربری قبائل

اور

اُن کے حکمرانوں کے حالات

تصنیف: رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدونؒ

۷۳۲ھ - ۸۰۸ھ

مترجم: مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

كتاب العبر وديوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرهم من
ملوک الاکبر یعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے
اردو ترجمے کے جملہ حقوق قانون اشاعت وطباعت [illegible]
تصحیح و ترتیب و تبویب

چوہدری طارق اقبال گاہندری
مالک نفیس اکیڈمی۔ اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ——— تاریخ ابن خلدون
مصنف: ——— رئیس المؤرخین علامہ عبدالرحمن ابن خلدون
ناشر: ——— نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ——— جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن: ——— آفسٹ

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

عرض ناشر

ابن خلدون اپنے دور کا جید عالم اور باکمال مؤرخ تھا۔ وہ نہ صرف اپنے ہم عصروں میں [illegible] لحاظ سے برتری اور فضیلت حاصل ہے بلکہ اس نے تاریخ کو ایک مستقل فن کی حیثیت سے روشناس کرایا اور جدید فلسفۂ تاریخ کی بنیاد رکھی۔ اس کا اصل نام ابو زید عبدالرحمن بن محمد لقب ولی الدین تھا۔ یکم رمضان ۷۳۲ھ کو اس کی ولادت تیونس میں ہوئی تھی۔ اس نے حافظ قرآن ہونے کے بعد ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر وقت کے نامور علماء سے تحصیل علم کی [illegible] سے فارغ ہو کر [illegible] علم و ادب اور قابلیت کا شہرہ دور دور تک پھیل گیا تھا۔ چنانچہ جب اس کی عمر صرف [illegible] سال کی تھی تو [illegible] نے اسے اپنا میر منشی مقرر کر کے کاتب سر مقرر کیا۔ اس کے بعد اس نے تیونس اور مغرب کے دوسرے علاقوں کی سیاحت کی۔

ابن خلدون کی طبیعت بہت آزاد پسند تھی چنانچہ اس نے کسی ملازمت پر قناعت کرنے کی بجائے غرناطہ کے بھی [illegible] کے لئے جانا پڑا [illegible] تلمسان اور [illegible] میں بھی قیام کیا [illegible] کے قیام کے دوران [illegible] سلطان [illegible] کے ہمراہ دمشق میں تیمور کے خلاف جنگ بھی لڑی [illegible] تیمور سے ملاقات کے بعد [illegible] ہو گیا۔

ابن خلدون کو [illegible] مصر میں قیام کے دوران شمالی افریقہ کی سیاست [illegible] اور وہاں کے مختلف [illegible] اور [illegible] قاہرہ میں وفات پائی۔ وفات کے وقت اس کی عمر [illegible] سال [illegible] تھی۔

ابن خلدون کی زندگی بڑی [illegible] اور انقلاب انگیز تھی [illegible] عزت اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض اوقات دولت و اقبال [illegible] قید و [illegible] سے بھی دوچار ہونا پڑا [illegible] تصنیف و تالیف سے غفلت نہیں [illegible] حالات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

آخر شب زندگی میں کم سے کم ستائیس کتابیں مختلف موضوعات پر لکھی تھیں جن میں دو تین کتابوں کے علاوہ سب کی سب گمنامی کے اندھیرے میں جا پڑیں مگر زمانے نے ان کے کسی قدر دان مورخ اور سرپرست کو نہ چھوڑا کہ وہ ان کی کتابوں کو محفوظ کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تک ان کی صرف ایک ہی کتاب پہنچی ہے جو دنیا بھر میں مقدمہ تاریخ اور تاریخ ابن خلدون کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے۔

تاریخ اسلام کے موضوع پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں ابن خلدون کے مقدمہ تاریخ اور تاریخ ابن خلدون کو جو مقام اور اہمیت حاصل ہے وہ کسی اور کے حصہ میں نہیں آیا اس کی وجہ کئی ہیں۔ اگر ہم ان سے پہلے اور ان کے بعد لکھی جانے والی تاریخوں پر نظر ڈالیں تو یہ بات خود بخود ظاہر ہو جائے گی۔ مثلاً ابن جریر طبری کی تاریخ ابتدا سے لے کر صرف ۳۰۲ھ تک کے حالات کا احاطہ کرتی ہے۔ مسعودی کی مروج الذہب سے صرف ۳۳۶ھ تک کے واقعات کا علم ہوتا ہے۔ ابن مسکویہ کی تاریخ تجارب الامم سے ۳۶۹ھ تک کے واقعات کی نشاندہی ہوتی ہے۔ ابوالفداء کی تاریخ المختصر میں ۷۲۹ھ تک کے واقعات ملتے ہیں۔ اس لحاظ سے ان تاریخوں کو مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ یہ تاریخیں ضروری معلومات اور حوالوں کی موجودگی اور استناد کے باوجود بہت کم زمانے پر محیط ہیں۔ اس کے برعکس ابن خلدون کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں اسلام کی پچھلی آٹھ صدیوں کے حالات تفصیل اور صراحت کے ساتھ قلم بند کیے گئے ہیں۔ اس میں ابن خلدون نے قدیم زمانی ہی کو پیش نظر نہیں رکھا ہے بلکہ مختلف قوموں اور تہذیبوں اور ان سے متعلق قوموں کے حالات بھی تاریخی تسلسل کے ساتھ بیان کیے ہیں جن کی وجہ سے حقائق کو جاننے اور سمجھنے میں کسی بھی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔

ابن خلدون کے مقدمہ تاریخ اور تاریخ کو دنیا میں جو قدر، مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی کہ اب ان کے ترجمے دنیا کی کئی زبانوں میں ملتے ہیں۔ اردو میں مقدمہ ابن خلدون بار بار شائع ہوا اور تاریخ کے کئی باب مختلف عنوان سے ترجمہ کیے گئے۔ ہم نے ابتدا میں اس کو دو حصوں میں شائع کیا تھا۔ بعد میں ضرورت محسوس ہوا کہ ان کی تاریخ کی جلدیں بھی یکے بعد دیگرے شائع کر دی جائیں کیونکہ ان کے مطالعے کے بغیر تاریخ اسلام کا صحیح علم ہونا ممکن نہیں سمجھا جاتا ہم اب تک اس کی کئی جلدیں شائع کر چکے ہیں جو مختلف علاقوں اور ادوار کا احاطہ کرتی ہیں۔

والد مرحوم نے کوشش کی تھی کہ ابن خلدون کی مکمل تاریخ اردو پڑھنے والوں تک پہنچائیں۔ انہوں نے ابن خلدون کے تمام مطبوعہ جلدوں کو بڑی دشواریوں سے حاصل کیا اور ملک کے ممتاز عالموں اور دانشوروں سے ان کا اردو میں ترجمہ کرا کے شائع کیا اس کے باوجود ابن خلدون کی تاریخ کے بعض غیر مطبوعہ جلدوں کے حصول کے لئے بھی کوشاں تھے مگر ان کو اپنی زندگی میں کامیابی نہیں ہوئی لیکن ان کی یہ کوشش رائیگاں نہ گئی۔ میں نے ابن خلدون کی ان جلدوں کو ڈھونڈ نکالا جن کا علم بہت کم لوگوں کو ہے۔ یہ جلدیں بربر قبائل اور ان کی اقوام سے متعلق ہیں۔

میں نے ان جلدوں کو حاصل کرنے کے بعد ان کے ترجمے کے لئے مولوی صاحب سے رجوع کیا جو عربی کے ماہر اور بہترین مترجم ہیں۔ انہوں نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے اس کا ترجمہ کیا جو پہلی مرتبہ اردو میں منتقل ہو رہا ہے۔

جیسا کہ میں نے ابتدا میں عرض کیا تھا کہ ابن خلدون نے اپنی زندگی کے آخری شب و روز مصر اور افریقہ کے دوسرے علاقوں میں بسر کئے تھے اور وہیں فوت ہوا تھا یہ تاریخ وہاں کی قوموں اور حکمرانوں کے حالات و واقعات سے عبارت ہے اس میں ان تمام خاندانوں اور حکمرانوں کے احوال مندرج ہے جنہوں نے اپنی حکومتیں شمالی افریقہ کے مختلف علاقوں میں قائم کی تھیں اگرچہ یہ حکمران اور قبائل دوسرے اسلامی حکمرانوں کی طرح پرشکوہ اور پرکشش نہیں تھے لیکن ان کے ہاتھوں بعض ایسے کارنامے انجام پائے جو انسانی دور کی عظمت کی یاد دلاتے رہیں گے۔

اس حصہ میں ابن خلدون نے جو کچھ لکھا ہے اس میں اس کا اپنا مشاہدہ و تجربہ اور تحقیق شامل ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت دوسرے حصوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔

آخر میں مجھے آپ سے صرف اتنا کہنا ہے کہ اس تاریخ کو آپ تک پہنچانے میں میرے والد مرحوم کی سعی کو بڑا دخل ہے اور ان ہی کی دعاؤں کے طفیل میں اس قابل ہو سکا ہوں کہ ان کے مشن کو احسن طریقہ پر پورا کر سکوں۔ اب ابن خلدون کی تاریخ کے اس گمشدہ دوبارہ یافتہ حصہ کا ترجمہ آپ کے سامنے ہے۔ اور چاہتا ہوں کہ آپ اس کار خیر کے لئے میرے والد مرحوم کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ یاد رکھیں۔

چوہدری طارق اقبال گاہندری

۱۰-۱-۱۹۹۰ء کراچی

فہرست

حصہ یازدہم

فہرست مضامین	صفحہ	فہرست مضامین	صفحہ
باب:۱ عرب مستعجمہ		بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے	
	۱۷	ہیں	
عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ جو ابن عبدون ان کی [illegible]		[illegible] کی وفات [illegible] کی وفات	۵۱
سے تعلق رکھتا تھا اور اسلامی حکومت کے عرب		[illegible] سلیمان بن علی کی وفات	۵۳
عمرانی کا بقیہ تھی۔		ابو [illegible] کی سرداری	
آل فضل اور بنی مختار کے حالات اور شام و عراق		سعید کی سرداری [illegible]	۵۴
میں ان کی حکومت	۲۱	[illegible] الاخضر	
باب:۲ بنو عامر بن صعصعہ	۲۲	[illegible] میں آنے والے [illegible]	۵۵
چوتھے طبقے کے عربوں میں بنی ہلال اور سلیم کے		ریاح کے غالب [illegible] کے حالات اور ان	
داخلے کے حالات و واقعات	۲۸	کا انجام اور آخری احوال	۵۷
اثبج اور ان کے بطون کے حالات جو ہلال بن		**باب:۵ زغبہ اور اس کے بطون**	۵۹
عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں	۳۸	زغبہ اور اس کے بطون کے حالات جو ہلال بن	
باب:۳ بنو جشم	۴۴	عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں	
[illegible] جشم میں سے ہے		[illegible] معقل [illegible]	
عرب بادیہ جشم	۴۸	بنو [illegible]	
عاصم اور مقدم اثبج میں سے ہیں		**باب:۶ بنو [illegible]**	۶۳
باب:۴ بنو ریاح کے بطون ہلال بن		[illegible]	
ریاح	۵۰	بنو مالک بن زغبہ	۶۵
ریاح اور اس کے ان بطون کے حالات جو ہلال		بنو [illegible]	۶۶

عنوان	صفحہ
سلطان ابو علی	۶۷
[illegible]	۶۸
باب ۲۷: بنو عامر بن زغبہ	۶۹
باب ۲۸: بنو عروہ بن زغبہ	۷۱
باب ۲۹: [illegible]	۷۹
ذوی عبید اللہ ذوی منصور ذوی حسان	
ذوی عبید اللہ خراج	
الحراث	۸۰
ثعالبہ	۸۱
ذوی منصور	۸۳
[illegible]	۸۴
احلاف	۸۵
[illegible]	۸۶
	۸۷
باب ۳۰: بنی سلیم بن منصور	
پانچویں طبقے سے بنی سلیم بن منصور کے حالات	۹۰
زغب، ذباب، ہیب	
عوف	۹۱
[illegible]	
علاق [illegible]	
	۹۶
باب ۳۱: [illegible]	۱۰۰
[illegible] کے حالات	
[illegible]	۱۰۲

عنوان	صفحہ
ثابت بن [illegible]	۱۰۴
باب ۳۲: بربری اقوام	
بربر اور اہل مغرب کی دوسری قوم کے حالات وغیرہ	۱۰۶
بربر کے قبائل	
[illegible]	۱۰۹
[illegible]	۱۱۰
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۱۱۱
باب ۳۳: بربر افریقہ اور مغرب میں	۱۱۷
افریقہ اور مغرب کے بربروں کے مواطن سے متعلق دوسری فصل	
باب ۳۴: بربر اقوام کے فضائل	۱۲۳
اس قوم کے [illegible] کے شریفانہ خصائل کا تذکرہ وغیرہ	
فضل انسانی	
بربر اقوام کے حالات میں چوتھی فصل [illegible] فتح اسلامی سے قبل اور اس کے بعد [illegible] تک	۱۲۷
کاہنہ	
[illegible]	۱۲۹
	۱۳۲
باب ۳۵: بتری بربر اقوام کے قبائل کے حالات	۱۳۵
[illegible] سب سے پہلے [illegible]	

عنوان	صفحہ
مع تذکرہ	
باب ۵: [illegible] ایران کے [illegible]	
ایران کی تاریخی [illegible]	١٣٦
[illegible]	١٣٩
باب ۶: [illegible]	١٣٩
تاریخی [illegible] میں [illegible] کے [illegible] ایران کی [illegible]	
[illegible] ایران کی [illegible]	١٤١
[illegible]	
[illegible]	١٤٢
[illegible]	١٤٥
[illegible]	
[illegible] ایران	١٤٦
[illegible]	١٤٧
[illegible]	١٤٨
باب ۷: [illegible]	١٥٠
تاریخی [illegible] میں [illegible] کے حالات [illegible] کے [illegible]	
[illegible]	
[illegible] ایرانی	١٥١
[illegible] کے [illegible]	
[illegible]	١٥٠
[illegible]	
کی حکومت کے [illegible]	١٥٣

عنوان	صفحہ
باب ۸: ایرانی [illegible]	١٥٩
[illegible] میں سے [illegible] کے حالات [illegible]	
[illegible]	١٦٠
[illegible]	
[illegible] کے [illegible]	١٦٣
ایرانی کے [illegible] میں سے [illegible]	
[illegible] کے حالات کا بیان	
[illegible]	
ایرانی کے [illegible] میں سے [illegible]	١٦٤
ان کے [illegible] اور ان کے [illegible]	
[illegible]	١٦٥
ایرانی کے [illegible] میں سے [illegible]	١٦٧
[illegible] ایرانی کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible]	
[illegible] کے [illegible]	
[illegible] کے [illegible] میں سے [illegible]	
حالات [illegible]	١٦٩
[illegible] میں سے [illegible]	١٧٠
ایرانی کے [illegible] میں سے [illegible] کے حالات	
[illegible]	
[illegible]	١٧١
[illegible] اور [illegible] کی حکومت	
آلِ [illegible] کی حکومت	١٧٤
[illegible] کی حکومت	
[illegible] کی حکومت	١٧٥
[illegible] کی حکومت	١٧٦
[illegible] کی حکومت	١٧٧

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] حکومت	۱۲۸	**باب ۲۲: [illegible] بن تاشفین کی حکومت**	۲۰۹
[illegible] کی حکومت	۱۲۹	[illegible] کے [illegible] کی [illegible] حکومت کے حالات [illegible] کی حکومت [illegible]	
[illegible] کی حکومت		[illegible] کے حالات [illegible]	۲۱۴
باب ۱۹: [illegible]		[illegible] کے حالات	۲۱۶
[illegible]	۱۴۴	[illegible] کے حالات	
[illegible]		[illegible] کی [illegible]	۲۲۰
[illegible]		**باب ۲۳: [illegible]**	۲۱۹
[illegible]	۱۴۶	[illegible] کے [illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۱۸۵	[illegible]	
[illegible]	۱۸۱	[illegible] کے [illegible]	
[illegible]		[illegible] کے [illegible]	۲۲۳
[illegible] حکومت [illegible]	۱۸۸	[illegible]	۲۲۴
	۱۹۳	[illegible]	
باب ۲۰: [illegible]	۱۹۴	[illegible]	
[illegible] کے حالات [illegible]		اقبال	
[illegible]		[illegible]	۲۲۵
باب ۲۱: [illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۰۰	[illegible] کے حالات	۲۲۶
[illegible]		[illegible] کی حکومت	۲۲۸
[illegible] کی حکومت کے حالات [illegible]	۲۰۱	[illegible] کے [illegible] کے حالات	۲۳۰

عنوان	صفحہ
باب ۲۴ [illegible] کے حکمران	۴۳۰
[illegible] کی حکومت	
[illegible] کے حالات	۴۳۵
[illegible] حکومت کے حالات	۴۳۶
باب ۲۵ [illegible] کے [illegible]	۴۳۹
[illegible] کی حکومت کے حالات	
باب ۲۶ [illegible]	۴۴۳
[illegible]	
[illegible] کے حالات	
باب ۲۷ جبال درن کے مہدی	۴۴۵
[illegible] کے [illegible]	
حکومت کا آغاز	
باب ۲۸ عبدالمومن کی حکومت	۴۵۰
مہدی کے خلیفہ عبدالمومن کی حکومت کے حالات	
فتح [illegible] کے حالات	۴۵۵
فتح افریقہ کے حالات	۴۵۷
[illegible]	۴۵۸
[illegible]	۴۵۹
[illegible] کے باغی [illegible] کے حالات	
خلیفہ یوسف بن عبدالمومن کی حکومت	۴۶۰
[illegible]	
[illegible] کے حالات	۴۶۲
[illegible]	
[illegible] کے حالات	۴۶۳

عنوان	صفحہ
[illegible] کے جہاد کے واقعات	۴۶۶
[illegible] خلافت	
[illegible] کی حکومت	۴۶۷
[illegible] کے بھائی [illegible] کی حکومت کے حالات	۴۶۹
[illegible] کی حکومت کے حالات	
باب ۲۹ [illegible] منصور	۴۷۰
[illegible]	
[illegible] کی حکومت کے حالات	[illegible]
[illegible] کی حکومت کے حالات	[illegible]
[illegible] کی حکومت کے حالات	
باب ۳۰ [illegible] کی وفات	[illegible]
[illegible] کے حالات	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
باب ۳۱ موحدین کے [illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible] حکومت	
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	
[illegible]	۴۹۰
باب ۳۲ [illegible] کے حالات	۴۹
[illegible] کے [illegible]	

عنوان	صفحہ
کے حالات جو موحدین میں سے سوس کے امراء میں وغیرہ	
موحدین میں سے بنی حفص ملوک افریقہ کے حالات اور ان کا آغاز و انجام	۲۹۳
مغرب کی ہجرت اور اس میں بلند مقام حاصل کرنا	۲۹۷
شیخ ابو محمد بن شیخ ابو حفص کی وفات اور ان کے بیٹے عبد الرحمن کی حکومت کے حالات	۲۹۸
سلطان ابو عبد اللہ مستنصر کی بیعت کے حالات اور اس کے آغاز کے حالات	۲۹۹
سلطان کے کارندوں کا تذکرہ	۳۰۰
الجزیرہ کے آغاز و انجام کے حالات	۳۰۳
اہل اندلس کے وفود کے حفصیوں کی بیعت میں شامل ہونے اور اشبیلیہ اور اس کے بعد سے شہروں کی بیعت کے حالات	۳۰۵
صقلیہ کی طرف سے سلطان کے خروج کے حالات	۳۰۶
طاغیہ افرنجہ اور تونس کے نصرانیوں سے اس کی جنگ کے حالات	۳۰۸
ابن الوزیر کی بغاوت اور اس کی فتح کے حالات	۳۱۳
واثق یحییٰ بن المستنصر مخلوع کی بیعت کے حالات اور دیگر احوال کا تذکرہ	۳۰۳
باب: ۳۲ سلطان ابو اسحاق	۳۱۴
سلطان ابو اسحاق کے اندلس جانے اور اہل بجایہ کے اس کی اطاعت میں داخل ہونے کے حالات	
دعی حجام سلطان ابو حفص کے غلبہ کے حالات	۳۱۷
امیر ابو فارس بن سلطان ابو اسحاق کا بجایہ کے والی بننے کا تقرر کرنا اور اس کا سبب	۳۱۸

عنوان	صفحہ
ابن سلطان کا جہاد کے لئے فوجوں کی تیاری کرنا	۳۲۰
ابو عمارہ دعی کے ظہور اور اس کے عجیب و غریب حالات کا بیان	۳۲۱
سلطان ابو اسحاق کے بجایہ جانے اور دعی بن ابی عمارہ کے تونس میں داخل ہونے کے حالات	۳۲۲
امیر ابو فارس کے دعی سے جنگ کرنے اور قتل ہونے کا بیان اور ان کے باپ سلطان ابو اسحاق کی وفات وغیرہ	۳۲۳
دعی کے خروج اور عروج کے حالات اور سلطان ابو حفص کا اپنے ملک پر قابض ہونا	۳۲۶
باب: ۳۳ امیر ابو زکریا	۳۲۷
امیر کا قسطنطینہ پر قبضہ کرنے کے حالات اور اس کا آغاز و انجام	
ابن جزری کی قصبہ میں حکومت	
ابو الحسن بن سید الناس حاجب کی وفات اور اس کی جگہ ابن دقاق کی حکومت	۳۳۰
اعراب کا امیر ابو حفص کی اطاعت سے خروج کر کے امیر ابو زکریا کی اطاعت کرنا	۳۳۱
شیخ الموحدین عبد اللہ الفازازی اور حاجب ابو القاسم بن شیخ رؤسائے حکومت کی وفات کے حالات	۳۳۲
سلطان ابو حفص کی وفات کے حالات اور اس کی حکومت کی بیعت	۳۳۳
سلطان ابو عصیدہ کی حکومت کے حالات	
عبد الحق بن سلیمان کی مصیبت کا حال اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کا حال	۳۳۴

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سلطان ابو یوسف بن یعقوب کے مراسم اور اس کے تحائف کا بیان	۳۳۵	الحضرۃ پر سلطان ابو البقاء کے قبضہ کرنے اور دولت حفصیہ میں منفرد ہونے کے حالات	
مرین کے قتل اور یعقوب کے فتح کرنے کے حالات وغیرہ		ابو یعقوب	
اہل جزائر کی بغاوت اور [illegible] بن علان کا حکومت کے لئے اپنے آپ کو مخصوص کرنا	۳۳۷	ابن [illegible] یحییٰ بن خالد کی بیعت اور اس کے انجام کے حالات	۳۳۶
امیر ابو زکریا کی وفات وغیرہ	۳۳۸	قسنطینہ میں حاجب ابن عمر کے ہاتھ پر سلطان ابو بکر کی بیعت کے حالات اور اس کی اولیت	۳۳۷
قاضی الغبرینی کی سفارت اور ان کے قتل کے حالات		بجایہ پر سلطان کے غالب آنے اور ابن خلوف کے قتل ہونے کے حالات	۳۳۸
باب ۳۵: سلطان ابو البقاء	۳۴۰	سلطان ابو البقاء خالد کی وفات اور الحضرۃ پر سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی کے قبضہ کرنے کے حالات	۳۳۹
[illegible] بن ابی [illegible] کے [illegible] کی طرف سفارت کرنے اور اس کے بعد ان کے ساتھ سلطان کے بگڑنے اور معزول کرنے کے حالات		باب ۳۷: ابن عمر کا حاکم بجایہ مقرر ہونا	۳۵۰
ابو عبدالرحمن بن عمر کی حجابت کے حالات اور اس کا انجام	۳۴۰	ابن عمر کے سلطان کے پاس بجایہ میں آنے اور ابن ثابت اور ظفر الکبیر کی مصیبت کے حالات	
باب ۳۶: ابن الامیر کی بغاوت	۳۴۲	بجایہ میں بنی عبدالواد کی فوجوں کے مقابلہ کے حالات اور ان دونوں میں ہونے والے واقعات	۳۵۲
قسنطینہ میں ابن الامیر کی بغاوت اور سلطان ابو عصیدہ کی بیعت کے حالات نیز سلطان ابو البقاء خالد کا اسے قتل کرنا اور قتل ہونا		سلطان ابو یحییٰ کے تونس کی طرف متوجہ ہونے اور خلافت سے دستبردار ہونے کے حالات	۳۵۳
مغرب کے حالات اور تونس اور بجایہ کے حکمرانوں کے درمیان اتحاد کی شروعات	۳۴۳	سلطان ابو بکر کے الحضرۃ پر قبضہ کرنے اور قسنطینہ کی طرف واپس آنے کے حالات	
تونس سے شیخ ابو محمد ابن اللحیانی کے جربہ کے محاصرہ کے لئے سفر کرنے اور وہاں سے حج کے لئے جانے کے حالات	۳۴۴	الحضرۃ پر سلطان ابو بکر کے قبضہ کرنے اور [illegible] پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کے طرابلس سے مشرق کی طرف بھاگ جانے کے حالات	۳۵۴
سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور ابو بکر شہید کے حالات	۳۴۵	بجایہ سے حاجب ابن عمر کی اقامت اور محمد بن القالون کی ولایت اور اس سے ابن سید	۳۵۷

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۲
[illegible]	[illegible]	باب ۳۵ [illegible]	۳۷۳
[illegible]		[illegible]	۳۷۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۷
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۷۸
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
باب ۳۸ [illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۴
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۸۵

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ولی عہد امیر ابو العباس کے بیٹے منصور کی امارت الجزیرہ سے ابو حمو پر چڑھائی کرنے اور شکست [illegible] اس کے دونوں بھائیوں امیر ابو فارس عزوز اور [illegible] کے [illegible] قلعہ سے قتل ہونے کے حالات	٣٨٦	کے حالات [illegible] قسطنطینہ [illegible] کی امارت کے حالات و [illegible] احوال	٣٩٦
[illegible] سلطان ابو الحسن کے [illegible] آنے اور امیر ابو العباس کے وفات پانے اور اس کے بیٹوں [illegible] قسطنطینہ کی طرف [illegible] ہونے والے واقعات کے حالات	٣٨٨	[illegible] سے [illegible] جانے اور اس [illegible] اپنے [illegible] قسطنطینہ پر قبضہ کرنے کے حالات	٣٩٨
[illegible] تقبل [illegible] کے حالات	٣٨٩	[illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے حالات	٤٠١
[illegible] کے [illegible] اور [illegible] میں سلطان ابو الحسن کے ہاتھوں اس کے [illegible] ہاتھ [illegible] سب واقعات کے حالات	٣٩٠	امیر ابو [illegible] کی بیعت اور قسطنطینہ میں اپنی حکومت کا آغاز کرنے والے کے حالات	٤٠٣
[illegible] اور اس کے [illegible] واقعات کے حالات	٣٩٢	[illegible] قسطنطینہ پر قبضہ [illegible] اور اس کے [illegible] ہونے والے واقعات	٤٠٤
[illegible] قسطنطینہ پر امیر [illegible] کے قبضہ [illegible] پھر [illegible] کرنے کے حالات	٣٩٣	[illegible] امیر ابو [illegible] کی بغاوت کرنے [illegible] حکومت میں [illegible] احوال کے حالات	٤٠٥
سلطان ابو الحسن کے [illegible] کے بعد [illegible] کی طرف چڑھائی کرنے کے حالات	٣٩٤	[illegible] سلطان ابو [illegible] کے قبضہ کرنے [illegible] کی طرف آنے کے حالات [illegible] اور اس کے [illegible] سلطان ابو [illegible] کی بیعت میں شامل ہونے کے حالات	٤٠٦
قتل کی [illegible] ابو [illegible] الحسن [illegible]		[illegible] سلطان ابو [illegible] کے قسطنطینہ پر قبضہ کرنے کے حالات	٤٠٩
		امیر ابو [illegible] سے [illegible] اور [illegible] پر قبضہ کرنے کے حالات	٤١٠
		امیر ابو عبداللہ کے [illegible] کے بعد [illegible] پر قبضہ کرنے کے حالات	
		حاجب ابو [illegible] کی وفات اور اس کے	

عنوان	صفحہ
[illegible] کی حکومت سے [illegible] ہونے کے حالات	۴۱۱
باب: سلطان ابوالعباس کے غالب آنے [illegible] کو [illegible] کرنے کے حالات	۴۱۲
[illegible] کے حملہ کرنے اور [illegible] کے عمال سے [illegible] کے حالات	۴۱۳
[illegible] سلطان ابو [illegible] کی وفات اور اس کے بعد [illegible] کے بیٹے کی بیعت کے حالات	۴۱۴
[illegible] سلطان کے [illegible] کرنے اور [illegible] کی اطاعت [illegible] کے حالات	۴۱۵
منصور [illegible] کی بغاوت کرنے اور [illegible] کرنے اور اس کے بعد [illegible] کی بیعت کے حالات	۴۱۷
[illegible] کی فتح کے حالات	۴۱۸
[illegible] کی فتح اور سلطان کی قوم [illegible] کے حالات	۴۱۹
[illegible] کی [illegible] کے حالات	
[illegible] اور قسطنطنیہ کے [illegible] سلطان کی اطاعت میں آنے کے حالات	۴۲۰
[illegible] کی وفات اور [illegible] کے حالات	۴۲۲
تونس کی فتح اور [illegible] سلطان کی سلطنت میں شامل ہونے کے حالات	۴۲۳

عنوان	صفحہ
[illegible] کی بغاوت اور [illegible] کی طرف [illegible] کے حالات	۴۲۶
[illegible] کے بیٹے کا [illegible] ہونا	۴۲۷
[illegible] کی وفات	۴۲۸
[illegible] سلطان کی [illegible]	
تونس کی طرف سلطان کی [illegible]	۴۲۹
[illegible] اور [illegible] کے [illegible]	۴۳۰
قسطنطنیہ کے [illegible] کی وفات [illegible]	۴۳۱
قفصہ کی [illegible]	۴۳۲
[illegible] سلطان کی [illegible] کا قبضہ کرنا	۴۳۳
سلطان ابوالعباس کی وفات اور اس کے بیٹے [illegible] کی وفات اور اس کے بیٹے [illegible] کی بیعت	
[illegible] کے حالات	۴۳۵
باب [illegible]	۴۴۰
[illegible]	
[illegible] کی [illegible] کے حالات	
[illegible]	۴۵۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب : ۱

عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ

عرب مستعجمہ کا چوتھا طبقہ جو اس عہد کی ابتداء سے تعلق رکھتا تھا جو اسلامی حکومت کے عرب حکمرانوں کا طبقہ تھی۔ جب مصر اور ایران نے شام [illegible] ایران نے ملکی انتظامات اپنے [illegible] شمار ہوا [illegible] ان کے [illegible] موافقت رکھنے والے [illegible] میں [illegible] اسلامی حکومت قائم کی اور [illegible] آئے [illegible] ان کے ہاتھوں سے [illegible] [illegible] کی جماعت [illegible] اور [illegible] کی [illegible] حکومت کی قوت اور [illegible] میں [illegible] اسلامی [illegible] سے [illegible] میں [illegible] انہوں نے [illegible] اور [illegible] پر [illegible] قومی [illegible] قائم [illegible] ایک قوم سے دوسری قوم [illegible] دوسرے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] میں [illegible] کی۔ [illegible] دوسری حکومت قائم [illegible] اور [illegible] اس [illegible] اس [illegible] کہ اس سے [illegible] حکومت اس مقام [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اور ان [illegible] کر [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کے سامنے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] حکومت [illegible] انہوں نے [illegible] کے ہاتھ سے [illegible] اور [illegible] اخلاق [illegible] سے [illegible] آ [illegible] اور [illegible] حکومت [illegible] ہو جائے اور انہوں نے [illegible] میں سلطان کی [illegible] کے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] قائم [illegible] یہاں تک [illegible] اس [illegible] حکومت

کو قائم کیا تھا اور ملت کی نصرت نہ کی تھی اور خلافت کی مدد کی تھی اور بروقت انہیں فریب کاری کا مزا چکھایا اور انہیں ذلیل و خوار کر دیا اور انہیں عزت و مجد کی لذت فراموش کروا دی اور ان سے عصبیت کی قوت سلب کر لی یہاں تک کہ وہ بے کار ہو گئے اور خواص کے غلام بن گئے اور امت میں متفرق رعایا بن گئے اور انہوں نے اپنے اغیار کو جو موالی اور پروردہ تھے عرب پر حل و عقد اور عزل و تقرر کرنے والا بنا دیا تھا۔ ان میں عزت کا خیال جاگزیں ہو گیا اور وہ ریاست سے متعلق باتیں کرنے لگے اور انہوں نے خلفاء کا انکار کر دیا اور امر و نہی کے مسند مقام پر بیٹھ گئے اور ماتحت عرب قلب میں شامل ہو گئے اور عوام الناس کے ساتھ مل جل گئے لیکن انہوں نے صحرائی حالت کو زمانے کی دوری کی وجہ سے اور عہد انساب کو ان کے مٹ جانے کی وجہ سے فراموش کیا اور انہوں نے اپنے سے پہلے اور بعد کے لوگوں کے احوال کو بھلا دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وہ سنت ہے جو پہلے لوگوں میں جاری ہو چکی ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی سنت کو تبدیل ہونے والا نہیں پائے گا۔

اور معلوم ہو کہ حکومت کے قواعد کی تیاری اور اس کی اساس کی تعمیر میں دین اسلام کے آغاز سے ہی لگے ہوئے تھے ان کے بعد خلافت اور بادشاہت کے لئے کام کرتے رہے۔ جب عرب سے ان قبائل کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تو انہوں نے ایمان و ملت کی مدد کی اور خلافت کے بازوؤں کو مضبوط کر دیا اور آفاق و امصار کو فتح کیا اور ملکوں کو محکوم اور اقوام پر غلبہ پا لیا اور مضر میں سے جو قبائل شامل تھے وہ یہ تھے قریش، کنانہ، خزاعہ، بنو اسد، ہذیل، تمیم، غطفان، سلیم اور ہوازن اور ان کے بطون میں سے ثقیف، سعد بن بکر اور عامر بن صعصعہ اور ان کے ساتھ جو شعوب، بطون اور عمائر و قبائل اور حلفاء و موالی تعلق رکھتے تھے، وہ بھی شامل تھے اور ربیعہ میں سے بنو تغلب بن وائل اور بنو بکر بن وائل اور ان کی شاخیں حنیفہ، عجل، ذہل اور بنی شیبان اور تیم اللہ کے سب قبائل پھر ربیعہ سے خوارج کے بعد عبدالقیس اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے قبائل تھے اور یمنی قبائل میں سے ازد، بجیلہ، ہمدان، مذحج، ان میں سے بھی ان میں کچھ قبائل شامل تھے اور اللہ کے مددگار اوس اور خزرج جو شعوب غسان اور بقیہ قبائل ازد کے سردار اور ان کے بیٹے تھے پھر ہمدان، خثعم اور بجیلہ اور مذحج اور ان کے سب بطون عنس، مراد، زبید، نخع اور اشعری اور بنی حارث بن کعب پھر قبائل اور ان سے بطون اور لخم اور ان کے بطون پھر کندہ اور ان کے بادشاہ اور حمیر بن سبا میں سے قضاعہ اور اس کے سب بطون اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے عشائر و قبائل اور ان کے احلاف۔ ان سب کو عربی اسلامی حکومت نے بکھیر دیا تھا، ان سے دیہ و دار کی سرحدیں پرے ہو گئیں اور دور دراز علاقوں نے ان کو نگل لیا اور جنگوں نے ان کو برباد کر دیا۔ ان میں سے کوئی قبیلہ باقی نہ رہا اور نہ کوئی قوم سوائے چھوٹی سی جماعت باقی رہی اور نہ کوئی بستی بسنے والے باقی رہے جو جوم کا بوجھ برداشت کریں اور نہ ہی کوئی دفاع کرنے والا باقی رہا۔ ہاں ان کے ناموں کا تذکرہ ان کی اولاد کے انساب میں رہ گیا، بالخصوص ان شہروں میں جو بکھری ہوئی تھیں جنہیں انہوں نے آباد کر دیا تھا پس وہ ملکوں میں پھیل گئے اور لوگوں سے اس طرح گھل مل گئے اور حکومت کے غلاموں اور غلبہ پانے والوں کے لئے بے حیثیت اور حقیر ہو گئے اور انہوں نے تباہی کا باعث بن گئے اور وہ ان کے غیر اسلام اور ملت کے نگران بن گئے اور حکومت دوسروں کے ہاتھ میں چلی گئی اور دیگر علوم قرآن ان کے غیر کے بازاروں میں آنے لگی اور مشرق کے عجمی دیلم کے لوگ غالب آ گئے اور یہی بات زمانے تک حکومتیں ان میں منتقل ہوتی رہی ہیں اور ان سے جن قبائل کو حکومت حاصل تھی ان میں سے اکثر قبائل ختم ہو گئے ہیں اور ان کا

زندگی باقی نہیں رہا اور اس طبقہ کے قبائل کے بقیہ لوگ جنگلوں میں چلے گئے اور جنگلوں ہی میں رہنے لگے انہوں نے شہروں اور صحرائی زندگی اور خشونت کو ترجیح دی بایں ہمہ وہ آسودگی کی حرکت میں پڑے اور نہ ہی آسائش کے سمندر میں غرق ہوئے اور نہ ہی شہروں اور تہذیب کے اندھیروں میں گم ہوئے آپ ہیں۔ ان کے شاعر نے کہا ہے:

"تو ہمارا بیٹھنا کیسے پاتا ہے جنہوں نے حضارت اور تہذیب کو چھوڑ دیا ہے۔"

اور متنبی سیف الدولہ کی مدح کرتے ہوئے اور ان عربوں کا ذکر کرتے ہوئے جن سے وہ ان کی آسودگی اور فارغ البالی کی وجہ سے نبرد آزما ہوا تھا کہتا ہے:

"اور وہ بادشاہوں کو اپنی صحرائی سختی سے ڈرایا کرتے تھے اور اب وہ پانی میں کائی کی طرح آ گئے ہوئے ہیں جس
انہوں نے تجھے بد اخلاق پایا جو جنگل میں اس کے جانوروں سے بھی زیادہ راہ چلنے والا ہے اور شتر مرغ کے
انڈوں سے بھی زیادہ جنگل میں گھر بنانے والا ہے۔"

اور بقیہ قبائل افریقہ کے شمال اور مغرب کے جنوبی صحراؤں، مصر، شام، حجاز، عراق اور کرمان میں اقامت پذیر ہو گئے۔ جیسے جاہلیت کے زمانے میں ان کے اسلاف میں سے ربیعہ، مضر اور کہلان اقامت پذیر ہو گئے تھے اور انہوں نے سرکشی اختیار کر لی اور عربوں کی تعداد میں اضافہ ہوا اور عرب قبائل پر ملوکیت کا غلبہ ہو گیا اور حکومتوں کو کمزوری نے آ لیا اور اس دور کے بعض لوگوں نے مشرق و مغرب میں عزت حاصل کر لی اور حکومتوں نے انہیں عامل بنا دیا اور ان کے قبیلوں پر انہیں امارت دے دی اور شہروں، مقامات میں اور جنگلوں میں انہیں جاگیریں دے دیں اور وہ حاکم کے لئے ایک نئی قوم بن گئے اور ان کے عجمی ساتھی بھی بہت ہو گئے اور اس امارت میں انہیں حکومت حاصل تھی یہ لوگ اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کے حالات و واقعات کا تذکرہ کیا جائے اور ان میں عرب قبائل کے بارے میں ان کی زبانوں میں تبدیلی ہوئی اور عجمیت کا غلبہ ہوا لیکن وہ ان میں قائم رہا اور اس نے اعراب بدل گئے پس وہ عجم کی طرف منتقل ہو گئے اور اعراب ہونے کی وجہ سے وہ عجم کہلانے کے مستحق ہوئے اسی لئے ہم نے انہیں عرب مستعجمہ کہا ہے اب ہم مشرق و مغرب میں اس طبقہ کے بقیہ قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور صحرا جنگلوں کے مشائخ اور شریفانہ اقتدار والے قبائل کا ذکر کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں میں مل جانے والوں کا تذکرہ چھوڑ دیں گے پھر ہم اس طبقہ کے ان لوگوں کا ذکر کریں گے جو افریقہ اور مغرب میں منتقل ہو گئے پس ہم ان کے مکمل حالات کو بیان کریں گے کیونکہ گذشتہ زمانوں میں مغرب عربوں کا وطن نہ تھا بلکہ پانچویں صدی کے وسط میں بنو ہلال اور بنو سلیم سے کچھ لوگ وہاں منتقل ہو گئے اور وہاں کی حکومتوں میں مل جل گئے ان کے حالات ان حکومتوں کے حالات میں شامل ہیں جنہیں ہم نے مکمل طور پر بیان کیا ہے اور عربوں کی دیگر جگہیں جو قریب ہیں جہاں پر بنی ہلال بن عامر قیام پذیر تھے اور ان کے حالات اور ان کی حکایات عبیدیوں کی حکومتوں میں حاکم کے زمانے اور اس کی حکومت میں مشہور رہیں اور ہم نے عبیدیوں کی حکومت میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے اور جب بنو ہلال اور بنو سلیم مغرب کی طرف گئے تو یہاں جنگلوں میں ان کے ساتھ شامل ہو گئے پھر ان کے ساتھ مغرب کی طرف چلے گئے جیسا کہ ہم افریقہ میں عربوں کے داخل ہونے میں ان کا تذکرہ کریں گے اور اس زمانے میں بنو قرہ بن جعفر کے قبائل اپنے مواطن میں باقی رہے اور آٹھویں صدی کے وسط میں ان کا سردار ابو ذئب اور اس کا بھائی حامد بن زید تھا اور مغرب میں بھی وہ عرب قبیلے کی

طرف منسوب ہوتے اور بتایا کرتے کہ وہ [illegible] بن سلیم سے ہیں اور کچھ [illegible] کی طرف منسوب [illegible]

کے نسب کے متعلق کی بات [illegible] سے [illegible] ان کے بعد سے

قبائل اور ان کے [illegible]

[illegible]

منسوب ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] علماء نے [illegible]

[illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں [illegible]

[illegible] کی بات کی [illegible]

[illegible]

اور کرد سے غزہ تک مشرق کی طرف جذام کے قبائل آباد ہیں۔ جو قضاعہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بہت بڑی تعداد میں ہیں اور ان کے علاقہ اور امراء کو بادشاہ فوج پر افسر مقرر کرتا ہے اور راستوں کی حفاظت کا کام ان کے سپرد کرتا ہے۔ اور سردیوں میں وہ معان اور اس کے آس پاس کے نشیبوں میں جو قیادہ کے قریب چلے جاتے ہیں اور ان کے بعد ارض شام میں بنو حارثہ بن سنبس اور آل مراء بن ربیعہ کے ناموروں نے شام عراق اور نجد کے جنگلات میں بادشاہوں کو عربوں پر ترجیح دی ہے اور مجھے حارثہ بن سنبس کے بعض امراء نے بطون کے متعلق بتایا ہے اب ہم شام و عراق کے ان امراء کا ذکر کرتے ہیں جو فضل کی اولاد ہیں اور طے سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز شام کے سب اعراب کی حفاظت کرتے ہیں۔

آل فضل اور بنی مہنا کے حالات اور شام و عراق میں ان کی حکومت: یہ عرب قبیلہ آل فضل کے نام سے معروف ہے یہ لوگ شام جزیرہ اور ارض حجاز کے نجد کے جنگل میں گھومتے رہتے ہیں ان علاقوں میں یہ دورہ کرتے ہیں اور طے میں جو رہتے ہیں ان اور ان کے ساتھ زبید کلب' ہذیل اور مذحج کے قبائل بھی ہوتے ہیں۔ جو ان کے حلیف ہیں اور ان میں سے بعض قبیلے آل مراء سے طاقت و تعداد میں مختلف ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ فضل اور مراء آل ربیعہ سے ہیں۔ نیز ان کا یہ خیال بھی ہے کہ فضل کی اولاد دو بطنوں اور قبائل میں تقسیم ہے اور سب آل فضل ارض حوران میں رہتے تھے کہ ان پر آل مراء غالب آ گئے اور انہوں نے وہاں سے انہیں نکال دیا اور وہ وہاں سے نکل کر حمص اور اس کے نواح میں فروکش ہو گئے اور ان کے حلیفوں میں سے زبید نے حوران میں اقامت اختیار کر لی اور وہ اب تک وہیں آباد ہیں اور وہ اپنی جگہ کو نہیں چھوڑتے۔ مورخین کہتے ہیں کہ پھر آل فضل دولت کے ساتھ سلطنت میں شامل ہو گئی اور انہوں نے ان کو عرب قبیلوں کا حکمران بنا دیا اور انہیں شام اور عراق کے درمیان راستوں کی حفاظت کا کام سپرد کیا گیا۔ وہ اپنی سرداری میں آل مراء پر غالب آ گئے اور سرما کے موسم میں بھی ان پر غالب آ گئے اور ان کا عام مقصد شام کے ٹیلوں اور بستیوں کے قریب ہوتا ہے اور نہایت ہی کم تعداد میں جنگل کی طرف جاتے اور ان کے ساتھ اعراب کے کئی قبائل بھی ہوتے جو ان کی دوستی میں مذحج عامر اور زبید کے حلف میں شامل ہوتے جیسا کہ وہ آل فضل کے ساتھ شامل ہوتے تھے ہاں آل مراء کے اکثر لوگ انہی قبائل سے تھے اور ان میں سب سے زیادہ تعداد بنو حارثہ کی تھی۔ جرمی'' ایک بلند مرتبہ بطن تھا۔ یہی بات ان کے اقتدار کی وجہ بنی ہے ان کی ہے اور اس زمانے میں بنو حارثہ شام کے ٹیلوں پر غالب تھے اور وہ وہاں سے صحراؤں کی طرف آگے نہیں جاتے تھے اور طے کے ٹھکانے نجد میں بہت وسیع تھے اور وہ یمن سے اپنے پہلے خروج کے موقع پر اجا اور سلمی کے پہاڑوں میں اترے اور ان دونوں پہاڑوں پر بنی اسد غالب آ گئے اور یہ ان کے پڑوس میں آ گئے اور شمر اور سمیرا جو حاجیوں کی منازل میں سے ہیں۔ وہاں بھی ان کے ٹھکانے تھے پھر بنو اسد کا خاتمہ ہو گیا اور طے ان کے علاقوں پر کرخ کے پرے تک جو ارض غفر سے بے وارث ہو گئے اور اسی طرح وہ بنی تمیم کے وارث ہو گئے جو ارض نجد بصرہ کوفہ اور یمامہ کے درمیان واقع ہیں اور اسی طرح وہ غطفان کی اس وادی کے وارث ہوئے جو وادی القری کے قریب ہے یہی بات ابن سعید نے کہی ہے اور وہ کہتا ہے کہ اس وقت ان میں مشہور قبائل بنو لام اور بنو نبہان ہیں اور حجاز میں عراق اور مدینہ کے درمیان بنو لام کو سطوت حاصل ہے اور وہ مدینہ کے امراء بنی الحسین کے حلیف ہیں وہ بیان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر تاتار کی جہت میں رہتے ہیں۔ جو شام اور خیبر کے درمیان ہے

اور عرب جو طی میں سے ہیں جیسی کہ بنو عزیب بن اشعث بن سعد بن معن بن عمرو بن قیس بن سلامان وہ اپنے علاقوں کے بعد غمر اور اجا اور سلمیٰ کے پہاڑوں سے وارث ہوئے ہیں جیسا کہ اس زمانے میں ان کی منازل معلوم ہیں اور یہ الکلیات میں ہیں اور موسم سرما میں نجد کے ساتھ ہوتی تھی جو بنی ثعل میں سے تھے اور وہ شام و عراق کے درمیان صاحب سطوت اور حکومت گری کرنے والے تھے اور ان کے بطون میں سے زبید اور بطنین اور ان کے بھائی زبید تھے جو موصل میں فروکش تھے۔ ابن سعید نے انہیں طی کے بطون سے قرار دیا ہے اور انہیں بنی مذحج سے قرار نہیں دیا۔ اور اس دور میں آل فضل کی ریاست بنی مہنا میں تھی اور وہ اپنے نسب کو ابن مالک بن مدرس بن عصیہ بن فضل بن بدر بن علی بن مفرج بن بدر بن سالم بن قصیہ بن بدر بن سمیع کی طرف منسوب کرتے تھے اور سمیع کے پاس ٹھہر جاتے تھے اور ان کے لیڈر کہتے تھے کہ یہ سمیع وہ بچہ ہے جو ہارون الرشید کی بہن عباسہ نے جعفر بن یحییٰ برمکی سے جنم دیا تھا۔ رشید اور اس کی بہن اور طی کے بدوؤں کی بیٹیوں سے لے کر برمک کے موالی عجم اور ان جیسے لوگوں کے متعلق ایسی بات کہنے سے ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں پھر یہ کہ اس قبیلے پر ان جیسے لوگوں کو جو ان کے قبیلے میں سے نہیں ہیں سرداری حق ہے اور اس قسم کی باتیں مقدمات الکتاب میں بیان ہو چکی ہیں اور ان کی سرداری کی ابتداء بنی یعقوب کی حکومت کے آغاز سے ہوئی اور اصبہانی کہتا ہے کہ وہ اہل اعراب کے شیخ حسان بن محمد بن ربیعہ کی معیت میں بہت سی فوج کے ساتھ رملہ و دمشق میں اترا اور عبیدیوں کے عہد سے ان میں سرداری بنی جراح کو ملی جو طی میں سے تھے اور ان کا سردار مفرج بن دغفل بن جراح تھا اور وہ بھی فوج کی ان ٹکڑیوں میں شامل تھا جو اس کے ساتھ تھیں اور یہی شخص ہے جس نے بنی بویہ کے غلام "افتکین" کو اس وقت گرفتار کیا جب اس نے اپنے آقا بختیار کے ساتھ عراق میں شکست کھائی تھی اور وہ ۳۶۴ھ میں شام کی طرف آیا اور دمشق پر قابض ہو گیا اور قرامطہ کے ساتھ مل کر عزیز بن معز صاحب مصر سے جنگ کی پس عزیز نے افتکین کو شکست دی اور وہ شکست کھا کر بھاگ گیا پس مفرج بن دغفل اسے ملا اور اسے عزیز کے پاس لے آیا پس اس نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے اپنی حکومت میں بلند مرتبہ دیا اور مفرج ہمیشہ شان و شوکت کے ساتھ رہا اور ۴۰۴ھ میں وفات پا گیا اور اس کے چار بیٹے تھے حسان، محمود، علی اور جرار۔ اس کی وفات کے بعد حسان حکمران بنا اور اس کی شہرت بہت بڑھ گئی اور اس کے اور فاطمی خلفاء کے درمیان بہت اچھے تعلقات تھے اور وقتی طور پر اس نے رملہ اور ان کے نائب باروقی ترکی کو شکست دی اور اسے قتل کیا اور اس کی بیویوں کو قیدی بنایا اور اس کی تہامی نے مدح کی ہے اور چیدہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور عبیدیوں کی حکومت کی راہ حسان بن مفرج کی قرابت میں ہوا اور بعد ازاں یہ فضل بن ربیعہ بن حازم ہوا اور اس کا بھائی بدر بن ربیعہ ہے اور دونوں بدر کے بیٹے ہیں اور شاید یہی شخص آل فضل کا جد ہے۔ ابن اثیر کہتا ہے کہ فضل بن ربیعہ بن حازم کے آبا بیت المقدس کے مالک تھے اور فضل کبھی فرنگ کے ساتھ اور کبھی خلفائے مصر کے ساتھ ہوتا تھا اور طغتکین اتابک دمشق نے اس کی اس بات کو ناپسند کیا اور اس کی سرپرستی چھوڑ دی اور اسے شام سے نکال باہر کیا اور وہ صدقہ بن مزید کے پاس حلہ آ گیا اور اس کا حلیف بنا اور صدقہ نے اسے نو ہزار دینار دیئے اور جب صدقہ بن مزید نے سلطان محمد بن ملک شاہ کی ۵۰۰ھ میں اور اس کے بعد مخالفت کی اور ان کے درمیان جنگ ہوئی تو یہ فضل اور قرواش بن شرف الدولہ جو قریش میں سے تھا اور موصل کا حاکم اور بعض ترکمانی امراء گئے ہوئے یہ سب کے سب صدقہ کے مددگار تھے پس وہ پہلے دستوں سے جنگ میں گیا اور وہ سلطان کی طرف بھاگ گئے تو اس نے

[illegible]

یہ ذکر کیا ہے اور ہم عنقریب اسی ترتیب کے مطابق آگے بھی ذکر کریں گے لیکن ہم کہتے ہیں کہ بنی ایوب کے عہد میں عادل کے زمانے میں عیسیٰ بن محمد بن ربیعہ امیر تھا جیسا کہ اس کے بعد مصر اور شام میں حسام الدین مانع بن حارثہ امیر تھا اور ۶۳۰ھ میں اس کے بعد اس کے بیٹے مہنا کو حکمران بنایا گیا اور جب قطز بن عصیہ بن فضل نے جو مصر میں ترک بادشاہ تھا۔ شام کو تاتاریوں سے واپس لیا اور انہیں عین جالوت پر شکست دی تو سلمیہ نے مہنا بن مانع کو جاگیر عطا کی اور منصور بن مظفر بن شاہنشاہ حاکم حماۃ کی عملداری سے اسے چھین لیا۔ مجھے مہنا کی تاریخ وفات کے متعلق پتہ نہیں چل سکا۔ پھر اس نے شام میں عرب قبیلوں پر ترکوں کی حکومت کے مضبوط ہو جانے پر ظاہر کو حکمران بنایا اور وہ حاکم خلیفہ کی مشایعت کے لئے دمشق کی طرف چلا اور مستعصم نے بغداد کی طرف عیسیٰ بن مہنا کو سردار بنا کر بھیجا اور راستوں کی حفاظت کرنے کے لئے اسے جاگیریں دیں اور اس کے علاوہ زامل بن علی بن ربیعہ کو جو آل فضل میں سے تھا۔ چغلی اور شکایت کے باعث قید کر لیا اور وہ ہمیشہ ہی عرب قبائل پر قدرت رکھتا رہا اور انہوں نے اس کے زمانے میں صلح کر لی کیونکہ اس نے ان پر سختی کر کے اپنے باپ کی مخالفت کی تھی اور ۶۷۹ھ میں سنقر الاشقر بھاگ کر اس کے پاس آ گیا اور انہوں نے تاتاریوں کے ساتھ خط و کتابت کی اور انہیں شامی حکومت کے خلاف برانگیختہ کیا اور ۶۸۳ھ میں عیسیٰ بن مہنا فوت ہو گیا اور اس کے بعد منصور قلاوون نے اس کے بیٹے مہنا کو حاکم بنایا۔ پھر اشرف بن قلاوون شام کی طرف گیا اور حمص میں فروکش ہوا۔ تو مہنا بن عیسیٰ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ اس کے پاس آیا تو اس نے اسے، اس کے بیٹے موسیٰ اور اس کے بھائیوں محمد اور فضل کو جو دونوں مہنا کے بیٹے تھے گرفتار کر لیا اور انہیں مصر بھجوا دیا جہاں انہیں قید کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب عادل ۶۹۴ھ میں تخت پر بیٹھا تو اس نے ان کو قید سے رہا کیا اور وہ دوبارہ اپنی امارت پر قائم ہو گیا اور ناصر کے زمانے میں اسے عزت و احترام حاصل تھی اور وہ عراق میں تاتاری بادشاہوں کی طرف میلان رکھتا تھا اور اسے تاتاریوں کی جنگوں کی کوئی بات یاد نہ تھی اور جب قراسنقر اور اقوش الافرم اور ان کے ساتھی ۷۱۲ھ میں بھاگے تو اس سے آ ملے اور اس کے پاس سے خربندا کی طرف گئے اور وہ سلطان سے خوفزدہ ہو گیا اور وہ متفکر ہو کر بادشاہ کے پاس جانے سے اپنے آپ میں قوت پذیر ہو گیا اور اس کا بھائی فضل ۷۱۲ھ میں بادشاہ کے پاس آیا تو اس نے اس کے آنے کی رعایت کی اور اسے اس کے بھائی مہنا کی جگہ حکمران بنا دیا اور مہنا دھتکارا ہوا باقی رہ گیا۔ پھر وہ ۷۱۶ھ میں تاتاریوں کے بادشاہ خربندا کے پاس گیا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور عراق میں اسے جاگیر عطا کی اور خربندا اسی سال فوت ہو گیا تو مہنا اپنے اہل میں واپس آ گیا اور اس کا بیٹا احمد اور موسیٰ اور اس کا بھائی محمد بن عیسیٰ ناصر سے درخواست کرتے ہوئے اور سوالی بن کر اس کے پاس گئے تو اس نے ان کی قدر کی اور انہیں قصر ابلق میں ٹھہرایا اور ان سے بہت حسن سلوک کیا اور اس نے مہنا کو راضی کر لیا اور اسے دوبارہ امارت اور جاگیریں دے دیں یہ ۷۱۷ھ کا واقعہ ہے اور اسی سال اس کے بیٹے عیسیٰ اور بھائی محمد اور آل فضل کے کئی ایک جماعت۔ زیادہ بوجھ اور سواریوں کے ساتھ حج کیا اور پھر مہنا دوبارہ تاتاریوں کی طرف میلان کرنے لگا اور [illegible] جب اس بات کا پتہ سلطان کو چلا تو وہ اور اس کی ساری قوم اس پر ناراض ہو گئی اور اس کی بیخ سے [illegible] کے بعد ۷۲۰ھ میں وہ شام کے دروازوں کی طرف آیا اور آل فضل کو ان کے گھروں سے نکال دیا گیا اور ان میں سے آل علی کو ان کی انصاف پسندی کی وجہ سے حکومت دی گئی اور عرب قبائل پر اس نے ان میں سے محمد کو حکمران بنایا اور مہنا اور اس کے بیٹوں کی جاگیریں محمد کو دے دی

پھر مہنا ایک مدت تک اسی حالت میں رہا اور [illegible]ھ میں حاکم حماۃ افضل بن مؤید کے وسیلے سے سوالی بن کر سلطان کے پاس گیا۔ تو اس نے اسے اس کی جاگیریں اور امارت واپس کر دی اور مجھے مصر میں بعض بڑے بڑے امراء نے بتایا کہ اس کی آمد کو جانتے تھے یا اس کی آمد کے متعلق ان کے پاس بیان کیا گیا تو بتایا کہ وہاں پر سلطان سے کسی بھی چیز کو قبول کرنے سے الگ رہا یہاں تک کہ وہ اس کے پاس دو جنگلی اونٹنیاں اور تین عربی گھوڑے لے کر آیا اور وہ ارباب حکومت میں سے کسی کے ایک کے دروازے پر بھی نہ گیا اور نہ ہی اپنی حاجات کے متعلق ان سے کوئی چیز مانگی پھر وہ اپنے قبائل کی طرف واپس آ گیا اور [illegible]ھ میں فوت ہو گیا۔ پس اس کا بیٹا مظفر الدین موسیٰ حکمران بن گیا اور ناصر کے مرنے کے بعد [illegible]ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی سلیمان حکمران بنا پھر سلیمان [illegible]ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ شرف الدین عیسیٰ جو اس کے چچا فضل بن عیسیٰ کا بیٹا تھا حکمران بنا پھر وہ [illegible]ھ میں قریتین میں وفات پا گیا اور خالد بن ولید کی قبر کے پاس دفن ہوا اور اس کی جگہ اس کا بھائی سیف بن فضل حکمران بنا پھر اسے مصر کے سلطان کامل بن ناصر نے [illegible]ھ میں معزول کر دیا اور اس کی جگہ احمد بن مہنا بن عیسیٰ کو حکمران بنایا پھر سیف بن فضل نے فوج اکٹھی کی اور فیاض بن مہنا بن عیسیٰ نے آپ سے جنگ کی اور سیف شکست کھا گیا۔ پھر سلطان حسن ناصر نے اپنی پہلی حکومت میں جبکہ وہ سرداروں کی کفالت میں تھا احمد بن مہنا کو حکمران بنایا اور وہ [illegible]ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی فیاض بن مہنا حکمران بنا اور حسن ناصر نے اپنی دوسری حکومت میں اسے حکمران بنایا پھر وہ [illegible]ھ میں باغی ہو گیا اور دو سال تک مصر میں ناصر ماتی کی حکومت میں قیام پذیر رہا یہاں تک کہ اس کے متعلق پھر گفتگو کی گئی کہ وہ حماۃ کا نائب ہے۔ پس اسے دوبارہ امارت دے دی گئی پھر وہ [illegible]ھ میں باغی ہو گیا تو سلطان اشرف نے اس کی جگہ اس کے عمزاد زامل بن موسیٰ بن عیسیٰ کو حکمران بنا دیا اور وہ حلب کے نواح میں آیا تو جو کلاب وغیرہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور شہروں میں فساد کرنے لگے ان دنوں حلب پر قشتمر منصوری حکمران تھا وہ ان کے مقابلہ میں نکلا اور ان کے خیموں تک پہنچ گیا اور ان کے اونٹوں کو ہنکا دیا اور خیموں کو پامال کر دیا۔ پس انہوں نے کمک مانگی اور اسے شکست دی اور اس معرکہ میں قشتمر نے اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا اور زامل الگ تھلگ ہو کر جنگل کی طرف چلا گیا تو اشرف نے اس کی جگہ اس کے عمزاد معیقل بن فضل بن عیسیٰ کو حکمران بنایا اور پھر ابن معیقل نے اپنے ساتھی کو [illegible]ھ میں حیار کے لئے امان طلب کرنے کو بھیجا تو اس نے اسے امان دی پھر [illegible]ھ میں حیار بن مہنا سلطان کے پاس گیا تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے دوبارہ اس کی امارت دے دی پھر وہ [illegible]ھ میں فوت ہو گیا۔ تو اس کا بھائی قارا حکمران بنا یہاں تک کہ وہ [illegible]ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ معیقل بن موسیٰ بن عیسیٰ اور بن مہنا دونوں اکٹھے حکمران بنے پھر یہ دونوں ایک سال کے لئے معزول ہو گئے اور نعیر بن حیار بن مہنا حکمران بنا اس کا نام محمد تھا اور وہ اس زمانے میں آل فضل اور [illegible] کے تمام قبائل کا سردار ہے اور سلطان الظاہر اس کے عہد میں حج کو گیا اور محمد بن قاری کے لئے اسے اس سے پیچھے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ ناراض ہو گیا۔ پھر وہ سلطان کی مخالفت اور بغاوت تک پہنچ گیا اور سلطان اپنے غلام پر اور پھر محمد بن قاری پر غالب آ گیا۔ پس اس نے اسے ناراض کر دیا اور اس نے ان دونوں کی جگہ ان کے عمزاد محمد بن [illegible] اور اس کے عمزاد موسیٰ بن عساف بن مہنا کو حکمران بنایا اور دونوں نے عربوں کے انتظام کو سنبھال لیا اور نعیر جنگل میں الگ تھلگ رہ گیا اور مال کی کمی کی وجہ سے خوراک سے بھی عاجز

ہو گیا اور ان کے حالات خراب ہو گئے اور اس زمانہ تک اسی حالت میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کو اس کا علم ہے اور اس کے سوا کوئی رب نہیں۔

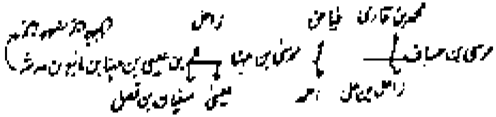
محمد بن قارن
فیاض
زاحش
ابو جعفر منصور بن تمیم
موسیٰ بن حماد
موسیٰ بن حبا مینا
بن عیسیٰ بن حبا بن ابو بن مرشد
راشد بن محمد
احمد
عیسیٰ
سفیان بن فضل

باب : ۲

بنو عامر بن صعصعہ

اب ہم اس طبقہ کے بقیہ قبائل کی طرف لوٹتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر بن صعصعہ سب کے سب نجد میں رہتے تھے اور بنو کلاب حمیٰ ضریہ اور ربذہ میں رہتے تھے جو مدینہ کے مقامات میں واقع ہیں اور بنو کعب بن ربیعہ تہامہ مدینہ اور ارض شام کے درمیانی علاقہ میں رہتے تھے اور بنو ہلال بن عامر طائف کی ان کھلی زمینوں میں رہتے تھے جو اس کے اور جبل غزوان کے درمیان تھیں اور نمیر بن عامر بھی ان کے ساتھ تھے اور جشم بھی نجد میں انہی میں محسوب ہوتے ہیں اور یہ سب کے سب اسلامی زمانہ میں جزیرہ فراتیہ میں منتقل ہو گئے جو دریائے فرات اور اس کے نواح کا علاقہ ہے اور بنو ہلال شام میں اقامت پذیر ہو گئے یہاں تک کہ مغرب کی طرف چلے گئے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور ان کے بقیہ لوگ جبل بنی ہلال میں باقی رہ گئے۔ جو ان کی وجہ سے مشہور ہے ان میں سے اکثر آج کل کاشتکاری کرتے ہیں اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں بنو کلاب شام میں گئے اور حلب اور اس کے شہروں پر قبضہ کر لیا اور بنو کعب بن ربیعہ عراق چلے گئے اور عقیل، قشیر، حریش، جعدہ ان کے قبائل میں سے ہیں ان میں سے تین قبائل اسلامی حکومت کے زمانہ میں ختم ہو گئے اور بنو عقیل کے سوا کوئی باقی نہ رہا اور ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ ان کی تعداد تمام مضر کی تعداد کے برابر تھی اور ان میں سے بنو مالک [illegible] اور تغلب کے بعد موصل اور اس کے نواح اور اس کے بعد حلب پر قابض ہو گئے پس ان کی حکومت ختم ہو گئی اور یہ جزیرہ میں واپس آ گئے اور ہر جانب میں عربوں نے ان کے ٹھکانوں کے وارث ہو گئے پس ان میں سے بنو المنتفق بن عامر بن عقیل بھی ہیں اور بنو خفاجہ بن عقیل بھی عراق کی ارض میں اقامت پذیر تھے اور آج کل وہ بصرہ کی جانب ان جنگلوں میں رہتے ہیں۔ جو ان کے اور کوفہ کے درمیان بطائح کے نام سے مشہور ہیں اور ان کی امارت بنی معروف کے ہاتھ میں ہے اور مغرب میں بنو المنتفق کے وہ قبائل ہیں جو بنی ہلال بن عامر کے ساتھ آئے تھے۔ جو خلط کے نام سے معروف ہیں اور ان کے ملک مغرب اقصیٰ میں فاس اور مراکش کے درمیان اور جو تامسنا کہلاتا ہے کے قریب ہیں بنو المنتفق خلط کے نام سے معروف ہیں اور بصرہ کے جنوب میں ان کے قریب ان کے بھائی بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف بن عامر رہتے ہیں اور عوف المنتفق کا بھائی ہے۔ یہ لوگ بحرین اور عمان پر غالب آ گئے اور ابوالحسن الاصغر بن تغلب کی مدد سے اس کے مالک ہو گئے جنہوں نے اسے بنی تمیم اور عبدالقیس سے لیا تھا۔ جب یہ ان کی ریاست اور گھروں کے وارث بن گئے ابن سعید بیان کرتا ہے کہ اسی طرح بنی کلاب

سے بنو عقیل یمامہ کے مالک بن گئے اور [illegible]ھ میں اس سرزمین میں ان کے بادشاہ منصور تھے اور بنی عقیل سے خفاجہ عراق منتقل بھی تھا یہ لوگ عراق میں منتقل ہو کر وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور اس کے مضافات کے مالک بن گئے ان لوگوں کے مراتب اور تذکروں کا بہت چرچا پایا جاتا ہے اور یہ بہت صاحب سطوت و کثرت تھے اور آج کل دجلہ و فرات کے درمیان پائے جاتے ہیں اور عقیل میں سے بنو عبادہ بن عقیل بھی ہیں اور ان میں سے اجافل ہیں۔ کیونکہ عبادہ اخیل کے نام سے مشہور تھا اور اس زمانے میں یہ لوگ بنی المنتفق کے ساتھ عراق میں اور بصرہ کوفہ اور واسط کے درمیان بطائح میں رہتے ہیں اور ہماری معلومات کے مطابق آج کل ان کی امارت میان بن صالح کے پاس ہے جو بہت طاقتور اور بڑی تعداد والا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ بنی معروف میں سے ہے جو بنی المنتفق کے بطائح کے امراء ہیں۔ یا عبادہ الاجافل سے ہے۔ بنی عامر بن صعصعہ اور ان کے بھائی ربیعہ اور مضری عربوں کے ٹھکانوں پر قابض ہونے کے حالات ہیں۔ بنو کلاب کے متعلق یہ جانا ہے کہ ان کے قبائل باقی نہیں رہے اور ربیعہ اور فارس اور کرمان سے گذر گئے ہیں اور وہ کرمان اور خراسان کے درمیان چراگاہیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور عراق میں ان کا ایک گروہ باقی رہ گیا ہے۔ جو کوفہ کی طرف آتے ہوئے بطائح اور سیب میں اترتے ہے اور ان میں خوصبان بھی ہیں اور ان کے ساتھ اوس اور خزرج کے گروہ لوگ بھی ہیں اور ہمارے زمانے میں ان کا امیر [illegible] ولی ہے اور اوس اور خزرج کا امیر طاہر بن خضر ہے اس عہد میں دیار مشرق میں عربوں کے حلقہ ہائے میں سے یہ قبائل امکانی حد تک پائے جاتے ہیں۔

بربری قوم جو یہاں [illegible] نے افریقیہ میں بنی [illegible] سے جنگ کی اس نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور پھر واپس چلا آیا اور حمیر کے قبائل تمام اور صنہاجہ وہاں چھوڑ آیا۔ پس وہ بربریوں کی طرف مائل ہو گئے اور ان میں شامل ہو گئے اور ان میں عربوں کی بادشاہی جاتی رہی پھر ملت اسلامیہ کا دور آ گیا اور عرب اس کے غالب آنے سے دوسری قوموں پر غالب آ گئے اور مغرب میں چلے گئے اور اس کے دیگر شہروں کو فتح کر لیا اور انہوں نے بربریوں کے ساتھ جنگوں میں بڑی شدت محسوس کی اور اس سے قبل ابن ابی یزید نے بیان کیا ہے کہ وہ بارہ دفعہ مرتد ہو گئے۔ پھر اسلام ان میں راسخ ہو گیا اور وہ اپنی قوم کے ساتھ خیموں میں نہ رہے اور نہ ہی قبائل کی صورت میں اترے کیونکہ جو حکومت انہیں حاصل ہوئی تھی وہ انہیں مضافات میں رہنے سے مانع تھی اور انہیں شہروں کی طرف لے جاتی تھی یہی وجہ ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ عربوں نے بلاد مغرب کو وطن نہیں بنایا پھر وہ پانچویں صدی کے نصف میں مغرب میں آئے اور اس کو اپنا وطن بنا لیا اور اپنے قبائل کے ساتھ اس کی اطراف میں پھیل گئے جیسا کہ اب ہم اس کے اسباب کو مکمل طور پر بیان کریں گے۔

چوتھے طبقے کے عربوں یعنی بنی ہلال اور بنو سلیم کے داخلے کے حالات و واقعات: ہلال اور سلیم کے بطون مضر سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ ہمیشہ صحرا نشین رہے ہیں اور ملک حجاز کے بعد نجد میں ان کے مقامات چراگاہیں ہوتے تھے اور بنو سلیم مدینہ کے پاس رہتے تھے اور بنو ہلال طائف کے پاس جبل غزوان میں قیام پذیر تھے اور بسا اوقات وہ گرمیوں اور سردیوں کے سفر میں عراق و شام کی اطراف میں گھومتے تھے اور مضافات پر غارت گری کرتے تھے اور راستوں میں فساد کرتے تھے اور حاجیوں کو لوٹتے تھے اور بعض اوقات بنو سلیم حج کے ایام میں مکہ میں اور زیارت کے ایام میں مدینہ

میں حاجیوں کو لوٹ لیا کرتے تھے اور بیشتر عباسی خلافت کی جانب سے بغداد میں ان پر حملہ کرنے کے لئے اور حاجیوں کو ان کے حملہ سے بچانے کے لئے فوجیں بھیجی جاتی تھیں پھر بنو سُلیم اور بنو عامر کے بہت سے لوگ قرامطہ کے ظہور کے وقت ان کے ساتھ مل گئے اور بحرین اور عمان میں ایک فوج بن گئے اور جب ابن عبید اللہ مہدی کے شیعہ مصر و شام پر غالب آئے تو قرامطہ امصار شام پر غالب تھے۔ پھر معز نے ان سے امصار کو چھین لیا اور ان پر غالب آ گیا اور انہیں ان کے علاقے بحرین میں ان کے ٹھکانے کی طرف واپس کر دیا اور بنی ہلال اور سُلیم میں سے جو عرب ان کے مددگار تھے۔ اس نے ان کو اٹھا کر صعید اور دریائے نیل کے مشرقی کنارے پر اتار دیا اور وہ وہیں اقامت پذیر ہو گئے اور وہ شہروں کو نقصان پہنچاتے تھے اور صنہاجہ کا بادشاہ ۴۴۰ھ میں قیروان سے معز بن بادیس بن منصور کے پاس گیا تو الظاہر لاعزاز دین اللہ علی بن الحاکم بامر اللہ منصور بن العزیز باللہ بن المعز لدین اللہ نے اپنے آباء کے طریق کے مطابق اسے افریقہ کی حکومت دے دی جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے اور وہ اس کے عہد ولایت میں آٹھ سال کا نو عمر بچہ تھا۔ جو نہ امور کا تجربہ کار تھا اور نہ سیاست سے آگاہی رکھتا تھا اور نہ ہی اس میں جرأت و غیرت تھی پھر ستائیسویں سال میں الظاہر فوت ہو گیا اور المستنصر باللہ معد ابو تمیم نے امر خلافت کو اس طرح سنبھالا کہ خلفائے اسلام میں کوئی بھی اس کے مقام کو نہ پہنچ سکا کہتے ہیں کہ وہ ۷۵ سال اور بعض کہتے ہیں کہ وہ ۹۵ سال حکمران رہا۔ درست بات یہ ہے کہ وہ ۷۳ سال حکمران رہا کیونکہ اس کی وفات پانچویں صدی کے سرے پر ہوئی ہے اور اس زمانے میں معز بن بادیس اہل سنت کے مذاہب کی طرف بہت میلان رکھتا تھا پس اس نے شیخین ابی بکرؓ اور عمرؓ کی مدح کے لئے آواز دی۔ تو عوام لوگوں نے اس آواز کو سن کر رافضہ پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا اور سچے اعتقاد کا اعلان کیا اور شعار ایمان کا چرچا کیا اور اذان سے حی علی خیر العمل کے الفاظ ختم کر دیئے اور الظاہر نے اس سے چشم پوشی کی اور اس کے بعد اس کے بیٹے معد المستنصر نے عوام کے ڈر سے اس سے معذرت کی جو اس نے قبول کر لی اور وہ مسلسل اقامت دعوت اور مصالحت کے لئے کوشاں رہا حالانکہ وہ اس دوران میں ان دونوں کے وزیروں اور ان کی حکومتوں کے صاحب ابو القاسم احمد بن علی جرجرائی سے جو ان دونوں کے امور کا بہت بڑا ذمہ دار تھا خط و کتابت کرتا رہا اور اسے مائل کرتا رہا اور بنی عبید اور ان کے مددگاروں سے اعتراض کرتا رہا اور جرجرائی کا لقب اقطع تھا۔ اس لئے کہ حاکم نے کسی جرم کے سرزد ہونے کی وجہ سے اس کا قطع کر دیا تھا اور المستنصر کی پھوپھی سیدہ بنت الملک اس سے جنگ کرنے کے لئے کھڑی ہو گئی اور جب وہ فوت ہو گئی تو اس نے ۴۳۶ھ میں حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا یہاں تک کہ وہ چھتیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابو محمد الحسن بن علی الیازوری نے وزارت سنبھالی۔ اس کا اصل فلسطین کی بستیاں تھیں اور اس کا باپ وہاں پر ملاح تھا پس جب وہ وزیر بنا تو اطراف کے لوگوں نے اسے مخاطب کیا لیکن اسے تحیت نہ دی تو یہ بات اسے گراں گزری اور صاحب حلب ثمال بن صالح اور صاحب افریقہ معز بن بادیس اس سے بعض امور کی وجہ سے منحرف ہو گئے اور معز نے قسم کھائی کہ وہ ان کی اطاعت کو چھوڑ دے گا اور بنی عباس کی طرف دعوت کو پھیر دے گا اور بنی عبید کے نام کو اپنے منبر سے مٹا دے گا اور وہ اس کام میں مشغول ہو گیا اور اس نے کپڑوں اور جھنڈوں سے ان کے نام مٹا دیئے اور القائم ابو جعفر بن القادر کی بیعت کر لی جو خلفائے بنی عباس میں سے تھا اور اس کا خطبہ دیا اور چھتیسویں سال میں منبروں پر اس کے لئے دعا کی اور بیعت کے ساتھ آدمی کو بغداد بھیجا اور ابو الفضل بغدادی نے اس سے حسن سلوک

[illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible]

کے اور ان [illegible] کے [illegible] کر دیا اور [illegible]

نے [illegible] اور [illegible] کے باعث [illegible]

[illegible] کے [illegible]

جیسا کہ [illegible] پہلے بیان [illegible]

[illegible]

نا؛ صاحب القلعہ قائد بن حماد بن بلکین کی طرف بھیجا۔ جس اس نے اسے ایک ہزار سوار فوج کے متعلق لکھا ہوا اس نے اس کی طرف بھیج دی لیکن وہ زناتہ سے الگ ہو گئے اور مستنصر بن خزرون المغراوی اپنی قوم کے ایک ہزار سواروں کے ساتھ اس کے پاس پہنچ گیا اور وہ افریقہ کے صحرا میں زناتہ کے مسافروں کے ساتھ رہتا تھا اور وہ ان کے بڑے سرداروں میں سے تھا اور معز نے ان فوجوں اور اس کے اجتماع نے [illegible] اور جنگ کرنے والے عربوں میں سے جو لوگ باقی رہ گئے تھے ان کے ساتھ کوچ کیا۔ پھر اس نے زناتہ اور صنہاجہ کو اکٹھا کیا اور لاتعداد لوگوں کے ساتھ ان کی جانب گیا۔ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد تیس ہزار تھی اور ریاح، زغبہ اور عدی حیدران قابس کی جانب تھے جب فریقین آپس میں لڑ گئے تو جنگ کرنے والے عربوں میں سے باقی رہ جانے والے لوگ ہلاک ہو گئے اور قوم کی عصبیت کی وجہ سے ہلالیوں کی طرف چلے گئے اور زناتہ اور صنہاجہ نے بھی ان سے غداری کی اور معز کو شکست ہوئی اور وہ خود اپنے خواص کے ساتھ قیروان کی طرف بھاگ گیا اور عربوں نے اس کے تمام مال و متاع، ذخائر، خیموں اور جھنڈوں کو لوٹ لیا اور لاتعداد لوگوں کو قتل کر دیا۔ کہتے ہیں کہ صنہاجہ کے مقتولین کی تعداد تین ہزار تین سو تھی۔ اس بارے میں علی بن رزق الریاحی کہتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اشعار ابن شداد کے ہیں [illegible] ابن شداد سے نقل ہوتے ہیں

> ”یہاں پر ابن معز کے سوار حاضر ہوئے اور سواروں کے ساتھ نوجوانوں نے ساتھ بہادری کر رہے تھے اور ان
> بادیہ نشینوں نے بنا لیا تھا کہ میری زندگی کی قسم ہم کے پاس جوان نہیں تھے۔ ان میں سے تین ہزار نے تیس ہزار
> سے شکست دی اور یہ ایک تباہی کی بات ہے۔“

پھر انہوں نے قیروان میں اس سے مقابلہ کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا اور قیروان کی بستیاں اور مضافات عربوں کی نزول گاہ بن گئے اور ان کے پیروی نہ کرنے کی وجہ سے سلطان کے انتظام لینے کے باعث تباہ و برباد ہو گئے اور لوگ قیروان میں پناہ لیتے تھے پھر انہوں نے اس امر کو زیادہ کر دیا اور محاصرہ میں شدت پیدا کر دی تو اہل قیروان تونس کی طرف بھاگ گئے اور زغبہ اور ریاح قیروان میں گھس گئے اور معزی شہر کے میدان کے قریب ۴۴۶ھ اور آل زیری کے ہاتھ سے ابتداء میں باجہ لے لیا ہے سوائے ان کو [illegible] پھر ان عربوں نے افریقیہ کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا اور حاکم بن ابی کی ذمہ لی اور زناتہ اور مغراوہ کو لوٹا اور واپس آ گیا اور چھیالیسویں سال میں عربوں نے افریقیہ کے شہروں کو تقسیم کر لیا اور زغبہ کو طرابلس اور اس کے مضافات کا علاقہ ملا اور مرداس بن ریاح کو باجہ اور اس کے مضافات حصہ میں آئے اور پھر دوبارہ انہوں نے شہروں کو تقسیم کیا تو ہلال کو تونس سے مغرب تک کا علاقہ ملا اور یہ لوگ ریاح، زغبہ المعقل، جشم، قرہ، اثبج اور عدی سے تعلق رکھتے تھے اور مصر کے ہاتھ سے حکومت نکل گئی اور مونس بن یحیی الصنبری قیروان شہر پر غالب آ گیا اور اس نے اسے چھین لیا اور ابو مسعود نے ان کے شیوخ میں سے معز کو پیغام بھیجا ہے کہ آپ کو نصیحت کے لئے معز کو خود بخود اور اپنی بیٹیوں کے ذریعے تین امرائے عرب کو سپرد کی فارس بن ابی الغیث کا اور اس کے بھائی عائد کا اور فضل بن ابی علی مرداسی کا اور اس کا بیٹا تمیم ۴۴۹ھ میں المہدیہ کی طرف آیا اور اس کے بعد تین سال بھی آ گیا ہے عرب سرداروں کی طرف بھیج دیا گیا تھا وہ ان کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آیا اور قیروان میں ان کے ساتھ چالا اور صنہاجہ نے ان کی اتباع کی اور انہیں نے تونس اور ساحل

[illegible] کے بیٹے معز نے اپنے باپ کے حالات [illegible]

ساتھ لے کر چلے اور عرب بھی آ گئے اور شہروں میں داخل ہو گئے اور [illegible] اور قلعوں کو تباہ کر دیا [illegible]

[illegible] کے مقامات [illegible]

[illegible] کے ہاتھ سے [illegible] ہو گئے اور [illegible]

[illegible] کی طرف [illegible] انہوں نے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے مضافات اور [illegible] پر قابض ہو گئے اور [illegible]

غلام اور [illegible] کر دیئے گئے اور عربوں میں [illegible]

ان سب سے بڑا [illegible] اور اس کا بھائی [illegible]

[illegible]

[illegible] کے بھائی [illegible] انہوں نے [illegible]

[illegible]

عمران بن عمرو بن قیس بن ثعلبہ ان کے بطون سے ہے اور طرماح بن حکیم بن قیس کے بطن سے ہے۔ غرض یہ سب کے سب ہلال اور نصر وان شیخ بھی شامل ہیں۔ کیونکہ ان کے دخول کے وقت مرداس بن ابی شیخ اور بلال کو حاصل تھی یہ بھی ان میں داخل ہو گئے اور انہی میں شمار ہونے لگے اور ان ہی لوگوں میں سے ایک فرقہ ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے [illegible] جنابی کے عہد میں قتل کو جائز قرار دیا تھا یہ لوگ اس سے پہلے [illegible] کے زمانہ میں بدوی تھے اور بدو بھی رہا جنہوں نے ساتھ ان کے بیعت سے واقعات ہیں اور انہیں [illegible] کی طرف بھی منسوب کیا گیا ہے جیسا کہ ان کا ایک شاعر کہتا ہے

> "ہم نے ان کا قرب طلب کیا اور جا بجا [illegible] ان لوگوں میں سے ہے جن کا [illegible] بہت [illegible] ہے اور ایک [illegible] اپنے کا [illegible] ہو گیا ہے اور اس کے درمیان [illegible] ہے جو اس کے قریب ہے ایک وقت تھی [illegible] ہو گئے اور ہم [illegible] ان کے [illegible] کا علاج کر رہے ہیں۔"

اور ایک دوسرا شاعر ان کی مدح کرتا ہے کہ

> "[illegible] سب سے [illegible] مخلوق [illegible] محبت سے [illegible] قوم [illegible] جنہوں نے [illegible] ہے اور [illegible] اس کے اصل [illegible] ان جنگلوں میں [illegible] کے لیے [illegible] کی طرف [illegible] ہے۔"

جو اس نے ان کے [illegible] صفات میں بیان کی ہے وہ ان کے مناقب میں [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور [illegible] کے زمانے میں ان کا شیخ [illegible] تھا اور جب [illegible] نے یحییٰ بن علی [illegible] کو [illegible] کے لیے [illegible] خراسان میں [illegible] بھیجا [illegible] کی جماعت [illegible] کو لے کر گئے تو اس نے انہیں اپنے ساتھ چلنے پر آمادہ کیا اور وہ [illegible] تھے اور یحییٰ بن علی کو شکست دی اور [illegible] کی طرف واپس آ گئے اور وہاں سے ان کے متعلق [illegible] کو بھیجا [illegible] ہو گئے۔ پھر اس نے انہیں [illegible] سب کے سب قتل کر دیے تھے [illegible] قرآن پاک کا [illegible] ولید بن [illegible] عبدالرحمن کی طرف منسوب ہوتا تھا اور ان کا خیال تھا کہ ان کے پاس [illegible] ہے جو اس کے آباء کی حکومت کے اختیار میں ہے اور اس کی اس بات کو [illegible] نے قبول کر لیا اور اس کی شان کے متعلق باتیں کرنے لگے [illegible] ان لوگوں [illegible] سال [illegible] کر دیا اور [illegible] آگئے اور [illegible] کی فوج ان کے مقابلہ میں گئی تو انہوں نے انہیں شکست دی [illegible] ان کا [illegible] اور [illegible] اور ولید [illegible] کے [illegible] جنہوں نے اس کے [illegible] دیا اور [illegible] کر دیا [illegible] انہیں [illegible] کر دیا اور جب [illegible] آیا تو انہوں نے [illegible] کے بادشاہ [illegible] افریقہ سے [illegible] گیا [illegible] غائب آ گئے [illegible] ہو گئے اور [illegible] میں ان کی [illegible] رہی اور جب ان کے [illegible] بھائیوں سے [illegible] اور [illegible] سے تعلق رکھتے تھے اور ان کی [illegible] افریقہ پر [illegible] کی [illegible] ان کا شیخ [illegible] بن [illegible] بھی تھا۔ جس کا ذکر [illegible] کے واقعات میں بیان ہوا ہے اور ان [illegible] کے افریقہ میں داخل ہونے [illegible] کی طرح سے [illegible] بیان ہوئی ہیں ان کا خیال ہے کہ [illegible] بن ہاشم

جو [illegible] حکمران تھا اور جسے شکر بن ابی الفتوح کہتے تھے انہوں نے حسن بن سرحان کی بہن جازیہ سے مصاہرت کی اور ان سے ایک بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمد تھا۔ شریف اور ان کے درمیان [illegible] ہو گئی تو انہوں نے نجد سے افریقہ جانے کا ارادہ کیا اور انہوں نے جازیہ کو بھی لینے کے لئے اس کے ساتھ حیلہ بازی کی یعنی جازیہ نے اپنے والدین کی ملاقات کے متعلق اس سے اجازت طلب کی تو اس نے اسے ان کی ملاقات کی اجازت دے دی اور وہ اپنے بچہ کو لے کر ان کے خیموں کی طرف گیا۔ یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے اور جازیہ کو ساتھ لے گئے [illegible] سے اس سفر کو پوشیدہ رکھا اور اسے کہتے رہے کہ ہم [illegible] شکار کے لئے جا رہے ہیں اور شام کو واپس آ جائیں گے لیکن اسے ان کے سفر کا [illegible] پیچھے چلا [illegible] اور وہ [illegible] چلے گئے جہاں اس کو علم [illegible] واپس چھوڑ گئے اور وہ مکہ میں اپنی جگہ واپس آ گیا اور اس کے دل میں جازیہ کی محبت [illegible] اور وہ [illegible] اس کے بعد اس کی محبت میں [illegible] برداشت کرتا رہا۔ یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے واقعات لوگ اب تک نقل کرتے ہیں جن سے قصے اور [illegible] بھی [illegible] جاتے ہیں اور بہت سے لوگ ان کے اقوات [illegible] پڑھا کرتے ہیں مگر ان میں مصنوعی اور جھوٹے [illegible] بھی ہیں جن میں [illegible] نہیں [illegible] کیا جاتا کہ واقعہ [illegible] ہوا [illegible] جو کچھ [illegible] کہ ان کے [illegible] کی روایت سے [illegible] کرتے ہیں اور ان کے اعراب کی خرابی کی وجہ سے اس سے بدکتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اعراب باخذ کی اصل ہے [illegible] اعراب [illegible] کی اصل ہے اور یہ روایت اعراب کے مطابق نہیں اور ان اشعار میں بناوٹ کا بہت دخل ہے اور ان میں [illegible] کا [illegible] پایا جاتا ہے اس لئے اس پر [illegible] روایت درست [illegible] ہونے کے باوجود [illegible] کے واقعات اور ان کے [illegible] کا [illegible] اور ان کے بہت سے [illegible] ہوتے ہیں لیکن ہم اس کی روایت پر [illegible] کرتے اور بعض اوقات [illegible] سے ان پر بات کو [illegible] ہے کہ اس میں [illegible] واقعہ مصنوعی ہے [illegible] نہیں [illegible] ہے [illegible] اور شریف کے اس واقعہ کے متعلق [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] متفق ہیں اور شاید اس واقعہ پر [illegible] اور اس [illegible] کیا [illegible] اور ان کے [illegible] اور [illegible] سے ختم ہو جاتے [illegible] ان کے درمیان [illegible] ہے اور یہ شریف جس کے متعلق لوگ اشارہ کرتے ہیں ہاشمی [illegible] شکر بن ابی الفتوح [illegible] ابی الفتوح حسن بن جعفر بن محمد بن موسیٰ بن عبداللہ ابی الکرام بن موسیٰ الجون بن عبداللہ بن حسن [illegible] ہیں اور ابوالفتوح [illegible] عیسیٰ کے [illegible] اپنے [illegible] حاکم بامر اللہ [illegible] اس کی بیعت کی اور اس کے متعلق انہوں نے آدمی بھیجے [illegible] اس کے قبائل تک پہنچا اور [illegible] اس کی بیعت [illegible] حاکم عبیدی [illegible] غالب [illegible] کیا اور ۴۳۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا شکر حکمران بنا اور ۴۵۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد [illegible] جس کے متعلق ہلالیوں کا خیال ہے کہ وہ جازیہ کے بطن سے پیدا ہوا ہے اور یہ بات ہلالیوں کے حالات میں پہلے بیان ہو چکی ہے اور اس کو ہم نے بھی اس کتاب [illegible] بیان کیا ہے۔

یا اور وہاں کے باشندوں کو [illegible] اور پھر [illegible] بستیوں اور شہروں کو کھلا میدان بنا دیا اور انہوں نے پانی کو زمین میں جذب کر دیا اور درختوں کا ایندھن بنا دیا اور [illegible] اور افریقہ اور مغرب [illegible] کے بادشاہوں اور شہروں کے [illegible] کو چھوڑ دیا اور ان کو تمام [illegible] کرتے اور ان کی [illegible] میں بیٹھے اور ان کے [illegible] میں ان سے خراج لیتے اور [illegible] یہاں تک کہ [illegible] حکومت چھوڑ دی اور ان کے [illegible] شہروں سے [illegible] اور [illegible] لے گیا اور [illegible] تھا اور ان کے بعد ان کا [illegible] قوم نے ظلم اور [illegible] کر کے [illegible] کی [illegible] کے باوجود [illegible] مکمل کیا اور انہوں نے [illegible] تھا [illegible] اور قلعہ کو چھوڑ دیا [illegible] باقی [illegible] تمام [illegible] میں سے [illegible] کے [illegible] کرتے تھے [illegible] کی جمعیت [illegible] اور [illegible] جاتے تھے ان کی حکومت [illegible] جاتی رہی اور جب مغرب [illegible] غالب آئے اور [illegible] شیخ عبداللہ [illegible] کی طرف [illegible] کے [illegible] اور [illegible] اس عہد کے [illegible] اور وہاں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کے پاس [illegible] ایک [illegible] آئے [illegible] افریقہ [illegible] مغرب [illegible] کی [illegible] پر [illegible] نے [illegible] تھا [illegible] ایک [illegible] اور ان کا [illegible] عبداللہ [illegible] عبدالمومن تھا اور انہوں نے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں بھی ان کے [illegible] اور ان کی جمعیت باقی [illegible] ان پر غالب آ گئے اور [illegible] ان کے [illegible] قیدی بنا لیا اور [illegible] کے بعد [illegible] کے غلبے کے ساتھ [illegible] اور ان کی [illegible] ہو گئے اور ان کی اطاعت میں [illegible] عبدالمومن نے [illegible] اسی حالت میں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] تھا [illegible] انہوں نے عبدالمومن [illegible] کے بیٹے [illegible] ان کی حکومت کے [illegible] ان کے [illegible] کی حکومت کے [illegible] حاصل کر لیا [illegible] اور [illegible] مصامدہ [illegible] تھے۔ [illegible] نے ان کے [illegible] کے لئے [illegible] کی جانب [illegible] اور وہ بھی [illegible] اور [illegible] چلے گئے اور ان کے ساتھ [illegible] کے [illegible] تھے [illegible] ان کی [illegible] کے [illegible] سے [illegible] مغرب میں [illegible] تھے (انہوں نے اس [illegible] قائم کیا۔

قابس میں اتر کر بغداد میں خلیفہ مستنصر سے اپنے لئے تجدید عہد کا مطالبہ کیا اور انہوں نے اپنے کاتب عبدالبر بن فرسان کو اس کے پاس بھیجا تو اس نے دعوت عباسیہ کو دوبارہ مقرر کر دیا اور اسے موحدین کے ساتھ جنگ کرنے کی اجازت دے دی اور اس کے پاس بنی سلیم بن منصور کے قبائل جمع ہو گئے اور وہ دیلمیوں کے اجازت ملنے پر افریقہ آ گئے اور قراقوش ارمنی نے اس معاملے میں اس کی مدد کی اور ہم اس کے حالات تجانی دولت کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور علی بن غانیہ کے لئے عرب و عجم اور ملثمین کی سب فوجیں جمع ہو گئیں اور اس نے مضافات پر غلبہ پا لیا اور موحدین کو فتح کر لیا اور قفصہ توزر اور نفطہ پر قابض ہو گیا اور قراقوش نے نفوسہ، مغرب کی قوموں زناتہ، مصامدہ اور زغبہ کو جو بدویوں سے تعلق رکھتی تھیں اور جمہور کو مقابلے کے لئے کھینچ لایا تب یہ لوگ کچھ عرصہ میں قفصہ کی [illegible] اس کے جوار پر ٹوٹ پڑے منصور تونس سے ان کی طرف [illegible] بڑھا تو انہیں شکست ہوئی اور اس کی فوج تباہ ہو گئی اور اس نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ انہیں برقہ کے صحراؤں کی طرف بھگا دیا اور [illegible] قفصہ کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور بدویوں میں سے جشم اور ریاح کے قبائل نے [illegible] اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کی دعوت کی پناہ لے لی اس نے انہیں مغرب اقصیٰ کی طرف جلا وطن کر دیا اور جشم کو بلاد تامسنا اور ریاح کو بلاد ہبط اور ازغار میں اتارا۔ جو ساحل بحر سلا تک کے علاقے کے قریب ہے [illegible] افریقہ اور اس کے مضافات پر غالب [illegible] گیا ہے اور [illegible] علاقہ صحرائے افریقہ اور صحرائے مغرب الاوسط کے درمیان جہاں [illegible] سے تعبیر کیا گیا ہے اور ان کے قبائل میں سے جو شخص اس خطہ کا والی ہوا ہے اس نے [illegible] ان کا نام رکھا گیا ہے اور [illegible] لیکن اور زناتہ جو بنو عبدالواد اور بنو توجین اور بنو مصعب اور بنو راشد ہیں اور [illegible] موحدین کی حکومت کے آغاز سے ان کے مددگار تھے [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور مغرب الاوسط کے [illegible] کے مالک تھے۔ جہاں زناتہ کا [illegible] ان کے درمیان گھومتے رہتے تھے [illegible] وہاں پہنچنے کی جرأت نہ تھی [illegible] موحدین کی فوج اور حامیوں میں [illegible] ہوتے تھے اور ان [illegible] کے معاملات صاحب تلمسان کی طرف لوٹتے تھے جو [illegible] کا سردار تھا اور [illegible] کا یہ قبیلہ [illegible] کے ساتھ اس وقت [illegible] بالائی [illegible] کے گرد [illegible] کی طرف آ گئے تھے اور [illegible] کے سب [illegible] مغرب الاوسط کا [illegible] ان کے [illegible] اور طرابلس [illegible] تھے اور [illegible] طرابلس کے حکمران تھے۔ ان کے ساتھ ان کی جنگیں ہوئیں [illegible] سعید بن [illegible] کو قتل کر دیا [illegible] دوسرے وطن میں [illegible] آ گئے اور [illegible] موحدین کی طرف متوجہ ہو گئے اور ان [illegible] کے درمیان [illegible] اور [illegible] کرنے سے [illegible] بچانے کے لئے عہد و پیمان ہوا اور وہ ایک [illegible] میں رہے اور زغبہ صحراؤں میں اور بنو یادین ٹیلوں اور مضافات میں اقامت پذیر رہے [illegible] امیر مسعود بن سلطان بن زمام [illegible] سے بھاگ کر [illegible] گیا اور قبائل بنی سلیم میں سے زغب [illegible] کے پاس [illegible] اور قراقوش [illegible] کے پاس پہنچا اور جب اس نے

طرابلس کو فتح کیا تو اس کے ساتھ گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور رافع بن مکی کے مقابلہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ گیا اور اسے شکست دی اور اس کی قوم کے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور محمد بن مسعود کی قوم میں سے ایک گروہ نے بھی شکست کھائی جن میں اس کا بیٹا عبداللہ اور اس کا عم زاد ابو برکات بن ابی الشیخ بن عساکر بن سلطان اور قرہ کے شیوخ میں سے ایک شیخ بھی تھا پس انہیں قتل کر دیا گیا اور یحییٰ بن غانیہ صحراء میں اپنے گھر نے کی جگہ کی طرف بھاگ گیا اور ہلال اور سلیم سے ان قبائل اور ان کے اتباع کے یہ حالات مسلسل ایسے ہی رہے۔ اب ہم ان کے حالات اور ان کے امور کے عواقب کا تذکرہ اور ان کے ایک ایک فرقہ کا شمار کریں گے اور خاص طور پر اس کا ذکر کریں گے جو اس زمانے میں اپنے قبیلے اور اثر کے لحاظ سے اہمیت رکھتا ہے اور جو قبیلے ان میں سے ختم ہو چکے ہیں۔ ہم ان کے تذکرے کو سمیٹ دیں گے اور اثبج کے ذکر سے ابتداء کریں گے کیونکہ انہیں صنہاجہ کے زمانے میں سب سے پہلے سرداری حاصل تھی۔ جیسا کہ ہم اس کے تذکرہ میں بیان کر چکے ہیں پھر اس کے بعد ہم جشم کا ذکر کریں گے۔ کیونکہ یہ بھی انہیں میں شمار ہوتے ہیں۔ پھر ریاح اور زغبہ اور معقل کا ذکر کریں گے کیونکہ یہ ہلال کے اشخاص میں سے ہیں۔ پھر اس کے بعد ہم سلیم کا ذکر کریں گے کیونکہ یہ ان کے بعد آئے ہیں۔ اور مطلق تقدم دوسری کے لئے ہے۔

اثبج اور ان کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں:

اور ہلالیوں میں سے اثبج زیادہ تعداد اور زیادہ بطون والے تھے اور انہیں ان سب پر تقدم حاصل تھا اور ان میں سے ضحاک عیاض، مقدم، لطیف، درید اور کرفہ وغیرہ تھے۔ جو ان کے نسب میں نمایاں ہوتے رہے اور وہ بھی بطنان اور جبر تھے اور وہ اپنے خیال کے مطابق کہتے تھے کہ اثبج ابن ابی ربیعہ ابن نہیک بن ہلال ہے اور کرفہ اثبج کا بیٹا ہے اور ان کی بڑی جمعیت اور طاقت تھی اور یہ افریقہ میں داخل ہونے والے تمام ہلالیوں سے زیادہ قبائل والے تھے اور ان کے ٹھکانے جبل کے قبائل والے تھے اور ان کے ٹھکانے جبل کے مقابل یا مرتفع کی چوٹی پر تھے اور جب افریقہ میں اثبج کی حکومت قائم ہوئی تو صنہاجہ نے مضافات پر غلبہ پا لیا اور ان کے درمیان جنگ ہو گئی اور واقعہ یوں ہوا کہ حسن بن سرحان جو درید قبیلے سے تھا اس نے شبانہ بن احیمر کو دھوکے سے قتل کر دیا جو کرفہ قبیلے میں سے تھا تو کرفہ اس کے پیچھے پڑ گئے پھر اس کی بہن جازیہ نے اپنے خاوند ماضی بن مقرب بن قرہ کو ناراض کر دیا اور اپنے بھائی کے ساتھ آ ملی اور بھائی نے اسے طلاق سے روک دیا پس قرہ اور کرفہ حسن اور اس کی قوم سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے اور عیاض نے ان کی مدد کی اور یہ جنگ حسن بن سرحان کے قتل ہونے تک جاری رہی اسے شبانہ بن احیمر کی اولاد نے قتل کیا اور اس نے اپنے باپ کا بدلہ لے لیا۔ پھر اس کے بعد درید، کرفہ اور عیاض اور قرہ پر غلبہ حاصل ہو گیا اور جنگ مسلسل ان کے درمیان جاری رہی اور ان کی حالت ابتر ہو گئی اور موحدین کی حکومت آ گئی اور وہ بھی پراگندہ حالت اور جنگی کیفیت میں تھے اور ان کے بعض کی صنہاجہ کے ساتھ دوستی تھی پس جب موحدین نے افریقہ پر قبضہ کر لیا تو ان میں سے عاصم، مقدم اور قرہ اور جشم میں سے ان کے بڑے لوگ مغرب کی طرف منتقل ہو گئے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور ان کے بعد ریاح کو افریقہ میں غلبہ حاصل ہو گیا اور انہوں نے قسنطینہ کے نواح پر قبضہ کر لیا اور ان کا شیخ مسعود بن زمام مغرب سے ان کی طرف واپس چلا گیا۔ یعنی زواودہ امراء

اور ملکوں پر غالب آ گئے اور ان کا ان پر بڑا اثر تھا اور جب [illegible] غالب آ گئے اور اطراف کی بستیوں میں اتر گئے اور جنگ سے رک گئے اور انہوں نے بستیوں اور قلعوں کو اپنا وطن بنا لیا اور جب بنو ابی حفص نے [illegible] سے [illegible] کی جیسا کہ ان کے حالات میں بیان ہوگا تو بنی سلیم کو ان پر بہت غصہ آیا اور انہوں نے انہیں قیروان [illegible] اور الزاب کے بلاد میں [illegible] جو [illegible] تھے اور اس [illegible] حکومت۔ [illegible] مشرقی جانب [illegible] اور الزاب کے بہت سے مشرقی شہروں کا جہاں پر ان کے سربراہ [illegible] تھا اور جب حکومت کی ہوا اکھڑ گئی اور اس کا بہت کمزور ہو گئی اور ریاح کو ان پر غلبہ حاصل ہو گیا اور وہ میدانوں میں لڑنے والوں پر غالب آ گئے تو کرفہ جبل اوراس پر آ اترے اور جہاں پر ان کی جاگیریں تھیں اور وہ بٹ کر متفرق طور پر یہاں پر ٹھہر گئے اور انہوں نے اسے وطن بنا لیا اور بسا اوقات ان کے بعض آدمی الزاب کی سرحدوں کی طرف چلے جاتے۔ جیسا کہ ہم ان کے بطون کے متعلق بیان کریں گے اور ان کے بہت سے بطون ہیں۔ ان میں سب سے اول بنو محمد بن مرتفع ہیں اور [illegible] کے نام سے معروف ہیں اور [illegible] ثم بن مرتفع بن کثیب کی اولاد [illegible] کے نام سے معروف ہے اور [illegible] بن فاضل بن محمد بن کثیب کی اولاد [illegible] کے نام سے معروف ہے اور [illegible] بن فاضل کی اولاد [illegible] سے معروف ہے [illegible] فاضل ہیں اور [illegible] اوراس کو الزاب کے قریب ہے [illegible] ہوتے ہیں پھر ثابت بن فاضل کی اولاد ہے جنہیں [illegible] سرداری حاصل ہے [illegible] سلطان نے جاگیریں دی ہوئی ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور ان کے تین قبیلے ہیں اولاد مساعد اولاد [illegible] اور اولاد [illegible] اور سرداری اولاد مساعد کے ساتھ مخصوص ہے جو علی بن [illegible] بن ثابت بن مساعد [illegible] کی اولاد میں ہے اور [illegible] اور [illegible] اولاد [illegible] کے ٹھکانوں کے مقابلہ میں جنگلوں میں گھومتے پھرنے والے ہیں اور اپنی خوراک کے لئے اونٹ اور اولاد [illegible] بہت سے [illegible] لیتے ہیں اور بسا اوقات صاحب الزاب انہیں اپنے فوجی کاموں اور دیگر اغراض کے لئے استعمال کر لیتا ہے اور [illegible] سے [illegible] معزز اور بلند شان ہیں یہی وجہ ہے کہ افریقہ میں داخل ہوتے وقت تمام اثبج پر حسن بن سرحان بن وبرہ کو سرداری حاصل تھی جو ان کا ایک بطن ہے اور ان کے نواح میں ولد العباب سے قسطنطینہ اور تبسہ [illegible] اور [illegible] کے سامنے کے جنگلوں تک تھے اور ان کے اور کرفہ کے درمیان وہ جنگ ہوئی جس میں حسن بن سرحان قتل ہو گیا جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور وہیں پر اس کی قبر بھی موجود ہے اور یہ بہت سے بطون ہیں جن میں سے اولاد علیہ بن وریغ اولاد [illegible] بن وریغ اولاد جار اللہ جو عبداللہ بن وریغ کی اولاد میں سے ہے اور [illegible] جو عبد [illegible] کی اولاد سے ہے اور وہ [illegible] بن عطاف بن جبر بن عطاف بن عبداللہ ہے اور انہیں ہلال کے درمیان بڑی سرداری حاصل تھی اور ان کے شعراء نے ان کی مدح کی ہے ان میں سے ایک شاعر کا قول یہ ہے

> "اور [illegible] کی سرداری حاصل ہے اور [illegible] ہے جیسے پانی [illegible] بن جبر [illegible] ہوا ہے اے جوان تو مروہ کے اوطان کا مستحق ہے لیکن ان کے ساتھ [illegible] کے سب تو کبھی ہیں جنہیں وہ چھپائے ہوتے ہے۔ انہوں نے [illegible] بنا دیا ہے یہاں تک کہ وہ بلند شان کاموں کی وجہ سے [illegible] بن گئے ہیں اور وہ ان کے [illegible] مقام کی کوئی پرواہ نہیں کرتا اور انہوں نے [illegible] کے لئے [illegible] کا طریق چھوڑ دیا ہے حالانکہ ان کی سواریاں پتھروں سے [illegible] حاصل کر لی تھیں۔"

[illegible]

الزاب میں اقامت کر لی انہوں نے وہاں پر شہر بنائے اور وہاں ایک زمانے تک آباد رہے تھے اور لطیف کے بھی بہت سے بطون ہیں جن میں اللجئی بھی ہیں جو اسلان بن لطیف بن خریف ہیں اور ذوی مطرف اور ذوی ابی الخلیل اور ذوی عطیہ بن معافی کی اولاد ہیں اور ان میں سے الاعمہ بھی ہیں جو لقمان بن خلیفہ لطیف کی اولاد ہیں اور ان میں سے اولاد جریر بن علوان بن محمد بن لقمان اور بزار بن محمد عیاضی بھی ہے اور ان ہی کی طرف بنی مزنی کا نسب لوٹتا ہے جو اس عہد میں الزاب کے حکمران ہیں انہیں بڑی کثرت اور تازگی حاصل ہے پھر یہ ریگ کے علاقے آ گئے وہ جب ان کی جمعیت کم ہو گئی اور ان کے بادشاہ منتشر ہو گئے تو ان کے بعد زواودہ نے علاقات میں ان پر غلبہ پا لیا اور جو ان میں سے مغرب کی طرف جا نکلے تھے وہ مغرب کی طرف چلے گئے اور وہاں رہ گئے اور یہاں اور زواودہ ان پر غالب آ گئے پھر یہ بلاد الزاب میں آ گئے اور وہاں انہوں نے زمین اور قرصہ کی طرح قلعے اور شہر بسائے اور یہ بلاد اس عہد میں ان کے علاقہ میں شامل ہے جو الزاب کے امیر کو ٹیکس دیتا ہے اور ان کی قدیم سرداری کے زمانے سے ان کے کھجوروں کے درخت ہیں جن کو انہوں نے غیر آباد کیا ہو اور وہ اس عہد تک اسی طرح درست ہیں اور ان کے تحت میں الزاب کے بلاد میں رہتے ہیں اور ان کے ساتھ مشغول ہیں اور باقی بچی ہیں اور الزاب کا گورنر شخص کے ذریعے ٹیکس پر ادائیگی کرتا ہے اور ان سب سے اپنا گزران پورا کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر وارث ہے اور اثبج کے بطون قرہ بھی کہتے ہیں اور غالب گمان یہ ہے کہ وہ قرہ بن معروف کی اولاد سے ہیں اور مرہ بن الیاس بن نہیک بن ہلال کی اولاد سے تھے کہ جن کا نسب ہم نے ذکر کیا ہے اور ہم ان کے اور قرہ وغیرہ اثبج بن ہلال کے درمیان نسبت کو پاتے ہیں پس معلوم ہوا کہ وہ عمران بن معافی کی اولاد سے ہیں یا وہ عمرو بن ربیعہ بن عبداللہ بن ہلال سے ہوں گے اور یہ سب لوگ معروف تھے اس کا ذکر ابن الکلبی نے کیا ہے واللہ اعلم بہ ثبت اور یہ لوگ ہیں اور قرہ کے عہد اور ان کی جانب سے کوئی آدمی بھی سرداری و مملکت کا مالک نہیں ہوا اور کوئی ایسا گروہ نہیں رہا جس کی تعداد اور جماعت کے افتراق کے باعث مقرر کرتے رہتے ہیں اور یہ چوپایوں کے ساتھ رہنے والے ہیں ان میں سواری ہوتے ہیں کہ اکثر پیادہ ہوتے ہیں اور ان کا تعلق بجلی اور ان سے مشرق میں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] سب کا [illegible] اور بحری کی [illegible] سے بلند ہیں اور یہ لوگ جبل اور [illegible] تک زیادہ قریب ہو گئے اور ان میں سے [illegible] آ گیا ہے قبائل اور شہروں میں اکیلے گھر ہوتے ہیں اور ان میں عبداللہ کو سرداری حاصل ہے اور وہ عبداللہ بن علی ہے اور اس کے بیٹے محمد اور ماضی دو بطن ہیں اور محمد کے بیٹے عثمان اور عزیز دو بطن ہیں اور عثمان کے بیٹے شکر اور فارس دو بطن ہیں اور شکر کی [illegible] سے یحییٰ بن محمد بن عبداللہ بن شکر ان کا ایک بطن ہے اور اولاد وقاص اور اولاد [illegible] اور باقی کا وطن جبل اور ان کے دامن میں ہے جو الزاب کی قبلہ [illegible] تک رہا ہے اور الزاب سے مغرب کی طرف قوم کے ٹھکانوں تک اور ان کا وطن ہے اور یہ ریاح کے بطون میں ان کے ماتحت اور ان کی اولاد کے نام سے پکارے جاتے ہیں خصوصاً [illegible] ان کے [illegible] کے متولی ہیں اور صاحب الزاب کے بنی [illegible] کے قرب کی وجہ سے اور اس کی بادشاہت کی حفاظت کی وجہ سے ان پر اس کی اطاعت واجب ہے اسی وجہ سے جب [illegible] قوموں اور الزاب کے شہروں کی بغاوت کی خبر [illegible]

مدد کرتی ہیں تو وہ انہیں اپنی ضرورت کے تحت استعمال کر لیتا ہے۔ شکر کی اولاد ان میں سب سے بڑی سرداری کی حامل ہے اور وہ جبل راشد میں مقیم ہیں یہ وہ فریق تھے جو یہاں اترے اور اولاد وزکری نے جنگ کی آگ بھڑکائی اور انہیں جبل راشد سے چلا گیا یعنی جبل کسال کی طرف چلے گئے جو مغرب کی جانب اس کے محاذ میں ہے اور اسے اپنا وطن بنالیا اور لمبا زمانہ گزرنے کے باوجود ان کے ساتھ ان کی جنگیں مسلسل ہوتی رہیں اور زغبہ کے جوانوں نے دشمن کی قسم کے ٹھکانے فتح کر دیئے یعنی اولاد وسویر بن زغبہ اور ان کے حلیفوں کے انتظام کے تحت جبل راشد کے رہنے والے بن گئے اور اولاد وزکری کی عمر اور ان کے حلیفوں کے انتظام کے تحت جبل کسال کے رہنے والے بن گئے اور بسا اوقات یہ اپنے شریف حلیفوں کے ساتھ ان کی جنگ میں زغبہ کے جنگل میں گھس جاتے جیسا کہ ہم زغبہ کے حالات میں بیان کریں گے اور ان کا شیخ ہمارے قریبی زمانے میں اولاد وزکری میں سے عامر بن ابی یحییٰ بن یحییٰ تھا اور اسے ان میں بڑی شہرت حاصل تھی اور یہ عبادت اور حج کا طریق اختیار کیے ہوئے تھا اور یہ مصر میں اپنے زمانے کے شیخ الصوفیہ یوسف الکورانی سے ملا اور اس سے علم و ہدایت حاصل کر کے اپنی قوم کی طرف لوٹ آیا اور اس نے ان سے معاہدہ کیا کہ وہ اس کے طریقہ اور مذہب پر چلے گئے اور اولاد وزکری کا شیخ محمود بن موسیٰ بن بوزیر یعنی وزکری تھا جو عمر کے برابر رتبہ رکھتا تھا اور شرف میں اس سے بڑھ کر تھا ہاں عامر عبادت کا طریق اختیار کر کے اس سے زیادہ سیادت رنگ ہو گیا تھا۔ واللہ مصرف الامور والخلق۔

یحیی — مطلق

بن — بن

علی — بکار [illegible] — محمد

بن — ابراہیم — بن

مجاہد — [illegible] — مرزوق

بن — [illegible] — بن — الخراج

مفتاح — شریف — [illegible]

بن — [illegible]

مساعد — [illegible] — [illegible]

نشیقہ بن قلاقہ — بن [illegible]

ثابت — ابی سعید

سرحان بن سکیں — بن [illegible]

فاضل — [illegible]

بن ضحاک — بن

شبیب محمود — طبایس

بن — بن

کلب — عامر

بن

عطیہ

بن — مرتضیٰ [illegible]

باب: ۳

بنو جشم

اس عہد میں مغرب میں یہ قبائل رہتے تھے جن میں قرہ، عاصم، مقدم، اثبج، جشم اور خلط کے بطون تھے اور ان سب پر جشم کا نام غالب تھا اور اسی نام سے وہ معروف تھے اور وہ جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن تھے اور مغرب میں ان کے آنے کا اصل باعث یہ ہے کہ جب موحدین افریقہ پر غالب آ گئے تو یہ عرب قبائل ان کے مطیع ہو گئے اور بنی غانیہ کے ساتھ مل کر موحدین سے منحرف ہو گئے اور منصور کے زمانے کے ساتھ اطاعت کو واجب کر دیا تو اس نے ان قبائل کو جن پر بھروسہ کیا جاتا تھا یہاں لے آیا اور انہیں تامسنا میں اتارا اور ریاح کو ہبط میں اتارا اور جشم بہت لمبے اور فراخ میں اترا جو سلا اور مراکش کے درمیان اور مغرب اقصیٰ کے علاقے کے وسط میں ہے اور ان گھاٹیوں سے بہت دور ہے جو بیابانوں کے اطراف کے لئے جنگلات تک پہنچاتی ہیں اور اس کی چوٹی اس کے سامنے اپنا ناک بند کئے ہوئے ہے اور اس کی جڑ ان کی جوگی ان کے خلاف ایک روک ہے جس کے بعد انہوں نے جنگل کا ارادہ نہیں کیا اور نہ ہی دوڑ کا تجربہ ہے اور وہ [illegible] پر آتے ہوئے قبائل کی طرح تھے: تامسنا میں جمع ہو گئے اور ان کی فوجیں مغرب میں خلافت کی پھیل گئیں اور سفیان اور بنی جابر جب سے موحدین اور باقی تمام دور میں سفیان اور اولاد جرمون میں سرداری منتقل رہی اور جب بنی عبدالمومن کی حکومت کمزور ہو گئی اور انہوں نے بنی مرین سے صلح کی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی تو ان کی جمعیت بہت بڑھ گئی اور انہیں غالب آنے کا جوش آ گیا اور کثرت تعداد اور صحرائی زندگی کے قرب کی وجہ سے حکومت پر ان کا تسلط ہو گیا اور انہوں نے اپنے اور اس کے درمیان جو حکم تھا اسے بند کر دیا اور خلافت کی عدولی اور بہت فساد کیا اور ان کے بگاڑ کا اثر باقی رہا اور جب بنو مرین نے بلاد مغرب میں موحدین پر چڑھائی کی اور فاس اور اس کی بستی پر قبضہ کر لیا تو صحرائی زندگی کے قرب کی وجہ سے ان سے وہ ریاح سے بڑھ کر شدید جنگ کرنے والا ان کا کوئی حامی نہ تھا اور اس کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں جن میں بنو مرین نے ان کو بھگا دیا یہاں تک کہ ان کا غلبہ ہو گیا اور بنو مرین کا غلبہ اور سطوت مستحکم ہو گئی اور انہوں نے ان کی بیعت اطاعت کی اور بنو مرین کی بات بن [illegible] نے اور لیے قلعہ [illegible] کے سر سے جو بنی مرین میں سے تھا اور انہیں حکومت کے لئے گھومنا پھرنا پڑتا تھا اور جشم کی سرداری منظم ہو گئی اور بہت [illegible] کی وجہ سے ان کی کثرت ہو گئی حالانکہ اس سے قبل موحدین کے زمانے میں یہ کثرت سفیان میں تھی پھر گردش زمانہ سے ان کی تیزی ختم ہو گئی اور انہوں نے بزدلی دکھائی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی ۔۔۔

صحرائی زندگی اور چراگاہیں تلاش کرنے کا دور بھول گئے اور ان قبائل میں شامل ہونے لگے جو ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار اور سلطان کے ساتھ جانے والی فوج میں ہوتے ہیں۔

اب ہم ان چاروں فرقوں اور ان میں سے ہر ایک کے قبیلوں کا ذکر کرتے ہیں اور ان کے انساب کے متعلق حق بات بیان کرتے ہیں۔ پس جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے یہ بات جشم کے متعلق نہیں ہوئی لیکن اس نسب کی شہرت اس کے متصل ہے اور اللہ تعالیٰ امور کے حقائق کو بہتر جانتا ہے یہ قبائل جشم شمار ہوتے ہیں اور لوگوں کے ذہنوں میں جو جشم موجود ہے وہ جشم بن معاویہ بن بکر بن ہوازن ہے۔ یا شاید اس کے علاوہ بھی کوئی جشم ہو اور عاصم اور اس کے بیٹوں کے زمانے میں اس قبیلے کا مشہور شیخ جرمون بن عیسیٰ تھا اور بعض مؤرخین کے بیان میں موحدین کے زمانے میں ان کا نسب بنی قرہ میں تھا اور ان کے اور خلط کے درمیان مسعود اور اس کے بیٹوں کے بیچ وکار موجود تھے پس اس وجہ سے سفیان یحییٰ بن ناصر کا پیروکار بن گیا اور اس کا مراکش میں خلافت کا جھگڑا اٹھا پھر رشید نے خلط کے شیخ مسعود بن حمیدان کو قتل کر دیا جیسا کہ بعد میں ذکر ہوگا۔ پس یہ یحییٰ ابن القاص کے پاس گئے اور سفیان رشید کے پاس آیا پھر مغرب میں بنو مرین غالب آ گئے اور ان کی موحدین کے ساتھ مسلسل جنگیں ہوئیں اور ان دنوں میں جرمون رشید سے الگ ہو گیا اور اس قتل سے حیاء کے باعث جو اس نے اس سے روا رکھا تو محمد بن عبدالحق امیر بنی مرین سے جا ملا اور وہ قتل یہ تھا کہ اس نے ایک شب اس کے ساتھ شراب نوشی کی یہاں تک کہ مست ہو گیا اور خوشی میں رقص کرتے ہوئے نشے کی حالت میں اس پر حملہ کر دیا۔ پھر ہوش آنے پر شرمندہ ہوا اور محمد بن عبدالحق کے پاس بھاگ آیا۔ یہ واقعہ ۶۳۸ھ کا ہے اور اس کے بعد اندلس میں یہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا کانون اس کے بعد سعید کے ہاں بلند مرتبہ ہوتا اور وہ تلمسان میں اس کے بنی مرین کی طرف جانے کی وجہ سے اس کا مخالف ہو گیا اور وہ تامسنا کی طرف واپس آ گیا اور سعید کی سرداری ہی میں اس پر قبضہ کر لیا پس یہ اپنی حرکت سے رک گیا اور کانون بن جرمون نے اس کا قصد کیا تو یہ اس کے آگے بھاگ اٹھا اور مراکش کے پاس گیا اور اس کے مرنے سے ایک روز قبل قتل ہو گیا اور اسے خلط نے ایک جنگ میں قتل کیا۔ جو ان کے درمیان اس کے محل سعیدہ میں ہوئی اور اس کے بعد سفیان میں سے اس کے بھائی یعقوب بن جرمون نے قیام کیا اور محمد نے اپنے بھائی کانون کے بیٹے کو قتل کر دیا اور سفیان کے محمد سے جھگڑا ہو گیا اور مرتضیٰ کے ساتھ امجاس میں امان ایملولین کی تحریک میں حاضر ہوا اور سلطان کے پاس سے چلا گیا اور اس کی فوج میں فساد پیدا ہو گیا پس یہ واپس لوٹ آیا اور بنو مرین نے اس کا تعاقب کیا اور اسے شکست ہوئی پھر مرتضیٰ واپس آ گیا اور اسے شکست کی معافی دے دی پھر اقشط میں مسعود نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بھائی کانون کے دونوں بیٹوں کے ذمے ان کے باپ کا خون تھا اور وہ دونوں بنی مرین کے سلطان یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ جا ملے اور مرتضیٰ نے اپنے بیٹے عبدالرحمٰن کو آگے کیا مگر وہ اس کی حاکمیت کو برقرار نہ رکھ سکا تو اس نے اپنے چچا عبداللہ بن جرمون کو آگے کیا مگر وہ بھی کچھ نہ کر سکا۔ پس اس نے مسعود بن کانون کو آگے کیا اور عبدالرحمٰن بنی مرین سے جا ملا۔ پھر مرتضیٰ کی موت کے بعد شیخ یعقوب بن قیطون کے پاس گیا اور اس کے وطن میں یعقوب بن کانون سفیانی کو آگے کیا۔ پھر عبدالرحمٰن بن یعقوب نے سن (۵۳) میں دو روایات کی رو سے پکڑ کر قتل کر دیا اور مسعود بن کانون نے سفیان پر ایک شیخ مقرر کیا

اور مسعود نے یعقوب سے اس کا مقام چھین لیا یہاں تک کہ جب عثمان بن عبد الحق کا بیٹا فوت ہو گیا اور وہ مسعود سکورہ سے جا ملا اور اس نے فتنہ اور جنگ کی آگ بھڑکائی اور حسن بن یعقوب کو اس کی جگہ لا بٹھایا یہاں تک کہ وہ اتجہ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بھائی عیسیٰ امیر بن گیا اور مسعود سکورہ میں انہی میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا منصور بن مسعود عیسیٰ کی کے ساتھ جا ملا یہاں تک کہ اس نے یوسف بن یعقوب کے زمانے میں دوبارہ مزاحمت شروع کی اور جب وہ تلمسان کے محاصرے سے واپس لوٹنے کے ساتھ اس کے پاس گیا اور بہت عرصہ تک مسلسل امارت سفیان میں چلی آ رہی ہے جو [illegible] برسوں رہی ہے اور میں نے ابی حسان یعقوب بن علی بن منصور بن عیسیٰ بن یعقوب بن جرمون بن عیسیٰ کے زمانے کے ایک شیخ کو دیکھا ہے اور سفیان کا قبیلہ انہی کے نزدیک تامسنا کے اطراف میں اترا ہوا تھا اور اس نے ان کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر لیا اور ان کے حاکم قطعاً تھے اور قبیلوں میں [illegible] شاہ اور کا یہ باقی رہ گئے تھا اور خسروں اور ان کے جھگڑوں میں جو امجدوں کو [illegible] ادا کیا جو معاہدہ ہوئے ہیں ان سے ہے کہ جب [illegible] کو اعانت کرتے تھے [illegible] ہیں جب کہ ان میں تحقیق اور جنگجوئی باقی رہ گئی ہے اور ان کے تمام اعزاز مطالبہ [illegible] اور [illegible] سے جو جرأت تھی [illegible] ہے اور امراء کے نواح میں ان کی ترکانی اور [illegible] بہت ساتھ ہو گئے ہیں جب سلطان امیر [illegible] نے امیر عبد الرحمن بن ابی الخیر [illegible] کو ملاقات کی ملنے کے پاس بھیجا جب کہ بیان کیا جاتا ہے تو اس نے انہیں پسند کیا اور ان کی عزت و توقیر کی اور ایک روز اس نے عربوں اور بدوؤں کی مرضی کی دستور کے مطابق انہیں آگے لایا اور ان کا شیخ منصور بن حسین تھا جو اور اسے [illegible] میں سے تھا اس نے ان سب کو گرفتار کر لیا اور ان میں سے جو قتل ہو گئے انہیں قتل کر دیا اور امیروں کو قید خانوں میں ڈال دیا گیا یہ تب سے لے کر ایک مدت تک رہے اور ان کی شوکت ختم ہو گئی اور نقصان ہوا جو اس کی قدرت رکھتا ہے۔

الخلط، جشم میں سے ہے یہ قبیلہ خلط کے نام سے معروف ہے اور یہ اہل جشم میں شمار ہوتے ہیں۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ بنو المنتفق ہیں۔ جو بنی عامر بن عقیل بن کعب سے ہیں اور یہ سب کے سب بحرین میں قرامطہ کے مددگار تھے اور جب قرامطہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور شیعوں کی دعوت سے بحرین پر بنو سلیم غالب آ گئے پھر ان پر [illegible] ابی الحسین غالب آ گئے جو بطن تغلب میں سے تھے بنی سلیم اور بنو المنتفق ان قبائل نے وہاں سے افریقہ کی طرف کوچ کر گئے اور وہ [illegible] قتل ہو گئے [illegible] میں باقی رہ گئے یہاں تک کہ ان میں سے بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف بن مالک بن عوف بن عامر بن عقیل جو ان خلط کے بھائی تھے تغلبیوں پر غالب آ گئے۔ کیونکہ وہ مغرب میں [illegible] میں سے انساب کی تحقیق کرنے والے کے نزدیک یہ تحقیق نہیں ہوئی ہے۔ یہ جشم کی طرف منسوب رہے تھے اور جب منصور نے انہیں مغرب میں داخل کیا تو یہ [illegible] تامسنا کے میدانوں میں ٹھہرے یہ بڑی تعداد اور قوت والے تھے اور ان کا شیخ ہلال بن حمیدان بن مقدم بن محمد بن [illegible] تھا اور اس کے نسب کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے ہیں جب عادل بن منصور حکمران بنا تو انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اس کی قوموں کو شکست دی اور ہلال نے اس کی بیعت کے ساتھ تونس میں رشید کے پاس بھیجا اور مسعود بن [illegible] نے اس بات میں اس کی پیروی کی اور جب مامون آیا تو انہوں نے اس کی حکومت کی مدد کی [illegible] اپنے [illegible] کی جب سے [illegible] کی طرف چلے گئے اور ہلال [illegible]

مامون کے ساتھ رہا یہاں تک کہ مامون وادی العبید میں فوت ہو گیا اور اس نے اس کے بعد اس کے بیٹے رشید کی بیعت کی اور اسے مراکش لے آیا اور سفیان کو شکست دی اور ان کو لوٹ لیا پھر ہلال فوت ہو گیا اور اس کا بھائی مسعود حکمران بنا اور [illegible] رشید کا مخالف ہو گیا اور مسعود بن حمیدان کا دوست تھا لیکن اس نے بھی سلطان کے خلاف بغاوت کر دی [illegible] اور رشید نے اس کے خلاف [illegible] یہاں تک کہ وہ مراکش آ گیا اور اسے اس کی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ قتل کر دیا گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی [illegible] کا بیٹا یحییٰ تھا حکمران بنا اور اپنی قوم کے ساتھ یحییٰ بن الناصر کے پاس گیا اور انہوں نے مراکش کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کا بیٹا بھی تھا اور رشید سجلماسہ کی طرف گیا اور وہ مراکش میں غالب آ گئے اور اس میں [illegible] پھر رشید [illegible] آ کر وہاں غالب آ گیا اور [illegible] یحییٰ [illegible] میں چلا گیا اور علی بن [illegible] سے [illegible] کیا اور [illegible] پر حملہ کیا [illegible] کے بیٹے کی [illegible] اور اس آفت سے نجات پائی اور یحییٰ بن الناصر نے انہیں [illegible] کی طرف بھگا دیا اور انہوں نے رشید سے [illegible] پھر [illegible] گرفتار کر لیا [illegible] پھر [illegible] کے بعد [illegible] کے ساتھ [illegible] اور رشید نے [illegible] کے ساتھ [illegible] سے جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ [illegible] کے ساتھ ان کی جنگ میں قتل ہو گیا اور مرتضیٰ [illegible] کے دور میں [illegible] یہاں تک کہ علی [illegible] گرفتار کر لیا اور [illegible] کے ساتھ مل گیا اور مرتضیٰ نے ان سے [illegible] پھر [illegible] اور دونوں کی جنگ میں قتل ہو گیا۔ پھر [illegible] مرتضیٰ کے خلاف [illegible] واقعہ ہوا [illegible] کی طرف واپس آ گیا [illegible] کی طرف آ گئے [illegible] ان میں [illegible] کے بیٹے [illegible] اور [illegible] اور اپنی [illegible] سلطان ابو سعید [illegible] اپنی وفات تک [illegible] سردار بنا پھر اس کا بیٹا [illegible] سلطان ابو سعید کے دور میں تھا اور اس کا بیٹا ابو الحسن تھا [illegible] کی طرف [illegible] اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے بھائی [illegible] نے اس کی حکومت سنبھال لی پھر ان دونوں کے بھتیجے [illegible] نے حکومت سنبھالی اور [illegible] سلطان [illegible] مقام [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بیٹے [illegible] اس کے بھائی [illegible] اور پھر ان دونوں کے بھائی [illegible] نے سنبھالی اور وہ سلطان ابو عنان [illegible] کے بعد سلطان ابو سالم کے فوت ہونے کے بعد [illegible] کا بھائی عبد العزیز [illegible] ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابو الفضل کو مراکش کی ایک جانب جاگیر دی اور [illegible] مبارک اس کے ساتھ تھا اور جب ابو الفضل [illegible] تو مبارک کو [illegible] کر دیا گیا اور قید خانے میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ سلطان عبد العزیز عامر بن محمد پر غالب آ گیا اور اسے قتل کر دیا اور اس

مبارک کو بھی ان کے ساتھ قتل کر دیا گیا کیونکہ وہ اپنے ساتھیوں اور دوستوں میں شامل ہو [illegible] سے جو [illegible] جیسا کہ [illegible] کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے اور غلط ہے [illegible] ان کا [illegible] ان کا [illegible] ہیں۔ انہیں [illegible] سال سے [illegible] ٤١١ھ میں [illegible] حاصل [illegible] ہو گئی [illegible] اور ان کی [illegible] ہو گئی۔ واللہ غالب علی امرہ

بنو جابر بن جشم [illegible] مغرب میں [illegible] ہیں اور [illegible] کے ایک [illegible] سے بیان کیا جاتا ہے واللہ اعلم اور یحییٰ [illegible] ان کا بہت [illegible] ان کے دوستوں میں شامل تھے اور جب ٤٠٢ھ میں یحییٰ بن [illegible] نے ان کے [illegible] کے بھائی کو قتل کرنے کے لئے ایک [illegible] اور ان کے بعد [illegible] ہلاک کیا۔ پھر [illegible] نے اس کام کے لئے بھیجا تھا اور یعقوب بن [illegible] بنو جشم کے قبیلوں سے الگ ہو کر [illegible] وہاں پر ان کے [illegible] ہیں [illegible] جب [illegible] اور [illegible] کے مطابق [illegible] ان کے [illegible] پناہ لی۔ [illegible] نے [illegible] کا سردار [illegible] اور [illegible] تک [illegible] تمام [illegible] اور جب [illegible] کی طرف گئے تو ان کے ساتھ [illegible] کیا [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] انہوں نے اسے [illegible] دے دیا۔ پھر [illegible] بن [illegible] نے [illegible] کے وقت [illegible] ان سے جا ملا [illegible] نے اس سے [illegible] کیا اور [illegible] اپنی قوم کے [illegible] سے [illegible] انہوں نے اسے [illegible] کے پاس [illegible] کی جنگوں کے [illegible] بن عبداللہ کے [illegible] تھا ان کے ساتھ جا ملا [illegible] نے اسے طلب کیا تو انہوں نے سے [illegible] حکومت نے اس بات [illegible] کے [illegible] تک ٹھہرا رہا اور اس کے بعد [illegible] پھر اس کے [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] آپ کو مغرب میں [illegible] سے گرفتار کر کے [illegible] جاتے [illegible] اور [illegible] لوگوں کا [illegible] بنو جشم [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کی وجہ سے لوگ ان کے [illegible] ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

عاصم اور مقدم [illegible] سے ہیں جیسا کہ ہم نے [illegible] بیان کیا ہے کہ [illegible] ہیں [illegible] ان کے ساتھ [illegible] تھے اور انہیں [illegible] کرتے تھے [illegible] ان سے زیادہ [illegible] تھا اور ان کا

ٹھکانا تھا مستقل قرار نہیں تھا تو اس نے عمان کو [illegible] حاصل کی اور اس نے ان پر [illegible] تھا اور ان کے بانی جلندی میں سے تھے اور [illegible] اور [illegible]۔ مروان کے عہد میں حاکم [illegible] عبدالرحمن بن زید تھا جس کا [illegible] جنگ میں بہت اثر تھا اور جب یحییٰ [illegible] کی فوت ہو گیا تو رشید نے [illegible] کے دونوں بیٹوں کے [illegible] کے خیر خواہ تھے نے ساتھ [illegible] بن زید نے قتل کا حکم [illegible] سب قتل کر دیئے گئے۔ پھر ابو عباد [illegible] ان کے بیٹوں [illegible] الجلندی کی جوان کے درمیان محمد بن [illegible] ابی عبادہ [illegible] سے جنگ آ رہی تھی اور [illegible] اقتدار حاصل تھی اور وہ حضرموت کی طرف بھاگ گیا [illegible] سے ۲۹۰ھ میں [illegible] آیا اور [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور وہاں سے [illegible] میں [illegible] قتل [illegible] یعقوب بن عبد الحق نے ساتھ [illegible] حاصل تھی [illegible] میں اس کی [illegible] حکومت کے ختم ہونے تک [illegible] اور دوسرے [illegible] ہو گئے۔ واللہ خیر الوارثین

* * *

باب : پنجم

بنو ریاح کے بطون

ہلال بن عامر

ریاح اور اس کے بطون کے حالات جو ہلال بن عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں: بنو ہلال کے افریقہ میں داخل ہوتے وقت یہ قبیلہ ان سب سے زیادہ معزز اور زیادہ تعداد میں تھا اور جیسا کہ کلبی نے بیان کیا ہے یہ ریاح بن ابی ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر تھے اور اس وقت ان کی سرداری موسیٰ بن یحییٰ الصنبری کو حاصل تھی اور جو مرداس بن ریاح کے بطون سے ہے اور اس کے عہد میں ان کے بہادروں میں سے ایک جوان فضل بن علی تھا جس کا ذکر ان کی ان جنگوں میں پایا جاتا ہے جو صنہاجہ کے ساتھ ہوئی تھیں اور ان کے بطون عمر مرداس اور علی تھے جو سب کے سب بنو ریاح تھے اور سعید بن ریاح اور خضر بن عامر بن ریاح اخضر تھے اور مرداس کے بہت سے بطون ہیں۔ داؤد بن مرداس اور ضمر بن حواز بن عقیل بن مرداس اور ان کے بھائی مسلم بن عقیل اور اس کی اولاد میں سے عامر بن یزید بن مرداس ایک دوسرا بطن ہے جن میں سے بنو موسیٰ بن عامر اور جابر بن عامر ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ لطیف میں سے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور مرداس اور مشہور ہیں اور بنو محمد بن عامر تین بطون میں سے ہیں۔ اسی مرداس اور علی بن محمد سے ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مشاہیر میں سے بنو شیبہ ہلال بن عامر ریاح کے علاوہ کسی اور کی نسل سے ہیں واللہ اعلم اور ان سب بطون میں مرداس کو ریاست و سرداری حاصل ہے اور افریقہ میں داخل ہونے کے وقت یہ سرداری ضمر میں تھی پھر یہ سرداری زیادہ تر کول جو داؤد بن مرداس بن ریاح کے بیٹے ہیں اور بنو عمر بن ریاح کا خیال ہے کہ ان کے باپ نے اس کی کفالت و تربیت کی ہے اور موحدین کے عہد میں ان کا سردار مسعود بن سلطان بن زمام بن ورد یحییٰ بن داؤد تھا جسے اس کی شدت و صلابت کی وجہ سے بلط کا لقب دیا گیا تھا اور جب منصور نے بنو جشم کو مغرب میں بلایا تو مسعود اور اس کی قوم اپنی جگہوں میں پیچھے رہ گئے یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب سلطان نے ان کی اطاعت کی آزمائش کی اور اس نے مسعود اور اس کی قوم کو تامسنا کے علاقے جو مغرب کے نام سے مشہور ہیں کے درمیان سے سلا کے راستے تک [illegible] بحر اعظم کے ساحل تک چلا جاتا ہے پس یہ لوگ وہاں ٹھہر گئے اور مسعود اپنی قوم کی جماعت کے ساتھ ۵۹۰ھ میں ان کے درمیان سے بھاگ گیا اور افریقہ چلا گیا اور اس کے پاس جو ساکن [illegible] ہو کر

آئے اور طرابلس چلے گئے اور زغب و ذباب کے درمیان بنے اور یہاں کے درمیان گھومتے پھرتے تھے پھر وہ قراقش کی خدمت میں چلا گیا اور طرابلس کی فتح میں اپنی قوم سمیت اس کے ساتھ شامل ہوا جیسا کہ ہم قراقش کے حالات میں بیان کر چکے پھر وہ ابن غانیہ علی کے پاس واپس آ گیا اور اس کی خدمت میں وہیں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت اس کے بیٹے محمد نے سنبھالی اور موحدین کے ساتھ [illegible] اسے امارت اور نیابت حاصل تھی اور جب ابو محمد بن ابی حفص [illegible] موحدین کے ساتھ تھا [illegible] جزیرہ میں اس پر غالب آیا اور اسے قتل کیا تو اس روز قتل ہونے والوں میں عبداللہ بن محمد اور اس کا عم زاد ابو الشیخ بن حرکات بن عساکر بھی تھا اور جب شیخ ابو محمد فوت ہو گیا تو محمد بن مسعود افریقیہ میں واپس آ گیا [illegible] کے خلاف [illegible] کی اور [illegible] اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اس پر غلبہ پا لیا اور [illegible] جنگ کرنے پر غور کرنے لگے یہاں تک کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے سے [illegible] ہو گئے اور [illegible] موحدین کی جمعیتوں میں منتشر ہو گئے اور محمد بن مسعود اپنے [illegible] اور اس کی قوم افریقیہ [illegible] کے درمیان [illegible] کی سرداری حاصل تھی اور جب یحییٰ [illegible] المستنصر [illegible] بنی سلیم اور ریاح کے عربوں میں سے [illegible] جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں تو ان کی حکومت ختم ہو گئی اور [illegible] حکومت [illegible] ان میں سے یحییٰ بن [illegible] کے قریب ہو [illegible] بنی سلیم اور ریاح کے [illegible] تھے منتشر ہو گئے [illegible] شخص نے ان [illegible] اور ابن غانیہ کی مدد [illegible] جیسا کہ ان کے حالات و واقعات میں بتا دیا ہے انہوں نے [illegible] حکومت کی مشیخت کے لئے چن لیا اور ان کے اور قبائل [illegible] کے درمیان [illegible] ابراہیم اور یحییٰ بن [illegible] ایک [illegible] ان کے پاس [illegible] اور وہ اس کی [illegible] تھے اور وہ ان کے بارے میں [illegible] اور انہوں نے محمد بن مسعود کے [illegible] سلطان [illegible] کے درمیان [illegible] ہو گیا یہاں تک کہ انہوں نے ان [illegible] اور انہیں ان کی غربی جانب میں [illegible] تمام شرقی [illegible] پر قابض ہو گئے [illegible] کے علاقے سے قسطنطینہ اور بجایہ کے مضافات اور [illegible] ہو جاتے تھے ان کی ملکیت سے [illegible] اور محمد بن مسعود فوت ہو گیا اور اس کی سرداری موسیٰ بن محمد نے سنبھالی اور اپنی قوم میں دولت و ثروت اور [illegible] اور حکومت پر غالب آنے کا [illegible] حاصل ہوا۔

یحییٰ کی وفات: اور جب یحییٰ بن عبدالواحد فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے محمد المستنصر کی بیعت ہوئی [illegible] اس کے بھائی ابراہیم نے اس کے خلاف خروج کیا اور [illegible] قتل کیا اور انہوں نے [illegible] قسطنطینہ میں اس کی بیعت کر لی اور اس کے [illegible] پر متفق ہو گئے اور [illegible] میں المستنصر کے مقابلہ میں [illegible] کے بھاگ گئے ہوئے اور اس کی جمعیت منتشر ہو گئی اور ان میں سے ابو عساکر بن سلطان اس کے پاس آئے اور ان دنوں ان کی سرداری

مہدی بن عساکر کے بیٹے کے پاس تھی انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ کا عہد توڑ دیا اور تلمسان چلے گئے اور وہ سمندر پار کے اندلس چلا گیا اور وہاں شیخ بن احمر کے پڑوس میں رہنے لگا۔

موسیٰ کی وفات: پھر موسیٰ بن محمد فوت ہو گیا تو اس کی سرداری اس کے بیٹے شمل بن موسیٰ نے سنبھالی اور اس نے حکومت پر بہت ظلم اور ان کا قہار بہت بڑھ گیا تو المنتصر نے ان کے عہد کو توڑ دیا اور اپنی فوجوں کو جو موحدین اور بنی سلیم کے عربوں اور ان کے بھائیوں اولاد عساکر میں سے تھیں ساتھ لے کر اس کے مقابلہ میں گیا اور اس کے ہر اول میں شیخ ابو ہلال عیاد بن محمد الہنتاتی تھا۔ جو ان دنوں بجایہ کا امیر تھا۔ اس نے ان کے خلاف چال چلی تو ان کے رؤساء نے شمل بن موسیٰ بن محمد بن مسعود کا استقبال کیا اور ان کے ساتھ دریہ بن تازیری بھی تھا جو کہ بعد کی اولاد ابت کا سردار تھا پس اس نے انھیں آتے ہی گرفتار کر لیا اور انھیں جلدی قتل کر دیا اور ابن داریہ کو پکڑ لیا۔ جہاں انہوں نے اس کے بھائی ابو اسحاق کی بیعت کی اور قاسم بن وزیر بن منصور البتازی ان کے پاس حکومت کے خلاف خروج کا مطالبہ کرتے ہوئے گیا اور ان کے دستے بکھر گئے اور وہ اس کے آگے بھاگ کھڑے ہوئے اور وہاں نے الزاب کے آخر تک ان کا تعاقب کیا اور شمل بن موسیٰ نے اپنے بیٹے سباع کو چھوٹی عمر میں چھوڑ دیا۔ جس کی کفالت اس کے چچا نے کی اور سرداری بھی اسی میں رہی اور سباع نے بھی اپنے بیٹے کے بچہ ہونے کی حالت میں چھوڑا جس کی کفالت اس کے چچا محمد بن یحییٰ نے کی اور یہ سب مغرب کے زمانے کے بادشاہوں کے ساتھ مل گئے اور یحییٰ اور وفات میں یعقوب بن عبدالحق کے ساتھ مل گئی اور سباع کی اولاد تلمسان میں یغمراسن بن زیان کے ساتھ مل گئی پس انہوں نے ان کو پوشاک اور سواریاں دیں پس انہوں نے رشوت لی اور لڑے اور حیلہ بازی کی اور دھیرے دھیرے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے پس وہ الزاب کی اطراف پر جو وارگلا میں سے ہے اور ریغ کے کلات پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان کو آپس میں تقسیم کر لیا اور انھیں موحدین کے لئے حاصل کر لیا اور یہ اس کی حکومت کا آخری زمانہ تھا۔

ابن عتو: پھر یہ بلاد الزاب میں آ گئے اور ان کے عامل ابو سعید عثمان بن محمد بن عثمان نے جو موحدین کے سرداروں میں ابن عتو کے نام سے مشہور تھا انھیں اکٹھا کیا اور اس کا ٹھکانہ مقرہ میں تھا۔ پس یہ الزاب میں ان کے ٹھکانے کی طرف گیا اور انہوں نے اس پر حملہ کر کے غلطاوہ میں قتل کر دیا اور اس کے بعد وہ الزاب اور اس کے نواح پر غالب آ گئے۔ پھر یہ جبل اور اس کی طرف آئے اور وہاں کے تمام قبائل پر غالب آ گئے پھر یہ ساحل کی طرف ڈوٹے اور ان کے مقابلہ میں تمام اولاد عساکر اکٹھی ہو گئی اور موسیٰ بن ماضی بن مہدی بن عساکر نے ان پر غلبہ پایا اور اس نے اپنی قوم اور عیاض وغیرہ میں سے ان کے حلیفوں کو اکٹھا کیا اور جنگ کے لئے ایک دوسرے کی طرف بڑھے اور اولاد مسعود ان پر غالب آ گئی اور اس نے ان کے سردار موسیٰ بن ماضی کو قتل کر دیا اور تمام ڈیروں میں ہیبت وطن کے ساکن بن گئے پھر حکومت نے حسن سلوک کے ذریعہ اس کی تلافی کی اور انھیں ان شہروں میں جاگیریں دیں جن پر انہوں نے بلاد جبل اور الزاب پر قبضہ کیا تھا اور پھر ان شہروں میں بھی جاگیریں دیں جو بسیط غربی میں واقع ہیں اور جبل اور اس کے علاقے میں ہیں۔ جسے ان کے ہاں حضنہ کہا جاتا ہے اور وہ نقاوس مقرہ اور مسیلہ ہیں اور مسیلہ کی جاگیریں سباع بن شمل بن یحییٰ کے لئے مخصوص کی گئیں تھیں کہ وہ بعد میں علی بن سباع بن یحییٰ کے لئے مخصوص ہو گئیں اور وہ اس کے بیٹوں کے حصے میں آئی ہیں اور مقرہ کی جاگیریں احمد بن عمر بن محمد کے لئے

مخصوص ہو گئیں جو شبل بن موسیٰ بن سباع کا عم زاد ہے اور فتدوس اولاد مسابکر کے لئے مخصوص ہوا۔

سباع بن شبل کی وفات: پھر سباع بن شبل فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے عثمان نے سنبھالا جو عساکر کے نام سے مشہور ہے مگر سرداری کے متعلق اس کے چچا علی بن احمد بن عمر بن محمد بن مسعود کے بیٹوں اور سلیمان بن سباع بن یحییٰ نے جھگڑا کیا اور وہ اس زمانے میں ہمیشہ جھگڑتے رہے اور انہیں نواح بجایہ اور قسنطینہ اور وہاں کے سردار عیاض اور ان کے امثال پر غلبہ حاصل تھا اور آج کل اولاد محمد کی سرداری یعقوب بن علی بن احمد کو حاصل ہے اور وہ اپنی عمر اور مرتبے کے لحاظ سے زواودہ کا بڑا آدمی ہے اور اسے بہت شہرت حاصل ہے اور سلطان کے ہاں اسے بڑا مقام حاصل ہے جو موروثی چلا آتا ہے۔

اولادِ سباع کی سرداری: اور اولادِ سباع کی سرداری علی بن سباع کی اولاد میں ہے اور علی کی اولاد ان میں سے اشرف اور تعداد میں بکثرت ہے اور ان کی سرداری یوسف بن سلیمان بن علی بن سباع کی اولاد میں ہے اور یحییٰ بن علی بن سباع کی اولاد اس کی مددگار ہے اور اولاد محمد قسنطینہ کے ساتھ خاص ہے اور حکومتوں نے وہاں کے بہت سے مزرعہ زاروں میں انہیں جاگیریں دی ہیں اور اولاد سباع بجایہ کے نواح کے ساتھ خاص ہے اور وہاں پر ان کو بجایہ اور اس کے مضافات کو عربوں کے ظلم سے بچانے کے لئے تھوڑی سی جاگیریں حاصل ہیں تاکہ وہ ان شاندار پہاڑوں اور راستوں پر غلبہ پا سکیں جو چراگاہوں کی تلاش کے لئے بڑے دشوار گزار ہیں اور ریاح اور زواودہ کی تقسیم ان کے اسلاف کے زمانے سے ہو چکی ہے جیسا کہ ہم بیان اور الزاب کی غربی جانب اور اس کا سب سے بڑا شہر اولاد محمد اور اولاد سباع بن یحییٰ کے تصرف میں ہے اور پہلے یہ بھی ابوبکر بن مسعود کے پاس تھا لیکن جب اس کے گروہ کمزور ہو گئے اور مٹ گئے تو علی بن احمد نے جو اولاد محمد کا سردار تھا اور سلیمان بن علی نے جو اولاد سباع کا سردار تھا اسے خرید لیا اور اس کی وجہ سے ان کے درمیان مسلسل جنگیں ہوئیں اور وہ اولاد سباع بن یحییٰ کی جولانگاہوں میں آ گیا اور سلیمان اور اس کے بیٹے اس پر غالب آ گئے اور انہوں نے غربی جانب کو زیادہ آباد کیا اور اس کا بڑا شہر طولقہ میں اولاد محمد کے لئے ہے اور یعقوب بن علی کو اس کے باعث اس کے عامل پر غلبہ اور عزت حاصل ہے اور وہ اکثر اوقات اعراب کے فساد سے اپنی حکومت بچانے اور اس کے نواح کو بچانے کے لئے یہاں سے آتا ہے اور الزاب کی مشرقی جانب کے بڑے شہر بادس اور تنومہ ہیں جو اولاد نابت کے لئے ہیں۔ جو کرمہ کے رؤسا ہیں کیونکہ یہ مقام ان کی جولانگاہوں میں شامل ہے اور ریاح کی جولانگاہوں میں سے نہیں مگر الزاب کے گورنر اکثر اوقات اپنی فوج کے لئے ریاح کے مصائب میں ان کے بڑے سردار کی اجازت سے اس سے مکمل ٹیکس لیتے ہیں اور الزاب اور ریاح کے تمام بطون زواودہ کے مددگار ہیں اور وہ ان کے ہاتھ کا دیا کھاتے ہیں اور علاقے میں ان کی کوئی حکومت نہیں جس پر وہ قبضہ کریں اور ان میں سب سے زیادہ طاقتور اور زیادہ جتھے والے سعید، مسلم اور اخضر کے بطون ہیں جو جنگلوں اور ریگستانوں میں چراگاہوں کی تلاش سے دور رہتے ہیں اور جب زواودہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے ہیں تو وہ ان سے مذاق کرتے ہیں اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے فریق سے معاہدہ کرتے ہیں۔ سعید تھوڑے وقت کو چھوڑ کر دیگر اوقات میں اولاد محمد کے حلیف ہوتے ہیں اور وہ عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ پھر ان سے رجوع کر لیتے ہیں اور مسلم اور اخضر اولاد سباع کے حلیف ہیں اور

اسی طرح [illegible] سے علیحدہ ہو گئے تھے۔

سوید کی سرداری: سوید کی سرداری ان میں سے [illegible] یوسف کی ذیلی شاخ ہے جو [illegible] بن عریف بن یعقوب بن یوسف کی اولاد سے ہیں اور ان کے [illegible] یوسف ہیں اور وہ اپنے خیال میں [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو [illegible] سے ہیں جو [illegible] ہیں اور ان کے نسب سے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ وہ [illegible] کے لحاظ سے [illegible] سے ہیں اور عرب نے [illegible] اولاد یوسف کے ساتھ رہتے ہیں [illegible] اور [illegible] کے نام سے مشہور ہیں۔

مخالصہ: [illegible] اور [illegible] سے ہیں اور [illegible] سے ہیں۔

[illegible]: اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] سے ہیں۔ جو ان کا ایک [illegible] ہے اور [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ان کا بیان [illegible] گا۔

[illegible]: [illegible] ہے کہ [illegible] اور [illegible] ان کا ذکر کیا ہے [illegible] سے ہوتے [illegible] منسوب ہوتے ہیں۔ [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ہیں اور ان کا [illegible] ایک [illegible] ہے اور [illegible] سے ہیں اور [illegible] منسوب کرتے ہیں [illegible] کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ [illegible] ہیں اور [illegible] اولاد [illegible] ہے۔

[illegible]: اور [illegible] کے متعلق کہتے ہیں [illegible] سے ہیں [illegible] کے سب بیٹے [illegible] مشہور ہیں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] جاتا ہے [illegible] اولاد [illegible] سے [illegible] عامر بن زغبہ [illegible] جس کا ذکر ان کے [illegible] آیا [illegible] ان میں سے پہلے [illegible] ہے [illegible] کیا گیا ہے [illegible] کا نام [illegible] کی وجہ سے [illegible] ہے [illegible] بیٹے [illegible] اور ان کی سرداری [illegible] عامر بن زغبہ [illegible] سے [illegible] ہیں جو عامر بن [illegible] سے ہے اور [illegible] کا ایک اور [illegible] ہے اور [illegible] کا ایک [illegible] ہے۔ [illegible] سے ہے اور وہ [illegible] انہوں نے

ساتھ سفر کرتے رہتے ہیں۔۔

بلادِ مغرب میں اترنے والے ریاحی: اور بلادِ مغرب میں اترنے والے ریاحیوں کو منصور نے جہاں اتارا وہ اپنے سردار مسعود بن زمام کے چلے جانے کے بعد وہیں مقیم ہو گئے یہاں تک کہ موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ساموں کے زمانے میں ان کا سردار عثمان بن نصر تھا جسے اس نے ۶۳۷ھ میں قتل کر دیا اور جب مغرب کے مقامات میں بنومرین کا غلبہ ہو گیا تو موحدین نے اپنی فوجوں کے ساتھ ریاح کے خلاف ان کے جتھوں کو بھی بھیجا پھر یہ ان کے نواح کی حفاظت کے لئے کھڑے ہو گئے اور بنو عسکر بن محمد کی جو بنی مرین میں سے ہیں جب اس عہد میں اپنے بھائیوں بنی حمامہ بن محمد کے ساتھ لڑے جو ان کے سابقہ بادشاہوں میں سے تھے تو یہ ان کے ساتھ آ ملے اور ان کے درمیان ایک جنگ میں عبد الحق بن محیو بن ابی بکر بن حمامہ ابو الملک اور اس کا بیٹا ادریس قتل ہو گئے پھر انہوں نے بنی مرین سے خون کا بدلہ لینے کے لئے اپنے دلوں میں یہ بات چھپائی اور کئی دفعہ ان کے خون بہائے اور انہیں قتل کیا اور قید میں پھنسایا اور آخر میں سلطان ابوثابت عامر بن یوسف بن یعقوب نے ۷۰۶ھ میں ان سے جنگ کی اور قتل کرتے ہوئے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ وہ گھاٹیوں اور مرتفع تمر کے درمیانی علاقے کی چوٹیوں پر چڑھ گئے اور ان کی تعداد کم ہو گئی اور وہ آنے والے قبائل سے مل گئے اور پھر ہر قوم کی طرح مٹ گئے اور اللہ ہی زمین اور اس کے اوپر بسنے والی چیزوں کا وارث ہے اور وہ سب سے بہتر وارث ہے اور اس کے سوا کوئی رب اور معبود نہیں ہے۔ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ۔

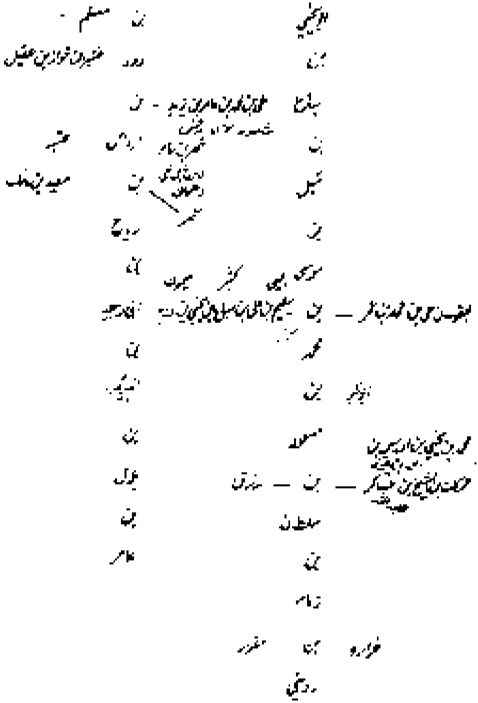
بن
بن
بن
بن
بن
بن

ریاح کے عالم یا مستہ سعادت کے حالات اور اس کا انجام اور گروہی احوال

یہ شخص ریاح کے ایک قبیلے مسلم سے تعلق رکھتا تھا پھر ان میں سے رحمان سے تعلق رکھتا تھا اور اس کی ماں وصیہ تھی جو عبادت اور تقویٰ میں انتہائی بلند مقام پر تھی۔ اس کی پرورش بھی زہد و عبادت کے ماحول میں ہوئی اور یہ مغرب کی طرف چلا گیا اور تازہ کے نواح میں اس دور کے صالحین اور فقہاء شیخ ابو اسحاق تسولی سے ملا اور ان سے علم حاصل کیا اور ان کا ہم صحبت رہا اور شیخ فقہ اور زہد و تقویٰ کے ساتھ ریاح کے وطن کی طرف واپس آیا اور زاب کے شہر طولقہ میں اترا اور خود متقی عزیزوں اقارب اور دوستوں اور عالمی جوانوں والوں کی بری باتوں کو بدلنے میں مصروف ہو گیا۔ نیکی وہاں بات کی وجہ سے مشہور ہو گیا اور اس کی اپنی قوم اور دوسرے لوگوں میں سے بہت سے لوگ اس کے خادم بن گئے اور اس کے ساتھیوں میں سے بڑے بڑے لوگوں نے اس کے طریقے کو اپنانے کا عہد کیا۔ ان میں سب سے مشہور ابو یحییٰ بن احمد تھا جو زواودہ میں سے جو محمد بن مسعود کا شیخ تھا اور عطیہ بن سلیمان بن سباع جو اولاد بن سباع بن یحییٰ کا سردار تھا اور عیسیٰ بن یحییٰ بن ادریس جو اولاد ادریس کا شیخ تھا اور اولاد عساکر کی بکل سے تھا اور حسن بن سلامہ جو اولاد طلحہ بن یحییٰ بن ادریس بن مسعود کا شیخ تھا اور [illegible] بن یحییٰ [illegible] اور [illegible] قبیلے کے بہت سے آدمی بھی اس کے ہو گئے تھے جو شرب قبیلے سے تھے اور ان کی قوم کے بہت سے گروہ اس کے ساتھی تھے۔ جب ہر طرف اس کے پیروکاروں کی کثرت ہوئی اور وہ آگے بڑھ گیا تو [illegible] اور تغییر منکر کا کام کرنے لگا اور اس نے ڈاکوؤں پر سختی شروع کی جو حرام تحریروں میں سے تھے پھر اس نے ایک امام ابو علی کو قوم [illegible] اور زاب کے امیر منصور بن فضل بن مزنی سے مطالبہ کیا کہ وہ ٹیکس اور [illegible] وغیرہ معاف کر دے تو اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس پر حملہ کرنا چاہا تو اس کے اصحاب درمیان میں حائل ہو گئے اور انہوں نے سخت اور موت پر اس کی بیعت کی اور ابن مزنی نے انہیں جنگ کی اجازت دے دی اور اپنی قوم میں ان کے ہم پایہ لوگوں کو ان کا مقابلہ کرنے کے لئے بلایا اس زمانے میں علی بن احمد بن عمر بن محمد اولاد محمد کا سردار تھا اور سلیمان بن علی بن سباع اولاد یحییٰ کا سردار تھا۔ انہوں نے زواودہ کی سرداری تقسیم کر لی اور سعادت اور اس کے اصحاب کی مدافعت کے لئے ابن مزنی کی مدد کی اور ابن مزنی اور [illegible] کا معاملہ صاحب بجایہ سے تعلق رکھتا تھا۔ جو بنی حفص میں سے تھا اور وہ امیر خالد بن امیر ابو زکریا تھا اور اس کی حکومت کا نگران ابو عبدالرحمن بن عمر تھا ابن مزنی نے اس سے مدد مانگی تو اس نے فوجوں کے ساتھ اس کی مدد کی اور [illegible] سعادت کو گرفتار کر لیں جس پر اس نے ان کے ہاں سے نکل کر ایک جانب ایک مکان بنایا اور وہ اور اس کے اصحاب وہاں رہنے لگے پھر اس نے اپنے ان اصحاب کو جمع کیا جو پیچھے ہو گئے تھے اور وہاں انہیں مقیم کیا کرتا تھا اور انہوں نے بسکرہ پر [illegible] میں ابن مزنی کا محاصرہ کر لیا اور انہوں نے وہاں کی کھجوریں کاٹ دیں [illegible] مگر فتح نہ کر سکے تو وہ وہاں سے چلے گئے۔ پھر انہوں نے [illegible] میں دوبارہ اس کا محاصرہ کر لیا مگر پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے پھر سعادت کے زواودی اصحاب [illegible] میں اپنے سرمائی مقامات تک گئے اور سعادت نے اپنے زاویہ طولقہ میں قیام کیا [illegible] اور [illegible] سے جو فوجیں پیچھے رہ گئے تھے ان کو اکٹھا کیا اور [illegible] کا محاصرہ کیا اور انہوں نے ابن مزنی اور سلطانی فوج کے پاس جو بسکرہ میں ان کے پاس مقیم تھی فریاد کی تو اس نے ان کو اولاد [illegible] کے ساتھ جو زواودہ میں سے تھے سوار کر لیا اور سعادت اور اس کے اصحاب پر ملیلی میں حملہ کر دیا اور ان کے درمیان ایک معرکہ میں سعادت قتل ہو گیا اور اس کے بہت سے

اصحاب مارے گئے اور ان کے سر کو ابن مزنی کے پاس لے جایا گیا اور اس کے اصحاب کو ان کے سرمائی مقامات میں یہ خبر پہنچی تو وہ دلراب کی طرف چل پڑے اور ان کے سردار ابو یحییٰ بن احمد بن عمر شیخ اولاد محمد اور عطیہ بن سلیمان شیخ اولاد سباع اور عیسیٰ بن یحییٰ شیخ اولاد سباع اور بوعکاز بن محمد بن حسن شیخ اولاد عطیہ سب کے سب ابی یحییٰ بن احمد کی طرف گئے اور بسکرہ میں مصروف پیکار ہو گئے اور اس کی کھجوروں کے درخت کاٹ دیئے اور ابن مزنی کے درمیان صلح واقع ہو گئی اور ابن مزنی نے اپنے زواودی مددگاروں کو آواز دی تو علی بن احمد شیخ اولاد محمد اور سلیمان بن علی شیخ اولاد سباع اس کے پاس آ گئے اور یہ دونوں ان دنوں زواودہ کے بڑے آدمی تھے اور اس کا بیٹا علی شاہی فوجوں کے ساتھ نکلا اور ۷۱۳ھ میں صحرا میں جنگ ہوئی جس میں پڑاؤ کرنے والے ان پر غالب آ گئے اور علی بن مزنی قتل ہو گیا اور علی بن احمد گرفتار ہو گیا۔ تو وہ اسے قیدی بنا کر لے گئے۔ پھر عیسیٰ بن احمد نے اپنے بھائی ابو یحییٰ بن احمد کا لحاظ کرتے ہوئے اسے رہا کر دیا اور سلطنت کے ان پڑاؤ والوں کی پوزیشن مضبوط ہو گئی پھر ابو یحییٰ بن احمد اور عیسیٰ بن یحییٰ فوت ہو گئے اور ان سنیوں میں سے ابو محرز کے قبائل میں گئے اور سنیوں نے احکام و عبادات کے متعلق فتویٰ دینے والے کے متعلق گفتگو کی اور ان کی نظر ابو عبداللہ محمد بن ازرق پر پڑی اس نے بجایہ کے معلم شیخ علی ابو محمد زواوی سے علم حاصل کیا تھا پس وہ اس کے پاس گئے اور اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور ان کے ساتھ چلا آیا اور ہلال کے شیخ حسن بن سلامہ کے ہاں مہمان ٹھہرا اور سنی اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے انہیں اولاد سباع کے مقابلہ میں کھڑا کیا اور وہ اعراب میں اکٹھے ہوتے اور علی بن احمد سے لمبا عرصہ تک نبرد آزما رہے اور اس وقت سلطان ابو تاشفین موحدین کی اطاعت میں ان کے عرب دستوں کو دبایا کرتا تھا جو ان سنیوں کو ملنے بھیجے تھے اس سے ان کا مقصد ان سے دوستی کرنا تھا اور وہ ہر سال ان کے ساتھ ابن ازرق کی تقویت کے لئے ایک جماعت بھیجتے اور ابن ازرق مسلسل اسی منصب پر قائم رہا یہاں تک کہ ابن یحییٰ بن احمد شیخ اولاد محمد غالب آ گیا اور حسن بن سلامہ فوت ہو گیا اور دیانات سے سنیوں کے کام کا خاتمہ ہو گیا اور ابن ازرق بسکرہ آیا تو یوسف بن مزنی نے اسے سنیوں کے کام سے الگ کرنے کے لئے قضاء کی دعوت دی تو اس نے اس کی بات مان لی اور اس کے ہاں اترا تو اس نے اسے بسکرہ کی قضا پر مقرر کر دیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا۔ پھر علی بن احمد کو وقت کے بعد سنیوں کی دعوت لے کر اٹھا اور اس نے ۷۴۰ھ میں ابن مزنی کے لئے فوج کشی کی اور بسکرہ میں پڑاؤ ڈالا اور اس کی مدد کی اور اس نے تین ماہ تک بسکرہ کا محاصرہ کئے رکھا پھر وہ اسے فتح نہ کر سکا تو وہاں سے چلا آیا تو اس نے یوسف بن مزنی سے گفتگو کی اور وہ دوست بن گئے یہاں تک کہ علی بن احمد فوت ہو گیا اور سعادت کی اولاد میں سے زواودہ میں اس کے بیٹے اور پوتے باقی رہ گئے جن کی رعایت کرنا ابن مزنی پر واجب تھا اور ریاح کے صحرانشینوں نے انہیں پہچان لیا اور جھگڑوں کی جماعتوں نے انہیں کمزور کر دیا۔ چند دوسرے باقی رہ گئے اور کبھی کبھی ان میں سے بعض لوگ اقامت دعوت کا اشتیاق ظاہر کرتے اور دین آوری کے بغیر اقامت دعوت کرنے لگتے اور اس سے رعایا سے زکوٰۃ لینے کا ذریعہ بنا لیتے تاکہ صدقہ دینے کا شعور رکھتے اور ان سے درقہ تھی جو نقصان ہوتا اسے چھپاتے جس سے ان کی منفعت معلوم ہو جاتی اور ان کی کوششیں ناکام ہو جاتیں اور عمل محدود ہو جاتا اور وہ شامل ہوتے اور بے خبری کی بات کے چودھری بنتے اور اللہ تعالیٰ ہی امور کا متولی ہے اور خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پاک ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

باب: ۵

زغبہ

اور اس کے بطون

یعنی ریاح کے بھائی

زغبہ اور اس کے ان بطون کے حالات جو بنی عامر سے ہیں اور چوتھے طبقے سے تعلق رکھتے تھے: یہ قبیلہ ریاح کا بھائی ہے ابن الکلبی بیان کرتا ہے کہ زغبہ اور ریاح ابو ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر کے بیٹے ہیں [illegible] نسب بھی اسی طرح ہے اور وہ اسی عہد کے [illegible] کسی نے اس بات کو بیان نہیں کیا [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] واللہ اعلم [illegible] [illegible] آ گئے۔

زغبہ کا مغرب اوسط پر قبضہ: اور جب زناتہ نے مغرب اوسط کے علاقے پر قبضہ کیا اور اس کے شہروں میں چلے گئے تو زغبہ ٹیلوں میں داخل ہو گئے اور اس میں غلبہ حاصل کر لیا اور [illegible]

[illegible] اس کی صحبت سے [illegible] اصحاب کی صحبت اور [illegible] معجزات [illegible] سے تکلیف سے [illegible] کے دوران [illegible] قبائل کے [illegible] عرب [illegible] سے ان کے پاس گئے [illegible] میں چھپے رہتے تھے [illegible] حاصل کر لیا اور ان پر [illegible] سے حاصل کرنے [illegible] انہوں نے اس بات سے [illegible] کرنے کے لئے بھی [illegible] جیسا کہ ہم ابھی اس طرف [illegible] انہوں نے ان کو [illegible] سے نکال باہر کیا اور [illegible] حکومت [illegible] ہو گئی اور جب انہوں نے [illegible] شروع کر دیا [illegible] ان کے [illegible] سے تعلق [illegible] کی طرف واپس آ گئے اور حکومت نے [illegible] بہت [illegible] ہو گیا اور [illegible] حالت بہت خراب ہو گئی [illegible] انہوں نے [illegible] اور جب [illegible] حکومت [illegible] انہوں نے [illegible] اختیار کیا اور پھر اس کی [illegible] انہوں نے [illegible] وفات [illegible] اور حکومت نے [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔

[illegible] تجزیہ [illegible] کے لحاظ سے [illegible] مقام [illegible] تھا اور [illegible] سب سے پہلے [illegible] کے قریب [illegible] وہاں آ گئے اور ان [illegible] میں چلے گئے [illegible] حکومت [illegible] انہوں نے [illegible] کی طرف [illegible] حد تک اسی طرح بچے رہے ہیں [illegible] صحبت سے [illegible] ان کے بھائی [illegible]

کے مشرقی دستوں میں سے ہیں اور بنی یزید کی سرداری اولاد لاحق اور پھر اولاد معافی کے لئے تھی پھر یہ سعد بن مالک بن عبدالقوی بن عبداللہ بن سعید بن محمد بن عبداللہ بن صعدی بن یزید بن عثمان بن زغبہ کے گھرانے میں آ گئی اور ان کا قول ہے کہ وہ صعدی بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق ہے اور یہ ایسا نسب ہے جس کی سرداری اپنے قبیلے کے سوا کسی کو نہیں ملتی اور یہ بات پہلے بیان ہو چکی ہے اور بعض اوقات دوسرے لوگوں نے سلول کی طرف منسوب کر دیا ہے اور وہ بنو مرہ بن صعصعہ ہیں جو عامر بن صعصعہ کا بھائی ہے مگر یہ بات درست نہیں ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بنی سلول اور بنی یزید بھائی بھائی ہیں اور ان سب کو اولاد فاطمہ کہا جاتا ہے اور بنو سعد کے کئی بطن ہیں۔ بنو ماضی بن رزق بن سعد' بنو منصور بن سعد اور بنو زغلی بن رزق بن سعد اور بنی زغلی کو مسافروں اور قریہ دوسن پر خاص طور پر سرداری حاصل ہے اور ہمارے علم کے مطابق وہ ریان بن زغلی کے لئے ہے پھر اس کے بعد اس کے بھائی مشعل کے لئے ہے اور ان دونوں کے بھائی ابوبکر کے لئے ہے اور پھر اس کے بیٹے موسیٰ بن ابی بکر کے لئے پھر اس کے بیٹے معتوق بن ابی بکر کے لئے ہے پھر موسیٰ کے لئے جو ان کے چچا ابوالفضل بن زغلی کے بیٹے موسیٰ کے لئے پھر اس کے بھائی احمد بن ابوالفضل کے لئے ہے اور وہ اس عہد میں ان کا سردار ہے اور وہ اسی دور میں وفات پا گیا ہے اور ذلی کی قوم میں اس کا بیٹا اس کا جانشین ہے اور جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس کے بطنوں میں بنو مرہ بن زغبہ بھی ہیں جو ان کے میدانوں میں ان کے ساتھ سفر کرتے ہیں اور ان کی جنگوں میں ان کی مدد کرتے ہیں اور مستنصر بن ابی حفص کے زمانے میں ریاح اور زغبہ کے درمیان' موسیٰ بن محمد بن مسعود اور اس کے بیٹے شبل کے عہد میں طویل جنگ ہوئی اور بنو یزید نے پڑوس میں ہونے کی وجہ سے اس میں بڑا حصہ لیا اور بنو عامر اس جنگ میں ان کے حلیف اور مددگار تھے اور وہ مدد کرنے کی صورت میں انہیں مشرق کا خراج ملتا تھا۔ شیخ قرادہ کہتے ہیں اور وہ مشرق کے بڑے قبیلے ہوتے ہیں اور ان کے خیال میں اس کا سبب یہ ہے کہ ابوبکر بن زغلی کو ریاح نے وطن حمزہ کے دیہات پر جنگ کے زمانے میں غالب کیا تھا جس اس نے بنی عامر سے مدد مانگی تو اولاد شافع' صالح بن بالغ کی سرکردگی میں اور بنو یعقوب' داؤد بن عطاف کی سرکردگی میں اور حمید' یعقوب بن معروف کی سرکردگی میں اس کے پاس آئے اور وہ اپنے وطن واپس چلا گیا اور اپنے وطن پر ان کے لئے مشرق کے چراگاہ پھیلے مقرر کر دیا اور بنو عامر مشعل کی حالت میں رہے حتیٰ کہ جب یغمراسن بن زیان' تلمسان اور اس کے نواح پر قابض ہوا اور اس نے تلول اور صحراؤں میں داخل ہوئے تو مشعل نے ان کے وطن میں بہت خرابی پیدا کی اور یغمراسن بنی عامر کے ساتھ صحرائے بنی یزید میں ان جگہوں پر آیا اور انہیں ان کے پڑوس میں مشعل کے متعلق تدبیر کرتے ہوئے صحرائے تلمسان اتار دیا پس وہ وہاں اتر پڑے اور بنی یزید کے بطنوں میں سے کسی نے ان کی پیروی نہ کی کیونکہ وہ دیہاتی اور چراگاہوں کے متلاشی تھے اور ایک جگہ ٹھہرنے والے نہ تھے۔ پس وہ صحرائے بنی عامر میں ٹھہر رہنے لگے اور بنو یزید نے حمزہ اور اس کی سرزمین پر قبضہ کر لیا اور ان کے اکثر لوگوں نے اسے اپنا وطن بنا لیا اور چراگاہوں کے متلاشیوں کا کہنا ہے کہ ان میں سے عکرمہ کے کچھ قریشی اور جعفی کے بعض بطون اولاد زغلی کے ساتھ ان کے جنگلوں میں سفر کرتے رہے ہیں اور انہوں نے تھوڑے سے آدمیوں کے سوا جنگل میں سفر کرنا چھوڑ دیا ہے اور ان کے حلیفوں کے ریاح یا زغبہ کے سفر کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اس عہد تک اسی پوزیشن میں ہیں اور بنی یزید بن عیسیٰ کے بطون میں سے بنو خشین' بنو موسیٰ' بنو معافی اور بنو لاحق

ترجب ہیں اور اثبج اور بنی سحانی کو بنی سعد بن مالک اور بنو جاب اور بنو کرز اور بنو مرح جنہیں مراجعہ کہتے ہیں سے قبل سرداری حاصل تھی اور یہ اس عہد میں سب کے سب بنو حمزہ ہیں اور مراجعہ کا ایک قبیلہ اس عہد میں تونس کے مضافات میں چراگاہیں تلاش کرتا پھرتا ہے اور زغبہ کے باعث ان پر غالب ہے۔

ابو الفضل بن موسیٰ بن رزقی بن رزق بن سعد بن مالک بن
عبد القوی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن عبد اللہ

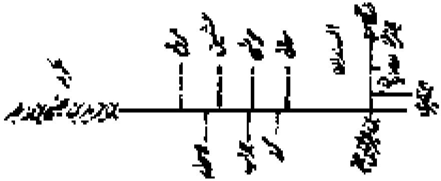

باب: ۹

بنو حصین

اولاد حصین اور حصین بن زغبہ کی اولاد کے لفظ سے بنی یزید کے پڑوس میں ان سے مغرب میں تھے اور یہ ایک قبیلہ تھا۔ جو دیار میں آگیا تو اوطان تیطری کی پہاڑیاں ان کے لئے تھیں اور مدیہ کے نواحی قبائل کے خلاف تھے جو ان کو بعوث کی سے تھے اور وہ ان سے رشوت اور صدقات لیتے تھے اور جب مدیہ کے علاقے سے زغبہ کا اقتدار جاتا رہا اور یہ لوگ ان پر غالب آ گئے۔ لیکن [illegible] حصین کے ساتھ زغبہ کا سلوک ہوا اور انہوں نے ان پر [illegible] اور انہوں نے قتل کے ذریعے ان کا پیچھا کیا اور انہیں مختلفوں سے توڑ کر دور کیا اور ان کی مقاومت کے ذریعے قبائل کے شمار میں لے آئے اور تمام زناتہ پر بنی مرین کا غلبہ تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور یہ ان کی حکومت کے زمانہ میں ان کے سب سے بڑھ کر اطاعت گزار تھے اور جب سلطان ابو عنان کی وفات کے بعد ابو حمو موسیٰ بن یوسف کے عہد میں بنی عبدالواد کی باری کی حکومت تو [illegible] کے لئے [illegible] اور ان کی حکومت کے ساتھ دوسری حکومتوں کی طرح [illegible] ہو گئی۔ حصین قبیلے کے لوگ تیطری میں اترے جو اشیر کا پہاڑ ہے اور اس پر قبضہ کرنے کے لئے [illegible] زیان بن سلطان ابو حمو کا عم زاد تھا جب اس سے قبل بادشاہ [illegible] بنی مرین کے پھندے سے [illegible] چلا گیا اور اپنے باپ کی حکومت کو طلب کرتے ہوئے اور اپنے ان عم زاد سے جنگ کرتے ہوئے باہر نکلا اور ایک طویل واقعہ کے مطابق جس کو ہم بیان کریں گے۔ وہ قبائل حصین میں [illegible] اترا اور جب حکومتوں کی بیعت توڑنے والوں اور ظلم و ستم کے طریقوں سے تنگی کی اختیار کرنے والوں نے اسے [illegible] پایا تو انہوں نے اس کا مناسب احترام کیا اور اسے اچھا لگا تو [illegible] ان کی بیعت کی اور اپنے بھائیوں [illegible] زغبہ کی [illegible] اور بنی عامر سے [illegible] کی [illegible] اور انہوں نے اس کے ہاتھ پر [illegible] کی بیعت کر لی اور [illegible] کی فوجیں اور شیخ [illegible] ان کی طرف گئے تو وہ قبائل تیطری میں قلعہ بند ہو گئے اور وہ [illegible] پر پڑے اور سلطان ابو حمو فوجوں کے ساتھ ان کی طرف گیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور ان سے حکومت حاصل کر لی اور زغبہ نے [illegible] اس سے جو چاہا تھا حکومت سے آخری ایام تک حاصل کر لیا اور [illegible] پر قبضہ کر کے جاگیریں حاصل کر لیں اور ابو زیان [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور اپنے عم زاد کے ساتھ مصالحت کر کے ان کے ہاں [illegible] اترا اور حصین کے لئے [illegible] حضرت کا [illegible] باقی رہ گیا اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] انہوں نے جن [illegible] پر قبضہ کر لیا تھا حکومت نے حصین کو

بطور مہمان ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کے ہاں گئے یعنی بنی جندل اور خراش اور جندل سے اولاد مظفر بن سباع بن فضل بن سنان بن سبان بن موسیٰ بن کامل بن علی بن جندل ہیں اور ان کی سرداری بنی خلیفہ بن سعد میں تھی اور ان کے سردار حصہ بن جندل کے تھے ہے اور جندل پر خلیفہ کی اولاد سے قبل ان کا سردار زمان تھی اب ان کا سردار علی بن حسان بن دیاب بن مبارک بن یحییٰ بن علی بن علی بن عامر بن محمد بن خضر ہے اور خراش میں سے مسعود بن مغفر بن محمد کاظل بن خراش کی اولاد ہے اور ابن عبد میں ان کی سرداری رہاب بن عیسیٰ بن ابی بکر بن زمان مسعود کو حاصل ہے اور خرج بن مظفر کی اولاد کو بنی خلیفہ بن حسان بن موسیٰ بن خرج میں سرداری حاصل ہے اور طریق حمید بن خراش کی اولاد معادہ کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری رفیق کی اولاد میں ہے اور بعض اوقات خراش میں سے مظفر کی اولاد بنی حاتم کی طرف منسوب ہو جاتی ہے اور ان کا خیال ہے کہ مظفر بن محمد الکامل بنی حاتم میں سے آیا تھا اور ان کے ہاں پروان چڑھا تھا اور اللہ تعالیٰ ہی اس بات کی حقیقت کو بہتر جانتا ہے۔

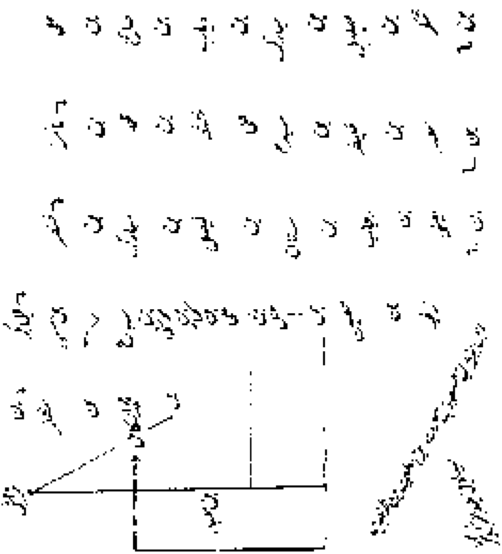

بنو مالک بن زغبہ: یہ مالک بن زغبہ کی تین بطون ہیں سوید بن عامر بن مالک اور عطاف کے دو بطن ہیں جو عطاف بن رویبہ بن حارث کے بیٹے کی اولاد ہیں اور دیالم بن حسن بن ابراہیم [illegible] مالک سوید کی اولاد میں سے ہیں اور حکومت سے قبل بنی بادین کے ساتھ تھے اور انہیں بنی عبدالواد میں اختصاص حاصل ہے اور ان کے ہاں شیخ انہیں میں ہوتا اور [illegible] خراج وصول کرتا اور جب عبدالواد مغرب اوسط کے ملک اور شہروں پر قابض ہوئے تو انہوں نے ایک حصہ کو متوطن کیا اور مغرب میں قلعہ سعیدہ کے درمیان سے مشرق [illegible] تک سرداری حاصل تھی اور انہیں قلعہ بن سلامہ [illegible] اور البطحاء اور [illegible] اور ان کے درمیان کا علاقہ حاصل تھا [illegible] اور [illegible] میں ان کا پڑوس بنی مالک کے ساتھ حلول کیا اور جب عبدالواد مغرب ان پر قابض ہوئے اور ان کے بیابان اور مضافات میں اترے تو سوید بنی زغبہ کی جہت ان کے خاص حلیف اور دوست تھے اور سوید کے بطون [illegible] بیان کئے جاتے ہیں جو سب کے سب بنی [illegible] سے ہیں اور [illegible] کا بطن ہے جو [illegible] اور [illegible] اور ان کے [illegible] بنو سلیمان [illegible] اور [illegible] بنو کامل اور [illegible] مقرر کیا تھا [illegible] ہے اور ان کے بعض [illegible] کا خیال [illegible] ہے اور [illegible] سے پہلے [illegible] نے چھوڑا ہے اور انہیں اپنے عہد میں اور [illegible] اور [illegible] عبدالقوی [illegible] ان کی سرداری حاصل تھی اور یہ [illegible] آدمی تھے [illegible] کے لئے [illegible] یوسف بن مہدی [illegible] عمر بن مہدی مخصوص ہوا اور یغمراسن نے یوسف بن مہدی کو [illegible] دیہات میں جاگیریں دیں اور عثمان بن یغمراسن نے سرداری [illegible] میں جاگیریں اور [illegible] اور رعایات [illegible] تھے اور کوئی ان کی بات سے [illegible] تھا اور بعض اوقات وہ صحرا میں باہر چلا جاتا اور عمر بن مہدی [illegible] اور ان کے مشرق کے مضافات میں جو [illegible] اور اس دوران میں ان کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] سے ان کے [illegible] اور ان کے [illegible] وغیرہ [illegible] الحصار بطون سے تعلق رکھتے تھے [illegible] معقل [illegible] غالب آگئے اور انہوں نے ان پر [illegible] عائد کر [illegible] اور [illegible] سے خراج [illegible] اور [illegible] عثمان بن عبداللہ [illegible] اور بعض کہتے ہیں کہ [illegible] علی بن عثمان [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] معقل کے لئے [illegible] مقرر کئے تھے [illegible] کے مقابلہ میں ان کی مدد کی تھی [illegible] معقل کے [illegible] بیان [illegible] اور معقل [illegible] یوسف بن [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے [illegible] ہے کہ [illegible] کے خراج کا سبب [illegible] بیان کیا ہے [illegible] جب یہ ہوا کہ معقل [illegible] ان کے درمیان ایک کے بعد دوسرے [illegible] جب عبداللہ کو حکومت ملی تو اس نے [illegible] جو ان کی قوم [illegible] سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں خراج [illegible] کی ترغیب دی [illegible] انہوں نے اختلاف اور عبداللہ کے ساتھ [illegible] کو معلوم کر کے [illegible] مشرق کی جانب [illegible] ان کے قبیلوں اور [illegible] کے درمیان حائل ہو گئے اور [illegible] میں ان کے [illegible] مر گئے اور [illegible] عبداللہ نے اپنی قوم کی طرف بنی معقل کے قصیدہ سے یہ اشعار لکھے:

> اگر تم نے دشمن کے مقابلہ میں ہماری مدد نہ کی تو جو مصیبت ہم پر پڑی ہے اس نے تمہیں بھی [illegible] سے ہم نے
> ابن محمد اور مرینی کے سردار کو قتل کیا ہے اور یہ بات ہمارے کارناموں میں مرقوم ہے۔

پس وہ اکٹھے ہو کر اپنی قوم کی طرف آئے اور زغبہ کے قبائل بھاگ گئے اور ذوی عبید اللہ اور ذوی منصور اور ذوی حسان میں ان کے بھائی اکٹھے ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے زغبہ سے اوطان کا خراج بند کر دیا پھر ان کے اور [illegible] ان کے درمیان جنگ ہوئی جس میں عمر بن مہدی اور ابن علو مارے گئے اور صلح اور مصاہرت پر بنو عبد الواد کے گھروں اور شہزادوں سے [illegible] اس جنگل میں سے آئے جو [illegible] تلمسان کے قبلہ کی جانب کے سامنے ہے جو بنی عبد الواد کے خلاف ان کے حلیف بن گئے اور [illegible] کے قابل نہ تھے وہ صحرا کے میدانوں میں اتر گئے اور [illegible] اور [illegible] کے تمام علاقوں پر چڑھ دوڑے اور [illegible] ابن عمارہ اور اس کا بھائی [illegible] اور [illegible] وہاں میں اتر گئے اور ان پر خراج اور ٹیکس لگا دیئے گئے اور وہ ٹیکس والی رعایا میں شامل ہو گئے اور عثمان بن عمر نے سعید کے [illegible] قوموں کے معاملہ کو سنبھالا پھر جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے [illegible] نے [illegible] کا [illegible] سنبھالا اور اس کے بعد اس کا بھائی [illegible] غالب آ گیا اور [illegible] زغبہ کے درمیان مسلسل لمبا عرصہ جنگ جاری رہی اور [illegible] حکومت کا [illegible] مشکل ہو گیا اور یوسف بن یعقوب تلمسان کے ساتھ جنگ کرنے [illegible] اور وہاں پڑاؤ کا قیام [illegible] ہو گیا تو سعید بن عثمان بن عمر بن مہدی جو ان کا سردار تھا وہ اپنے [illegible] کی وجہ سے اس کے پاس گیا [illegible] اس کی مجلس میں آیا اور اس نے اسے خوش آمدید کہا پھر اس کے قتل کا ارادہ کر لیا تو وہ بھاگ کر اپنی قوم کے پاس آ گیا اور اس نے [illegible] کی اطراف [illegible] کے علاقہ میں [illegible] کے سامنے سے لوگوں کو جمع کیا اور [illegible] اس کے پاس آیا اور [illegible] کے سامنے جنگ [illegible] اور یوسف بن یعقوب کی وفات [illegible] حالت [illegible] اقتدار مستقل قائم رہا۔

ابو تاشفین: اور جب ابو تاشفین بن موسیٰ بن عثمان بن یغمراسن حکمران بنا تو عریف بن یحییٰ نے اپنے ساتھیوں کو [illegible] حکومت سے قبل اس کے ساتھ تھے پھر [illegible] بعض [illegible] اختلاف نے پریشان کر دیا اور [illegible] کا غلام ہلال ان پر حاوی تھا۔ جو عریف کے رتبہ کی وجہ سے [illegible] تھا پس عریف بن یحییٰ بنی مرین کے پاس چلا گیا جو مغرب اقصیٰ کے بادشاہ ہیں اور ۷۲۰ھ میں سلطان ابو سعید کے پاس اترا اور ابو تاشفین نے اپنے چچا سعید بن عثمان کو گرفتار کر لیا اور وہ تلمسان کی فتح سے قبل سے اس کے قید خانے میں مر گیا اور اس کا بھائی میمون بن عثمان اور اس کے بیٹے ملک مغرب میں آ گئے اور بنی مرین کے بادشاہ عریف بن یحییٰ کی عزت افزائی کی اور اس کو اپنا مقرب بنایا تو اور اسے اچھا ٹھکانہ دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے سلطان ابو الحسن نے اسے اپنی خلوت [illegible] مشیر بنا لیا اور وہ [illegible] تلمسان [illegible] آل زیان کے خلاف برانگیختہ کرتا تھا اور سلطان کے ہاں عریف کے رتبہ نے میمون بن عثمان اور اس کے بیٹوں کو وہاں سے بدل دیا اور وہ اس کے بھائی ابو علی کے پاس [illegible] چلے گئے اور ہمیشہ وہیں رہے یہاں تک کہ میمون فوت ہو گیا پھر سلطان ابو الحسن مغرب کی فوجوں کے ساتھ تلمسان کی طرف گیا اور تلمسان تک [illegible] کو روند لیا پھر [illegible] ان پر چڑھ دوڑا اور ان کے ملک کو تباہ کر دیا اور

سلطان نے شہر وجدہ کے پاس ان تمام شیخوں کو قتل کر دیا اور مغرب اقصیٰ اور زاب کے علاقوں میں اور اندلس میں [illegible] اپنی سرحد اس تک اس کا بول بالا ہو گیا اور اس نے زناتہ کو منتشر کر دیا اور انہیں تخت و تاج کے پیچھے چھوڑ دیا اور بنی عبدالواد کے مددگار زغبہ عرب زغبہ میں سے تھے جنگل کی طرف بھاگ گئے جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور سلطان ابوالحسن نے عریف بن یحییٰ کی قوم کے ساتھ ملوا کی ریاست تمام زغبی اور معقل عربوں پر فائق کر دیا اور اس نے ونزمار بن عریف کو سوید کی جگہ دوسروں کے حلیفوں پر سردار مقرر کیا اور وہ سلطان کی آمد کے وقت پر [illegible] تلمسان کی فتح سے قبل فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی عیسیٰ حکمران بنا اور وہ تلمسان کی فتح کے بعد چند ماہ حکومت کر کے فوت ہو گیا اور سلطان نے ونزمار بن عریف کو سوید اور دیگر بنی مالک پر سردار مقرر کیا اور اس کی حکومت میں صحرائی عرب جہاں جہاں رہتے تھے وہاں ان کی سرداری مقرر کر دی اور ان سے صدقات اور ٹیکس لئے اور وہ صحرائی قوموں کی طرف [illegible] ان کے [illegible] سال اس کے عم زاد مسعود بن [illegible] نے [illegible] کی اقتدا کی [illegible] اور سرکشی کی آواز بلند کی اس کے بیٹے ابو [illegible] سلطان کے پاس لائے گئے اس نے [illegible] لوگوں کو [illegible] اور انہیں شکست دی جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور [illegible] نے سلطان ابوالحسن [illegible] کے [illegible] اور افریقیہ کے [illegible] کے [illegible] کے درمیان [illegible] ونزمار بن عریف [illegible] یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا۔

سلطان ابو عنان: اور جب سلطان ابو عنان تلمسان پر غالب آ گیا جیسا کہ ہم عنقریب ذکر کریں گے اس نے اپنی طرف آ جانے کی وجہ سے [illegible] کے عہد کی رعایت کی جس کا اس نے اور ونزمار بن عریف نے [illegible] کیا تھا [illegible] اور [illegible] اس کے بعد [illegible] جو [illegible] دیئے اور ونزمار بن یحییٰ فوت ہو گیا۔ تو اس نے [illegible] جنگل سے بلا لیا اور اسے اس کے باپ کی جگہ پر [illegible] اپنی [illegible] کے قریب ٹھہرایا اور وہ [illegible] کی بہن تھی [illegible] اور اس نے اس کے بھائی عیسیٰ [illegible] کی قوم کے صحرائی [illegible] پر سردار بنایا اور سلطان ابو عنان کے بعد [illegible] حکومت ابو حمو موسیٰ بن یوسف بن عبدالرحمن بن یحییٰ بن [illegible] اس کے ذریعے تلمسان [illegible] کی طرف [illegible] ہوا [illegible] سے تھے اور اس [illegible] عامر [illegible] کی قوم نے بڑا حصہ لیا کیونکہ ان کی آمد [illegible] سے [illegible] ان پر کوئی احسان نہ تھا انہوں نے تلمسان [illegible] کے [illegible] پر [illegible] کر لیا اور انہوں نے [illegible] عثمان اور [illegible] اور [illegible] عریف کو سرداری [illegible] اس نے [illegible] اور سرداری [illegible] ان کو [illegible] جن کی [illegible] سے [illegible] ایک قلعہ بنایا [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ان کے [illegible] دیتے تھے اور دیگر [illegible] کے ساتھ خاص [illegible] کرتے تھے [illegible] سے [illegible] آتے تھے اور اس کے [illegible] اپنی قوم کے ساتھ جا ملے اور [illegible] پر حملہ کر دیا اور [illegible] کے ذریعے [illegible] سے قتل کر دیئے [illegible] صحرائی لوگوں کی سرداری [illegible] کے ساتھ خاص کر لیا اور [illegible] بن زیان نے سلطان ابو حمو کے علم [illegible] مقرر کیے جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور انہوں نے [illegible] کے

[illegible]

[illegible]

[illegible] کی جانب بھی ان کے [illegible] ہیں اور حرث کے بطون میں سے ایک بطن عزیب کے نام سے معروف ہے بنی عزیب بنی حارث سے [illegible] ہے اور قبیلہ ہے [illegible] کا مالک ہے اور سلطان [illegible] طلب کرتا ہے اور ان سے خراج لیتا ہے [illegible] ہیں اور [illegible] شہاب بن [illegible] ہیں جو ان کا [illegible] ہے [illegible] عزیب کی [illegible] کی اولاد [illegible] ہے اور [illegible] کی اولاد ہیں اور [illegible] اولاد [illegible] کا مالک ہے

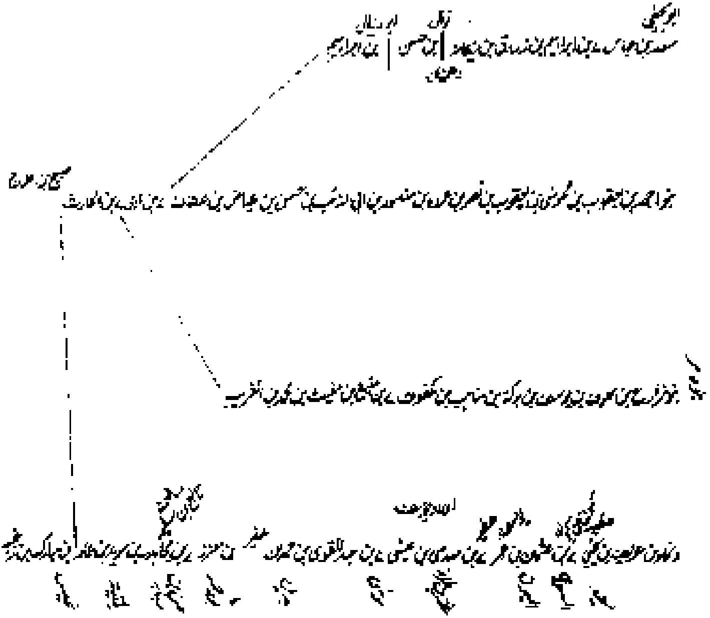
ابو یحییٰ
ابو دینار
ابن الحسن
بنی ابراہیم

باب: ۷

بنو عامر بن زغبہ

اور بنو عامر بن زغبہ کے ٹھکانے مغرب اوسط میں تلمسان کے سامنے تسالہ کے نزدیک تھے [illegible] کے ٹھکانوں کے قریب تھے [illegible] کے ٹھکانے مشرق کی جانب [illegible] تھے [illegible] دعوت [illegible] کے ٹھکانوں میں بنو مرین [illegible] کے سلسلہ میں [illegible] پر غالب تھے اور ان کے لئے [illegible] کے وطن [illegible] جب انہیں اس وطن پر غلبہ حاصل ہو گیا تھا [illegible] زغلی [illegible] جنگ میں [illegible] کے ساتھ تھا اور [illegible] بنو یعقوب [illegible] یعقوب بن عمر [illegible] کے پاس آئے [illegible] پر غالب [illegible] بنو [illegible] تلمسان کی حفاظت [illegible] ان کے وطن کے درمیان [illegible] وہاں پر ٹھہر گئے اور [illegible] تلول کی طرف چلے جاتے اور ان [illegible] بنو یعقوب [illegible] بنو عامر [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] کے بیٹے [illegible] اور [illegible] یعقوب [illegible] کے بیٹے [illegible] یعقوب کے عہد [illegible] اور اسی طرح [illegible] بنو یعقوب کا [illegible] اور [illegible] کے عہد میں [illegible] کے درمیان [illegible] پیدا ہوگئی اور

عثمان داؤد سے اس لئے غصے ہوا کہ اس نے امیر ابوزکریا بن سلطان ابی اسحاق کو جو آل ابن ابی حفص سے تھا۔ تلمسان سے بھاگتے وقت خلیفہ تونس کے خلاف خروج کا مطالبہ کرنے کی اجازت کیوں دی ہے اور عثمان بن عمر ابن زین کی بیعت میں شامل تھا۔ پس اس نے اسے واپس لانے کا ارادہ کیا تو داؤد نے اس بارے میں عہد شکنی کرنے سے انکار کر دیا اور اس کے ساتھ چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ بنو داؤد کے شیخ عطیہ بن سلیمان سے جاملا اور جیسا کہ اس کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ وہ بجایہ اور قسطنطنیہ پر غالب آ گیا اور داؤد بن ہلال نے اس کے کارنامے کا خیال رکھتے ہوئے بلاد حمزہ میں اسے جاگیر میں علاقہ دیا جسے کدزرہ کہتے ہیں اور داؤد نے وہاں اپنے بیٹے سیدالناس سمیت قیام کیا۔ یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب تلمسان میں آیا اور اس نے لمبا عرصہ اس کا محاصرہ کیے رکھا۔ پس داؤد اصلاح احوال کی خاطر اس کے پاس گیا اور حاکم بجایہ نے اسے یوسف بن یعقوب کے نام ایک خط دیا جس کی وجہ سے وہ مضطرب ہوا اور جب وہ اپنی سفارت سے واپس لوٹا تو اس نے اس کے پیچھے زناتہ میں سے ایک سوار دستہ بھیجا۔ جس نے سعد میں بنی یحییٰ کے پاس اس پر شب خون مارا اور اسے قتل کر دیا اور اس کی قوم کی امارت اس کے بیٹے سعید نے سنبھالی اور تلمسان سے محاصرہ کی تنگی دور ہو گئی اور وہ بھی بنی مرین کا حلیف تھا۔ جس کی وجہ سے بنو عثمان عمر اس نے ان کی رعایت کی۔ پس انہوں نے ان کو ان کی قوم سمیت ان کے ٹھکانوں کی طرف واپس کر دیا اور ان کی اس غیبت میں معروف بن سعید کی اولاد دھوکہ کھا گئی جو بنی مرین کی سرداری میں ان سے مقابلہ کرتی تھی اور یہ ایک اپنے ساتھی کے مقام سے ناواقف تھا اور بنو معروف کج روی اور مخالفت سے سلامت ہونے کی وجہ سے حکومت کے اقبال سے مخصوص تھے اور سعید بن داؤد واپس غیرت کی وجہ سے بنی مرین کے پاس چلا گیا اور ان کے بادشاہ سلطان ابوثابت کے پاس اس امید پر گیا کہ وہ ان پر حملہ کرے مگر اسے کامیابی نہ ہوئی اور اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا۔ پس اس سے یہ باوجود وہ قبیلے کی صورت میں اکٹھے رہتے تھے اور ہمیشہ ان کے درمیان دشمنی کا سلسلہ چلتا رہتا تھا۔ یہاں تک کہ ابراہیم بن یعقوب بن معروف نے سعید بن داؤد پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے قتل کا بدلہ ماضی بن ردان نے ابن یعقوب بن معروف کی اولاد سے اس کے میدانوں میں لیا اور سب اولاد رباب نے اس کا مقابلہ کیا۔ پس بنی عامر میں افتراق پیدا ہو گیا اور وہ دو قبیلے بن گئے۔ بنو یعقوب اور بنو حمید اور یہ ابو موسیٰ بن عثمان کے دور کی بات ہے۔ جو آل زیان میں سے تھا اور سعید کے بعد بنی یعقوب کی سرداری اس کے بیٹے عثمان نے سنبھالی پھر کچھ عرصے کے بعد ابراہیم بن یعقوب جو بنو حمید کا شیخ تھا فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عامر بن ابراہیم اس کی قوم میں اس کا جانشین بنا اور وہ بڑا دلیر اور متکبر تھا اور اس کی بہت مشہوری پائی جاتی ہے اور وہ عریف بن یحییٰ سے قبل مغرب میں آیا اور سلطان ابو سعید کا مہمان بنا اور اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اور عامر نے اس کے ساتھ اس کی شادی کر دی اور اسے اس کے اہل کے پاس بھجوا دیا اور اسے بہت سامال دیا اور عثمان بن یحییٰ کبھی صلح کے ذریعے اور کبھی ملاقات کے بہانے اس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے دھوکے سے اس کے گھر میں قتل کر دیا۔

اس امر میں وہ قباحت پائی جاتی ہے جسے عرب ناپسند کرتے ہیں۔ پس فریقین نے آخر تک قطع تعلق کر لیا اور بنو یعقوب بنی حمید کے ساتھ اپنی جنگ میں سوید کے حلیف بن گئے۔ پھر سوید کے کمزور ہوتے عریف بن یحییٰ کو بنی مرین کے پاس اس کی جگہ پر جانے اور عامر بن ابراہیم نے اپنی قوم کے ساتھ بنی یعقوب پر زیادتی کی اور وہ مغرب میں چلے گئے اور ہمیشہ

اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ سلطان ابوالحسن کی فوجیں [illegible] سے [illegible] اور عثمان ہلاک ہو گیا۔ جسے عریف بن یحییٰ اور [illegible] نے [illegible] کے [illegible] میں قتل کیا اور اس کے بعد اس کا [illegible] بن عامر [illegible] حکمران ہوا [illegible] کی زندگی میں اس کا معاملہ [illegible] ہو گیا تو ان کے بعد ان [illegible] سلیمان بن داؤد نے [illegible] اور جب سلطان ابوالحسن تلمسان پر غالب آیا تو بنو عامر بن ابراہیم صحرا کی طرف بھاگ گئے اور ان دنوں ان کا شیخ [illegible] صغیر تھا اور سلطان نے ونزمار بن عریف بن یحییٰ کے ہاتھ [illegible] بیعت کا مطالبہ کیا اور [illegible] کرنے اس کے بھائی مسعود کے پاس بھیج گئے اور اس نے [illegible] سعید کے بیٹوں میں سے یعقوب بن عباس بن میمون بن عریف کو سردار مقرر کیا اور اس کے بعد صغیر کا چچا زاد [illegible] ابراہیم کے پاس [illegible] تو [illegible] سردار مقرر کیا اور ان [illegible] ابراہیم [illegible] کے ساتھ [illegible] اور یعقوب بن علی کے ہاں مہمان اترے اور وہ ہمیشہ [illegible] کہ انہوں نے [illegible] عبدالرحمٰن بن سلطان ابوالحسن جب [illegible] تھا اور عظمت اور [illegible] رکھنے والا تھا اس کی مدد کی اور میمون بن [illegible] عریف اور اس کے بیٹے [illegible] سے [illegible] تھا۔ پس ان دونوں نے [illegible] اور سلطان [illegible] کی طرف جنگ کے لئے بڑھا۔ تو وہ تمام عربوں کے ساتھ ان کے مقابلے میں آیا اور [illegible] اور [illegible] میں [illegible] بن [illegible] اور اس کے بھائیوں کو [illegible] اور وہ بھی [illegible] بھاگ گئے [illegible] کہ انہوں نے [illegible] کر لیا [illegible] کے آگے ایک [illegible] اپنے بھائی [illegible] کو [illegible] کر دیا اور سلطان کے ساتھ [illegible] تھا اس کے ساتھ شامل ہو [illegible] اپنی قوم کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] کی جانب [illegible] آئے اور اس نے اپنے قبائل کو ابوسعید عثمان بن عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن یغمراسن کی [illegible] جب [illegible] تلمسان میں صاحب حکومت تھا اور وہاں [illegible] اور ان کی قوم [illegible] تھا اور [illegible] یعقوب مغرب میں چلے گئے یہاں تک کہ سلطان ابوعنان نے [illegible] آ گئے اور [illegible] ہلاک ہو گئے [illegible] اور صغیر [illegible] صحرا کی طرف [illegible] میں قیام کرنے [illegible] کا انتظار [illegible] قوم اس کے ساتھ [illegible] اور [illegible] جانب سے [illegible] حسین [illegible] کے بعد [illegible] ابوعنان کی مخالفت کی [illegible] انہوں نے جنگ [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] یہاں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کر کے آدمیوں کو قتل کر دیا اور قید کیا اور وہ ہمیشہ [illegible] میں [illegible] رہے [illegible] یعقوب [illegible] اپنی [illegible] پر [illegible] اور سلطان کے پاس [illegible] سلطان ابوعنان فوت ہو گیا اور [illegible] بن یوسف [illegible] ابوسعید عثمان بن عبدالرحمٰن کا بھائی تھا۔ تلمسان [illegible] کی حکومت طلب [illegible] آیا اور جب [illegible] نے ان کی حکومت پر غلبہ پایا تھا [illegible] میں [illegible] تھا۔ [illegible] وطن کی طرف [illegible] اور یعقوب بن علی نے [illegible] سلطان ابوعنان کے خلاف تھا۔ مہمان اترا

اور اس نے اسے موحدین کی حمایت سے نکال کر ابوحمو کی پناہ میں دے دیا تاکہ وہ اسے تلمسان کے ٹھکانے اور وہاں پر رہنے
والے بنی مرین کے پاس لانے میں جنہوں نے اس کے ساتھ ایک آل بھیجا اور معقل اور سعید بن یعقوب بن علی اور وہ ابن
عثمان بن سباع اور اس کو بھتیجا شبل جو اس کے بھائی طوب کا بیٹا ہے اسے لے گئے اور جنگل میں رباح و عمار بن عیسیٰ بن
رہے اپنی قوم کے ساتھ جو سعید کی اولاد سے تھے وہ بھی ساتھ تھا اور وہ ان کے ساتھ ان کے ملک کی سرحد پر پہنچے کچھ دنوں بعد
عمار بن عیسیٰ اور شبل بن طوب واپس آ گئے اور وہ سعید ہی کے پیچھے تھے اور ان کے ساتھ سوید کی فوج کی دوڑ بھی ہوئی اور بنی
عامر کو غلبہ حاصل ہوا اور شیخ سوید بن عیسیٰ بن عریف ان دنوں قتل ہو گیا اور اس کا بھائی ابوبکر قید ہو گیا۔ پھر علی بن [illegible] ابراہیم
نے اس پر احسان کیا اور اسے رہا کر دیا اور ابھی یہ خبر فاس میں نہیں پہنچی تھی کہ سلطان ابوعنان کے جنازے واپس آ
رہے تھے۔ پھر ابوحمو مغرب کو تلمسان پر چڑھا دیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور بنی مرین کی فوجیں اس پر غالب آ گئیں اور وہاں پر
اس کی حکومت مستحکم ہو گئی پھر دو سال بعد عیسیٰ فوت ہو گیا اور وہ قبیلے کی ایک جنگ کا فیصلہ کرنے کی غرض سے گیا تھا کہ بلاد
اسے تپ کا حملہ ہو گیا۔ جو اس نے آ کر بیمار ہو گیا اور وہ اسی وقت فوت ہو گیا اور اس نے بعد ان کی سرداری اس کے بھائی
خالد بن عامر کی ہوئی اور اس کے بھائی مقیر کا بیٹا مہاجر اس کی مدد کرتا تھا۔ ثامر [illegible] نے [illegible] بنی مرین کے
فاس کو خالی کر دیا کیونکہ ان کے درمیان جنگ جاری رہتی تھی اور اس نے ان سوید بنی یعقوب دیالم اور عطاف کے سب
لوگوں سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ابوحمو کے چچا ابوزیان بن سلطان ابوسعید کا قتل ہوا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں اس کا ذکر
کریں گے۔ اس قصے کی ہدایت نے [illegible] سے [illegible] جو ابوحمو کے خلاف ہو گئے اور سوید کے امیر محمد بن عریف نے اس ابوحمو
کی بیعت کر دی اپنے معاملے میں دوستی سے کام لیتے ہوئے گرفتار کر لیا جس اس کا بھائی ابوبکر اور اس کی قوم [illegible] میں مغرب
کے حکمران عبدالعزیز بن سلطان ابوالحسن کے پاس چلی گئی اور وہ اپنی قوم میں آ کر اپنے ٹھکانوں پر قابض ہو گئے اور ابوحمو
اور ابوحمو صحرا میں چلے گئے اور وہ [illegible] صحرا میں پھرتے رہے اور ابوحمو کے بنی عامر کے متعلق اس کے بیٹوں اور قبائل
میں سے عبداللہ بن عسکر بن معرف بن یعقوب اور ابراہیم بن یعقوب کے بھائی معرف نے شکایت کی اور عبداللہ سلطان کا
رازدار اور ہمسر تھا۔ [illegible] کے دل میں خرابی پیدا ہو گئی اور اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور اس سے الگ ہو کر
سلطان عبدالعزیز کی طرف چلا گیا اور بنی مرین کی فوجیں آ گئیں اور سلطان ابوحمو اور اس کے ساتھی عربوں پر ٹوٹ پڑے اور
عبدالعزیز [illegible] میں قوت ہو گئی۔ تو وہ اور اس کے بھائی مقیر [illegible] مغرب کی طرف چلے گئے اور بنی یعقوب کے سردار
[illegible] کے ساتھ جا ملے اور اس کی قوم بنی یعقوب نے محمد بن عریف کے بیٹوں کو قتل کیا تو ان کے درمیان
جنگ چھڑ گئی اور ساری اور اس کی قوم مغرب میں آ گئے اور وہ سلطان کی امید سے خالد کے ساتھ [illegible] اور وہ بنی مرین کی
خواہش سے مایوس ہو گئے۔ کیونکہ ان کے درمیان جنگ جاری تھی۔ پس [illegible] اپنے ٹھکانوں کی طرف واپس آ گئے
اور جنگ کی آگ فروزاں کر دی اور سلطان ابوحمو کی فوجیں اس کے بیٹے ابوتاشفین کے ساتھ ان کے مقابلے میں نکلیں اور سوید
اور دیالم اور عطاف بھی اس کے ساتھ نکلے اور [illegible] کے سامنے وادی [illegible] میں ان پر ٹوٹ پڑے اور عبداللہ بن عسکر اور اس کے
بھائی طوب نے اپنے [illegible] قرابت داروں کو قتل کیا۔ اور ان کو شکست خوردہ ہو کر صحرا کی طرف چلے گئے اور دیالم اور

معقل کے ساتھ مل گئے اور سب اکٹھے ہو کر سالم بن ابراہیم کے پاس گئے جو ثعالبہ کا سردار اور متیجہ کا حکمران تھا اور وہ ابو حمو سے اس کے قتل کی وجہ سے وحشت محسوس کرتا تھا۔ پس انہوں نے مخالفت کرنے پر اتفاق کیا اور ابو زیان کی طرف رجوع [illegible] جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے پس وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے اس کی بیعت کی اور سالم نے اسے جزائر پر قبضہ کروا دیا۔ پھر ان کی اقوام میں خلفشار ہو گیا تو ان کی حکومت پراگندہ ہو گئی اور مسعود بن [illegible] کا حکمران [illegible] سوید اور بنی عامر کے اپنے دوستوں کے ساتھ اس سے جنگ کی اور سالم بن ابراہیم کو شکست دی اور ابو زیان [illegible] میں اپنی جگہ پر آ گیا اور [illegible] میں مسعود بن [illegible] اور اس کی قوم نے ساتھ دیا اور ساسی بن [illegible] یعقوب بن علی اور اس کی قوم [illegible] سلطان کی خدمت میں واپس آ گئے اور اس کے پاس [illegible] تو اس نے ان کو [illegible] اور ان کے پاس گئے اور مسعود اور سالم کے متعلق [illegible] کیا [illegible] نے [illegible] دی [illegible] بنی عامر اور سوید کے [illegible] ان کی صحبت میں داخل کر دیا [illegible] انہوں نے اس کی بات کا جواب دیا تو [illegible] نے ان سے [illegible] اپنے بیٹے ابو تاشفین کو ان کی قوم سے صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ یہاں تک کہ قوموں سے اکٹھے ہو [illegible] اور ان کے [illegible] بنی عامر [illegible] ابو تاشفین اور سب عرب بنی یعقوب نے [illegible] کی طرف چلے گئے اور [illegible] سردار [illegible] ان کے [illegible] جن کو عامر نے [illegible] کے وقت ان کی جگہ پر [illegible] اور وہ ان کا سب مال لے آئے اور ان کے شکست خوردہ لوگ صحرا کی طرف چلے گئے۔ پھر ابو تاشفین نے بنی راشد [illegible] ان کے [illegible] سالم بن [illegible] کی قوم کی ایک چھوٹی شکست خوردہ جماعت کے ساتھ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] کے پاس [illegible] اور بنی عامر کی سرداری [illegible] سلیمان بن ابراہیم بن یعقوب اور اس کے [illegible] عبداللہ بن [illegible] بن عریف بن یعقوب کے ساتھ [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] مغرب کے حکمران [illegible] ابو العباس [illegible] عریف کے [illegible] مسعود اور اس کے بھائیوں نے [illegible] سفارش کے [illegible] ابو حمو اور اس کے بھائیوں کو بیعت میں داخل کر [illegible] سفارش [illegible] جب وہ [illegible] مخالف ہو گئے اور صحرا کی طرف چلے گئے اور ابراہیم بن یعقوب [illegible] ان کے پاس [illegible] ہو گئے اور بنی یعقوب کی شکست خوردہ چھوٹی سی جماعت بھی اپنے [illegible] سے نکل کر اپنے سردار ساسی بن [illegible] کے پاس جمع ہو گئی اور سب [illegible] کے ساتھ اتر پڑے [illegible] اس کے بھائیوں نے [illegible] افریقہ کے حکمران سلطان ابو العباس کے پاس اپنے دشمن کے خلاف مدد مانگنے کے لئے وفد بھیجا۔ پس اس نے ان کے ساتھ مناسب حسن سلوک کیا اور وفد کو عطیات دیئے اور خوشی کے وعدوں کے ساتھ [illegible] بات [illegible] انہوں نے اپنے [illegible] کے ساتھ قتل کرنے کے لئے بھیجا [illegible] اس کے بعد اس نے افریقہ کے حکمران سلطان ابو العباس کے پاس [illegible] بن ابراہیم [illegible] کا [illegible] بھیجا اور بنی عامر میں سے [illegible] کی ایک بہت بڑی جماعت بھی تھی [illegible] سلیمان بن شعیب بن عامر بھی گیا۔ پس وہ [illegible] میں اس سے [illegible] کرتے ہوئے اس کے پاس گئے تو اس نے ان کے مطالبہ کو قبول کیا اور ان سے وعدہ کیا اور ان

نے اچھی طرح پیش آیا اور یہ لوگ اپنی قوم کی طرف واپس آ گئے۔ پھر علی بن حرب ... کی خدمت میں گیا اور اس نے اسے بنی عامر سے مقدم بنایا اور اسے سلیمان بن ابراہیم کی نسل اولاد سے تھے جو عراق میں رہتے تھے اور بنی یعقوب کے ساتھ ابو بکر بن عریف کے قبائل میں آئے اور اس دار میں وہ اسی طرح رہ رہے ہیں اور ... ان کی تعداد ... ہزار سے زائد ہے۔

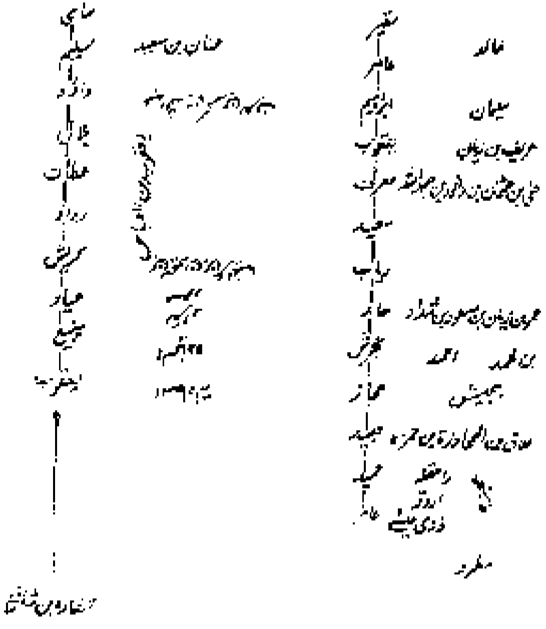
منصور
خالد
عامر
ابراہیم
سلیمان
یعقوب
عریف بن یحییٰ
معرف
علی بن عثمان بن داؤد بن عبداللہ
سعید
رباب
عامر
عمرو بن یزید بن مسعود بن ...
احمد
ابن محمد
بجیش
عثمان بن سعید
سلیم
داؤد
بلال
عطاف
ریاح
عیاد
مطرف

باب : ۸

عروہ بن زغبہ

عروہ بن زغبہ: عروہ ابن زغبہ کے دو بطن ہیں۔ نضر بن عروہ اور خمیس بن عروہ اور قیس کے تین بطن ہیں۔ عبید اللہ قرہ اور عطاف وزرب نے خون کی سے [illegible] ہیں جو یحییٰ کی اولاد کے طلبہ ہیں جو عطاف کی نسل سے ہے اور یہ لوگ جبل راشد کے گرد [illegible] ہیں اور ان کی بستیاں [illegible] ہیں جو اس کے دور کرنے کے ساتھ جڑے ہیں اور ان کے وقت پر بیٹھنے کے ساتھ واقعات پڑھے جاتے ہیں اور ان کی سرداری اولاد عابد میں ہے۔ جو [illegible] کے بطن سے ہے اور عطف بن عروہ جنگل میں چلے گئے ہیں وہاں کی ریت میں کھانا تلاش کرتے پھرتے ہیں اور بایم اور عطاف اور حصین کی عمل داری میں کے اطراف کی جانب دور [illegible] کی طرف چلے جاتے ہیں اور ان کی کوئی حکومت اور ریاست نہیں ہے کوٹ میں بھی زبانہ اور زغبہ کے دوسرے بطون کی کاشت کی وجہ سے دخل رکھتے ہیں۔ اب انہوں نے جبل [illegible] سے [illegible] جو ان کے وطن کے قریب ہیں۔ [illegible] ہے۔ وہاں پر [illegible] کے لوگ رہتے ہیں اور [illegible] سالوں سے عروہ کا قبیلہ ہے جو [illegible] نے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کو رعیت اور غلام بنا لیا ہے اور بعض اوقات ان کی سے بطور [illegible] سے معلوم ہوتے ہیں۔ [illegible] کے [illegible] جاتے ہیں اور ان کے بطون اولاد خلیفہ [illegible] زبان اور [illegible] بیان کئے جاتے ہیں اور ان میں سے سرداری خلیفہ بن نضر بن [illegible] کی اولاد میں ہے اور ان [illegible] وہاں [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] مشکل ہے اور [illegible] صحرائی ڈال جبل [illegible] اقامت پذیر [illegible] ہیں اور ان کی سرداری اولاد [illegible] ہے اور [illegible] سے زغبہ کے طلبہ ہیں اور ان کی [illegible] کے [illegible] جاتے ہیں۔ جو ان کے پڑوسی ہیں اور [illegible] طلبہ [illegible] ہوتے ہیں۔ جب وہ [illegible] کے ساتھ [illegible] ہوتے ہیں اور ان کی خوشی ہونا امر ہے [illegible] جاتے ہیں [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کا [illegible] علیحدہ ہی کا نام ہے۔ جہاں قدیم زمانے میں ان کا امام مہدی تھا اور بعض اوقات یہ [illegible] عامر کے مرد بن جاتے ہیں۔ مگر ایسا شاذ و نادر ہوتا ہے اور یہ بنی عامر کے بہت قریبی حلیف ہیں اور اطلاعات بہت مدت سے آتے ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور بعض دفعہ سالگی کی وجہ سے [illegible] ان کی مدد کرتے ہیں مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے اور [illegible] کے عرابی لوگوں کے ساتھ زیادہ رہتے ہیں جو

مسلم اور میمون کو پکڑ لیتے ہیں اور بعض اوقات جنگل میں ان کے درمیان جنگیں بھی ہو جاتی ہیں ۔ جن میں زخمی کے بعض بطون کی خونریزی بھی ہو جاتی ہے اور ہمارے پاس ان کے واقعات نہیں پہنچے ۔ واللہ اعلم بالحق والامر وھو رب العالمین ۔

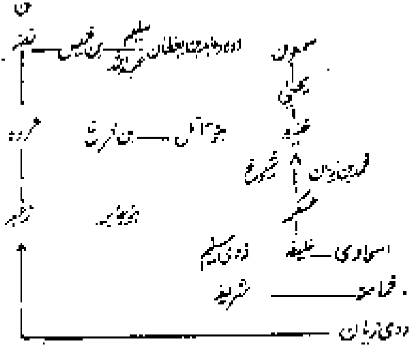
قیس
بنی قیس
سلیم
میمون
یحییٰ
خلیفہ
اسواری
شریف

باب : ۹

تین قبائل

ذوی عبیداللہ' ذوی منصور اور ذوی حسان

اس دور میں یہ قبیلہ قبائل عرب میں اپنی تعداد اور مغرب اقصیٰ کے جنگلات میں اپنے ٹھکانوں کے لحاظ سے سب سے بڑا ہے۔ یہ لوگ زغبہ کے بنی عامر کے ٹھکانوں کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ جو تلمسان کے سامنے ہیں اور مغرب کی جانب سے بحرمحیط تک جا پہنچے ہیں اور یہ تین بطن ہیں۔ ذوی عبیداللہ' ذوی منصور اور ذوی حسان اور ان میں سے ذوی عبیداللہ بنی عامر کے پڑوسی ہیں اور ان کے ٹھکانے تل میں تلمسان اور تاوریرت کے درمیان اور قبلہ کے سامنے ہیں اور ذوی منصور کے ٹھکانے تاوریرت سے بلاد درعہ تک ہیں۔ پس یہ ملویہ سے تجلماسہ تک اور درعہ اور اس کے مقابل میں تل کے علاقے پر تازی' صاصہ' مکناسہ' فاس اور بلاد تادلا اور معدن پر قابض ہیں اور ذوی حسان کے ٹھکانے درعہ سے بحرمحیط تک ہیں اور ان کے شیوخ بلاد نول میں اترتے ہیں جو سوس کا دارالخلافہ ہے اور سوس اور اس کے مضافات پر قابض ہو جاتے ہیں اور سب کے سب سمت میں ملثمین کے ٹھکانوں یعنی کزولہ' مسوفہ اور لمتونہ تک چراگاہیں تلاش کرتے پھرتے ہیں اور یہ ہلالیوں کے ساتھ تھوڑی سی تعداد میں مغرب میں داخل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد دو سو بھی نہ تھی اور بنو سلیم نے ان کو روک کر انہیں عاجز کر دیا اور عہد قدیم سے ہلالیوں کے ساتھ ہو گئے اور وہ ان کے ٹھکانوں کے آخر میں ملویہ' رمال اور تافیلالت کے قریب اتر گئے اور قریبی جنگلوں میں زناتہ کی ہمسائیگی اختیار کی پس ان کی تعداد زیادہ ہو گئی اور مغرب اقصیٰ کے صحراؤں میں راتوں کو چلے اور اس کی ریت کو آباد کیا اور اس کے دیہاتوں میں غلبہ حاصل کیا اور یہ وہاں پر زناتہ کے حلیف تھے اور افریقہ میں ان کی بہت تھوڑی جمعیت رہ گئی۔ جو بنی کعب بن سلیم میں شامل ہو گئی اور انہوں نے انہیں داخل کر لیا یہاں تک کہ یہ بادشاہوں کی خدمت کرنے اور عربوں کو اکٹھا کرنے میں ان کے وزیر بن گئے اور جب زناتہ بلاد مغرب پر غالب آ گئے اور شہروں میں داخل ہو گئے تو معقل کے یہ لوگ جنگلوں میں کھڑے ہو گئے اور ویرانوں میں اکیلے رہ گئے۔ تو یہ ان کے ہمسر ہو کر بڑھے اور صحرا کے ان قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ جنہیں زناتہ نے جنگل میں بنایا تھا۔ جیسے مغرب میں سوس کے قلعے اور مشرق میں توات اور بودہ اور تامنطیت اور وارکلاں اور تاسبیت اور تیکورارین کے محلات ہیں اور ان میں ہر ایک ایسا منفرد وطن ہے۔ جو متعدد

کلات پر مشتمل ہے جن میں کھجوروں کے درخت اور نہریں ہیں اور ان کے آخر باشندے زناتہ کے آدمی ہیں اور ان کے درمیان ان کی سرداری کے متعلق جنگیں ہوتی رہتی ہیں۔ بنی معقل کے عرب ان اوطان کو اپنی جاگیروں میں شمار کرتے اور ان پر ٹیکس لگانے اور ان کے لئے اپنا خراج جمع ہوتا ہے کیونکہ وہ ان میں رشتہ دار ہوتے ہیں اور وہ گذشتہ زمانوں میں ملک زناتہ کے صدقات دیتے تھے اور انہیں خونریزی اور ظلم کی وجہ سے پکڑتے تھے اور اس کا نام خفارت رکھتے تھے اور انہیں اس کی تقسیم کا اختیار حاصل تھا اور یہ عرب اطراف مغرب سے اور ریگستان کی جانب والوں تک ان کے وطنوں سے ملحقہ ہوتے تھے اور وہ ان کی حفاظت کے راستوں اور دیگر بلاد سوڈان کے مسافروں کو اذیت سے بچا کر پار کرتے تھے کیونکہ مغرب میں موحدین اور ان کے بعد زناتہ کے ایام میں اطاعت گذاری کا اقرار اور سرحدوں کی بندش اور حامیوں کی کثرت تھی اور ان کے بالمقابل انہیں حکومتوں سے جو جاگیریں بھی حاصل تھیں۔ جس سے وہ رعایا کے ہاتھ پکڑنے میں مدد دیتے تھے اور ان میں ہلال کے مسلم سعید بن ربیعہ اور عبداللہ بھی تھے اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ان کی تعداد قلیل ہے اور وہ عرب نسب کے قبائل سے آ ملنے کی وجہ سے کثرت میں ہو گئے ہیں۔ جب ان میں فزارہ اشجع کے بڑے بڑے قبیلے ہیں اور ان میں کرد کا خلط اور معاقل کا بھائی چارہ اور حصین کا شعراء اور اشتر کے مذحج اور بنی سُلیم وغیرہ کے قبائل بھی شامل ہیں۔

اور نسابوں کے نزدیک ان کے انساب پوشیدہ اور مجہول ہیں اور ہلال کے بیٹوں میں عرب ان کو بنو ہلال میں شمار کرتے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں اور ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ ان کا نسب اہل بیت میں جعفر بن ابی طالب تک جاتا ہے لیکن یہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ طالبی اور ہاشمی صحرائی اور چراگاہیں تلاش کرنے والے لوگ نہیں تھے۔ واللہ اعلم

صحیح بات یہ ہے کہ وہ یمنی عربوں میں سے ہیں کیونکہ ان میں دو بطن ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اپنا نام معقل رکھتا ہے اور ابن کلبی وغیرہ نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے جن میں سے ایک قضاعہ میں ہے اور وہ معقل بن تمیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بن ثعلب بن حلوان بن عمران الحاف بن قضاعہ ہے اور دوسرا مذحج میں ہے اور وہ معقل بن کعب بن ربیعہ بن کعب بن الحارث بن کعب بن عمرو بن علہ بن جلد بن مذحج بن کہلان ہے۔ اور وہ معقل ہے اور اس کا نام ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن کعب بن الحارث ہے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہ اس دوسرے بطن سے ہیں کیونکہ اس کا نام ربیعہ تھا اور وہ یمن سے افریقہ میں داخل ہونے والے ہلال کے بطون سے شمار کیے جاتے ہیں۔ کیونکہ بنی حارث بن کعب کے مکانات نجران کے قریب ہیں۔ اور جہاں تک عرب افریقہ میں داخل ہونے والے بنی ہلال کے ساتھ رہتے تھے اور اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ جب ابن سعید نے مذحج کا ذکر کیا تو بتایا کہ وہ یمن کے پہاڑوں کی طرف رہتے ہیں اور ان کے بطون میں سے زبید اور مراد ہیں۔ پھر کہا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ افریقہ میں ہے اور اس نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے یہ معقل کے قبائل ہیں جو افریقہ میں ہیں اور یہ مغرب اقصیٰ میں رہنے والے لوگوں کا قرفہ ہیں۔

اور ان کے بڑے نسابوں نے بیان کیا ہے کہ وہ ان کے جد معقل کے دو بیٹے تھے۔ سمیر اور محمد اور محمد کے باپ عبداللہ اور ثعلب پیدا ہوئے اور عبیداللہ سے ذوی عبیداللہ پیدا ہوا اور یہ ان کا بڑا بطن ہے اور ثعلب سے وہ ثعالبہ پیدا ہوئے

جو الجزائر کے نواح میں بسیط متیجہ میں رہتے ہیں اور محمد کے بیٹے تھے: منصور، جلال، سالم اور عثمان ہیں اور علی بن محمد کے ہاں سلیمان اور شبانہ پیدا ہوئے اور سلیمان سے ذوی حسان ہوا۔ وہ ان کے مذکورہ بطن سے الگ ہیں اور شبانہ سے شبانات ہیں جو یہاں ان کے پڑوسی ہیں اور جلال اور سالم اور عثمان المرابطات سے ذوی حسان کے صحرائی لوگ ہیں۔ جو ان کے ساتھ چراگاہیں تلاش کرتے ہیں اور منصور بن محمد کے بیٹے حسین اور ابوالحسن اور عمران اور منبا ہیں اور ان سب کو ذوی منصور کہا جاتا ہے اور یہ مذکورہ بطون ثلاثہ میں سے ایک ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم بغیبہ و احکم

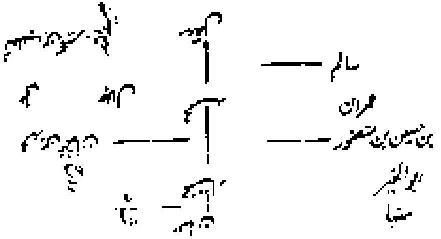

ذوی عبیداللہ: یہ بنی عبدالواد کے اقتدار سے جو کہ تلمسان میں تھا۔ بنی عامر بن زغبہ کے پڑوسی ہیں اور ان کے ٹھکانے تلمسان کے درمیان سے وجدہ تک [illegible] ہیں۔ منصب وادی ملویہ کے سنگم اور وادی [illegible] القبلہ کے شروع ہونے کی جگہ تک ہیں اور جنگلوں میں ان کا سفر [illegible] اور تلمیت کے علاقے تک ہوتا ہے اور [illegible] الشمال سے [illegible] تک آبادیوں کی طرف [illegible] ہوتے ہیں اور [illegible] سب جنگل سے [illegible] تک [illegible] بنا لیتے ہیں اور ان کے اور بنی عامر کے درمیان مسلسل جنگیں ہوتی رہتی ہیں اور [illegible] اور حکومت سے پہلے بنی عبدالواد کے ساتھ بھی اسی طرح ان کی جنگیں ہوتی تھیں۔ بنی عامر [illegible] کے حلیف نہ تھے [illegible] جو ذوی منصور میں سے ہیں ذوی عبیداللہ بنی عبدالواد کے حلیف تھے اور [illegible] پر [illegible] کو نقصان پہنچاتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ [illegible] کے باعث ان کے ساتھ ہو گئے اور حکومت ان پر غالب آ گئی۔ پس انہوں نے صدقہ و خیرات دی اور جنگوں میں سلطان کے ساتھ [illegible] اور وہ [illegible] میں رہے۔ یہاں تک کہ حکومت کمزور ہو گئی۔ پس انہوں نے [illegible] کو [illegible] بنا لیا اور [illegible] میں سلطان سے جاگیریں حاصل کیں۔ [illegible] اس سے قبل [illegible] ابن [illegible] کو خراج ملتا تھا۔ [illegible] یہ حصہ انہیں مل گیا اور انہوں نے [illegible] پر تلمسان تک [illegible] کا حصہ انہیں مل گیا۔ [illegible] کوئی مسافر ان کی اجازت [illegible] کے بغیر ان دونوں شہروں کے درمیان سفر نہ کر سکتا تھا اور یہ دو بطن تھے: العراریج اور الخراج۔

الخراج: اور الخراج، خراج بن مطرف بن عبیداللہ کی اولاد سے تھا اور ان کی سرداری عبدالملک اور [illegible] بن علی بن ابی [illegible] بن نہار بن عثمان بن خراج کی اولاد میں، عیسیٰ بن عبدالملک، یعقوب بن عبدالملک اور [illegible] بن عبدالملک کی اولاد کو حاصل تھی

اور سلطان ابوالحسن کے عہد میں یعقوب بن منصور سردار تھا اور جب اس نے تلمسان پر قبضہ کیا تو عبداللہ نے جن کے ان دو لوگوں سے کام لیا اور یحییٰ بن العزیز بن ... اس کے بھائیوں میں سے تھا۔ ذوالی پہاڑ میں رہتے تھے۔ جو عبدہ پر بھاگتا تھا اور دے حکومتوں کی خدمت میں اولیت حاصل تھی جس اس نے سلطان ابوالحسن سے رابطہ پیدا کیا اور آنے اس صحرا کے محلات پر قبضہ کرنے کی رغبت دلائی جس اس نے فوج کے ساتھ ادات ان عربوں کے ساتھ بھیجا اور یہ ان کے ساتھ صحرا میں داخل ہو گیا اور ان محلات پر قبضہ کر لیا اور عبداللہ ان کی اولاد کے بیچ میں جو بعد اور ان سے بدمعاملگی کا سبب ہوا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے اس کے خیمے میں قتل کر دیا اور سلطان کی اس فوج کو بھی لوٹ لیا جو اس کے ساتھ تھی اور اطاعت کو چھوڑ دیا اور یعقوب بن منصور بھاگ گیا اور وہ اس کے بعد ایام میں صحرا میں مفرور رہا اور اس کے بعد واپس گیا۔ پھر بنی عبدالواد کی حکومت واپس آ گئی تو انہوں نے اپنی حکومت میں رکاوٹ پیدا کر دی اور وہ اسی حالت میں رہا اور اس کا بیٹا طلحہ اس کا جانشین بنا اور یعقوب کی مخالفت کے ایام میں وہ الخراج کا سردار تھا اور اس کے بعد اس کے اہل بیت سے منصور بن یعقوب بن عبدالملک اور اس کا بیٹا ابو یحییٰ ... [illegible] ... اور اس عہد میں ان کی سرداری محمد بن منصور بن یعقوب بن عبدالملک اور علی بن یعقوب کے درمیان منقسم ہے جس کا بھی ذکر ہوا ہے اور ... اس نے ... سے جھگڑا بھی کیا اور ان ... بنو فرج سے ہیں اور الفضل علی بن خراج سے ہیں اور المطارفہ مطرف بن عمران سے ہیں اور العباید عثمان بن خراج سے ہیں اور انہی میں ان کی سرداری ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور اس کے ساتھ خود بھی ہیں۔ جنہیں اعقاب کہتے ہیں۔ یہ بھی اپنے ... کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور ان کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں اور بھی ... کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

الخراج: اور الخراج الخراج بن مہدی بن محمد بن عبداللہ کی اولاد سے ہے اور ان کے ٹھکانے الخراج سے مغرب کی جانب ہیں۔ لیکن بنی منصور کے پڑوسی ہیں اور وہ ... اور ان کا صحرا ان کے لئے ہے اور آخر وہ بنی مرین کی خدمت کرتے ہیں تو ان کی جاگیریں ... ان کے ٹھکانے ان کے قبضے میں ہیں اور عبدالواد کی طرف ان کا رجحان بہت کم اور کبھی کبھی تھا۔ چنانچہ ان کی سرداری یعقوب بن صبیح بن سراج کی اولاد میں ... بن یعقوب اور منادی بن رزق اللہ بن یعقوب اور قمرون بن محمد بن عبدالرحمن بن یعقوب کی اولاد کو حاصل ہے اور یعقوب ... علی الصغیر بن موسیٰ بن یوسف بن حریز کی اولاد میں سے ہے اور یہ سلطان عبدالعزیز کے زمانے میں ان کا سردار تھا اور اس کا جانشین فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا ان کا سردار بنا اور منادی کی اولاد میں سے ابو سعید محمد بن عیسیٰ بن منادی ہے۔ جو اس دور میں ان کے سردار کا حامی ہے۔ جو ابو یحییٰ اکبر بن منادی تھا۔ جو یحییٰ الصغیر سے قبل سردار تھا۔ ... کی طرف ... کی وجہ سے صغیر کہا گیا ہے ... ان میں سے ابو یحییٰ کی اولاد میں سے ہے۔ ہے اور وہ قاصد اہل الرمانی اور ... کے لئے جنگلوں اور ٹیلوں میں بہت گھومنے والا تھا۔

واللہ مالک الملوک لا رب غیرہ ولا معبود سواہ وهو نعم المولیٰ ونعم النصیر

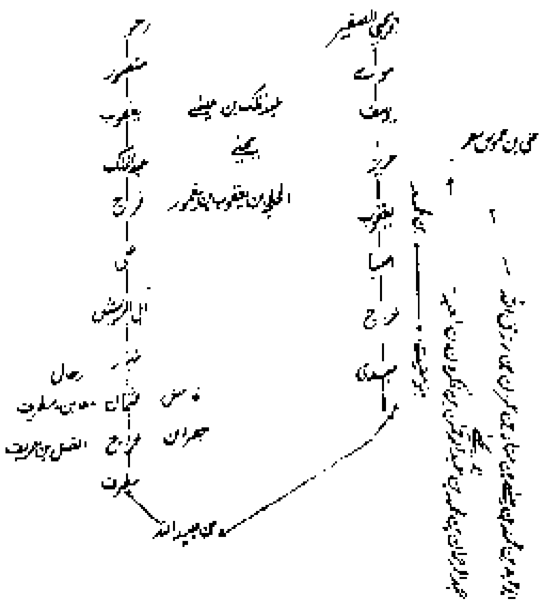
زکریا الصغیر
موسیٰ
یوسف
یعقوب
فرج
منصور
یعقوب
عبدالملک
علی
منبہ
عبدالملک بن عیسیٰ
یحییٰ
سامہ بن عبداللہ

[illegible] ملتان کے عربی حکام نسب میں [illegible] کی اولاد سے ہیں۔ جو عبداللہ بن [illegible] کا بھائی ہے۔ [illegible] کی صحبت میں جو [illegible] کے [illegible] میں رہتے [illegible] اور [illegible] جو پنجاب پر [illegible] تھے اور اس عہد میں انہیں کے جو [illegible] ہیں ان میں [illegible] تھے اور وہیں انہوں نے اقامت اختیار کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی [illegible] کے علاقوں میں رہتے تھے۔ وہ ان کے [illegible] اس دور میں مشرقی [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] جب سے داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ [illegible] کے مضافات کی طرف بڑھتے گئے اور [illegible] میں اتر گئے [illegible] ایک [illegible] تھا اور جب [illegible] اور [illegible] کی طرف آیا [illegible] ان کے درمیان جنگیں ہوئیں اور جب ان کے [illegible] کے سردار [illegible] تو وہاں سے [illegible] ہوگیا اور انہیں [illegible] اور بقیہ [illegible] جنگ کی اور ان کو قتل کیا اور ان کے [illegible] کے بعد [illegible] غالب آیا اور انہیں وہاں [illegible] کی طرف نکال دیا اور [illegible] کے ساتھ تھے۔ [illegible] سے قریش اور [illegible]

رہتے تھے اور وہ انہیں پکڑ کر اپنے ساتھ فوج میں لے جاتا تھا اور یہ ثعالبہ متیجہ کے میدان میں ملیکش کی معاونت میں شامل ہو گئے۔ جو صنہاجہ میں سے تھا اور ان کی ملکیت کے تحت وطن بنا لیے اور انہیں ان پر اقتدار حاصل تھا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ یہاں تک کہ بنو مرین مغرب اوسط پر غالب آ گئے اور ملیکش کی حکومت کو وہاں سے ختم کر دیا۔ ان ثعالبہ نے اس میدان کو مخصوص کر لیا اور اس پر قابض ہو گئے اور ان کی سرداری سباع بن ثعلب بن علی بن بکر بن صغیر کی اولاد میں تھی۔ اور ان کا خیال ہے کہ جب یہ سباع موحدین کے پاس جاتا تھا تو وہاں کے قاصدین ہدیہ کے طور پر قرآن کے لئے ایک دینار رکھتے تھے۔ جو کہ دینار کے وزن کا ہوتا تھا اور میں نے اپنے بعض سرداروں سے سنا ہے کہ یہ لقب ان کے ابا موحدین کی عزت کرنے کی وجہ سے ہوتا تھا۔ جب وہ انہیں انعام دیتا تھا ایک دینار وہ ان کے پاس سے دور ہوتا آخر کار انہوں نے اس پر صلح کر دیا اور اولاد سباع کی سرداری اولاد یعقوب بن سباع میں تھی تو ہم سباع اور پھر حسن کی اولاد میں آ گئی۔ پھر سلطان ابو الحسن بنی عبد الواد کے ممالک پر غالب آ گیا اور انہیں مغرب کی طرف لے گیا اور ان کی حکومت ابو الکمال بنی عامر بن ثابت کو حاصل ہو گئی۔ جو حسن کا نام زادہ تھا اور وہ آٹھویں صدی کے وسط میں سلطان ابو الحسن کے الجزائر میں (جو تونس کے پاس ہے) آنے کے وقت طاعون جارف سے ہلاک ہو گیا۔ پس اس نے ابراہیم بن نصر کو ان پر حکمران بنا دیا اور ان کی سرداری ہمیشہ اسی کے پاس رہی۔ یہاں تک کہ وہ آٹھویں صدی کے وسط میں سلطان ابو عنان کے افریقہ سے لوٹنے کے بعد فوت ہو گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور ان کی سرداری اس کے بیٹے سالم نے سنبھالی اور یہ لوگ ٹیکس ادا کیا کرتے تھے اور ان کے بعد الجزائر کے حکمرانوں کو بھی دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آٹھویں صدی میں ابو حمو کے خلاف ابو زیان اور حصین کی بغاوت ہوئی۔ کہ زناتہ نے عربوں کی ہوا اکثر کی۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور اس دور میں ان کا سردار سالم بن ابراہیم بن نصر بن حنیش بن ابی حمید بن ثابت بن محمد بن سباع تھا۔ پس اس نے جنگ میں خوب قوت سے دفاع کیا اور ابو حمو نے محاصرہ کیا اور اس نے کئی بار سے اور زیادہ دور مرینی تلمسان پر غالب آ گئے۔ تو وہ ان کے ساتھ ہو گیا اور ان کے پاس پہنچا اور وہ مغرب میں ان کے پاس گئے پھر سلطان عبد العزیز فوت ہو گیا اور ابو حمو اپنی حکومت کی طرف واپس آ گیا اور حصین کا قاتل بن گیا۔ پس سالم اس سے ڈر گیا اور اس نے ابو زیان کو طلب کیا اور اسے الجزائر پر حاکم مقرر کر دیا اور ابو حمو کو اس کے مقابلہ پر کیا۔ تو اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور سالم اپنی جماعت کو وہیں سے آیا اور ابو زیان سے الگ ہو گیا۔ جیسا کہ ہم سب کے حالات میں بیان کریں گے پھر ابو حمو اس کے مقابلہ میں گیا اور جبل متیجہ میں اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے اپنے عہد کا پابند کیا۔ پھر اس نے اس سے عہد شکنی کی اور وہ اسے گرفتار کر کے اور قیدی بنا کر تلمسان لے گیا اور نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا اور اس کا اثر مٹ گیا اور شدی دوا سے ریاست کی جس کے ثعالبہ اہل تھے پھر اس نے اس کے بھائیوں بھتیجوں اور خاندان کو قتل کرنے قید کرنے اور لوٹنے کے لئے دیکھا کیا یہاں تک کہ وہ مٹ گئے واللہ یخلق ما یشاء

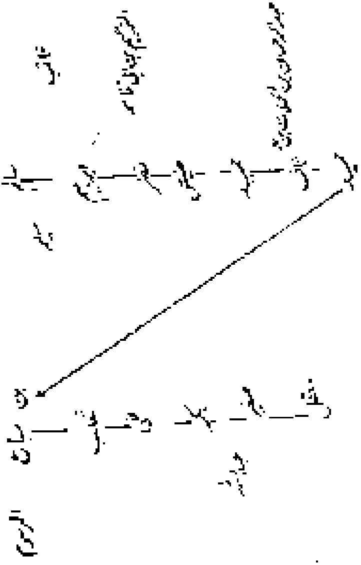

قبیلۂ منصور اور منصور بن عکرمہ کی اولاد [illegible] ہیں [illegible] مغرب اقصیٰ کی [illegible] لیا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] ہیں۔ اولاد حسن [illegible] ابوالحسن یہ دونوں کے بھائی ہیں [illegible] کی اولاد [illegible] ہیں اور یہ دونوں [illegible] بھائی ہیں اور ان دونوں بھائیوں کے سب [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] سے نکالی ہی [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] کی اولاد [illegible] ہیں اور [illegible] پر غلبہ حاصل ہے [illegible] کے [illegible] ان کی [illegible] بن علی بن [illegible] کی اولاد [illegible] سے بھائی [illegible] ان کے [illegible] ان کے بھائی [illegible] ان کے [illegible] کامل

تھی اور یعقوب بن عبدالحق اور اس کے بیٹے یوسف کے زمانے میں بنو مرین کی ان کے ساتھ [illegible] جنگیں ہوئیں اور قریب ہی مرین کے [illegible] میں یوسف بن یعقوب [illegible] کا [illegible] مراکش سے [illegible] ان پر حملہ آور ہوا اور جب اس نے [illegible] کا محاصرہ کرتے ہوئے [illegible] میں قیام کیا تو اس نے [illegible] کے [illegible] اطراف مغرب [illegible] اور [illegible] کے درمیان سے [illegible] تک [illegible] بنا لیا اور ان [illegible] میں عبدالوہاب بن [illegible] تھا۔ [illegible] کے بڑے والیوں میں سے تھا اور عبدالوہاب اور یوسف کے درمیان [illegible] ہوئیں جن میں سے ایک جنگ میں عبدالوہاب مارا گیا۔ پھر یوسف بن یعقوب بھی مر گیا اور بنو مرین مغرب کی طرف واپس آ گئے اور انہوں نے اس سے بدلہ لیا [illegible] اطاعت پر قائم ہو گئے اور وہ بہت فرمانبردار [illegible] [illegible] تھے یہاں [illegible] عظمت [illegible] اور جب غالب آ گئے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] تھے۔ [illegible] [illegible] کے [illegible] اور جب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اس اختلاف میں [illegible] ان کے اور بنو مرین کے درمیان [illegible] مغرب میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے خلاف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

درعہ: [illegible]

ہیں اور اس کے سامنے ضبابیہ کا جنوبی قبیلہ ہے اور اس کے آخر میں مکورہ کے پہلو میں جبل ابن حمیدی ہے پھر وہاں سے دوسرے پہاڑ مڑتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے سامنے ہیں۔ یہاں تک کہ مرہ کے سامنے بادس تک جا پہنچتے ہیں اور مغرب میں کا جزیرہ مل جاتا ہے۔ شمالی قبلہ اور مشرق کی جانب سے پہاڑ اور مغرب میں اور جنوب کی طرف سے سمندر گھیرے ہوئے ہیں اور ان پہاڑوں اور میدانوں کے درمیان بربریوں کی اتنی قومیں آباد ہیں جن کو ان کے خالق کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا اور ان پہاڑوں کے درمیان تنگ گھیرے ہوئے چند راستے ہیں اور ان آنے والے قبائل کے مقابل میں کاندہ ہے اور وادی درعہ کا علم جبل اس اور بلاد سوس کے درمیان صحرا اور ریت تک چلا جاتا ہے اور نون وادان کے درمیان سمندر میں جا گرتا ہے اور اس میں محلات بنے ہوئے ہیں جن کے کھجوروں کے درختوں کا شمار نہیں ہو سکتا اور ان کا دار الخلافہ تامدنت شہر ہے۔ جو بہت بڑا ہے اور تاجر لوگ جنس کا رنگ حاصل کرنے کے لئے اور اس کے نکلنے کے انتظار میں وہاں آتے ہیں اور اس علاقے میں اور اس کے بالمقابل جبل کے میدان میں جو قبیلے رہتے ہیں کہ جیرہ کی جگہ ہے اور اولاد حسین کو تسلط حاصل ہے اور انہوں نے ان پر ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور انہیں سلطان کی جاگیروں سے جاگیریں حاصل ہیں اور ان کے پڑوس میں مغرب کی جانب الخم [illegible] رہتے ہیں جو اولاد حسان میں سے ہیں اور انہوں نے اس جہت [illegible] پر ٹیکس لگائے ہوئے ہیں۔

احلاف اور احلاف ذوی منصور میں سے ہیں جو العمارنہ اور المنبات ہیں اور ان کے اوطان مشرق کی جانب اولاد حسین کے پڑوس میں ہیں اور جنگل میں ان کی چراگاہیں ہیں اور نخیلات اور ان کا صحرا اور اصل میں سوس اور وطاوادر تازی کے محلات اور طویہ اور مصامہ بھی شامل ہیں اور انہوں نے ان سب پر ٹیکس لگائے ہوئے ہیں اور ان میں شاوی جو سیریں بھی شامل ہیں اور ان کے اور اولاد حسین کے درمیان جنگ جاری ہے اور جنگ میں انہیں عصبیت اکٹھا کر لیتی ہے اور عمارنہ کی سرداری مظفر بن ثابت بن مخلف بن عمران کی اولاد میں ہے اور سلطان ابو عنان کے عہد میں ان کا سردار طلحہ بن مظفر اور اس کا بیٹا زبیر تھا اور اس دور میں محمد بن زبیر اور اس کے بھائی موسیٰ کو حاصل ہے اور العمارنہ میں فلاں بن مخلف کی اولاد سرداری میں ان کی معاون ہے۔ جن میں سے محمد العائذ ہے اور اس دور میں ان میں سے سلیمان بن ناجی جنگل میں چراگاہ تلاش کرتا پھرتا ہے اور صحرا کے محلات اور قافلوں سے ٹیکس وصول کر کے بہت جنگیں کرتا ہے اور المنبات کی سرداری اس دور میں محمد بن عبید بن حسین بن یوسف بن فرج بن صبا کو حاصل ہے اور سلطان ابو عنان کے زمانے میں اس سے پہلے اس کے بھائی کو حاصل تھی اور سرداری میں اس کی معاونت ان کا عم زاد عبداللہ بن الحاج بن ابی البرکات [illegible] کرتا ہے اور المنبات اور العمارنہ جب اکٹھے ہو جائیں تو اس زمانے میں اولاد حسین سے زیادہ ہو جاتے ہیں اور بنو مرین کی حکومت کے آغاز میں المنبات کو کثرت حاصل تھی اور بنی عبد الواد کے ساتھ ان کا اتفاق تھا اور سجلماسہ کی فتح اور موحدین کے ہاتھوں سے نکل کر اس پر قبضہ کرنے میں یغمراسن بن زیان ان کا ہمراہ تھا۔ پھر اس پر بنو مرین غالب آ گئے اور انہوں نے اپنے سرداروں میں سے ان کو قتل کر دیا اور بنی عبد الواد کے ساتھ جنگ کی پھر وہ اس کے بعد المصوبت پر ان کی صحرائی چراگاہوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں قتل کر دیا اور اس وجہ سے ان کی تعداد میں آخر تک کمی واقع ہوئی سو اللہ مالک الامور لا رب سواہ

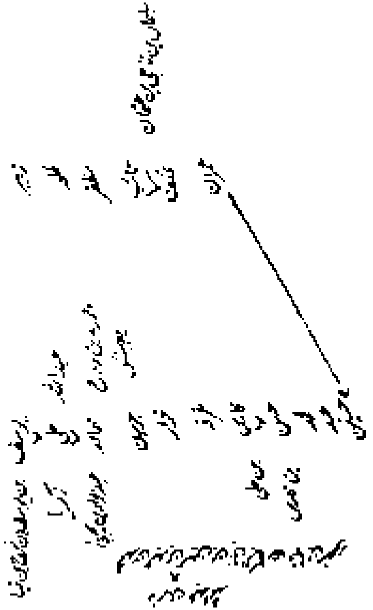

بنو [illegible]: اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ قتادہ بن محمد ذوی [illegible] اشراف سے اور [illegible] ہیں اور اسی طرح ان میں سے ابو نمی اور اولاد ابو نمی ہیں اور ان کے [illegible] نے ان کے بھائیوں ذوی منصور اور عبداللہ کے ساتھ [illegible] کے [illegible] میں متعدد میں الصعید تک ہیں۔ یہاں تک کہ صاحب اسوان علی بن [illegible] نے [illegible] کے بعد ان سے مدد طلب کی اور عربوں کی فوج میں ان سے [illegible] نے اس کی خوب امداد کی ہے۔ [illegible] کے میدان اور پہاڑوں میں ان کے اور [illegible] کے [illegible] بدوؤں کے درمیان ایک طویل جنگ ہوئی جس میں ان [illegible] نے قتادہ سے مدد مانگی تو انہوں نے اس کی مدد کی اور [illegible] ہاتھوں کے ساتھ ان کی طرف چل پڑے [illegible] ہونے کی وجہ سے ان کے ٹھکانوں میں چلے گئے اور انہیں [illegible] دیا اور ان کے جنگل میں ان کی [illegible] اور [illegible] پر غالب آ گئے اور انہیں اپنے [illegible] میں شامل کر لیا اور [illegible] اور ان کے ٹھکانوں میں جو [illegible] تھے ان پر بھی قبضہ کر لیا اور [illegible] کی طرح ان پر [illegible] لگا دیئے۔ یہ مقام وادی [illegible] ہے۔ جہاں پہاڑ سے نیچے اترا جاتا ہے اور ان کے [illegible] اور وادی کے [illegible] کے درمیان تعلق پایا جاتا ہے۔ جہاں

پر مشہور قلعہ مرسلہ یا قبلہ پایا جاتا ہے اور یہاں سے بنی حسن کی ارباد کے زوایا تک قبلہ کی سمت ایک دن کی مسافت ہے اور وہ وادی نول کو تنگ کرتا جاتا ہے۔ جہاں سے وہ جبل نکیسہ کو مغربی جانب جاتا ہے اور اس کے اور ... کے درمیان ایک دن کا سفر ہے اور عرب ان پر غالب نہیں آ سکتے۔ وہ صرف اس کے نواح میں میدانوں پر غالب آتے ہیں اور موحدین کے عہد میں یہ علاقے ان کی عملداری میں شامل تھے اور جب موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو یہ مقامات حکومت کی دسترس اور سلطان کی حکمرانی سے باہر نکل گئے۔ سوائے ان مقامات کے جہاں بنی یدر کی حکمرانی تھی۔ ہم قبل ازیں ان لوگوں کا ذکر کر چکے ہیں اور علی بن یدر اس کے علاقوں کا مالک تھا اور اس کی فوج ایک ہزار سوار پر مشتمل تھی اور اس کے بعد اس کا بھائی علی بن حسن حکمران بنا اور عبدالرحمن کے غالب آنے کے بعد ان کے ساتھ اس کی جنگیں جاری رہیں اور [illegible] میں اور اس کے بعد انہوں نے آتے ہی اور پہلے تھیں اور اس نے ان کے سردار کے بھتیجے محمد کو ... اور اس کے بعد [illegible] میں تارودنت میں انہیں قتل کر دیا اور سوس کے متعلق ... کے ساتھ بنی مرین نے کئی جنگیں لڑیں اور یعقوب بن عبدالحق ایک معرکے میں جس میں شبانات بھی تھے۔ بنی مرین کے ساتھ بنی حسان پر غالب آ گیا اور ان میں کئی لوگوں کو قتل کر دیا اور اس کے بعد یوسف بن یعقوب نے ان کا محاصرہ کر لیا تو وہ جنگ سے رک گئے اور اس نے ان پر ... اور یوسف بن یعقوب نے دوسری دفعہ [illegible] میں ان میں خونریزی کی اور اس کی فوجوں نے ان کے ساتھ کئی روز تک جنگ کی اور بنو عبدالواد میں سے بعض ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ پس وہ بھی ان کی طرف آ گئیں اور مسلسل جنگیں ہوئیں جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے۔

اور جب مغرب میں زناتہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور سلطان ابوسعید کا بیٹا ابوعلی سجلماسہ پر قابض ہو گیا اور اس کے ذریعے اپنے باپ کی حکومت کا کچھ حصہ پایا تو اہل سوس کے یہ عرب جو شبانات اور بنی حسان سے تھے۔ اس سے ملنے گئے اور انہوں نے اسے ان علاقوں پر قبضہ کرنے کی رغبت دلائی کیونکہ اس نے اپنے وطن اور ملک کی سرحد ... پس جنگ شروع کی اور تارودنت کی بستیوں میں داخل ہو گیا اور علی بن حسن اور اس کی آل جبال نکیسہ کی طرف ... کے پاس بھاگ گئے پھر وہ واپس آ گیا اور سلطان ابوالحسن پھر تمام مغرب پر قابض ہو گیا اور ... نے اسے بھی سوس کے علاقوں کی رغبت دلائی تو اس نے اپنی فوجیں اور اپنا سالار رحمون بن ابراہیم بن یعلی جو بنی ... میں سے تھا ان کے ساتھ بھیجا پس اس نے ان پر قبضہ کر لیا اور بلاد سوس سے جنگ کا ٹیکس لیا اور ٹیکس میں ان کا انتظام کیا پس اس کا حال مدت تک درست رہا پھر سلطان ابوالحسن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ تو یہ ٹیکس بھی ختم ہو گیا اور سوس بھی اپنی پہلی حالت پر آ گیا اور آج وہ حکومت کا تحت ایک کھلا شہر ہے اور عرب اس کے ٹیکس کو آپس میں تقسیم کرتے ہیں اور اس کی رعایا مصامدہ اور صنہاجہ قبائل سے ہے۔ ان میں سے ٹیکس دینے والے قبائل اور کھیتی کرنے والے اپنے ٹیکس عربوں کے ... کے طور پر تقسیم کرتے ہیں۔ جیسے کہ ... سوس ... اور ... کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جو ملطہ میں سے شبانات کے ساتھ ہیں اور اس عہد میں ان کا یہی حال ہے اور بنی حسان کی سرداری ابوالخلیل بن عمر بن عفیر بن حسن بن موسیٰ بن حامد بن سعید بن حسان بن مختار کی اولاد میں ... بن ابی بکر بن سلیمان بن الحسن بن زیان بن الخلیل اور اس کے بھائیوں کو حاصل ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ شبانات کی سرداری ان میں سے کس کے پاس ہے۔ پس وہ

[illegible] پکارے جاتے ہیں اور [illegible] القابات [illegible]

[illegible] ماشاء اللہ

[illegible]

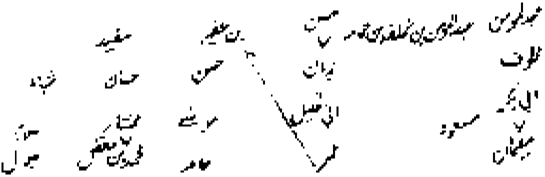
عبدالمومن
عبدالمومن بن خلف
زیان
ابی
عمر
مسعود
حسن
عامر
حسان

باب : ١٠

بنی سلیم و بنی منصور

چوتھے طبقے میں سے بنی سلیم و بنی منصور کے حالات اور ان کے بطون کا شمار اور انساب کا تذکرہ اور ان کی حکومت کا آغاز و گردش احوال

سب سے پہلے ہم بنی کعب کے ذکر اور ان کے حالات سے آغاز کرتے ہیں۔ بنو سلیم کا بطن مضر کے وسیع ترین بطون میں سے ایک وسیع اور بڑی بیوت والا بطن ہے اور ان کے ٹھکانے نجد میں ہیں اور وہ بنو سلیم بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس ہیں اور ان میں بہت سے قبائل ہیں اور جاہلیت میں ان کی سرداری بنی شرید اور [illegible] اور بنی قطبہ بن عطیہ بن خفاف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم کو حاصل تھی اور عمرو بن الشرید [illegible] اور اس کے بیٹے صخر اور معاویہ تھے اور خنساء [illegible] کا باپ تھا اور ان کا [illegible] عباس بن مرداس [illegible] تھا۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] آئی ہوئی تھی۔

اور بنو سلیم کے بطون میں سے عطیہ، رعل اور ذکوان [illegible] ہیں۔ جن کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بددعا کی تھی جب انہوں نے آپ ﷺ کے اصحاب کو دھوکے سے قتل کر دیا تھا جن کا ذکر [illegible] کیا اور خلافت عباسیہ کے زمانے میں بنو سلیم کو بغاوت کرنے میں بڑی شوکت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عباسیوں کے ایک خلیفہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ وہ ان میں شادی نہ کرے اور یہ مدینہ میں غارت گری کرتے تھے اور بغداد سے ان کی طرف فوجیں بھیجی جاتی تھیں اور ان پر حملہ کیا جاتا تھا اور یہ جنگلوں میں بھاگ جاتے تھے اور جب قرامطہ کا ظہور ہوا تو یہ بنو عقیل بن کعب کے ساتھ ابو طاہر اور اس کے بیٹوں کے حلیف بن گئے۔ جو قرامطہ میں سے بحرین کے امراء تھے۔ پھر جب قرامطہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو شیعوں کی دعوت پر بنو سلیم بحرین پر غالب آ گئے۔ اس وجہ سے کہ قرامطہ کی اطاعت پر تھے۔ پھر [illegible] بنی تغلب بن [illegible] کے ایام میں دعوت عباسی کے ذریعے بحرین پر غالب آ گئے اور انہوں نے بنو سلیم کو وہاں سے نکال باہر کیا۔ جس پر یہ صعید مصر میں چلے گئے اور المستنصر نے اپنے وزیر یازوری کے تحت انہیں معز بن بادیس سے لڑنے کے لئے افریقہ بھیج دیا جیسا کہ ہم پہلے اسے بیان کر آئے ہیں۔ یہ بنو ہلال کے ساتھ چلے گئے اور برقہ اور جہات طرابلس میں ایک مدت تک مقیم رہے پھر جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔ یہ افریقہ چلے گئے اور اس عہد میں افریقہ اور اس کے گرد و نواح میں ان کے چار بطون تھے۔ زغب، ذباب، ہیب اور عوف۔

زغب: زغب کی نسبت کے متعلق ابن الکلبی کہتا ہے کہ وہ زغب بن نصر بن خفاف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم ہے اور ابو محمد التجانی اپنے سفرنامہ میں تونسیوں کے مطابق لکھتا ہے کہ زغب بن ناصر بن خفاف [illegible] بن خفاف ہے اور اس نے خیال کیا ہے کہ ذباب اور زغب الاصغر [illegible] ہیں [illegible] اور ابو الحسن بن سعید کہتا ہے کہ وہ زغب بن مالک بن بہثہ بن سلیم ہے۔ اور حرمین کے درمیان تھے اور اب وہ افریقیہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں۔

ذباب: اور ذباب بنی مالک بن بہثہ کے نسب [illegible] کہا جاتا ہے اور [illegible] محمد التجانی نے ان کا ایک دوسرے کے قریب ہونا بتایا ہے اور شاید یہ ٹھیک ہی ہے اور ابن سعید نے ایک جگہ ساقط کر دیا ہے۔

حبیب: اور حبیب [illegible] بن سلیم ہے اور ان کے محلے [illegible] برقہ سے لے کر [illegible] افریقیہ کے نزدیک تک ہے۔ [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] اور ان میں سب سے پہلے [illegible] اور [illegible] تھے اور دو [illegible] تھے جنہیں [illegible] اور تاریخ کی طرف [illegible] ہوئے اور ان کی [illegible] بہت [illegible] ان دونوں قبیلوں [illegible] کے کام [illegible] مشہور تھے اور حبیب کے تمام [illegible] ہو گئے اور بعض نے ان کے [illegible] کے سوا کوئی [illegible] باقی نہ رہی [illegible] اور تجارت کرتے تھے اور ان [illegible] کے ساتھ [illegible] بھی تھی [illegible] اور [illegible] نے بہت شہرت پائی لیکن [illegible] ان کا نسب [illegible] کہتے ہیں کہ وہ [illegible] تھا اور [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] ان کی تعداد بہت قلیل تھی اور [illegible] کے لیے [illegible] گئی۔

عوف: اور عوف [illegible] سلیم ہے اور ان کے [illegible] ہیں اور ان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں اور [illegible] کے درمیان ہیں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] بیان ہوا ہے اور [illegible] دو بھائی ہیں [illegible] اور [illegible] کے درمیان ہیں [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ان سب کے ساتھ [illegible] بیان کریں گے اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ [illegible] کے پیچھے جاتے ہوئے [illegible] ہو گئے تھے اور جب [illegible] اور اس کے باپ کی [illegible] تو وہ ان کے پاس مہمان اترے اور [illegible] تو انہوں نے [illegible] پایا تو وہ ان کو مہمان بنا [illegible] کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور ان کے [illegible] نے ان کی عزت کی اور اسی وقت [illegible] اور [illegible] کی جنگ ہوئی تھی جیسا کہ ہم ان

کے حالات میں بیان کریں گے اور بنو سلیم ان لوگوں میں شامل تھے۔ جن [illegible] العرب اور اعراب بالکل [illegible] منتشر ہو گئے تھے۔ پھر یہ [illegible] ان کے پاس چلے گئے اور ان کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں تو قراقش نے کعب کے اتنے آدمی قتل کر دیئے اور وہ [illegible] کی طرف بھاگ گئے اور انہوں نے یعقوب [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے [illegible]۔ [illegible] طلب کی لیکن انہوں نے ان کی مدد کی۔ یہاں تک کہ [illegible] اس جنگ کو قراقش اور اس کے بعد ابن غانیہ نے ہلاک ہونے کی جگہ سے [illegible] اور شخصی حکومت کو افریقیہ میں [illegible] حاصل تھا اور جب قراقش ہلاک ہو گیا اور ابن غانیہ کی جنگ ابو محمد بن ابی حفص کے ساتھ شروع ہوئی تو بنو سلیم افریقیہ کے [illegible] ابو محمد کی طرف لوٹ آئے اور ابن غانیہ ریاح کے زواودہ میں تھا اور ان کا سردار مسعود البلط [illegible] سے جنگ کر کے ان کے ساتھ [illegible] اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے امیر زکریا نے افریقیہ کی حکومت کو اپنے لیے مخصوص کر لیا تو [illegible] کی طرف لوٹ آئے اور [illegible] زواودہ کے ساتھ ہو گئے اور جب ابن غانیہ کی جڑ کٹ گئی تو اس نے ریاح کو افریقیہ سے نکالنے کا عزم کر لیا کیونکہ یہ [illegible] فساد [illegible] تھے [illegible] اور علاقے کو اجاڑ دیا۔ یہ وہاں بنو عوف بن سلیم کے بطن [illegible] تھے [illegible] ان میں [illegible] تھے [illegible] نے ان سے حسن سلوک کیا اور مرداس کی مدد کی ان دونوں [illegible] اولاد [illegible] میں تھی اور اس کے بعد اس کے بیٹے یوسف اور ان کے بعد [illegible] کو [illegible] اور مرداس کی سرداری [illegible] بن یعقوب بن کعب کی اولاد کو حاصل تھی اور ان کے افریقیہ میں داخل ہونے کے وقت علاق کی سرداری المعز اور ان کے بیٹوں میں سے رافع بن حماد کو حاصل تھی اور اس کے بیٹوں میں سے رافع [illegible] کو حاصل تھی اور اس کے پاس اس کے دادا کا جھنڈا بھی تھا جس کے ساتھ وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ [illegible] سلطان نے ان سے مدد طلب کی اور انہیں [illegible] ان کے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] اور انہوں نے ریاح کے زواودہ [illegible] کی [illegible] اس سے [illegible] تمام [illegible] افریقیہ [illegible] حاصل تھا [illegible] شیخ ابو محمد بن ابی حفص کے زمانے [illegible] مسعود بن سلطان کی [illegible] کے [illegible] حاصل تھے۔ [illegible] ان کے پاس آ [illegible] انہیں [illegible] اور انہوں نے زواودہ کو [illegible] میں [illegible] دیکھا تو وہ بہت [illegible] حاصل کرنے کی [illegible] ان سے جنگ کر کے ان پر غالب آ گئے اور [illegible] سلطان کو قتل کر دیا اور جنگ مسلسل جاری رہی حتیٰ کہ جب امیر ابو زکریا ان کے پاس گیا تو [illegible] ان کے [illegible] کی وجہ سے [illegible] زواودہ کی جنگ کے خلاف متحد ہو گئے اور ان کے لیے [illegible] اور ان کے [illegible] کے درمیان بار بار جنگیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان کو افریقیہ سے ان کے [illegible] کی طرف نکال دیا [illegible] قسنطینہ اور بجایہ سے الزاب اور [illegible] کے مضافات تک ہیں۔ پھر انہوں نے جنگ سے [illegible] اور سب [illegible] جہاں [illegible] قریہ [illegible] پر قابض ہو گئے اور سلطان نے ان سے حسن سلوک کیا اور عطیات کے رجسٹر میں ان کے نام درج کر لیے اور ملک میں سے کوئی چیز بطور [illegible] اور ان [illegible] کے لیے [illegible] اور ان کی قوم کو مخصوص کیا اور [illegible] ان کے ساتھ قائم تھے اور افریقیہ کے [illegible] زواودہ [illegible] ان کے [illegible] الزاب اور بجایہ اور قسنطینہ کے مضافات کی طرف

زوال پذیر [illegible] حکومت [illegible] اور [illegible] کے [illegible]
میں [illegible] سلطان [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] شیخ [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible] مغرب [illegible]
قسمت [illegible]

[illegible]
[illegible]

تو [illegible]

[illegible]

[illegible] ابو الحسن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] طرف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

نے صاحب بجایہ کی مدد کرنے کے بارے میں بنی سے جھگڑا کیا اور سلطان ابواسحاق سے رابطہ کر لیا اور انہیں اس بات کی وجہ سے ناراض کر دیا اور دولت کے ظہور کے وقت اس کے ساتھ مل گئے۔ اس کے حالات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور احمد فوت ہو گیا اور سرداری [illegible] اور اس میں تمام [illegible] اور ان کے لڑکوں کی ایک جماعت تھی اور [illegible] قوم کی ایک عورت [illegible] سے ابوالخلیل اور ابوالفضل تھے اور [illegible] سے [illegible] عبدالکریم [illegible] اور عبدالعزیز تھے اور جب محمد فوت ہو گیا تو اس کے بعد ان کی حکومت ابوالفضل نے سنبھال لی اور اس کے بعد اس کے بھائی ابوالخلیل بن احمد نے اور احمد کے بیٹوں کی سرداری ان کی قوم پر غالب آ گئی اور انہوں نے اپنے بھائیوں کے تمام بیٹوں سے ناطہ توڑ لیا اور اس عہد تک ان کے درمیان چودھراہٹ کرتے رہے اور جب دولت کی [illegible] تھا اور معاملہ [illegible] ابوالفضل بن یحییٰ [illegible] بادشاہ ہو گیا اور سلطان ابواسحاق پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا۔ جیسا کہ ہم اس کے مقام پر اس کا ذکر کریں گے اور ابوحفص اور اس کا چھوٹا بھائی قلعہ سنان میں گئے جو ہوارہ کے قصبوں میں سے ایک قصبہ ہے اور ابوالخلیل بن احمد [illegible] کی حکومت کے قیام میں بہت اثر و رسوخ حاصل تھا۔ پس اس نے اس [illegible] اور جب اللہ نے اسے [illegible] کے مقابلہ میں حکومت دی تو اس نے اس کی سرداری کو اس کی قوم پر مستحکم کر دیا۔ پس ابوالخلیل نے [illegible] ان کی حکومت [illegible] میں [illegible] کی اور ان سے آخری آدمی عبدالرحمن بن شیخ [illegible] بجایہ میں [illegible] جب امیر ابوزکریا بن سلطان ابی اسحاق نے اس کے چچا سلطان ابوحفص [illegible] سے الگ ہو کر بجایہ کی جانب [illegible] طلب کرتے ہوئے اور تونس کی حکومت کے متعلق رغبت دلاتے ہوئے اس کے پاس گیا اس سے اس کا مقصد اپنی سرداری کو بڑھانا تھا لیکن وہ اپنے ارادے کی تکمیل سے قبل ہی مر گیا اور بجایہ میں دفن ہوا اور اس کے مرنے کے ساتھ ہی اولاد شیخ کی سرداری کا خاتمہ ہو گیا۔

اور مغرب میں ابوالخلیل سرداری کے لئے مختص ہو گیا اور اس کے اور سلطان ابوحفص کے درمیان خوف کی فضا پیدا ہو گئی۔ تو اس نے اپنی جگہ کم سن بیٹے محمد بن عبدالرحمن بن شیخ کو مقدم کیا اور کئی روز تک اس سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے اطاعت اختیار کر لی اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے احمد نے اس کی سرداری سنبھالی اور اس کی سرداری قائم رہی اور سلطان ابوسعید نے اسے [illegible] تو وہ اس کے قید خانے میں ہی ہلاک ہو گیا اور اس کے بھائی عمر بن ابوالخلیل [illegible] اس کے ساتھ ہوارہ ابن عبید بن احمد بن کعب نے جنگ کی یہاں تک کہ ہوارہ ہلاک ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور جب عمر ہلاک ہو گیا۔ تو اس کی قوم کی سرداری اس کے بھائی احمد بن ابوالخلیل نے سنبھالی اور اس نے [illegible] اور حمزہ کی [illegible] کے بھائی عمر کا بیٹا تھا اور عمر ایک کمزور اور عاجز آدمی تھا۔ پس [illegible] کے لوگوں نے اپنے عم زاد احمد سے جھگڑا کیا اور وہ [illegible] طلب اور کوشاں تھے۔ جو دوسرے [illegible] میں شامل تھے۔ ان کے نام مجھے یاد نہیں رہے۔ پس انہوں نے لوگوں کو یہ ترغیب دی کہ ان کی قوم [illegible] کو حکومت حاصل نہیں اور ابوالخلیل نے بیٹے محمد سے [illegible] تھی اور وہ مسلسل [illegible] ہے۔

ہوارہ: اور جب ہوارہ ابن عبید بن احمد کو غلبہ حاصل ہوا اور اس کا کینہ اور سرکشی بڑھ گئی اور اس کا بہت برا اثر پڑا تو عوام کے دلوں میں اس کے متعلق جوش پیدا ہو گیا۔ پس وہ [illegible] تونس چلا گیا اور جمعہ کے روز مسجد میں موذن سے پہلے داخل ہو گیا تو لوگوں نے موذن سے پہلے مسجد میں آنے پر اسے ٹوکا اور ایک نمازی نے بھی اس بارے میں کہا تو اس نے جواب دیا کہ

میں موزوں کے ساتھ خلیفہ کے آگے آگے چلا جاتا تھا جس میں کسی جامع مسجد میں حکم کرتے ہوئے آ نکلا تو لوگوں کو یہ بات بری لگی تو انہوں نے اسی وقت اس پر حملہ کر کے اسے مسجد میں قتل کر دیا اور اپنے شہر سے حکومت کو ختم کر دیا اور اس کا یہ واقعہ مشہور ہے اور اس کے بعد سلطان نے اس کے بھائی سلیمان اور اس کے عم زاد حسن بن محمد علی بن احمد کو قتل کر دیا اور بنو کعوب کی سرداری محمد بن ابی اللیل کے سپرد اور مراح بن عبید اور ابو حمزہ عمر کے بیٹوں نے تصیاتی اور عمرا کی سرداری اور بلاد افریقیہ میں اپنے عم زادوں اسماعیل بن قاسم اور ان کے اصحاب سے مراعات کے لیے مخصوص ہوئی اور قتل ان کے علاوہ تھے اور ۷۲۳ھ میں محمد بن ابو اللیل اور اس کے بھائی کا بیٹا طلقان کے ہاتھ قتل ہو گئے اور عثمان بن ابو دبوس نے اس کی جگہ بنی ذباب سے جو اس کے پاس آیا اور وہ اسے تونس پر چڑھا لایا اور اس نے مدینہ الحضرہ کے باہر پڑاؤ کیا اور وزیر ابو عبداللہ بن یروکین ان کے مقابلہ میں نکلا جس نے انہیں شکست دی اور محمد بن ابو اللیل کو گرفتار کر لیا پھر اسے گرفتار کر کے تونس میں قید کر دیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا اس کے بعد ۷۲۳ھ میں سلطان نے اس کو رہا کیا تو اسے بھی ان کے ساتھ قید کر دیا اور ان کا بھائی حمزہ بن عمر بھاگ نکلا جو بنی عامر زکریا بن یحییٰ کی مغربی سرحد کا آخری قلعہ کے پاس سلطان ابو حمو موسیٰ کے وقت گیا اور اس کے ساتھ ابو علی بن کبہ تھا جو بنی سلیم کے شیوخ میں سے تھا اور انہوں نے ابو یحییٰ کو الحضرہ کی حکومت کے بارے میں رغبت دلائی اور وہ اس کی صحبت میں آ گئے اور اس نے ان کے بھائی مرا اور تونس میں سلطان کے داخلہ کے وقت ۷۲۴ھ میں امیر بنا دیا جیسا کہ ہم اس کے حالات بیان کریں گے پھر حمزہ سلطان ابو یحییٰ زکریا ابن اللحیانی سے ملا اور اس نے اس پر مسلسل احسانات کیے لیکن اس نے اسے ٹھکرا دیا اور بجایہ پر قبضہ کر لیا جہاں تک کہ اس کے بھائی نے اس پر حملہ کیا اور سلطان کے پاس چلا گیا اور الحضرہ اور بلاد افریقیہ پر اس کے قبضہ کے بعد ۷۲۵ھ میں بجایہ کا حاکم بنا دیا اور سلطان نے اسے اپنی حکومت کے لیے چن لیا اور حمزہ نے اس کا مقابلہ کیا اور وہ اس کے قرابت داروں کو یکے بعد دیگرے اس کے پاس لے آیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور اس کے بھائی نے سلطان کی خیر خواہی میں فریب کاری کی اور حمزہ نے اس کا مقابلہ کر کے مدد کی اور اس کی خیانت کی خبر مشہور ہو گئی تو سلطان نے اسے اور اس کے بیٹے منصور اور اس کے [illegible] اور معقل بن محمد بن ابو اللیل نے سلطان کے پاس اپنے عم زاد عون بن عبداللہ بن احمد اور حسن بن عبد الواحد اور ابو عبید اور ابو یحییٰ بن محمد بن عامر اور علی بن ابی اللیل بن [illegible] اور محمد بن مسکین اور ابو زید ابن عمر بن یعقوب اور [illegible] سے ابن زعرانی کی قتل کیا تو انہیں اسی وقت ۷۴۰ھ میں قتل کر دیا گیا اور ان کے اعضاء حمزہ کے پاس بھیج دیے گئے تو اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا اور وہ ابو تاشفین سے تلمسان کے محاصرہ میں تلمسان کی فوجوں کے ساتھ ملا اور اس کے ساتھ محمد بن ابی عمران بھی تھا جو ابو ضربہ کے نام سے مشہور ہے اس نے اسے حکومت کا سربراہ مقرر کیا اور ابو تاشفین نے انہیں زناتی فوجوں کے ساتھ مدد دی اور یہ افریقیہ کی طرف چلے گئے پھر سلطان ان کے مقابلے میں نکلا اور انہیں شکست دی اور اس کے بعد حمزہ سلطان ابو یحییٰ کے پاس بہت [illegible] کے اعیان سے قریب پا کر [illegible] اور ابو تاشفین حاکم تلمسان زناتی فوجوں کے ساتھ ان کی مدد کرتا رہا اور ان کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں۔ جو برابر رہیں۔ جیسا کہ ہم اس کی جگہ پر اس کا ذکر کریں گے۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن اور اس کی قوم بنی

[illegible]

[redacted]

مرینی میں سے تھے تلمسان اور مغرب اوسط پر حملہ کر کے ان میں غالب آ گئے اور انہوں نے بنی عبدالواد اور زناتہ [illegible] بنی حمزہ کو جنگ کے آغاز سے تو قبول کیا اور وہ جنگ میں ناکام ہوا کر سلطان ابو یحییٰ نے اس کی سفارش کو قبول کیا اور اس کے جرائم سے معاف کر دیئے اور اسے خاص مقام دیا پس اس نے اس کی بہت خیرخواہی کی اور اس کے سالار محمد بن عبدالحکیم نے افریقہ کی طرف بڑھنے میں اس کی مدد کی اور صحرائی اعراب غالب آ گئے اور حکومت کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور حمزہ [illegible] میں ابو عون نصر بن ابی علی عبدالسلام کے ہاتھوں جو کعب بن ربیعہ کی اولاد سے تھا مارا گیا اور اس کا تذکرہ قبل ازیں بنی کعب میں بیان ہو چکا ہے جو بنی کعب کے بطون میں سے ہے۔ ایک جنگ میں اسے حمزہ [illegible] نے اس کا کام تمام کر دیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عمر نے [illegible] اور ان کی حکومت سنبھالی۔ لیکن ابو اللیل، محمد کے بھائیوں اور اعراب پر غالب آ گیا اور وہ بنی کعب اور محمد بنی یحییٰ [illegible] حکمران بن عمار اور اس کے ہمسر [illegible] اس سے حسد کرتے تھے اور اس سے حکومت چھیننے کے خواہاں تھے اور حسن بن سلامہ [illegible] جو اس کے باپ کا وزیر تھا۔ حکومت میں اس کا مددگار تھا اور انہوں نے اپنے باپ حمزہ کی وفات کے بعد سلطان کے خلاف خروج کیا اور انہیں تمام [illegible] کہ انہوں نے قتل کیا ہے اور [illegible] یہ کام حکومت کی مدد سے ہوا تھا۔ پس انہوں نے تونس سے مقابلہ کیا اور اس کے محاصرے سے اولاد مہلہل اور ان کے اموال کو اکٹھا کیا۔ پھر اختلاف کر کے حکم سے خروج کر گئے اور طالب بن مہلہل اور اس کی قوم سلطان کی طرف چلے گئے اور ان کے تعاقب میں چل پڑا اور قیروان میں ان پر حملہ کر دیا اور ان کے سردار اس کے بیٹے امیر ابو العباس کے پاس اس کے محل میں گئے جو اس کے بیٹے کے خلاف خروج کرنے میں اسے شامل کرتے تھے اور ان میں ان کا وزیر حسن بن سلامہ بھی تھا۔ پس اس نے انہیں گرفتار کر کے قتل کر دیا اور باقی لوگ بھاگ گئے اور دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور ضمانت دی۔

سلطان ابو یحییٰ: اور جب سلطان ابو یحییٰ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے عمر نے حکومت سنبھال لی تو یہ اس سے منحرف ہو گئے اور اس کے بھائی ابو العباس کی مدد کی جو الجرید کا حاکم اور ولی عہد تھا۔ اپنے سواروں کے ساتھ اس کے ساتھ تونس کی طرف جنگ کرنے گئے پس ابو العباس تونس میں داخل ہوا تو اس کے بھائی ابو البقاء خالد بن حمزہ کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح ان کو مدد دی۔ اور خالد افریقہ سے حکومت کے مرکز [illegible] پر مشتمل ایک وفد لے کر حاکم مغرب سلطان ابو الحسن کے پاس گیا اور جب وہ ملک پر قابض ہو گیا تو اس نے راستوں پر فساد کرنے اور ٹیکس لینے سے ان کے ہاتھوں کو روک دیا اور [illegible] شہروں کو ان سے چھین لئے جو ان کے ہاتھوں میں بطور جاگیر کے تھے اور ان کو بلاد مغرب اقصیٰ کے معقل اور [illegible] کے اعراب کے ساتھ ملا دیا پس انہیں اس کا بڑا احساس ہوا اور بگڑ بیٹھے اور اسے بھی ان کے متعلق بدظنی ہو گئی اور [illegible] اپنے جنگلوں سے اطراف پر حملے کرنے لگے پس اس نے یہ بات ان کی طرف منسوب کی اور تونس میں خالد بن حمزہ اور اس کا بھائی احمد اور خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین اور خلیفہ بن ابی زید جو حکیم کے شیوخ میں سے تھا اس کے پاس گئے اور ان کے متعلق اس کے پاس شکایت کی گئی کہ انہوں نے عبدالواحد [illegible] میں سے اولاد [illegible] کے بعض احیاء کو دعوت دی ہے جیسا کہ اس کے حالات میں بیان ہوا ہے اور ہم اسے اس کے موقع پر بیان کریں گے۔ پس اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور ان کی اطلاع قبیلے میں پہنچی تو انہوں نے قطیطہ اور بریدہ میں جنگ شروع کر دی اور بہانے میں آل عبدالمومن کے بقیہ لوگوں پر جو ابو العباس ادریس کی اولاد سے تھے غالب آ گئے

جس کا لقب ابوادریس تھا اور مراکش میں ان کا آخری خلیفہ تھا اور مغرب پر اس کا غلبہ تھا اور اس کا نام احمد بن عثمان بن ادریس تھا۔ پس انہوں نے اُسے خلیفہ مقرر کر کے اس کی بیعت کر لی اور اس پر متفق ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کا چچا اسمٰعیل کے بیٹوں نے جنگ شروع کر دی اور وہ مدت کا جو بان تھا اور اس کا بیٹا محمد ان میں اس کا جانشین بنا پس اس نے اپنی قوم سے مدد مانگی اور تمام لوگوں نے قرابت کے ساتھ جنگ کرنے میں اس سے تعاون کیا اور سلطان ابوالحسن تونس سے ۷۴۹ھ کے آغاز میں ان کے مقابلہ میں گیا تو وہ اس کے آگے بھاگ کھڑے ہوئے اور وہ قیروان میں اترا اور انہوں نے پھر اس سے جنگ کی اور اس کی جمعیت کو منتشر کر دیا اور اس کے اور ان کے بیٹوں سے اپنے خیمے بھر لئے اور سلطان کی شوکت ختم کر دی اور اس کی حکومت کی دھار کند کر دی اور قبائل پر دشمن گر گئی اور قوم میں ان پر غالب آ گئیں اور ابواللیل بن حمزہ فوت ہو گیا اور عمر اپنے بھائیوں کے مقابلے سے عاجز آ گیا اور اس کا بھائی خالد سرداری کے لئے مختص ہو گیا۔ پھر اس کے بعد ان دونوں کا بھائی منصور مختص ہو گیا اور سلطان ابواسحاق بن سلطان ابو یحییٰ پر حاکم تونس غالب آ گیا اور عربوں کے ہاتھ الف جیہ پر پھیل گئے اور حکومت نے تونس جاگیریں دیں یہاں تک کہ وہ القاصیہ پر غالب آ گئے اور انہوں نے ان شہروں کے خراج اور عشر اور سبزوں روانی کی جاگیروں اور کھلوں اور جریدے سے حصہ لیا اور وہ حکومت کے عمال کے درمیان [illegible] کرنے لگے اور انہیں الحضرۃ تک میں چڑھائی کے لئے لایا گیا کیونکہ وہ انہیں حکومت کا محافظ سمجھتے تھے۔ پھر سلطان [illegible] ان کے [illegible] اولاد اسمٰعیل بن قاسم بن احمد کے مقابلہ میں بھیجا اور اس کی ضروریات کو پورا کر کے ان کے درمیان جنگ کروا دی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے امت کو ذلت کے گڑھے سے نکالنے اور خوف اور بھوک کے دکھ سے نجات دینے اور موت کی ظلمتوں سے خیر احتیاط کی طرف کا ارادہ کیا اور سلطان امیر المؤمنین ابو العباس احمد ایدہ اللہ کو خلافت کی وراثت حاصل کرنے کے لئے بھیجا۔ پس اس نے الحضرۃ کے لوگوں کو بھیجی جس وہ اس نے دارالامارت سے جو مغربی سرحد پر تھا۔ نکل پڑے اور حمزہ کی اولاد کا امیر اور منصور بن حمزہ اس کے پاس آئے یہ چوتھا واقعہ ہے۔ جب سلطان ابواسحاق فوت ہوا اور الحضرۃ کا حاکم اور خلافت و جماعت کے عصا کا مالک تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے خالد نے حکومت سنبھالی اور افریقہ کی طرف گیا اور تونس میں زبردستی داخل ہو گیا اور الحضرۃ پر دو سال بعد غالب آ گیا اور اس نے عربوں پر غالب آنے کی وجہ سے اپنی دھار کو تیز کیا اور ان کے ہاتھوں کے مفاسد سے روک دیا پس منصور کو حکومت سے نفرت پیدا ہو گئی اور امیر ابو یحییٰ زکریا بن سلطان نے ان کے بڑا کبیر ابن یحییٰ کو عربوں میں کئی سالوں سے دور باقی امیر مقرر کر دیا۔ جیسا کہ ہم حکومت کے حالات میں سب باتوں کو بیان کریں گے اور ۷۸۳ھ میں اُسے تونس پر چڑھا لایا مگر تونس فتح نہ ہو سکا اور انہیں کچھ بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی اور منصور نے اپنی حالت کا ذکر سلطان سے کیا اور خیر خواہی کے چہرہ [illegible] منقلب ہو گیا اور اس کو قبیلہ کی [illegible] سے کمزور دلی اور حسد کی وجہ سے اس سے جنگ پر پچھتاوا ہوا جس کے نتیجہ ابو یلیل کا بیٹا محمد اس کے پاس گیا اور [illegible] عامر نے اس کا کام تمام کر دیا اور وہ اسی روز ۷۸۴ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جمعیت منتشر ہو گئی اور اس کے بعد ان کی حکومت اس کے بھتیجے صولہ بن خالد بن حمزہ نے سنبھالی اور اس کی مدد اسی عمر کی اولاد کر رہی تھی۔ پس اس نے سلطان کی خدمت اور خیر خواہی کی کچھ کوشش کی مگر پھر نافرمانی اختیار کی اور اختلاف کی حقیقت سے پردہ اٹھایا اور مسلسل تمرد و فساد اس کا معمول ہوا اور سلطان نے اسے اور اس کی قوم کو ان

کے مصر ان اولاد اسمٰعیل پر فتح دلائی اور ان کی سرداری محمد بن طالب کے لئے تھی۔ پھر صحرائی سرداری ان کے پاس واپس آ گئی اور انہی نے انہیں شیخ عطا کا لقب دے دیا اور عربوں پر ان کے رتبوں کو بلند کر دیا اور ابن عمر ابو الفضل کی اولاد بھی ان کے ساتھ آ ملی اور دیگر ایام میں اولاد حمزہ اختلاف میں بھی رہی اور ۷۹۶ھ میں سلطان بلاد جرید کی طرف گیا تا کہ پہلا پھسلا کر ان کے سرداروں کے سامنے پیش کش کرے اور انہیں اطاعت کا راستہ اختیار کرنے پر آمادہ کرے۔ پس وہ لوگ ان رؤسا کی مدد اور شرائط کے مطابق اسے وہاں سے ہٹانے لگ گئے۔ اس کے بعد ان کے پاس عرب کے دوسرے اور صحرا کے قبائل سے فوجیں واپس آ گئیں اور وہ ان سب پر غالب آ گئے اور اس نے انہیں اس کے اطراف سے نکال باہر کیا اور یہ ان رؤسا کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ کامیاب ہو گیا اور ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور کچھ گرفتار ہو گئے یہاں کے قبائل اور محلات پر قبضہ ہو گیا اور اس نے اولاد حمزہ اور ان کے حلیفوں اولاد حکیم کو المغرب سے باہر نکال دیا اور وہ مغرب کی سمت سے اپنے ملک کی سرحدوں کو پار کر گئے اور شہروں کے بعد منتشر ہو گئے اور شہروں پر رحمت کے دروازے کھل گئے اور ان عربوں کو اقتدار اور حکومت پر ایسا غلبہ حاصل تھا کہ اس ملک پر کوئی غلبہ نہ پا سکتا اور ان کی حیثیت میں بڑی تبدیلی آ گئی اور تعجب تھا کیونکہ وہ عہد اول سے واقف نہ تھے اور دوسری قوتیں دے کر عہد اول سے مقابلہ کر سکتے تھے اور بنی امیہ کی حکومت میں عرب عصبیت کی وجہ سے ایک دوسرے کا مقابلہ کرتے تھے اس کی شہادت مرتدین اور ان کے حلیفوں کے واقعات سے ملتی ہے۔ جو وہ اپنے اعمال کے ساتھ دیکھتے تھے حالانکہ اس عہد میں صدقہ بھی اور عزت کے ساتھ حق کا خواہاں تھا اور اس کے دینے میں زیادہ حقارت اور ذلت نہیں تھی اور بنو عباس کے زمانہ میں جب حکومت مضبوط ہوئی اور عجمی داخل ہو گئے کی جا نہ تھی۔ تو اس کا مقصد انہیں پریشان اور تباہ اور ان کے دربار سے پانی میں بھجوانا تھا اور عبیدیوں کے زمانے میں حکومت کو ضرورت تھی اس لئے انہیں اس جنگ کی طرف مائل کرتے جو ان کے اور بنو عباس کے درمیان جاری تھی اور جب وہ اس کے بعد برقہ اور افریقہ کے علاقوں کی طرف گئے تو وہ حکومت کی پناہ میں کھلے پھرتے تھے اور جب معز بن نے انہیں انتخاب کیا تو وہ ذلت اور رسوائی میں ان کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ زناتہ کے ابوالحسن اور اس کی آمد سے قیروان میں ان کی جنگ ہوئی۔ تو وہ دوسرے عربوں کے لئے مغرب کی حکومتوں کے مقابلہ میں عزت کے راستہ پر چلے۔ پس معقل اور زغبہ نے زناتہ کے بادشاہوں پر ظلم کیا اور مار کھانے کے بعد ان کی تلاش میں حد سے بڑھ گئے تاکہ غلبہ پانے والوں کو اس قسم کی زیادتی سے روک سکیں۔

واللہ مالک

شجرۂ نسب

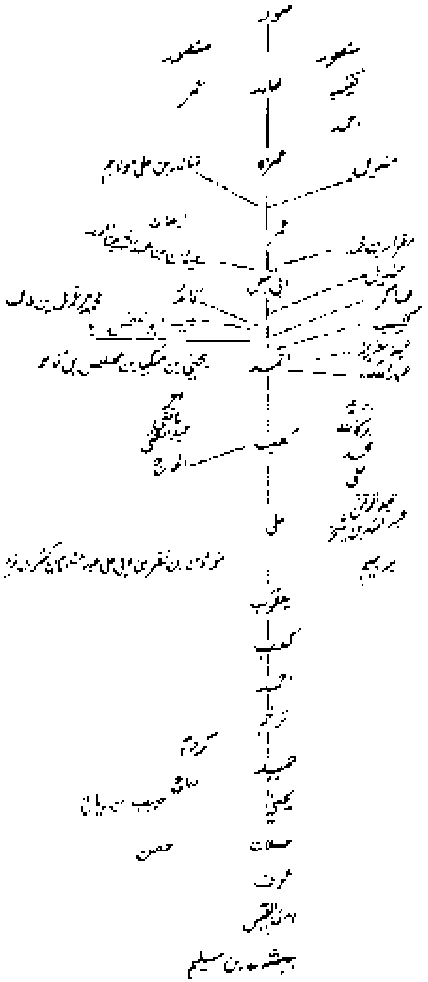
مسعود
منصور
منظور
عابد
عمر
حمزہ
عمر
ابی
علی
یعقوب
کعب
زید
حسن
حارث
امرؤ القیس
جشم بن سلیم

باب : ۱۱

قاسم بن مرا بن احمد

سُلیم کے عالم بالسنہ قاسم بن مرا کے حالات اور اس کا انجام اور گردش احوال

یہ شخص کعوب میں سے احمد بن کعب کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام قاسم بن مرا بن احمد تھا اور یہ ان میں عابد و زاہد تھا اور یہ اپنے دور کے شیخ الفقہاء ابو یوسف الدہمانی سے قیروان میں ملا اور اس سے علم حاصل کیا اور اس کی صحبت اختیار کی اور پھر اپنی قوم میں اپنے شیخ کے طریق کے مطابق تقویٰ اور سنت کی مقدور بھر پابندی کرتا ہوا چلا گیا اور اس نے عربوں کی حالت کو دیکھا کہ وہ راستوں میں فساد اور بغاوت کرتے ہیں۔ تو اس نے ان میں بُری باتوں سے روکنے اور سنت کے قائم کی ٹھان لی اور اس نے اپنے خاندان کو جو اولاد واحد میں سے تھا۔ اس طرف دعوت دی کہ وہ اس کے ساتھ مل کر اس بارے میں جنگ کریں۔ پس اولاد ابوالفضل نے جو اس کے راز دار تھے اسے مشورہ دیا کہ وہ اپنی قوم سے یہ مطالبہ نہ کرے۔ مبادا وہ اس کی عداوت پر آمادہ ہو جائیں اور اس کا کام خراب ہو جائے اور انہوں نے اُسے کہا کہ وہ یہ مطالبہ سُلیم کے دیگر لوگوں سے کرے اور وہ ان لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر اس کے محافظ ہوں گے جو اس پر حملہ کرنا چاہیں گے۔ پس صحرا میں سے مختلف قسم کے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ جو اس کے طریق پر چلتے اور اس کی پیروی کرتے اور اس کے ساتھ رہتے تھے اور ان کا نام جنادہ تھا اور اس نے قیروان اور آس پاس کے بلاد ساحل میں راستوں کی اصلاح کی دعوت کا آغاز کیا۔ اور اسے جس قزاق کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ راستوں میں ڈاکے ڈالتا ہے تو اسے قتل کرنے کے لئے اس کا تعاقب کرتا اور اس نے جمہور قزاقوں کے ساتھ جنگ کی اور ان کے اموال اور خون کو مباح قرار دیا یہاں تک کہ اس نے تمام قزاقوں کو اچھی طرح بھگا دیا اور اس وجہ سے آل حسن پر اس کا بول بالا ہو گیا اور افریقہ میں تونس، قیروان اور بلاد الجرید کے درمیان راستے ٹھیک ہو گئے اور اس کی قوم نے اس کی عداوت پر پکا کر لیا اور جو مہلہل قاسم بن احمد کے بعض آدمیوں نے سلطان تونس امیر ابن حفص کو مشورہ دیا کہ اس آدمی کی دعوت حکومت اور جماعت کے لئے بے عزتی کا باعث ہے مگر اس نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا پس وہ اس کے ہاں سے اس کے قتل کے ارادہ سے نکلے اور ایک روز اسے اپنے دستور کے مطابق اپنے کاموں میں مشورہ کے لئے بلایا اور اس کے ساتھ اپنی قوم کے گھر میں اکٹھے ہو گئے پھر وہ اس سے

الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے اور اسے پیچھے سے محمد بن مہلہل نے جو ابو فرشین کے لقب سے مشہور تھا۔ تیر مار دیا اور وہ قتل ہو کر منہ اور ہاتھوں کے بل گر پڑا اور اولاد ابو الفضل نے غصہ میں آ کر اس کے خون کا بدلہ طلب کیا تو اس دن سے بنو کعب کے قبائل میں افتراق پیدا ہو گیا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ اکٹھے متحد تھے اور اس کے بعد اس کا بیٹا اس کے طریق پر چلا یہاں تک کہ وہ بھی ۷۰۶ھ میں آل حسن کے ایک جوان کے ہاتھوں مارا گیا اور بنو ابو الفضل مسلسل قاسم بن مرا کے خون کا بدلہ طلب کرتے رہے یہاں تک کہ ان میں عمر بن ابو الفضل کے بیٹے حمزہ اور موسیٰ ظاہر ہوئے اور انہیں اپنے قبیلوں کی سرداری مل گئی اور ایک روز اولاد مہلہل بن قاسم نے جنگل میں اپنے سرمائی مقام پر حمزہ اور موسیٰ کے بارے میں اجتماع کیا اور ان کے چچا قاسم بن مرا کے بیٹے شاق نے ان سب کو موت کے گھاٹ اتارنے کی ٹھان لی اور ان میں سے طالب بن مہلہل کے سوا کوئی آدمی نہ بچ سکا کیونکہ وہ ان کے ساتھ موجود نہیں تھا۔ اس دن سے ان دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ میں اضافہ ہو گیا اور بنی کعب کے قبائل منقسم ہو گئے اور حکومت کی اطاعت اور اختلاف میں ایک دوسرے کی مدد کرنے لگے اور وہ اس وقت تک اسی ڈگر پر قائم ہیں اور آج کل بنو مہلہل کی سرداری محمد بن طالب بن مہلہل اور اس کے بھائیوں کو حاصل ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

بنو حصن بن علاق

بنو حصن بطون علاق میں سے ہیں اور حصن یحییٰ بن علاق کا بھائی ہے۔ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اور یہ بھی دو بطن ہیں۔ بنو عقیل اور تمیم اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تمیم حصن سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کی گود میں پرورش پا کر اس کی طرف منسوب ہو گیا ہے اور حکیم کے کئی بطن ہیں جن میں سے بنو طریف بن حکیم بھی ہیں جو حجاز تہامہ میں قصیر بن مقدم بن طریف اور زیاد بن طریف کی اولاد ہیں اور ان میں سے بنو وائل بن قیس اور بنو مطرود بن حکیم بھی ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مطرود سلیم کا قبیلہ نہیں بنا وہ حصن سے تعلق رکھتا ہے۔ جو ہلال بن عامر کا ایک بطن ہے اور کہتے ہیں کہ ان میں سے زید بن ثابت بن فضل بھی ہے جس کا ہلال کے جوانوں میں ذکر آتا ہے اور مطرود سے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ وہ بنی فہم بن عمرو بن قیس بن عیلان بن عدوان میں سے ہیں اور [illegible] میں شمار ہوتے ہیں اور مطرود بنو علاق کے حلیف تھے پھر انہوں نے ان سے قطع تعلق کر لیا اور آل طالب کے حلیف بن گئے اور حکیم کے بطون میں سے آل حمیر بنو [illegible] مقعد اور اجبہات بھی ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ ان کا نسب کیسے متصل ہوتا ہے اور ان میں سے بنو عمیر بن حکیم بھی ہیں اور عمیر کے دو بطن ہیں۔ طاعب اور احمر اور احمر میں سے بنو حمر اور مطین ہیں اور طاعب میں [illegible] اور اولاد قائد میں سے الفرج المراعنت اور اولاد یعقوب بن عبداللہ بن کثیر بن حرقوص بن قائد ہیں اور حکیم اور ان کے دیگر بطون کی سرداری انہی کے پاس ہے اور حکیم کے ٹھکانے اس عہد میں سوسہ اور اقلیم کے درمیان ہیں اور ان میں سے الناصر بھی بنی کعب کے دور میں کبھی اولاد ابو الفضل کے اور کبھی ان کے ہمسر اولاد مہلہل کے حلیف ہوتے ہیں اور ان کی سرداری جو

یعقوب بن عبد السلام [illegible] میں ہے جو [illegible] مروی ہے اور [illegible] کے حالات [illegible] افریقہ کی [illegible] اور قسطنطینہ میں سلطان ابو یحییٰ کے پاس گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے اس نے [illegible] کی طرح [illegible] اس بات سے غصہ آیا [illegible] قبیلہ [illegible] کے خلاف [illegible] سرداری [illegible] اس کے بعد [illegible] بن عامر بن یعقوب [illegible] تک اس کی سرداری پہنچی اور [illegible] جماعت [illegible] کے ساتھ [illegible] اور ان میں [illegible] یعقوب بھی شامل تھا [illegible] طریف میں سلطان ابوالحسن نے [illegible] اور ان میں یعقوب بن عبد السلام کے بیٹے ابوالفضل [illegible] اس وقت [illegible] بھی ان میں [illegible] کے ساتھ شامل کیا تھا [illegible] سلطان ابو یحییٰ کے [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا اور جب [illegible] سلطان ابوالحسن نے [illegible] کیا تھا [illegible] حاصل [illegible] پر غالب آگئے تو سلطان [illegible] وفات ہوگئی [illegible] سرداری [illegible] یعقوب بن عبد السلام [illegible] قتل [illegible] سرداری [illegible] اور جب سلطان ابوالحسن نے [illegible] اور [illegible] خالد بن حمزہ [illegible] حکومت [illegible] اور [illegible] جنگل کی طرف چلے گئے ہیں اور [illegible] کی طرف [illegible] کے ساتھ اپنی حکومت [illegible] کے درمیان [illegible] کے بھائیوں [illegible] کرتے ہیں

اور یہ بھی بیان ہے کہ نجری قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے کیونکہ وہ بنو کندہ میں سے ہیں اور خثعم کے حلیف ہونے کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو گئے ہیں اور بنو علی کی سرداری کی اولاد ۔۔۔ میں ہے اور ان کے عہد میں ان کا شیخ ابوالفضل بن احمد بن سالم بن حمید بن حسن بن مسعود بن مرعی بن حسن بن عوف ہے اور ان کے ہم نسبوں میں سے الراعیات کی عداد کرتے ہیں۔ بنو مرعی بن حسن بن عوف کی اولاد ہیں اور ان کے ٹھکانے کا ئیں کے نواں میں اجم اور الفرز کے درمیان واقع ہیں اور ان کی چراگاہوں کے حوالی [illegible] کے علاقے ہیں یا اولاد وہ الطفیل کے [illegible] یا اولاد بجیلہ کے اور [illegible] کثرت اوقات وہ اولاد کلاب کے حلیف ہوتے ہیں۔ واللہ مقدر الامور لا رب سواہ۔

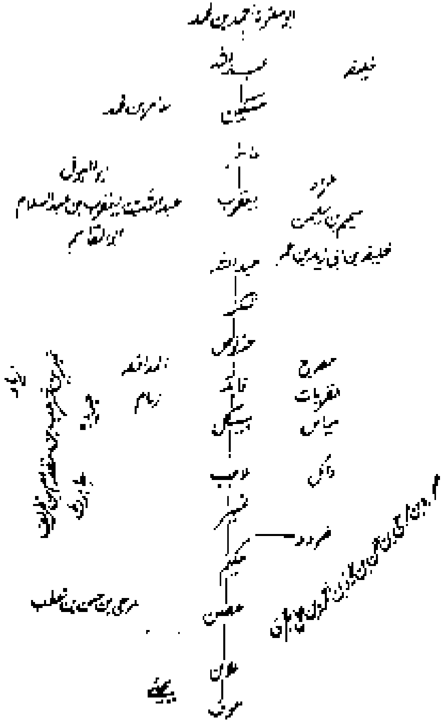
ابو جعفر محمد بن احمد
عبداللہ
خثعم
یعقوب
عبداللہ بن یعقوب بن عبدالسلام
ابوالقاسم
خلیفہ بن ابی زید بن عمر
عبداللہ
قائد
اسماعیل
غالب
مرعی بن حسن بن غالب

بثینہ ہم ان کے نسب کے اختلاف کا ذکر کر چکے ہیں اور یہ [illegible] بن ربیعہ [illegible] کی اولاد سے ہیں اور [illegible] کے ضمہ کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے کسرہ کے ساتھ لکھا ہے اور [illegible] نے بھی اپنے [illegible] میں اسی طرح لکھا ہے [illegible] کے درمیان [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] ذباب [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں اور [illegible] ان کا باپ [illegible] کا نام ہے۔ [illegible] کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ [illegible] نے بیان کیا ہے۔ [illegible] بن ذباب اور ان کے [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اور ان [illegible] نے [illegible] سے [illegible] انہوں نے [illegible] کی طرف منسوب ہیں اور [illegible] نے بیان کیا [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے درمیان سے [illegible] اور [illegible] ہے اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور ان کے ساتھ [illegible] ہیں [illegible] ہے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں۔ [illegible] اور [illegible] ہیں۔ [illegible] کے متعلق بھی [illegible] ہے اور [illegible] ایک [illegible] ہے جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ان کا قول [illegible] ہے [illegible] کے ساتھ [illegible] کر لیا ہے۔ [illegible] میں سے [illegible] ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی حقیقت کو بہتر طور پر جانتا ہے۔

[illegible] جوہر [illegible] عرب کے مشہور [illegible] میں سے تھا اور اس کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کہا جاتا ہے کہ وہ [illegible] سے تھا۔ [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] وفات کے بعد [illegible] کے بعد [illegible] کی خدمت میں چلے گئے اور [illegible] انہوں نے [illegible] حکومت [illegible] اور اس کو [illegible] کیا جائے [illegible] اور [illegible] اس کے [illegible] وفات کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] اور ان کے [illegible] کافور کے [illegible] سے [illegible]

تو اس نے اُسے تمام حالات بتائے تو انہوں نے تسلیم کرنے پر اتفاق کیا اور اسباب کو عربوں کے سامنے خوب مزین کر کے بیان کیا۔ تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور اس میں مرغم بن صابر نے بڑا پارٹ ادا کیا اور اس کی قوم نے اس کی پیروی کی اور ابومروان عبدالملک بن مکی رئیس قابس نے انہیں حکومت میں داخل کیا اور اس کی حکومت کا محل ہوا اور کرسی خلافت کا اس کے قرب سے تحمل ہوا اللہ کی تقدیر تھی جیسا کہ حکومت کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور سلطان ابوحفص ان پر اعتماد کرتا تھا۔ پھر اس نے انہیں اپنی اطاعت پر طلب کیا۔ تو یہ اس کے مقابل ہو گئے اور اس نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے اپنے سپہ سالار ابوعبداللہ الہزرجی کو بھیجا اور انہوں نے اس کے بھتیجے امیر ابوزکریا سے مدد مانگی۔ جو بلاد افریقہ میں بجایہ اور مغربی سرحد کا حاکم تھا اور ان میں عبدالملک بن رعاب بن محمود اس کے پاس گیا۔ تو وہ ۶۸۲ھ میں اس کی مدد میں ان لوگوں نے اہل قابس سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور ان میں خونریزی کی پھر ابزاری ان پر غالب آ گیا اور انہیں افریقی وطن سے دور بھیج دیا اور امیر ابوزکریا القرہ کی طرف لوٹ آیا اور مرغم بن صابر بنی الجواری کا سردار تھا جسے اہل صقلیہ نے ۶۸۲ھ میں ساحل طرابلس سے قید کر لیا اور اسے ارغون کے پاس فروخت کر دیا۔ پھر ان کے بادشاہ نے اسے خرید لیا اور وہ ان کے پاس قیدی بن کر رہا۔ یہاں تک کہ عثمان بن مرطی جو ابوادریس بن قبیلہ کرہا تھا اور بنی عبدالمومن کا چچیرا تھا۔ اس کے پاس گیا اور صحبت میں اس کی دعوت میں اس سے ان کی طلب کے لئے افریقہ جانے کی اجازت چاہی۔ پھر شاہ برشلونہ نے اس کے اور مرغم کے درمیان معاہدہ کروایا اور ان دونوں کو بھیج دیا اور یہ ساحل طرابلس پر اترے اور مرغم نے ابن ابی کے لئے دعوت کو قائم کیا اور اس کی قوم نے اس پر جمع کر دیا اور ۶۸۸ھ میں طرابلس کا کئی روز تک محاصرہ کئے رکھا پھر انہوں نے اس کے محاصرہ کے لئے فوج کو چھوڑ دیا اور وطن کے اطراف کے لئے کوچ کر گئے اور اس سے فراغت حاصل کر لی۔ اور یہاں کے معاملہ کی انتہا کی اور ابوادریس مدت تک ان کے اوطان میں گھومتا رہا اور آٹھویں صدی کے آغاز میں کعوب نے اسے بلایا اور اسے سلطان ابوعصیدہ کے زمانے میں تونس لے آئے اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی اور وہ دوبارہ طرابلس میں واپس آ گیا اور ایک مدت تک وہاں ٹھہرا رہا پھر مصر چلا گیا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ جیسا کہ اس بات کا تذکرہ تیجان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ اس کے بیٹے کے واقعات میں بیان ہوگا۔ اور الجواری اور بنو صبیح اسی حالت میں رہے۔ یہاں تک کہ قابس اور طرابلس کے علاقوں سے حکومت کا سایہ سمٹنے لگا اور ان کے مقامات میں اس کی ریاست مختص ہو گئی اور انہوں نے یہاں دیہات اور صید اور وہاں رہنے والی رعایا کو غلام بنا لیا اور شہر والوں نے اپنے شہروں کی مخصوص حکومت قائم کر لی اور بنو مکی قابس میں اور بنو ثابت طرابلس میں حکمران بن گئے۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور دشاح کی حکومت دونوں شہروں کے تقسیم ہونے سے منقسم ہو گئی۔ پس الجواری نے طرابلس اور اس کے مضافات اور زنزور غریان اور مسراتہ کو مخصوص کر لیا اور بنو صبیح قابس پر قابض ہو گئے اور عرب کے حکمران بن گئے اور ذیاب کے اور بطون بھی ہیں جو جنگل میں چراگاہیں تلاش کرتے ہیں اور ان کے ٹھکانے مشرق کی جانب ان وطنوں سے بہت دور ہیں۔ جن میں سے آپ نے سلیمان بن صبیح بن رانع بن ذیاب بھی ہے۔ جس کے ٹھکانے مصر اور غریان کے سامنے ہیں اور ان کی سرداری لغری بن زائد کی اولاد میں ہے اور آج کل یا کل بن سادہ بن مغر کو حاصل ہے اور اس کے اور دوسرے بطن کے درمیان سالم بن راہب تک

[illegible]

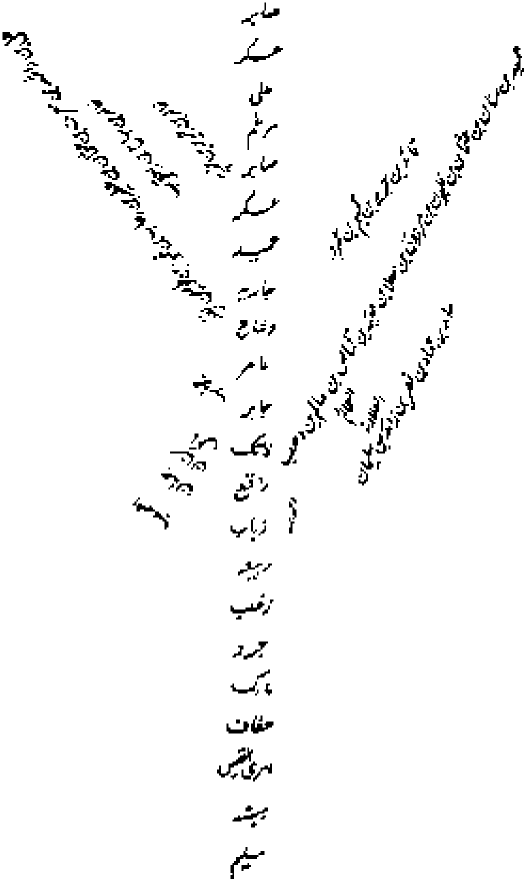
معاویہ
عسکر
علی
مرشم
معاویہ
عسکر
عمیلہ
حارثہ
وداعہ
عامر
جابر
مالک
رفیع
زیاب
ربیعہ
زغب
جمرہ
مازن
خفاف
امرؤ القیس
بہثہ
سلیم

باب: ۱۱

بربر اقوام

بربر اور اہلِ مغرب کی دوسری قوم کے حالات کے متعلق تیسری کتاب اور ابتدائے آفرینش سے اس عہد تک ان کی ولایت اور حکومت کا ذکر اور ان کے متعلق لوگوں کے اختلاف

کا بیان

آدمیوں کی یہ قوم مغرب کے قدیم باشندے ہیں۔ جنہوں نے پہاڑوں میدانوں ٹیلوں سبزہ زاروں اور اس کے شہروں اور مضافات کو پُر کر دیا ہے اور یہ پتھروں، مٹی کی اینٹوں، درختوں، بالوں اور اون سے گھر بناتے ہیں اور ان کے صاحب اقتدار لوگ چراگاہوں کی تلاش میں سفر کرتے ہیں اور ان سرحدوں میں سبزہ زاروں سے گزر کر صحرا و ریگستانوں میں گھس آتے اور ان کی آمدنی بکریوں اور گایوں سے ہوتی ہے اور گھوڑے عام طور پر سواری اور بچے حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان میں سے چراگاہ تلاش کرنے والوں کے لئے اونٹ بھی عربوں کی طرح آمدنی کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور ان میں سے کمزور لوگوں کی معاش کا شکاری اور چرنے والے جانور ہیں اور سبزہ زاروں کے معزز مالکوں اور سفر کرنے والے کی معاش اونٹوں کے بچے دینے، تیغوں کے سایوں اور راستوں میں ڈاکہ ڈالنے میں ہے اور ان کا عام پہننا اوڑھنا اون کا ہے۔ یہ دھاری دار موٹے کپڑے اوڑھتے ہیں اور ان پر برنس اوڑھتے ہیں اور عموماً ان کے سر کھلے ہوتے ہیں اور کبھی کبھی بال منڈا دیتے ہیں اور ان کی زبان عجمی ہے جو عربی زبان کے اعتبار سے ممتاز ہے اور اسی وجہ سے وہ اس نام سے مخصوص ہیں۔

کہتے ہیں کہ جب افریقش بن قیس بن صیفی نے مغرب اور افریقہ سے جنگ کی اس وقت وہ تبابعہ کے بادشاہوں

[illegible] سے تھا اور یمن کے بادشاہ [illegible] جس نے افریقہ فتح کیا اور شہر تعمیر کئے اور ان کا خیال ہے کہ افریقہ کا نام اسی کے نام پر رکھا گیا ہے اور جب اس نے اس اجنبی قوم کو دیکھا اور ان کی زبان سنی اور ان کے اختلاف اور حروف کو دیکھا تو اس سے تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ تمہاری بربرت کس قدر زیادہ ہے پس ان کا نام بربر پڑ گیا اور عربی زبان میں بربرۃ ان ملی جلی آوازوں کو کہتے ہیں جو [illegible] کہتے ہیں جب شیر [illegible] آوازوں کے ساتھ دھاڑتا ہے تو کہتے ہیں بربر الاسد۔

اس قوم کے شعوب و قبائل: ماہرین نسب کے متعلق علماء انساب اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی دو بڑی شاخیں ہیں۔ برنس اور مادغیس کا لقب ابتر ہے یہی وجہ ہے کہ اس کے بیٹوں کو البتر کہا جاتا ہے اور برنس کے بیٹوں کو برانس کہتے ہیں اور دونوں دو بھائیوں کے بیٹے ہیں اور نسابوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا یہ دونوں ایک باپ کے ہیں۔ ابن حزم نے [illegible] صاحب [illegible] سے بیان کیا ہے کہ وہ ایک باپ کے ہیں کیونکہ یوسف بن الوراق نے اس سے یہی روایت کی ہے اور [illegible] سالم [illegible] اور [illegible] نسابین [illegible] کرتے ہیں کہ برانس [illegible] کی نسل سے ہیں اور ابتر [illegible] روایت [illegible] اور یہ اتفاق [illegible] ہے۔

برانس کے قبائل: نسابین کے نزدیک برانس کے قبائل سات بڑی اقوام ہیں ان کے نام یہ ہیں [illegible] صنہاجہ اور [illegible] اور سابق بن سلیم اور ان کے اصحاب نے لمطہ، ہسکورہ اور [illegible] کا بھی اضافہ کیا ہے اور ابو محمد بن حزم [illegible] بیان کرتا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ صنہاجہ اور لمطہ ایک عورت کے بیٹے تھے [illegible] اور ان دونوں کے [illegible] معلوم نہیں [illegible] کے متعلق [illegible] ہے [illegible] یہ دونوں [illegible] کے بیٹے ہیں اور [illegible] کہ [illegible] کے [illegible] یہ جھوٹ ہے اور [illegible] بربر [illegible] سے نکلے ہیں۔ [illegible] یمانی قبائل میں سے ہیں اور [illegible] افریقش [illegible] نے افریقہ میں اپنے کارندوں کے ساتھ چھوڑا تھا اور [illegible] کے بارے میں تمام اہل تحقیق کا مذہب یہی ہے۔

[illegible] حمیر [illegible] کے بیٹے ہیں [illegible] اور [illegible] عبداللہ [illegible] ہے اور [illegible] سے [illegible] سب [illegible] ابن [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] مصر [illegible] ہے [illegible]

[illegible] ہے۔

	سلیلہ	
یوکلان	یمن	
صنہاجہ	جزولہ	رسوتہ کتامہ
لمطہ	بن	ماداس بن مصغر
بنی القدن	اوریغ	مصمودہ
عجیسہ	بن	صنہاجہ
ہسکورہ	برنس	مسطاسہ بن ازداجہ
زواوہ بن کتامہ	بن	زواوہ بنت لمطہ

نارہ بن مسطاف بن یحیی بن مصمود بن بر

سبیل سکینہ
حیدرآباد لطیف آباد [redacted]

البتر کے قبائل: یہ مادغیس الابتر کے بیٹے ہیں۔ ان کو چار بڑے قبائل ہیں اداسہ، نفوسہ، ضریسہ اور بنو لوا الاکبر اور یہ سب کے سب بنو زحیک بن مادغیس ہیں اور اداسہ اداس بن زحیک کے بیٹے ہیں۔ وہ ان کے سب بطون ہوارہ میں ہیں۔ اس لئے کہ کل اداس نے زحیک بن اوریغ کے بعد اس سے شادی کی تھی۔ جو اس کے چچا برنس والد ہوارہ کا بیٹا تھا اور اداس ہوارہ کا بھائی تھا اور اس کے سب بیٹوں کا نسب ہوارہ میں داخل ہے اور وہ یہ ہیں سفارہ، اندارہ، ہنزونہ، ضریسہ، لضراعہ، اوطیطہ اور ترہنہ یہ سب کے سب اداس بن زحیک بن مادغیس کے بیٹے ہیں اور آج کل وہ ہوارہ میں ہیں۔

لوا الاکبر: اور لوا الاکبر سے دو عظیم شاخیں ہیں۔ نفزاوہ بنی نفزاو بن لوا الاکبر کے بیٹے اور لواتہ لوا الاصغر کے بیٹے اور لواتہ سے مزاتہ ہیں جو فیلۃ بن لوا الاصغر کے بیٹے ہیں اور مزاتہ کا نسب نفزاوہ میں داخل ہے۔ ابو محمد بن حزم کہتا ہے کہ نفزاوہ نے ام مزاتہ سے شادی کی تو مزاتہ بنی نفزاوہ کے ماں جائے بھائی بن گئے اور ان کا نسب ان سے مل جل گیا۔

نفزاوہ: اور نفزاوہ کے بھی بہت سے بطون ہیں جو یہ ہیں ولہاصہ، غساسہ، زہیلہ، سوماتہ، ورسیف، مرنیسہ، زاتیمہ، ورکول، مرصینہ، ورفجوبہ اور ورتدین اور یہ سب کے سب طوفت کے بیٹے ہیں جو نفزاو سے تھا اور ابن سابق اور اس کے اصحاب نے مجر مکلاتہ کا بھی اضافہ کیا ہے اور کہا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ مکلاتہ بربر میں سے نہیں ہے۔ بلکہ حمیر میں سے ہے۔ جو چھوٹی عمر میں طوفت کے پاس آ گیا تو اس نے اسے متبنیٰ بنا لیا اور وہ مکلاتہ بن ریمان بن کلاع بن سعد بن حمیر ہے۔

ولہاصہ: اور وہ ولہاصہ جو نفزاوہ میں سے ہیں اس کے ولہاص کے دونوں بیٹوں بیزغاسن اور ورتجین سے بہت سے بطون ہیں۔ اور بیزغاسن سے بطوین اور مجوسہ ہیں اور وہ رحال تو بورغش وانیز کرطیۃ اور ماکرین مختصر و تقریباً بنی بیزغاسن بن ولہاص بن طوفت بن نفزاوہ کے بیٹے ہیں۔ ابن سابق اور اس کے اصحاب کہتے ہیں کہ بنو بیزغاسن لواتہ سے ہیں اور سب کے سب جہاں اور اس میں ملے جلے ہیں۔

ورتجین: اور ورتجین سے ورتجین، زیر و بنو طوفت، مکرانقوس ہیں۔ جو ورتجین بن ولہاص بن طوفت بن نفزاوہ کے بیٹے ہیں۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

زوائد [illegible] قوم کے [illegible] اصلی بیان ہے [illegible] امام علیہ السلام کے تذکرے کے موقع [illegible]

[illegible]

[illegible]

حام مغرب کی طرف چلے گئے اور وہاں ان کی نسل پھیلی نیز وہ کہتا ہے کہ جب حام اپنے باپ کی دعا سے سیاہ رنگ ہو گیا تو شرمندگی کی وجہ سے مغرب کی طرف بھاگ گیا اور اس کے بیٹوں نے اس کا پیچھا کیا اور وہ چار سو برس کا ہو کر مر گیا اور اس کے بیٹوں میں سے بربر بن کسلاجیم بھی تھا۔ پس مغرب میں اس کے بیٹوں کی اولاد ہوئی اور وہ کہتا ہے کہ جب بربر مارب ’’تہامہ اور شام سے نکلے تو مغرب کے دو یمنی قبیلے ان کے ساتھ آ ملے اور وہ کہتا ہے کہ ہوارہ لمطہ اور لواتہ حمیر بن سبا کے بیٹے تھے اور ہانی بن بکور الضریسی اور سابق بن سلیمان مطماطی اور کہلان بن ابی لوی اور ایوب بن ابی یزید وغیرہ بربر کے نسابوں میں کہتے ہیں کہ بربر کے دو قبیلے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اور وہ یہ ہیں

البرانس اور البتر۔ جو بربر بن قیس بن عیلان کی اولاد سے ہیں اور البرانس بربر بن سکو بن ابزج بن جنوح بن واعیل بن شراط بن تام بن دویم بن دام بن مازیغ بن کنعان بن حام کے بیٹے ہیں۔ اور یہی وہ قول ہے جس پر بربر کے نسابین اعتماد کرتے ہیں اور طبری کہتا ہے کہ بربر بن قیس بربری قبائل میں اپنی گمشدہ لونڈی کا اعلان کرتا نکلا اس کے ساتھ اس نے شادی کی اور اس کے ہاں اولاد ہوئی اور بربر کے دوسرے نسابوں کے نزدیک وہ اپنے بھائی عمرو بن قیس سے بھاگ کر وہاں چلا گیا اس بارے میں اس کی بہن تماضر کہتی ہے۔

’’جدا ہونے والے اپنے بھائی پر رونے کے بعد میں بربر بن قیس پر رو رہی ہوں جس نے اپنے خاندان کا بوجھ اٹھایا ہوا تھا اور اس کی ملاقات کے بغیر دور ہو گئے ہیں‘‘۔ اور تماضر کی طرف یہ اشعار بھی منسوب کئے گئے ہیں:

’’اور بربر نے ہمارے ملک سے دور گھر بنایا اور جہان کو اس نے اداوں کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ بربر پر بھی تنگی نے بوجھ ڈالا۔ حالانکہ ہم بربر حجاز میں تنگی نہیں تھے۔ گویا میں اور بربر اپنے گھوڑوں کے ساتھ کبھی نجد میں نہیں ٹھہرے اور نہ ہی ہم نے لوٹ اور غنیمت کا مال تقسیم کیا ہے‘‘۔

اور علمائے بربر نے عبیدہ بن قیس العقیلی کے یہ اشعار بھی پڑھے ہیں

’’اے وہ شخص جو فرق میں ہمارے درمیان تفریق کر رہا ہے ٹھہر جا اللہ تعالیٰ تجھے راستوں کی طرف تیری راہنمائی کرنے میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ہم اور بربری مرتے دم تک بھائی ہیں اور یہی ہمارا اصل جو بڑا کریم ہے اور قیس بن عیلان دنیا میں ہمارا اور ان کا باپ ہے اور جنگ میں وہ جنگ باز کی پیاس کو بجھاتا ہے لیکن ہم دونوں کینہ ور دشمنوں کے علی الرغم مضبوط رکن اور بھائی ہیں اور جب تک لوگ باقی ہیں بربر ان کا مددگار ہے اور ہمارے لئے ایک مضبوط سہارا ہے اور وہ دشمنوں کے لئے سرخ نیزے اور تلواریں تیار کرتا ہے۔ جو جنگ کے روز گھوڑوں کو دوڑاتا ہے اور بربر بن قیس مضری قبیلہ ہے اور فرع میں بھی اس کا حسب نسب ہے اور قیس ہر ملک میں دین کا قوام ہے اور نسب کے حفظ کے وقت معد کا بہترین آدمی ہے اور قیس کو وہ بزرگی حاصل ہے جس کی وجہ سے اس کی بات اونچی باقی ہے اور قیس کے پاس تیز دھار تلوار ہے‘‘۔

اور اسی طرح یزید بن خالد نے بربریوں کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں وہ بھی پڑھے جاتے ہیں ’’اے وہ شخص جو ہم سے ہمارے اصل کے متعلق پوچھتا ہے قیس عیلان پہلے طاقتور آدمی کے بیٹے ہیں ہم طاقتور بربر کے بیٹے ہیں جس نے بزرگی کو پہچانا اور بزرگی میں داخل ہوا اور اس نے بزرگی کی حفاظت کی اور اس کے چچازاد نے آگ دی اور وہ بڑی مصیبت

میں ہمیں کافی ہو گیا اور قیس بربر سے اور بربر قیس سے عزت حاصل کرتا ہے اور ہمیں قیس پر فخر ہے کہ وہ ہمارا جدِ اکبر ہے اور بیماریوں کو کھولنے والا ہے اور قیس عیلان حق کی کان اور بھلائی کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔ میری قوم بربر کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اس نے نیزوں کی انیوں سے زمین پر قبضہ کر لیا اور ہم تلواروں کو اس شخص کی کھوپڑی پر مارتے ہیں۔ جو حق سے روکتا ہے۔ میری طرف سے بربر کو یہ مدح پہنچا دو۔ جو جواہرات سے بنائی گئی ہے"۔

البکری وغیرہ نے روایت کی ہے کہ بربریوں کے نسابوں کے نزدیک مضر کے دو لڑکے تھے الیاس اور عیلان جن کی ماں رباب بنت حیدہ بن عمرو بن معد بن عدنان تھی پس عیلان بن مضر کے ہاں قیس اور دہمان پیدا ہوئے اور دہمان کی اولاد بہت قلیل ہے اور وہ قیس کے اہل بیت سے ہیں جنہیں بنو امامہ کہا جاتا ہے اور ان کی ایک بیٹی تھی۔ جس کا نام بہا بنت دہمان تھا اور قیس بن عیلان کے چار بیٹے تھے۔ عمرو اور سعد ان کی ماں کا نام مزنہ بنت اسد بن ربیعہ بن نزار تھا اور بر اور تماضر کی والدہ تمریغ بنت مجدل بن عمار بن مصمود تھی اور ان دنوں بربر کے قبائل شام میں رہتے تھے اور مساکن میں عربوں سے ہمسائیگی رکھتے تھے اور انہی پانیوں اور چراگاہوں میں شریک کرتے تھے اور ان سے رشتہ داری کرتے تھے۔ پس بر بن قیس نے اپنے چچا کی بیٹی بہا بنت دہمان سے شادی کی اور اس کے بارے میں بھائیوں میں اس سے حسد کیا اور اس کی ماں تمریغ عقلمند عورتوں میں سے تھی اور اسے اس کے متعلق ان سے خوف محسوس ہوا تو اس نے خفیہ طور پر اس کے ماموؤں کو اطلاع دی اور ان کے ساتھ اپنے بیٹے اور اس کی بیوی کے ساتھ بربر کے علاقے کی طرف کوچ کر گئی۔ اس وقت وہ فلسطین اور اکناف شام میں رہائش پذیر تھے۔ پس بہا نے بر بن قیس کے لئے دو بیٹوں علوان اور مادغیس کو جنم دیا اور علوان چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گیا اور مادغیس زندہ رہا اور اس کا لقب ابتر تھا اور وہ بربریوں میں سے ابتر کا باپ ہے اور تمام زناتہ اس کی اولاد میں سے ہیں۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ مادغیس ابتر نے باطال بنت زحیک بن مادغیس بن مجدل بن عمار سے شادی کی تو اس نے زحیک بن مادغیس کو جنم دیا اور ابو عمر بن عبد البر کتاب التمہید فی الانساب میں بیان کرتا ہے کہ لوگوں نے بربر کے انساب کے متعلق بہت اختلاف کیا ہے اور ان کے متعلق جو باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے واضح بات یہ ہے کہ وہ قبط بن حام کی اولاد میں سے ہیں۔ جب وہ مصر میں اترے تو اس کا بیٹا مغرب کی طرف چلا گیا پس وہ مصر کے مضافات سے آگے جا کر ٹھہر گئے اور برقہ سے بحر اخضر تک ہے اور بحر اندلس کے ساتھ ریگستان کے ختم ہونے تک یہ سوڈان سے جا ملتے ہیں اور ان میں سے لواتہ سرزمین طرابلس میں رہتے ہیں۔ اور اس کے قریب ہی نفوسہ اترے پھر راستے طرابلس میں رہتے ہیں۔ اور اس کے قریب ہی نفزاوہ اترے پھر وہاں سے کتامہ قیروان اور اس کے ورے تاہرت سے طنجہ اور سجلماسہ سے سوس اقصیٰ تک آئے اور وہ صنہاجہ کتامہ، لمطہ، کزولہ اور ہسکورہ اور مطغرہ کے قبائل تھے اور بعض مورخین نے بیان کیا ہے کہ شیطان نے بنی حام اور بنی سام کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا اور ان کے درمیان جنگیں ہوئی جن میں سام اور اس کے بیٹوں کو فتح ہوئی اور حام مغرب کی طرف چلا گیا اور مصر آیا اور اس کے بیٹے منتشر ہو گئے اور وہ سیدھا مغرب کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ سوس اقصیٰ میں پہنچ گیا اور اس کے بیٹے اس کی تلاش میں اس کے پیچھے چلے گئے اور اس کے بیٹوں کا ہر طائفہ ایک جگہ پہنچا اور وہاں کے حالات سے باخبر ہو گئے اور وہ اس جگہ پر اقامت پذیر ہو گئے اور اس میں نشوونما پائی اور ایک طائفہ ان کے پاس پہنچ کر ان

کے ساتھ ٹھہر گیا اور وہ بھی وہاں پھلا پھولا اور ہشام بن محمد الکلبی کے بیان کے مطابق ۲۴۰ سال بھی اور دوسرے کہتے ہیں کہ اس کی عمر ۲۱۵ سال تھی اور نکلی کہتا ہے کہ یعرب بن قحطان بے تمیز کہتا ہے کہ اس نے سام کو تو طابن یافث کی اولاد میں سے جڑی کے بعد مغرب کی طرف جلاوطن کیا تھا۔ بربروں کے انساب کے متعلق بڑی اختلاف ہے۔

اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ تمام مذاہب مرجوح اور حق و صواب سے دور ہیں اور یہ قول کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ حقیقت سے بہت دور ہے کیونکہ داؤد علیہ السلام نے جالوت کو قتل کیا ہے اور بربر جالوت کے معاصر ہیں اور اس کے اور حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کے درمیان جو قحطان کے بھائی ہیں۔ دو باپ بھی پائی جاتی جو ان کے خیال میں ہے بلکہ دس آباء پائے جاتے ہیں۔ جن کا ذکر ہم نے کتاب کے شروع میں کیا ہے اور ان کے درمیان نسل کا اس طرح پھیلنا اور بڑھنا بھی بعید بات ہے اور یہ قول کہ وہ جالوت اور عمالیق کی اولاد ہیں اور دیار شام سے آ کر یہاں مقیم ہوتے ہیں ایک ساقط قول ہے بلکہ یہ ایک بے ہودہ بات ہے کیونکہ اس جیسی قوم جو امم و عوالم پر مشتمل ہو اور جس نے زمین کی اطراف کو بھر دیا ہو کسی جزیرہ کی چھوٹی اور مخصوص جگہ سے نہیں آ سکتی اور بربر اپنے علاوہ دیگر معروف ہیں اور ان کے اقالیم اسلام سے طویل عہد پہلے اپنے شعار سے مخصوص ہیں۔ پس ان کی جیتی ان کی اولیت کے بارے میں ان سب بیہودہ اور باطل باتوں کا محتاج بنا سکتی ہے اور اس طرح تو عرب و عجم کی ہر قوم کے متعلق ایسی باتوں کا محتاج ہونا پڑے گا اور افریقش جس کے متعلق مؤرخین کا خیال ہے کہ وہ انہیں یہاں لایا ہے۔ انہوں نے خود بیان کیا ہے کہ اس نے انہیں یہاں موجود پایا اور وہ اس کی کثرت اور شور سے متعجب ہوئے ہیں۔ بے متعجب ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارا شور کس قدر زیادہ ہے۔ پس وہ ان کو یہاں لانے والا کیسے ہو سکتا ہے اور اس کے اور ذوالاذعار کے درمیان کوئی ایسی قوم نہیں جو اس طرح بڑھے پھولے اور یہ قول کہ وہ حمیر میں سے ہیں اور نعمان بن ذوالقرنین میں سے ہے اور مضر کی بات ہیں اور قیس بن عیلان کی اولاد میں سے ہے جو ایک جھوٹی بات ہے اور اسے علماء اور نسابین کے امام ابو محمد ابن حزم نے باطل قرار دیا ہے اور کتاب الجمہرۃ میں بیان کیا ہے کہ بربر کے بعض قبائل نے ادعا کیا ہے کہ وہ یمن اور حمیر سے ہیں اور بعض بربر بن قیس کی طرف منسوب ہوتے ہیں بلاشبہ یہ تمام باتیں جھوٹی ہیں۔ اور نسابوں نے قیس بن عیلان کے بیٹے بر کے نام کو جانا ہی نہیں اور حمیر کے لئے بلاد بربر کی طرف جانے کا کوئی راستہ ہی نہیں۔ یہ سب مؤرخین یمن کے جھوٹ ہیں اور ابن قتیبہ نے جو یہ کہا ہے کہ وہ جالوت کی اولاد میں سے ہیں اور جالوت قیس بن عیلان کی اولاد میں سے ہے یہ بھی حقیقت سے دور بات ہے کیونکہ قیس بن عیلان معد کی اولاد میں سے ہے اور ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ معد بخت نصر کا معاصر تھا اور جب بخت نصر عرب پر مسلط ہو گیا تو ارمیا نبی اس کے بارے میں بخت نصر سے خوف محسوس کرتے ہوئے اسے شام لے گئے اور بخت نصر وہ ہے جس نے بیت المقدس کو حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کے تعمیر کرنے کے ۴۵۰ سال بعد تباہ و برباد کیا تھا اور معد بھی حضرت داؤد کے بعد اتنی مدت ہی ہو سکتا ہے پس اس کا بیٹا قیس جالوت کا باپ کیسے ہو سکتا ہے۔ جو داؤد کا معاصر تھا یہ حقیقت سے صد درجہ دور بات ہے اور خیال میں یہ ابن قتیبہ کی غفلت اور وہم ہے اور حق وہ ہے جو ان کے بارے میں کسی اور چیز پر بھروسہ نہیں کرتا اور یہ کنعان بن حام بن نوح کی اولاد میں سے ہیں۔ جیسا کہ پہلے طوفان کے انساب میں بیان ہو چکا ہے اور ان کے دادا کا نام مازیغ ہے اور ان کے بھائی ارکیش اور

فلسطین ہیں اور ان کے بھائی بنو کسلوحیم بن مصرایم بن حام ہیں اور ان کا بادشاہ جالوت مشہور علامت رکھتا ہے۔ اور ان فلسطینیوں اور بنو اسرائیل کے درمیان شام میں قابل ذکر جنگیں ہوئیں اور بنو کنعان اور وارکیش فلسطین کے مددگار تھے۔ پس تیرے وہم میں اس کے سوا اور کوئی بات نہ آئے اور یہی بات درست اور صحیح ہے۔ جس سے انحراف نہیں کیا جا سکتا اور عرب نسابین کے درمیان اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ بربر کے جن قبائل کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں سوائے صنہاجہ اور کتامہ کے سب بربر میں سے ہیں اور عرب نسابوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ وہ یمنیوں میں سے ہیں۔ اور جب افریقش نے افریقہ سے جنگ کی تو ان کو یہاں اتار دیا اور بربر کے نساب اپنے بعض قبائل کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ لواتہ کی طرح عربوں میں سے ہیں ان کا خیال ہے کہ وہ حمیر میں سے ہیں اور ہوارہ کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ سکاسک کے کندہ میں سے ہے اور زناتہ کے نسابوں کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ عمالقہ میں سے ہیں۔ جب انہوں نے بنی اسرائیل سے آگے دیکھا اور بعض وقت وہ ان کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ جالوت کے بقایا لوگوں میں سے ہیں۔ اور کتامہ زواوہ اور مکناسہ کے متعلق ان کے قوم نسابوں کا خیال ہے کہ وہ حمیر میں سے ہیں۔ جیسا کہ ہم ان کا تذکرہ ان کے قبائل کی تفصیل کے وقت کریں گے مگر یہ سب غیر ثقہ باتیں ہیں اور حق بات وہ ہے جس کی گواہی مواطن اور گوشے دیتے ہیں کہ وہ بربر ہیں سوائے ان دونوں کے البتہ ان کے نساب اور صنہاجہ اور کتامہ کے متعلق خیال کرتے ہیں کہ وہ عرب ہیں اور میرے نزدیک یہ ان کے بھائیوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

اب ہم ان کے انساب اور اولیت کے متعلق آخر میں پہنچ چکے ہیں۔ پس ہم ان قبائل کی تفصیل اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم کے ذکر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ان میں سے ان کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں جنہیں حکومت یا شہرت حاصل تھی۔ یا عام ملک انہی کی نسل پھیلی ہوئی ہے اس لیے ہم ابتر سے آغاز کریں گے اور برانس پر ختم کر دیں گے اور ہم تفصیل وار ان کے حالات کو بیان کریں گے جیسا کہ ہم تک ان کے حالات پہنچے ہیں اور ہم ان کا احاطہ کریں گے۔ واللہ المستعان۔

باب: ۱۲

بربر افریقہ اور مغرب میں

افریقہ اور مغرب میں بربریوں کے مواطن کے متعلق

دوسری فصل

اس بات کو سمجھ لیجئے کہ مغرب کا لفظ اپنی اصل وضع کے لحاظ سے اسم اضافی ہے۔ جو کسی جگہ پر دلالت کرتا ہے جو اس کے مشرق کی طرف اضافت کرنے سے معلوم ہو اور مشرق وہ ہے جو مغرب کی طرف اضافت کرنے سے معلوم ہو اور کبھی عرف ان اسماء کو معین جہات اور مخصوص علاقوں سے مخصوص کرتا ہے اور اہل جغرافیہ کی توجہ زمین کی ہیئت اور اس کے اقالیم کی تقسیم اور اس کی آبادی و خرابی اور اس کے پہاڑوں اور سمندروں اور اس کے اہل کے مساکن کی طرف ہوتی ہے۔ جیسے بطلیموس اور مسعودی اور صاحب صقلیہ جس کی طرف اس عہد کی مشہور کتاب جو زمین اور ممالک کی ہیئت کے متعلق ہے منسوب ہے۔

مغرب ایک جانب ہے جو جوانب کے درمیان ممیز ہے۔ پس مغرب کی جہت سے اس کی حد بحر محیط ہے جو پانی کا عنصر ہے اور اس کا نام زمین کے مختلف علاقوں کے احاطہ کی وجہ سے محیط ہے جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں بیان کر چکے ہیں اور اسی طرح اس کو زیادہ سبز رنگ ہونے کی وجہ سے بحر اخضر بھی کہتے ہیں نیز اس کو ظلمات بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ شعاع زمین پر سورج سے منعکس ہونے والی شعاعوں کی روشنی اس میں کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ زمین سے دور ہے۔ پس یہ ظلمت والا ہو جاتا ہے اور روشنی کے فقدان کی وجہ سے حرارت کم ہو جاتی ہے جو بخارات کو تحلیل کرتی ہے۔ پس بادل ہمیشہ اس کی سطح پر پیدا اور گہرے ہوتے ہیں اور عجمی اسے بحر اوقیانوس کا نام دیتے ہیں اور الف بظاہر بتاتا ہے کہ وہ اس سے وہی مراد لیتے ہیں جو ہم عنصر سے لیتے ہیں اور بعض لوگ اسے بحر بلایہ بھی کہتے ہیں اور یہ ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جس میں کشتیاں ہوا کے راستوں اور ان کی غایت کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ساحلوں سے حد نظر سے دور نہیں جا سکتیں اور محدود سمندروں میں کشتیاں لوگوں کے کثرت تجارب کی وجہ سے معروف ہواؤں کے ساتھ چلتی ہیں۔ یعنی ہوا اپنی جگہوں سے چلتی ہے اور اس کے چلنے کی جگہ کی حد اس کی سمت میں ہوتی ہے پس ہر ہوا کی حد ان کے نزدیک معروف ہے اور اسے معلوم ہو جاتا ہے کہ ہوا کے ساتھ اس کا چلنا

قیاس بھی یہی ہوگا اور اپنے مقصود و جہت کے مطابق وہ ایک حد سے دوسری سمت کی طرف چلا جائے گا اور یہ بہت بڑے سمندروں میں متفق ہوتی ہے۔ پس جب کشتیاں اس میں چلتی ہیں تو کھلی ہوتی ہیں اور تیز ہوتی ہیں اس لئے اس کا سوار دھوکے اور خطرے میں ہوتا ہے بحر مغرب کی طرف سے قریب کی حد تک بحیرہ ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس پر بہت سے شہر ہیں جیسے طنجہ، سلا، سوس اقصیٰ اور ازمور اور اسی طرح اس پر مسجد ماسہ اور تاکا کا شہر اور یلادسون کے شہر، مست اور قولی ہیں اور یہ سب بربر کے مساکن اور ان کے علاقے ہیں۔ اور جہاز ساحل کے پیچھے سے ساحل قولی تک پہنچ جاتے ہیں اور اس سے خطرے کے سوا آگے نہیں بڑھتے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور شمال کی طرف سے اس کی حد بحر روم ہے اور اس سے بحر محیط متفرع ہوتا ہے۔ جو بلاد مغرب کے طنجہ اور اندلس کے شہر طریف کے درمیان ایک تنگ خلیج میں چلا ہے جسے خلیج زقاق کہتے ہیں جس کی چوڑائی آٹھ میل سے بارہ میل ہے اور اس پر ایک پل بنا ہوا ہے۔ جس پر سمندر کا پانی بہ جاتا ہے۔ پھر یہ بحر روم مشرق کی سمت میں چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ساحل شام اور اس کی سرحدوں اور انطاکیہ اور طرسوس اور المصیصہ اور طرابلس اور صور اور اسکندریہ تک پہنچ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے بحر شام کہتے ہیں اور جب وہ خلیج سے نکلتا ہے تو چوڑائی میں بڑھتا جاتا ہے اور اس کی یہ وسعت شمال کی جانب میں ہوتی ہے اور اس کی یہ وسعت شمال کی طرف مسلسل بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی نہایت کو پہنچ جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس کا طول پانچ اور چھ ہزار میل ہے۔ جس میں جزیرہ قبرص اور صقلیہ، اقریطش، سردانیہ اور میورقہ کے جزائر پائے جاتے ہیں۔ اور جنوب کی طرف اس کی چوڑائی کا یہ حال ہے کہ وہ ایک سمت سے نکلتا ہے اور پھر خلیج میں منقلب ہو جاتا ہے۔ کبھی جنوب میں دور تک چلا جاتا ہے اور کبھی شمال کی طرف لوٹ آتا ہے اور یہ بات ساحلی ممالک کی عرض بلد میں داخل ہو جاتی ہے اور اس طرح ہوتا ہے کہ عرض بلد اس کے قطب شمالی کی اس بلندی کو کہتے ہیں جو اس کے افق پر ہوتی ہے اور اس طرح اس بعد کا نام ہے۔ جو اس کے اور اس کے سروں کی سمت اور دائرہ معدل النہار کے درمیان ہوتا ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ زمین کروی شکل کی ہے اور آسمان بھی اسی طرح کروی شکل ہے اور افق بلد در حقیقت زمین و آسمان میں سے ہر ایک کے ان دو حصوں کے درمیان پایا جاتا ہے اور قطب دو ہوتے ہیں پس جب ان میں سے ایک آبادی کے اوپر بلند ہوتا ہے تو دوسرا اسی قدر ان سے نیچے ہوتا ہے اور زمین کی آبادی زیادہ تر شمال میں ہے اور جنوب میں کوئی آبادی نہیں ہے جیسا کہ اس کا مقام پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قطب جنوبی کے مقابلہ میں قطب شمالی آبادی والوں کے اوپر ہے۔ اور کسی چیز کی سمت پر چلنے والا جب ایک جہت میں دور چلا جاتا ہے تو اس چیز کی سمت اس کے سامنے آ جاتی ہے۔ اور جب تک اس کے بالمقابل آسمان کی سمت کا ظہور ہوتا ہے تو افق پر قطب کے بعد کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جیسے وہ شمال میں دور ہوتا ہے اور جب جنوب کی طرف لوٹتا ہے تو بعد کم ہو جاتا ہے۔ وہی [illegible] اور خلیج کی آمد سے پہلے بہت سی بستیاں ان کا عرض ان کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر سمندر جنوب کی طرف بڑھتا ہے تو شہروں کا عرض کم ہو جاتا ہے۔ پس وہ جنوب میں بڑھتا ہے تو پھر ان کا عرض گھٹتا ہے جو شمالی سے تھوڑا دور ہوتا ہے۔ کیونکہ شام کا عرض (لڈ) ہے اور یہی وجہ ہے کہ مغرب اقصیٰ میں آبادی شمال میں مغرب اوسط کی آبادی سے طنجہ اور شام کے درمیان سے زیادہ چوڑی ہے۔ اور یہ قطر بحر روم کے جنوب کی طرف مڑنے کی وجہ سے سمندروں کے درمیان چوڑی

طرح ہے پھر وہران کے بعد سمندر اپنی سمت سے مڑ جاتا ہے اور یہ تونس اور الجزائر کا عرض بن جاتا ہے۔ جو خلیج زقاق سے نکلنے کے وقت اس کی سمت اوّل کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر یہ شمال میں بڑھتا ہے۔ تو بجایہ اور تونس کا عرض بن جاتا ہے۔ جو قرطاجنہ مریہ اور بالقرب سمت کی شکل ہوتا ہے۔ پھر وہ جنوب کی طرف لوٹتا ہے۔ تو طرابلس اور قابس کا عرض بن جاتا ہے جو سمت اور خلیج کی سمت اوّل کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر یہ جنوب کی طرف بڑھتا ہے۔ تو قونیہ اور برقہ کی شکل برقہ کا عرض بن جاتا ہے۔ پس وہ اسکندریہ کا عرض بن جاتا ہے مگر وہ مراکش اور اناطولیہ کی شکل نہیں ہوتا۔ پھر وہ شمال میں انطاکیہ کی طرف سواحل شام میں اپنی سمت کے خلیج کی طرف جاتا ہے اور اسی طرح جنوبی کنارے میں اس کا اختلاف ہوتا ہے اور ہمیں شمالی کنارے میں اس کے حال کے متعلق علم حاصل نہیں اور وہ اس کے ساتھ اس سمندر کا عرض اس سمت سے مکمل طے ہو جاتا ہے یا اسی طرح سواحل افریقہ اور جنوب کے درمیان ہوتا ہے جو خلیج کے دو ملک ہیں۔ اور مغرب اقصیٰ اور جنوب اور اوسط سواحل شہر خلیج کے قریب ہیں اور سب کے سب طنجہ سبتہ بادس غسافہ مستغانم وہران الجزائر بجایہ بونہ تونس سوسہ مہدیہ صفاقس قابس طرابلس سواحل برقہ اور اسکندریہ کی طرح ان کے اوپر واقع ہیں۔ یہ اس بحر روم کا بیان ہے جو شمال کی طرف سے مغرب کی حد ہے اور قبلہ اور جنوب کی جہت کی طرف سے اس کی حد وہ پھیلے ہوئے اور جھکے ہوئے پہاڑ ہیں جو بلاد سوڈان اور جبال بربر کے درمیان روک ہیں اور عراق کے عرب خانہ بدوش عمرانی لوگوں کی ولایت کا دریچہ ہیں اور یہ ریت جنوب کی جہت سے مغرب پر ایک دیوار ہے جو بحر محیط سے شروع ہوتی ہے اور مشرق کی جہت میں ایک ہی سمت سے ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس سے نیل آ ملتا ہے جو جنوب سے مصر کی طرف جاتا ہے وہاں پر یہ ریت ختم ہو جاتی ہے اور اس کا عرض تین دن کی مسافت یا اس سے زیادہ ہوتا ہے اور مغرب اوسط کی جہت میں اسے پتھریلی زمین آ ملتی ہے جسے عرب الحماد کہتے ہیں جو وہ قرت سے بلاد ریغ اور اس کے درمیان جنوب کی جہت میں ہو جاتی ہے اور بعض بلاد جریدکی جو کھجوروں اور نہروں والے ہیں۔ بلاد مغرب میں شمار ہوتے ہیں۔ جیسے مغرب اقصیٰ کے سامنے بلاد بودہ اور تمنطیت اور مغرب اوسط میں نیز یہ اور تیکورارین اور غرواہ کے سامنے تعاسہ قران اور دوان ان میں سے ہر اقلیم آباد ممالک پر مشتمل ہے۔ جو بستیوں اور کھجوروں اور نہروں والے ہیں جن میں سے ہر ایک کی تعداد سو تک پہنچتی ہے۔ پس خوف مشرق سے جنوبی کنارے کی طرف کثرت سے پہنچے گے۔ جو بعض سالوں میں صنہاجہ کے نقابیوں کے میدانوں میں پہنچتے ہیں اور شمالی کنارے میں مغرب کے سفر کرنے والے جنگلی اعراب کے میدان ہیں اور ان سے پہلے بربر کے میدان تھے۔ جیسا کہ ہم اس کے بعد جنوب کی جہت سے مغرب کی حد بیان کریں گے اور مشرق کے علاوہ مغرب پر ایک اور دیوار بھی ہے جو ٹیلوں کے قریب ہے اور یہ وہ پہاڑ ہیں جو ان ٹیلوں کی سرحدیں ہیں۔ جو بحر محیط کے پاس سے برنیق تک پہنچ جاتے ہیں جو بلاد برقہ میں سے ہے وہاں یہ پہاڑ ختم ہو جاتے ہیں اور مغرب سے ان کی ابتداء جبال درن سے ہوتی ہے اور ان پہاڑوں کے درمیان جو ٹیلوں اور ریت کے درمیان پائی جاتے تھے کھجور [illegible] ہیں۔ جہاں [illegible] میں جن کی اکثر پیداوار درخت ہیں اور ٹیلوں کے نزدیک بلاد الجریدہ میں جہاں کھجوریں اور نہریں پائی جاتی ہیں اور وادی سوس میں مراکش کے سامنے ترودانت اور فوبان کی بستیاں اور دیگر کھجوروں، نہروں اور کھیتوں والے متعدد بلاد شمار ہوتے ہیں۔ اور درعہ کی جانب سجلماسہ اور اس کی بستیاں اور درعہ کی مشہور بستی پائی جاتی ہے اور تلمسان کی جانب کھجوروں اور نہروں

والے متعدد محلات پائے جاتے ہیں اور تاہرت کی جانب بھی ایسے ہی مکانات پائے جاتے ہیں اور اسی طرح مشرق سے مغرب تک آگے پیچھے شہر پائے جاتے ہیں۔ ان سب کے زیادہ قریب جبل راشد ہے۔ جو کھجوروں اور نہروں والے ہیں پھر بجایہ کی جانب وارکلا کا شہر ہے جو صحرا کا واحد آباد شہر ہے۔ جس میں بہت کھجوریں پائی جاتی ہیں اور اسی کی سمت میں تلول کی بلاد ریغ کے تقریباً سو سے زائد شہر ہیں۔ جو اس وادی کے کناروں پر ترتیب کے ساتھ چلے جاتے ہیں جو مغرب سے مشرق کی طرف جاتی ہے اور ان سب شہروں میں کھجوریں نہریں بستیاں اور کھیتیاں پائی جاتی ہیں۔ پھر تونس کی جانب بلاد الجرید ہیں۔ جو نفطہ توزر اور قفصہ ہیں اور بلاد نفزوہ کو بلاد قسطیلہ کہتے ہیں۔ جو بہت آباد اور متمدن ہیں اور نہروں اور کھجوروں پر مشتمل ہیں پھر غدامس کی جانب قابس ہے۔ جو سمندر کے کنارے افریقہ کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اور یہ ابن غانیہ کا دارالخلافہ تھا۔ جیسا کہ ہم بعد میں اس کا ذکر کریں گے۔ یہ بھی نہروں کھجوروں اور کھیتوں پر مشتمل ہے پھر طرابلس کی جانب فزان اور ودان ہیں متعدد نہروں اور کھجوروں والے محلات ہیں اور ارض افریقہ میں یہ سب سے پہلا شہر ہے جسے مسلمانوں نے اس وقت فتح کیا۔ جب حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عمرو بن العاص نے ان سے جنگ کی۔ پھر برقہ کی جانب واحات ہیں۔ جن کا ذکر مسعودی نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ وہ جنوب کی جہت میں ان کے ماوراء جنگلات اور ریگستان ہیں۔ جہاں کھیتی ہوتی ہے نہ چراگاہ۔ یہاں تک کہ یہ اس عرق تک جا پہنچتے ہیں۔ جس کا ہم نے ذکر کیا ہے اور اس کے ورے ملثمین کے میدان ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ یہ ہاد و ہو ان تک پیاس لگانے والے جنگلات ہیں اور ان بلاد اور ان پہاڑوں کے درمیان جو گویا کی دیوار میں ٹیلوں والے میدان پائے جاتے ہیں۔ جن کا مزاج عمدہ پانی اور پیداوار کے لحاظ سے کبھی ٹیلوں کا اور کبھی صحرا کا سا ہوتا ہے اور ان شہروں میں قیروان بھی ہے اور جبل اوراس ان کے وسط میں حائل ہے اور بلاد حضنہ ہیں۔ جہاں طبنہ اور اتل کے درمیان طبنہ واقع ہے اور اس میں مقرہ اور مسیلہ ہیں اور ان میں السرسو ہے اور تلمسان کی جانب جہاں تاہرت ہے اسی میں جبل دیر ہے اور شمال کی جانب ان میدانوں میں حائل ہے۔ یہ قبلہ اور جنوب کی جانب سے مغرب کی حد ہے اور مشرق کی جہت اصطلاحات کے اختلاف کی وجہ سے مختلف ہے۔ بحر جغرافیہ کے عرف میں وہ بحر قلزم کا سمندر ہے جو بحر یمن سے نکلتا ہے اور شمال کی سمت اور بائیں کی طرف جاتا ہے اور مغرب کی طرف چلتا چلتا قلزم اور سویز پر جا ختم ہوتا ہے اور وہاں سے ان کے اور بحر روم کی سمت کے درمیان دو دن کے سفر کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے اور سویز اور قلزم اور اس کے بعد مصر سے مشرق کی جانب تین روز کے فاصلہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ یہاں کا نزدیک مغرب کا آخر ہے اور اس میں برقہ اور مصر کے علاقے بھی شامل ہو جاتے ہیں اور مغرب ان کے نزدیک ایک جزیرہ ہے جسے تین طرف سے سمندروں نے گھیر رکھا ہے جیسا کہ آپ اسے دیکھ رہے ہیں اور اس عہد کے اس علاقے کے باشندوں کے عرف کے مطابق اس میں مصر اور برقہ کے علاقے شامل نہیں ہوتے بلکہ یہ صرف طرابلس اور اس کے ماوراء مغرب کی جہت تک مخصوص ہے اور یہی بات قدیم زمانے میں بربر اور ان کے مواطن کے متعلق تھی اور مغرب اس سے مشرق کی جانب سے وادی مسیہ سے بحر محیط کے کنارے تک اور مغرب کی جانب سے جبال درن تک ہے۔ جو زیادہ تر اہل درن اور برغواطہ اور غمارہ کے المصامدہ کے دیار ہیں اور غمارہ کا آخر طنجہ میں ہوتا ہے جو سبتہ کے پاس ہے اور ان کے ساتھ صنہاجہ مغرہ اور زوارہ وغیرہ کے لوگ ہیں۔ جیسے کہ اس جانب سے بحر کبیر

اور شمالی جانب سے بحر روم اور درن جیسے بلند پہاڑ اور مشرق کی جانب سے جہاں تازا گھیرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ سمندروں کو روکنے کے لئے بیہ تکوین کے اقتضاء کے مطابق پہاڑ سمندر کے قریب ہوتے ہیں اور جبال مغرب کے اکثر باشندے المصامدہ میں سے ہیں۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ صنہاجہ میں سے ہیں۔ اب باقی رہ گئے مغرب میں ازغہ تامسنا تادلا اور دکالہ کے میدان تو انہیں بربریوں کے ان مسافروں نے آباد کیا ہے جو جشم اور ریاح سے وہاں آتے ہیں اور مغرب کے ایک حصے میں ایسی قومیں رہتی ہیں جنہیں ان کے خالق کے سوا کوئی شمار نہیں کر سکتا اور وہ حصہ ایک جزیرہ یا ملک کی طرح بن گیا ہے جسے پہاڑ اور سمندر گھیرے ہوئے ہیں اور اس کا دارالخلافہ فاس ہے اور اس میں عظیم دریا گزرتا ہے جو وادی ام ربیع کے نام سے مشہور ہے اور وہ اتنا بڑا دریا ہے کہ بارشوں میں اس کی وسعت کی وجہ سے اسے عبور نہیں کیا جا سکتا اور اس کی مد سمندر تک چلی جاتی ہے اور قریباً سجلماسہ تک پہنچتی ہے۔ پھر وہ دریا ازمور کے نزدیک بحر کبیر میں جا گرتا ہے اور اس کا منبع جبل درن میں ہے جہاں سے دریا نکلتا ہے جو قبلہ کی طرف چلا جاتا ہے اور درعہ کے کھجوروں والے علاقے سے گزرتا ہے جو نیل کے پودوں کو اس کے درخت سے نکالنے کی صنعت سے مخصوص ہے اور اس علاقے میں کھجوروں والے محل ہیں۔ جو دامن کوہ میں بنائے گئے ہیں۔ پھر یہ دریا سوس کی طرف جا کر ریگستان میں داخل ہو جاتا ہے۔

اور دریائے ملویہ مغرب اقصیٰ کے آخر میں ہے اور یہ ایک عظیم دریا ہے۔ جس کا منبع زادی کے سامنے کے پہاڑوں میں ہے اور یہ غساسہ کے پاس بحر روم میں جا گرتا ہے اور اس کے کنارے دیار مکناسہ ہیں۔ جو قدیم سے ان کے نام سے معروف ہیں اور اس دور میں اس جگہ پر تازا کی دیگر قومیں دریا کے بالائی حصے تک محلات میں رہتی ہیں اور ان کے پڑوس اور دیگر نواح میں بربری قومیں رہتی ہیں۔ جن میں سے سب سے مشہور رطالسہ ہیں جو مکناسہ کے بھائی ہیں اور اس دریا کے دہانے سے ایک اور دریا نکلتا ہے۔ جو قبلہ کی طرف چلا جاتا ہے اور عرق کو اس کی سمت سے قطع کرتا ہوا بودہ تک پہنچ جاتا ہے اور پھر اس کے بعد تمنطیت تک جاتا ہے اور اس دور میں اسے کیر کہتے تھے اور اس پر محلات بھی تھے۔ پھر یہ جنگل میں جا گرتا ہے اور اس کے جنگلوں میں چلا جاتا اس کے ریگستان میں گھس جاتا ہے۔

اور بودہ کے مشرق میں جو عرق کے اطراف ہے۔ تسابیت کے صحرائی محل ہیں اور تسابیت کے مشرق میں جنوب تک تیکورارین کے محلات ہیں۔ جو ایک وادی میں تین سو سے زائد ہیں۔ پس وہ وادی مغرب سے مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور اس میں زناتہ کی اقوام آباد ہیں اور مغرب اوسط زیادہ تر دیار زناتہ کا مقام ہے۔ جو مغراوہ اور بنی یفرن کا مقام تھا اور ان کے ساتھ یلومی مغیلہ کومیہ مطغرہ اور مطماطہ رہتے تھے۔ پھر ان کے بعد وہ بنی ومانو اور بنی یلومی کا مقام بنا۔ پھر بنی عبد الواد اور توجین کا ٹھکانہ بنا جو بنی مدین سے تھے اور اس عہد میں اس کا دارالخلافہ تلمسان تھا اور مشرق کی جانب سے اس کے پڑوس میں وہ جگہ ہے جس سے الجزائر متیجہ اور المریہ اور بجایہ کے آس پاس کے علاقے تھے اور اس عہد کے آخر میں صنہاجی ترکی عربوں میں سے مطلوب تھے اور بنی واصل کی وادی شلف سے ایک بڑا دریا گزرتا تھا۔ جس کا منبع بلاد صحرا کے جبل راشد میں تھا اور اس عہد میں تل میں داخل ہو جاتا ہے اور جو بلاد حصین میں سے ہے۔ پھر وہ مغرب کی طرف چلا جاتا اور اس میں مغرب کی دوسری وادیاں مینا وغیرہ جمع ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ مستغانم اور مجیس کے درمیان بحر روم میں جا گرتا ہے اور اس

سے دبا نے سے ایک اور بڑا دریا پھوٹتا ہے جو نجد کی راہ سے مشرق کی طرف چلا جاتا اور [illegible] سے گزرتا ہوا [illegible] اور بصرہ و [illegible] کے درمیان خلیج میں جا گرتا اور اس دریا کا نام وادی [illegible] تھا۔

[illegible] تسمیہ اور [illegible] کے مقام تھا اور [illegible] کی یادگار ہے۔

[illegible] اور افریقہ میں [illegible] سپرین تھے۔ [illegible] دونوں عراق اور [illegible] اور [illegible] تہامہ اور نجد کے [illegible] تھے اور ان کا [illegible] تھا اور [illegible] عہد میں [illegible] عربوں کے میدان ہیں اور [illegible] بحرین اور [illegible] کے ماتحت ہیں۔ [illegible] کی زبان بھول گئے اور عربوں کی [illegible] بھول گئے [illegible] عربوں کی [illegible] ہو گئے تھے اور [illegible] ہوا۔ [illegible] اور اس کی وجہ سے ان کا [illegible] تھا [illegible] سے ایک بڑا دریا گزرتا ہے جو وادی [illegible] کے نام سے مشہور ہے۔ [illegible] یہاں کی [illegible] ہو جاتی ہیں اور [illegible] کے مغرب سے ایک [illegible] پر [illegible] مقام [illegible] ہوتا ہے اور [illegible] ہیں اور اس کی [illegible] خاتمہ ہو چکا ہے [illegible] اور [illegible] عربوں کا مقام ہونے کے بعد [illegible] عربوں کی [illegible] کیا ہے اور [illegible] تجارتی شہر اور [illegible] تھے [illegible] ہیں۔ [illegible] گیا [illegible] ہی تھے۔ [illegible]

باب: ۱۳

بربر اقوام کے فضائل

اس قوم کے قدیم و جدید لوگوں کے ان انسانی فضائل اور شریفانہ خصائص کا تذکرہ جن کی وجہ سے وہ ملک و سلطنت کی بلندیوں تک پہنچے

ہم نے بربر قوم کے حالات، ان کی تعداد اور کثرت قبائل و اقوام اور اس کے علاوہ ہزاروں سال سے بادشاہوں اور حکومتوں کے ساتھ ان کے مقابلوں کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے شام میں بنی اسرائیل کے ساتھ جنگیں کیں۔ پھر وہ وہاں سے نکل کر افریقہ اور مغرب کی طرف چلے گئے۔ نیز انہوں نے سب سے پہلے مسلمانوں کے ہراول دستوں سے جنگ کی پھر وہ ان کے دشمنوں کے خلاف ان کے معین و مددگار بن گئے اور اسلام سے قبل اور بعد میں اور اس میں لواتہ کاہنوں کی قوم کو عزت و حکومت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ عرب ان پر غالب آ گئے اور کاہنہ نے بھی پہلے مسلمانوں کی پیروی کی۔ پھر انہوں نے ان کو دور کر دیا اور انہیں مغرب اقصیٰ کی جانب نکال کر لے گئے اور انہوں نے عقبہ بن نافع کے آگے فرار اختیار کیا پھر ہشام کے ہراول دستے ارض مغرب میں ان پر غالب آ گئے۔

ابن ابی زید کا بیان ہے کہ بربر نے افریقہ میں بارہ دفعہ ارتداد اختیار کیا اور ہر دفعہ مسلمانوں سے جنگ کی اور موسیٰ بن نصیر کے زمانے سے قبل ان کا اسلام لانا ثابت نہیں ہوتا اور بعض کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور انہوں نے صحرا میں جو شہر اور سجلماسہ میں جو قلعے اور توات اور تیگورارین اور فیگیگ اور مصاب اور وارکلا اور بلاد ریغہ اور الزاب اور نفزاوہ اور الحمہ اور غدامس میں جو محلات بنائے ان کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں۔ پھر انہوں نے جنگیں کیں اور فتوحات حاصل کیں اور پانچویں صدی میں افریقہ میں ان کے اور بنی ہلال کے عربوں کے درمیان جنگیں ہوئیں اور انہیں آل حماد کی حکومت

کے ساتھ قصر شنی اور لمتونہ کے ساتھ تلمسان اور تاہرت میں جو حملات ہیں وہ انکشاف تھا اور آخر پر بنو بادین یعنی مسعدین کے دوران کے دشمنوں کی دعوت پر مغرب میں ان پر غالب آ گئے اور بنی مرین نے عبد المومن کے قبیلے پر چڑھائی کرنے کے لئے جو کارنامے دکھائے یہ تمام واقعات اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ یہ قوم زمانے پر غالب رہی ہے اور ان سے خوف کھایا جاتا رہا ہے اور یہ بہت جنگجو اور کثرت تعداد والی ہے اور اقوام عالم میں سے عربوں، رومیوں، ایرانیوں اور یونانیوں کی مددگار رہی ہے لیکن جب سے فنا نے آ لیا ہے حکومت و سلطنت کی خوشحالی جو انہیں بار بار ملتی رہی۔ اس نے انہیں مسعود کر دیا تو ان کی اہمیت کم ہو گئی اور قبائل فنا ہو گئے اور وہ حکومت کے خادم اور ٹیکس کے غلام بن گئے اور بہت سے لوگوں نے اس وجہ سے ان کی طرف منسوب ہونے کو برا خیال کیا۔ ورنہ دیکھا گیا کہ جنہوں نے نبی ﷺ سے وقت پایا ان کا امیر زناتہ تھا اور وہ بادشاہی ایسے ہی تھے۔ یہاں تک کہ ان کے امیر وزمار بن صولات کو قید کر کے مدینہ میں حضرت عثمان بن عفان کے پاس لایا گیا اور ان کے بعد اور دار و طلباء اور ان کے بعد قبائل نے مغرب و مشرق میں جو حکومتیں قائم کیں وہ عجیب و غریب ہیں ان کے ذکر میں دیکھی گئیں۔

فضائل انسانی: اب رہا ان کا فضائل انسانی سے آراستہ ہونا، قابل تعریف خصائل میں رغبت کرنا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی فطرت میں جو کریمانہ اخلاق ودیعت کئے تھے وہ اقوام کے درمیان شرف و رفعت کا زینہ اور مخلوق سے مدح و ثنا کے حصول کا ذریعہ تھے جیسے پڑوسی کی عزت کرنا، مہمان کی حفاظت کرنا، عہد کا پاس کرنا، ذمہ داری کا خیال رکھنا، اپنے اصول پر ثابت رہنا، مصائب میں ثابت قدم رہنا، عیب سے چشم پوشی کرنا، انتقام سے بچنا، مسکین پر رحم کرنا، بڑوں سے نیکی کرنا، اہل علم کی توقیر کرنا، لوگوں کا بوجھ اٹھانا، غریب پروری کرنا، مہمان نوازی کرنا، مصائب پر مدد کرنا، بلند ہمت ہونا، ظلم سے انکار کرنا، حکومتوں اور مصیبتوں سے نبرد آزما ہونا اور دین کی نصرت میں جانوں کا سودا کرنا۔ ان باتوں میں ان لوگوں نے جو کارنامے دکھائے ہیں انہیں خلف نے سلف سے نقل کیا ہے اگر وہ بھی لکھے ہوتے تو قوموں کے لئے نمونہ ہوتے اور تیرے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ ان اوصاف حمیدہ سے متصف تھے اور ان کے لئے بلندیوں کا باعث سب پر فائق تھے اور قبض و بسط کی حالت میں مخلوق میں ان کے احکام نافذ ہوئے اور طبقہ اولیٰ میں ان کے مشاہیر بلکین بن زیری صنہاجی جو افریقہ میں عبیدیوں کا عامل تھا اور محمد بن خزر اور اس کا بیٹا الخیر اور عروبہ بن یوسف کتامی جو عبد اللہ شیعی کی دعوت کو قائم کرنے والا اور شاہ لمتونہ یوسف بن تاشفین اور شیخ الموحدین اور صاحب الامام المہدی عبد المومن بن علی تھے۔ دوسرے طبقے میں ان کے عظیم آدمی جو ان کی حکومتوں کے درمیان ہونے کی طرف متوجہ کرنے والے اور مغرب اقصیٰ اور وسطیٰ میں اپنی حکومت کے لئے مقابلہ کرنے والے تھے۔ یعقوب بن عبد الحق سلطان بنی مرین اور یغمراسن بن زیان سلطان بنی عبد الواد اور محمد بن عبد القوی ابن وزمار بنی توجین کا بڑا آدمی تھا اور ثابت بن مندیل امیر مغراوہ اہل شلف اور وزمار بن ابراہیم جو بنی راشد کا لیڈر تھا۔ جو اپنے زمانے میں اپنی حکومت کو نبھا رہے تھے اور اپنی قوم والوں کے مطابق تیار کرنے کے لئے آپس میں مقابلہ کرتے تھے اور وہ ان قصوں میں بڑے درجے اور بڑے کارنامے والے تھے اور حکومت سے آگے اور بعد ان کے وقت مشہور ہو چکے تھے اور بعد والوں اور دوسرے لوگوں سے نقل کے لحاظ سے تحت شہرت میں جو تواتر کی حد تک پہنچ چکے تھے۔

اور احکام شریعت کے قائم کرنے اور ان پر عمل کرنے اور دین کی مدد کرنے کے بارے میں ان سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے بچوں کے لئے کتاب اللہ کے معلم تیار کئے اور فقہ کے متعلق فتوے پوچھے اور اپنے صحراؤں میں دینداری کی پیروی کی اور اپنے قبیلوں کے درمیان ایک دوسرے کو قرآن پڑھایا اور فقہ کے طالبوں کو اپنے قضایا میں حکم بنایا اور سرحد میں جہاد کے لئے بحری چھاؤنی ڈالی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کو بیچا اور دشمن سے جہاد کیا۔ یہ باتیں ان کے رسوخ ایمان اور صحت اعتقاد اور دیانت کی پختگی پر دلالت کرتی ہیں اور ان کی عزت کا مدار اور ان کی حکومت وسلطنت کی طرف لے جانے والی ہیں اور اس کام میں ان کے مرشد یوسف بن تاشفین اور عبدالمومن بن علی اور ان کے بیٹے اور پھر ان کے بعد یعقوب بن عبدالحق اور اس کے بیٹے تھے اور انہیں علم وجہاد کے متعلق اہتمام کرنے مدارس بنانے زاویے تیار کرنے اور رباط بنانے اور سرحدوں کو بند کرنے اور خدا کی راہ میں مال وجان کے قربان کرنے اور اہل علم سے ملاقات کرنے اور اپنی مجالس میں انہیں بلند مقام دینے اور شریعت کی پیروی میں ان سے گفتگو کرنے اور ان کے فتاویٰ کی پیروی اور انبیاء کی خبروں اور اولیاء کے حالات کے مطالعہ کرنے میں ان کے ارشادات کی اطاعت کرنے اور ان کو مجالس میں ان کے سامنے پڑھتے اور مظلوموں کی شکایت سننے اور ظالموں سے انصاف کرنے اور کمزوروں کی مدد کرنے اور اپنے شہروں کے گرد مسجدیں بنانے اور اپنے شدید اخلاق میں انہیں کمزوروں اور نصیحت سے آباد کرنے اور دشمنوں کے مراتب کی ادائیگی کرنے اور مسلمانوں کی سرحدوں کو مضبوط کرنے اور ان کے مورچوں کو تیار کرنے اور بے ٹھکانوں کو ترجیح دینے کا بڑا خیال رہتا تھا اور یہ تمام امور اس بات کے دلائل ہیں کہ انہوں نے اپنے پیچھے بہت کچھ چھوڑا ہے اور ان میں خوارق کا مظہر تھا اور وطن کا ظہور اس لئے تھا کہ ان میں پاکیزہ نفس محدث اولیاء اور دینی علوم کے مالک موجود تھے اور تابعین اور ان کے بعد کے ائمہ اور کاہن جو پیدائشی طور پر اسرار غیبیہ اور خارق عادت اور عجیب وغریب باتوں کی اطلاع دیتے تھے۔ موجود تھے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی عنایت کی سب سے واضح دلیل یہ ہے کہ اس نے انہیں تمام کمالات اور خوبیوں سے نوازا اور ان میں متفرق خوبیاں انسانی کو جمع کر دیا اور جب یہ باتیں ان کے واقعات میں تحقیق ہوتی ہیں تو ان کو نجات کا وہم پیدا کر دیتی ہیں اور ان کے مشاہیر حاملین علم میں سے سعید بن واصل تھا جو بنی [illegible] کا جد تھا جو تابعین کے پاس آتا جاتا تھا۔ اس نے تابعین کو پایا اور عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے علم حاصل کیا۔ ابن حزم نے اپنی تاریخ میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان میں ابو یزید مخلد بن کیداد الیفرنی صاحب الحمار بھی تھا۔ جس نے ۳۳۲ھ میں شیعہ کے خلاف خروج کیا اور خارجیوں کا مذہب اختیار کیا اور اس نے توزر میں اور اس کے مشائخ سے نحو کا علم حاصل کیا اور خوارج نکاریہ کے مذاہب کا مطالعہ کیا۔ پھر وہ ابو عمار الاعمیٰ النکاری سے ملا اور اس سے ان کے مذاہب کو سیکھا اور معاوضہ کے باعث ان سے نکل گیا اور اس کے بارے میں اس قوم میں بڑی شہرت حاصل ہے جس سے بے اعتنائی نہیں کی جا سکتی اور ان میں منذر بن سعید بھی تھا۔ جو قرطبہ میں قاضی رہا تھا اور وہ اصل میں [illegible] کے سفر کرنے والوں میں تھا۔ اس کی پیدائش ۲۶۵ھ میں اور وفات ۳۵۵ھ میں ہوئی اور وہ [illegible] میں سے تھا جو نفزہ کی اولاد میں سے تھا اور عبدالرحمن ناصر کے زمانے میں فوت ہو گیا اور ان میں ابو محمد ابن ابی زید اصلی بھی تھا جو نفزی تھا۔ یہ عالم اور اس کی حیثیت ان میں علمائے نسب و تاریخ اور دیگر علوم وفنون کے ماہر کی تھی اور زمانے کے مشاہیر میں سے موسیٰ بن صالح غمری بھی تھا۔ جو سب میں سے مشہور

معروف تھا اور ہم نے شعوب زناتہ میں سے مغراوہ کے ذکر میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اگرچہ ہمیں اس کے دین کے متعلق کچھ حالات کا علم نہیں ہو سکا۔ مگر وہ اس قوم کے ان محاسن سے آراستہ تھا۔ جو خواص انسانی کے پائے جانے پر شاہد ہیں۔ جیسے ولایت و کہانت اور علم و سحر اور یہ بھی مخلوق کے کارناموں کی ایک نوع ہے۔ اس قوم کے لوگوں کا بیان ہے کہ یعلیٰ بن محمد الیفرنی کی بہن کے ہاں بغیر باپ کے ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا نام انہوں نے کلمام رکھا اور اس کی شجاعت کے خارق عادات واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔ جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ اسے کسی طرف سے وہبی طور پر ملے تھے جن کے سبب اللہ تعالیٰ نے اسے خاص کیا تھا اور ان میں سے اس کے خاندان کے کسی آدمی کو شریک نہ کیا تھا اور بعض وقت ان کے خواص اس واقعہ کو سمجھنے سے قاصر ہو جاتے ہیں اور قدرت نے اس قسم کے واقعات کا جو دائرہ وسیع کیا ہے۔ اس سے بیگانہ رہتے اور وہ نقل کرتے ہیں کہ اس عورت نے کسی درندے کے ساتھ غسل کرنے کے بعد حمام میں غسل کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں اسے حمل ہو گیا تھا اور وہ وہاں پر لوگوں کے ساتھ آیا کرتی تھی اور لوگ بھی وہاں جایا کرتے تھے اور وہ دیکھتے کہ وہ اس کے جانے ہونے کے نتیجے سے حاملہ ہوگئی اور وہ اس مولود کو بہادری کی وجہ سے شیر کا بچہ کہا کرتے تھے اور اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں۔ مگر ناقلین اخبار اس طرف توجہ کرتے تو کئی دفتر بھر جاتے اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ انہوں نے حکومتوں اور سلطنتوں کی بنیاد رکھی۔ جن کا اب ہم ذکر کرنے والے ہیں۔

بربر اقوام

کے حالات میں یہ چوتھی فصل ہے جس میں فتح اسلامی سے قبل اور اس کے بعد بنی اغلب کی حکومت تک بیان ہے

جیسا کہ تاریخ افریقہ اور مغرب میں یہ بات مشہور ہے کہ بربر قوم کے قبائل و شعوب شمار سے زیادہ ہیں اور ان کے ارتداد اور جنگوں کے واقعات میں ابن ابی الرقیق سے نقل کیا ہے کہ جب موسیٰ بن نصیر نے سوس کو فتح کیا۔ تو ولید بن عبدالملک کی طرف لکھا کہ اس نے تمہارے لئے ایک لاکھ آدمیوں کو قیدی بنایا ہے۔ تو ولید بن عبدالملک نے اسے لکھا میرے خیال میں یہ تیرا ایک جھوٹ ہے اور اگر تو اس بات میں سچا ہے تو امت کا محشر ہے اور ہمیشہ سے بلاد مغرب طرابلس تک بلکہ اسکندریہ تک اس قوم سے آباد رہے ہیں۔ بحر روم اور بلاد سوڈان کے درمیان ان زمانوں سے رہ رہی ہے۔ جس کا آغاز اور اس سے ما قبل کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کا دین مجوسی تھا اور مشرق اور مغرب کے تمام عجمیوں کا بھی حال ہوتا ہے اور بعض وقت وہ غالب آنے والی اقوام کا دین اختیار کر لیتے ہیں۔ کیونکہ عظیم حکومتوں کی اقوام ان پر غالب آجاتی تھیں اور کئی دفعہ یمن کے بادشاہوں نے اپنے مقامات سے ان سے جنگ کی جیسا کہ ان کے مؤرخین نے بیان کیا ہے۔ پس وہ ان کے غلبہ

سے مانوس ہو گئے اور ان کے دین کو اختیار کر لیا۔ ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ حمیر نے یمانی قبائل کے ساتھ مغرب پر حملہ کیا حکومت کی اور اسی نے افریقہ اور صقلیہ کے شہر بنائے اور مؤرخین نے افریقش صیفی کو جو تبابعہ میں سے تھا مغرب کے ساتھ جنگ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ جیسا کہ ہم سابق میں حالات میں بیان کر آئے ہیں اور انہوں نے متعدد کے باعث اس کے قریب سبز و زار و ریاست میں تسمیم الشئ کی شرح ہے۔ میں نے ... اس عہد تک باقی ہیں۔ جیسے سطیف صحولا مرباتی طاقہ اور تونہ و نبطہ وغیرہ۔ عرب مسلمانوں نے پہلی فتح کے موقع پر غالب آ کر تباہ و برباد کر دیا اور مؤرخوں نے اس وقت جس چیز کا بھی حالات کی باقی تھی۔ اس کا ذکر اختیار کر لیا۔ حالانکہ وہ یمنی تھے اور انہوں نے ان سے مصاحبت کی اور خوشی سے انہیں تسلیم اداکی اور بربریوں کا لطف اور ساحلی شہروں کے پیچھے بڑی طاقت قوت تیاری بادشاہ روما کا امراء اور سردار خاص تھے۔ جن کا قسطنطنیہ کے ساتھ تعلق تھا اور وہ جزیروں اور افرنجوں ... تک پہنچا سکتے تھے۔ یہ بڑی قوم والی تھی اور اسلام نے ان کی مملکت میں ان پر حملہ کیا۔ روم پر غالب آ گئے اور وہ قسطنطنیہ کے بادشاہ ہرقل کو ٹیکس دیا کرتے تھے۔ جیسے مقوقس جو اسکندریہ برقہ اور مصر کا حکمران تھا ٹیکس دیا کرتے تھے اور جیسے طرابلس، لبدہ اور صبرہ کا حکمران اور صقلیہ کا حکمران اور اندلس کا حکمران جو القوط میں سے تھا۔ انہیں ٹیکس دیتے تھے۔ اور جب عرب ان سب پر غالب آ گئے تو انہوں نے ان شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو افریقہ کے حکمران بنے اور یہ کوئی حکمران جس سے کچھ بھی حاصل نہ تھا۔ بلکہ سب کچھ افرنجی لوگوں کو حاصل تھا اور فتوحات کی کتب میں رومیوں کا ذکر فتح افریقہ کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ یہ باب تغلیب میں سے ہے۔ کیونکہ عرب ان دنوں افرنج سے واقف نہ تھے اور وہ شام میں رومیوں سے لڑتے تھے اور انہی سے جنگیں کرتے تھے انہوں نے خیال کیا کہ وہی نصرانی قوم ہے جو غالب ہیں اور عربوں سے واقف تھے جو اسی طرح نقل کرتے آئے ہیں گئے وقت تک ہوتے ... رومی ... بلکہ افرنج جو افریقہ میں تھے۔ ... پر غالب تھے اور ان کے شہروں اور قلعوں میں اترے ہوئے تھے۔ وہ افرنجی تھے۔ اسی طرح بعض اوقات ان بربریوں نے یہودیت اختیار کر لی اور انہوں نے اسے بنی اسرائیل سے اس وقت لیا جب ان کی حکومت مضبوط ہوئی اور ان کا بادشاہ شام کے قریب تھا۔ جیسے بربریوں کی پہلی فتح کے وقت اوراس پہاڑ والا قبیلہ جراوہ کا ... جیسے نفوسہ افریقہ بربریوں میں سے تھا اور فندلاوہ، مدیونہ، بہلولہ، غیاثہ تھے اور مغرب الاقصیٰ کے بربریوں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ ادریس اکبر ... جو حسن ... مغرب میں قوم ... ان ... دین اسلام سے قبل افریقہ اور مغرب میں بربر افرنجی بادشاہت کے ماتحت تھے اور دین نصرانیت پر تھے اور رومیوں کے ساتھ متفق تھے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہاں تک کہ فتح ہوئی اور مسلمانوں نے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں ۲۹ھ میں افریقہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے تھا ان پر غالب آ گیا۔ جرجیر نے جو ان دنوں افریقہ میں افرنجی بادشاہ تھا۔ ان تمام افرنجیوں اور رومیوں کو جمع کیا۔ جو شہروں میں رہتے تھے اور مختلف بربریوں اور ان کے بادشاہوں کو اکٹھا کیا اور وہ طرابلس اور طنجہ کے درمیان کے علاقے کا بادشاہ تھا اور اس کا دارالسلطنت سبیطلہ تھا وہ آپ کے مقابلہ میں ہزار کی تعداد میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنے آئے اور مسلمان ان دنوں بیس ہزار تھے اور عربوں نے انہیں شکست دی اور سبیطلہ کو فتح کیا

اور اُسے تباہ و برباد کر دیا اور ان کے بادشاہ گرگور کو قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اموال اور بیٹیوں کو غنیمت میں دیا جن میں سے گرگور کی بیٹی اس کے قاتل عبداللہ بن زبیر کو ملی۔ کیونکہ مسلمانوں نے شکست دینے کے بعد اس سے یہ عہد کیا تھا کہ وہ اُسے ملے گی۔ پس وہ فتح کی خبر لے کر خلیفہ اور مسلمانوں کی جماعت کے پاس مدینہ میں پہنچا اور یہ سب واقعہ مذکور و مشہور ہے اور وہ فتح کی خبر لے کر افریقہ کے قلعوں کی طرف گیا اور مسلمان غارت گری کرتے ہوئے میدانوں میں چلے گئے اور ان کے اور ضواحی کے بربریوں کے درمیان معرکہ آرائی قتل عام اور قیدی بنانے کے واقعات ہوئے یہاں تک کہ ان دنوں ان کی قید میں ان کا بادشاہ وزمار بن صقلاب بھی آیا۔ جو بنی خزر کا جد ہے اور وہ ان دنوں مغراوہ اور دیگر زناتہ کا امیر تھا۔ مسلمانوں نے اُسے حضرت عثمان بن عفان کے حضور پیش کیا تو وہ آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آیا۔ تو آپ نے اس پر احسان کیا اور آزاد کر دیا اور اسے اس کی قوم کا امیر بنا دیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ آپ کے پاس آیا تو اس وقت مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور فرنگیوں نے صلح کی چاہی اور انہوں نے ابن سرح کے لئے سونے کے تین سو قنطار کی پیشکش کی کہ وہ عربوں کو ان کے علاقے سے لے کر کوچ کر جائے پس اس نے ایسا ہی کیا اور مسلمان مشرق کی طرف لوٹ آئے اور اسلامی فتنوں میں ملوث ہو گئے۔ پھر حضرت معاویہ بن ابی سفیان پر اتفاق ہو گیا اور معاویہ بن حدیج السکونی نے ۴۵ھ میں مصر سے افریقہ کو فتح کرنے کے لئے فوج بھیجی اور شاہ روم نے قسطنطنیہ سے سمندر میں انہیں روکنے کے لئے فوج بھیجی مگر کوئی بات نہ بنی اور عربوں نے ساحل اجم میں انہیں شکست دے دی اور جلولا کا محاصرہ کر کے اسے فتح کر لیا اور معاویہ بن حدیج مصر کی طرف واپس آ گیا۔ پس معاویہ بن ابی سفیان نے اس کے بعد افریقہ پر عقبہ بن نافع کو حکمران بنا دیا پس اس نے قیروان کی حد بندی کر دی اور فرنگیوں کی حکومت میں تفرقہ پڑ گیا اور وہ قلعوں کی طرف چلے گئے اور بربری اپنے مضافات میں باقی رہ گئے۔ یہاں تک کہ یزید بن معاویہ حکمران بن گیا۔ تو اس نے افریقہ پر ابوالمہاجر مولیٰ کو گورنر مقرر کیا اور ان دنوں بربر کی سرداری اوربہ بن کسیلہ بن لمزم کو حاصل تھی۔ جو البرانس کا سردار تھا اور اس کا نائب سکردید بن رومی بن بارزت تھا جو اوربہ میں سے تھا اور نصرانی تھا۔ پس یہ دونوں فتح کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے۔ پھر ابوالمہاجر کی حکمرانی کے وقت مرتد ہو گئے اور ان دونوں کے پاس البرانس اکٹھے ہو گئے اور ابوالمہاجر جنگ کے لئے ان کی طرف گیا اور عیون تلمسان پر اترا۔ پس انہیں شکست دی اور کسیلہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا اور کسیلہ نے اسلام قبول کر لیا۔ تو اس نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر ابوالمہاجر کے بعد عقبہ آیا تو اس نے ابوالمہاجر کے اصحاب پر غصے کی وجہ سے اُسے ایک طرف ہٹا دیا۔ پھر اس نے باغایہ اور لمبس کی طرح افریقہ کے قلعوں کو فتح کیا اور بربر کے بادشاہوں نے زاب اور تاہرت میں اس کا مقابلہ کیا۔ پس اس نے انہیں فوج در فوج دبا کر رکھ دیا اور مغرب اقصیٰ میں داخل ہو گیا اور غمارہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان دنوں ان کا امیر یلیان تھا پھر وہ ولیلی اور جبال درن کی طرف آ گیا اور المصامدہ کو قتل کیا اور اس کے اور ان کے درمیان جنگیں ہوئیں اور انہوں نے جبال درن میں اس کا محاصرہ کر لیا اور زناتہ کی فوجیں ان کی مدد میں آ گئیں جو مغراوہ کے اسلام لانے کے وقت سے خاص اسلامی فوجیں تھیں۔ پس انہوں نے عقبہ سے المصامدہ کو ہٹا دیا اور خوب خونریزی کی یہاں تک کہ انہوں نے اسلام کی اطاعت اختیار کرنے پر مجبور کر دیا اور ان کے شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر وہ ملثمی صنہاجہ سے لڑنے کے لئے بلاد سوس کے دور سے سوس تک لڑا اور ان کا قتل عام

کیا اور وہ بھی آ گیا اور اسی دوران میں کسیلہ اپنی قوم کے مرتد ہونے کی قید میں تھا۔ لیکن جب وہ موقع سے واپس آیا تو اس نے قیروان کی طرف فوج بھیجی اور خود تھوڑی سی فوج کے ساتھ باقی رہ گیا اور اس نے کسیلہ اور اس کی قوم کے ساتھ مراسلت کی تو انہوں نے کام پیچھے اور اس موقع کو غنیمت جانا اور اسے اس کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا اور کسیلہ پانچ سال تک افریقہ کا بادشاہ بنا رہا اور قیروان میں اترا اور جو عرب اور اولاد اور جو بیمار لوگ وہاں سے باقی رہ گئے تھے۔ انہیں امان دے دی اور بربریوں پر اس کی بادشاہی گراں گذری اور عبدالملک کی حکومت میں قیس بن زہیر عقبہ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے افریقہ میں جنگ کرنے کے لئے آیا۔ اور کسیلہ نے اس کے لئے باقی ماندہ بربریوں کو جمع کیا اور قیروان کے نواح میں ممش کے ساتھ اس سے مقابلہ ہوا۔ فریقین کے درمیان سخت معرکہ ہوا پھر بربریوں کو شکست ہو گئی اور کسیلہ قتل ہو گیا اور اس کے ساتھ بے شمار لوگ بھی قتل ہوئے اور عربوں نے ان کا اور ملویہ تک ان کا تعاقب کیا اور اس جنگ میں بربریوں نے فنا کر لیا۔ اور ان کے سوار اور جوان ختم ہو گئے اور ان کی شوکت ختم ہو گئی اور فرنج کی حکومت کمزور پڑ گئی اور بربر زہیر اور عربوں سے خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے قلعوں میں پناہ لے لی۔ پھر اس کے بعد زہیر نے دعکلہ کی اور مشرق کی طرف جاتے ہوئے برقہ میں شہید ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور افریقہ میں آگ بھڑک اٹھی اور بربریوں میں افتراق پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت سرداروں میں بٹ گئی۔ ان میں سب سے عظیم الشان کاہنہ دامیا بنت ماتیہ بن تیفان تھی جو جبل اوراس کی ملکہ تھی اور ان کی قوم جراوہ تھی۔ جو البتر کے بادشاہ اور لیڈر تھے۔ پس عبدالملک نے حسان بن نعمان غسانی کی طرف اپنے عامل مصر کو بھیجا کہ وہ جہاد افریقہ کو جانے اور اسے مدد بھی بھیجی۔ پس وہ ۶۹ھ میں افریقہ کی طرف گیا اور قیروان میں داخل ہو گیا اور قرطاجنہ سے جنگ کی اور اسے بزور قوت فتح کر لیا اور وہاں جو افرنج باقی رہ گئے تھے وہ صقلیہ اور اندلس کی طرف چلے گئے۔ پھر اس نے بربریوں کے سب سے بڑے بادشاہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کاہنہ اور اس کی قوم جراوہ کے متعلق بتایا تو وہ اس کی طرف گیا اور وادی مسکیانہ میں اترا۔ وہ بھی اس کے مقابلہ میں آئی اور شدید جنگ ہوئی پھر مسلمانوں کو شکست ہوئی اور بہت سی مخلوق ماری گئی اور خالد بن یزید قیسی قید ہو گیا اور کاہنہ اور بربر مسلسل حسان اور عربوں کا تعاقب کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو قابس کی عملداری سے نکال دیا اور حسان طرابلس کی عملداری میں آ گیا تو اس نے قیام کرنے کے متعلق عبدالملک کو خط لکھا تو اس نے اقامت اختیار کر لی اور اپنا محل بنایا اور اس عہد سے وہ قصور حسان کہلاتا ہے پھر کاہنہ اپنی جگہ پر واپس آ گئی اور اپنے اسیر خالد سے عہد کیا کہ وہ اس کے بیٹے کے ساتھ دودھ شریک ہو اور وہ افریقہ اور بربر میں پانچ سال حکمران رہی۔ پھر عبدالملک نے حسان کو مدد بھیجی تو وہ ۷۴ھ میں افریقہ واپس آ گیا اور کاہنہ نے تمام شہروں اور جاگیروں کو تباہ کر دیا اور طرابلس سے طنجہ تک متصل بستیوں میں ایک ہی بنا تھی اور بربر پر یہ بات شاق گزری۔ تو انہوں نے حسان سے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور اس نے ان میں تفرقہ پیدا کرنے کی راہ پائی اور وہ اس کے مقابلہ میں گیا اور وہ بربریوں کی ایک فوج میں تھی۔ پس بربریوں نے شکست کھائی اور کاہنہ قتل ہو گئی اور اس کے ایک پوشیدہ مقام پر قتل ہوئی جو اس عہد تک معروف ہے۔ اور بربریوں نے اسلام اور اطاعت پر امان طلب کی اور یہ کہ ان میں سے بارہ ہزار مجاہدین اس کے ساتھ ہوں گے۔ پس انہوں نے یہ بات قبول کر لی اور اسلام لے آئے اور اس نے کاہنہ کے دو بیٹوں کو اس کی قوم جراوہ اور جبل اوراس

اس کا سردار بنا دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نے بھی تو اطاعت اختیار کی ہے اور اس کے پاس جا کر اس کی بیعت کی ہے اور کاہنہ نے اس کے متعلق شیاطین کے اشاروں سے لوگوں کو یہ بات بتا دی۔

اور حسان قیروان کی طرف واپس آ گیا اور دواوین لکھے اور بربریوں سے خراج پر صلح کی اور افرنگی عجمیوں اور بربروں میں سے نصرانیت پر قائم رہنے والوں پر خراج نافذ کیا اور افریقہ اور مغرب کے متعلق بربریوں میں اختلاف پیدا ہو گیا اور اکثر شہر خالی ہو گئے اور موسیٰ بن نصیر افریقہ کا حکمران بن کر قیروان کی طرف آیا اور اس نے اس کے اختلاف کو دیکھا اور دور دور کے عجمیوں کو قریب کے عجمیوں کی طرف لایا اور اس نے بربریوں میں خونریزی کی اور مغرب پر غالب آ گیا اور بربریوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے طنجہ پر طارق بن زیاد کو حاکم بنایا اور اس کے ساتھ ۲۷ ہزار عرب اور بارہ ہزار بربری اتار دیئے اور انہیں حکم دیا کہ وہ بربریوں کو قرآن اور فقہ سکھائیں۔ پھر اس کے بعد بقیہ بربریوں نے اسماعیل بن عبداللہ بن ابی المہاجر کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

اور ابو محمد بن ابی زید نے بیان کیا ہے کہ بربریوں نے بارہ دفعہ طرابلس سے طنجہ تک ارتداد اختیار کیا ہے اور ان کا اسلام اس وقت تک مضبوط نہیں ہوا۔ جب تک طارق اور موسیٰ بن نصیر مغرب پر غالب آنے کے بعد اندلس کی طرف نہیں گئے اور ان کے ہمراہ بربریوں کے بہت سے امراء بھی گئے اور انہوں نے وہیں جہاد کا طبل بجا دیا اور فتح تک وہاں رہے تب اس وقت مغرب میں اسلام مضبوط ہوا اور بربریوں نے اس کے احکام کی اطاعت اختیار کی اور ان میں اسلامی باتیں راسخ ہو گئیں اور وہ ارتداد کو بھول گئے۔ پھر ان میں خارجیت پھیل گئی اور انہوں نے اسے ان نقل مکانی کرنے والے عربوں سے سیکھا جنہوں نے اس کے متعلق عراق میں سنا تھا اور ان کے کئی فرقے بن گئے اور اباضیہ اور صفریہ کے کئی طریق بن گئے۔ جیسا کہ ہم نے خوارج کے حالات میں بیان کیا ہے اور یہ بدعت پھیل گئی اور عرب کے منافق سرداروں نے اسے مضبوط کیا اور بربریوں میں فتنہ پیدا ہو گیا۔ جو حکومت کے خلاف حملہ کرنے کا ذریعہ بن گیا۔ نیز جب وہ عرب نکل گئے اور بربر کے غلط لوگ اپنے قائد کی طرف دعوت دینے لگے اور وہ ان پر اپنے مذاہب کفر کی تلاوت کرنے لگے اور حق و باطل کے ساتھ ملانے لگے۔ یہاں تک کہ ان میں ان کے بوئے ہوئے پودوں کی جڑیں مضبوط ہو گئیں۔ پھر بربریوں نے عربوں کی حکومت پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور یزید بن ابی مسلم کو ۱۰۲ھ میں قتل کر دیا۔ کیونکہ انہیں اس پر اس کے بعض اعمال کی وجہ سے غصہ تھا۔ پھر ۱۲۲ھ میں بربریوں نے ہشام بن عبدالملک کی حکومت میں عبید اللہ بن حبحاب کی ولایت میں بغاوت کی کیونکہ اس کی فوجوں نے بلاد سوس کو پامال کیا تھا اور بربریوں میں خونریزی کی تھی اور لوگوں کو قیدی بنایا تھا اور غنیمت حاصل کی تھی اور سوس تک چلا گیا تھا اور قتل عام کیا اور قیدی بنایا تھا اور بربریوں کے دلوں میں اس کا رعب پڑ گیا اور اسے یہ اطلاع ملی کہ بربری یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی غنیمت ہیں پس انہوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور میسرہ مطغری نے طنجہ میں عمر بن عبداللہ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور عبدالاعلیٰ بن جریج افریقی کی بیعت کر لی۔ جو رومی الاصل تھا اور عربوں کا غلام تھا اور وہ صفری خوارج کا لیڈر تھا اور مدت تک وہ ان کے امور کا ذمہ دار رہا اور میسرہ نے اپنے خارجی صفری مذہب کی طرف دعوت دیتے ہوئے خود اپنی خلافت کی بیعت لی پھر اس کا کردار خراب ہو گیا۔ تو بربریوں کو اس کے افعال پر غصہ آیا تو انہوں نے اسے قتل کر دیا اور خالد

بن حمید زناتی کو اپنا امیر بنایا ابن عبدالحکم کہتا ہے کہ وہ ہتورہ میں سے تھا جو زناتہ کا ایک بطن ہے۔ پس وہ ان کے امور کا ذمہ دار بنا اور عربوں کی طرف جنگ کرنے کے لئے گیا اور عبداللہ بن حجاب نے اس کے آگے فوجیں بھیجیں اور ان کے ساتھ خالد بن ابی حبیب بھی تھا پس وادی شلف میں جنگ ہوئی اور عرب شکست کھا گئے اور خالد بن ابی حبیب اور وہ سب کے سب قتل ہو گئے۔ اس جنگ کو جنگ اشراف کہتے ہیں اور شہر میں بغاوت پھیل گئی اور لوگوں کے معاملات خراب ہو گئے۔ ہشام بن عبدالملک کو اس کی خبر پہنچی تو اس نے ابن حجاب کو معزول کر دیا اور کلثوم بن عیاض قشیری کو ۱۲۳ھ میں حاکم بنایا اور اسے بارہ ہزار شامیوں کے ساتھ بھیجا اور مصر، برقہ اور طرابلس کی سرحدوں کو اس کی مدد کے لئے لکھا پس وہ افریقہ اور مغرب کی طرف گیا۔ یہاں تک کہ وادی طنجہ میں پہنچ گیا۔ جو سبو کی وادی ہے۔ پس خالد بن حمید زناتی لاتعداد بربری ساتھیوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہوں نے کلثوم بن عیاض کی ہراول فوج کو شکست دینے کے بعد اس سے مڈ بھیڑ کی پس ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور کلثوم قتل ہو گیا اور فوج شکست کھا گئی اور شامی بلج بن بشر قشیری کے ساتھ اندلس کی طرف چلے گئے اور مصری اور افریقی قیروان کی طرف چلے گئے۔ جب ہشام بن عبدالملک کو یہ اطلاع ملی تو اس نے حنظلہ بن صفوان کلبی کو بھیجا اور وہ ۱۲۴ھ میں قیروان آیا اور ہوارہ ان دنوں حکومت کے باغی تھے۔ جن میں عکاشہ بن ایوب اور عبدالواحد بن یزید اپنی اپنی قوم کے لیڈر تھے۔ پس ہوارہ اور وہاں کے بربری مددگاروں نے تنگ کر دیا۔ پس حنظلہ بن صفوان نے ان کو شکست دی اور شدید جنگ کے بعد قیروان پر غالب آ گیا اور اس نے عبدالواحد ہواری کو قتل کر دیا اور عکاشہ کو قیدی بنا لیا اور اس جنگ کے مقتولوں کا شمار کیا گیا تو وہ ایک لاکھ اسی ہزار تھے اور حنظلہ نے یہ بات ہشام کو لکھی اور لیث بن سعد نے اسے سن کر کہا کہ میں نے غزوہ بدر کے بعد کسی جنگ میں شامل ہونا پسند نہیں کیا مگر مجھے غزوہ قرن اور اصنام بہت محبوب ہے۔ پھر مشرق میں خلافت کمزور ہو گئی اور بنی امیہ کے چچوں اور مروانیوں کے ساتھ شیعہ اور خوارج کے واقعات کی وجہ سے اس کی حکومت تباہ ہو گئی اور نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ حکومت بنی امیہ سے نکل کر بنی عباس کے پاس پہنچ گئی اور عبدالرحمٰن بن حبیب نے اندلس سے آ کر افریقہ پر قبضہ کر لیا اور حنظلہ سے ۱۲۷ھ میں اس پر غلبہ حاصل کیا۔ پس حنظلہ افریقہ چھوڑ کر مشرق کی طرف واپس آ گیا اور بربریوں کی بیماری بڑھ گئی اور خارجیوں اور ان کے سرداروں کا معاملہ پیچیدہ ہو گیا پس انہوں نے اطراف سے بغاوت کر دی اور تمام حامیان بدعت کے ساتھ حکومت پر حملہ کر دیا اور اس میں صنہاجہ نے بغاوت کر دی اور اس کا امیر ثابت بن وزیدون اور اس کی قوم باجہ پر غالب آ گئے اور ان کے امراء میں سے عبداللہ بن سکردید نے اپنے مددگاروں سمیت اس کے ساتھ حملہ کر دیا اور طرابلس پر عبدالجبار اور حارث ہواری نے غلبہ کر لیا اور یہ دونوں اباضیہ کی رائے رکھتے تھے۔ پس انہوں نے طرابلس کے عامل بکر بن عیسیٰ قیسی کو جب وہ ان کو صلح کی دعوت دینے آیا قتل کر دیا اور ایک مدت تک یہی کیفیت رہی اور اسمٰعیل بن زیاد نے بربریوں کے قتل میں بڑا جوش دکھایا اور ان میں خوب خونریزی کی اور ۱۳۱ھ میں اس نے تلمسان پر چڑھائی کی اور اسے فتح کر لیا اور مغرب پر قبضہ کر کے وہاں کے تمام بربریوں کو ذلیل کیا اور اس کے بعد ۱۳۸ھ میں ورفجومہ اور باقی ماندہ قبائل نفزاوہ کا فتنہ اٹھا اور یہ بات اس وقت ہوئی جب عبدالرحمٰن بن حبیب ابوجعفر کی اطاعت سے منحرف ہو گیا اور اسے اس کے دو بھائیوں الیاس اور عبدالوارث نے قتل کر دیا۔ پس اس کی جگہ اس کا بیٹا حبیب حکمران بنا اور اس نے اپنے باپ کے بدلہ کا مطالبہ کیا

پس الیاس قتل ہو گیا اور عبدالوارث ورفجومہ کے ساتھ جا ملا اور ان کے امیر عاصم بن جمیل نے نفزاوہ سے مدد لی اور طرابلس کے امیر یزید بن سکوم نے بھی اس کی پیروی کی اور وہ نفزاوہ کی بات پر متفق ہو گئے اور ابو جعفر منصور کی دعوت دینے لگے اور قیروان پر حملہ کر کے اس میں زبردستی داخل ہو گئے اور حبیب بن قابس بھاگ گیا تو عاصم نے نفزاوہ اور ان کے قبائل میں اس کا تعاقب کیا اور عبدالملک بن ابی الجعد اور نفزاوہ کو جو قیروان میں موجود تھیں۔ قیروان پر حاکم مقرر کیا اور انہوں نے اسے قتل کر دیا اور ورفجومہ قیروان اور باقی افریقہ پر قابض ہو گئے اور وہاں پر رہنے والے تمام قریش کو قتل کر دیا اور اپنے چوپاؤں کو جامع مسجد میں باندھ دیا۔ پس اہل قیروان پر سخت مصیبت پڑی اور ورفجومہ اور نفزاوہ کے اس فعل کو طرابلس کے اباضی بربریوں نے جو ہوارہ اور زناتہ میں سے تھے برا سمجھا۔ پس وہ اکٹھے ہو کر ابوالخطاب کے پاس گئے اور ان کے خلاف خروج کر دیا اور زناتہ اور ہوارہ کے باقی ماندہ بربری بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور اس نے ان کو ساتھ لے کر قیروان پر چڑھائی کی اور عبدالملک بن ابی الجعد اور باقی ماندہ ورفجومہ اور نفزاوہ کو قتل کر دیا اور ۱۴۱ھ میں قیروان پر قابض ہو گیا۔ پھر عبدالرحمٰن بن رستم کو قیروان کا حاکم بنایا جو رستم کے غلاموں میں سے تھا۔ جو کاوسیہ میں ابراہیم کا امیر تھا اور وہ عرب موالی میں سے تھا اور اس جماعت کے سرداروں میں سے تھا اور ابوالخطاب طرابلس کی طرف گیا اور مغرب جنگ سے مشغول ہو گیا اور بربری خوارج نے جہات پر حملہ کر کے ان پر قبضہ کر لیا اور ۱۴۰ھ میں مکناسہ میں سے صفریہ مغرب کی جانب اکٹھے ہوئے اور انہوں نے عیسیٰ بن یزید اسود کو اپنا امیر بنایا اور سجلماسہ شہر کو بنیاد بنایا اور وہاں اتر گئے اور ابوجعفر منصور کی طرف سے محمد بن اشعث افریقہ کا والی بن کر آیا تو ابوالخطاب اس کے مقابلہ میں گیا اور سرت مقام پر اس سے جنگ کی۔ پس انہوں نے ابن اشعث کو شکست دی اور بلاد طرابلس میں بربریوں کو قتل کیا اور عبدالرحمٰن بن رستم قیروان سے تاہرت کی طرف بھاگ گیا۔ جو مغرب اوسط میں واقع ہے اور لمایہ کو اپنا حامی بنا لیا اور نفزاوہ کے اباضی بربریوں کے کئی گروہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے تو وہ وہاں اتر پڑا اور ۱۴۴ھ میں اس کے شہر کی حد بندی کر لی اور ابن اشعث نے افریقہ پر کنٹرول کر لیا اور بربری ڈر گئے۔ پھر زناتہ میں سے بنو یفرن اور بربریوں میں سے مغیلہ تلمسان کے نواح میں مشتعل ہو گئے اور بنی یفرن کے ابوقرہ کو اپنا لیڈر بنا لیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ مغیلہ میں سے تھا اور یہ بات اثبت ہے اور ۱۴۸ھ میں اس کی بیعت خلافت کی گئی اور اغلب بن سود تمیمی عامل طبنہ جنگ کرنے کے لئے اس کی طرف گیا اور جب اس کے قریب ہوا تو ابوقرہ بھاگ گیا اور اغلب الزاب میں اتر گیا۔ پھر اس نے تلمسان اور طنجہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور فوج اس کے پاس واپس آ گئی تو وہ بھی واپس آ گیا۔ پھر اس کے بعد بربریوں نے عمر بن حفص کے زمانے میں بغاوت کی جو قبیصہ بن ابی صفرہ یعنی مہلب کی اولاد میں سے تھا اور ہزار مرد کا لقب ۱۵۱ھ سے چلا آ رہا تھا اور وہ طرابلس میں اکٹھے ہو گئے اور ابوحاتم یعقوب بن حبیب بن مدین بن سطوفت کو اپنا لیڈر بنایا جو امرائے مغیلہ میں سے تھا اور ابوحاتم کہلاتا تھا اور بربریوں کے ساتھ عمر کی فوجوں نے طبنہ کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان میں سے ابوقرہ چالیس ہزار صفریہ اور عبدالرحمٰن بن رستم چھ ہزار اباضیہ اور اسی طرح مسعود بن ولی دس ہزار جوانوں اور جریر بن مسعود اپنے مدیونہ پیروکاروں اور عبدالملک بن سکردید ضہاجی دو ہزار جوانوں کے ساتھ جن میں صفریہ بھی تھے آئے اور عمر بن حفص کا محاصرہ سخت ہو گیا۔ تو اس نے مخالفت کی ایک چال چلی اور اپنے بیٹے کو چار ہزار جوان دیئے جو الگ ہو کر طبنہ سے چلے گئے۔ پھر اس نے ابن

رستم کی طرف ایک فوج بھیجی۔ جس نے اُسے شکست دی اور وہ شکست خوردہ ہو کر تاہرت میں داخل ہو گیا اور عمر بن حفص نے ابو حاتم اور اس کے بربری اباضی ساتھیوں پر حملہ کر دیا اور وہ بھی اس کے مقابلہ میں آ گئے۔ تو وہ انہیں قیروان کی طرف لے گیا اور اُسے فوجوں اور جماعتوں سے بھر دیا۔ پھر اس نے ابو حاتم اور بربریوں سے جنگ کی تو انہوں نے اُسے شکست دی اور یہ قیروان کی طرف واپس آ گیا تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور وہ تین لاکھ جرار تھے۔ جن میں سے پینتیس ہزار سوار تھے اور وہ سب اباضی تھے اور محاصرہ لمبا ہو گیا اور ۱۵۴ھ میں عمر بن حفص قتل ہو گیا اور اہل قیروان نے ابو حاتم کے ساتھ اس کی من مانی شرائط پر صلح کر لی اور وہ وہاں سے کوچ کر گیا اور ۱۵۵ھ میں یزید بن قبیصہ بن مہلب افریقہ کا والی بن کر آیا اور ابو حاتم عمر بن عثمان فہری کے مخالف ہو جانے کے بعد اس کے مقابلہ میں گیا اور ان کے معاملے میں افتراق پیدا ہو گیا پس یزید بن حاتم نے طرابلس میں اس سے جنگ کی اور ابو حاتم قتل ہو گیا اور بربریوں کو شکست ہوئی اور عبدالرحمن بن حبیب بن عبدالرحمن جو ابو حاتم کے اصحاب میں سے تھا کتامہ چلا گیا اور مخارق بن غفار طائی کو بھیجا تو اس نے آٹھ ماہ تک اس کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر اس پر غالب آ گیا اور اس کے بربری ساتھیوں کو قتل کر دیا اور وہ جدھر سے آیا ادھر بھاگ گئے اور فوج کے ساتھ طرابلس میں عمر بن حفص کے قتل سے خاتمہ تک ان کی ۳۷۵ جنگیں ہوئیں اور یزید افریقہ آ گیا اور اس نے فساد کو دور کیا اور قیروان کو درست کیا اور بربری ملک پر سکون رہا اور ۱۵۷ھ میں ورفجومہ نے بغاوت کی اور ابو زرجونہ کو اپنا لیڈر بنا لیا۔ پس یزید ان کی طرف ابن مجزاۃ مہلبی کے قبیلے کو لے کر گیا۔ تو انہوں نے اُسے شکست دی اور اس کے بیٹے مہلب نے اس سے اجازت طلب کی کہ وہ ورفجومہ پر حملہ کرنے والی فوج میں الزاب، طبنہ اور کتامہ کی فوجوں کا سالار تھا جو اس نے اُسے اجازت دی اور علاء بن سعید بن مروان مہلبی نے اس کی مدد کی تو اس نے ان پر حملہ کر کے انہیں بری طرح قتل کیا اور اس کے بعد ۱۷۱ھ میں نفزاوہ نے اس کے بیٹے داؤد کی سلطنت میں اس کے مر جانے کے بعد بغاوت کی اور صالح بن نصیر نفزی کو اپنا امیر بنا کر اباضیہ کے نظریہ کی دعوت دینے لگے۔ پس اس نے ان کے مقابلہ میں اپنے عمزاد سلیمان بن الصمہ کو دس ہزار فوج کے ساتھ بھیجا۔ تو اس نے انہیں شکست دی اور بربریوں کو بری طرح قتل کیا پھر وہ صالح بن نصیر کے پاس گیا تو اس نے دیکھا کہ تمام اباضی بربر بھاگ گئے ہیں اور شقبناریہ میں جمع ہو گئے ہیں۔ پس سلیمان نے انہیں دوبارہ شکست دی اور قیروان کی طرف واپس آ گیا اور افریقہ کے بربری خارجیوں کی ہوا تھم گئی اور اس کی بدعت میں ضعف پیدا ہو گیا اور ۱۷۲ھ میں حاکم تاہرت عبدالرحمن بن رستم نے حاکم قیروان روح بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب کے ساتھ مصالحت کرنے میں دلچسپی لی۔ تو اس نے اس سے صلح کر لی اور بربریوں کا زور ٹوٹ گیا اور وہ غالب آنے والے حکمرانوں کے مطیع ہو گئے اور دین کی اطاعت کرنے لگے اور اسلام نے اپنے قدم جما لئے اور حکومت نے بربریوں پر ٹیکس لگا دیا اور ابراہیم بن اغلب تمیمی نے ہارون الرشید سے قبل ۱۸۴ھ میں افریقہ اور مغرب کی حکومت سنبھال لی۔ پس اس نے اس حکومت کو مضبوط کیا اور لوگوں سے حسن سلوک کیا اور بگاڑ کی اصلاح کی اور اتحاد پیدا کیا اور وہ سب لوگ راضی ہو گئے اور بغیر کسی تنازعہ اور بگاڑ کرنے والے کے آزادانہ حکومت کرتا رہا اور اس کے بیٹے خلف سے سلف تک اس حکومت کے وارث ہوئے اور انہیں افریقہ اور مغرب میں وہ حکومت حاصل تھی جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ افریقہ سے عرب حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

کتامہ اور کتامہ نے رافضی دعوت کے زیر اثر بنی اغلب کے خلاف خروج کیا اور ان میں ابو عبد اللہ شیعی عبید اللہ مہدی کا داعی بن کر گیا ہوا اور یہ افریقہ میں عربوں کی حکومت کا آخری دور تھا اور پھر جماعت کتامہ نے مستقل حکومت قائم کر لی اور ان کے بعد مغرب کے بربریوں نے حکومت قائم کر لی اور مغرب اور افریقہ سے عرب کا غلبہ جاتا رہا اور ان کی حکومت باقی رہی اور اس حکومت نے ابتدائی عہد تک ان کی شہرت کوئی نہیں ہوئی اور بربریوں اور ان کے قبائل کی حکومت ہو گئی جب ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ اور ایک قوم کے بعد دوسری قوم حاصل کرتی رہی اور کبھی یہ مغرب کے اموی خلفاء کی طرف اور کبھی بنو عباس اور بنو حسن کے ہاشمیوں کی طرف دعوت دیتے پھر انہوں نے آخرکار مستقل اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی۔ ہم ان کا مفصل تذکرہ زناتہ اور بربریوں کی حکومت کے بیان میں کریں گے جن کے حالات کو ہم بیان کر رہے تھے۔

باب: [illegible]

بتری بربر

بتری بربریوں اور ان کے قبائل کے حالات اور سب سے پہلے نفوسہ اور اس کی گردش احوال کا تذکرہ

بتری بربریوں کا جد مادغیس الابتر تھا اور اس کا بیٹا زحیک تھا اور اسی سے ان کے بطون نکلے ہیں۔ بربریوں کے نسابین اس کے چار بیٹوں کا ذکر کرتے ہیں نفوس اور اداس اور ضرا اور لوا [illegible] کیونکہ کہا جاتا ہے کہ لوا نے اپنے باپ [illegible] تو وہ دودھ چھڑانے سے قبل اس کی ماں کے پاس چھوڑا گیا تو وہ اسی کی طرف منسوب ہو گیا اور اس کے بیٹوں کے ساتھ [illegible] ہو گئے۔ جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے اور یہ ضرا اور لوا کے بطون کا ایک ایک کر کے ذکر کریں گے اور نفوس کا ایک ہی بطن ہے۔ جس کی طرف سب نفوسی منسوب ہوتے ہیں اور یہ بربریوں کے وسیع ترین قبائل میں سے ہے جس میں بنی زمور اور بنی مسکور اور ماطوسہ کی طرح بہت سے قبائل ہیں اور ان کی اکثریت کا وطن جبال طرابلس اور اس کے قریب صبرہ میں ہے اور وہاں ایک پہاڑ بھی ان کے نام سے مشہور ہے اور یہ طرابلس کی جانب سے تین دن کی مسافت کے فاصلے پر ہیں اور آج بھی ان کے بچے کھچے لوگ وہیں رہتے ہیں اور اس سے قبل صبرہ شہر بھی انہی کے وطن میں شامل تھا اور ان کی طرف منسوب ہوتا تھا [illegible] اور ان کے [illegible] گیا [illegible] میں سے [illegible] زیادہ بھی تھا [illegible] نے عبیدی حکومت کے شروع میں [illegible] میں اس پر قبضہ حاصل کیا اور ان میں سے [illegible] مصر اور مغرب کے مقامات میں بکھرے ہوئے ہیں اور ان کے بچے کھچے لوگ اس کے علاوہ منتشر ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

باب: ۱۵

قبائل نفزاوہ

نفزاوہ اور ان کے بطون اور ان کی گردش احوال کا بیان

نفزاوہ طوفت بن نفزاو بن لوا اکبر بن زحیک کے بیٹے ہیں اور غساسہ، زہیلہ، سوماتہ، زاتیمہ، ولہاصہ، مجر اور ورسیف کی طرح ان کے بہت سے بطون ہیں اور ان کے بطون میں ایک مکلاتہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مکلاتہ حمیری عربوں میں سے ہے۔ جو صغر سنی میں تطوفت کے پاس آیا تو اس نے اسے متبنیٰ بنا لیا اور یہ بربر میں سے نہیں ہے اور بنی ورپاغل اور گزناتہ اور بنی یصلتین اور بنی دیمار، یحمن اور ریحون اور بنی یزناسن کی طرح مکلاتہ کے بہت سے بطون ہیں اور بربری نسابوں جیسے سابق مطماطی وغیرہ کے نزدیک غساسہ کو بھی انہی میں سے بیان کیا جاتا ہے اور ولہاصہ کے بطون سے ورتدین بن داجیسن ولہاصہ اور ورہ فوس بن فیرحاس بن ولہاص ہیں اور ورفجومہ کے بطون سے زمور، رجالہ، انذکور بنی ورفجوم اور دوسرے بہت سے بطون ہیں اور ورفجومہ نفزاوہ کے بطون سے خوبصورت ترین، تعداد جنگجو اور صاحب قوت ہے اور جب عبد الرحمن بن حبیب نے ابوجعفر منصور کی اطاعت سے انحراف کیا اور اس کے دو بھائیوں الیاس اور عبد الوارث نے قتل کر دیا اور اس کے بیٹے حبیب نے ان دونوں سے بدلہ کا مطالبہ کیا تو عبد الوارث ورفجومہ کے پاس آ گیا اور ان میں ان کے امیر عاصم بن جمیل کے ہاں مہمان اترا اور یہ کاہن تھا تو اس نے اسے پناہ دی اور یہ ابوجعفر منصور کی دعوت دینے لگا اور نفزاوہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے۔

اور ان کے جوانوں میں سے عبد الملک بن ابی الجعد اور یزید بن سکوم بھی تھے۔ جو اباضی خارجی تھے اور انہوں نے ۱۳۹ھ میں قیروان پر حملہ کیا اور حبیب بن عبد الرحمن وہاں سے بھاگ گیا اور عبد الملک بن ابی الجعد اس میں داخل ہو گیا اور حبیب کو قتل کر دیا اور نفزاوہ قیروان پر غالب آ گئے اور انہوں نے وہاں رہنے والے قریشیوں اور قیس کے عربوں کو قتل کر دیا اور مسجد میں اپنے چوپاؤں کو باندھا اور ان کی بدعتیں بڑھ گئیں تو طرابلس کے بربری اباضیوں نے ان پر حملہ کیا اور ورفجومہ

اور زناتہ نے اس میں بڑا پارٹ ادا کیا بھی وہ اور عرب کے جوان خطاب بن سمح کے پاس جمع ہوئے اور طرابلس پر قبضہ کر لئے۔ پھر ۱۴۱ھ میں قیروان پر غالب آ گئے اور عبدالملک بن ابی الجعد کو قتل کر دیا اور اس کی قوم نے نفزاوہ اور ورفجومہ میں خوب خونریزی کی اور جب ابوالخطاب نے عبدالرحمن بن رستم کو قیروان پر حاکم مقرر کیا تو اس کے بعد طرابلس واپس آ گئے اور طرابلس جنگ کی آگ سے بھڑک اٹھا اور ورفجومہ کا فتنہ بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ محمد بن اشعث ۱۴۴ھ میں مصر کی طرف سے مقرر ہو کر آیا اور اس نے بربریوں میں خونریزی کی اور اس فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کیا۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب عمر بن حفص نے ۱۵۱ھ میں طبنہ شہر کی حد بندی کی تو اس نے ورفجومہ کو یہاں آباد کیا کیونکہ یہ اس کے مددگار تھے اور جب ابن رستم اور بنو یفرن نے اس کا محاصرہ کیا تو یہ بہت خوشحال ہو چکے تھے۔ پھر عمر کی وفات کے بعد جب یزید بن حاتم ۱۵۵ھ میں افریقہ آیا تو انہوں نے اس کے خلاف خروج کیا اور ابو زرجونہ کو اپنا لیڈر بنایا اور یزید نے اپنے بیٹے کو قوم کے ساتھ ان کی طرف فوج بھیجی تو انہوں نے ان میں خوب خونریزی کی پھر نفزاوہ نے اس کے باپ داود کے خلاف بغاوت کی اور اباضی دین کی طرف دعوت دینے لگے اور انہوں نے صالح بن نصیر کو اپنا لیڈر بنایا تو سلیمان بن یزید ان کی طرف بڑھا اور انہیں بری طرح قتل کیا اور اس موقع پر افریقہ میں خوارج کا رعب اور بربریوں کا خوف جاتا رہا اور اس کے بعد ورفجومہ میں تفرقہ پیدا ہو گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور وہ قبائل میں بٹ گئے اور جو ان میں ایک [illegible] تھا۔ [illegible] کے آغاز میں اور بنو امیہ کے اندلس میں ایک جوان الرمادی ہے۔ جو قرطبہ کا ایک کاتب ہے اور اس عہد میں مغرب میں ان کے کچھ فرقے باقی ہیں اور وہاں پر مراکش کے میدان میں ایک بستی ان کی طرف منسوب ہے اور ورفجومہ میں سے باقی ماندہ [illegible] وغیرہ اس عہد میں متفرق گروہوں میں بٹے ہیں اور یہ لوگ ساحل تلمسان کا مشہور ترین قبیلہ ہے۔ جو قومیت میں شامل ہیں اور نسب کے لحاظ سے ان میں شمار ہوتے ہیں اور آغاز عبیدی حکومت کے وسط میں ان میں سے [illegible] مستقل ریاست [illegible] کی اور بنی عبدالواد کے تلمسان اور اس کے نواح پر غالب آنے کے بعد سلطان کے نام سے بادشاہ [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ اس عہد میں ان کے سلطان عثمان بن عبدالرحمن پر غالب آ گئے اور اسے تلمسان میں [illegible] قید خانے میں بند کر دیا اور پھر اسے قتل کر دیا۔

اور ورفجومہ کے مشہور ترین قبائل میں سے ایک اور قبیلہ [illegible] کے میدان میں رہتا ہے جو گھوڑوں پر سوار ہوتا ہے اور لباس زبان اور دیگر شعار میں عربوں کی نقل کرتا ہے جیسا کہ ہوارہ کا حال ہے اور ان کا [illegible] اونٹ رکھنے والے [illegible] ہے اور ان کی سرداری بنی [illegible] میں ہے اور اس عہد میں حازم بن شداد بن حزام بن نصر بن مالک بن غریب کی اولاد میں ہے اور اس سے پہلے عسکر بن بطنان میں تھی۔ یہ ورفجومہ کے وہ حالات ہیں جو ہمیں معلوم ہو سکے تھے۔

بطون نفزاوہ کا انجام

اور نفزاوہ کے بطون میں سے ورتیمہ ہیں۔ ان کے بقایا اس عہد میں ساحل برقہ میں رہتے ہیں اور ان میں سے مسراتہ بھی ہیں جن کے بقایا اس عہد میں سواحل طرابلس میں رہتے ہیں۔ جہاں سمندر کے کنارے ایک [illegible] کے [illegible] ان کے نام سے موسوم ہے۔ اور خیال ہے کہ ان کے بقایا اس عہد میں [illegible] کے [illegible] رہتے ہیں [illegible] اور [illegible] سے [illegible] دولت کے دوسرے لوگ مغرب میں رہتے ہیں اور [illegible] کوئی [illegible] معلوم نہیں اور ان کی اولاد افریقہ میں عرب قبائل کے درمیان [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible] رہتے ہیں [illegible] کا [illegible] تھے۔ واللہ اعلم۔

اور نفزاوہ کے باقی بطون کا اس عہد میں کوئی قبیلہ [illegible] معلوم نہیں ہوتا۔ [illegible] کی کچھ بستیاں ان کی طرف منسوب ہیں۔ جہاں [illegible] موجود رہتے ہیں [illegible] اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور ان [illegible] کے ساحل [illegible] جب حکومت کا [illegible] کا [illegible] ان میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اور وہ سب کے سب ان کی اطاعت میں شامل ہو گئے۔ واللہ ولی الامور لا رب غیرہ۔

باب: ۱۶

لواتہ قوم

بتری بربر قبیلہ لواتہ کے حالات اور ان کی گردش احوال: یہ بتری بربر کے بطون میں سے بہت وسیع اور عظیم بطن ہے جو لوا الاصغر بن لوا الاکبر بن زحیک کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور لوا الاصغر نفزاوہ کے بیٹے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور لوا ان کے باپ کا نام ہے اور بربری جب جمع کے لئے عموم چاہتے ہیں تو "الف" اور "تا" کو زیادہ کر دیتے ہیں اور وہ لوات بن جاتا ہے اور جب عربوں نے اسے معرب کیا تو اسے مفرد پر محمول کیا اور اس کے ساتھ جمع کی "ھا" ملا دی اور ابن حزم نے بیان کیا ہے کہ بربری نسابوں کا خیال ہے کہ سدراتہ لواتہ اور مزاتہ قبطیوں میں سے ہیں۔ مگر یہ بات درست نہیں اور ابن حزم کو اس بارے میں علمائے بربر کی کتب کا علم نہیں ہوا اور لواتہ کے بہت سے بطون ہیں جیسے سدراتہ بن نیطط بن لوا اور [illegible] بنی ماسلت بن لوا اور [illegible] اور ان کے اصحاب نے مزاتہ کے سوا مغاغہ کے اور قبائل بھی شمار کئے ہیں جو بنی زائدہ بن لوا کی [illegible] جرمانہ اور نقاعہ ہیں اور ان کے اکثر بطون مزاتہ میں ہیں اور بعض نساب مزاتہ میں بہت سے بطون شمار کرتے ہیں جیسے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اپنے مواطن میں برقہ کے رہتے ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے اور ابو یزید کے فتنہ میں انہوں نے بہت کارنامے دکھائے ہیں اور جبل اوراس میں ان کی بہت بڑی قوم رہتی ہے۔ جس نے بنی کملان کے ساتھ ابو یزید کی حکومت کے متعلق مدد کی اور وہ ہمیشہ ہی اس جگہ میں ہوارہ اور کتامہ کے ساتھ آباد اور اسی میں رہتے ہیں اور حکومت جبل اوراس میں رہنے والے انہیں دیگر قبائل سے ٹیکس وصول کرنے میں ان سے مطالبہ کرتی رہتی ہے جس طرح اس کا کام کرتے ہیں اور جن دستوں کی ان پر لگائی جاتی تھی وہ انہیں سلطان کی فوج میں لے آتے تھے۔ جب حکومت کو ضعف آیا تو ان کے بعض گروہ اولاد محمد کی جاگیروں میں آگئے جو زواودہ میں سے تھا تو انہوں نے بھی ان سے وہ کام لئے جو حکومت ان سے لیتی تھی اور انہوں نے انہیں ٹیکس جمع کرنے کے لئے خادم اور [illegible] بنوا لئے [illegible] ان قوم کے [illegible] نہیں اور وہ خوش حال اور [illegible] ہیں۔ [illegible] منصور بن خرنی نے ان کو اپنے کام میں شامل کر لیا اور جب [illegible] حکومت سے [illegible] اور وہ اعراب میں آ ملے تو وہ انہیں [illegible] میں [illegible] کرنے لگے اور اس وجہ سے عرب [illegible] کی صورت میں ان کے پاس [illegible] کرنے لگے اور وہ اس عہد تک اپنے [illegible] میں [illegible] ہوئے ہیں

اور جب انہوں نے [illegible] سے ان کو چھوڑ کر میدان تک نہیں جاتے اور ان میں سے کئی ایک نے بلند علاقوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ جو پہاڑ کی وسعت میں گھرا ہوا ہے کیونکہ اس کے مقامات پر ان کو غلبہ حاصل ہے [illegible] جب ان پر سلطانی قوت کی طرف آتے ہیں۔ تو وہ بھی اپنے قلعوں میں [illegible] ہیں اور ولایت میں سے ایک [illegible] سے جیل کی جانب رہتی ہے اور وہ جیل کے درمیان [illegible] ہیں پھر ان کا ایک امیر تھی اپنے ساتھ ایک [illegible] لے گیا [illegible] اور ان کو [illegible] علی بن ہشام [illegible] جب یحییٰ بن [illegible] صاحب [illegible] نے منصور کے خلاف بغاوت کی تو ان کے خلاف [illegible] نے اس کے خلاف [illegible] کے بارے میں اس کے ساتھ [illegible] منصور نے اس کو طلب کیا اور [illegible] لیا اور [illegible] ان کے [illegible] اور پہاڑ سے [illegible] ان کی طرف واپس آ گیا۔

[illegible] نے بیان کیا ہے [illegible] ان مقامات کو [illegible] پہاڑ [illegible] ہیں [illegible] کی طرح [illegible] ہیں اور ان سے [illegible] ایک [illegible] کی طرف [illegible] حکومت سے [illegible] کی طرف [illegible] اس نے [illegible] بیان کی ہے [illegible] کے [illegible] تھے اور ان کے [illegible] میں [illegible] تھے اور ان سے درمیان [illegible] ایک [illegible] پیدا ہوا [illegible] انہوں نے [illegible] نے اپنی قوم کی طرف [illegible] اور ان کو [illegible] انہوں نے ایک دوسرے [illegible] تو انہوں نے ان [illegible] بن محمد [illegible] اور دوسری جانب سے [illegible] اور ان کا [illegible] سب [illegible] کی طرف [illegible] ان کے درمیان [illegible] جانب سے [illegible] نے [illegible] اور ان پہاڑ کی طرف لے گئے [illegible] اور [illegible] کے قبائل [illegible] اور [illegible] والے [illegible] میں [illegible] قبائل میں شمار ہوتے ہیں [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ان پہاڑ میں رہتے ہیں جو ان کے نام سے مشہور ہے [illegible] اور [illegible] ہیں جو ان [illegible] کی طرح [illegible] بیان کیا ہے [illegible] ان کے [illegible] قریب آیا تو وہ [illegible] نے [illegible] کی اور انہوں نے ان کی طرف [illegible] اور ان کی قوم نے [illegible] جانے [illegible] ہے [illegible] قبائل [illegible] کے قریب رہتے

ہیں جو مغرب اقصیٰ میں ہے اور انہیں وہاں پر بڑی کثرت حاصل ہے اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ حجاز کے نواح میں رہتے ہیں جو عرب جزیرہ نما سے تھا اور ان سے نکل گئے اور انہی میں شمار ہونے لگے اور ان میں سے کچھ قبیلے معقل اور سعید خالدی کی بستیوں اور علاقوں میں رہتے ہیں اور اسی طرح ان میں سے ایک قبیلہ حجاز کے نواح میں رہتا ہے جو لواتہ کے نام سے معروف ہے اور یہ کرامت کے میدان میں اترتے ہیں۔ بہر حال کہ صفاقس شہر سے جنوب والے اپنی کھیتی اور چارہ وغیرہ کی نگہداشت کے لئے آباد کرتے ہیں اور ان کی سرداری اس عہد میں زائدہ بن صواب کی اولاد میں ہے اور سلطان کی جانب سے ان پر ایک مقررہ ٹیکس عائد ہے اور لواتہ کے ان لوگوں کے لئے ایک فوج بھی مقرر ہے اور ان کے اور بھی بہت سے قبائل ہیں جو بطون وغیرہ میں شامل ہیں اور قبائل کے درمیان منقسم ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیھا

ضریسہ کے بنی فاتن کے حالات جو بتری بربریوں کا ایک بطن ہیں اور ان کی گردش احوال...

ان کے بطون یہ ہیں مطغرہ، لمایہ، صدینہ، کومیہ، مدیونہ، مغیلہ، مطماطہ، ملزوزہ، مکناسہ، دونہ اور یہ سب کے سب فاتن بن تمصیت بن ضریس بن زحیک بن مادغیس الابتر کی اولاد میں سے ہیں اور یہ بربریوں سے ظاہر ہوئے ہیں اور ہم ان کے ایک ایک بطن کے متفرق حالات بیان کریں گے

مطغرہ: یہ ان قبائل سے زیادہ ہیں اور خاص طور پر بڑی بیویوں والے ہیں اور ان کی اکثریت خیمے والے ہیں اور ان کی اکثریت اسلام کے زمانے سے مغرب میں رہتی ہے اور انہوں نے ابتدا ہی سے قوت و شجاعت میں حصہ لیا اور یہ کام کرتے گئے اور جب اسلام بربریوں میں آیا تو یہ فتح اندلس کے لئے چلے گئے اور ان کے ساتھ وہ قومیں بھی گئیں جو وہاں پر ٹھہر گئیں اور جب خارجیوں نے دین میں بدعت کی اور بربریوں میں سرایت کی تو مطغرہ نے صفریہ کا مذہب اختیار کر لیا اور ان کا سردار میسرہ تھا اور حقیر کے نام سے معروف تھا اور جب عبیداللہ بن الحبحاب، ہشام بن عبدالملک کی طرف سے افریقہ کا حکمران بنا تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ مصر سے اس کی طرف جائے تو وہ اسی وقت وہاں آیا اور اس نے عمر بن عبداللہ المرادی کو طنجہ اور مغرب اقصیٰ کا گورنر اور اپنے بیٹے اسماعیل کو سوس اور اس کے ماورا علاقے پر گورنر مقرر کیا پس ان والیوں کی حکومت مسلسل قائم رہی اور ان کی بد سیرتی بربریوں میں اثر انداز ہو گئی اور وہ ان کے حالات سے برا منانے لگے اور وہ ان سے بربری وصائف اور شہد رنگ چادروں اور مغرب کی دیگر چیزوں کا مطالبہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ان کو دکھانے میں مبالغہ کرتے یہاں تک کہ بکری کے بچوں سے شہد رنگ کی کھال بنانے کے لئے بکریوں کا ایک گلہ ذبح کر دیا جاتا اور ان میں سے صرف ایک ہی چادر بنتی۔ پس انہوں نے بربریوں کے اموال میں بڑی بے چینی ہوئی۔ پس میسرہ الحقیر جو صفریہ کا لیڈر تھا غضبناک ہو گیا اور اس نے بربریوں کو طنجہ کے گورنر عمر بن عبداللہ کے قتل پر آمادہ کیا تو انہوں نے اسے ۱۲۲ھ میں قتل کر دیا اور اس کی جگہ میسرہ نے عبدالاعلیٰ بن جریج افریقی کو جو روم میں سے رومی الاصل تھا حکمران بنایا اور وہ عرب کے موالی میں سے تھا اور خارجیت کی جڑ تھا اور صفریہ کے نظریات رکھتا تھا۔ پھر میسرہ نے اسے طنجہ پر حاکم مقرر کیا اور سوس چلا آیا۔ پس اس کے عامل اسماعیل بن عبیداللہ کو آ کے قتل کر دیا اور مغرب جنگ کی آگ سے بھڑک اٹھا اور خلفا کی مشرق پر اس کی حکومت ختم ہو گئی اور اس کے بعد وہ انہیں اپنی اطاعت میں نہ لا سکا اور حباب کے بیٹے نے ساتھی خالد بن ابی حبیب کے ہراول دستے میں فوجوں کے ساتھ ان سے جنگ کی اور ہراول دستے کو

شکست دے دی اور خالد کو قتل کر دیا اور بربریوں نے یہ خبر اندلس میں سنی تو انہوں نے اپنے عامل عقبہ بن الحجاج سلولی پر حملہ کر دیا اور اسے معزول کر دیا اور عبدالملک بن قطن فہری کو حاکم بنا دیا اور جب ہشام بن عبدالملک کو یہ اطلاع ملی تو اس نے کلثوم بن عیاض مری کو بارہ ہزار شامی فوج کے ساتھ بھیجا اور اسے افریقہ کا والی بنایا اور عبیداللہ بن حبحاب نے اسے حکومت دے دی اور کلثوم ۱۲۳ھ میں بربریوں سے جنگ کے لئے گیا یہاں تک کہ اس کا ہراول دستہ طنجہ کے مضافات میں اسبو مقام پر پہنچا تو بربریوں نے میسرہ کے ساتھ اس سے جنگ کی اور انہوں نے ان کے درمیان درہ کے روز ساتھ ملاقات کی اور خارجیت کی مدد میں لگے ہوئے تھے انہوں نے اس کے ہراول دستے کو شکست دے دی پھر اسے بھی شکست دے دی اور قتل کر دیا اور ان کے ساتھ جنگ کرنے میں ان کی یہی تدبیر تھی اور انہوں نے چھوٹی چھوٹی مشکوں کو پتھروں سے بھر کر گھوڑوں کی دموں کے ساتھ باندھ دیا تھا جس سے وہ دوڑ پڑتے اور پانی مشکوں میں پتھروں کی حرکت سے آواز پیدا ہوتی اور عربوں کے جنگی میدان میں انہیں ایک ایک کر کے لے جایا جاتا جس سے ان کے گھوڑے بدک جاتے اور ان کا میدان خراب ہو جاتا اور وہ پریشان ہو کر دور گروہ ٹوٹ پڑتے اور وہ منتشر ہو گئے اور ہر طرف بکھر گئے اور باقی ماندہ لوگ اپنے دستوں کے ساتھ [illegible] جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور معزول اور افریقہ [illegible] کی طرف واپس آ گئے اور اس جہت میں خوارج ظاہر ہو گئے اور مغرب خلفاء کی اطاعت سے دستبردار ہو گیا یہاں تک کہ میسرہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد مغراوہ کی سرداری یحییٰ بن حارث نے سنبھالی جو محمد بن خزر اور مغراوہ کا حلیف تھا اس کے بعد مغرب میں ادریس کا ظہور ہوا اور وہ بربریوں کو یہاں لایا اور ان میں اس نے بڑا اثر قائم کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور ان دنوں مغراوہ کا سردار بہلول بن عبدالواحد تھا جس نے ابراہیم بن اغلب عامل قیروان کی سازش سے ادریس کی اطاعت سے انحراف کر کے ہارون الرشید کی اطاعت اختیار کر لی تو ادریس نے اس سے صلح کر لی اور اسے صلح کی خوشخبری دی پھر اس کے بعد مغراوہ کی ہوا اکھڑ گئی اور ان کی جمعیت پریشان ہو گئی اور حکومت نے ان پر اپنے دامن پھیلا دئیے اور وہ اس عہد میں مغرب کے کونوں اور اس کے اطراف میں بربریوں کے قبائل میں رہنے والے قبائل میں شامل ہیں۔

اور ان میں سے قبائل اور تلمسان کے درمیان بھی قومیں آباد ہیں جو بہت زیادہ [illegible] ہیں اور ان کے علاقوں میں داخل ہیں اور دعوت موحدین کے وقت سے ان کی [illegible] ہیں اور ان کی سرداری خلیفہ کی اولاد کے لئے ہے جو موحدین کے عہد میں ان کا سردار تھا اور [illegible] نے ان کے وطن میں ان کے لئے ساحل سمندر پر ایک قلعہ بنایا جس کا نام تاوحت تھا اور جب عبدالمومن کی حکومت جاتی رہی اور بنو مرین مغرب پر غالب آ گئے تو مغراوہ بن موسیٰ بن خلیفہ نے یعقوب بن عبدالحق کی دعوت سے ان کی حکومت قائم کی اور ندرومہ پر غالب آ گیا اور یغمراسن بن زیان اس کے مقابلہ میں گیا اس نے ندرومہ کو اس کے قبضے سے چھین لیا اور اس پر غالب آ گیا پھر یعقوب بن عبدالحق ان کے مقابلہ میں گیا اور اسے ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور اسے فوجوں سے بھر دیا اور [illegible] کو عامل مقرر کیا اور کچھ مدت بعد وہ مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اس قلعہ میں پانچ سال رہا پھر اپنے آپ کی طرف دعوت دینے لگا۔ پھر یغمراسن نے اس سے رشتہ داری کی اور ۶۷۲ھ میں اسے صلح کی خاطر لے آیا اور اس عہد تک [illegible] ان کی سرداری قائم ہے اور مغراوہ کے قبائل میں سے ایک قوم جن فاس میں رہتی ہے جو ان

کے نام سے مشہور ہے اسی طرح ان کے بہت سے قبائل تیلمسان کے نواح میں رہتے ہیں اور وہاں کے اکثر باشندے انہی میں سے ہیں اور اسی طرح مغراوہ کے قبائل میں سے صحرائے مغرب میں رہتے ہیں جو ان کے محلات میں آباد ہیں اور انہوں نے عربوں کے طریقہ کے مطابق کھجوروں کے درخت لگائے ہیں اور ان میں سے بہت سے لوگ تیلمسان کی جانب توات سے تمنطیت تک جو اس کی آخری عملداری ہے دوسرے بربریوں کے ساتھ رہتے ہیں اور ان میں سے کچھ تیلمسان کی جانب میں اس سے چھ دن کی مسافت پر رہتے ہیں اور وہاں پر قریب قریب محلات بنے ہوتے ہیں اور وہ سب مل کر ایک بڑا شہر بن جاتا ہے جو دیہاتی آبادی سے بھرپور ہے اور صحرا کا ایک شہر شمار ہوتا ہے اور جنگل میں دور آباد ہونے کی وجہ سے حکومت کے سایہ سے باہر ہے اور اس کی سرداری بنی سید میں ہے جو ان کا ایک بادشاہ ہے اور اس کے مشرق میں کچھ فاصلے پر پے در پے کئی بستیاں آتی ہیں اور ان میں سے آخری بستی جبل راشد سے ایک دن کی مسافت پر ہے اور یہ بنی عامر کے میدانوں میں ہے جو زغبہ سے تھے اور ان کے اوطان جنگل میں ہیں اور انہوں نے اپنے بیٹوں کی خوشحالی اور ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ان پر قبضہ کیا یہاں تک کہ یہ شہر یازرتی کی طرف منسوب ہو گئے اور ان محلات سے مشرق کی جانب اور پانچ دن کی مسافت پر ایک شتالک جگہ ہے جو جنگل میں گھس جاتی ہے اور قلیدہ وبلی کے نام سے معروف ہے جسے مغراوہ کے قبیلے نے آباد کیا ہوا ہے اور جب کسی سال صحرا اولیاء ہو جاتا ہے تو وہ وہاں آکر اس کے ٹیلوں میں ٹھنڈک حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کی جانب سے اندر گھسا ہوا ہے اور ان مغراوہ کے کچھ قبیلے مغرب اوسط اور افریقہ کے مقامات میں رہتے ہیں وللّٰہ الخلق جمیعاً

لمایہ: یہ بنی بطین ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کا بھائی مغراوہ ہے جن کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سے کچھ کو مطاطہ اور ان کے اصحاب نے شمار کیا ہے جیسے زکارہ، مزیزہ، مطغرہ اور مدین یہ سب لمایہ میں سے ہیں اور افریقہ اور مغرب میں سفر کرنے والے ہیں اور ان کی اکثریت مغرب اوسط میں سوس کی زمین کے ٹیلوں سے جو صحرا کے قریب ہے اور جب خارجی دین بربریوں میں سرایت کر گیا تو انہوں نے اباضیہ کا نظریہ اپنا لیا اور اسی کی طرف منسوب ہونے لگے اور اسے اپنا دین بنا لیا اور ان کے ہم وطن پڑوسیوں نے بھی جو ہوارہ، ولواتہ میں سے تھے۔ اسے اپنا دین بنا لیا اور یہ ارض السرسو میں ان سے منداس اور زواغہ کے مغرب میں رہتے تھے اور مطماطہ اور مکناسہ اور زناتہ سب کے سب جوانب اور مشرق میں رہتے تھے اور سب کے سب خارجی تھے اور ان میں سے کچھ اباضیہ کے نظریات بھی رکھتے تھے اور عبدالرحمٰن بن رستم فتح کے مسلمانوں میں سے تھا اور وہ بنی رستم کے بیٹوں میں سے تھا جو قادسیہ میں ایرانیوں کا سپہ سالار تھا اور وہ فتح کرنے والے مہاجرین دستوں کے ساتھ افریقہ آیا تب اور وہیں موجود تھا اور اس نے اباضی خارجیوں کا دین اختیار کر لیا تھا اور وہ ان کا تربیت یافتہ اور ان کا حلیف تھا اور جب اباضیہ نے قیروان میں ورفجومہ کے تسلط پر حملہ کیا اور جنگ کرتے ہوئے طرابلس کی جانب جمع ہو گئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور وہ اباضیہ کے امام ابن الخطاب عبدالاعلیٰ بن السمح المعافری کے پاس جمع ہو گئے اور طرابلس پر قبضہ کر لیا پھر انہوں نے قیروان پر قبضہ کر لیا اور اس کے والی عمرو نے عبدالملک بن ابی الجعد کو قتل کر دیا اور ورفجومہ اور باقی ماندہ مغراوہ میں قتل عام کیا خونریزی کی اور قیروان میں عبدالرحمٰن بن رستم کو جانشین بنانے کے بعد ابوالخطاب اور اس

کے اباضی ساتھی جو زناتہ اور ہوارہ وغیرہ میں سے تھے وہیں آ گئے اور منصور بن ابی جعفر کو ان قوموں کے قتل اور افریقہ اور مغرب میں بربری خارجیوں کی زور کثائی اور قیروان میں ان کی امارت پر قبضہ کرنے کی خبر ملی تو اس نے محمد بن اشعث خزاعی کو فوج دے کر افریقہ کی طرف بھیجا اور اسے وہاں پر خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کا کام سپرد کیا۔ پس وہ ۱۴۴ھ میں افریقہ آیا اور طرابلس کے قریب ابوالخطاب اسے اپنی فوج کے ساتھ ملا پس ابن اشعث نے اس پر اور اس کی قوم پر حملہ کر دیا اور ابوالخطاب قتل ہو گیا اور عبدالرحمن بن رستم کو یہ خبر اس کے دارالامارۃ قیروان میں ملی تو وہ اپنے بیوی بچوں کو لے کر مغرب اوسط کے ان بربری اباضیوں سے جا ملا جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور لماية کے ہاں اترا کیونکہ ان کے اور اس کے درمیان قدیم سے حلف کا معاہدہ تھا پس انہوں نے اکٹھے ہو کر اس کی بیعت خلافت کر لی اور منصور کے شہر کو چھوڑ گئے جہاں ان کی کرسی امارت تھی پس انہوں نے جبل کزول [illegible] کے دامن میں منداس کے ٹیلوں پر تاہرت شہر کی تعمیر شروع کر دی اور وادی مینا اس کی حد بندی کی جہاں سے چشمے بہتے ہیں اور قبلہ و مشرق سے گزرتے ہوئے وادی شلف میں جا گرتے ہیں۔ پس عبدالرحمن بن رستم نے اس کی بنیاد رکھی اور ۱۴۴ھ میں اس کی حد بندی کی اور اس کی حد بندی میں وسعت پیدا ہو گئی یہاں تک کہ عبدالرحمن فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عبدالوہاب [illegible] اباضیہ کا لیڈر تھا اور ۱۹۶ھ میں ہوارہ کے ساتھ طرابلس کی طرف جنگ کرنے کے لئے گیا۔ جہاں اس کے باپ کی طرف سے عبداللہ بن ابراہیم بن اغلب حکمران تھا پس اس نے بربری اباضی فوج کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ ابراہیم بن اغلب فوت ہو گیا اور عبداللہ بن اغلب اپنی امارت کے لئے قیروان آیا پس عبدالوہاب نے اس سے اس شرط پر صلح کی کہ صحرا ان کے لئے ہو گا اور وہ نفوسہ کی طرف واپس چلا گیا اور عبداللہ قیروان چلا گیا اور عبدالوہاب نے اپنے بیٹے میمون کو حکمران بنایا جو اباضیہ صفریہ اور واصلیہ کا لیڈر تھا اور [illegible] صفریہ [illegible] واصلیہ [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اقتدار کے [illegible] جو [illegible] اور خیموں میں بسنے والے تھے اور تاہرت میں بنو رستم کے بیٹوں کی حکومت رہی اور ان کے مغراوہ اور بنی یفرن میں [illegible] جب انہوں نے تلمسان پر قبضہ کیا اور ادریس اکبر کی اطاعت میں داخل ہونے پر آمادہ کیا [illegible] کے قریب وہاں پر [illegible] کو گرفتار کر لیا اور وہ بقیہ ایام میں ان کے لئے رکاوٹ بنے رہے یہاں تک کہ عبداللہ شیعی [illegible] میں افریقہ اور مغرب پر غالب ہو گیا اور تاہرت میں ان پر غالب آ گیا اور ان کے بادشاہوں کو قتل کر دیا اور عبداللہ کی دعوت مغرب کے اطراف میں پھیل گئی اور اس حکومت کے تغیر سے ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور عروبہ بن یوسف کتامی نے جس نے شیعوں کے لئے مغرب کو فتح کیا تھا ابو حمید [illegible] بن صولات لہیصی سے تاہرت پر حاکم مقرر کرنے کا عہد کیا۔ پس وہ [illegible] میں مغرب کی طرف گیا اور [illegible] نکلا اور [illegible] کے اباضیہ سے معرکوں میں الجھ گیا اور انہیں [illegible] ان کے دین پر آ [illegible] اور وہاں پر دین خوارج کا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] میں [illegible] پھر اسماعیل منصور [illegible] کے زمانے [illegible] کے دور [illegible] کی دعوت دیتے تھے اور حمید بن [illegible] کے پاس چلا گیا۔ [illegible] تاہرت کا والی تھا تو اس کے بعد منصور نے تاہرت پر میسور الخصی کو والی مقرر کیا جو احمد بن [illegible] کا [illegible] حمید [illegible] نے تاہرت پر چڑھائی کی اور میسور کو شکست ہوئی اور [illegible] نے تاہرت میں داخل

ہو کر احمد بن معالی اور منصور کو گرفتار کر لیا اور ایک مدت کے بعد انہیں رہا کر دیا اور اس کے بعد تاہرت عبیدیوں کے باقی ماندہ ایام میں شیعہ اور صنہاجہ کی عملداری میں رہا اور زناتہ نے کئی بار اس پر غلبہ حاصل کیا اور بنی یفرن نے مغراوی امیر مغرب زیری بن عطیہ کے ماتحت ان سے چھین لیا یہاں تک کہ ان علاقوں پر قابض ہو گیا اور مغرب کی حکومت حمود کے پاس چلی گئی پھر ان کے بعد موحدین کی حکومت آئی اور انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور آج تک ان کی ہے۔ بنو غانیہ نے ان کے لئے بغاوت کی اور یحییٰ بن غانیہ ان کے شہروں پر حملے کرتے رہے۔ افریقہ و مغرب اوسط کے میدان پر غارت گری کرتے رہے اور وہ بار بار موحدین اس میں داخل ہوتے رہے یہاں تک کہ جب ساتویں صدی کے نصف کا دور شروع ہوا تو وہاں کے باشندے اٹھ گئے اور علاقہ خالی ہو گیا اور اس کے نشانات مٹ گئے [illegible]

قبائل لمایہ: یہ لوگ اپنے اس شہر کی تباہ ہونے سے جس کی انہوں نے حد بندی کی تھی اور اس [illegible] ہے گئے اور اللہ تعالیٰ کی بے حد وسعت کے ساتھ [illegible] ہے اور ان میں سے کچھ لوگ قبائل میں منتشر ہو کر باقی رہ گئے ان میں سے ایک جزیرہ ہے جس کے نام سے [illegible] کے ساتھ ایک متعدد جزیرہ موسوم ہے اور وہاں عہد تک رہے اور [illegible] اہل مغرب کے امرا اور ان کے وطن پر پہنچے [illegible] پر قبضہ کر لیا تھا اور وہ لمایہ و [illegible] کے قبائل تھے۔ جو جزیرہ [illegible] کی طرح ہیں اور انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا تھا اور ساحل سمندر پر [illegible] نام سے ایک مشہور قلعہ تھا اور [illegible] حکومت کی طرف سے ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ سلطان [illegible] کی حکومت میں قلوف بن [illegible] کے ہاتھ پر آخری صدی کے آخری سال میں وہ جزیرہ فتح ہو گیا اور اس کے بعد وہاں دعوت اسلام مضبوطی سے قائم ہے لیکن وہاں کے [illegible] قبائل بدستور خارجی دین کے پیروکار ہیں اور ان کے مذاہب کی تالیف کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں اور وہ اپنے اصول عقائد اور فروع مذاہب کی روایت کرتے اور اس کے پڑھنے پڑھانے میں لگے رہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ

مطماطہ: یہ زری بن مغیس کی اولاد میں سے مطغرہ اور لمایہ کے بھائی ہیں جن کا ذکر پہلے بیان ہو چکا ہے اور یہ بہت سے قبائل ہیں اور سابق علماء نسب اور ان کے ساتھی نسابوں نے بیان کیا ہے کہ مطماطہ کا لقب مصکاب ہے اور مطماطہ کا نسب بھی انہی کے قبائل کا ہے جو مطماطہ میں سے ہے اور ان کا باپ اور بیٹا بھی تھا جس کا نام ورفل تھا اور ان کی اولاد کا انہوں نے ذکر نہیں کیا اور ورفل کے چار بیٹے تھے ورمابی مصالہ اور [illegible] اور مطیوی اور [illegible] کوئی اولاد نہیں اور باقی تینوں کی اولاد تھی اور انہی سے مطماطہ کے تمام قبائل نکلے ہیں اور ورمابی سے [illegible] ہیں اور [illegible] کی اولاد کا ذکر اور سعید اور تیدی ہیں اور سعید اور تیدی کی کوئی اولاد نہیں اور [illegible] کی اولاد [illegible] سلیمان بن ماقران ورداقی بصمال اور [illegible] ہیں اور یہ سب اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں اور مصغر اس کے لئے نام ہیں اور [illegible] ہے اور [illegible] میں جنہیں بنو [illegible] کہا جاتا ہے اور وہ اپنی ماں کے نام سے مشہور ہیں اور [illegible] سے [illegible] ہیں اور [illegible] بن [illegible] اور [illegible] سے مصالہ بن [illegible] سعید اللہ اور عبد الحمید ہیں۔

اور [illegible] بن [illegible] کے بیٹے [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] کا مقام اور [illegible] ہیں اور [illegible]

کے دو رخ اور محمد لے گیا اور [illegible] سے مغربی دور تک [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] فلاں قوم [illegible] اور اطرافیہ ہے۔ [illegible] اور ان کے مشرقی ساحلوں کے بیان کے مطابق مطماطہ کے قبائل ہیں اور یہ وطن میں منتشر ہیں۔ ان میں سے بعض فاس اور صفرو کے درمیان ایک پہاڑ میں رہتے ہیں۔ جو ان کے نام سے معروف ہے اور ان میں سے کچھ [illegible] اور ان کے مغرب میں [illegible] شمار ہوتے ہیں اور انہی کے نام سے منسوب ہے اور اس میں [illegible] تھے ان کا ذکر [illegible] کی حکومت اور افریقی ممالک میں [illegible] اور ان۔ کہ یہ لوگ قبائل اور متفرق ہیں ان کی کثرت بہت کے لحاظ سے [illegible] اور [illegible] کے پاس [illegible] رہتی ہے اور وہ یہاں پر صنہاجہ کی حکومت کے قیام کا عزم کئے ہوئے ہیں۔

اور بادیس منصور کے ساتھ [illegible] الحسین کی جنگ میں انہوں نے بہت کارنامے دکھائے ہیں اور ان دنوں ان کا سردار عزاز تھا اور اس نے [illegible] بربریوں کے ساتھ [illegible] کئی جنگیں کی ہیں اور جب عزاز فوت ہو گیا تو مطماطہ میں اس کے بیٹے زیری نے حکومت قائم کی اور اس نے کچھ عرصہ حکومت کی تو صنہاجہ اس کی حکومت پر غالب آ گئے جن پر منصور بادیس کے منصور بن ابی عامر کے بارہ [illegible] نے اس پر [illegible] کیا اور [illegible] سے زیری امراء کے طبقے میں شامل ہو گیا اور اس کے [illegible] کارناموں میں شامل تھے۔ جس سے اس کی حکومت پر چھا گیا اور اس کے ہاں بڑی قدر و منزلت رکھتا تھا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ظفر اور بھائی عبدالرحمن [illegible] نے مقام کو بلند کرنے اور اس کی حکومت کو چلانے لگے اور جب محمد بن ہشام بن عبد الجبار کی بغاوت کے وقت اپنے بربری امراء و رئیسوں سمیت [illegible] میں محمد کے ساتھ جا ملا تھا اور جب انہوں نے اس کی حکومت کی کمزوری اور اس کی بدتدبیری کو دیکھا تو محمد بن ہشام مہدی کے ساتھ مل کر [illegible] اندلس میں بربری فتنے پیدا ہونے تک اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ یہاں پر فوت ہو گیا۔ مگر مجھے معلوم نہیں کہ یہ کس سال میں فوت ہوا اور اسی طرح ان سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے [illegible] اسی [illegible] میں سے تھا اندلس [illegible] کے پاس آیا اور وہ بربری انساب کا عالم تھا۔

اور ان کے مشاہیر میں سے سابق بن سلیمان بن حراث بن مولات بن دوباب ہے جو [illegible] کے مطابق بربریوں کا بڑا نساب ہے اور آخری لوگوں میں [illegible] مہدی کا [illegible] مشہور آدمی ہے جن کا ذکر عنقریب ہم [illegible] مطماطہ کے حالات سے حاصل کی ہیں۔

سہل منداس: ایک بربری [illegible] کا خیال ہے [illegible] کتاب سے [illegible] کہ مطماطہ [illegible] کی اس نے منداس بن مغر بن اوریغ [illegible] نام رکھا ہے اور وہ [illegible] ہے [illegible] کی طرف [illegible] ہے [illegible] کیا جاتا ہے [illegible] ان کے حالات میں بیان کریں گے [illegible] ان پر [illegible] ہو گی۔ یہ [illegible] ان کے بیٹے تھے [illegible] اور [illegible] راوی بیان کرتا ہے کہ جب مطماطہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس عہد میں ان کا سردار [illegible] تھا [illegible] منداس [illegible] سے [illegible] دیا [illegible] اس کی حکومت پر غالب آ گیا اور اس کے بیٹوں نے منداس کے [illegible] آباد کیا اور [illegible] ہیں [illegible] گا۔

اور اس عہد میں یہ قوم ہوارہ، مرنیسہ اور حبش میں مل گئی اور جب ہوارہ بھی بہت زیادہ تھی۔ یہ تھے حالات جن پر غالب آ گئے تو ان کے ساتھ شامل ہو گئے اور ٹیکس دینے والے قبائل میں شمار ہونے لگے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

مغیلہ: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ یہ مطماطہ اور ملزوزہ کے بھائی ہیں اور ان کے بھائی لمایہ اور دوسرے بھی ہیں ان کی شاخیں بہت ہیں اور وہ اور کتامہ کا بھی یہی حال ہے جو وطن میں بکھرے پڑے ہیں اور ان میں سے بڑے قبیلے ہیں۔ ان میں سے ایک مغرب اوسط میں شلف کے سمندر میں گرنے کی جگہ کے قریب ہے اور اس عہد میں کوئی شہر اس سے پہلے نہیں آتا اور وادی کے ساحل سے عبدالرحمن الداخل اندلس جاتے ہوئے گزرا تھا اور مغیلہ کا ایک فرد ہوا تھا اور ان میں سے ابو قرہ مغیلی بھی ہوا ہے جس نے صفریہ خوارج کا دین اختیار کر لیا تھا اس نے چالیس سال حکومت کی ہے اور عباسیوں کی حکومت کے آغاز میں اس کے اور عرب کے درمیان کئی جنگیں ہوئی ہیں اور اس نے طبنہ میں بھی جنگ کی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو قرہ بنی مطماطہ سے تھا اور میرے نزدیک یہ درست بات ہے جیسا کہ ہم نے ان کے حالات کو بنی یفرن کے حالات میں موخر کر دیا ہے اور یہ قاعدہ ہی سے تھے۔

اور اسی طرح ان میں سے ایک ابو حسان بھی ہے جس نے اسلام کے آغاز میں صفریہ کا مذہب اختیار کر لیا اور یعقوب بن حبیب بن مرین بن یطوفت جو مغیلہ میں سے تھا اس نے صفری مذہب اختیار کیا اور ابو قرہ کے ساتھ مل گیا اور تلمسان پر غالب آ گیا جیسا کہ بنی یفرن کے حالات میں ہے اور خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا ہے اور مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح ان کے ساحل سے موسیٰ بن ابی العافیہ تھا جس کا ذکر عبدالرحمن الناصر نے کیا ہے اور اسی طرح ان میں دلول بن حماد بھی تھا۔ جو علی بن حمود کی حکومت میں ان کا امیر تھا اور یہ وہی شخص ہے جس نے مقدرت اور شکن کے ساحل پر بغاوت کی تھی۔ لیکن اس عہد میں وہ ختم ہو چکی ہے اور صرف چند خاندان باقی رہ گئے ہیں اور اس وطن میں مغیلہ کا کوئی قبیلہ اور جمعیت باقی نہیں رہی اور ان کی دوسری اکثریت مغرب اقصیٰ میں رہتی ہے اور وہ فاس اور صفرو کی پہاڑیوں میں ہیں اور یہ ادریس بن عبداللہ کی دعوت کے لئے تیار ہو گئے اور یہ پہلے ان کی اطاعت پر آمادہ ہو گئے اور وہ مسلسل اسی ذکر پر قائم رہے یہاں تک کہ ادریسی حکومت ختم ہو گئی اور ان کے بقیہ لوگ اپنے وطن میں فاس، صفرو اور مکناسہ کے درمیان رہتے ہیں۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

مدیونہ: جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں یہ فاتن کی اولاد میں سے ہیں اور یہ مغیلہ اور مطماطہ کے بھائیوں میں سے ہیں اور ان کا اکثر حصہ وطن اس عہد میں تلمسان کے قریب تھا جو ان کے نام سے معروف ہے اور یہ اسی کے مضافات اور جہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور ان کی زمین ان سے پہلے مشرق کی جانب سے ان کے پڑوسی تھے اور مغرب کی جانب سے پڑوسی تھے اور ساحل کی جانب سے کوہستان بھی ان کے پڑوسی تھے۔

اور ان کے قابل ذکر امراء میں سے ایک ابن مسعود بھی ہے جو ان کا سردار تھا اور ابو حاتم اور ابو قرہ کے ساتھ ان کی جنگ میں شامل تھا اور فتح کے بعد اس وطن کے ساتھ ان میں سے بہت سے آدمی اندلس چلے گئے اور انہیں وہاں طاقت حاصل ہوئی اور ان میں سے ہلال بن ابزبا نے سنہ کے دوران میں عبدالرحمن الداخل کے خلاف بغاوت کی

[illegible] قبائل [illegible] کے قتل [illegible] تھی۔ [illegible] جب [illegible]
[illegible] مغرب [illegible] آپ آگئے تو اس وقت [illegible] تھی [illegible]
[illegible] اپنے [illegible] تسلیم کیا [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] معروف ہے [illegible] کے درمیان ایک قبیلہ [illegible]
[illegible] علیہ

کتامہ اور [illegible] کے نام سے مشہور ہیں جو [illegible] کا ایک قبیلہ تھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ [illegible] ان کے [illegible] سے ان [illegible] ہیں اور [illegible] [illegible]

[illegible] جیسا کہ [illegible] بیان کر چکے ہیں اور [illegible]

عبدالمومن بن علی ان علوم کے حصول کے لئے تیار ہو گیا۔ جو صغر سنی کی وجہ سے سفر کا بہت مشتاق تھا پس وہ اس کی ملاقات کے لئے بجایہ گیا اور اسے تلمسان میں آنے کی دعوت دی مگر وہ اسے اکتاہٹ کے ساتھ ملا اور اس کے اور عزیز کے درمیان سخت نفرت پیدا ہو گئی اور عزم کر لیا کہ اسے پٹوا دیتے اور اسے اذیت دیتے اور اس تک پہنچنے سے روکنے کی وجہ سے ان سے تعصب رکھتے تھے۔ پس عبدالمومن نے اسے ہر طرح سے ترغیب دی اور تلمسان کے طالب علموں کا خط پہنچایا اور عبدالمومن سفر و حضر میں اس سے علم حاصل کرنے لگا اور وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ مغرب کی طرف چلا گیا اور خوب علم حاصل کیا اور امام نے اسے عقل اور فہم کی وجہ سے مزید خصوصیت اور قرب سے نوازا اور اس کی تعظیم کا خاص خیال رکھا یہاں تک کہ وہ امام کا مخلص اور اس کے اصحاب کا قرۃ العین بن گیا اور جب اس کے بارے میں مددگار شواہد واضح ہوئے تو وہ اس کی خلافت کی امید کرنے لگا اور جب وہ مغرب جاتے ہوئے راستے میں ثعالبہ کے ٹھکانے کے پاس سے گزرے جن کا ذکر ہم نے پہلے نواح مدینہ میں کیا ہے تو وہ ایک خوبصورت گدھا اس کے پاس لائے جو سواری کے لئے بطور عطیہ کے تھا اور وہ عبدالمومن کو اس پر سواری کی ترجیح دیتا تھا اور وہ اپنے اصحاب سے کہتا اسے اس گدھے پر سوار کراؤ۔ وہ تمہیں شاندار گھوڑوں پر سوار کرائے گا اور جب ہرغہ نے تینملل میں اس کی بیعت کی اور المصامدہ اس کی دعوت پر متفق ہو گئے اور اس نے لمتونہ سے جنگ کی اور مراکش سے مقابلہ کیا اور مقابلے کے ایام میں ایک روز سخت جنگ کے دوران ایک ہزار موحدین مارے گئے تو امام سے کہا گیا کہ موحدین ہلاک ہو گئے ہیں تو اس نے انہیں کہا عبدالمومن نے کیا کیا ہے انہوں نے جواب دیا وہ اپنے سیاہ گھوڑے پر خوب جنگ کر رہا ہے۔ تو اس نے کہا کہ جب تک عبدالمومن زندہ ہے کوئی آدمی ہلاک نہیں ہوا اور جب امام ۵۲۲ھ میں قریب المرگ تھا تو اس نے اپنی خلافت عبدالمومن کو دینے کی وصیت کی اور مصامدہ کے درمیان عصبیت سے متمکن ہوا پس اس نے مہدی کی موت کو پوشیدہ رکھا اور اس کی حکومت کے معاملہ کو موخر کیا یہاں تک کہ شیخ ابو حفص امیر ہنتاتہ اور مصامدہ کے سرداروں نے اس سے مصاہرت کی مراجعت کی اور ان کے متعلق امام کی وصیت کو نافذ کیا پس اس نے حکومت سنبھالی اور موحدین کی سرداری اور مسلمانوں کی خلافت کو اپنے ساتھ مختص کیا اور ۵۲۶ھ میں مغرب کی فتح کے لئے گیا تو غمارہ نے اس کی اطاعت کی پھر وہ وہاں سے ریف کی طرف چلا گیا پھر بطویہ چلا اور پھر بنی یزناسن پھر مدیونہ اور پھر کومیہ لوگوں کے پڑوسیوں ولہاصہ کے پاس گیا۔ پس اپنی قوم کی وجہ سے اس کا بازو مضبوط ہو گیا اور وہ اس کی حکومت میں داخل ہو گئے اور انہوں نے موحدین کے درمیان اس کی حکومت اور خلافت کو مضبوط کرنے کے لئے اس کی مدد کی اور جب وہ مغرب کی طرف لوٹا تو اس کے شہروں کو فتح کیا اور مراکش پر غالب آ گیا تو اس نے اپنی قوم کو مراکش آنے اور وہاں پر اکٹھا ہونے کی دعوت دی کیونکہ ان کی اکثریت کو مغرب سے محبت تھی اور اس تخت خلافت کو اٹھانے اور امر دعوت کے قائم کرنے اور اپنی سرحدوں کا دفاع کرنے کے لئے مراکش کو وطن بنا لیا پس عبدالمومن اور اس کے بیٹوں نے بقیہ حکومت سے مدد مانگی اور وہ اپنی جگہ پر ایک کتاب کا آغاز تھے اور قوم ان کے ساتھ آ ملی اور وہ فتوحات اور فوج میں پیش پیش تھے اور فوج کے تیار کرنے اور علاقوں کے تقسیم کرنے میں علاقوں نے اختلاف کیا اور ان کا خاتمہ ہو گیا اور ان ابتدائی دشمنوں میں ان میں سے بنو عبد باقی رہ گئے اور وہ سرداری کے لئے قبائل میں شمار ہوتے ہیں اور ان کا زمانہ بدل گیا اور اس نے انہیں مہلت دی ہے پس انہوں نے تاوان برداشت کئے اور تکالیف اٹھائیں اور رسوائی اور عذاب میں اپنے پڑوسیوں ولہاصہ کے ساتھ رہے۔ واللہ مبدل الامر و قضا لک الملک سبحانہ۔

باب: ۱۷

قوم زواوہ اور زواغہ

یہ بطون بتری بربریوں کے بطون میں سمکان بن یحییٰ بن ضری بن زحیک بن مادغیس الابتر کی اولاد میں سے ہیں اور ہم ان میں ان کے ذکر سے ابتدا کرتے ہیں کیونکہ ان کا باپ سمکان کا بھائی ہے۔

زواوہ: اور زواوہ بھی ان کے بطون میں سے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زواوہ کتامہ میں سے ہیں جیسا کہ ابن حزم نے بیان کیا ہے اور بربری نساب انہیں سمکان کی اولاد میں سے شمار کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ میرے نزدیک ابن حزم کا بیان صحیح ہے جس کی شہادت زواوہ اور کتامہ کے ساتھ عبیداللہ کے شیعہ ہونے سے ملتی ہے اور بربری نسابوں نے ان کے بہت سے بطون کو شمار کیا ہے اور وہ بنو مجسطہ اور بنو ملیکش ہیں جو صنہاجہ میں سے ہیں اور اس عہد میں ان کے مشہور قبائل یہ ہیں۔ بنو یراثن، بنو مانگلات، بنو حمران، بنو مانی، بنو بوغردان، بنو یتورغ، بنو یوسف، بنو عیسیٰ، بنو بو شعیب، بنو صدقہ، بنو غبرین اور بنو کشطولہ ہیں اور زواوہ کے ٹھکانے بجایہ کے نواح میں کتامہ اور صنہاجہ کے مواطن کے درمیان ہیں اور انہوں نے بلند اور دشوار گزار پہاڑوں کو اپنا وطن بنایا ہے جن سے نظریں خوف محسوس کرتی ہیں اور راہرو ان کے اندھیروں میں بھول جاتا ہے جیسے بنی غبرین جبل زیری میں رہتے ہیں۔ اس عہد میں وہاں درختوں کی علامتیں لگائی گئی ہیں ان کے ذریعے آدمی کو راستے کا پتہ چل جاتا ہے۔ جیسے بنی فراوسن اور بنی یراثن کا پہاڑ ہے اور وہ بجایہ اور تدلس کے درمیان ہے اور وہ ان کا سب سے مضبوط قلعہ ہے اور اسی کی وجہ سے انہیں حکومت پر غلبہ حاصل ہے اور انہیں خراج کے دینے میں اختیار حاصل ہے اور صنہاجہ کی حکومت سے صلح و جنگ کے مواقع پر ان کے بہت [illegible] ہیں جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں اس لئے کہ یہ کتامہ کے دوست تھے اور ان کا پہلا آدمی ان کی حکومت کے زمانے میں غالب آ گیا اور بادیس بن منصور ان کے ساتھ ہو گیا اور ان کے شیخ امیر کا بن ابی امامہ نے [illegible] عمر پر اتہام لگایا اس کے بعد بنو حماد نے بجایہ کی حد بندی کی اور ان سے مقابلہ کیا تو وہ آخری حکومت تک ان کے مطیع رہے اور اس عہد تک ان کی قوم اسی طرح چلی آتی ہے۔

بنی یراثن: اور ان میں سے بنی یراثن کی سرداری بنی عبدالصمد میں تھی اور مغرب اوسط کے سلطان ابوالحسن سے بنی عبدالصمد کے سردار نے خط و کتابت کی اس کا نام شمسی تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن کی وجہ سے اس کی شان بڑھ گئی اور وہ ان کی حکومت پر قابض ہو گئی اور جب سلطان ابوالحسن [illegible] پہنچے۔ بیٹے یعقوب کو جو ابو عبدالرحمن کنیت کرتا تھا اپنی چھاؤنی

سے بھاگ گئے وقت کی جو بات تھی جو کہ اس کے گلے سے پکڑ لیا اور اس کے پیچھے سوار لگا دیئے۔ تو وہ اسے واپس لے آئے تو اس نے اسے گرفتار کرنے کے بعد قتل کر دیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس وقت بنی یرابن عفو کے خاندان کے پاس گئے تو اس نے ان سے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور اس کے اپنے بیٹے کے خلاف خروج کرنے کی دعوت دی تو حسنی اس کے لوازم کو پورا کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور اپنی قوم کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور سلطان ابوالحسن نے اموال اس کی قوم میں بھیجے تو وہ دونوں سلامت تھے پھر اسے اس کے مکر و جھوٹ کے متعلق پتہ چلا تو اس نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور وہ بلاد مغرب کی طرف چلا گیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور یہ لوگ اپنی قوم اور اس کے بعض بیٹوں کے ایک وفد کے ساتھ سلطان ابوالحسن کے پاس آئے تو سلطان نے اس کی غایت درجہ تعظیم و تکریم کی اور خوب انعام و اکرام دیا اور وفد اپنے وطن واپس چلا گیا اور سرداری ہمیشہ انہی میں رہی۔

زواغہ: اور ہمارے پاس زواوہ کے حالات و واقعات نہیں پہنچے کہ ہم ان کے متعلق قلم چلائیں اور ان کے تین بطون ہیں دمر بن زواغ، سمراو خطیل بن زنیک بن زواغ اور حرماخر جو زواغہ اور دمر بن سمکان میں تلاش کئے جاتے ہیں اور یہ قبائل میں بکھرے پڑے ہیں اور ان میں سے کچھ طرابلس کے نواح میں اس کے جنگلوں میں پھیلے ہوئے ہیں اور وہاں پر ان کا ایک پہاڑ بھی ہے جو دمر کے نام سے مشہور ہے اور اسی طرح قسطنطنیہ کی جہات میں زواغہ کا ایک قبیلہ پایا جاتا ہے اور اسی طرح جبال شلف میں سمراو خطیل پائے جاتے ہیں اور دوسرے قبائل ان میں پائے جاتے ہیں۔ وَاللّٰهُ الْخَالِقُ وَالْآمِرُ۔

مکناسہ اور بنی ورصطف کے دیگر بطون کے حالات اور مغرب میں مکناسہ کی حکومتوں کا ذکر اور اس کی اولیت اور گردش احوال کا بیان: ورصطف بن یحییٰ جو تاابن یحییٰ اور سمکان بن یحییٰ کا بھائی ہے اور اس کے تین بطون ہیں جو مکناسہ ورتیجو اور اوکتہ ہیں اور اسے ملکیہ بھی کہا جاتا ہے اور ورتاجن اور بطون ہیں۔ سدرجہ تسے، صالات اور کرسطہ، سابق اور اس کے اصحاب نے ان کے بطون میں مناطہ اور ورفولا کا بھی اضافہ کیا ہے اور اسی طرح انہوں نے بطون ملکہ میں بنی وجلسن اور بنی قولاتین اور بنی حرین اور بنی ریبن اور بنی یوعال کو بھی شمار کیا ہے اور اسی طرح ان کے نزدیک مکناسہ کے بہت سے بطون ہیں۔ جن میں سے صولات، بوحاب، ہو ور طلاں، جو ور دنوں، قیصارہ، بھیر اور ورفلہ اور ورصطف کے سب بطون مکناسہ کے بطون میں شامل ہیں اور ان کے مواطن وادی ملویہ پر اس کے سجلماسہ کی بلندی سے اس کے سمندر میں گرنے کی جگہ تک ہیں اور تازا اور تسول کے قرب کے درمیان بھی ہیں اور ان سب کی سرداری قبائل بنی یہان تھی اور اس کا نام مجدول بن تافرسین بن فرادیس بن ونیف بن مکناس ہے اور فتح کے وقت ان میں سے کچھ قومیں کنارے کی طرف چلی گئیں اور انہیں اندلس میں کثرت اور سرداری حاصل تھی اور ان میں سے شقیا بن عبدالواحد نے ۱۵۱ھ میں عبدالرحمٰن الداخل کے خلاف بغاوت کی اور اپنے آپ کو حسن بن علی کی طرف منسوب کر کے اپنی طرف دعوت دینے لگا اور عبداللہ بن محمد شیبہ قرب کے ساتھ تھا اور مصالہ بن حبوس نے محاذل سے عبیداللہ شیعی سے رابطہ کیا اور اس کے عظیم ترین جرنیلوں اور دوستوں میں سے تھا۔ اس نے اسے مغرب کا حکمران بنایا اور اس سے اس کے لئے مغرب فاس اور سجلماسہ کو

فتح کیا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بھائی حسن بن جنون کو ہجرت اور مغرب کی حکومت میں اپنا قائم مقام بنایا پھر وہ فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے یزید کو قائم مقام بنایا جو شیعہ سے منحرف ہو گیا اور عبدالرحمٰن ناصر کی دعوت دینے لگا اور اپنے اطراف میں سے علی بن خزرون کے ساتھ اس نے مروانی حکومت پر اتفاق کر لیا پھر اندلس کی طرف چلا گیا اور وہ مصر اور اس کے بیٹے حکم کے زمانے میں ان حسنیوں کا والی رہا اور بعض [illegible] تلمسان کا جانشین بنا پھر فوت ہو گیا اور اپنے بیٹے [illegible] بن عبید کو قائم مقام بنایا اور اس کے بعد [illegible] بن [illegible] اور اس کے [illegible] نے اُموی حکومت [illegible] اس کے مال سے بہت فائدہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ مظفر بن ابی عامر مغرب کی طرف گیا اور [illegible] بن حیہ کو سجلماسہ کا حاکم بنایا۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد [illegible] کی حکومت بنی ابی خزرون میں تقسیم ہو گئی اور ان کے تقسیم ہونے سے [illegible] کے [illegible] بیٹوں کی [illegible] بھی تقسیم ہو گئی [illegible] کی سرداری [illegible] اس کے [illegible] کے مواطن میں بنی واسول بن مصلان بن ابی نزول [illegible] رہے [illegible] کی سرداری [illegible] بنی ابی العافیہ [illegible] بن ابی [illegible] حتی کہ [illegible] اسلام میں [illegible] حکومت اور سرداری [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے [illegible] بادشاہوں کی [illegible]۔

بنی واسول کی حکومت اور سجلماسہ اور اس کے متعلقات کے ملک کی بادشاہوں کے حالات

سجلماسہ کے مواطن کے رہنے والے مکناسہ میں سے تھے جو پہلی صدی اسلام سے صفری خوارج کا دین رکھتے تھے جیسے انہوں نے مغرب کے تابعین اور [illegible] سے اس وقت سیکھا تھا جب وہ مغرب میں آئے تھے [illegible] اور مغرب کے اطراف بکھر گئے تھے۔ [illegible] جب ان کی تعداد چالیس آدمی اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے حکومت کی خلافت چھوڑ دی اور ان پر عیسیٰ بن یزید الاسود کو حاکم بنا دیا جو موالی اور خوارج کے روسا میں سے تھا اور انہوں نے ۱۴۰ھ میں سجلماسہ شہر کی حد بندی کر لی اور باقی مکناسہ بھی [illegible] ان کے دین میں شامل ہو گئے پھر وہ اپنے امیر سے ناراض ہو گئے اور اس کے احوال پر بہت نکتہ چینی کرنے لگے اور انہوں نے اپنے امیر کو باندھ کر پہاڑ کی چوٹی پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ ۱۵۵ھ میں ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد وہ ابوالقاسم سمکو بن واسول بن مصلان بن ابی نزول پر متفق ہو گئے اس کا باپ اہل علم [illegible] میں سے تھا اور مدینہ کی طرف چلا گیا اور تابعین سے ملا اور عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے علم سیکھا جس کا ذکر عریب بن حمید نے اپنی تاریخ میں کیا ہے اور اس کے مویشی [illegible] تھے اور ان [illegible] کے لئے بیعت [illegible] اپنی قوم [illegible] کی اطاعت پر آمادہ [illegible] تو انہوں نے اس کے بعد اس کی بیعت کر لی اور اس کے کام [illegible] سردار [illegible] یہاں تک کہ وہ اپنی حکومت کے [illegible] سالوں کے آخر میں ۱۶۷ھ میں فوت ہو گیا اور وہ اباضی صفری تھا اور اس نے منصور [illegible] بنی عباس کے [illegible] کے لئے اپنی [illegible] میں خطبے دیئے اور جب وہ مر گیا تو انہوں نے اس پر اس کے بیٹے الیاس کو حاکم بنا دیا۔ جسے وزیر کہا جاتا ہے۔ پھر وہ ۱۷۴ھ میں اس کے خلاف ہو گئے اور اسے معزول کر دیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی الیسع بن ابی القاسم [illegible] بن منصور کو حاکم بنایا اور وہ ان پر اور سجلماسہ کے سور پر مسلسل [illegible] سال حاکم رہا اور وہ [illegible] تھا اور اس کے عہد میں سجلماسہ میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے

سجلماسہ کی تعمیر اور مضبوطی کو مکمل کیا اور کارخانوں اور محلات کے تختے بنائے اور دوسری صدی کے آخر میں اس کی حکومت مستقل ہو گیا اور بلاد صحرا کو قبضہ میں کر لیا اور درعہ کی کانوں سے خمس لیا اور عبدالرحمن بن رستم حاکم تاہرت کی بیٹی اروی سے اپنے بیٹے مدرار کی شادی کی اور جب وہ ۲۰۸ھ میں فوت ہو گیا۔ تو اس کے بعد اس کا بیٹا مدرار حکمران بنا جس کا لقب المنتصر تھا اور اس کی حکومت لمبی ہو گئی اور اس کے دو بیٹے تھے جن میں سے ہر ایک کا نام میمون تھا اور ان میں سے ایک اروی بنت عبدالرحمن بن رستم سے تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اس کا نام بھی عبدالرحمن تھا اور دوسرا بیٹا ایک نامعلوم عورت سے تھا جس نے اپنے باپ کا نائب بننے پر تنازعہ کیا اور تین سال تک ان دونوں کے درمیان جنگ جاری رہی اور ان دونوں کے باپ مدرار کو صاحب کی امارت حاصل تھی پس اس نے اس کا مقابلہ کر کے اس پر غلبہ حاصل کیا اور اسے پکڑ کر سجلماسہ سے باہر نکال دیا اور ابھی اس نے اپنے باپ کو معزول کر کے اس کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کیا ہی تھا کہ وہ اپنی قوم اور شہر میں بدکردار ہو گیا تو لوگوں نے اسے معزول کر دیا اور وہ درعہ کی طرف چلا گیا اور انہوں نے دوبارہ مدرار کو اس کی حکومت دے دی۔ پھر اس کے دل میں آیا کہ وہ اروی کے بیٹے کی بجائے اپنے اس بیٹے کو حکومت دے جس کا نام میمون ہے اور دوسری عورت سے ہے تو لوگوں نے اسے معزول کر دیا اور نامعلوم عورت کے بیٹے میمون کو حکومت دے دی جو امیر کے نام سے معروف تھا اور اس کے بعد مدرار ۲۵۳ھ میں ۴۵ سال حکومت کر کے فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا میمون کھڑا ہوا یہاں تک کہ وہ بھی ۲۶۳ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محمد حاکم بنا جو اباضی تھا وہ ۲۷۰ھ میں فوت ہو گیا پس اس نے الیسع بن المنتصر کو حاکم بنایا اور اس نے اس کے کام کو سنبھالا اور عبیداللہ شیعی اور اس کا بیٹا ابوالقاسم اس کے عہد میں سجلماسہ میں آئے اور المعتضد نے اسے ان دونوں کے بارے میں دھمکی دی اور وہ اس کی اطاعت میں تھا پس اس نے ان دونوں کے متعلق تحقیق کیا اور ان کو قید کر لیا۔ یہاں تک کہ شیعی اپنی دعوت پر غالب آ گیا اور افریقہ پر قبضہ کر لیا۔ پس وہ اس کے مقابلہ میں گیا تا کہ عبیداللہ اور اس کے بیٹے کو اس کے قید خانے سے نکالے اور الیسع اپنی مکناسہ قوم کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا تو ابو عبداللہ شیعی نے اسے شکست دی اور سجلماسہ میں داخل ہو گیا اور اسے قتل کر کے عبیداللہ اور اس کے بیٹے کو قید خانے سے نکال لیا اور ان دونوں کے لئے بیعت لی اور عبیداللہ مہدی نے سجلماسہ پر ابراہیم غالب الرازی کو امیر بنایا۔ جو کتامہ کے جوانوں میں سے تھا اور خود افریقہ واپس چلا گیا پھر سجلماسہ کے امرا اپنے والی ابراہیم کے خلاف ہو گئے اور انہوں نے اسے اور اس کے تمام کتامی ساتھیوں کو ۲۹۸ھ میں قتل کر دیا اور انہوں نے الیسع بن میمون امیر ابن مدرار کی بیعت کر لی اور اس کا لقب واسول اور میمون ہے اور یہ اس نامعلوم عورت کا بیٹا نہیں جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہ اباضی تھا اور اس کی وفات تیسری صدی کے سرے پر ہوئی پس اس کا بھائی احمد حکمران بنا اور اس کی حکومت ٹھیک ٹھاک رہی یہاں تک کہ مصالہ بن حبوس نے کتامہ اور مکناسہ کی فوج کے ساتھ مغرب کی طرف جا کر ۳۰۹ھ میں اس پر چڑھائی کی اور مغرب پر قبضہ کر لیا اور اسے دوبارہ عبیداللہ مہدی کی دعوت پر انہیں چھوڑ دیا اور سجلماسہ کو فتح کر لیا اور اس کے حاکم احمد بن میمون بن مدرار کو گرفتار کر لیا اور اپنے عمزاد المعتز بن محمد بن سرور بن مدرار کو وہاں کا حاکم بنایا اور ابھی اس نے حکومت سنبھالی ہی تھی کہ ۳۲۱ھ میں مہدی کی حکومت سے تھوڑا عرصہ قبل وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالمنتصر محمد بن المعتز حاکم بنا پس وہ دس دن حاکم رہا پھر مر گیا

بعد ازاں اس کے بعد اس کا بیٹا المنتصر حکمران ہوا وہ [illegible] عمر کا تھا اور اس کی کم سنی کی وجہ سے اس کی دادی تدبیر امور کرتی تھی پھر اس پر اس کے بھائی محمد بن الفتح بن میمون الامیر نے حملہ کیا اور اس پر غالب آ گیا اور جب عبیداللہ نے ابن ابی العافیہ [illegible] کے تسلط کی وجہ سے اس پر توجہ نہ دی اور ان دونوں کے بعد ابو یزید کے پاس [illegible] محمد بن الفتح نے [illegible] کی دعوت کے باعث اپنی طرف رجوع [illegible] اور اہل سنت کے مذاہب کو اپنایا اور [illegible] کا خطبہ پڑھا اور شاکر باللہ کا لقب اختیار کیا اور اپنے نام کا سکہ [illegible] ابن حزم نے یہ بات اسی طرح بیان کی ہے اور کہا ہے کہ وہ بڑا عادل تھا یہاں تک کہ جب جوہر نے اس کے لئے تیاری کی اور مغرب کی طرف اٹھا تو جوہر کاتب المعز لدین اللہ نے [illegible] میں کتامہ اور صنہاجہ اور ان کے دوستوں کی فوج کے ساتھ جوش و خروش سے مغرب پر چڑھائی کے لئے گیا اور سجلماسہ پر غالب آ گیا اور اس پر قبضہ کر لیا تو محمد بن الفتح [illegible] کے قلعے کی طرف بھاگ گیا جو سجلماسہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے اور وہاں اقامت اختیار کی پھر بھیس بدل کر نکلا [illegible] اور [illegible] کے ایک آدمی نے اسے پہچان لیا تو جوہر نے اسے گرفتار کر لیا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کی طرف واپس [illegible] اور جب مغرب شیعہ کے خلاف ہو گیا اور امویوں کی بیعت ہوئی [illegible] المنتصر کی امامت اختیار کی اور اس نے [illegible] المعتز باللہ [illegible] اس پر اس کے بھائی ابو محمد نے [illegible] میں حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور خود اس کی جگہ [illegible] بیٹھا اور المعتز باللہ [illegible] اور وہ ایک مدت تک اسی پر قائم رہا اور اس وقت [illegible] مغرب میں [illegible] یہاں تک کہ خزرون بن فلفول نے [illegible] میں سجلماسہ پر چڑھائی کی اور [illegible] اس کے مقابلہ [illegible] شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کے [illegible] اس کے سر کو قرطبہ کی طرف بھیجا اور منصور بن ابی عامر کی حجابت کے ابتدائی [illegible] اس کی طرف منسوب کیا اور [illegible] خزرون [illegible] مغرب [illegible] کی حکومت مغرب سے ختم ہو گئی اور [illegible] حکومت میں ان کا ذکر آئے گا۔

مکناسہ میں سے ملوک تسول بنو ابو العافیہ کی حکومت کے حالات اور ان کی اولیت اور گردشی احوال

[illegible] اپنی سرداری [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] اور ان کی سرداری [illegible] بن [illegible] ان کے دور میں ان کی قوت [illegible] اور انہوں نے [illegible] اطراف سے [illegible] تک [illegible] مغرب کے بادشاہ [illegible]

یہاں کے مضافات کے لوگوں کو بکثرت قتل کرتے تھے کیونکہ ان کی حکومت کمزور ہو چکی تھی اور جب عبید اللہ نے مغرب پر قبضہ کیا اور ان کی حکومت مستحکم ہو گئی اور یہ ان کے عظیم مددگاروں اور بیرونی داعیوں میں شامل تھے اور مصالہ بن حبوس ان کے بڑے جرنیلوں میں سے تھے اس نے اسے تاہرت اور مغرب اوسط کا حاکم بنایا تھا اور جب مصالہ نے ۳۰۵ھ میں مغرب اقصیٰ پر چڑھائی کی اور فاس کی [illegible] پر غلبہ پا لیا اور مغرب کے کاموں سے فارغ ہو گیا اور یحییٰ بن ادریس اپنی فاس کی امارت کو چھوڑ کر عبید اللہ کی اطاعت میں آ گیا اور اس نے اسے فاس کی امارت پر قائم رکھا اس وقت اس نے اپنے عمزاد موسیٰ بن ابو العافیہ امیر مکناسہ کو تازا اور تسول اور کرسیف کی عملداری کے ساتھ ساتھ مغرب کے بقیہ مضافات اور شہروں کی امارت بھی دے دی اور مصالہ قیروان کی طرف آ گیا اور موسیٰ بن ابو العافیہ نے مغرب کی حکومت سنبھال لی اور جب اس نے حاکم فاس یحییٰ بن ادریس کے خلاف مدد کی تو وہ اس کے خلاف ہو گیا یہاں تک کہ جب ۳۰۹ھ میں دوبارہ مغرب آیا تو ابن ابی العافیہ نے یحییٰ بن ادریس کو [illegible] گرفتار کر لیا اور اس کا سب مال لے لیا اور اسے اپنی عملداری سے باہر نکال دیا تو وہ [illegible] کے پاس چلا گیا اور مصالہ نے فاس پر ریحان کتامی کو حاکم مقرر کیا اور یحییٰ [illegible] کی طرف واپس آتے ہوئے وفات پا گیا اور مغرب میں ابن ابی العافیہ کی حکومت بہت بڑھ گئی یہاں تک کہ ۳۱۳ھ میں حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے فاس پر حملہ کیا اور وہ حجام کے لقب سے مشہور تھا [illegible] فاس میں اس وقت داخل ہو گیا جب وہاں کے لوگ غافل پڑے تھے اور اس نے ریحان کو قتل کر دیا اور لوگوں نے اس کی بیعت پر اتفاق کر لیا پھر وہ ابن ابی العافیہ سے جنگ کرنے کے لیے نکلا [illegible] تازا [illegible] کے درمیان [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] جو اس عہد [illegible] معروف ہے اور ان کے درمیان سخت معرکہ [illegible] ہوا اور صہبان بن موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] ہلاک ہو گیا [illegible] حسن کا کام تمام ہو گیا اور وہ شکست کھا کر فاس واپس آ گیا تو اس کے عامل [illegible] حامد بن حمدان ہمدانی نے اس سے غداری کی اور اس نے اپنی قوم سے اسے قید کر لیا اور اس نے ابن ابی العافیہ کو پیغام دیا [illegible] شہر پر قبضہ [illegible] اور اس نے [illegible] پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے عامل [illegible] بن ثعلبہ بن محارب بن محمود کو قتل کر دیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی محمد کو حاکم بنایا اور حامد کو اس کے ساتھی حسن سے طلب کیا تو حامد [illegible] علیحدہ [illegible] طور پر بھاگ گیا اور حسن فصیل سے نیچے [illegible] اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی [illegible] اور حامد [illegible] مہدیہ چلا گیا اور ابن ابی العافیہ سارے فاس اور مغرب پر قابض ہو گیا اور اس نے ادارسہ کو وہاں سے جلاوطن کر دیا اور مغرب کے نزدیک [illegible] اپنے قلعہ حجر النسر میں [illegible] مجبور کر دیا [illegible] محاصرہ کیا اور پھر [illegible] اس نے ان کا محاصرہ کر لیا اور ۳۱۷ھ میں اپنے بیٹے مدین کو مغرب اقصیٰ پر خلیفہ بنانے کے بعد تلمسان کی طرف گیا [illegible] القرویین میں [illegible] اندلس [illegible] مقرر کیا اور محمد بن ثعلبہ نے اسے معزول کر دیا اور تلمسان پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور اس پر صاحب الحسن بن ابی العیش بن عیسیٰ بن ادریس بن محمد بن سلیمان غالب آ گیا

جو سلیمان بن عبداللہ کی اولاد سے تھے اور حسن کا چچیرا بھائی تھا۔ پھر موسیٰ بن ابی العافیہ تلمسان پر غالب آ گیا اور اس کو ملیلہ کی طرف نکال دیا جو [illegible] جزائر میں سے ہے اور خود فاس کی طرف واپس آ گیا اور جب مغرب میں خلیفہ ناصر اموی کی دعوت پھیلی تو اس نے [illegible] اور شیعوں کی اطاعت چھوڑ دی اور ناصر کے لئے منبروں پر خطبے دیئے۔ پس عبیداللہ مہدی نے اپنے جرنیل مصالہ کے بھتیجے حمید بن یصل [illegible] کو اس کی طرف بھیجا جو تاہرت کا گورنر تھا۔ پس اس نے فوجوں کے ساتھ [illegible] میں اس سے جنگ کی اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے فحص مسون میں [illegible] دونوں [illegible] تک [illegible] آزمائی کرتے رہے پھر حمید نے اس پر شب خون مار کر اسے شکست دی اور ابن ابی العافیہ تسول چلا گیا اور وہاں جا کر محفوظ ہو گیا اور اس کا جرنیل [illegible] کے قلعے سے بھاگ گیا اور انہوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے شکست دی اور اس کی چھاؤنی کو لوٹ لیا پھر حمید [illegible] کی طرف [illegible] واپس آیا تو وہاں سے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] فاس کا عامل [illegible] اور اس نے مغرب پر قبضہ کر لیا۔ پھر جب عبیداللہ کی وفات کے بعد شیعوں نے خلافت [illegible] بن عبدالرحمن [illegible] مغرب پر غالب آ گیا [illegible] کے جرنیل میسور خصی نے [illegible] میں مغرب [illegible] ابن ابی العافیہ [illegible] لوٹ آیا اور [illegible] اور میسور نے تیزی کے ساتھ فاس کی طرف [illegible] اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے عامل احمد بن بکر [illegible] گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی طرف بھجوا دیا [illegible] انہوں نے اپنی حکومت کا [illegible] حسن بن قاسم [illegible] میسور نے [illegible] ان کا محاصرہ جاری رکھا یہاں تک کہ وہ [illegible] کی طرف [illegible] ہوئے اور انہوں نے اپنے آپ پر اطاعت اور خراج کی [illegible] اور میسور [illegible] اور حسن بن قاسم [illegible] اور وہ ابن ابی العافیہ سے جنگ کرنے گیا اور ان دونوں کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ میسور اس پر غالب آ گیا اور اس کے بیٹے [illegible] کو گرفتار کر لیا اور اسے مہدیہ کی طرف [illegible] اور اس نے موسیٰ بن ابی العافیہ کو مغرب [illegible] اور وہ قیروان کی طرف لوٹ آیا اور جب [illegible] کے پاس سے [illegible] بن ادریس [illegible] بن محمد بن عبداللہ [illegible] الامیر کا بھائی تھا [illegible] کا اظہار کر [illegible] آیا اور [illegible] گرفتار کر [illegible] اور اس کی دولت چھین لی اور [illegible] سے ابوالعیش [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف چلا گیا اور موسیٰ بن ابی العافیہ نے [illegible] یوسف بن [illegible] اور اس نے [illegible] قلعے [illegible] ابن ابی العافیہ نے [illegible] کا محاصرہ کیا اور ناصر سے [illegible] تو اس نے اپنے [illegible] اور اس نے تلمسان [illegible] ابوالعیش [illegible] اس پر غالب آ گیا اور ابوالعیش [illegible] چلا گیا اور

کی قلمرو میں شامل کر لی۔ یہ واقعہ [illegible] کا ہے۔ انہیں قید کیا [illegible] تو موسیٰ ابن ابی العافیہ نے یحییٰ [illegible] جلاوطن کر دیا اور ایک مدت تک ان کا محاصرہ کئے رکھا مگر ان پر غالب نہ آ سکا اور [illegible] عبداللہ بن [illegible] نے قتل کر دیا اور ان کے شہر کو تباہ کر دیا۔ پھر اس نے اپنے بیٹے مدین کو فوج کے ساتھ بھیجا تو اس نے ابوالعیش کا تعاقب کیا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے تحصن میں اس سے صلح کر لی اور مغرب اقصیٰ میں موسیٰ بن ابی العافیہ کی ریاست مضبوط ہو گئی اور اس کی حکمرانی [illegible] اور مغرب اوسط کے علاقوں کی سرحدوں کے ساتھ ملحق ہو گئی اور انہوں نے اپنی حکمرانی میں [illegible] کو پھیلایا اور اس نے اپنے بیٹے مدین کو اپنی قوم کا امیر بنا کر بھیجا اور [illegible] اس کے بیٹے کی حکمرانی پر بھی قائم رہا اور اس کی خبر [illegible] کے ساتھ جو زیری کو بھیجا کہ ان کے آپس کے [illegible] تھی پھر ان دونوں کے درمیان خرابی پیدا ہو گئی اور دونوں جنگ کے لئے تیار ہو گئے اور ناصر نے اپنے قاضی [illegible] کو ان کے حالات کا جائزہ لینے اور ان کے باہمی اصلاح کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے [illegible] کے مطابق یہ کام [illegible] کیا اور [illegible] کا بھائی [illegible] منصور [illegible] سے احمد بن [illegible] فاس کے [illegible] احمد بن بکر [illegible] چلا گیا اور وہاں پر اقامت اختیار کر لی اور [illegible] اس کے کام [illegible] اپنے بھائی مدین کے پاس [illegible] اپنے بیٹوں کی حکمرانی [illegible] بیٹے [illegible] کے ساتھ تقسیم کیا [illegible] تھے [illegible] میں [illegible] کی طرف [illegible] ناصر نے اس کے بیٹے منصور کو ان کی حکمرانی پر مقرر کیا اور [illegible] اس وقت جب وہ اپنے بھائی مدین [illegible] ہوئے تو ان کے بیٹے اسماعیل اور منصور ناصر کے پاس گئے تو اس نے ان کی [illegible] کی جیسے وہ ان کے باپ کی [illegible] کرتا تھا۔ پھر [illegible] وفات ہو گئی تو ناصر نے اس کے بھائی [illegible] کو ان کی حکمرانی پر حاکم مقرر کر دیا۔ پھر [illegible] اس کے [illegible] اطراف پر [illegible] غالب آ گئے اور مغرب میں [illegible] مضبوط ہو گئی اور [illegible] کی اطراف [illegible] مقامات سے نکال دیا اور وہ [illegible] جنگل میں چلے گئے اور [illegible] بن [illegible] الثوری اور محمد بن عبداللہ بن [illegible] اندلس کی طرف گئے اور [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے ساتھ [illegible] جیسا کہ [illegible] زیری بن عطیہ نے [illegible] مغرب پر [illegible] ہو گیا اور ان کی [illegible] کے مقامات میں [illegible] اور مغرب اوسط پر [illegible] آ گیا [illegible] طاقت [illegible] اور [illegible] کی اطاعت اور ان کی [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] خلاف [illegible] اور ان کی حکومت [illegible] کی اولاد [illegible] یہاں تک کہ [illegible] حکومت [illegible] یوسف بن تاشفین مغرب کے علاقوں پر غالب آ گیا [illegible] محمد بن عبدالرحمن بن ابراہیم بن موسیٰ بن ابی العافیہ [illegible] اور [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] اور [illegible] مغرب [illegible] کی فوجوں سے جنگ کی اور ان کو شکست دی [illegible] یوسف بن تاشفین نے [illegible] قلعہ [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور تمام [illegible] کو شکست دی اور جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں [illegible]

[illegible] ادریس نے [illegible] کے [illegible] قصے میں [illegible] عام قتل کرایا اور مغرب میں ایک [illegible]

[illegible] ان کی وفات ۲۱۳ھ میں ہوئی اور ان کے اپنے بیٹے [illegible]

بھی فوت ہو گئے اور ان کے بیٹے [illegible] ۲۳۴ھ میں فوت ہو گیا اور ان کے اپنے بیٹے قاسم [illegible] بنایا

جب ۲۹۸ھ میں [illegible] نے اس پر حملہ کیا تو [illegible] ہو گیا [illegible] کی حکومت کے [illegible] مغرب [illegible]

حکومت [illegible] جہاں [illegible]

[illegible] ہزار [illegible] حکومت

[illegible] کے وقت [illegible]

[illegible] ادریس اور مغرب [illegible] ان یشأ یذھبکم ویأت بخلق جدید وما ذلک

علی اللہ بعزیز

اور [illegible] صحیفہ کے بارے میں [illegible] آخری [illegible] باب [illegible] طرف [illegible] ہیں۔

واللہ ولی التوفیق وبہ نستعین

باب: ۱۸

البرانس و ہوارہ

بربریوں میں سے البرانس کے حالات: ہم سب سے پہلے ہوارہ اور اس کے قبائل اور اس کے بطون اور ان کی گردش احوال اور افریقہ اور مغرب کے مضافات میں ان کے قبائل کے افتراق کا ذکر کریں گے

عرب اور بربری نسابوں کے اتفاق سے ہوارہ البرانس کے بطون سے ہیں۔ ہاں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ یمن کے عربوں میں سے ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ عاملہ سے ہیں۔ جو قضاعہ کا ایک بطن ہے اور کبھی کہتے ہیں کہ مسور بن سکاسک بن وائل بن حمیر کی اولاد سے ہیں اور جب وہ درست بات کی جستجو کریں گے تو اسے اس طرح پائیں گے مسور بن سکاسک بن ثریس بن کندہ اور وہ اس کا نسب یوں بھی بیان کرتے ہیں ہوارہ بن اوریغ بن خبوزت بن المثنی بن مسور اور ان کے نزدیک ہوارہ، صنہاجہ، لمطہ، گزولہ اور ہسکورہ سب کے سب بنو تسکی کے نام سے معروف ہیں اور مسور ان سب کا جد ہے جو ابجر کی طرف گیا اور بنی زحیک بن مادغیس الابتر کے ہاں اترا اور وہ چار بھائی تھے۔ لواتہ، نفزاوہ، اداس اور نفوس اور انہوں نے اپنی بہن تسکی العرجاء بنت زحیک کا اس سے بیاہ دیا۔ تو اس کے ہاں مثنی پیدا ہوا جو ہوارہ کا باپ ہے اور مسور کی ہلاکت کے بعد اس [illegible] نے اس سے شادی کی جو صنہاجہ، لمطہ، گزولہ اور ہسکورہ کا بھائی ہے جیسا کہ ابھی بیان ہوگا کہ یہ تسکی کے ہاں جائے بھائی ہیں اور سب اسی کے نام سے معروف ہیں۔ مورخین کہتے ہیں کہ مثنی بن مسور کے ہاں خبوزت پیدا ہوا اور خبوزت بن مثنی کے ہاں اوریغ پیدا ہوا۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اوریغ بن برنس اور اسی سے ہوارہ کے قبائل پہچانے جاتے ہیں۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ اس کا نام ہوارہ اس وجہ سے ہے کہ جب مسور نکوس میں گھوما اور مغرب میں داخل ہوا تو اس نے کہا لقد تھورنا (ہم ہلاک ہو گئے) بعض بربری نسابوں نے یہی بات بیان کی ہے اور میرے نزدیک واللہ اعلم یہ واقعہ بناوٹی اور گھڑا ہوا

ہے اور بغاوت کے آغاز اس پر غالب ہیں اور یہ بات تقویت دیتی ہے کہ سابق اور اس کے اصحاب جیسے محقق نساب بیان کرتے ہیں کہ اداسہ بن زحیک کے تمام بطون ہوارہ میں داخل ہیں۔ اس وجہ سے کہ ہوار نے زحیک کو ام اداسہ کے پاس چھوڑا اور وہاں اس کی گود میں پرورش پائی تھی اور پہلے واقعہ کے مطابق زحیک ہوار کا جد ہے۔ کیونکہ مثنی اس کا جد اعلیٰ ہے اور وہ اس حقیقی ہے جو زحیک کی بیٹی ہے اور وہ زحیک کی پانچویں پشت میں ہے پس وہ دادے کو کس طرح اپنی بیوی کے پاس چھوڑ سکتا ہے۔ یہ پیچیدہ مشکل بات ہے اور دوسری بات ان کے نسابوں کے نزدیک پہلی بات سے اصح ہے۔

بطون ہوارہ: اور ہوارہ کے بطون بہت زیادہ ہیں اور ان میں اکثریت اوریغ کی ہے اور اوریغ بہت مشہور ہے اور اس کی شہرت اور کثرت کے باعث سب اسی کی طرف منسوب ہو گئے ہیں اور اوریغ کے چار بیٹے ہیں۔ ہوار جو سب سے بڑا ہے۔ مغر، قلدان اور ملد اور ان میں سے ہر ایک کے بہت سے بطون ہیں اور سب ہوار کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور مغر کے بطون میں سے ماوس، زمور، کیاد اور مسراتہ ہیں جو وہاں ہیں۔ ان بطون کا تذکرہ ابن حزم نے کیا ہے اور سابق مطماطی اور اس کے اصحاب نے ورتجین اور مندراسہ اور کروہ کو بھی اضافہ کیا ہے اور قلدان کے بطون سے قمصانہ، ورصطیف، بیانہ اور وہ ملی ہیں۔ ان چاروں کا ذکر ابن حزم اور سابق نے کیا ہے اور بطون ملد سے ملیلہ، مطلہ، ورفن، امثن اور مسراتہ ہیں ان کا ذکر ابن حزم نے کیا ہے اور ان سب نے ان کو ہوارہ میں شمار کیا ہے اور سابق بھی یہی کہتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ورتغین لواتہ میں سے ہے بطون ہوارہ میں بنو کہلان بھی ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ملیلہ بھی ان کے بطون میں سے ہے اور بربری نسابوں کے نزدیک ان کے بطون میں غریان، ورفلہ، زکارہ، مسلاتہ اور مجریس ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ نفیس بھی انہی میں سے ہے اور اسی وجہ سے مجریس و نفیس کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور سابق اور اس کے اصحاب کے نزدیک بنو کہلان اور ورتجین مغر کا ایک بطن ہیں اور بنی کہلان کے بعض سے بنی کسی، ورسط کسہ، مجورہ اور ہوارہ ہیں اور اولاد لس بن زحیک بن ماوقس کے بطون وہ لوگ ہیں جو ہوارہ میں داخل ہو گئے وہ بہت سے ہیں جن میں براصت، غرہ، حد، شتات، انداسہ، ہیوارہ، اوطیطہ، وتریرہ ہیں ان سب کو ابن حزم اور سابق اور اس کے اصحاب نے بالاتفاق بیان کیا ہے۔

ہوارہ کے مواطن: اور ہوارہ کی اکثریت اور ان کے نسب میں داخل ہونے والے ان کے برانسی اور بتری بھائیوں کے مواطن فتح کے وقت سے طرابلس اور برقہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں تھے۔ جیسا کہ مسعودی اور البکری نے بیان کیا ہے یہ لوگ مسافر اور مقیم تھے اور ان میں سے کچھ ریت کو عبور کر کے جنگل کے علاقے میں چلے گئے اور لمطہ سے بھی آگے گزر گئے جو ملثمین کے قبائل میں سے ہے اور وہ ان کے علاقے کوکو کے پاس افریقہ کے سامنے ہے اور وہ اپنے نسب ہکارہ سے معروف ہیں اور وہ افریقہ اور اس کی جنگوں میں ان کے بہت سے کارنامے ہیں۔ پھر خارجیت کے قیام میں بھی انہوں نے فساد برپا کیا۔ خصوصاً اباضی خارجیوں نے اور ان میں سے عبدالواحد بن یزید نے عکاشہ فزاری کے ساتھ حنظلہ کے خلاف بغاوت کی اور ان کے اور حنظلہ کے درمیان شدید جنگیں ہوئیں پھر اس نے ان دونوں کو ہشام بن عبدالملک کے زمانے میں ۱۲۴ھ میں شکست دے کر قتل کر دیا اور ۱۵۴ھ میں یحییٰ بن فوناس نے یزید بن حاتم کے خلاف بغاوت کی اور اس کے پاس اس کی قوم کے بہت سے لوگ اور دیگر لوگ بھی اکٹھے ہو گئے اور طرابلس کے قائد نے عبداللہ بن سمط کندی کو عدد کے

کمزور سے ان کے ایک ساتھی کو [illegible] کے لئے بھیج دیا۔ اس نے شکست کھائی اور [illegible] قتل ہوئے اور ان میں عبدالرحمٰن بن حبیب کے ساتھ اس کے جرنیلوں میں سے محمد بن مسلمہ بھی تھا۔ پھر ان میں سے [illegible] کے ساتھ جا ملے [illegible] اور ان کے باقی ماندہ لوگوں میں [illegible] رہے تھے۔ [illegible] کے زمانے میں ان کی اولاد کا امیر تھا اور وہی [illegible] تھے ان کے ہاتھوں۔ یہ واقعہ [illegible] ان پر غالب ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ [illegible] آئے تھے اور [illegible] اصحاب السلطان تھے۔

پھر اس کے بعد ۱۹۶ھ میں ہوارہ نے ابراہیم بن اغلب پر [illegible] طرابلس کا [illegible] کر لیا اور اسے فتح کر لیا اور [illegible] اور اس میں [illegible] اور وہب نے [illegible] اور ابراہیم نے اپنے بیٹے ابوالعباس کو ان کے مقابلہ میں بھیجا تو اس نے انہیں شکست دی اور قتل کیا اور عبدالوہاب بن رستم نے [illegible] ان کے [illegible] سے [illegible] تک [illegible] پس وہ عبدالوہاب کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان کے ساتھ نفوسہ کے قبائل بھی تھے اور انہوں نے طرابلس [illegible] ابوالعباس بن اغلب [illegible] ابراہیم فوت ہو گیا [illegible] پھر ان میں فوت ہو گیا اور [illegible] سے صلح کی [illegible] اس نے [illegible] شرط پر ان سے صلح کر لی اور عبدالوہاب نفوسہ کی طرف [illegible] سے [illegible] تھے۔ پھر انہوں نے ابن ابی [illegible] کے ساتھ مل کر جنگلوں میں [illegible] اور ان [illegible] سے ان کے پاس آ گئے اور لوگ اس کی دعوت دیتے تھے اور [illegible] حکومت کی مخالفت ہو گئے اور انہوں نے [illegible] اور [illegible] سب سے [illegible] تھے اور جب [illegible] فوت ہو گیا جیسا کہ ہم ذکر کریں گے تو اسماعیل [illegible] نے ان کے ساتھ [illegible] ہو گئے کیونکہ [illegible] سے ان کے بادل [illegible] اور [illegible] جب سے [illegible] قبائل میں شامل ہو گئے اور ان کے عہد [illegible] ہیں۔ یہ [illegible] متفرق قبائل [illegible] ہیں۔ جنہوں نے [illegible] بنایا ہے اور [illegible] تقدیر [illegible] کے نام سے مشہور ہیں۔ افریقہ کے [illegible] سے [illegible] قبول [illegible] جن [illegible] ہیں اور [illegible] جنگلوں میں [illegible] کی [illegible] کرتے ہیں اور اونٹ [illegible] کرتے اور جنگیں کرتے ہیں اور [illegible] میں [illegible] اور سرداری [illegible] کرنے کے لحاظ سے [illegible] عرب [illegible] شمار ہوتے ہیں اور [illegible] عربی زبان [illegible] بھی ان کے درمیان فرق نہیں کر سکتا۔

پس ان میں سے [illegible] کے قریب [illegible] ہے۔ [illegible] اور [illegible] کی سرداری [illegible] بن [illegible] کی اولاد [illegible] ان سے قبل ان کی سرداری [illegible] ہوارہ [illegible] میں [illegible] اور ان کے [illegible] ہیں اور [illegible] باب میں ان کے درمیان ایک اور قبیلہ [illegible] ہے جو [illegible] کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری [illegible] میں [illegible] ہے۔

برکات کی اولاد کے زیر فرمان تھا اور ان کے مواطن تھیں۔ یہ [illegible] ہیں اور ان کے ساتھ مشرق کی جانب ایک دوسرا قبیلہ ہے۔ جو [illegible] کے نام سے معروف ہے اور ان کی سرداری [illegible] کے افراد میں [illegible] کی اولاد کو حاصل ہے اور [illegible] قبیلہ کے مواطن [illegible] سے [illegible] اور وہاں سے جبل [illegible] سے ساحل [illegible] کے [illegible] تک ہیں اور [illegible] ان کے [illegible] کے مقابلہ میں [illegible] ایک اور قبیلہ ہے جو [illegible] کے نام سے مشہور ہے اور ان کے ساتھ [illegible] کا ایک [illegible] ہے۔ [illegible] سے [illegible] کے ساتھ ان کے مغرب میں داخل ہونے کے وقت آئے تھے اور انہوں نے افریقہ کے اس جانب [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کا ایک [illegible] تھا [illegible] سے تھا [illegible] کی طرف منسوب ہو گئے ہیں اور [illegible] ان کے ساتھ [illegible] ہو گئے ہیں اور [illegible] ان کے ساتھ [illegible] ایک [illegible] سے معروف [illegible] کہتے ہیں کہ وہ [illegible] کہتے ہیں اور [illegible] ہیں اور افریقہ [illegible] ان [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] ہے۔ [illegible] کے وقت [illegible] اور ان کے [illegible] ہے اور [illegible] کے [illegible] ہوتا ہے [illegible] کے ساتھ ان کے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ہیں اور [illegible] دیا ہے اور [illegible] سے [illegible] کے [illegible] ان سے [illegible] اور [illegible] کی طرح [illegible] ہیں [illegible] ایک [illegible] ہے اور [illegible] ان کی آخری [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ہے۔ [illegible] کہتے ہیں [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہیں اور [illegible] کے [illegible] اور افریقہ کے [illegible] ان میں [illegible] جاتے ہیں۔

[illegible] ایک دوسرے سے [illegible] ہیں۔ بعض مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں اور [illegible] جانب میں سب سے [illegible] کی [illegible] اور مغربی جانب [illegible] اور مشرقی جانب [illegible] دوسری قوموں [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] ہے۔ [illegible] مشرقی [illegible] کے [illegible] جاتا ہے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] جانب [illegible] ہے اور [illegible] کی [illegible] ہے اور مشرقی جانب سے اس کے ساتھ جبل [illegible] جاتا ہے اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] کا آخری [illegible] کے مواطن [illegible] ہیں اور ان میں سے [illegible]

برقہ کا ایک شہر ہے جو بڑا مقدم ہے اور زویلہ ان کا دارالسلطنت ہے یہاں تک کہ وہ اس کی وجہ سے معروف ہیں۔ اسے زویلہ بن خطاب کہا جاتا ہے اور جب یہ شہر برباد ہو گیا تو یہ وہاں سے منتقل ہو کر فزان میں آ گئے جو بلاد صحرا میں سے ہے اور اسے پایہ وطن بنا لیا اور وہاں پر انہیں بادشاہی اور حکومت حاصل تھی۔ یہاں تک کہ قراقوش الغزی الناصری آ گیا جو صلاح الدین کے بھائی تقی الدین کا غلام تھا۔ جیسا کہ ہم غزی بن مسعود کے تذکرہ اور حالات کے موقع پر اس کا ذکر کریں گے اور اس نے ودان پر حملہ کر کے فتح کیا اور اس کے بعد فزان کو فتح کیا اور اس کے عامل محمد بن خطاب بن یصلتن بن عبداللہ بن صنفل بن خطاب کو گرفتار کر لیا۔ جو ان کا آخری بادشاہ تھا اور اس نے اس کو جیل میں ڈالا اور اس سے اموال کا مطالبہ کیا اور اسے اس قدر عذاب دیا کہ وہ ہلاک ہو گیا اور ہوارہ کے بنی خطاب کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

مغرب میں ہوارہ کے قبائل: اور مغرب میں ہوارہ کے بہت سے قبائل ہیں جو ان مواطن میں بکھرے ہیں۔ جو اس کے نام سے مشہور ہیں اور شاید یہ سفر کرنے والے اپنی چراگاہوں کی تلاش میں اس کے نواح میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور وہ یہ سب افریقہ کے مقامات میں گئے ہیں اور فتوحات کے ایام میں کثرت کے باعث جو ان کو حاصل تھی وہ جاتی رہی ہے اور اب وہ قلت کے باعث دیہات میں منتشر ہیں اور مغرب اوسط میں ان میں سے مشہور ایک پہاڑ ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ جو بلطاہر کہا جاتا ہے اور وہ ہوارہ کے نام سے مشہور ہے اور اس میں ان کے دیگر بطون بھی ہیں اور ان کے بعد بنی اسحاق سے مشہور ہیں اور یہ پہاڑ ان سے پہلے بنی یلومی کے پاس تھا اور جب وہ ختم ہو گئے تو ہوارہ نے اسے اپنا وطن بنا لیا اور ان کی سرداری بنی عبد القوی میں تھی۔ پھر ان کے سرداروں میں سے ایک آدمی اسحاق کے نام سے نمایاں ہوا اور طوکب قلعہ بنانے والے عامل بنا دیا اور سرداری بنی اسحاق کی اولاد میں رہی اور ان کے بڑے سردار محمد بن اسحاق نے اس قلعہ کی حفاظت کی جو ان کی طرف منسوب ہے اور اس کی سرداری ان میں سے ان کے بھائی جونی نے وراثت میں حاصل کی اور پھر یہ اس کی اولاد میں منتقل ہوتی رہی اور جب مغرب اوسط پر بنی عبد الواد کی حکومت تھی تو انہوں نے سلطان سے رابطہ پیدا کیا اور وہ ان کے قوانین کی پابندی کرنے لگے اور ابو تاشفین نے اپنے ملوک میں سے یعقوب بن یوسف بن حیون کو ان کی رعیت پر غالب آنے کے بعد ان پر مقرر کیا اور زناتہ پر تیکسی کو ہاتھ نے دیا تو اس نے ان کا اچھی طرح انتظام کیا اور وطن کے شہروں پر قبضہ کیا اور ان کے معزز لوگوں کو قتل کیا اور بنی مرین کے مغرب اوسط پر غالب آنے کے بعد بنی عبد الواد کے لئے سلطان ابو الحسن نے عبد الرحمن بن یعقوب کو ان لوگوں کے قبیلے پر عامل مقرر کیا۔ پھر اس کے بعد بیٹے محمد بن عبد الرحمن بن یوسف کو عامل مقرر کیا پھر اس کے قبیلے کا عامل زیان ہو گیا اور یہ زیر رہنے والا تھا کیونکہ بنی عبد الواد کی حکومت نمودار ہو چکی تھی اور یہ تدبیروں میں لگے ہوئے تھے اور بنی اسحاق کی اولاد کا بھی خاتمہ ہو گیا اور اس عہد تک ان کی یہی پوزیشن ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

البرانس کے بطون میں سے ازداجہ، مسطاسہ اور عجیسہ کے حالات کا بیان: ازداجہ جو وزداجہ کے نام سے بھی معروف ہیں یہ البرانس کے بطون میں سے ہیں اور ابن حزم بربر کے نسابہ انہیں زناتہ میں سے شمار کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ازداجہ زناتہ میں سے ہے اور مزداجہ ہوارہ میں سے ہے اور یہ دونوں الگ الگ بطن ہیں اور انہیں بڑی کثرت حاصل ہے اور

مغرب [illegible] کے معاملات [illegible] اور انہیں [illegible] میں بڑی عزت اور مقام حاصل ہے۔ [illegible]
بھی ان کے ساتھ شامل ہیں۔ [illegible] ان کے [illegible] آتے ہیں اور [illegible] ہوتا ہے [illegible]
کے بھائی ہیں [illegible] کا [illegible] تھا [illegible] سے [illegible] جب [illegible]
[illegible] خطاب تھا اور [illegible] احسان سے [illegible] کا [illegible] کیا جاتا ہے۔ [illegible]
[illegible] سے جو [illegible] تھا اور [illegible] ان کے [illegible] تھے۔ [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] کے [illegible] انہوں نے [illegible] رہے اور اس [illegible]
[illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے [illegible]
[illegible] سے [illegible] کا [illegible] اس پر [illegible] کی [illegible] آپ [illegible] بھی اس
میں [illegible] اور انہوں نے اس [illegible] بات [illegible] اور [illegible] گیا
[illegible] نے [illegible] کی [illegible] اور [illegible]
[illegible]

میں باقی رہ گئے اور [illegible] رہنے والے قبائل میں شامل ہو گئے۔

تنبیہ [illegible] میں سے [illegible] کی اولاد [illegible]
[illegible] میں [illegible] اور [illegible]
[illegible] میں [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] کے [illegible] اور ان کے [illegible]
[illegible] اور ان [illegible] میں [illegible] گئے [illegible]
میں [illegible] نے [illegible] ان کی [illegible] میں سے [illegible] ایک [illegible] میں

پڑاؤ کیے یہاں تک کہ بنی زیری نے قتل کر دیا پھر اس کے بعد حماد بن بلکین نے شہر بسانے کے لئے جگہ کی تلاش میں جلدی کی اور ان کے درمیان اس کی حد بندی کی اور یہاں اترا اور ان کی زمین کو وسیع کیا اور اس کی حد بندی کو وسیع کیا اور وہ آل حماد کا دار الخلافہ تھا اور جب عجیسہ کے مقابلے ہوئے اور ان کی حرکت جاتی رہی تو اس شہر نے مدت تک عجیسہ کی امیدوں کو پورا کیا اور انہوں نے کئی بار قلعہ کا قصد کیا اور ان کے بادشاہوں پر اعیاض کو ترجیح عطا کی۔ یہاں تک کہ انہوں نے ان کا محاصرہ کیا پھر وہ ویران ہو گئے اور ان کے بعد قلعہ بگڑ گیا اور اس پہاڑ کے وارث عیاض بن گئے جو ہلالی عربوں میں سے تھے اور مغرب کے قبائل میں بہت سے کچھ بچے ہوئے ہیں۔

البرانس کے بطون میں سے اوربہ کے حالات اور ان کے ارتداد و انقلاب اور ان کے متعلق ادریس اکبر کی دعوت۔ تمام بربریوں میں جن بطون کو شہرت اور غلبہ حاصل تھا وہ سب کے سب اوربہ کے عہد میں تھے وہ ہوارہ اور صنہاجہ برانس میں سے تھے اور نفوسہ، زواوہ اور مطغرہ اور نفزاوہ البتر میں سے تھے۔ اور فتح کے زمانے میں اوربہ کو تقدم حاصل تھا کیونکہ یہ بڑی تعداد والے اور شدید قوت و طاقت والے تھے اور یہ اوربہ بن برنس کی اولاد میں سے تھے اور یہ بہت سے بطون ہیں جن میں سے بجانہ، نفزہ، نجدہ، زکجہ، مزیانہ اور ریغہ ہیں اور فتح کے موقع پر ان کا امیر سکردید بن رومی بن بازرت بن وزیجیات تھا اس نے ۱۷۳ سال عمر پائی اور دور اسلامی کو پایا اور ۷۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد کسیلہ بن لزم اوربی ان کا سردار بنا اور وہ سب برانس کا امیر تھا اور جب ۵۵ھ میں ابو المہاجر تلمسان آیا اس وقت کسیلہ بن لزم مغرب اقصیٰ میں اپنی اوربی فوج کے ساتھ تھا اور وہ عیسائی تھا ابوالمہاجر کو اس پر کامیابی حاصل ہوئی اور اس نے اسے اسلام پیش کیا تو اس نے اسلام قبول کر لیا۔ تو اس نے اسے بچا لیا اور اس کے ساتھ احسان کیا اور اس کے اصحاب کے ساتھ حسن سلوک کیا اور دوسری حکومت میں یزید کے زمانے میں ۶۲ھ میں عقبہ آیا۔ تو ابوالمہاجر کے امر کی وجہ سے اس نے اس سے کینہ رکھا اور ابوالمہاجر کے متعلق حسن سلوک کرنے کے لئے کہا تو اس نے اس بات کو قبول نہ کیا اور مغرب پر چڑھائی کر دی۔ اور اس کے ہراول میں زہیر بن قیس بلوی تھا اس نے اسے ذلیل و عاجز کر دیا اور بربر کے بادشاہوں اور ان لوگوں نے جو فرنجیوں میں سے اوربہ اور تاہرت میں اس میں شامل ہو گئے تھے اس سے جنگ کی جس میں اس نے ان کو شکست دی اور ان کو لوٹ لیا اور غمارہ کے امیر یلیان نے اس کی اطاعت کی اور اس سے حسن سلوک کیا اور اسے تحفے دیے اور بربریوں کی کمزوریوں سے آگاہ کیا اور ولیلی اور مصمودہ اور ان کے بربر کے مطلقین نے ان کی مدد کی لیکن اس نے ان کو شکست دی اور غنیمت حاصل کی اور قیدی بنائے اور ساحل سمندر تک پہنچ گیا اور کامیاب و کامران واپس آیا اور وہ اپنی جنگوں میں کسیلہ کی توہین و استخفاف کرتا تھا اور وہ اس کی قید میں تھا اور ایک دن اس نے حکم دیا کہ وہ اس کے سامنے بکری کی کھال اتارے لیکن اس نے اسے اپنے غلاموں کو دے دیا اور عقبہ نے چاہا کہ وہ خود یہ کام کرے اور اس نے اسے ڈانٹا تو کسیلہ غضب ناک ہو کر بکری کی طرف گیا اور جب وہ بکری میں ہاتھ گھسیڑتا تو اپنی داڑھی پر مل لیتا تو عرب کہتے اے بربری یہ کیا ہے؟ تو وہ کہتا یہ بالوں کے لئے مفید ہے اور ان کا ایک شیخ انہیں کہتا کہ بربری تم کو دھمکیاں دیتا ہے۔ جب اس بات کی اطلاع ابوالمہاجر کو ملی تو اس نے عقبہ کو اس بات سے روک دیا اور کہنے لگے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے جابروں سے دوستی کیا کرتے تھے اور آپ ایسے آدمی کا قصد کرتے ہیں جو اپنی قوم میں

جاہ اور عزت دار ہے اور شرک سے قریب العہد ہے اور فسادی ہے اور اس نے اُسے بتایا کہ وہ اس سے عہد لے اور ڈرے اس کے حملے سے اسے خوف زدہ کیا مگر عقبہ نے اس کے قول کو اہمیت نہ دی پس جب وہ افریقہ کی جنگ سے واپس لوٹا اور طبنہ پہنچا تو اس نے اس اعتماد پر کہ اس نے قلعوں کو زیر کر لیا ہے اور بربریوں کو ذلیل کر دیا ہے فوجوں کو قیروان کی طرف بھیج دیا اور خود تھوڑے سے لوگوں کے ساتھ وہاں ٹھہر گیا اور تہودا کی طرف چلا گیا تا کہ وہاں حفاظتی گروہ کو اتارے پس جب فرنگیوں نے اسے دیکھا تو انہوں نے اس کے بارے میں لالچ کیا اور کسیلہ بن لزم سے مراسلت کی اور اسے بتایا کہ یہ اس کے متعلق ایک موقع ہے تو اس نے اسے غنیمت جانا اور اپنے بربریوں اور ان کے پیروکار بربریوں سے مراسلت کی اور وہ عقبہ اور اس کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے پیچھے لگ گئے یہاں تک کہ انہوں نے انہیں تہودا میں جا لیا پس قوم پیدل چل پڑی اور انہوں نے اپنی تلواروں کے نیام توڑ دیئے اور عقبہ اور اس کے اصحاب نے جنگ کی مگر ان میں سے کوئی بھی نہ بچا اور وہ تین سو کے قریب کبار صحابہ اور تابعین تھے جو ایک ہی جنگ میں شہید ہو گئے اور ان میں ابو المہاجر بھی تھا جو اس کے اصحاب کی قید میں تھا۔ پس اس روز اس کی خوب آزمائش ہوئی اور اس عہد تک الزاب میں عقبہ اور اس کے ساتھ شہید ہونے والے صحابہ کی قبریں موجود ہیں اور عقبہ کی قبر کو کوہان نما بنایا گیا ہے۔ پھر اس پر پختہ گچ کر دیا گیا ہے اور اس پر ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے جو اس کے نام سے مشہور ہے اور وہ مزارات اور برکت کے مقامات میں شمار ہوتی ہے۔ بلکہ وہ زمین کے تمام مقاموں سے اشرف زیارت گاہ ہے کیونکہ اس میں شہید صحابہ اور تابعین کی بہت بڑی تعداد دفن ہے جن کی مٹھی بھر دیئے ہوئے جو کے ثواب کو بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا اور اس وقت صحابہ میں سے محمد بن اوس انصاری اور یزید بن خلف العبسی اور ایک جماعت ان کے ساتھ قید ہو گئی جن کو ابن مصاد عامل قفصہ نے فدیہ دے کر چھڑا لیا اور زہیر بن قیس مصر چلے گئے اور ان کے ساتھ حنش صنعانی اور دوسرے صاحب حال لوگ بھی شامل ہو گئے پس اس نے وہاں کے باشندوں کو امان دی اور قیروان میں داخل ہو گیا اور افریقہ اور وہاں پر رہنے والے باقی ماندہ عربوں کا پانچ سال تک امیر بن گیا اور اس کے ساتھ ہی یزید بن معاویہ کی موت اور ضحاک بن قیس کی مروان کے ساتھ مرج راہط میں جنگ ہوئی اور ابن زبیر کی جنگیں بھی ہوئیں جس سے خلافت کی پوزیشن کمزور ہو گئی اور مغرب میں جنگ بھڑک اٹھی اور زناتہ اور البرانس میں ارتداد پھیل گیا پھر اس کے بعد عبدالملک بن مروان نے اس بگاڑ کو اٹھایا اور مشرق سے فتنے کے آثار کو دور کیا اور زہیر بن قیس سلطان عقبہ کی وفات کے وقت سے وہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ پس اس نے اسے مدد بھیجی اور اسے جہاد کی جنگ اور عقبہ کے خون کا بدلہ لینے کا حکم دیا پس اس نے چوراسی میں ہزاروں عربوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور کسیلہ نے البرانس اور دیگر بربریوں کو جمع کیا اور قیروان کے نواح میں ممس کے مقام پر اس سے جنگ کی اور فریقین کے درمیان سخت جنگ ہوئی پھر بربری شکست کھا گئے اور کسیلہ اور ان کے بے شمار آدمی قتل ہو گئے اور عربوں نے ان کا تعاقب کر کے ملویہ تک تعاقب کیا اور بربریوں نے ذلیل ہو کر قلعوں کی پناہ لی اور اوربہ کی شوکت ختم ہو گئی اور اس کی آگ بجھ گئی اور مغرب اقصیٰ کے دیار میں ٹھہر گئی پھر اس کے بعد ان کا کوئی تذکرہ باقی نہ رہا اور انہوں نے مغرب میں ولیلی شہر پر قبضہ کر لیا جو جبل زرہون کی جانب فاس اور مکناسہ کے درمیان واقع ہے اور وہ اسی حالت میں قائم رہے اور قیروانی فوجوں نے کئی بار مغرب پر اقتدار جمایا یہاں تک کہ محمد بن عبداللہ بن حسن بن الحسن نے منصور کے زمانے میں اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ مدینہ میں ۱۴۵ھ میں

میں قتل ہو گیا۔ پھر اس کے بعد اس کے بھائی حسین بن علی بن حسن المثلث بن حسن المثنیٰ ابن حسن السبط نے ہادی کے زمانے میں خروج کیا اور مکہ سے تین میل کے فاصلے پر فخ مقام پر ۱۶۹ھ میں قتل ہو گیا اور اس کے بہت سے اہل بیت بھی مارے گئے اور ادریس بن عبداللہ مغرب کی طرف بھاگ گیا اور ۱۷۲ھ میں اوربہ کے ہاں اترا اور اس وقت ولیلی میں ان کا امیر اسحاق بن محمد بن عبدالحمید تھا جس نے اُسے پناہ دی اور بربریوں کو اس کی دعوت پر اٹھایا اور زواغہ، لواتہ، سدراتہ، غیاثہ، نفزہ، مکناسہ، غمارہ اور کافہ کے مغربی بربریوں نے اس پر اتفاق کر لیا اور اس کی بیعت کر لی اور اس کے احکام کی فرمانبرداری کی اور مغرب میں اسے مکمل طور پر حکومت حاصل ہو گئی اور اس کی اولاد میں حکومت کے ختم ہونے تک اس کی وراثت چلتی رہی جیسا کہ ہم نے فاطمی حکومت میں بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

البرانس کے بطون میں سے کتامہ کے حالات اور قبائل پر ان کی قوت و سطوت اور یہ کہ انہوں نے شیعہ دعوت کے ذریعے اغالبہ کے ہاتھوں سے حکومت حاصل کی؟

بربری نسب دانوں کے نزدیک تمام بن برنس کی اولاد میں سے یہ قبیلہ مغرب میں تمام بربری قبائل سے زیادہ جنگجو اور حکومت میں زیادہ وافر اور قوی ہے اور ابن حزم نے بھی کہا ہے اور عرب نسابوں کا بیان ہے کہ یہ حمیر سے ہے یہ بات ابن الکلبی اور طبری نے بیان کی ہے اور ان کا پہلا بادشاہ افریقش بن صیفی ہے جو طبقہ تبابعہ میں سے تھا اور اسی نے افریقہ کو فتح کیا تھا اور اسی سے اس کا نام افریقیہ رکھا گیا ہے اور اس کا بادشاہ جرجیر کو قتل ہو گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس نے بربریوں کو یہ نام دیا۔ کہا جاتا ہے کہ حمیر میں سے بربریوں میں صنہاجہ اور کتامہ قائم رہے اور وہ آج تک انہی میں ہیں اور مغرب میں اس کے نواح میں بکھرے گئے ہیں مگر ان کی اکثریت پہلے مذہب سے متمیز رہتی ہے اور ان شہروں کے ویران ہو جانے کے بعد افریقیہ کے اریاف میں بجایہ کی سرحدوں تک اور قبلہ کی جانب سے مغرب میں جبل اوراس تک پھیلے ہوئے ہیں اور ان مواطن میں قبائل اور شہر موجود ہیں اور ان میں سب سے بڑا ایکجان، سطیف، باغایہ اور نقاوس کی طرح ہے اور بلزمہ، میلہ، قسنطینہ، سکیکدہ، القل اور جیجل اور ان کے مواضع اور کتامہ سے تک بجایہ اور بونہ کے درمیان ان کے ہاتھ لگے ہوئے ہیں اور ان کے بہت سے بطون ہیں جن سب کا غرسن اور یسودہ دونوں کتام بن برنس جو [illegible] سے ہے میں فلاسہ، دنہاجہ اور متوسہ اور وریسن سب جو یسودہ ابن کتام ہیں اور ایان کا [illegible] مغرب میں کتامہ [illegible] دنہاجہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور غرسن میں سے قلان، ماوطن اور معاذ غرسن بن کتام کے بیٹے ہیں اور لہیصہ، جیملہ اور مسالتہ یناوۃ بن غرسن کے بیٹے ہیں اور ملوسہ ایان میں سے ہے اور لطایہ، اجانہ، غسمان، زوارہ اور ماصت یناوۃ بن غرسن کے بیٹے ہیں اور ملوسہ ایان بن غرسن سے ہے اور ملوسہ سے [illegible] ہیں جو اس عہد میں اس پہاڑ پر رہتے ہیں جو قسنطینہ اور بجایہ کے درمیان ہے اور [illegible] محققین [illegible] قسنطینہ ہیں اور ابن حزم نے زواوہ اور زوارہ کو تمام بطون سمیت ان میں سے شمار کیا ہے اور یہ پہلے بیان کے مقابلہ میں درست ہے۔

اور مغرب اقصیٰ کے ان بطون میں سے بہت سے اپنے وطنوں سے دور نکل گئے ہیں اور آج تک وہیں رہتے ہیں اور ملت کے ظہور اور مغرب سے حکومت اغالبہ کے قبضے میں آ جانے تک اسی حال میں رہے ہیں اور جیسا کہ ابن الرقیق نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حکومت ان کی اکثریت کی وجہ سے ان کو تکلیف اور اذیت نہیں دیتی تھی۔ مگر جب یہ شیعہ دعوت کے لئے

مصر کے بعد بھی ان کو بہت تکلیف پہنچی جس کا ذکر ہم نے بنو عباس کی حکومت کے بعد فاطمی حکومت کے ذکر میں کیا ہے۔ اس کی تفصیل آپ کو وہاں پر مل جائے گی اور جب شیعہ مغرب کی حکومت کے مالک ہوئے تو انہوں نے مشرق پر حملہ کیا اور اسکندریہ، مصر اور شام پر قبضہ کر لیا اور قاہرہ کی حد بندی کی جو مصر کا سب سے بڑا شہر ہے اور المعز جو ان کا چوتھا خلیفہ تھا وہ وہاں پر جا کر فروکش ہو گیا اور اس کے ساتھ کتامہ بھی اپنے قبائل کے ساتھ تھے اور وہاں پر ان کی حکومت مضبوط ہوئی اور وہ وہاں کی خوشحالی اور تنعم میں ہی ہلاک ہو گئے اور ان کے پہلے وطنوں میں جو محل اور علاقے اور ان کی جو مناصب تھے ان کتامی قبائل کے بقیہ لوگ اپنے اصل وطن پر باقی رہ گئے اور دوسرے قبائل بے شمار تھے اور سب کے سب قبیلے کمزور تھے سوائے ان کے جو پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے ہوئے تھے۔ جیسے بنو زلدوی اور اہل جبال جیجل وغیرہ اور وہ اپنے پہاڑوں کی پناہ لئے ہوئے تھے۔

اور بیدار ان میں سب سے مشہور میدان والے سدویکش تھے اور ان کی سرداری اولاد سوار میں تھی یعنی مجھے معلوم نہیں کہ ان کا [illegible] دوسرے معلوم قبائل کتامہ میں کس کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ مگر زواوہ یعنی کتامہ سے تعلق ہے یہ بھی میں نے بیان کیا ہے اور اب ہم کتامہ کی حکومت کے بعد ان کے حالات کا ذکر کرنے والے ہیں۔ جو کہ پیچھے سے معلوم ہو گئے ہیں۔

سدویکش اور ان کے مواطن میں کتامہ کے بقایا لوگوں کے حالات قبیلہ [illegible] میں اور ان سے [illegible] سدویکش کے نام سے معروف ہے اور ان کے دیار کتامہ کے مواطن میں قسنطینہ اور بجایہ کے درمیان ہے اور ساحل میں بھی ہیں اور ان کے بہت سے بطون ہیں جیسے سیلین، طرسنہ، طرغیان، مولیت، کی قرقری، لماسہ، کیدمہ، [illegible] وارسن، مطوال، [illegible] اور ان میں سے بکثرت [illegible] ہیں اور ان سب پر یہ بطن [illegible] سرداری حاصل ہے [illegible] سوار ہوتے اور خیموں میں رہتے اور اونٹوں اور گھوڑوں پر [illegible] کرتے ہیں اور اکثر ان کے مواطن میں حکومتوں کے احکامات [illegible] ہے اور [illegible] اس عہد میں [illegible] قبائل کا حال ہے اور یہ کتامہ کے نسب سے منسوب ہوتے ہیں اور اس سے بھاگتے ہیں کیونکہ چار سو سال سے [illegible] پر رافضی مذاہب اختیار کرنے اور حکومتوں سے عداوت رکھنے کی وجہ سے [illegible] کی جاتی ہے جس سے وہ ان کی طرف منسوب ہونے سے بچتے ہیں اور بسا اوقات یہ مضر کے سلیم کی طرف منسوب ہو جاتے ہیں مگر یہ درست نہیں وہ معروف بطون کتامہ سے ہیں اور بجایہ کے مؤرخین نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے اور [illegible] کی کہ اسی وطن سے تعلق ہے جسے انہوں نے اختیار کیا [illegible] اور ان کے ساتھی اور مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ [illegible] کا وطن [illegible] کے قلعوں میں تھا جو قسنطینہ کے نواح میں ہے اور وہاں سے نقل کر کے دوسری جہات میں پہنچے ہوئے ہیں [illegible] ایک بطن ہے اور وہ [illegible] کی اولاد میں [illegible] سے ہیں [illegible] سدویکش پر سرداری حاصل ہے۔

ہم نے اپنے مشائخ سے اسی طرح سنا ہے اور یہ سرداری موحدین کی حکومت تک قائم رہی اور ان میں علی بن [illegible] سردار تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن علی اور اس کے بعد اس کا بھائی یحییٰ بن علی اور اس کے بعد ان دونوں کا بھائی منصور بن علی اور عبدالعزیز [illegible] کا بھتیجا تھا سردار بنا اور جب اس صدی کے دوسرے سال قسنطینہ میں سلطان ابو یحییٰ کی بیعت ہوئی تو [illegible] نے اس کی اطاعت سے انحراف اختیار کیا اور بجایہ میں اس کی اطاعت اختیار کر لی تو اس کے عوض میں اس کو بچا

منتقل ہو گئے تو یہ بھی ان سے اولاد یوسف کے بیٹوں میں ان کا سب سے [illegible] البتہ یہ دونوں کی اطاعت کے نیچے تھا اور [illegible] گئے اور سلطان بجایہ پر غالب آ گیا اور ابن علناس قتل ہو گیا اور اولاد یوسف غالب آ گئی اور انہوں نے اولاد علاء سے زبردستی اور انہیں وطن سے نکال باہر کیا اور وہ ریاش کی طرف آ گئے جو یہاں کے قبائل میں سے ہے اور ان کے [illegible] میں ان کے اس پہاڑ میں رہتے تھے جسے انہوں نے وطن بنا لیا ہوا ہے اور وہ مسیلہ پر چھا گیا ہے اور سدویکش کی سرداری مسلسل اولاد یوسف میں رہی اور وہ اس عہد میں جو قبائل ہیں وہ محمد بن یوسف [illegible] یوسف اور آخر [illegible] اور بنو [illegible] اور [illegible] ہیں اور امیر الملوک اور عباس اور [illegible] اولاد یوسف کی اولاد [illegible] اور پہلے بھائی ہیں اور ان کی [illegible] ہے اولاد محمد اور [illegible] ان کی طرف منسوب ہیں اور بجایہ کے نواح میں رہتے ہیں اور [illegible] ابراہیم کی اولاد قسنطینہ کے نواح میں رہتی ہے اور [illegible] سرداری اس عہد تک ان چاروں قبائل میں رہی ہے کبھی ان سے بعض میں [illegible] ہو جاتی ہے اور کبھی متفرق ہو جاتی ہے اور دوسری حکومت [illegible] سلطان ابو یحییٰ [illegible] ان کی سرداری عبد الکریم بن منديل [illegible] بن العباس [illegible] ان قبائل کے سب [illegible] سرداری [illegible] سے متفرق اور آزاد ہو گئے [illegible] اور جب [illegible] افریقہ پر غالب آ گئے تو سلطان ابو عثمان اولاد یوسف سے ناراض ہو گیا اور ان پر [illegible] سدویکش سے سرداری [illegible] عطیہ سے تھا جو اولاد علاء میں سے ہے [illegible] اور اولاد یوسف نے اسے قبول کر لیا اور اولاد [illegible] اپنی جگہ پر لوٹ آئی اور ان زمانوں میں ان کا سردار عبد اللہ بن عبد العزیز [illegible] علاوہ تھا وہ فوت ہو گیا تو اس کے بعد ان کی سرداری کی [illegible] کے لیے مستقل طور پر [illegible] سدویکش کے بطون میں سے ایک بطن [illegible] پر سرداری کرنے میں اولاد [illegible] کی عادت [illegible] ہے اور وہ [illegible] ہیں اور ان کے [illegible] ہیں۔ [illegible] قوم پر سرداری حاصل ہے اور [illegible] کو ان کی خدمت میں بڑا مقام حاصل ہے پھر اس کے بعد اس کا بیٹا ابو [illegible] سرداری میں مشہور ہوا اور وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہا یہاں تک کہ [illegible] اور اس نے اس سے [illegible] افریقہ کے ساتھ جنگ کی [illegible] سلطان ابو الحسن نے [illegible] کی وجہ سے اسے قتل کر دیا اور وہ [illegible] کے بعد فوت ہو گیا اور اس کی سرداری اس کے بیٹے عبد اللہ نے سنبھالی اور [illegible] سرداری اور [illegible] سلطان کی خدمت میں بڑا مقام حاصل ہے اور وہ [illegible] فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد [illegible] اور اللہ وارث الارض ومن علیہا

کتامہ کے بھائی لوگوں میں سے بنی ثابت کے حالات جو قسنطینہ پر چھا گئے والے پہاڑ میں رہتے ہیں اور [illegible] اور ان کے قبائل میں سے اصل پر چھا گئے والے پہاڑ میں رہنے والے لوگ بھی ہیں۔ جو اس [illegible] اور قسنطینہ کے درمیان [illegible] اور [illegible] بنو حسن بن ابی [illegible] سرداری سے معروف ہیں جو [illegible] میں سے تھے اور [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] حسن نے [illegible] کے زمانے میں اس پہاڑ کے [illegible] پر [illegible] کیا اور اس سے [illegible] جب [illegible] کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور موحدین افریقہ پر غالب آ گئے تو [illegible] خلیفہ عبد المومن کے پاس اس کی حکومت کے آغاز میں چلا گیا اور [illegible] کی حکومت [illegible] کے [illegible] جب سلطان [illegible] پر قابض ہو گیا اور ان

صوفی قتل ہو گیا۔ تو ابن عمرو نفسا سے پھر یہی تجربہ ہوا آ گیا۔

ورسن بن ثابت فرجوم شیبان کے بیٹیوں کے خاتمہ کے لئے چڑھائی کئے ہوئے تھا اس نے اپنی جانب سے ان سے پیغام بھیجا اور یہ شرط کی تھی کہ ان کی سرداری کے آخری پایہ تھے۔ یہاں تک کہ اس نے افریقہ میں حضرمیوں کی حکومت کو پالیا اور اس کے بعد اس نے ابن عبدالرحمٰن الداخل کو جو یا اور تونس میں سلطان ابوالحسن کے پاس آیا اور جب سلطان ابوالحسن نے افریقہ میں [illegible] یہ حکومت قائم کی تو ان پر غالب آیا اور ان کی سرداری کے نشان کو مٹا دیا اور انہیں اپنی فوج اور فوجیوں میں شامل کر دیا اور جبل میں اپنے عمال کو مقرر کیا اور جبل ان کے ماتحت تھا اور ان کا ظلم حواشی اور اسطیف میں [illegible] میں رہنے والی قوم کو [illegible] گیا ہے تھا اور قسطنطنیہ کے باقی ماندہ قبائل تدلس کی پہاڑیوں میں رہتے ہیں اور وہ [illegible] قبائل میں شمار ہوتے ہیں اور ان میں سے بنی حسن کا ایک قبیلہ جبل قلعہ میں جبل پر آباد ان میں رہتا ہے اور ایک اور قبیلہ الطا کی طرف قصر ابن عبد الکریم کے پڑوس میں رہتا ہے اور دوسرے قبائل [illegible] میں رہتے ہیں اور [illegible] ضریسہ کے ساتھ [illegible] اور [illegible] تمام کا نسب حکومت میں ایک مشہور ہے۔ [illegible] مذاہب کے اختیار کرنے کی وجہ سے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] نسب [illegible] کرتے تھے [illegible] کرتے ہوئے دوسرے قبائل کی طرف منسوب ہو گئے تھے۔ والعزۃ للہ وحدہ۔

بطون کتامہ میں سے زواوہ کا تذکرہ: یہ بربروں کے بطون میں سب سے بڑا بطن ہے اور ان کے مواطن کتامہ کے مواطن سے متصل ہیں اور اکثر لوگ ان کے نسب سے واقف نہیں اور بربروں کے عام نسب کے قریب ہونے کی [illegible] ہیں اور زواوہ زواغہ کے بھائی ہیں اور [illegible] اور اس [illegible] کہتے ہیں کہ انہیں بطون کتامہ میں شمار کرتے ہیں اور یہی بات زیادہ درست ہے اور ان کے مواطن [illegible] کے سب سے [illegible] بجایہ اور زواوہ کے مواطن مغرب [illegible] طرابلس میں ہیں جو کتامہ کے مواطن سے [illegible] ہے اور ان کو [illegible] کی طرف منسوب کرتے ہیں زواوہ کے نام میں تصحیف ہوئی ہے یعنی واؤ کے بعد [illegible] بنا دی گئی ہے۔ [illegible] زواغہ کے بھائی ہیں [illegible] "ز" کو "واؤ" کے ساتھ پڑھتے میں غلطی کی ہے اور زواوہ اور زواغہ کے بھائی شمار کئے ہیں پھر یہ تصحیف مکلان کے نسب میں مسلسل چلی آئی۔ واللہ اعلم اور ان کا ذکر زواغہ اور ان کے بطون کے شمار کے ساتھ بیان ہو چکا ہے۔

البرانس کے بطون میں سے صنہاجہ کے حالات اور انہیں بلاد مغرب اور اندلس میں جو حکومت ملی

ان کی ابتداء اور [illegible] کا تذکرہ: یہ قبیلہ [illegible] بربروں میں سب سے بڑی تعداد والا قبیلہ ہے اور اس زمانے میں ان کی کثرت [illegible] کی ہے اور اس [illegible] بھی کوئی پہاڑی اور میدانی علاقہ ان کے بطون سے خالی نہیں ہوگا حتی کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ بربروں کا تیسرا حصہ ہیں اور [illegible] ان کا [illegible] کرنے میں ایک شان حاصل ہے ان کا تذکرہ [illegible] بربروں کے ذکر کے شروع میں بیان کیا جا چکا ہے اور [illegible] ہم ان کا تذکرہ کریں گے

اور ان کے نسب کو بیان یوں ہے کہ وہ صنہاج کی اولاد میں سے ہیں۔ جس کا نام صناک ہے عربوں نے اس کو معرب کیا تو الف اور نون کے درمیان "ہا" زائد کر کے اسے صنہاج بنا دیا اور بربری نسابوں کے نزدیک یہ البرانس کے بطون میں سے ہے جو برنس بن بر کی اولاد میں سے ہے اور ابن الکلبی اور طبری نے بیان کیا ہے کہ وہ کتامہ کے سب حمیر میں سے ہیں جیسا کہ پہلے کتامہ کے حالات میں بیان ہو چکا ہے اور طبری نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ وہ صنہاج بن بربر بن صولان بن منصور بن الفند بن افریقش بن قیس سے ہیں اور بعض نسابوں کا خیال ہے کہ وہ صنہاج بن المثنیٰ بن المنصور بن مصباح بن یحصب بن مالک بن عامر بن حمیر الاصغر بن سبا میں سے ہے اور ابن الکلبی نے ان کے متعلق مؤرخین سے یہی نقل کیا ہے۔ حالانکہ وہ ایسا نہیں جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے واللہ اعلم اور بربریوں کے محقق نساب کہتے ہیں کہ وہ صنہاج بن عامیل بن زعزاع بن تمیحا بن مسعود بن مروان بن اصطیفن بن مسریتا بن مکلیا بن رتیوں بن علی کال بن تمزرین مصرائیم بن حام ہے اور ان کے قول میں جزولہ لمطہ اور ہسکورہ صنہاج کے بھائی ہیں اور ان چاروں کی ماں بصکی ہے جس کی وجہ سے یہ مشہور ہیں اور وہ عتب بن زحیک بن مادغیس کی بیٹی ہے اور اسے عرجاء کہا جاتا ہے۔ یعنی قبائل میں سے یہ چاروں مسالین بن جائے بھائی ہیں اور صنہاجہ کے بہت سے بطون ہیں جیسے تلکاتہ انجفہ، شرطہ، لمتونہ، مسوفہ، کدالہ، مدسہ بنو وارث اور دقیقین۔

اتکیسہ ۔ اور انجفہ کے بطون سے بنو مروات ہیں جو کیب نعلقے اور طواق ہیں۔ بعض بربری نسابوں نے اپنی کتب میں اسی طرح نقل کیا ہے اور دیگر بربری مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ ان کے ستر بطون ہیں اور ابن الکلبی اور طبری نے بیان کیا ہے کہ صحرا میں ان کے شہر چھ دن کی مسافت پر ہیں اور صنہاجی قبائل میں سب سے بڑا قبیلہ تلکاتہ ہے اور انہی میں بجایا کا بادشاہ تھا اور ان کے مواطن مغرب اوسط اور افریقہ کے درمیان واقع ہیں اور وہ شہری لوگ ہیں اور مسوفہ، لمتونہ، کدالہ اور مدسہ کے مواطن صحرا میں ہیں اور وہ صحرائی لوگ ہیں اور انجفہ کے بطون الگ ہیں اور وہ اکثر صنہاجہ کے بطون ہیں اور صنہاجہ کی حضرت علی بن ابی طالب سے دوستی ہے جیسے مغراوہ کو حضرت عثمان بن عفان سے دوستی ہے مگر ہمیں اس دوستی کے سبب اور حقیقت کا پتہ نہیں اور اسلامی حکومت میں دو قبیلے ان کے مشاہیر میں سے ہیں۔ بلکین تھا جس نے عبیدی حکومت کے خاتمہ پر صنہاج کے نام سے افریقہ پر قبضہ کیا اور عبداللہ بن سکرد بن لف اور عباد بن صدوق تھے جو بلکین کے جرنیلوں میں سے تھا اور سلیمان بن مطمدان بن فیروزان جو ملقس بن ملقس ادریس کا نام تھا اور وہ سلیمان بن محمد بن علی بن علم تھا اور ان میں میمون بن جمیل بھی تھا جو حضرت عثمان بن عفان کے غلام خارق کا جو اندلس کی حکومت کا مالک تھا اور صنہاجہ میں دو طبقوں کی حکومت بھی رہی ہے ایک تلکاتہ کا تھا جو افریقہ اور اندلس کے بادشاہ تھے اور دوسرا طبقہ ملثمین کے مسوفہ اور لمتونہ کا تھا جو مغرب کے بادشاہ تھے جنہیں مرابطین کہتے تھے اور ان سب کا ذکر آئندہ ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ واللہ اعلم۔

صنہاجہ کا پہلا طبقہ اور ان کی حکومت ۔ اس طبقہ کے لوگ تلکاتہ بن برت کے بیٹے تھے اور ان کے مواطن مسیلہ سے حمزہ تک اور الجزائر لمدیہ اور ملیانہ تک تھے جو افریقہ کے نواح میں اور الاطراف کے مواطن میں سے ہیں اور ان کا عہد میں صنہاجہ کے مواطن ہیں اور ان کے ساتھ صنہاجہ کے بہت سے بطون تھے اور وہاں پر تلکاتہ آنذ ... عہد تک بطون ...

ہزرین جوطل کی اولاد بھی اور تلکاتہ کی بعض اولاد بجایہ کی جہات و نواح میں تھی اور ان سب میں سے اکثریت مناد بن منقوش بن صنہاج الاصغر کو حاصل تھی۔ جو صناکی بن واسفاق بن جبریل بن یزید بن واسل بن سمیل بن جعفر بن الیاس بن عثمان بن سکاد بن تلکاتن بن کرت ابن صنہاج الاکبر ہے اور ابن النحوی نے اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور خیال کیا ہے کہ مناد بن منقوش افریقہ اور مغرب وسط کی دونوں جانب کا بادشاہ تھا اور بنی عباس کی دعوت کا قائم کرنے والا اور اغالبہ کی حکومت کی طرف رجوع کرنے والا تھا اور اس کے بعد اس کے بیٹے زیری بن مناد نے اس کی حکومت کو قائم کیا۔ تو یہ بربریوں کے بہت بادشاہوں میں سے تھا اور اس کے اور زناتی مغراوہ کے درمیان جو مغرب اوسط کی جہت سے اس کے پڑوس میں رہتے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے طویل جنگوں کا سلسلہ جاری تھا اور جب افریقہ میں شیعہ کی حکومت منظم ہوئی تو یہ ان کے پاس چلا آیا۔ حضرت علیؓ سے محبت کا اظہار کرنے لگا اور یہ ان کے عظیم ترین مددگاروں میں سے تھا اور ان کے ذریعے اس نے اپنے مغراوی دشمنوں پر تسلط پایا اور یہ ان کے خلاف ان کے مددگار تھے اس وجہ سے ان کے باقی ماندہ ایام حکومت میں مغراوہ اور دیگر زناتہ شیعوں سے منحرف ہو گئے اور اندلس کے مروانی بادشاہوں سے الگ ہو گئے اور جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے انہوں نے مغرب اقصیٰ اور مغرب اوسط میں اپنی دعوت کو قائم کیا اور جب ابو یزید کا فتنہ اٹھا اور قیروان اور مہدیہ میں عبیدیوں کی حکومت قائم ہوئی اس وقت زیری بن مناد ابو یزید کے اصحاب اور ان کی اولاد اور خوارج کے مقابلہ میں نے جا رہا تھا اور شریف عبیدیوں کی مدد کے لئے قیروان میں فوج اکٹھی کر کے بھیجتا تھا جیسا کہ آپ کو آگے معلوم ہو گا اور اس نے آشیر شہر میں جو دامن کوہ میں ہے قلعہ بند ہونے کے لئے اس کی حفاظت کی تھی اس عہد میں نظر آتے ہیں جہاں پر حصن کے مواطن ہیں اور منصور کے حکم سے بھی وہاں پر ایک محل بنایا گیا ہے اور وہ مغرب کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اس کے بعد اس کی حد بندی میں وسعت پیدا ہو گئی اور آبادی زیادہ ہو گئی ہے اور دور دور سے تاجر اور طلبہ وہاں آ گئے ہیں اور جب اسمٰعیل منصور نے ابو یزید سے قلعہ کتامہ میں مقابلہ کیا تو زیری اپنی قوم اور اپنے ساتھ مل جانے والی بربری فوج کے ساتھ آیا اور اس نے دشمن پر غالب آ کر اسے بہت قتل و پامال کیا اور اسے فتح حاصل ہوئی اور منصور نے اس سے دوستی کی یہاں تک کہ وہ مغرب سے واپس آ گیا اور اس نے اسے قیمتی تحفے دیئے اور اسے اپنی قوم پر سردار بنایا اور اسے آشیر شہر میں محلات منازل اور حمام بنانے کی اجازت دی اور اسے تاہرت اور اس کے مضافات کی حکومت دی پھر اس کے بیٹے بلکین نے اس کی حکومت سنبھالی اور اس کے عہد میں الجزائر شہر جو ساحل سمندر پر بنی مزغنہ کی طرف منسوب ہے اور شہر ملیانہ جو شلف کے مشرقی کنارے پر ہے اور شہر مدیہ بھی اس کے کنٹرول میں تھے اور یہ صنہاجہ کا وطن ہیں اور اس عہد میں یہ شہر مغرب اوسط کے بڑے بڑے شہروں میں سے ہے اور زیری بن منادی عبیدیوں کی دعوت کا ذمہ دار رہا اور مغراوہ سے مقابلہ کرتا رہا اور ان میں مسلسل جنگیں ہوتی رہیں اور جب جوہر الکاتب معد المعزلدین اللہ کے زمانے میں مغرب اقصیٰ پر حملہ کرنے گیا تو اس نے اسے حکم دیا کہ وہ زیری بن مناد کے ساتھ رہے پس وہ اس کے ساتھ مغرب کی طرف گیا اور اس نے اس کی مدد کی اور جب یعلیٰ بن محمد یفرنی غالب آ گیا تو زیری نے اس پر اس کی طرف مائل ہونے کا اتہام لگایا اور جب جوہر فاس آیا تو وہاں کا حاکم احمد بن بکر جذامی تھا تو اس نے اس کا محاصرہ کیا اور زیری نے اس کے محاصرہ میں بڑی تکلیف دی اور فاس اس کے ہاتھ پر فتح ہو گیا۔ ایک

رات دوجا تا رہا اور اس کی فصیل پر چڑھ گیا اور اسے فتح حاصل ہو گئی اور جب زیری اور مغراوہ کے درمیان مسلسل جنگ جاری ہو گئی اور وہ ان کے ساتھ حاکم مستنصر سے مل گئے اور انہوں نے مغرب اوسط میں مروانی دعوت کو قائم کیا اور محمد بن خزر بن محمد بن خزر نے اس کے بے تیاری کی تو معد نے اس پر الزام لگایا کہ وہ اپنی قوم سے زیری کی سرداری کے لئے کام کر رہا ہے اور اس نے اہل وطن اکٹھے ہو گئے اور محمد بن خیر اور زناتہ نے بھی اس کے مقابلہ میں لوگوں کو اکٹھا کیا اور زیری اول میں ان کی طرف اپنے بیٹے بلکین کو بھیجا اور اس نے ان کی تیاری مکمل کرنے سے قبل ہی ان کے ساتھ مقابلہ کیا پس ان کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور زناتہ اور مغراوہ کا میدان خراب ہو گیا اور جب محمد بن خیر کو ہلاکت کا یقین ہو گیا اور اسے پتہ چل گیا کہ اسے فوج نے گھیر لیا ہے تو اس نے اپنی تلوار پر اپنا پیٹ رکھ کر خودکشی کر لی اور زناتہ کی فوج منتشر ہو گئی اور انہیں بقیہ دن مسلسل شکست سے دوچار ہونا پڑا اور انہوں نے جنگ کی اور اس کی ہڈیاں زمانوں تک ان کے قتل ہونے کے مقامات پر عبرت کا سامان بنی رہیں اور ان کے خیال کے مطابق ان میں سے دس سے زیادہ امیر ہلاک ہو گئے اور زیری نے ان کے سروں کو قیروان میں المعز کے پاس بھیجا تو اسے بہت خوشی ہوئی اور اس نے قیروان کے لئے مستنصر کی حکومت کی خواہش کی کیونکہ انہوں نے اس کی حکومت کو کمزور کر دیا تھا اور زیری اور صنہاجہ مغرب کے جنگلوں میں بڑھ گئے اور مسیلہ اور زاب کے حاکم جعفر بن علی پر بھی اس کا غلبہ ہو گیا اور اسی وجہ سے خلافت کے ہاں اس کا مقام بلند ہو گیا اور اس نے معد نے جعفر بن علی کو جب وہ قاہرہ جانے کا عزم لئے ہوئے تھا مسیلہ سے افریقہ کی حکومت دینے کے لئے بلایا تو اسے شاہوں کی بنا پر گھبراہٹ پیدا ہوئی اور معد نے المعز کو اپنے بعض غلاموں کے ساتھ بھیجا اور جعفر کو اپنے متعلق خوف پیدا ہو گیا اور وہ مسیلہ سے بھاگ کر مغراوہ کے ساتھ جا ملا تو انہوں نے اس کی حفاظت کی اور اس کے ہاتھ میں اپنی حکومت کی باگ ڈور دے دی اور وہ ان میں حکم مستنصر کی دعوت دینے والا ہو گیا اور انہوں نے سب سے پہلے اس کی دعوت کو قبول کیا اور زیری نے ان کے مقابلہ کے لئے کوچ کیا تو انہوں نے جعفر کو بھی جنگ کے لئے ساتھ لے لیا اور انہوں نے شدید جنگ کی اور زیری اور اس کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی تو انہیں شکست ہوئی اور ان کے اور اس کی ساری فوج کے مر جانے سے یہ شکست بڑی اہمیت اختیار کر گئی پس انہوں نے اس کے سر کو کاٹ کر اپنے امراء کے ایک وفد کے ساتھ حکم مستنصر کے پاس قرطبہ بھیجا یہ امراء اس کے اطاعت گذار اور اس کی بیعت کی تاکید کرنے والے اور اپنی قوم کو اس کی مدد پر اکٹھا کرنے والے تھے اور ان کے وفد کا لیڈر یحییٰ تھا جو جعفر کا بھائی تھا اور زیری نے اپنی حکومت کے چھبیس سال بعد ۳۶۰ھ میں وفات پائی اور جب اس کی وفات کی خبر اس کے بیٹے بلکین کو پہنچی تو وہ زناتہ پر حملہ آور ہوا اور ان کے درمیان شدید جنگ ہوئی جس میں زناتہ کو شکست ہوئی اور بلکین نے اپنے باپ کا انتقام کا بدلہ لے لیا اور اس نے اس کے بعد سلطان معد سے رابطہ پیدا کر لیا اور اس نے اسے اس کے باپ کی عملداری اور جاگیر پر تعینات کیا اور اسے مضافات مغرب پر حاکم بنا دیا اور اس کے ساتھ مسیلہ، زاب اور جعفر کی باقی ماندہ عملداری بھی شامل کر دی پس وہ اس پر راضی ہو گیا اور اس کی حکومت مضبوط اور وسیع ہو گئی اور اہل فحص نے جو اس کے زاب اور نفزاوہ سے تھے ان میں خوب خونریزی کی اور وہ زناتہ کی تلاش میں مغرب میں گھس گیا اور ان کے خون بہانے کے بعد واپس آیا اور سلطان نے اسے افریقہ کی حکومت پیش کی اور وہ ۳۶۱ھ میں آیا تو سلطان نے اس کی بہت عزت افزائی کی اور کتامہ نے اس سے حسد کیا پھر سلطان قاہرہ کی

طرف گیا اور اسے اپنا جانشین بنایا جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور یہ افریقہ میں آل زیری کی پہلی حکومت تھی، واللہ اعلم۔

آل زیری بن مناد کی حکومت کے حالات جو افریقہ میں اس طبقہ کے عبیدی حکمران تھے اور ان کی گردش احوال:

اور جب المعز نے مشرق کی طرف کوچ کیا تو اس نے اپنے پیچھے رہنے والے ممالک اور علاقوں میں غور و فکر کیا اور اس بات پر بھی غور کیا کہ وہ افریقہ اور مغرب کی حکمرانی کس شخص کو دے تاکہ اسے آسودگی اور مضبوطی حاصل ہو جس سے اسے تسلی کی چابی پر قبضہ ہوا اور حکومت کے بچھنے میں بھی رسوخ قدم حاصل ہو تو اس نے بلکین بن زیری بن مناد کو جب اس کی حکومت کی قوت اور مدد کے لئے زناتہ کے ہاتھوں سے حکومت اور ان کے اموال چھین لئے تھے، حکمران مقرر کر دیا۔

بلکین بن زیری کی حکومت: پس اس نے بلکین بن زیری کے پیچھے آدمی بھیجا اور وہ مغرب میں زناتہ کی جنگوں میں مصروف تھا اور اس نے اسے اسماعیلیہ کے سوا افریقہ کی حکومت دے دی۔ صقلیہ کی حکومت بنو ابوالحسین کلبی کے پاس تھی اور طرابلس کی حکومت عبداللہ بن خلف کتامی کے پاس تھی اور اس نے بلکین کی بجائے اس کا نام یوسف رکھا اور اس کی کنیت ابوالفتوح رکھی اور اسے سیف الدولہ کا لقب دیا اور اسے خلعت فاخرہ انعام میں دیا اور اسے جہازوں پر اپنے مقربین میں سوار کروایا اور توشہ اور ... میں اس کے حکم کو نافذ کیا اور اعمال میں اسے وسعت دی اور اسے تین ہزار گھوڑوں سے سوار اٹھائے اور صحرائی لوگوں سے ٹیکس اٹھائے اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کو پیچھے چھوڑے اور اس نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی بیماری کو ختم کرنے اور امویوں کے تعلقات کو اس سے قطع کرنے کے لئے مغرب سے جنگ کا آغاز کرے گا اور وہ ۳۶۲ھ میں قاہرہ چلا گیا اور بلکین منافقوں کی نواح سے واپس آ گیا۔ پس وہ وہاں نصر اس کے ساتھ آیا اور اس نے حکومت سے قوت حاصل کی اور اس نے مغرب سے جنگ کا ارادہ کیا اور اس نے قصبہ کی فوج کے ساتھ اس سے جنگ کی اور اپنا خط پیچھے چھوڑ گیا اور مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور مغرب اوسط کا حکمران ابن خزر اس کے آگے سجلماسہ کی طرف بھاگ گیا اور اسے اہل تاہرت کی بغاوت اور وہاں کے عامل کے اخراج کی اطلاع ملی تو وہ تاہرت کی طرف گیا اور اسے تباہ و برباد کر دیا پھر اسے پتہ چلا کہ زناتہ تلمسان میں جمع ہو گئے ہیں۔ تو وہ ان کی طرف گیا تو وہ اس کے آگے بھاگ اٹھے اور اس نے تلمسان میں آ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ وہاں کے رہنے والوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور وہ انہیں اشیر لے گیا اور اسے معد کا خط ملا جس میں اسے مغرب میں آگے بڑھنے سے روک دیا گیا تھا پس وہ واپس آ گیا اور جب ۳۶۴ھ کا سال آیا تو بلکین نے خلیفہ نزار بن المعز سے خواہش کی کہ وہ طرابلس اور سرت بھی اس کی عملداری میں شامل کر دے اور وہ اس کے پاس گیا تو اس نے اس کی بات مان لی اور ان مقامات کی حکومت اسے دے دی اور عبداللہ بن خلف کتامی وہاں سے کوچ کر گیا اور اس سے پہلے بلکین کو حکمران بنا دیا۔ پھر بلکین مغرب کی طرف چلا گیا اور زناتہ اس کے آگے بھاگ گئے جس اس نے فاس، سجلماسہ اور سرزمین ہبط پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے بنو امیہ کے کارندوں کو نکال باہر کیا۔ پھر سجلماسہ میں زناتہ کی فوجوں نے جنگ کی اور وہ ان پر غالب آیا اور اس نے مغراوہ کے امیر ابن خزر کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس نے ان کے بادشاہوں کو آگے بنی یعلی بن محمد یفرنی اور بنو عطیہ بن عبداللہ بن خزر اور بنی مقتول بن خزر اور زیری بن علی بن محمد بن عالم بصرہ کی طرف بھاگ گئے اور وہ سب کے سب اپنے باقیوں کے ساتھ جزیرہ خضراء کی طرف گیا اور اس نے اپنے نزدیکی موکب

زناتہ اور ان کے رؤساء کو جو خلفائے بنو امیہ کے پاس اندلس میں قرطبہ چلے جاتے تھے ختم کر دیا کیونکہ وہ اطاعت اختیار کر لیتے تھے اور مسلمانوں کی سرحدوں سے دریا کے پیچھے ہٹ گئے تو خلفاء کے احکام بھی اور ان میں سے اندلس کے [illegible] فوجوں کی [illegible] اندلس [illegible] جوان کے ساتھ مل [illegible] اور منصور بن ابی عامر نے جعفر بن علی بن حمدون حاکم مسیلہ کو قتل کر دیا اور اسے بلکین کی جنگ کے لیے مامور کیا اور [illegible] سے [illegible] معاہدہ کیا اور اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور سبتہ کے باہر [illegible] منصور کی فوجوں کی مدد جلد ان کے پاس پہنچی اور قریب تھا کہ وہ اپنے زناتی دوستوں کی مدد کے لئے [illegible] بلکین [illegible] پہنچ گیا اور ان کے پہاڑوں پر چڑھ گیا اور اس نے اپنی فوج سے راستے بند کر دیے یہاں تک کہ اس نے سبتہ کے [illegible] دیکھا [illegible] اسے ان کے [illegible] اور [illegible] جب اس نے سبتہ کو قریب سے دیکھا اور [illegible] دیکھا کہ ان کے پاؤں میں [illegible] ہوتی ہے تو اس نے کہا یہ ایک [illegible] ہے جس نے ہماری طرف اپنا منہ کھول دیا ہے اور [illegible] واپس جانے [illegible] پھر [illegible] کے پیچھے [illegible] اور وہ [illegible] واپس آگیا اور اسے تباہ کر دیا اور یہ شہر [illegible] کا دار السلطنت تھا۔ یہاں [illegible] تھی پھر اس [illegible] برغواطہ [illegible] کی طرف [illegible] میں مشغول ہو گیا اور [illegible] ذکر [illegible] اور اس نے [illegible] قیروان کی طرف بھیجا اور مغرب کے [illegible] صحرا کی طرف بھاگ گئے یہاں تک کہ [illegible] اس طرح [illegible] درمیان [illegible] فوت ہو گیا۔

منصور بن بلکین کی حکومت: اور جب بلکین فوت ہو گیا تو اس کے غلام ابو زغبل نے اس کے بیٹے منصور کو اطلاع بھجوائی جو آشیر کا والی تھا اور اپنے باپ کا ولی عہد تھا [illegible] اس کے بعد [illegible] حکومت سنبھالی اور صبرہ میں [illegible] اور اسے [illegible] افریقہ اور مغرب کی حکومت سپرد کی اور وہ اپنے باپ کے طریق پر [illegible] تھا اور اس نے اپنے بھائی ابو البہار کو تاہرت اور اس کے بھائی یطوفت کو آشیر کا [illegible] اندلس کی طرف [illegible] فوجوں کے ساتھ بھیجا [illegible] ہاتھ سے [illegible] اور [illegible] انہوں نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] زیری بن عطیہ مغراوی نے جس کا لقب قرطاس تھا اور وہ [illegible] اس سے جنگ کی [illegible] اس نے اسے شکست دی اور آشیر کی طرف واپس آگیا اور اس کے بعد منصور نے [illegible] مغرب [illegible] کی جنگ سے [illegible] نے اس کا استقبال کیا [illegible] کتامہ [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] اور اس کے باپ کا قاتل تھا [illegible] میں [illegible] نے [illegible] قتل کر دیا اور ان میں خوب خونریزی کی [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] کے ساتھ جنگ [illegible] اور ان میں سے [illegible]

بیافلفول بن سعید حکمران بنا اور ابوالبہار بن زیری نے ۳۷۹ھ میں بغاوت کی تو منصور نے ان پر چڑھائی کی اور وہ اس کے سامنے سے مغرب کی طرف بھاگ گیا اور اہل تاہرت سے منصور نے مدد کی اور وہ ابوالبہار کے تعاقب میں گیا یہاں تک کہ اس کی فوج ختم ہوگئی پس اسے واپسی کا مشورہ دیا گیا۔ تو وہ بھی آ گیا اور ابوالبہار نے ابو عامر حاکم اندلس کو مدد کے متعلق پیغام بھیجا اور اس بارے میں اپنے بیٹے کو روانہ کیا اس نے قرطبہ میں دعوت اموی کے لئے زیری بن عطیہ زناتی کو لکھا کہ اس کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے پس زیری نے اس کی مدد کی اور مدت تک وہ متفق اور اکٹھے رہے اور بعد میں خلل سے ان دونوں سے جنگ کی جس میں دونوں نے اسے شکست دی اور شہر میں واپس لوٹ گئے اور وہ ملک میں گئے پھر ۳۸۲ھ میں ان کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور ابوالبہار اپنی قوم کی طرف آ گیا اور ۳۸۳ھ میں منصور کے پاس قیروان میں گیا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور انعام و اکرام دیا اور اسے تاہرت کی حکمرانی دی۔ پھر ۳۸۶ھ میں منصور کی وفات ہوگئی۔

بادیس بن منصور کی حکومت: اور جب منصور فوت ہو گیا تو اس کی حکومت اس کے بیٹے بادیس نے سنبھالی اور اس نے اپنے چچا یطوفت کو تاہرت کی حکمرانی دی اور اپنی فوج کو اپنے دو چچاؤں یطوفت اور حماد کے ساتھ زناتہ کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس وہ زناتہ سے شکست کھا کر ان کے آگے بھاگ گئے اور آخر ۳۸۹ھ میں وہ تو زیری بن عطیہ کے شہر فاس مغرب کی طرف واپس چلا گیا۔ پس بادیس نے اپنے بھائی یطوفت کو تاہرت اور اشیر کا حکمران بنایا اور اس کے چچوں ماکسن، زاوی، حلال، معنز اور عزم نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے یطوفت کی فوج کو لوٹ لیا اور ان میں سے کچھ بھاگ گئے اور ابوالبہار ان کے کاموں سے بیزاری کرتے ہوئے آ گیا اور سلطان بادیس فلفول بن سعید کے ساتھ جنگ میں مشغول ہو گیا جیسا کہ ہم ان خبروں کے حالات میں بیان کریں گے اور اس نے اپنے چچا حماد کو زیری کے ساتھ جنگ کرنے کو بھیجا اور خود زیری نے فلفول کے ساتھ جنگ و جدال کیا پھر وہ حماد کی طرف واپس آ گئے۔ تو اس نے انہیں شکست دی اور ان میں سے ماکسن کو گرفتار کر لیا اور محسن اور بادیس کی ماں کو قتل کر دیا جیسا کہ ابن حزم نے بیان کیا ہے اور انہیں قتل حماد ہی نے کیا۔ پس حماد نے ان کے ساتھ کئی روز تک جنگ کی اور ان سے اس شرط پر صلح کی کہ وہ اس سے جنگ کرے گا۔ پس ۳۹۱ھ میں حماد نے پلٹ کر زیری بن عطیہ مغراوی پر حملہ کیا جو اس کی وفات کے قریب مر گیا اور بادیس اپنے چچا حماد کے پاس فلفول کی جنگوں میں مدد طلب کرنے کے بعد واپس آیا۔ تو مغرب اس کی دولت سے منقلب ہو گیا اور زناتہ نے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور ان کو نقصان پہنچایا اور مسیلہ اور اشیر کا محاصرہ کر لیا۔ پس بادیس نے اپنے چچا حماد کو ان کے مقابلہ میں بھیجا اور خود ۳۹۵ھ میں اس کے پیچھے پیچھے گیا اور حماد نے مغرب پر قبضہ کر لیا اور زناتہ میں خوب خونریزی کی اور قلعہ شہر کی حد بندی کی پھر بادیس نے اس سے مطالبہ کیا کہ وہ تجیس اور قسطنطینہ کی عملداری سے ہٹ جائے اور فقاعیہ کے حالات معلوم کرنے لگا جس سے حماد کو بادیس کی مخالفت کی دعوت ملی جس نے اس کی طرف اس کے بھائی ابراہیم کو بھیجا پس وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا اور بادیس نے ان پر چڑھائی کی پھر وہ اس کی اطاعت میں شلف کی طرف گیا اور بنو توجین بھی اس کی طرف گئے اور وہ تجین بھی اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور اس کی فوج میں اکٹھے ہو گئے اور ان کے امیر عطیہ بن داقلتن اور بدر بن لقمان بن المعتز نے ان سے حسن سلوک کیا اور حماد نے داقلتن کو قتل کر دیا پھر بادیس نہر واصل پر پہنچا اور حماد قلعہ کی طرف واپس آ

گیا اور بادیس نے اس کا تعاقب کیا اور وہاں پر اس کا مقابلہ کیا اور ۴۰۶ھ میں اپنی چھاؤنی میں گیا اچانک فوت ہو گیا۔ حالانکہ وہ مصریہ میں اپنے اصحاب کے درمیان سویا ہوا تھا۔ پس وہ واپس چل پڑے اور انہوں نے بادیس کو اس کی لکڑیوں پہ اٹھا لیا۔

المعز بن بادیس کی حکومت: اور جب بادیس کی وفات کی خبر پہنچی تو اس کے آٹھ سالہ بیٹے المعز کی بیعت کی گئی اور فوج نے پہنچ کر اس کی بیعت عامہ کی اور حماد محلہ اور اشیر میں داخل ہو گیا اور جنگ کے لئے تیار ہو گیا اور باغایہ کا محاصرہ کر لیا۔ پس المعز کو یہ خبر پہنچی تو اس نے اس پر چڑھائی کی اور باغایہ کو چھوڑ گیا اور اس سے جنگ کی۔ پس حماد نے شکست کھائی اور اس کی فوج نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اپنے بھائی ابراہیم کو گرفتار کر لیا۔ اس کے حالات میں لکھا ہے کہ المعز نے اس کا بڑا استقبال کیا اور پیادہ پا چل کر اس کو سلام کیا اور اس کی مہمان نوازی کے لئے محلات کو مفروش کیا گیا اور اسے عظیم القدر انعامات دیے اور افریقہ اور قیروان میں المعز کی حکومت مسلسل قائم رہی اور یہ بربری افریقیوں کی سب سے بڑی اور خوشحال حکومت تھی اور ابن الرقیق نے وقائع اور رغبات وغیرہ کے اچھے حالات لکھے ہیں جو اس کے بیان کئے گئے واقعات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ معتدل کیا بادشاہ نے مواہب کا بوجھ مال دے کر لی اور یہ کہ بادیس نے فلفول بن سعید زناتی کو تیس اونٹ کا بوجھ مال دے کر لی اور اس کے لشکر کے تحفے اور جشن کو دس ہزار گھوڑوں کے بدلے میں بھیجے تھے اور یہ کہ بادیس نے فلفول بن سعید زناتی کو تیس اونٹ کا بوجھ مال اور اسی قدر تحفے دیئے اور یہ کہ صنافس کی جانب بعض ساحلی علاقوں کا عشر پچاس ہزار قفیز ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ اور اس کے اور قرطبہ کے درمیان جنگیں برپا ہوتی تھیں اور ان سب میں اسے غلبہ ہوتا تھا۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اور المعز رافضہ کے مذہب سے منحرف اور سنی مذہب کا پیروکار تھا۔ پس اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے مذہب کا اعلان کیا اور رافضہ پر لعنت کی۔ پھر ایک روز وہ اپنے گھوڑے سے گر پڑا اور کہا کہ جو بھی رافضہ میں سے ملے گا وہ اسے قتل کر دے گا۔ نیز اس نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے نام پر رضامندی اور عوام نے اس کی آواز کو سنا اور اسی وقت انہوں نے شیعوں پر حملہ کر دیا اور انہیں بری طرح قتل کیا اور اس روز رافضہ کے داعی بھی قتل کر دیئے گئے جس کی وجہ سے قاہرہ کے خلفاء شیعہ غضبناک ہو گئے اور ان کے وزیر ابوالقاسم جرجانی نے اس کو انتباہ کرتے ہوئے مخاطب کیا اور وہ اس کے خلفاء پر تعریض کرتے ہوئے اس سے گفتگو کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس کے اور ان کے درمیان فضا تاریک ہو گئی اور ۴۳۷ھ میں مستنصر کے عہد میں جو ان کے خلفاء میں سے تھا ان کے لئے دعا کرنا ختم ہو گیا اور اس نے اس کے جھنڈوں کو جلا دیا اور اس کا نام کپڑوں کے نقش و نگار اور سکوں سے مٹا دیا اور قائم بن قادر جو خلفائے بغداد میں سے تھا اس کے لئے دعا کی اور اس کے پاس قائم کا پیغام آیا اور اس کے داعی ابوالفضل بن عبدالواحد تمیمی کے ساتھ اس کا رابطہ ہو گیا اور مستنصر نے اسے دھمکایا۔ پس عرب میں جو ہلالیوں کا خلیفہ تھا اور ان لوگوں کی جماعت جو ایلیا میں سے قرابت کے ساتھ تھے اور وہ دریائے نیل کے مشرق اور سواحل تھے اور یہ کام اس کے وزیر ابو محمد الحسن بن علی الیازوری کی سازش سے ہوا۔ جیسا کہ ہم نے عربوں کے افریقہ میں داخل ہونے کے حالات میں بیان کیا ہے اور انہوں نے شہروں میں آ کر راستوں اور بستیوں کو خراب کر دیا اور المعز نے ان کی طرف اپنی فوجوں کو بھیجا تو انہوں نے ان کو شکست دی۔ پس وہ ان کے مقابلہ میں

مہدی سے لیا اور جبل حیدران میں ان سے جنگ کی۔ تو انہوں نے اسے بھی شکست دی اور اس نے قیروان میں پناہ لی تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے ایذا دینے لگے اور شہروں میں ان کا فساد بڑھ گیا اور معز کا محاصرہ طویل ہو گیا۔ یہاں تک کہ افریقہ برباد ہو گیا اور ۴۴۹ھ میں اپنے محافظ مونس بن یحییٰ المرداسی امیر ریاح کے ساتھ قیروان سے نکلا اور اس کی حفاظت میں اس کو پناہ ملی۔ پھر نکاح کرنے کے بعد مہدیہ چلا گیا اور وہیں فروکش ہو گیا اور اس کا بیٹا تمیم اس کے پاس آیا اور وہ تین دن اس کے ہاں مہمان رہا اور عربوں نے قیروان میں داخل ہو کر اسے لوٹ لیا اور المعز نے مہدیہ میں قیام کیا اور باقی شہروں میں [illegible] اور حماد بن بلکین کے بیٹوں نے صفاقس شہر پر غلبہ پا لیا اور ۴۵۹ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور سوسہ [illegible] وہاں [illegible] اپنے پاس سے مشورہ کر کے [illegible] تھے اور تونس آخرکار الناصر بن علناس بن حماد حاکم قلعہ کی حکومت میں شامل ہو گیا اور اس نے وہاں عبدالحق بن خراسان کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا جو اپنے آپ کو [illegible] کرنے لگا اور وہ اس کے اور اس کے بیٹوں کی اطاعت میں رہا اور موسیٰ بن یحییٰ قابس پر غالب آ گیا اور [illegible] المعز بن محمد [illegible] کی اطاعت کی طرف آ گیا [illegible] اس کے بھائی ابراہیم بھی آ گئے جیسا کہ [illegible] تمیم [illegible] بادشاہی [illegible] میں تقسیم ہو گئی جیسا کہ ہم ان کے حالات المعز کی وفات کے بعد ۴۵۴ھ میں بیان کریں گے۔

تمیم بن المعز کی حکومت: اور جب المعز فوت ہو گیا تو اس کی حکومت اس کے بیٹے تمیم نے سنبھالی اور عرب افریقہ میں اس پر غالب آ گئے اور اس کے پاس صرف فصیل کے اندر کا علاقہ تھا اور وہ ان کے درمیان موافقت پیدا کرتا تھا اور ایک کو دوسرے پر مسلط کرتا تھا اور حمو بن ملیل برغواطی حاکم صفاقس نے اس پر چڑھائی کی تو تمیم اس کے مقابلہ کے لئے نکلا اور عرب [illegible] اس پر ٹوٹ پڑے اور حمو اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی۔ ۴۵۵ھ کا واقعہ ہے وہ اہل سوسہ [illegible] کیا اور اسے فتح کر لیا پھر اس نے اپنی فوجیں تونس کی طرف بھیجیں تو انہوں نے ابن خراسان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ تمیم کی اطاعت میں آ گیا پھر اس نے اپنی فوجیں قیروان کی طرف بھیجیں وہاں پر المعز کی طرف سے [illegible] بن میمون [illegible] حاکم مقرر تھا جس نے [illegible] قیام کیا پھر [illegible] نے اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور مہدیہ کی طرف چلا گیا۔ پھر تمیم نے اس کی طرف فوجیں بھیجیں اور [illegible] اور قیروان [illegible] اطاعت اختیار کی [illegible] اس کے بعد حمو بن ملیل برغواطی کی طرف صفاقس واپس آ گیا [illegible] یحییٰ بن علی [illegible] قیروان خرید لیا اور اس پر [illegible] ۴۷۰ھ میں حاکم بنا [illegible] اس دوران میں تمیم اور ناصر حاکم قلعہ کے درمیان جنگیں ہوتی رہیں۔ جن میں عربوں نے [illegible] مدد کی [illegible] تھے اور [illegible] افریقہ میں اس کی فوجوں کو پامال کرتے تھے اور بعض اوقات وہ افریقہ کے کسی شہر پر قبضہ بھی کر لیتا تھا۔ پھر وہ اس کے بعد [illegible] یہاں تک کہ ۴۷۰ھ میں دونوں نے صلح کر لی اور تمیم نے اسے اپنی بیٹی [illegible] یہاں پر [illegible] بن [illegible] اپنے بھائی ابراہیم کے بعد [illegible] اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور عربوں نے ۴۸۰ھ میں مہدیہ میں اس کے ساتھ [illegible] چھوڑ دیا اور اس نے انہیں شکست دی اور وہ قیروان [illegible] میں داخل ہو گئے تو اس نے انہیں وہاں سے نکال دیا اور اس کے زمانے میں اہل جنوا [illegible] نے ۴۸۰ھ میں مہدیہ پر لشکر کشی کے لئے بھیجا اور وہ وہاں پر تین سو کشتیوں اور تیس ہزار

جانبازوں کے ساتھ آئے اور اس پر اور زویلہ پر غالب آ گئے پس تمیم نے مہدیہ و زویلہ کے تاوان دینے کے بعد انہیں ایک لاکھ دینار دے کر مہدیہ کو ان کے قبضہ سے چھڑا لیا اور اس کی طرف واپس آ گیا پھر ۴۸۳ھ میں قابس پر غالب آ گیا اور اسے اپنے بھائی عمر بن المعز سے چھین لیا جس کی اہل قابس نے قاضی بن ابراہیم کی موت کے بعد بیعت کر لی تھی پھر اس کے بعد اس نے ۴۸۹ھ میں سفاقس پر قبضہ کر لیا اور حمو بن ملیل وہاں سے نکل کر قابس آ گیا اور اسے مکی بن کامل الدہمانی نے پناہ دی یہاں تک کہ وہ وہیں پر مر گیا اور عربوں نے زغبہ اور افریقہ پر ۴۹۰ھ کو قبضہ پا لیا اور انہوں نے وہاں سے نکال دیا اور پانچویں صدی کے نصف میں رباح نے تمیم سے لڑائی کر کے اس شہر پر غلبہ پا لیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے بعد تمیم ۵۰۱ھ میں فوت ہو گیا۔

یحییٰ بن تمیم کی حکومت: اور جب تمیم بن المعز فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا یحییٰ والی بنا اور اس کی حکومت کا آغاز اقلیبیہ کی فتح سے ہوا اور اس پر ابن محفوظ باغی نے غلبہ حاصل کر لیا اور اہل سفاقس بھی اس کے بیٹے ابوالفتوح کے باغی ہو گئے اور اس نے ان میں اختلاف پیدا کرنے کے لئے مختلف حیلے اور دولت دینے والوں کی موافقت اختیار کر لی اور انہیں سے مقامات اور بلاد چھینے لگے اور اس نے نصاریٰ اور بحری جہازوں سے جنگ کرنے میں اپنے عزائم کو صرف کر دیا اور ان کے حصول میں سعی و جہد کوشش کی اور فوجیں لوٹ اور مغرب کی طرف لوٹا دیں یہاں تک کہ دشمنوں نے اس سے صلح کر لی اور جنوہ، فرانس، جنوہ اور سردانیہ سے جزیہ کا لقب دیا اور اس بارے میں اس کے کارنامے بہت روشن ہیں اور ۵۰۹ھ میں اچانک بے ہوش ہو کر گر گیا اور فوت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

اور جب یحییٰ بن تمیم فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا علی حکمران بنا اور ابوبکر ابن جوہری اور دیگر فوجی اور عرب امراء کے ساتھ آیا اور صنہاجی عسکری امراء میں سے ماض بن ہلال جو سب سے بڑا قائد تھا وہ سب اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور وہ تونس کے محاصرہ کے لئے گیا یہاں تک کہ احمد بن خراسان نے اطاعت اختیار کر لی اور اس نے جبل اور سلاطہ کو فتح کیا اور وہ اپنی قوم کے گزشتہ امراء کے مقابلہ میں طاقتور تھا نیز اس نے میمون بن زیاد مغراوی معاوی کے ساتھ امرائے عرب کی ایک فوج اس کی طرف بھیجی تو انہوں نے اسے فتح کر لیا اور وہاں کے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور دستور کے مطابق مصر کے خلیفہ کا ایلچی پیغامات اور ہدایا کے ساتھ پہنچ گیا اور پھر ۵۱۳ھ میں وہ قابس میں رافع بن مکن کے محاصرہ کے لئے گیا اور اس کے تے قبائل یا رافع نے جو بنائی تھی [illegible] اور رافع کا ایک سکہ میں اپنے نام کھدوانا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے پھر اس کے اور حاکم صقلیہ کے درمیان اختلافات رونما ہوئے جنگ چھڑ گئی اور رافع بن مکن کا بیٹا بحری بیڑے کے ساتھ اس کی مدد کر رہا تھا جو علی بن یحییٰ نے بحری بیڑے سے کام لیا اور جنگ کی تیاری کرنے لگا اور ۵۱۵ھ میں فوت ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

حسن بن علی کی حکومت: اور جب علی بن یحییٰ بن تمیم فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کا بارہ سالہ بیٹا نوخیز بچہ حسن بن علی حکمران بنا اور اس کے غلام صندل نے اس کی حکومت کی ذمہ داری سنبھالی پھر صندل فوت ہو گیا تو اس کے غلام موفق نے اس کی ذمہ داری سنبھالی اور اس کے باپ نے رجار کے ساتھ خوف کے وقت مراسلت کی تھی جس میں اس سے مدد طلب

مغرب سے [illegible] کیا تھا [illegible] نے [illegible] مراسلت [illegible] اتفاق سے احمد بن [illegible] سے [illegible]
مارا تھا۔ اس نے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] فتح کرلیا اور اس کے [illegible] ۳۴۲ھ میں [illegible] اور قتل
کیا [illegible] اس کے [illegible] مہدیہ کی طرف آ گئے اور ان سے سالار
[illegible] بن علی [illegible] تھے [illegible] سے [illegible] آیا تھا وہاں سے
[illegible] کی اور [illegible] کرلیا اور وہاں پہنچ گیا اور
[illegible] جب [illegible] کے ساتھ ملنے کے لئے ایک حیلہ اختیار کیا اور اس
کے ساتھ [illegible] اور ان کے پاس [illegible] اور اس نے [illegible] سالار مقرر کیا [illegible] جب [illegible]
[illegible] نے [illegible] کے لئے [illegible] کیا اور [illegible] کی بہت
[illegible] اور [illegible] نے ان سے ساتھ جنگ کرنے کی تیاری کی [illegible] اس نے [illegible]
[illegible] پر قبضہ کرلیا [illegible]
[illegible] جنگ [illegible] نے [illegible] پایا اور [illegible] کر [illegible] گئے
[illegible]
[illegible] طرف [illegible] کا قصد کیا [illegible] مہدیہ [illegible]
کیا اور [illegible] سالار مطرف بن علی بن محمد [illegible] کے ساتھ [illegible] حسن نے [illegible] سے [illegible]
[illegible] کیا اور اس سے [illegible] حسن [illegible] کی مدد [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible] حسن [illegible] ان کے خلاف
[illegible] ان کے ساتھ جنگ [illegible] اور [illegible] ان کی طرف [illegible]
[illegible] سالار [illegible] ۳۶۲ھ میں مہدیہ پر غالب آ گیا اور [illegible] کی [illegible] وہاں [illegible]
اس نے ان [illegible] کیونکہ وہاں [illegible] حسن کی [illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] ان سے [illegible]
[illegible] ان [illegible] اس [illegible]
[illegible] اس [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] نے [illegible]
[illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] اور [illegible] نے [illegible] کرلیا [illegible]
[illegible] پر قبضہ اور [illegible] حکمران [illegible] کے [illegible]
[illegible] مہدی کے خلیفہ [illegible] اور [illegible]
حسن بن [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کی [illegible] وہاں

نے ساتھ عبدالمجید کے پاس مصر آ گیا تو [illegible] تیاری کی تو اس نے مغرب کی طرف کوچ کیا اور [illegible] چلا آیا اور وہ [illegible] حارث بن مسعود اور اس کا بھائی عزیز رہتے تھے [illegible] قسطلیہ چلا گیا وہاں پر یحییٰ بن العزیز [illegible] حاکم بجایہ [illegible] کو [illegible] اس نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ [illegible] الجزائر پہنچا [illegible] ابن العزیز [illegible] اس نے اس کی بہت اچھی مہمان نوازی کی اور اس کے پاس رہا۔ یہاں تک کہ موحدین نے مغرب اور اندلس پر قبضہ کر لیا۔ جب [illegible] الجزائر کو فتح کیا تو وہ عبدالمومن کے پاس چلا آیا اور وہ اسے نہایت عزت کے ساتھ ملا اور اس کے ساتھ [illegible] اور [illegible] اپنے [illegible] ملک میں [illegible] ساتھ [illegible] ۵۵۶ھ میں [illegible] جنگ کی اور [illegible] اسے ۵۵۶ھ [illegible] کر [illegible] اور وہ وہاں [illegible] یوسف بن عبدالمومن نے [illegible] اپنے اہل کے ساتھ [illegible] گیا [illegible] ۵۶۲ھ [illegible] وفات پا گیا [illegible]

[illegible]

باب : ۱۹

بنو خراسان

یعنی صنہاجہ کے حالات

صنہاجہ بنو خراسان جنہوں نے عربوں کے ذریعے ان کے اضطراب کے وقت تونس میں آل بادیس پر حملہ کیے پھر ان کی حکومت کے آغاز اور احوال گردش اور انجام

یاد رہے کہ جب عربوں نے قیروان پر قبضہ حاصل کر لیا اور المعز نے اس کو چھوڑ دیا اور مہدیہ کی طرف گیا تو افریقہ میں خلافت کی لڑی بکھر گئی اور عربوں نے ملکوں اور شہروں کو تقسیم کر لیا اور بہت سے [illegible] الگ [illegible] اور تونس نے [illegible] بادشاہ کی [illegible] سے [illegible] کر دیا اور وہاں افریقہ کے عوام طلب [illegible] کی طرف چلے گئے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے وہ تونس المعز کی حکومت سے منتقل ہو گیا اور اس نے [illegible] کے پاس گئے تو اس نے ان پر عبدالحق بن عبدالعزیز بن خراسان کو حاکم بنا دیا گیا [illegible] اور وہ بلقین تونس سے [illegible] سے بھی [illegible] اس نے ان کی حکومت کو سنبھالا اور لوگوں نے ان کی حکومت میں تنازعہ کیا اور ان کے پاس گیا اور ان سے حسن سلوک کیا اور متعلقات کے عربوں سے ان کی خبر رسانی اور [illegible] کے لیے مقرر [illegible] پر صلح کی اور [illegible] سے [illegible] کئے یہاں تک کہ ابن خراسان نے اس سے صلح کر لی اور اس کی اطاعت بھی اختیار کر لی تو اس نے انہیں چھوڑ دیا اور اس کے بیٹے احمد بن عبدالعزیز نے اپنے چچا اسماعیل بن عبدالحق سے [illegible] اپنے منصب اور ابوبکر سے قریب [illegible] سے اس کی حکومت کو سنبھالا جب وہ [illegible] کے خوف کے مارے [illegible] اور [illegible] کی سیرت سے [illegible] کے متعلق کی طرف گیا اور اس نے انہیں قریب بلایا اور وہ بھی [illegible] سے [illegible] تھا جس اس نے بھی اصول کے آغاز

میں تونس کو اپنے ساتھ خاص کر لیا اور اس کا کنٹرول لیا اور اس کی فصیلیں بنائیں اور دروازوں کی اصلاح کے لئے عربوں کو کام پر لگایا پس اس کی حالت درست ہو گئی اور اس نے بنی خراسان کے محل بنائے اور وہ علماء کا ہم نشین تھا اور ان کا محبوب تھا اور علی بن یحییٰ بن العزیز بن تمیم نے ۵۱۰ھ میں اس سے مقابلہ کیا اور اس پر تنگی کر دی اور اپنی غرض کی تکمیل کے لئے اس کو بنایا پس وہ اس سے ہٹ گیا پھر حاکم بجایہ العزیز بن منصور کی فوجوں نے اس سے مقابلہ کیا تو وہ ۵۲۰ھ میں اس کی اطاعت میں واپس آ گیا اور وہ مسلسل تونس کا والی رہا۔ یہاں تک کہ ۵۲۲ھ میں مطرف بن علی بن حمدون جو یحییٰ بن العزیز کا سالار تھا بجایہ سے فوجوں کے ساتھ افریقہ گیا اور اس کے عام شہروں پر قبضہ کر لیا اور تونس پر غالب آ کر وہاں کے والی احمد بن عبدالعزیز کو نکال دیا اور اسے اہل و عیال سمیت بجایہ لے آیا اور کرامت افراقی کے عہد پر ابن منصور کو جو یحییٰ بن العزیز کا چچا تھا تونس کا حاکم بنایا اور وہ مرنے تک وہاں کا والی رہا اور اس کے بعد اس کا بھائی ابوالفتوح مرنے تک وہاں کا حکمران رہا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد حکمران بنا تو اس کے بعد اس کا کردار خراب ہو گیا اور اسے معزول کر دیا گیا اور اس کی جگہ اس کا چچا معد بن منصور حکمران بنا یہاں تک کہ ۵۴۳ھ میں مہدیہ اور ان کے سواحل پر جو سوسہ اور صفاقس اور طرابلس کے درمیان ہیں نصاریٰ کا غلبہ ہو گیا اور وہ صقلیہ کے حکمران کے ماتحت ہو گئے اور حسن بن علی کو نکال دیا جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے پس اہل تونس تیاری اور احتیاط میں لگ گئے اور اس بارے میں انہوں نے اپنے والی پر اعتماد کیا اور ان کے باہمی امور منتشر ہو گئے اور بعض دفعہ انہوں نے اس پر حملہ بھی کیا اور عبدالعزیز کو اس کے دیکھتے دیکھتے قتل کر دیا اور اس کے خواص کے متعلق اس پر زیادتی کی پس اس کا بھائی یحییٰ بجایہ سے گیا اور بحری بیڑے میں سوار ہو گیا اور محرز بن زیاد الفاولی کو جو صنہاجہ کے سرکردہ لوگوں میں سے تھا اپنا نائب بنا کر چھوڑ گیا اور وہ ان کے درمیان قیام پذیر رہا اور وہ اس پر حملے کرتے رہے اور معلقہ میں ان کے پڑوس میں محرز بن زیاد امیر بنی علی تھا جو بطن ریاح میں تھا اور اس نے معلقہ پر قبضہ کر لیا تھا اور اس کے اور اہل تونس کے درمیان جنگ برابر رہتی تھی اور دونوں کے درمیان رن پڑتا تھا اور محرز اہل تونس کے خلاف حاکم مہدیہ کی فوجوں سے مدد لیتا تھا یہاں تک کہ مہدیہ پر فتح حاصل ہو گئی اور ان کے درمیان بلد میں جنگ چھڑ گئی اور اہل باب سویقہ اور اہل باب جزیرہ کے درمیان رن پڑا اور سب اپنے امور میں قاضی عبدالمنعم بن امام ابوالحسن کی طرف رجوع کرتے تھے اور جب عبدالمومن بجایہ اور قسطنطینہ پر غالب آیا تو وہ عرب تھے پس وہ مراکش کی طرف لوٹ آیا۔ تو عربوں نے جو کچھ افریقیوں سے سلوک روا رکھا تھا اس کی شکایات افریقی رعایا کی طرف سے اس کے پاس پہنچیں تو اس نے موحدین کی فوج کے ساتھ اپنے بیٹے عبداللہ کو بجایہ سے افریقہ کی طرف بھیجا تو اس نے ۵۵۲ھ میں تونس سے جنگ کی اور وہ محصور ہو گئے اور محرز بن زیاد اور اس کی عرب قوم ان کے ساتھ داخل ہو گئے اور ان کی فوج اکٹھی ہو گئی اور وہ موحدین کے مقابلہ میں نکلے اور ان پر ٹوٹ پڑے اور انہیں تونس سے بھگا دیا اور اس دوران میں ان کا امیر عبداللہ بن خراسان ہلاک ہو گیا اور اس کی جگہ علی بن احمد بن عبدالعزیز پہنچ گیا وہ تک امیر بنا اور جب عبدالمومن نے تونس پر چڑھائی کی تو وہ اس کا امیر تھا۔ پس وہ اس کی اطاعت میں آ گئے جیسا کہ ہم موحدین کے حالات میں بیان کریں گے اور علی بن احمد بن خراسان اپنے اہل و عیال کے ساتھ مراکش چلا گیا اور ۵۵۸ھ میں راستے ہی میں فوت ہو گیا اور محرز بن زیاد معلقہ سے الگ ہو گیا اور اس کی قوم اس کے پاس اکٹھی ہو گئی اور عربوں نے موحدین کی مخالفت کی اور وہ قیروان میں اکٹھے ہو گئے اور

عبدالواحد ابن ابی حفص جنگ سے مغرب کی طرف واپسی پر اطلاع ملی تو اس نے ان کی طرف فوج بھیجی اور انہیں قیروان میں آ لیا جہاں وہ ان پر غالب آ گئے اور انہیں قتل کیا اور قیدی بنایا اور ان کے امیر محمد بن زیادہ کو گرفتار کر لیا گیا اور اسے قتل کر کے قیروان میں اس کے اعضاء کو صلیب دے دیا وللہ یحکم ما یشاء لا معقب لحکمہ وھو علی کل شیء قدیر

ملوک قفصہ بنی الرند کے حالات جنہوں نے قیروان میں آل بادیس کی حکومت کی مضبوطی اور عربوں کی جنگ میں ان کے اضطراب کے وقت بغاوت کی نیز ان کی حکومت کے آغاز اور احوال کا انجام

اور جب عربوں نے افریقہ پر غلبہ پا لیا اور معز بن بادیس کا خاتمہ کر دیا گیا اور المعز قیروان سے مہدیہ کی طرف چلا گیا تو قفصہ میں صنہاجہ کا ایک عامل عبداللہ بن محمد بن الرند تھا وہاں کا اصلی باشندہ جربہ کے مضافات سے تھا اور ان کا تعلق بنی مرین میں سے بتایا جاتا ہے جب زناتہ اور عربوں کا تسلط ہو گیا تو اس نے قفصہ کا اقتدار سنبھال لیا اور اس نے المعز کے اقتدار کو دور کیا اور عربوں سے مراعات پر صلح کی جس سے اس کی حالت درست ہو گئی اور حالات ٹھیک ہو گئے پھر اس نے اپنی ذاتی حکومت قائم کر لی اور ۴۴۵ھ میں عمل کیا اور اسی طرح لوٹ گئے اور وہ مسلسل اسی حالت پر قائم رہا اور توزر، نفطہ، سوف، الحمہ، نفزاوہ اور قسطیلیہ کے بقیہ مضافات نے اس کی بیعت کر لی پس اس کی حکومت اور سلطنت مضبوط ہو گئی اور شعراء اور وفود اس کے پاس آنے لگے اور اس کی تعظیم کرنے لگے اور وہ ۴۶۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا المعتز بادشاہ بنا جس کی کنیت ابو عمر تھی اور لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پس اس نے امور کا نظم کیا اور عدل کا اظہار کیا اور لوگوں سے نیک سلوک کیا اور تمام مضافات پر قابض ہو گیا اور اس کے مضافات پر غالب آ گیا اور اس کی سیرت اچھی رہی اور اس کی زندگی میں اس کا بیٹا تمیم فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ بن تمیم کے لیے وصیت کی اور اس نے حکومت سنبھالی اور وہ مسلسل قفصہ کا امیر رہا یہاں تک کہ ۵۵۴ھ میں عبدالمومن نے ان سے جنگ کی اور ان کو محصور کرنے سے روک دیا اور انہیں پس وہ ان پر ۵۵۷ھ میں سال کی عمر میں فوت ہو گیا اور عبدالمومن نے اس سے محمد بن عبدالحق کو تم کو بھیجا پھر اس نے سلطان کے عبداللہ کے ذریعے معزول کر دیا پھر اسے عمران بن موسیٰ کے ذریعے معزول کر دیا پس انہوں نے علی بن عبدالعزیز بن المعتز کا اعلان کرنے کے لیے آدمی بھیجے اور وہ ایک درزی کا کام کرتا تھا وہ ان کے پاس آیا اور انہوں نے موحدین کے عامل عمران بن موسیٰ پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور انہوں نے علی بن عبدالعزیز کو امیر بنایا پس اس نے اپنی حکومت کو منظم کیا اور رعیت کی نگرانی کی اور یوسف بن عبدالمومن نے ۵۷۶ھ میں اس کے بھائی سید ابو زکریا سے جنگ کرنے کے لیے بھیجا تو اس نے اس کا محاصرہ کر کے اسے تنگ کر دیا اور اسے پکڑ لیا اور اسے اس کے اہل و عیال سمیت مراکش بھیج دیا اور اسے سلا میں اشغال کا افسر مقرر کیا اور یہیں وہ فوت ہو گیا اور بنی الرند کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا والبقاء للہ وحدہ

ہلال بن جامع کے حالات جو ضباح کے عہد میں قابس کے امراء تھے اور افریقہ میں عربوں کی جنگ کے وقت تمیم کو جو وہاں پر حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا بیان

اور جب عرب افریقہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے المعز کو [illegible] مغلوب کر دیا اور قیروان میں اس کا [illegible] کیا تو قابس میں المعز بن محمد [illegible] صنہاجی والی تھا اور اس کا بھائی ابراہیم اور ماضی قیروان میں المعز کی فوجوں کے سالار تھے۔ پس اس نے ان دونوں کو معزول کر دیا اور وہ دونوں مونس بن یحییٰ کے ساتھ جا ملے اور یہ پہلا شخص تھا جس نے عربوں پر [illegible] کیا۔ پھر ان میں سے [illegible] پھر [illegible] کے [illegible] اس کی جگہ اس کا بھائی ماضی حکمران بنا اور [illegible] بہت برا کردار تھا۔ پس اہل قابس نے اسے قتل کر دیا اور یہ واقعہ تمیم بن المعز کے عہد میں ہوا اور انہوں نے سلطان کے بھائی عمر کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ عربوں کی اطاعت قبول کرے [illegible] بلال بن جامع نے [illegible] سے تھا اور [illegible] ایک [illegible] جس کی حکمرانی [illegible] تمیم [illegible] اپنے باپ [illegible] تو اس نے اسے جواب دیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ [illegible] یہاں تک [illegible] اور اس کی [illegible] اپنی قوم میں سلطان کی امارت میں [illegible] تمیم کو فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت [illegible] اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی [illegible] حکومت کے [illegible] میں [illegible] اس کا [illegible] اور جب علی بن یحییٰ [illegible] نے [illegible] اور [illegible] اطاعت [illegible] اور پانچ [illegible] سے [illegible] پس اس نے [illegible] قیروان میں [illegible] امان دی اور [illegible] قیروان کی طرف [illegible] کیا اور [illegible] نے اس کا انکار کیا [illegible] سلطان کے [illegible] اور انہوں نے [illegible] اور قیروان [illegible] علی بن یحییٰ نے [illegible] قیروان [illegible] اور وہاں سے [illegible] کے ساتھ جنگ [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] بن [illegible] نے [illegible] سلطان سے [illegible] کیا اور وہاں کے [illegible] اصلاح کرنے کی کوشش کی [illegible] اور ان کے درمیان جنگ ختم ہو گئی [illegible] رشید بن کامل [illegible] سنبھال لیا [illegible] رشید [illegible] اور اس [illegible] نے [illegible] یوسف [illegible] اپنے [illegible] سرداروں کے ساتھ [illegible] اپنے بیٹے [illegible] یوسف کے پاس [illegible] یوسف نے اسے باہر نکال دیا [illegible] اطاعت میں چلا گیا اور اہل قابس نے اس پر [illegible] اور انہوں نے [illegible] دور کر دیا [illegible] اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور اس کا بھائی [illegible] بن رشید [illegible] سب حالات [illegible] نے [illegible] ایام [illegible] محاصرہ کیے رکھا اور بنی جامع میں سے آخری [illegible] تھا اس کا بھائی [illegible] بن رشید بن کامل تھا

اور جب عبدالمومن مہدیہ، صفاقس اور طرابلس پر غالب آیا تو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ایک فوج کے ساتھ قابس کی طرف بھیجا تو مدافع بن رشید قابس سے بھاگ گیا اور اسے موحدین کے سپرد کر گیا اور طرابلس کے عربوں سے جا ملا تو انہوں نے اسے دو سال پناہ دی پھر یہ قابس میں عبدالمومن کے ساتھ آ ملا تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور بنی جامع سے موافقت کرنے والوں کا خاتمہ ہو گیا۔ والبقاء للہ وحدہ۔

طرابلس میں رافع بن مکن مطروح کے حملہ اور صفاقس میں نصاریٰ پر الفریانی کے حملہ کے حالات اور ان اخراج اور بنی بادیس کے آخر میں اپنے ملک کی حکومت کو اپنے لیے مختص کر لینے کا بیان

اور طرابلس پر مطلیہ کا حاکم رجار (خدا کی لعنت اس پر) اپنے سالار جرجی بن میخائیل انطاکی کے ذریعے ۵۴۱ھ میں غالب آ گیا اور اس نے مسلمانوں کو وہاں باقی رہنے دیا اور ان پر حاکم مقرر کیا اور وہ نصاریٰ کی حکومت میں کچھ عرصہ رہے پھر ابو یحییٰ بن مطروح تمیمی نے رؤسا شہر سے تو شہر کے سرداروں اور رؤسا کے ساتھ کیا اور ان کو نصاریٰ پر حملہ کرنے میں شامل کر لیا پس وہ بھی اکٹھے ہو گئے اور ان پر حملہ کر دیا اور انہیں آگ سے جلا دیا اور جب عبدالمومن مہدیہ پہنچا اور اسے ۵۵۵ھ میں فتح کیا تو ابو یحییٰ بن مطروح اور اہل طرابلس کے سرکردہ لوگ اس کے پاس گئے تو اس نے ان کی بہت عزت افزائی کی اور اس نے ابن مطروح مذکور کو امیر بنایا اور انہیں ان کے شہر کو واپس کر دیا پس یہ بڑھاپے تک ان کا امیر رہا اور یوسف بن عبدالمومن کے بعد عاجز ہو گیا اور حج کرنے کا تقاضا کیا تو سید ابو زید بن ابی حفص عمر بن عبدالمومن حاکم تونس نے اسے حج کو بھجوا دیا پس اس نے ۵۸۶ھ میں سمندر میں سفر کیا اور سکندریہ میں ٹھہر گیا اور صفاقس کے والی بنی بادیس کے ایام میں ضیائیوں میں سے تھے۔ یہاں تک کہ المعز بن بادیس نے اس پر اپنے پروردہ منصور برغواطی کو حاکم بنایا اور وہ دلیر شہسوار تھا پس اسے افریقہ پر عربوں کے غلبہ کے ایام میں بغاوت کرنے اور المعز کے مہدیہ کی طرف خروج کی سوجھی تو اس کے عم زاد حمو بن ملیل برغواطی نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے دھوکے سے حمام میں قتل کر دیا تو اس کے عرب حلیف غضبناک ہو گئے اور انہوں نے حمو کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ اس نے ان کے لیے اتنا مال خرچ کیا کہ وہ اس سے راضی ہو گئے اور حمو بن ملیل صفاقس کی خصوصی حکمرانی کا حق پا گیا اور جب المعز فوت ہو گیا۔ تو اسے مہدیہ پر غلبہ حاصل کرنے کی سوجھی تو اس نے اپنی عرب فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی اور تمیم نے اس کا مقابلہ کیا تو حمو اور اس کے اصحاب ۴۵۵ھ میں شکست کھا گئے پھر اس نے اپنے بیٹے یحییٰ کو صفاقس کے محاصرہ کے لیے بھیجا تو اس نے مدت تک اس کا محاصرہ کیے رکھا پھر وہاں سے چلا گیا اور تمیم بن المعز نے ۴۹۳ھ میں اس پر چڑھائی کی اور اس پر غالب آ گیا اور حمو مکن بن کامل امیر قابس کے پاس گیا تو اس نے اسے پناہ دی اور صفاقس تمیم کی ملکیت میں آ گیا اور اس کا بیٹا اس کا والی بنا اور جب نصاریٰ مہدیہ پر غالب آئے اور رجار کے سالار

[illegible] میں اس پر قبضہ کیا تو اس کے بعد انہوں نے صفاقس پر غلبہ پایا تو وہاں سے [illegible] کر لیا اور عمر بن ابی الحسن [illegible] کو اس کے مقام پر ان کو امیر مقرر کیا اور اس کے باپ ابوالحسن کو قیدی بنا کر لے گئے اور افریقہ کے سواحل میں سے جس جس شہر پر [illegible] نے قبضہ کیا [illegible] ان کا یہی طریق تھا کہ وہ ان [illegible] تھا اور ان میں سے کسی کو ان پر [illegible] مقرر کرتے تھے اور ان میں عدل و انصاف [illegible] عمر بن ابی الحسن [illegible] کا باپ ان کے پاس تھا [illegible] صفاقس میں [illegible] عبد المومن کے [illegible] ان پر [illegible] اور انہیں تکلیف پہنچی اور ابوالحسن [illegible] جب یہ خبر پہنچی تو اس نے اپنے بیٹے کو لکھا اور اسے [illegible] فرصت سے فائدہ اٹھانے [illegible] کے لئے اللہ تعالیٰ [illegible] اس نے ان کے ساتھ [illegible] ان پر حملہ کر دیا اور انہیں قتل کر دیا اور [illegible] نے اس کے باپ ابوالحسن کو قتل کر دیا اور [illegible] نے بھی ان کے خلاف بغاوت کر دی [illegible] کے ہاتھوں سے [illegible] حاصل کیا تو عبد المومن کے پاس پہنچ [illegible] اطاعت کا یقین دلایا [illegible] یہاں تک کہ [illegible]

افریقہ میں عربوں کی جنگ کے اضطراب کے وقت تونس پر بنی خراسان کے حالات اور موحدین کا ان کے اثرات کو ختم کرنا

جب ابو تمیم معز بن بادیس نے عربوں کی جنگ [illegible] قیروان سے مہدیہ کی طرف [illegible] اور ان پر غالب آ گیا تو اس کے ساتھ [illegible] کی ایک جماعت آئی [illegible] اور [illegible] تونس [illegible] میں [illegible] رہتے تھے [illegible] ایک [illegible] باقی رہے [illegible] میں [illegible] پیدا ہو گیا تو انہوں نے [illegible] کی طرف پیغام [illegible] ان کے پاس پہنچے ہوئے [illegible] [illegible] نے عربوں سے ان کی [illegible] کی اور انہیں ان کے [illegible] دور کر دیا اور [illegible] ایک [illegible] تھا اور [illegible] لوگ ان کے [illegible] پر غالب تھے [illegible] اور ان کی حکومت مضبوط ہو [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت [illegible] بیٹے [illegible] نے سنبھالا اور [illegible] سے خوف کھاتے تھے [illegible] اس کے بعد اس کا بیٹا [illegible] اس کے [illegible] ایک [illegible] کرنے کے [illegible] جماعت [illegible] قتل کر دیا [illegible] اور حکومت سنبھال لی اور اپنا [illegible] اور [illegible] بیٹے [illegible] اور [illegible] اس کی حکومت بہت بڑی ہو گئی اور [illegible] کا قصد کیا [illegible] انہیں [illegible] مرنے کے بعد اس کے بیٹے [illegible] اپنے باپ [illegible] کے طریق پر چلا پھر اس کے بعد اس کا بھائی [illegible] ان کے طریقوں کے مطابق [illegible] چلا [illegible] اس کے [illegible] اور ان کے [illegible] چلا اور جب اس نے عبداللہ بن [illegible] سے [illegible] مقابلہ [illegible] اس کے [illegible]

سے گزرا تو اس نے اس کی مہمان نوازی میں بڑی جدوجہد کی اور اس کی اطاعت میں آ گیا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کے شہر کا حکمران بنا دے تو اس نے اس کی خواہش کو پورا کر دیا اور اس پر ابو حسن الہری کو عامل بنا دیا اور جب عبداللہ بن [illegible]ھ میں افریقہ آیا تو اس نے اس کی اطاعت کی اور اسے جاگیر دی اور وہ اس کے دوستوں میں شامل ہو گیا اور وہ [illegible] کے قلعہ میں بدوکس بن علی الصنہاجی محصور تھا وہ [illegible] سے تھا جو بجایہ اور قلعہ کا حاکم تھا اس نے اسے مغلوب کیا تھا اور وہ [illegible] کے معاہدہ کا آغاز یہاں ہوتا ہے کہ عرب ان جنگوں کے دوران میں جو ان کے اور زیریوں کے درمیان ہوئیں اس پر حملہ کیا۔ جن میں اس نے اپنی طرف جرأت کو [illegible] کی طرف منسوب کیا تو اسے اپنے تعلق اس سے خوف پیدا ہو گیا اور وہ بجایہ چلا گیا۔ تو اس کے شیخ محمود بن نزال الریغی نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے [illegible] کے پاس اتارا [illegible] نے جو اس کی عملداری میں تھے اس کی حکومت کی اور [illegible] مختلف قبیلے تھے [illegible] اور [illegible] تھے۔ پھر اس نے [illegible] کو [illegible] کے لئے بھیجا اور وہ قلعہ میں ان کے پاس رہا۔ پھر اس نے [illegible] کو والی مقرر کیا جو قلعے کے نواح میں رہتے تھے اور اس نے [illegible] قلعہ میں ان کے ساتھ [illegible] اور انہیں قتل کیا اور [illegible] اور انہیں [illegible] سے نکالا [illegible] وہ خود وہاں پہنچ گئے تھے اور جب سے دونوں نے [illegible] قصد کیا [illegible] تب کہ ان کے پاس پانچ سو [illegible] ہو گئے اور اس نے ان سے [illegible] میں [illegible] اور جزیرہ [illegible] اور بنی ہلال سے [illegible] میں جنگ کی اور محمد بن سباع [illegible] بنی سعید کو قتل کر دیا [illegible] تو اس نے اس کے [illegible] کے بھائی سے اپنی فوج کو اس کی طرف بھیجا پھر اس نے فوج کے ساتھ مقابلہ کیا اور [illegible] کو قتل کر دیا اور اس کا نام [illegible] تھا اور ایک مدت کے بعد یہ فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے یحییٰ نے سنبھالا اور [illegible] سعید نے اپنے بھائی محمد کا بدلہ لینے کے لئے اس کا مقابلہ کیا اور محاصرہ کر لیا اور اس کے [illegible] خراب ہو گئے تو انہوں نے قلعہ میں اس پر حملہ کر دیا اور اس کے اہل و عیال [illegible] میں قتل ہو گئے۔

اور اسی طرح [illegible] میں رافع بن ملال قیسی [illegible] کا ایک سردار تھا جب عربوں کے [illegible] کے وقت افریقہ میں اضطراب پیدا ہوا تو وہ طرابلس میں [illegible] ہو گیا اور اس کے قلعہ کو مضبوط کیا اور اپنے بیٹوں اور غلاموں اور اپنی جماعت کے ساتھ وہاں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] تو ان [illegible] نے اس پر حملہ کر دیا اور ان کے درمیان طویل جنگ ہوئی [illegible] نے [illegible] میں ایک قلعہ بنایا اور اسے مضبوط کیا [illegible] قبائل سے [illegible] بات ہے [illegible] اسے [illegible] دیا [illegible] عامل بنایا پھر انہوں نے اس کی [illegible] کی وجہ سے اسے اپنی ولایت سے ہٹا دیا [illegible] ملک سے نکل گیا اور وہ [illegible] میں [illegible] تو انہوں نے [illegible] دیا۔ [illegible] کے خلاف [illegible] کی مدد کرے تو اس نے [illegible] کی اور [illegible] طرابلس کے حاکم [illegible] تو اس نے اپنے ہاتھوں اس کے [illegible] قلعہ [illegible] میں لے آیا اور [illegible] نے فساد برپا کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور ان کے بعد ان دونوں کے بیٹوں نے ان کی [illegible] یہاں تک کہ عبدالمومن [illegible]ھ میں افریقہ پہنچا اور اس نے افریقہ کی جانب

سے فساد کا خاتمہ کر دیا۔

اور اسی طرح منزل رغلون میں بنو زغوان کے سمرہ بن یحییٰ بن حماد بن حفیظ قیس کا عامل ابن عمال ابن غزال اور ابن بیزان کی طرح تھا اور اس کے بیٹوں نے بھی اسی طرح اس کی جانشینی کی یہاں تک کہ عبدالمومن نے اس کا بھی خاتمہ کر دیا اور علاء بن فرانشہ کلاعی قلعہ مقصباریہ میں تھا اور اس کے پاس مختلف قبائل کی ایک فوج آ گئی تھی یہ واقعہ اس وقت ہوا جب لوام نے اسے یہ والی بنایا اور علی بن تمیم نے اسے نکال دیا اور اس کی بادشاہی کی حد سے نکال دیا۔ پھر اسے ولایت سے جلا دیا اور وہ ملک سے نکل گیا اور زنون میں اترا اور الحبایا کے ساتھ بسنے کے لئے ایک قلعہ بنایا اور تونس پر بادشاہت گری کی اور اس جماعت پر فساد برپا کیا پس انہوں نے تیزی سے کہا کہ وہ اس کے خلاف ان کی مدد کرے تو اس نے ان کی مدد کی اور حاکم ابن علال کو یہ اطلاع ملی تو اس نے اس سے رشتہ کر لیا اور اسے اپنے ملک کے تمام شہروں میں لے آیا اور ... کرنے میں دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کی اور ان کے بعد دونوں کے بیٹے ان کے جانشین بنے یہاں تک کہ ۵۵۵ھ میں عبدالمومن افریقہ پہنچا اور اس نے فساد کا خاتمہ کیا۔

اور شیخ الاربس ابن ... نے جو ... تھا اس سے مدد مانگی پس اس نے اس پر چڑھائی کی اور انہیں ... سے نکال دیا اور ان پر ... تھیں ... جو وہ اس کے مرنے تک ... کرتے رہے اور اس کے بعد ... حاکم بنا اور وہ بھی اس کے طریقوں پر چلا یہاں تک کہ ۵۵۵ھ میں عبدالمومن کی اطاعت میں داخل ہو گیا۔ واللہ مالک الملک لا رب غیرہ سبحانہ

قلعہ میں آل حماد کی حکومت کے حالات جو صنہاجی بادشاہوں میں سے عبیدیوں کی خلافت کے داعی تھے اور موحدین کی حکومت کے خاتمہ کے وقت افریقہ اور مغرب اوسط میں انہیں جو حکومت و سلطنت حاصل تھی اس کا بیان

یہ حکومت آل زیری کی حکومت کی ایک شاخ ہے اور منصور بلکین نے اپنے بھائی حماد کو اشیر اور مسیلہ کا حاکم مقرر کیا تھا اور وہ اپنے بھائی بلکین اور چچا ... کے ساتھ اس کی حکومت کی پاسداری لیتا تھا۔ پھر اس نے ... بادیس کے زمانے میں اپنے بھائی منصور سے الگ حکومت قائم کر لی اور اسے ۳۹۵ھ میں مغرب اوسط میں زناتہ کے ساتھ جو مغراوہ اور بنی یفرن میں سے تھے جنگ کرنے کے لئے بھیج دیا اور اس کے ساتھ یہ شرط لگائی کہ وہ اسے اشیر، مغرب اوسط اور ہر وہ شہر جسے وہ فتح کرے گا اس کی وراثت میں دے گا اور یہ کہ وہ اس سے مقدم نہیں ہوگا۔ پھر اس جنگ میں اس کی تکلیف بڑھ گئی اور اس نے زناتہ میں خوب خونریزی کی اور اسے ان پر کامیابی حاصل ہوئی اور اس نے ۳۹۸ھ میں جبل کتامہ میں قلعہ حماد کی حد بندی کی اور وہ جبل عجیسہ ہے اور اس عہد میں وہاں پر ہلالی عربوں میں سے عیاض کے قبائل رہتے ہیں اور وہ اہل مسیلہ اور اہل طبنہ کو بھی یہاں

لے آیا اور ان دونوں شہروں کو تباہ کر دیا اور مغرب سے تمام [illegible] آباد کیا اور اس [illegible] اور چھٹی صدی کے [illegible] سے شہر آباد کیا اور اس کی [illegible] اور قصبوں کو فتح کیا اور اس میں [illegible] ۔ [illegible] اور [illegible] میں خوب [illegible] اور [illegible] بیان [illegible] کے [illegible] سے باز رہیں [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] کے شہروں سے اس کی طرف کوچ کیا [illegible] کے زمانے میں [illegible] اور مغرب [illegible] کو منظم کیا اور [illegible] کی [illegible] قوم [illegible] اور [illegible] کے مضافات میں [illegible] کرنے [illegible] اور [illegible] کے خلاف [illegible] کے وقت [illegible] میں اس سے جنگ کی [illegible] اور ان دونوں کے [illegible] دونوں بھائی قتل ہو گئے اور اس نے [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کے اندر چلے گئے پھر [illegible] کے خواص اور [illegible] نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے پاس [illegible] کے [illegible] ہو گئے اور [illegible] نے اس سے [illegible] علاوہ [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کا اظہار کیا اور [illegible] سے [illegible] کی اطاعت [illegible] اور [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے خلاف [illegible] انہوں نے اس کا مقابلہ کیا۔ [illegible] نے اس سے اعلان جنگ کر دیا اور [illegible] نے [illegible] سے اپنی فوجوں کو [illegible] کیا اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے قریب [illegible] کہ اس نے [illegible] کے [illegible] سے [illegible] قوم کے ساتھ [illegible] اس کے باپ [illegible] کیا ہوا تھا اور اس [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کے خلاف [illegible] کی طرف [illegible] اور اس سے جنگ کی اور اس [illegible] اس کے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] کی طرف [illegible] کے پیچھے تھا یہاں تک کہ اس نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور [illegible] میں داخل ہو گیا [illegible] نے اس کا محاصرہ کر لیا [illegible] اپنے اصحاب کے درمیان [illegible] کی حالت میں [illegible] کے آخر میں وفات پا گیا اور [illegible] نے [illegible] سے بیعت کر لی اور انہوں نے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] کے لئے بھی [illegible] اس پر حملہ کر دیا اور [illegible] کی [illegible] اس کے [illegible] میں سے [illegible] کی بیعت کر لی اور اس نے [illegible] کی جانب [illegible] کیا تو اس نے [illegible] اس کے [illegible] کے درمیان [illegible] کرنے کے لئے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس

نے المعز سے صلح کا مطالبہ کیا اور اس نے اسے پورا کر دیا اور وہ اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا اور ۴۱۹ھ میں حماد فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے قائد نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور وہ بڑا گرم مزاج تھا۔ اس نے اپنے بھائی یوسف کو مغرب پر اور ویغلان کو حمزہ پر حاکم منتخب کیا۔ حمزہ ایک شہر ہے جس کا حمزہ بن ادریس نے احاطہ کیا تھا اور ۴۳۴ھ میں [illegible] شاہ تھا اس نے جو طرابلس میں سے تھا اس پر چڑھائی کی تو قائد بھی اس کے مقابلہ میں نکلا اور [illegible] میں [illegible] نے جب اس بات کو محسوس کیا تو اس نے اس سے مصالحت کر لی اور اس کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور دونوں واپس آ گئے اور ۴۳۴ھ میں المعز نے پھر اس پر چڑھائی کی اور طویل مدت تک اس کا محاصرہ کیے رکھا پھر قائد نے اس سے صلح کر لی اور اشیر کی طرف واپس آ گیا اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ پھر اسے چھوڑ کر واپس آ گیا۔ اور جب قائد سے المعز کا اختلاف ہوا تو وہ عبیدیوں کی اطاعت کی طرف واپس آ گیا اور انہوں نے اسے شرف الدولہ کا لقب دیا اور وہ ۴۴۶ھ میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا محسن حکمران بنا اور وہ بڑا سرکش تھا اور اس نے چاہا کہ اس کے چچا ان کے خلاف خروج کریں اور مغرب چلا گیا اور حماد کی باقی ماندہ اولاد کو قتل کر دیا اور محسن نے اس کی مدد میں بلکین کو بھیجا جو محمد بن حماد کا بیٹا تھا اور بنو [illegible] سے غلطی کی پھر وہ مغرب کی طرف [illegible] کے ساتھ گیا اور ان دونوں کو اکٹھا کیا تو [illegible] نے بلکین کو قتل کرنے کا انہوں نے ارادہ کیا بن الحسن بن علناس اور [illegible] نے محسن کے قتل کا معاہدہ کر لیا اور وہ وہاں سے چلا گیا اور قلعہ کی طرف بھاگ گیا اور انہوں نے اس کا پیچھا کیا تو بلکین نے اسے اس کی حکومت کے نو ماہ بعد قتل کر دیا اور ۴۴۷ھ میں اس نے حکومت سنبھالی اور وہ بڑا جابر اور خونریز تھا اور محسن کا وزیر جس نے اس کے قتل کی مدد کی تھی قتل ہو گیا اور اس دور حکومت میں جعفر بن ابی رمان مقدم بسکرہ کو قتل کر دیا کیونکہ اسے اس کی بد عہدی کا پتہ چل گیا تھا پس اس نے بعد اس کے اہل بسکرہ سے معاہدہ کر لیا۔ جیسا کہ ہم بیان کریں گے پھر اس کا بھائی مقاتل بن محمد فوت ہو گیا اور اس نے اس کی بیوی سے شادی کر لی تو ناصر بن علناس نے انتقام لیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس بات نے اس کے بھائی ناصر کو غضبناک کر دیا اور اس نے شہر تیہرت پر قبضہ کر لیا اور بلکین مغرب کی طرف جنگوں کے لئے جایا کرتا تھا اور جب لمتونہ کے یوسف بن تاشفین اور ابو بکر نے المغرب پر غلبہ حاصل کر لیا تو بلکین ۴۵۴ھ میں ان پر حملہ کرنے گیا تو مرابطین صحرا کی طرف بھاگ گئے اور بلکین وسط مغرب میں گھس گیا اور فاس میں داخل ہوا اور وہاں کے اکابر اور اشراف کو اطاعت کی ترغیب دی۔ اور جب وہ قلعہ کی طرف لوٹ آیا تو اس کے ناصر نے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کے لئے اس موقع کو غنیمت جانا اور اس کی پھوپھی زاد بہن نے بھی اس کی مدد کی کیونکہ وہ بھی وہاں جا کر مقیم کرنے اور دشمنی کرنے میں تھے کیونکہ وہ بھی اسے شکست دینا چاہتی تھی۔ پس اس نے ۴۵۴ھ میں تسالہ میں قتل کر دیا اور اس کے بعد خود حکومت سنبھال لی اور ابو بکر بن ابی الفتوح کو وزیر بنایا اور مغرب کی امارت اپنے بھائی کو دی اور ملیانہ کی امارت اپنے بھائی رومان کو دی اور نقاوس کی امارت اپنے بھائی خزر کو دی اور المعز نے اس کی تفصیل کو ادا کیا تھا پس ناصر نے اس کو درست کر دیا اور قسطنطینہ کی امارت اپنے بھائی بلبار کو اور الجزائر اور سوق حمزہ کی امارت اپنے بیٹے عبداللہ کو اور اشیر کی امارت اپنے بیٹے یوسف کو دی اور تمیم بن المعز نے مصالحت سے قبل اپنی اطاعت کے متعلق لکھا اور اس کی طرف تحائف بھیجے اور والی قسطنطینہ بھی ان دنوں کی مدد کرتا تھا اس کے پاس

آئے اور اپنی اطاعت کا اعلان کیا اور [illegible] بیعت [illegible] امراء اور [illegible] ان کے شہروں کی طرف واپس لوٹا دیا اور ان پر امارت یوسف بن خلف [illegible] کو دی [illegible] اس طرح [illegible] ان کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور جب سے بلکین قتل ہو گیا تھا اہل [illegible] نے جعفر بن علی [illegible] کی اطاعت کر چھوڑی تھی اور انہوں نے اپنے شہر کی حکومت اپنے لئے مخصوص کر لی تھی اور [illegible] مصر سے ان کی طرف [illegible] کو بھیجا ہوا تھا وہ وزیر تھا اور اس سے پہلے بلکین کا وزیر تھا جس نے ان سے مقابلہ کیا [illegible] وقت فتح کر لیا اور [illegible] ایک جماعت کے ساتھ ناصر کی طرف لے آیا [illegible] قتل کیا اور [illegible] لوگوں کی [illegible] بن [illegible] کو بھی قتل کر دیا اور جب سے بلکین نے [illegible] اپنے بھائی [illegible] امارت [illegible] بارے میں [illegible] نے [illegible] قتل کر دیا اور ان کی جگہ [illegible] جعفر ابن [illegible] کو امیر بنا دیا پھر ناصر مغرب کے علاقہ کا [illegible] نے [illegible] اور بلکین کے قتل کے موقع پر اپنے [illegible] غالب [illegible] کو خود اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا [illegible] کے خلاف [illegible] دعوی کرتے ہوئے [illegible] اور [illegible] فوجوں کے ساتھ ان کی مدد کی [illegible] المعز بن زیری بن عطیہ [illegible] ابن [illegible] نے شکست کھائی اور انہوں نے اس کے ہتھیار لوٹ لئے اور اس کا بھائی [illegible] اور [illegible] کی طرف بھاگ آیا۔ شکست خوردہ [illegible] نے اپنے وزیر بن ابی [illegible] کو [illegible] کے لئے بھیجا۔ جب ان کے اور اس کے درمیان صلح ہو گئی اور ناصر نے اس کو [illegible] ابی [illegible] کی طرف [illegible] نے اسے [illegible] قتل کر دیا [illegible] کی جنگ کے ایام میں [illegible] اس نے [illegible] جیسا کہ ہم نے اس کا ذکر کیا ہے [illegible] بلاد مغرب میں [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اس سے مقابلہ میں [illegible] کی طرف بھاگ گیا۔ پھر [illegible] آیا اور [illegible] کرنے کی جانب واپس آ گیا ناصر نے اس سے صلح کے متعلق مراسلت کی تو اس نے اس کی حاجت پوری کر دی اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کی طرف [illegible] اور ان کی حکومت کے [illegible] یہ کام کیا [illegible] سے قریب [illegible] ان کی مہمان نوازی [illegible] کے پاس آئے اور ان سے [illegible] کی بیعت اور [illegible] کی حاجت پوری کرنے کے وقت اپنے [illegible] کیا تو انہوں نے اسے [illegible] اور [illegible] کے اور [illegible] نے [illegible] کو ناصر کے پاس بھیج دیا۔ [illegible]

کر دیا اور اس کے اعضاء کو قلعہ میں صلیب دیا اور دوسروں کے لئے عبرت بنا دیا اور زناتہ کے بہت سے رؤسا قتل ہو گئے پس مغراوہ میں سے بنو الفتوح یا بن خزرون امیر تلمس، جس کے بلاد مہدیہ اور مریہ میں صنہاجہ کے بطون سے قبیلے آباد تھے اور شہر کا نام بھی انہی کے نام پر رکھا گیا تھا اسی طرح ان میں سے منتصر بن حماد بھی قتل ہو گیا۔ جو مشرق کی طرف رہتا تھا پس اس نے عامل طبانہ پر چڑھائی کی اور مغراوہ میں سے بنی ورسفان کے شیوخ بھی قتل ہو گئے پس سلطان نے ان سے لطف و عنایت کی کیونکہ وہ عربوں کے معاملہ میں مصروفیت کی وجہ سے ان سے غافل تھا پس انہوں نے منتصر پر چڑھائی کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو ناصر کے پاس بھیج دیا تو اس نے اسے منتصر کے سر کے ساتھ نصب کر دیا اور اہل اثبج نے اسے اطلاع بھیجی کہ مغراوہ نے اپنے ملک کے برخلاف اثبج کی مدد کی ہے تو اس نے اپنے بیٹے منصور کو جوان کے ساتھ بھیجا اور اس نے منتصر بن خزرون کے شہر وطان میں اتر کر اسے تباہ کر دیا اور اپنی فوج اور دستوں کو وارگلہ شہر کی طرف بھیجا اور غنائم اور قیدی لے کر واپس لوٹا اور اسے اطلاع ملی کہ زناتہ میں سے بنی توجین نے عربوں میں سے بنی عدی کی فساد کرنے اور ڈاکے لئے بھی مدد کی ہے اس وقت ان کا امیر مناد بن عبد اللہ تھا پس اس نے اپنے بیٹے منصور کو ان کی طرف فوج دے کر بھیجا اور اس نے بنی توجین کے امیر اور اس کے بھائی زیری اور ان کے چچا اثب اور معاصر کو گرفتار کر لیا اور اس نے انہیں ہلاک کروا ڈالا اور انہیں قابو کر لیا اور وہ ان پر اور زناتہ میں سے جو بنی عبد الواد کے رؤساء میں پناہ لینے کے معاملہ میں غالب آ گیا اور ان سب کو مخالفت کی وجہ سے قتل کر دیا اور ۴۶۰ھ میں اس نے جبل بجایہ کو فتح کیا اور وہاں پر بربریوں کے کچھ قبیلے تھے جو اس نام سے موسوم تھے۔ مگر ان کی زبان میں کاف "گاف" بھی بولتے تھے۔ بلکہ جیم اور کاف کے درمیان درمیان ہوتا ہے اور اس عہد میں صنہاجہ کے کچھ قبیلے متفرق ہو کر آتے تھے پس جب اس نے اس جبل کو فتح کیا تو اس میں ایک شہر کا خاکہ بنایا اور اس کا نام ناصریہ رکھا اور لوگ اسے بجایہ کہتے ہیں اور وہاں پر اس نے قصر اللؤلؤ بنایا جو دنیا کے عجیب و غریب محلات میں سے تھا اور وہ وہاں پر لوگوں کو لایا اور وہاں کے باشندوں کا ٹیکس معاف کر دیا اور ۴۸۱ھ میں خود وہاں منتقل ہو گیا اور ناصر کے ایام میں ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اسے بنی بادیس کی حکومت پر برتری حاصل ہو گئی اور مہدیہ میں ان کے بھائی تھے اور جب زمانے نے انہیں ہلالی عربوں کے فتنہ سے دوچار کیا تو ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان پر بکثرت حملے ہونے لگے اور ارباب حکومت میں سے لوگ ان سے جھگڑا کرنے لگے تو ناصر کے ایام میں آل حماد کو عزت مل گئی اور ان کی حکومت کی شان بلند ہو گئی پس اس نے خوبصورت اور عجیب و غریب عمارات بنوائیں اور بڑے بڑے شہروں کو مضبوط کیا اور مغرب کی طرف جنگ کے لئے گیا اور ان کے علاقے میں دور تک چلا گیا پھر ۴۸۱ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے منصور بن ناصر نے اس کی حکومت سنبھالی اور ۴۸۳ھ میں بجایہ آیا اور وہاں پر فوج کے ساتھ ٹھہر گیا خصوصاً عرب کی دشوار منازل میں اور وہ اس کے نواح میں فساد کرنے اور اس کے پاس سے لوگوں کے اچکنے کی وجہ سے انہیں قلعہ میں تکلیف نہیں دیتے تھے کیونکہ ان کے لوٹنے کے لئے بجایہ جانے کے لئے راستوں کی سہولت تھی پس اس نے بجایہ کو ایک قلعہ اور اپنی حکومت کا دارالخلافہ بنا دیا اور اس کے محلات کی تجدید کی اور اس کی جامع مسجد کو مضبوط کیا اور یہ منصور عمارتوں کا بہت شوقین تھا اس نے بنی حماد کی حکومت کو مہذب بنایا اور عمارات کے قلعے بنانے کے پیچھے پڑ گیا اور کارخانے اور محلات بنائے اور باغات میں پانی جاری کئے اور اس نے قلعہ میں

تلمسان کی طرف بڑھا [illegible] اور شہر کا محاصرہ کیا اور بجایہ میں قصر الخلافۃ اور قصر [illegible] بنایا اور اس کا نام [illegible] رکھا ۔ یہ قسطنطینہ کا والی تھا اور اس نے منصور کی حکومت کے آغاز سے روگردانی کر کے اپنے لئے مخصوص کرنے کا ارادہ کیا تو اس نے اس کی طرف بلکین بن [illegible] کو [illegible] عرب کے ساتھ بھیجا اور اسے قسطنطینہ اور بونہ کی امارات دی گئی تھیں ۔ اس نے [illegible] کو گرفتار کر کے قصر کی طرف بھجوا دیا اور وہ [illegible] اپنے بھائی ابن [illegible] کے ہاں [illegible] کی طرف بھیج دیا ۔ یہ [illegible] کی وفات تک [illegible] اس نے اپنے بیٹے اور [illegible] کو [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس نے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اپنی حکومت پر قابض ہو گیا اور منصور کو [illegible] تو اس نے اسے قسطنطینہ میں قید کر دیا پھر قسطنطینہ کی [illegible] فوجوں سے جنگ کی اور ابن ابی [illegible] کے حالات گزر چکے ہیں تو وہ بونہ اور اس کے قلعہ کی طرف گیا اور وہاں پر قابض ہو گیا اور اسمٰعیل بن [illegible] قسطنطینہ میں رہ گئے جو [illegible] کے ساتھ [illegible] اور سلطان منصور کا [illegible] میں اپنے تخت پر [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] پر قابض ہو گیا اور تھا اور اس کی اپنے قلعے میں قیام پذیر رہا اور [illegible] قسطنطینہ پر حملہ آور ہوتا رہا [illegible] فوجوں نے اس کی طرف آ کر اس کے قلعہ میں اس کا محاصرہ کر لیا پھر اس پر [illegible] سے [illegible] منصور کی قوم بھی اور ان کی سرداری [illegible] کے پاس تھی [illegible] اس کا محاصرہ [illegible] تھا اور ان کے [illegible] کے درمیان [illegible] تھی اور اس کی ایک بیٹی دوسری [illegible] کی تھی اور دوسری منصور کے پاس تھی اور وہ باپ اس کے اور ان دونوں کی قوم کے درمیان تھے رہے ۔ یہ اتفاق تو منصور نے بنی [illegible] صنہاجہ کی [illegible] کے ساتھ [illegible] جنگ کی اور ماخوخ نے بھی اس کے مقابلہ میں [illegible] کی اور [illegible] کے ساتھ اس سے جنگ کی [illegible] منصور شکست کھا کر بجایہ کی طرف گیا اور ماخوخ کی بیٹی کو جو اس کی بیوی تھی قتل کر دیا اور ماخوخ اور ان کے درمیان نفرت مستحکم ہو گئی اور [illegible] سے تلمسان کے امرا کی [illegible] اور انہیں بلاد صنہاجہ کے خلاف [illegible] ابھارا [illegible] اس کی وجہ سے منصور کا تلمسان پر [illegible] اور [illegible] جب مغرب پر یوسف بن تاشفین نے قبضہ کیا اور اس کی حکومت [illegible] مضبوط ہو گئی تو [illegible] تلمسان کی حکومت کی طرف گیا اور [illegible] میں اس پر غالب آ گئی [illegible] منصور نے اس پر چڑھائی کی اور اس کی [illegible] ماخوخ کے قلعوں کو تباہ کر دیا اور اس کا [illegible] تو اس نے اس کی طرف یوسف بن تاشفین کو [illegible] اس سے صلح کی [illegible] مراکش کو [illegible] اپنے بیٹے امیر عبداللہ کو بھیجا تو مراکش [illegible] کے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] چلے گئے [illegible] اور اس نے [illegible] کر لیا اور اسے فتح کر لیا پھر اس نے [illegible] اسی طرح فتح کر لیا اور [illegible] معاف کر دیا [illegible] باپ کے پاس الجزائر آ گیا پھر ان کے اور ماخوخ کے درمیان جنگ ہوئی اور اس کا بھائی [illegible] ماخوخ تلمسان چلا گیا اور [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کی مدد کی اور انہوں نے الجزائر میں [illegible] ان سے جنگ کی اور [illegible] تلمسان تاشفین بن [illegible] وہ [illegible] اسے فتح کر لیا اور منصور [illegible] میں [illegible] کے ساتھ قیام [illegible] اور [illegible] میں سے [illegible] اور [illegible] کے قتل سے [illegible] کو معاف کر دیا اور [illegible] میں [illegible]

کے ساتھ تلمسان سے جنگ کرنے گیا اور اس علاقہ سے جنگ کی اور اپنے آگے فوج بھیجی اور خود ان کے پیچھے آیا اور تاشفین تلمسان کو چھوڑ کر تاہرٹ کی طرف چلا گیا اور منصور کی فوجوں نے اس سے جنگ کر کے اسے شکست دی اور وہ جبل صخرہ کی طرف آ گیا اور منصور کی فوجوں نے تلمسان میں فتنہ و فساد بپا کر دیا پس وہ اس کی طرف چلی گئیں اور اس نے ان کے خیمے کی تقسیم کی اور اسی دن کی صبح ان سے چلا گیا اور قلعہ کی طرف لوٹ آیا اور اس کے بعد تاہرت میں خونریزی کی اور انہیں اعراب اور مغرب اوسط کے نواح میں بھگا دیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور اس کے نواح میں خونریزی کی اور اس کی فوجوں نے ان کے قبائل پر غلبہ پا لیا پس وہ ان کے مضبوط پہاڑوں مثلاً بنی عمران اور بنی تازروت اور منصوریہ اور جبل ... اور جزائر ... میں چلے گئے اور اس کے اسلاف بہت لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیتے تھے اور وہ ان کے مقابلہ میں مضبوط ہو جاتے تھے پس اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور جب مرابطین نے اندلس پر قبضہ کیا تو معز الدولہ بن صمادح مریہ سے ان سے آگے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور منصور کا مہمان بنا اور اس نے اسے ... میں جاگیر دی اور اسے وہاں آباد کیا اور وہ وہیں فوت ہو گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا بادیس کا حاکم بنا جو بڑا شجاع تھا اور بڑا ... تھا پس اس نے اپنے باپ کے وزیر عبدالکریم بن سلیمان کو اپنی ولایت کے آغاز ہی میں برطرف کر دیا اور قلعہ سے نکل کر بجایہ چلا گیا اور بجایہ کے ... سہام کو بھی برطرف کر دیا اور ایک سال حکومت کرنے سے قبل ہی وفات پا گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی عزیز حاکم بنا جسے اس نے جزائر سے معزول کر دیا تھا اور جبل کی طرف جلا وطن کر دیا تھا پس قائد علی بن حمدون اس سے الگ ہو گیا اور اس نے انتظام و اکرام کیا ... اور لوگوں نے اس کی بیعت کی اور اس نے زناتہ سے صلح کر لی اور ماخوخ سے رشتہ داری کر کے اس سے اپنی بیٹی بیاہ دی اور اس کی حکومت لمبا عرصہ رہی اور اس کا زمانہ امن و آشتی کا زمانہ تھا اور علماء اس کی مجلس میں مناظرے کرتے تھے اور اس کے بحری بیڑوں نے جربہ سے جنگ کی اور وہاں کے لوگوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے تونس سے جنگ کی اور وہاں کے حاکم احمد بن عبدالعزیز نے اس سے صلح کر لی اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کے زمانے میں عربوں نے قلعہ پر حملہ کیا اور وہ غارت گری کرتے تھے۔ پس انہیں قلعہ کے باہر جو کچھ ملا اسے لے گئے اور ان کا فساد بہت بڑھ گیا اور اہل قلعہ نے ان سے جنگ کی تو وہ ان پر غالب آ گئے اور انہیں ملک سے نکال دیا۔ پھر عرب چلے گئے تو عزیز کو اطلاع ملی تو اس نے اپنے بیٹے یحییٰ اور اپنے قائد علی بن حمدون کو ایک عظیم فوج کے ساتھ بھیجا۔ پس وہ قلعہ میں آیا اور حالات کو پرسکون بنایا اور عربوں کو امان دی اور انہیں راضی کیا۔ اور ان کی ناراضگی کو دور کیا اور عزیز کے عہد میں یحییٰ اپنی فوج کے ساتھ بجایہ واپس آ گیا اور اسی طرح موحدین کا مہدی مشرق سے واپس آتے ہوئے ۵۱۲ھ میں بجایہ پہنچا اور اس نے وہاں سے بری باتوں کا قلع قمع کیا اور عزیز کے پاس اس کی شکایت کی گئی اور اس نے اس کے متعلق سازش کی تو وہ صنہاجہ کے بنی وریاگل کی طرف چلا گیا۔ جو وادی بجایہ میں رہتے تھے پس انہوں نے اسے پناہ دی اور وہ ان کے پاس ٹھہرا اور کچھ عرصہ وہاں رہا اور ... پڑھاتے تھا اور عزیز نے اسے طلب کیا تو انہوں نے اسے روک لیا اور اس کی حفاظت میں جنگ کی یہاں تک کہ وہ ان سے مغرب کی طرف چلا گیا اور عزیز ۵۱۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا یحییٰ حکمران بنا اور کمزوری کی حالت میں اس کا زمانہ لمبا ہو گیا اور وہ عورتوں کا مغلوب تھا اور حکومت کے چلانے رہنے کے وقت بھی قبائل صنہاجہ میں شکار کھیلنے کا شوقین تھا اور اس نے نیا

حکم جاری کیا اور اس کی تعمیل کی گئی [illegible] اس کے ادب کی وجہ سے اسے جاری نہیں کیا اور اس نے [illegible] لکھا
اور اس کا مصحف [illegible] تھا جس کی تین جلدیں تھیں اور ہر جلد میں ایک [illegible] تھا اور ایک جلد کا [illegible] آیت [illegible] واتقوا یوما
ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت وھم لا یظلمون ﴿﴾ اور [illegible] تھیں [illegible] الفاظ
[illegible] من الاخر [illegible] الحمد [illegible] اور دوسرے جلد کا [illegible] تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم [illegible]
[illegible] بنایا گیا اور اس کی [illegible] ابو عبداللہ [illegible] نام [illegible] ابو [illegible] لکھا ہوا تھا اور [illegible] میں اس
کی [illegible] کے لئے قلعہ میں پہنچا اور جو کچھ وہاں تھا اسے اٹھا کر لے گیا اور [illegible] ابن مروان نے اس کے خلاف بغاوت کی تو
اس نے اس کی طرف [illegible] بن علی بن محمد [illegible] کو بھیجا [illegible] تو اس نے اسے [illegible] سے فتح کر لیا اور ابن مروان
کو گرفتار کر لیا اور [illegible] اس کے [illegible] بھیج دیا تو اس نے اسے الجزائر میں قید کر دیا اور وہ اس کی قید ہی میں فوت ہو گیا اور [illegible] کہتے
ہیں کہ اسے قتل کر دیا تھا اور [illegible] طرف سے اپنے بیٹے [illegible] کو بھیجا تو اس نے [illegible] فتح کر لیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] میں جنگ کی تو
[illegible] کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] پر [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کے حاکم کا قصد کیا
تو اس نے اسے الجزائر بھیج دیا [illegible] اس کے بھائی [illegible] تک [illegible]
کیا [illegible] الجزائر [illegible] کیا تو [illegible] حسن کو [illegible] اور اس نے [illegible] تو اس نے اپنی
امان دی اور [illegible] اپنے بھائی [illegible] کو موحدین سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اسے شکست ہوئی اور موحدین
نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] چلا گیا جہاں سے وہ [illegible] تھا۔ پھر وہ [illegible] آیا اور اپنے
بھائی [illegible] کا مہمان بنا تو اس نے [illegible] سے [illegible] آخر وہ چلا گیا اور
اپنے بھائی حسن کے ہاں مہمان اترا [illegible] اس نے ان کے لئے حکومت سے علیحدگی اختیار کر لی اور اسی اثنا میں موحدین [illegible]
میں [illegible] داخل ہو گئے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور قلعہ [illegible] کر دیا گیا۔ پھر یحییٰ
نے [illegible] میں عبدالمومن کی بیعت کر لی اور قسطنطینہ کو چھوڑ دیا اور اس نے اپنی جان کی امان کی شرط لگائی [illegible] پوری کر دی
اور [illegible] مراکش لا کر [illegible] وہ [illegible] میں منتقل ہو گیا اور [illegible] میں سکونت اختیار کر لی اور [illegible] سال فوت
ہو گیا اور [illegible] کہا جاتا ہے کہ حارث صقلیہ کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] کے حاکم سے مدد طلب کی تو اس نے اس کی حکومت کے متعلق
ان کی مدد کی اور [illegible] پر قابض ہو گیا پھر [illegible] موحدین نے غلبہ پایا اور [illegible] کو قتل کر دیا اور بنی حماد کی
حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور [illegible] کے قبائل میں سے [illegible] باقی [illegible] کی
طرف منسوب ہوتے ہیں اور اس عہد میں [illegible] میں شمار ہوتے ہیں اور [illegible] حکومت کے [illegible]
میں [illegible] ہے۔

واللہ وارث الارض ومن علیہا

باب : ۲۰

بنی حبوس بن ماکسن

ان کا تعلق غرناطہ اندلس سے ہے جب صنہاجہ کے بادیس بن منصور بن بلکین بن زیری بن مناد نے افریقہ میں حکومت قائم کی تو حماد اور اس کے چچوں نے مطالبات کئے ہجرت میں [illegible] بادیس زیری بن عطیہ زناتہ بادشاہ کی اطاعت پر آ گئے سے صنہاجہ کی عملداری تک زناتہ کی فوج کے ساتھ گیا۔ ہجرت میں ۳۹۱ھ اور بادیس نے اپنی فوج محمد بن ابی العرب کی [illegible] کے لئے بھیجی۔ ذی الحجہ ہجرت میں ان کا مقابلہ ہوا اور صنہاجہ کو شکست ہوئی تو بادیس خود ان سے جنگ کرنے گیا۔ فلفول بن سعید بن خزرون حاکم طبنہ ان کا مخالف ہو گیا۔ پھر زیری بن عطیہ اس کے آگے بھاگ گیا اور مغرب کی طرف واپس آ گیا اور بادیس بھی واپس آ گیا اور اپنے چچا [illegible] اور زیری کو اشیر میں اتارا اور اس کے بھائی [illegible] کے ساتھ چھوڑ دیا اور وہ زاوی، جلال، عرم اور معنین تھے اور انہوں نے صنہاجہ میں بادیس کی مخالفت کرنے اور اس کے خلاف خروج کرنے پر اتفاق کر لیا۔ جب انہوں نے حماد [illegible] جو کچھ اس کے پاس تھا اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] ابوالبہار بن زیری بھی یہ لوگ بادیس کے ساتھ تھے تو انہیں اپنی جان کا خوف پیدا ہوا تو ان کے ساتھ مل گیا اور وہ مخالفت میں اکٹھے ہو گئے اور بادیس الفلفول بن خزرون کی جنگ میں مشغول تھا تو بھی ان کے فساد اور خرابی کا معاملہ وسیع ہو گیا اور اس نے حماد کو ان تک بھیج دیا اور انہوں نے اس سے معاہدہ کر لیا پھر ابوالبہار ان سے بادیس کی طرف واپس آ گیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اس کے لئے [illegible] کی۔ پھر وہ [illegible] میں حماد کی طرف واپس چلے گئے اور اس نے ان سے جنگ کر کے ان کو شکست دی اور ماکسن اور اس کا بیٹا قتل ہو گئے اور زاوی ساحلی علاقے میں [illegible] جبل شنون میں پناہ لی اور سمندر پار کر کے اندلس میں اپنے بیٹوں، بھتیجوں اور خواص کے پاس چلا گیا اور منصور بن ابی عامر کے ہاں مہمان اترا جو صاحب حکومت و خلافت تھا تو اس نے ان کی بہت اچھی طرح مہمان نوازی اور عزت افزائی کی اور ان کو اپنے لئے منتخب کر لیا اور خلافت پر تسلط قائم کرنے کے لئے انہیں حکومت کے خواص اور دوستوں میں شامل کر لیا اور انہیں زناتہ کے طبقات اور بربر کے [illegible] میں شامل کر دیا۔ جنہوں نے اپنی حمیت کے ساتھ جو سلطانی اور اموی فوجوں اور قبائل عرب سے تھی۔ [illegible] کی [illegible] اندلس میں صنہاجہ کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس کی امارت بوسیدہ ہو گئی اور اس کے بعد انہوں نے منصور بن ابی عامر اور اس کے بیٹوں مظفر اور ناصر کی حکومت کو اپنے کندھوں پر اٹھایا اور جب ان کی امارت کا خاتمہ ہو گیا اور ان کی حکومت کمزور ہو گئی اور اندلس میں بربریوں اور وہاں کے

باشندوں کے درمیان فتنہ پیدا ہو گیا تو زاوی نے ان جنگوں میں خوب شاندار کام کیا اور قرطبہ میں اس نے اس کی ضرب بگی تو مزور سب زناتہ اور بربریوں نے جنگ کی اور اپنے خلیفہ المستعین سلیمان بن الحکم بن سلیمان بن ناصر کے پاؤں جمائے جس کی انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں پھر وہ قرطبہ میں زبردستی داخل ہو گئے اور اس کے عام باشندوں کی بیخ کنی کی اور اس کے خاص پروردہ دین صاحب عزت لوگوں پر الزامات لگائے پس لوگوں نے اس بارے میں واقعات بیان کئے اور قرطبہ کو لوٹنے کے بعد زاوی اپنے باپ زیری بن مناد کے سر کے پاس پہنچ گیا۔ جسے قصر قرطبہ کی دیواروں کا خالق تصور کیا جاتا ہے پس وہ اسے وہاں سے اٹھا کر اپنی قوم کے پاس لے آیا تاکہ اسے اس کی قبر میں دفن کرے پھر اس میں سے بنی حمود اور ادریس کو شوکت حاصل ہوئی اور بربریوں کی حکومت پراگندہ ہو گئی اور اندلس میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور اس کی چوٹیاں فتنے سے لبریز ہو گئیں اور بربری رؤسا اور ارباب حکومت نے نواحی امصار میں پہنچ کر ان پر قبضہ کر لیا اور صنہاجہ البیرہ کی جانب سمٹ گئے اور اس کے مضافات پر ان کا قبضہ تھا اور زاوی ان دنوں بربریوں کا دست و بازو بنا ہوا تھا۔ پس اس نے غرناطہ میں اتر کر اسے دارالسلطنت بنا لیا اور اپنی قوم کی پناہ گاہ بنا لیا پھر اس کے دل میں ایام جنگ میں اندلس میں بربریوں کے برے انتقام کی بات آئی اور اپنے عمل کے انجام سے ڈر گیا اور حکومت نے بھی اس کی بات کو مان لیا۔ تو اس نے افریقہ کا ارادہ کر لیا اور ۴۱۰ھ میں حکومت کی عدم حاضری کے بعد قیروان میں اپنی قوم کے پاس واپس چلا گیا اور اس نے المعز بن بادیس کو جو اس کے بھائی بلکین کا پوتا تھا افریقہ سے بھی بڑی وسیع مملکت اور زیادہ تعداد والی حکومت دی پس المعز نے بھی اس سے خوب حسن سلوک کیا اور اسے حکومت کا سب سے بڑا رتبہ دیا اور اسے بچوں اور قرابت داروں سے بھی مقدم کیا نیز اسے اپنے محل میں اتارا اور بیویوں کو اس کی ملاقات کے لئے باہر نکالا گیا جاتا ہے کہ وہ اس کی ایک ہزار بیوی کو ملا تین میں سے کوئی بیوی اس کے لئے علاج تھی اور ابراہیم کو اس کی قبر میں دفن کر دیا اور اس نے اپنے بیٹے کو غرناطہ میں اپنا جانشین بنایا اور اہل غرناطہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے حبوس کی جو تب سے اس کے برادر حبوس بن ماکسن بن زیری کو اس کی عملداری کے ایک قلعے میں تھا بھیجا پس وہ جلدی سے ان کے پاس آ گیا اور غرناطہ میں اترا تو وہ اس کے مخالف ہو گئے اور اس کی بیعت کی۔ پس وہ وہاں پر بادشاہ ہو گیا۔ جو اندلس میں جماعتوں کے بڑے بادشاہوں میں سے تھا یہاں تک کہ ۴۲۸ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بادیس بن حبوس حکمران بنا جس کا لقب مظفر تھا اور وہ بیعت میں آل حمود سے مراد مالقہ کے قرطبہ سے تخلف کے بعد ان کی دعوت کو قائم کرتا رہا اور عامری نے ۴۲۹ھ میں اس پر چڑھائی کی تو بادیس نے غرناطہ کے باہر اس سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کا دور حکومت لمبا ہو گیا اور سب جماعتوں کے بادشاہوں نے اس کی مدد کو بے ہاتھ بڑھائے اور جن لوگوں نے اس سے مدد طلب کی ان میں محمد بن عبداللہ البرزالی بھی تھا جس نے اس سے اس وقت مدد طلب کی جب اسمٰعیل بن قاضی بن عباد نے اپنے باپ کی فوجوں کے ساتھ اس کا محاصرہ کر لیا تھا۔ پس بادیس نے خود بھی اور اس کی قوم نے بھی اس کی مدد کی اور ۴۳۱ھ میں اس کے اور قرمونہ کی طرف ابن بقیہ کے ساتھ اور ادریس بن حمود کا جرنیل جو مالقہ کا حکمران تھا گیا اور یہ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے اور اسماعیل بن قاضی بن عباد نے جو اپنے باپ کی فوجوں کے سرکردہ تھا ان کو نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا پس اس نے ان کا

تعاقب کیا اور بادیس کو اس کی قوم میں آ ملا پس وہ آپس میں لڑ پڑے اور اسماعیل کی فوج بھاگ گئی اور اسے بے یار و مددگار چھوڑ گئی تو صنہاجہ نے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر ابن حمود کے پاس لایا گیا اور قادر بن ذوالنون حاکم طلیطلہ بھی ابن عباد اور اس کے مددگاروں کی زیادتیوں کو دور کرنا چاہتا تھا اور بادیس وہ شخص ہے جس نے غرناطہ کو شہر بنایا اور اس کی حد بندی کی اور اس کے محلات اور قلعوں اور عمارات اور کارخانوں کو بلند اور مضبوط کیا جن کے آثار اس عہد تک باقی ہیں اور ۴۴۹ھ میں بنو حمود کے خاتمہ کے بعد مالقہ پر غالب آ گیا اور اسے بھی اپنی مملکت میں شامل کر لیا اور ۴۶۷ھ میں فوت ہو گیا اور مغرب میں مرابطین کی حکومت نمایاں ہو گئی اور یوسف بن تاشفین کی سلطنت مضبوط ہو گئی پس اس کے بعد اس کا پوتا عبداللہ بن بلکین بن بادیس حکمران بنا اور مظفر غالب آ گیا اور اس نے اپنے بھائی تمیم کو مالقہ کی امارت دے دی اور مالقہ کی امارت یوسف بن تاشفین کے اندلس جانے تک تمیم رہی جیسا کہ ہم اس کے حالات میں اس کا تذکرہ کریں گے اور وہ غرناطہ میں ۴۸۳ھ میں اترا اور اس نے عبداللہ بن بلکین کو گرفتار کر لیا اور اس کے اموال و ذخائر کا صفایا کر دیا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی تمیم کو بھی مالقہ سے لا کر ملا دیا اور ان دونوں کے ساتھ اندلس گیا اور اس نے عبداللہ اور تمیم کو سوس اقصیٰ میں اتار دیا اور انہیں جاگیریں دیں۔ یہاں تک کہ یہ اس کی حکمرانی میں ہی فوت ہو گئے اور بنو ماکسن بن زیری عہد میں بجایہ کے حکمرانوں میں سے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ وہ ان کی اولاد میں سے ہیں۔ پس بلکانہ کی حکومت صنہاجہ افریقہ اور اندلس سب میں ہی ختم ہو گئی۔

باب: ۲۱

ملثمین

یہ صنہاجہ کا دوسرا طبقہ ہے انہیں مغرب میں حکومت حاصل تھی۔ یہ لوگ جنوب میں صحرائی ریگستانوں کے پیچھے بہت دور مقامات میں رہتے ہیں اور بے شمار زمانوں سے یہیں رہ رہے ہیں جن کے آغاز کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہے وہ سبزہ زاروں سے صحراؤں میں چلے گئے اور وہاں اپنی مراد کو پالیا اور تمدن کی تنگ زندگی کو خیرباد کہہ دیا اور ان کے بدلے میں انہوں نے چوپایوں کا دودھ اور گوشت حاصل کر لیا۔ یہ لوگ آبادی سے دور رہنا پسند کرتے تھے اور علیحدگی سے مانوس تھے اور کسی کے غلبے سے وحشت محسوس کرتے تھے۔ پس وہ حبشہ کے سبزہ زار کے پڑوس میں اترے اور بلاد سوڈان اور بلاد بربر کے درمیان روک بن گئے اور انہوں نے ڈھاٹا (نقاب) کو قوموں کے درمیان اپنا امتیازی شعار بنا لیا اور ان علاقوں میں چلے گئے اور کثرت ہو گئے اور گدالہ سے ان کے متعدد قبائل بن گئے یعنی لمتونہ، مسوفہ، وتریکہ، تارکا، زغاوہ اور لمطہ جو صنہاجہ کے بھائی ہیں یہ سب قبائل مغرب میں بحر محیط کے درمیان سے طرابلس اور برقہ کی طرف غدامس تک آباد ہیں۔

اور لمتونہ کے بھی بہت سے بطون ہیں۔ جیسے بنو ورتنطق، بنو زمال، بنو صولان اور بنو ناسجہ اور صحرا میں ان کا وطن کاکدم کے نام سے مشہور ہے اور یہ سب مغرب کے بربروں کی طرح مجوسی دین کے حامل تھے اور یہ ہمیشہ سے ان میدانوں میں رہ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ فتح اندلس کے بعد یہ اسلام لائے ہیں اور لمتونہ کو ان میں سرداری حاصل تھی اور انہیں عبدالرحمن بن معاویہ الداخل کے زمانے سے بڑی سلطنت حاصل ہوئی جسے وراثت میں ان کے بادشاہوں نے حاصل کیا۔ جن میں تلاکاکین، ورتکا، وارا تن بن ورتنطق جو ابوبکر بن عمر کا دادا ہے وہ ان کی حکومت کے آغاز میں ... ان کا ایک بادشاہ تھا اور ان کی عمریں اسی سال تک طویل ہوئی ہیں اور انہوں نے ان صحرائی علاقوں پر قبضہ کیا اور وہاں پر رہنے والی سوڈانی قوم سے جہاد کیا اور انہیں اسلام لانے پر آمادہ کیا۔ پس ان میں سے بہت سے لوگوں نے دین کو قبول کر لیا اور دوسروں نے جزیہ دے کر ان سے بچاؤ اختیار کیا۔ پس انہوں نے ان سے جزیہ قبول کر لیا [illegible]

ابن ابی زرع کا بیان ہے کہ لمتونہ میں سب سے پہلے تیولوتان نے صحرا پر قبضہ کیا اور صحرائی علاقوں کی اطاعت حاصل کی اور سوڈان کے بادشاہوں سے ٹیکسوں کا تقاضا کیا اور وہ ایک لاکھ اونٹوں پر سواری کیا کرتا تھا اور اس کی وفات ۲۲۲ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کے بیٹے تمیم نے ۳۰۶ھ تک ان کی حکومت سنبھالی اور صنہاجہ نے اسے قتل کر دیا اور ان کی حکومت

پراگندہ ہوگئی۔

اور دوسرے لوگوں کا بیان ہے جن میں سب سے زیادہ مشہور تیجر اور ابن ابی الحسن بن حاجب ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ وہاں روایت کرتے ہیں کہ ابن ہزار نے عبدالرحمن ناصر اور اس کے بیٹے حکم المستنصر کے زمانے میں چوتھی صدی میں تمام صحرا پر قبضہ کرلیا اور عبداللہ اور اس کے بیٹے ابو عامر جو قشالے شبیہ میں سے تھے کہتا ہے کہ اس زمانے میں وہ ایک بادشاہ کا محکوم تھا اور اس کی عملداری دو ماہ کی مسافت تک تھی اور بیس سوڈانی بادشاہوں نے اس کی اطاعت کی ہوئی ہے جو یہ جزیہ دیتے تھے اور اس کے بعد اس کے بیٹے بادشاہ بنے پھر اس کے بعد ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی اور ان کی سلطنت برباد ہو گئی۔ ابن ابی زرع بیان کرتا ہے کہ تمیم بن یلاتان کے ایک سو بیس سال بعد ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی یہاں تک کہ محمد بن تیفاوت جو تارشت لمتونی کے نام سے مشہور ہے ان میں کھڑا ہوا تو انہوں نے اس پر اتفاق کرلیا اور وہ اہل حق سے محبت کرنے والا دیندار اور صالح آدمی تھا اور اس نے حج بھی کیا اور وہ ایک جنگ میں اپنی سرداری کے تیسرے سال فوت ہوگیا اور ان کی حکومت اس کے داماد یحییٰ بن ابراہیم کدالی اور اس کے بعد یحییٰ بن عمر کو ملی۔ ہم پہلے اس بات کا ذکر کر چکے ہیں کہ مغرب اور اندلس میں ان کی حکومت تھی اور ہم اس کے جو افریقہ میں ترتیب کے ساتھ اس کا ذکر کرتے رہا

لمتونہ میں سے مرابطین کی حکومت کے حالات اور دونوں کناروں میں جو سلطنت انہیں حاصل تھی اس کا تذکرہ اور اس کے آغاز و انجام کا بیان

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ملثمین اپنے صحراؤں میں رہتے تھے اور مجوسی دین کے پیروکار تھے یہاں تک کہ تیسری صدی میں ان میں اسلام کا ظہور ہوا اور انہوں نے اپنے پڑوسی سوڈانیوں سے جہاد کیا اور انہیں اپنا مطیع بنایا اور حکومت ان کے لئے مجتمع ہوگئی پھر وہ لوگ پراگندہ ہو گئے اور ان میں سے ہر بطن کی سرداری ایک گھرانے میں تھی اور لمتونہ کی سرداری بنی ورتانطق بن منصور بن مصالہ بن منصور بن مزالت بن امیت بن رتمال بن تلمیت میں تھی جو لمتونی تھا اور جب سرداری یحییٰ بن ابراہیم کدالی کو ملی تو اس کی بنی ورتانطق سے رشتہ داری تھی اور انہوں نے اپنی حکومت کے بارے میں ایک دوسرے کی مدد کی اور یحییٰ بن ابراہیم اپنی قوم کے روساء میں حج کرنے کے لئے ۴۴۰ھ میں باہر گیا اور واپسی پر یہ لوگ قیروان میں مالکی مذہب کے شیخ ابو عمران فاسی سے ملے اور ان سے علم حاصل کیا اور جو کچھ یحییٰ کی سرداری کے بارے میں کہا انہوں نے اسے نصیحت جانا اور ان کے ساتھ اس کا ایک شاگرد ہوتا تھا جس سے وہ اپنے عقائد اور مسائل میں رجوع کرتے تھے۔ پس اس نے ان کی رغبت کو دیکھتے ہوئے اپنے شاگرد کو بھی خیر کی امید پر ان کے ساتھ کر دیا انہوں نے اپنے علاقے کے قیام کو بہتر خیال کیا اور ابو عمران فاسی نے ان کے لئے وجاج بن زلو اللمطی کو مراسلہ لکھا اور اسے وصیت کی کہ وہ ان کے لئے ایسا آدمی تلاش کرے جس کے دین اور فقہ پر انہیں اعتماد ہو اور وہ اپنی معاش کے بارے میں اپنے آپ کو اس علاقے کی مجبوب کے مطابق ڈھال لے تو اس نے ان کے ساتھ عبداللہ بن یاسین بن مکی الجزولی کو بھیجا اور وہ انہیں قرآن کی تعلیم دینے لگا اور ان کے لئے دین کو قائم کرنے لگا پھر یحییٰ بن ابراہیم فوت ہوگئے اور ان کی حکومت پراگندہ ہوگئی اور انہوں نے عبداللہ بن یاسین کو نکال دیا اور اس کے علم کو مشکل خیال کیا اور اس سے

تعلیم حاصل کرنا چھوڑ دیا کیونکہ ان میں تکالیف برداشت کرنی پڑتی تھیں۔ بعض لوگوں نے بھی ان سے اعراض اختیار کیا اور لوٹ [illegible] کے معاملات سے [illegible] فقیہ [illegible] نے ان کے ساتھ [illegible] کو [illegible] کیا اور [illegible] سے نکال دیا تو وہ لوگوں سے الگ ہو کر ایک [illegible] پر جا [illegible] ایک جزیرہ [illegible] جو گرمیوں میں پایاب اور سردیوں میں کشتی پر [illegible] جاتے اور واپس [illegible] آتے [illegible] وہ اس کی [illegible] عبادت کرنے کے لئے داخل ہو گئے اور سب ان کے ساتھ پورا ایک ہزار آدمی ہو گیا تو ان کے شیخ عبداللہ بن یاسین نے انہیں کہا کہ ایک ہزار آدمی قلت کے باعث مغلوب نہیں ہو سکتا اور ہمیں یہاں قیام کرنے کے بجائے [illegible] اور سب لوگوں کو اس بات [illegible] چاہئے [illegible] انہوں نے انہیں نکالا [illegible] نکل گئے [illegible] قبائل [illegible] اور [illegible] تک [illegible] جس نے بھی ان کی بات نہ مانی انہوں نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ ان کے [illegible] قبول کر لیا اور [illegible] پر قائم ہو گئے اور ان سے [illegible] علاقوں [illegible] سے صدقات لینے کی اجازت دی اور ان لوگوں نے ان کا نام مرابطین رکھا اور ان کی امارت [illegible] میں امیر یحییٰ بن عمر لمتونی بھی [illegible] صحرا [illegible] کرنے [illegible] گئے [illegible] اپنے [illegible] انہیں [illegible] تھے [illegible] نے [illegible] سے متعلق تھا۔ جو مسلمانوں کو [illegible] سے بچاتا تھا۔ [illegible] علماء نے [illegible] امراء میں سے تھے اور ان سے انہیں [illegible] کے [illegible] صحرا [illegible] اور [illegible] کی طرف گئے جہاں [illegible] اور [illegible] اپنے ملک سے [illegible] کے لئے قبائل میں آئے [illegible] دونوں کے درمیان جنگ ہوئی اور ان [illegible] کو شکست ہوئی اور وہ قتل ہو گیا اور اس نے اس کی [illegible] اسلامی [illegible] اور [illegible] تھے [illegible] صدقات [illegible] ایک [illegible] صحرا کی طرف [illegible] کا بھائی ابو بکر [illegible] اور اس نے مرابطین کو مغرب کے فتح کرنے کی طرف متوجہ کیا [illegible] فتح کر لیا اور ان کا امیر [illegible] یوسف بن علی مغراوی [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور [illegible] مغراوی حاکم [illegible] کے ہاتھ قتل ہو گیا [illegible] حکومت [illegible] جہاد [illegible] مرابطین [illegible] کی طرف [illegible] ابو بکر بن عمر [illegible] کی امارت [illegible] ان کے ساتھ جہاد کرتا [illegible] سے ان کی دعوت کا آغاز [illegible]

کے ایک سال بعد ہوا پھر ابو بکر نے لواتہ سے جنگ کی اور انہیں بزور قوت فتح کر لیا اور تادلہ میں وہاں کے تمام زناتہ قتل کر دیا اور ابھی اس نے مغرب کی فتح کی تکمیل نہیں کی تھی کہ اسے صحرا میں لمتونہ اور مسوفہ کے اختلاف کی اطلاع ملی جہاں ان کے لڑنے والے [illegible] اور بڑی تعداد قتل ہو گئی۔ پس وہ ان کے اختلاف اور [illegible] کے انتظام کے لئے گیا اور [illegible] حکم دے دیا اور تادلہ میں بلکین بن محمد بن حماد صاحب القلعہ نے مغرب پر چڑھائی کی تو ابو بکر صحرا کی طرف چلا گیا اور اس نے مغرب پر اپنے چچا زاد یوسف بن تاشفین کو امیر مقرر کیا اور اس کے لئے اپنی بیوی زینب بنت اسحاق سے دستبردار ہو گیا اور اپنی قوم کے پاس چلا گیا اور اس نے ان کے درمیان فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کیا اور سوڈانیوں سے جہاد کا دروازہ کھول دیا اور وہ ان کے [illegible] کی قوت سے [illegible] غالب آ گیا اور یوسف بن تاشفین نے مغرب کی اطراف میں قیام کیا اور [illegible] جنگیں [illegible] اور [illegible] پر [illegible] قبول کیا [illegible] اور واپس لوٹ آیا پھر اسی وقت یوسف بن تاشفین اپنے [illegible] کے ساتھ چلا اور اس نے مغرب کے علاقوں کو فتح کر لیا پھر ابو بکر مغرب کی طرف واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ یوسف بن تاشفین نے اسے [illegible] سے [illegible] کر دیا ہے [illegible] اس کے احوال میں اختلاف پایا جاتا ہے اور وہ اسے صحرا کو [illegible] ابو بکر نے [illegible] قبول کیا اور امارت [illegible] اور [illegible] فوت ہو گیا [illegible] اور یوسف نے [illegible] مراکش شہر کی حد بندی کی اور وہاں پر خیموں میں اترا اور مسجد کے اندر [illegible] اموال اور اسلحہ [illegible] کے لئے ایک قلعہ بنایا اور اس کے بعد [illegible] میں اس کے بیٹے علی نے اس کی فصیلوں کی تعمیر کی [illegible] اور یوسف نے [illegible] کو [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] قبائل سے ان کے مواطن [illegible] اور [illegible] مغرب میں [illegible] زناتی قبیلے تھے پھر اس نے مغرب میں مغراوہ اور بنی یفرن اور [illegible] سے مطالبہ [illegible] کی طرف [illegible] کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا اور [illegible] ظلم کے [illegible] دور کیا اور وہ ان سے بہت [illegible] تھے (مؤرخین نے [illegible] ان کی حکومت کے حالات میں [illegible] یہ واقعات بیان کئے ہیں [illegible] سے پہلے اس نے [illegible] میں جنگ کی جہاں پر [illegible] معنصر [illegible] مغراوی تھا [illegible] کا حاکم تھا [illegible] یوسف بن تاشفین نے اس سے جنگ کی [illegible] یوسف [illegible] حاکم [illegible] اس سے [illegible] وہ حاکم [illegible] معنصر مغراوی [illegible] اس سے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کے اس کے مقابلہ میں [illegible] اپنی فوج [illegible] اور یوسف [illegible] کی طرف چلا گیا اور اس نے [illegible] کو فتح کیا [illegible] اور [illegible] وہاں قیام کیا اور اس کے [illegible] حاصل کرنے [illegible] اسے قتل کر دیا پھر [illegible] کے ساتھ مغراوہ [illegible] اور [illegible] فتح کیا اور [illegible] مغراوہ کی [illegible] میں سے جو کوئی وہاں تھا اسے قتل کر دیا اور [illegible] وہاں آ گیا [illegible] میں اسے جنگ کے ذریعے فتح کیا پھر [illegible] کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی اور ان کے بہت سے شہروں کو فتح کر لیا پھر [illegible] کی طرف گیا اور ان سے جنگ کی اور ان کے بہت سے شہروں کو فتح کر لیا اور طنجہ کے قریب جا پہنچا [illegible] حکومت [illegible] حاجب [illegible] میں سے [illegible] امراء [illegible]

[illegible] لئے مجبور تھے۔ پھر وہ [illegible] سے جنگ کرنے کے لئے روانہ ہوا اور معتمد نے اس کے [illegible] کی اطلاع ملی
[illegible] ہو گیا اور اس نے [illegible] کو قتل کر دیا اور یوسف بن تاشفین نے [illegible]
[illegible] کرنے کے لئے [illegible] معتمد نے اس کے راستے میں [illegible] اور اس سے جنگ کی [illegible]
[illegible] اس کی فوج کو منتشر کر دیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے [illegible] اور جب سقوت برغواطی کے
پاس [illegible] امیر یوسف بن تاشفین سے [illegible] اس نے [illegible] کے لئے [illegible] بھیجیں
[illegible] ضرورت کی چیزیں [illegible] اور جنگ کرنے پر اصرار [illegible] تکلیف ہوئی اور
معتمد اپنے [illegible] سے جنگ کرنے کے لئے ایک [illegible] ہلاک ہو گیا اور اس
کے بعد [illegible] قتل ہو گئے [illegible] کے بادشاہ تھے
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے ساتھ جنگ کی اور [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یوسف بن تاشفین [illegible]
[illegible]
[illegible] کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا [illegible]

ہوا۔ پھر انہوں نے مغرب اوسط پر قبضہ کر لیا اور بلاد زناتہ میں چلے گئے اور یعلی بن امیر بادیس پر فتح حاصل کر کے اسے قتل کر دیا اور اپنی جنگ سے واپس لوٹ آئے پھر یوسف بن تاشفین اس کے بعد ساحل الریف کی طرف گیا اور کرسیف، ملیلہ اور ریف کے باقی ماندہ شہروں اور علاقوں کو فتح کیا پھر اس نے تلمسان شہر کو فتح کیا اور وہاں پر موجود مغراوہ کو قتل کر دیا اور امیر تلمسان عباس بن یحییٰ کو بھی قتل کر دیا اور محمد بن تینغمر المسوفی کو وہاں پر مرابطین کی فوجوں کے ساتھ چھوڑا اور وہ مملکت کی سرحدوں گیا اور اپنی فوجوں کے ساتھ اترا اور وہاں سے چلتے ہوئے اس کی جگہ پر [illegible] شہر کی حد تک [illegible] میں سے تھے کا [illegible] ہے پھر اس نے تنس، وہران اور جبل وانشریس اور الجزائر تک فتح کر لیا اور مراکش سے واپس لوٹ کر مغرب اقصیٰ آ گیا اور محمد بن تینغمر اپنی وفات تک تلمسان کا حاکم رہا اور اس کے بعد اس کا بھائی تاشفین حکمران بنا۔ طاغیہ نے سمندر کے پیچھے سے مسلمانوں کو شکست کرنا شروع کر دیا اور وہاں کی طوائف الملوکی سے فائدہ اٹھایا۔ پس اس نے طلیطلہ کا محاصرہ کر لیا جس پر قادر بن یحییٰ بن ذوالنون قابض تھا وہ اس قدر تنگ ہوئے کہ انہوں نے ۴۷۸ھ میں اس سے بچنے کے لئے یہ شہر اس کے حوالے کر دیا۔ [illegible] اس نے اس کے [illegible] کی ایک فوج بھیجی اور اس نے [illegible] اس [illegible] ابن [illegible] کے [illegible] طلیطلہ کے [illegible] قلعہ پر اس پر قبضہ کر لیا۔ طاغیہ الاذفونش [illegible] گیا۔ یہاں تک کہ [illegible] نے [illegible] اور ان کی حکومت نے [illegible] کا محاصرہ کر لیا اور وہاں سے [illegible] کا تقاضا کیا تو انہوں نے [illegible] پھر اس نے مرتبلہ میں جنگ کی اور وہاں پر [illegible] کو قتل میں ڈالا اور اس کا قیام وہاں لمبا ہو گیا اور اس پر قبضہ کرنے کے متعلق اس کی امید بڑھ گئی پھر محمد بن عباد نے امیر المسلمین یوسف بن تاشفین کو خطاب کیا کہ وہ اندلس میں اسلام کی مدد کرے [illegible] اپنا وعدہ پورا کرے اور [illegible] کے سب علماء اور حرمین نے بھی اس سے کہا [illegible] کی اور جہاد کے [illegible] اور اس سے مرابطین کی فوج کے ساتھ اپنے بیٹے المعز کو سبتہ فرضہ مجاز کی طرف بھیجا۔ پس اس نے وہاں جنگ کی اور اسے [illegible] وہاں نے اسے گھیر لیا اور وہ [illegible] ۴۷۷ھ میں بذریعہ صلح اس میں داخل ہو گئے اور اس نے [illegible] کو قتل کر لیا اور بیدار کے قریب کی طرف سے آیا اور اسے باندھ کر قتل کر دیا اور اس کے باپ کو فتح کی اطلاع بھجوا دی۔ ابن عباد نے اپنی جماعت اور مرابطین کے ساتھ سمندر کو پار کیا اور جہاد کے لئے نکلے جب طاغیہ کو ان سے جنگ کی اور ان کے پیچھے [illegible] نے اس کے لئے جزیرہ خضراء کو چھوڑ دیا تاکہ وہ اس کے جہاز [illegible] ہیں پھر اس نے مرابطین کی فوجوں اور قبائل مغرب کے ساتھ سمندر کو پار کیا اور ۴۷۹ھ میں [illegible] اور معتمد بن عباد اور ابن الافطس حاکم بطلیوس نے اس سے جنگ کی اور جلالقہ کے بادشاہ ابن اذفونش نے ان سے جنگ کرنے کے لئے نصرانی قوم کو اکٹھا کیا اور بطلیوس کے نواح میں زلاقہ مقام پر مرابطین سے جنگ کی تو مسلمانوں کو شدید میں اس مشہور فتح نصیب ہوئی پھر وہ مراکش لوٹ آیا اور اشبیلیہ میں محمد بن عیسیٰ بن محمد [illegible] کو انکی مدد کے لئے ایک فوج پیچھے چھوڑ آیا جس کا باپ الحاج کے نام سے مشہور تھا اور اس کے قواعد وہ مشرق اندلس میں طاغیہ کے قلعہ کی مدد کرنے والے تھے جو لیط(?) میں سے تھا اور اس بارے میں اہل اندلس کو مدد آئے تو ابن الحاج نے یوسف بن تاشفین کو جو لیط کا مرابطین کی فوجوں کے ساتھ اس پر چڑھائی کی جس نے سب نصاریٰ کو نہایت بری شکست دی اور وہ بیت کے

محمد بن رشیق کو الگ کر دیا اور مرسیہ تک بھی [illegible] اور علی بن مجاہد نے آگے بڑھ کر [illegible] کی طرف بھاگ گیا اور معتصم بن صمادح کے پاس التجا کی [illegible] اور بلنسیہ کا قاضی ابن جحاف [illegible] قادر بن ذوالنون کے خلاف بغاوت کرتے ہوئے اس کے پاس پہنچا تو اس نے اس کے ساتھ خونریزی کی اور بلنسیہ پر قبضہ کر لیا [illegible] اور قادر [illegible] میں قتل ہو گیا اور [illegible] تک پہنچی تو اس نے بلنسیہ سے جنگ کی اور مسلسل اس کا محاصرہ کیے رکھا یہاں تک کہ [illegible] میں اس پر قبضہ کر لیا پھر مرابطین کی فوجوں نے اسے چھڑا لیا اور یوسف بن تاشفین نے امیر مزدلی کو اس کا حاکم مقرر کیا اور یوسف بن تاشفین [illegible] میں دوبارہ اندلس گیا تو وہاں کے [illegible] نے محسوس کیا کہ وہ اس پر [illegible] ہے تو انہوں نے [illegible] کی [illegible] نہ کی [illegible] ابن عباد نے [illegible] تھے [illegible] کے متعلق [illegible] کا جب [illegible] چلا گیا تو ابن عباد کے سوا سب اس سے [illegible] ہو گئے کیونکہ اس نے اس کی ملاقات میں جلدی کی تھی اور [illegible] بہت لوگوں کے متعلق [illegible] بتایا تو یوسف نے [illegible] فتویٰ [illegible] ابن عباد نے اس عداوت پر [illegible] حاصل کر لی [illegible] دونوں کے درمیان [illegible] اس سے [illegible] بھاگ [illegible] اندلس [illegible] تو [illegible] اور [illegible] مغرب [illegible] اندلس کے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کو [illegible] دیا اور [illegible] اس کی طرف [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ابن الحکیم [illegible] اور اس کے [illegible] یوسف بن تاشفین کی [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے اور [illegible] مغرب کی طرف [illegible] اس سے خوف زدہ [illegible] اور اس کی ملاقات سے [illegible] اور ان دونوں کے درمیان [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible] اور [illegible] بن [illegible] اور [illegible] کے [illegible] یہ بات [illegible] اور اس نے [illegible] امیر یوسف کی اطاعت اور [illegible] چھوڑنے کا [illegible] تو ان کے درمیان [illegible] اور دونوں [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] پر [illegible] اور [illegible] قتل کر دیا اور [illegible] نے اشبیلیہ [illegible] معتمد [illegible] اور اس کا [illegible] اس نے [illegible] سے [illegible] کی اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] اشبیلیہ [illegible] معتمد کو گرفتار کر لیا اور [illegible] اغمات میں [illegible] یوسف بن تاشفین کی [illegible] کی طرف [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کے [illegible] کو قتل [illegible] معلوم [illegible] کے ساتھ [illegible] یوسف بن تاشفین [illegible] اور [illegible] نے [illegible] سال [illegible] کے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ان کے ساتھ [illegible] مسلمانوں [illegible]

بن ابی بکر بن یوسف بن تاشفین ۴۹۳ھ میں آیا تو محمد بن الحاج اور سیر بن ابی بکر اس کے ساتھ تھا اور طوائف الملوک کے ہاتھوں سے اندلس کے تمام علاقے کو حاصل کر لیا اور مستعین بن ہود کے ہاتھ میں اندلس کا [illegible] سبب سے سرقسطہ کے سوا اور کوئی علاقہ باقی نہ رہا اور حاکم طلیطلہ امیر مزدلی نے بھی عیسائیوں سے جنگ کی اور ان کی خوب خونریزی کی اور وہاں تک پہنچا جب ان سے کوئی لڑائی نہ پہنچی تھی۔ پھر واپس آ گیا اور یوسف بن تاشفین کی حکومت میں [illegible] اندلس کا انتظام ہو گیا اور طوائف کی بدنظمی کا خاتمہ ہو گیا کہ [illegible] اور یوسف بن تاشفین مراکش سے [illegible] تک [illegible] ہو گیا اور مرابطین کو پے در پے [illegible] فتوحات ہوئیں اور اس نے امیر المسلمین کا لقب پایا اور مستظہر عباسی خلیفہ بغداد کو مخاطب کیا اور اس کی طرف عبداللہ بن محمد العربی المعافری الاشبیلی اور اس کے بیٹے قاضی ابوبکر [illegible] نے [illegible] سے [illegible] میں بات کی اس کو [illegible] اور خلیفہ سے مطالبہ کیا کہ وہ [illegible] مغرب اور اندلس کی امارت [illegible] تو انہوں نے اسے امارت [illegible] اور یہ بات خلیفہ کے [illegible] لے کر واپس آئے [illegible] امام غزالی اور [illegible] ابوبکر طرطوشی نے اسے عدل [illegible] کرنے اور رعایا سے [illegible] کرنے کی ترغیب دی اور [illegible] کے [illegible] کے مطابق خط بھیجے کہ یوسف بن تاشفین ۴۹۶ھ میں چوتھی بار اندلس آیا اور اس نے [illegible] میں بیان کرتے ہیں کہ [illegible] بن ناصر نے ۴۹۸ھ میں [illegible] سے [illegible] تمیم بن [illegible] سے [illegible] پیدا ہوا تھا اور اس نے اس کے اکثر علاقے فتح کر لیا تھا۔ جب یوسف بن تاشفین [illegible] ۵۰۰ھ میں تاشفین کا انتقال [illegible] واپس گیا اور وہاں [illegible] کی طرف [illegible] ابو محمد بن فاطمہ [illegible] کی امارت دی اور [illegible] ان نے بہت [illegible] اور [illegible] کے [illegible] یوسف فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت کو اس کے بیٹے علی بن یوسف نے سنبھالا۔ یہ بڑا [illegible] بادشاہ تھا اور اس کا دور [illegible] تھا اور اس کی حکومت [illegible] غالب تھی اور وہ اندلس گیا اور اس نے دشمن کے علاقوں میں خوب خونریزی کی اور [illegible] اندلس پر [illegible] اور طلیطلہ [illegible] تمیم کے لئے [illegible] ۵۰۳ھ میں اندلس گیا اور طلیطلہ سے جنگ کی اور [illegible] میں خونریزی کی اور واپس آ گیا اور اس کے بعد [illegible] نے سرقسطہ کو [illegible] لیا اور [illegible] مقابلے میں [illegible] سلطانوں نے شکست کھائی [illegible] کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ [illegible] حکومت [illegible] کر لیا۔ پھر ۵۱۲ھ میں [illegible] اور [illegible] پھر اس کی [illegible] مرابطین کے [illegible] کے ہاتھوں [illegible] کے متعلق بیان ہو چکا ہے علی بن یوسف کی حکومت مستحکم ہو گئی اور اس کی شان [illegible] اور اس نے اپنے بیٹے تاشفین کو ۵۲۲ھ میں غرب اندلس کی امارت [illegible] اور [illegible] غرناطہ اشبیلیہ [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کر دی [illegible] کو مشرقی اندلس کی امارت دی اور [illegible] سے [illegible] میں [illegible] بن [illegible] کے نام سے مشہور ہے مقدم تھا اور اس نے [illegible] مشرقی [illegible] کی امارت دی اور [illegible] اور اس کی حکومت کے [illegible] سال [illegible] مہدی کا ظہور ہوا جو موحدین کی دعوت کا [illegible] تھا اور [illegible]

فوقی اور مقدم لیس تھا جو تعلیم کو عام کرنے والا اور ہدایت دینے والا تھا۔ اس وجہ سے اسے قاضیوں اور فقیہوں کی طرف سے بہت سے نقصان اور تکلیف پہنچی اور امیر علی بن یوسف نے مناظرہ کے لئے بلایا تو وہ اس کی مجلس میں اپنے مد مقابل فقہا پر غالب آ گیا اور پھر وہ بربر کے پاس چلا گیا جو مصامدہ میں سے تھے اور علی بن یوسف نے اس کے خطرہ کو بھانپ لیا اور اس کی تلاش کی اور بربر سے اس کے حاضر کرنے کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا جس پر اس نے ان کی طرف فوج بھیجی تو وہ اس پر فوقیت پا گئی اور جمعیت تیار کر کے اس نے اس کو بنیاد دی اور اس سے دعوت و تبلیغ کی ہم قائم ہوئی جیسا کہ ان کی حکومت کے بعد اس کا ذکر ہوگا اور مہدی ۵۲۴ھ میں فوت ہو گیا اور عبدالمؤمن بن علی الکومی نے جو مہدی کے اصحاب میں سے تھا اور جس نے اس کے متعلق وصیت بھی کی تھی اس کے کام کو سنبھالا اور مصامدہ کا اتفاق ہو گیا اور انہوں نے کئی مراکش سے جنگ کی اور اندلس میں شکست کی ہوا اکھڑ گئی اور موحدین کی حکومت غالب آ گئی اور مغرب کے بربریوں میں ان کی بات مکمل ہو گئی اور علی بن یوسف ۵۳۷ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے تاشفین نے اس کی حکومت سنبھالی اور اندلس کے دونوں امیروں نے اس کی دعوت و اطاعت کی جیسے کہ انہوں نے موحدین کی حکومت و مضبوطی کے وقت کیا تھا۔ پس اس کی شوکت بڑھ گئی اور وہ اس کی تلاش میں اسراف کرنے لگے اور عبدالمؤمن نے جبال مغرب میں ۵۴۰ھ میں جنگ لڑی اور تاشفین اپنی فوجوں کے ساتھ میدان میں نکل گیا۔ یہاں تک کہ تلمسان میں اترا اور عبدالمؤمن اور موحدین نے جبل تغال میں اس کا مقابلہ کیا جو جبل حیطری کی دو چٹانوں کے درمیان ہے اور وہاں اسے یحییٰ بن عبدالعزیز حاکم بجایہ نے اپنے جرنیل طاہر بن کباب کے ساتھ صنہاجہ کی مدد بھیجی اور انہوں نے بڑے شوق کے ساتھ موحدین کی مدافعت کی اور ان پر غالب آ گئے اور طاہر ہلاک ہو گیا اور صنہاجہ نے بھی نے جنگ کی اور تاشفین لب بن میمون کی مصالحت کی اور ان پر غالب آ گئے اور طاہر ہلاک ہو گیا اور صنہاجہ بھاگ نے جنگ کی اور تاشفین لب بن میمون کی مصالحت سے جو بحری بیڑے کا سالار تھا وہران کی طرف بھاگ گیا اور موحدین نے اس کا تعاقب کیا اور محاصرہ کی تاکہ بحری گرفتاری کیا جائے کہ وہ ۵۳۹ھ میں فوت ہو گیا اور مغرب اوسط پر موحدین غالب آ گئے اور انہوں نے لمتونہ سے جنگ کی جو مراکش میں اس کے بیٹے ابراہیم کی بیعت ہوئی تو لوگوں نے اسے کمزور اور عاجز پایا تو وہ بے تدبیر دار ہو گیا اور اس کے چچا اسحاق بن علی بن یوسف بن تاشفین کی بیعت کی گئی۔ اسی طرح موحدین مغرب پہنچے اور تمام بلاد مغرب پر قبضہ کر لیا جس وہ اپنے خواص کے ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا تو موحدین نے انہیں قتل کر دیا اور عبدالمؤمن اور موحدین ۵۴۱ھ میں مراکش میں داخل ہو گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور امرائے لمتونہ اور ان کے مددگاروں سے جنگ کی اور وہ ہر طرف بھاگ گئے اور جزیرہ اندلس میں موحدین کا مجموعہ قائم ہوا اور وہاں بھی شکست ہوئی۔ یہاں تک کہ اس کے بعد انہوں نے افریقہ کی جانب سے سر سے حکومت ہوئی۔ واللہ غالب علی امرہ

باب: ۲۲

مرابطین ابن غانیہ کی حکومت

قابس اور طرابلس میں

مرابطین کے باقی ماندہ لوگوں میں ابن غانیہ کی حکومت کے حالات اور قابس اور طرابلس کی طرف جو اسے ملک وسلطنت حاصل تھی اس کا بیان اور موحدین پر اس کی چڑھائی اور قراقش الغزی کا اس کی مدد کرنا اور اس کا آغاز وانجام

اور مرابطین کی حکومت کا آغاز گدالہ سے ہوا۔ جو صنہاجہ کے قبائل میں سے ہے یہاں تک کہ یحییٰ بن ابراہیم فوت ہو گیا تو ان کا پیشوا امام عبداللہ بن یاسین ان سے اختلاف ہو گیا اور وہ ان کو چھوڑ کر لمتونہ کی طرف آ گیا اور اس نے اپنی دعوت کو چھوڑ دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے زہد وعبادت کو اختیار کر لیا۔ یہاں تک کہ اس نے یحییٰ بن عمر اور ابوبکر بن عمر کے ہاتھ پر بیعت کی اور حق لمتونہ کے سردار کہلاتے تھے۔ سے تھا جواب اس نے دیا اور ان کی قوم کے بہت سے لوگوں نے ان کی اتباع کی اور اس کے ساتھ ہی صنہاجہ کے قبائل نے بھی دعوت قبول کی اور مسوفہ میں سے بہت سے آدمی مرابطین کی دعوت میں شامل ہو چکے تھے اور انہیں اس وجہ سے اس حکومت میں دوستی اور قرب سے حاصل تھا اور یحییٰ مسوفی ان کے جرنیلوں اور بہادروں میں شامل تھا اور یہی وجہ ہے اپنے سرحدی ہونے سے یوسف بن تاشفین کے پاس بھی اسے مقام حاصل تھا اتفاق سے اس نے ایک لڑائی میں لمتونہ کے کچھ آدمیوں کو قتل کر دیا جس پر دونوں قبیلوں نے ایک دوسرے پر حملہ کر دیا اور وہ صحرا کی طرف بھاگ گیا اور یوسف بن تاشفین نے حقوق کا لحاظ کیا اور دوستی اور علی کی ماں غانیہ جب کے بعد اس کی قرابت سے واپس بلا لیا اور اس کا تعلق اپنے گھرانے کی ایک عورت غانیہ سے کر دیا کیونکہ وہ بیوہ تھی۔ جب نے ... کی وصیت کی تھی غانیہ نے یوسف بن تاشفین کی کفالت میں اس سے محمد اور یحییٰ کو جنم دیا اور علی بن یوسف نے ان دونوں کے حق کا پاس کیا اور یحییٰ کو غربی اندلس کی امارت دی اور اسے قرطبہ میں امارت دی اور محمد کو جزائر شرقیہ میورقہ منورقہ اور یابسہ

کی امامت دی اور اس کے بعد [illegible] کی حکومت کا [illegible] نے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] عدالت میں بیان کیا جاتا ہے۔ یحییٰ نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ بن علی بن [illegible] کی اطاعت کا [illegible] [illegible] کی امامت [illegible] اور [illegible] کی اطاعت [illegible] کی وفات تک [illegible] اس کے بعد اس کی حکومت اس کے بیٹے عبداللہ نے سنبھالی [illegible] اس کے بھائی [illegible] اس نے اپنے [illegible] کی وجہ سے قتل [illegible] باپ کے [illegible] اس نے [illegible] کر دیا [illegible] حکومت [illegible] کے بعد [illegible] حکومت سنبھالی اور [illegible] بن عبداللہ [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] کی حکومت سنبھالی [illegible] اور جب [illegible] اس کے بیٹے یعقوب نے حکومت سنبھالی [illegible] اس کے بھائی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے پاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

گیا۔ مگر اسے مرتد کر دیا اور عربوں کے وفد اس کے پاس جمع ہونے لگے تو اس نے ان سے مدد مانگی اور وہ اپنے قبیلوں کے ساتھ آ گئے اور جب منصور کو یہ اطلاع ملی تو وہ جنگ سے واپس آ رہا تھا تو اس نے سید ابوزید بن ابی حفص بن عبدالمومن کی تلاش کے لئے خشکی میں فوجیں بھیجیں اور مغرب اوسط کی امارت دی اور بحری بیڑے کو سمندر کی طرف بھیجا اور اس کا سالار احمد صقلی تھا اور اس نے ابو محمد بن ابراہیم بن جامع کو اس کی امارت دی اور بجایہ سے فوجیں لے کر خارج کیا اور علی بن غانیہ نے یحییٰ بن ابو طلحہ اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اور ان میں سے سید ابوزید کو قابو کر لیا پس اس نے ان کو شلف میں قتل کیا اور اپنے چچا عمر کی مدد کرنے کی وجہ سے معاف کر دیا اور سید بن عائشہ نے طیاہ سے لوگوں کو قیدی بنایا اور فوج نے اس کا تعاقب کیا تو وہ اسے دشمن کے آگے آ گئی اور [illegible] سے جنگ کے بعد بربریوں کے ساتھ اس حالت گرفتار کر لیا جب وہ اسے آگے لے جا رہے تھے اور سید ابوزید کے پاس لے آئے تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور بحری بیڑہ بجایہ کی طرف بڑھا کیا اور اس نے یحییٰ بن غانیہ پر حملہ کر دیا اور وہ اپنے بھائی علی کی طرف بھاگ گیا۔ کیونکہ اس کا قسطنطینیہ کے محاصرہ کے بعد ایک مقام میں گیا تھا اور اس نے قسطنطینیہ کا محاصرہ ترک کر کے اس پر قبضہ کر لیا تھا اور سید ابوزید اپنی فوجوں کے ساتھ بجایہ کے بیرونی راستوں پر اترا اور سید ابو موسیٰ کو اپنی قید سے رہا کر دیا اور پھر دشمن کی تلاش میں چلا گیا پس وہ قسطنطینیہ کو اس پر قبضہ کرنے کے بعد چھوڑ گیا اور صحرا میں ابھی [illegible] اس کے تعاقب میں تھے یہاں تک کہ وہ مقرہ اور نقاوس پہنچ گئے پھر واپس پلٹ گئے اور وہاں اس نے [illegible] سے مدد مانگی اور علی بن غانیہ نے قفصہ کا قصد کیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور توزر اور قفطیلہ سے جنگ کی مگر وہ اسے فتح نہ کر سکا اور طرابلس کی طرف چلا گیا جہاں پر قراقش غزی المظفری موجود تھا اور اس کے جو حالات ابو محمد التیجانی نے اپنے سفرنامے میں لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ صلاح الدین جو کہ مصر کا [illegible] نے اپنے بھتیجے تقی الدین کو مغرب میں بھیجا کہ اس کے لئے جتنے شہروں کو فتح کر سکے [illegible] کے متعلق بھیجنے کے لئے ان میں چار سے لگے اور تقی الدین کے وزراء میں اس کا چچا [illegible] الدین بھی تھا اور مغرب فتح کرنے میں جلدی کی پس وہ اس کے جنگجو دستوں سے دور گئے پھر تقی الدین واپس آ گیا اور قراقش [illegible] کے بعد اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ ایک کام کی وجہ سے واپس آ گیا اور ابراہیم بن قراتکین دار المظفر کے [illegible] آیا تھا [illegible] یوسف بن رزیک صلاح الدین کے لئے چھوڑ کر بھاگ گیا اور قراقش مصر سے چلا گیا اور اس نے اوجلہ فتح کر لیا اور اس میں صلاح الدین اور اپنے آقا تقی الدین کا خطبہ پڑھا اور [illegible] کی فتح کے متعلق لکھا اور [illegible] پر غالب آ گئے اور اس نے فزان پر قبضہ کر لیا اور یہ اس کے چچا محمد بن خطاب بن [illegible] بن منصور بن [illegible] بن خطاب کی بادشاہی تھی اور وہ ان کا آخری بادشاہ تھا اس کا دارالحکومت زویلہ تھا جو زویلہ ابن خطاب کے نام سے مشہور تھا پس اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے مال پر قبضہ کر لیا۔ یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور وہ [illegible] شہروں کو فتح کرتا ہوا طرابلس پہنچا اور ذباب بن سلیم کے عرب اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے ان کے ساتھ جبل نفوسہ پر حملہ کیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور عربوں کے اموال کو چھڑا لیا اور ریاح میں سے ذواودہ کے شیخ مسعود بن زمام نے مغرب سے فرار کے وقت اس سے رابطہ پیدا کیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں اور اس نے ان کے عطیے مقرر کئے اور خود طرابلس اور اس کے ماورا کا بادشاہ بن گیا اور قراقش ارمن میں سے تھا

مظفری اور ناصری بھی کہا جاتا تھا کیونکہ وہ ناصر صلاح الدین کے لئے خطبہ دیتا تھا اور وہ اپنی دو مہروں میں امیر المومنین کا دستخط کرتا تھا اور دوسری مہر کی علامت اپنے خط سے لکھتا تھا اور وہ اس کے آخر میں وثقت باللہ وحدہ لکھا کرتا تھا اور ابراہیم بن قراتکین اس کا ساتھی تھا اور وہ دیوان کے ساتھ قفصہ گیا اور اس نے اس کی تمام منازل پر قبضہ کر لیا اور [illegible] اور قفصہ کو اذیت دی تو انہوں نے بنی عبدالمومن سے انحراف کی وجہ سے اس شہر پر قبضہ کرنے کا موقع دے دیا اور وہ اس میں داخل ہو کر عباسی اور صلاح الدین کے لئے خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ منصور نے اسے فتح قفصہ کے وقت قتل کر دیا جیسا کہ ہم موحدین کے حالات میں اس کا ذکر کریں گے۔

ابن غانیہ کے حالات کی طرف رجوع: اور جب ابن غانیہ طرابلس پہنچا اور قراقش سے ملا تو دونوں نے موحدین کے خلاف مدد کرنے پر اتفاق کیا اور ابن غانیہ کے ساتھ تمام بنی سلیم اور ان کے پڑوس میں رہنے والے علاقہ [illegible] کی طرف مائل ہو گیا اور انہوں نے اسے اپنی حکومت میں شامل کر لیا اور قبائل میں سے جشم، ریاح اور اثبج وغیرہ جو موحدین کی اطاعت سے منحرف تھے۔ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور عرب نے ان کی مخالفت کر کے موحدین کا ساتھ دیا اور وہ بھی قیام ابن علی کی اطاعت میں اکٹھے ہو گئے اور [illegible] لمتونہ اور مسوفہ میں سے اس کی تائید کی ایک جماعت آ ملی اور ان کی حکومت قائم ہو گئی اور ان کا علاقہ [illegible] سے اس کی قوم کا غلبہ ہو گیا اور انہوں نے [illegible] کے لئے [illegible] آلات تیار کئے اور افریقہ کے بہت سے شہروں کو فتح کیا اور ان میں دعوت عباسیہ کو قائم کیا پھر اس نے اپنے بیٹے اور کاتب عبدالبر بن فرسان الاندلسی کو خلیفہ ناصر بن المستضی کے پاس بغداد بھیجا تاکہ اس کی قوم نے جو مرابطین میں سے تھی پہلے جو بیعت و اطاعت کی تھی اس کی تجدید کرے اور اس سے مدد و اعانت بھی طلب کی تو اس نے پہلے کی طرح اسے قوم کی امارت دے دی اور خلیفہ کے دفتر سے مصر و شام کی طرف چٹھی لکھی کہ وہاں پر خلیفہ کا نائب صلاح الدین یوسف بن ایوب ہو گا لیکن وہ مصر آیا تو صلاح الدین نے اسے قراقش کی طرف چٹھی لکھ دی اور دعوت عباسیہ کے قیام پر دونوں متفق ہو گئے اور ابن غانیہ نے [illegible] کے محاصرہ میں اس کی مدد کی اور قراقش نے اسے سعید بن ابی الحسن کے ہاتھ سے فتح کر لیا اور اپنے غلام کو حاکم بنایا اور اس نے اپنے [illegible] کے [illegible] وہاں سے قفصہ پہنچا تو انہوں نے [illegible] جماعت [illegible] تو قراقش نے اس کی مدد کی اور اسے [illegible] فتح کر لیا پھر وہ توزر کی طرف گیا تو قراقش اس کی مدد میں تھا اس نے اسے بھی اسی طرح فتح کر لیا اور جب منصور کو افریقہ میں ابن غانیہ اور قراقش کی [illegible] کی اطلاع ملی تو وہ مراکش سے اس [illegible] کے قلع قمع کے لئے [illegible] مقامات پر انہوں نے غلبہ حاصل کر لیا تھا انہیں بچانے کے لئے [illegible] تونس پہنچا اور وہاں سے ان کے طلب [illegible] روانہ ہوا اور اپنے [illegible] سید ابو یوسف یعقوب بن ابی حفص عمر [illegible] کو بھیجا اور اس کے ساتھ عمر بن ابی زید بھی [illegible] کے [illegible] لوگوں [illegible] ابن غانیہ نے اپنی فوج کے ساتھ ان سے جنگ کی اور موحدین شکست کھا گئے اور ابن ابی زید کی ایک جماعت قتل ہو گئی اور علی بن الرشید اور دوسرے لوگوں کے ساتھ قید ہو گیا اور [illegible] کی املاک ان کے پاس [illegible] سے [illegible] اور لوٹ مار [illegible] تونس پہنچے اور منصور ان کی طرف گیا اور حامہ مطماطہ کے پاس ان پر حملہ آور ہوا [illegible] ابن غانیہ اور قراقش حامہ الحمہ میں بھاگ گئے اور موحدین نے [illegible] قابس [illegible] گیا اور قابس ابن

غانیہ کو چھوڑ کر خالصۃً قراقوش کا ہو گیا۔ یعنی انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان کے سب اصحاب نے بھی فرمانبرداری اختیار کی پھر جب مراقش آئے اور منصور نے توزر کا قصد کیا تو اس میں ابن غانیہ کے جو اصحاب موجود تھے انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور وہاں کے باشندوں نے بھی اطاعت کرنے میں جلدی کی پھر اس نے قفصہ واپس آ کر اس کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور وہاں پر جو فوج تھی قتل ہو گئی اور ابراہیم بن قراتکین بھی قتل ہو گیا اور اس نے دوسرے مددگاروں پر احسان کر کے انہیں رہا کر دیا اور اہل شہر کو امان دی اور ان کی املاک کو مساقاۃ کے حکم میں ان کے پاس رہنے دیا۔ پھر اس نے عرب ہوارہ سے جنگ کی اور ان کو اکٹھا کر لیا یہاں تک کہ وہ اس کی اطاعت پر مستقیم ہو گئے اور ذوالرماح ان دنوں میں بڑا متکبر اور مخالف تھا۔ جشم، ریاح اور عاصم سے قبل مغرب کی طرف بھاگ گیا۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ۵۸۴ھ میں منصور مغرب کی طرف واپس آ گیا اور ابن غانیہ اور قراقوش بھی بلادالجرید پر چڑھائی کرنے کی حالت کی طرف واپس آ گئے یہاں تک کہ ۵۸۶ھ میں نفوسہ کے ساتھ ایک جنگ میں ہلاک ہو گیا۔ اسے ایک نامعلوم آدمی کا تیر آ لگا جس نے اسے ہلاک کر دیا اور اسے وہیں دفن کر دیا گیا اور اس کی قبر کو مٹا دیا گیا اور اس کے اعضاء کو میورقہ لا کر دفن کر دیا اور اس کے بھائی یحییٰ بن اسحاق بن محمد بن غانیہ نے حکومت سنبھالی اور اپنے بھائی علی کے طریق کے مطابق قراقوش کی مدد اور دوستی کے لئے گیا اور پھر ۵۹۶ھ میں قراقوش نے موحدین کی اطاعت اختیار کر لی تو وہ ان کی طرف تونس میں ہجرت کر گیا اور سید ابو زید بن ابی حفص بن عبدالمومن نے اسے قبول کر لیا اور وہ اس کے ساتھ کئی روز تک مقیم رہا۔ پھر بھاگ کر قابس آ گیا اور فریب کاری سے اس میں داخل ہو کر ایک جماعت کو قتل کر دیا اور ذباب، بنو کعب کے اشیاخ پر جو بنی سلیم سے تھے حملہ کر کے ان میں سے ستر آدمیوں کو قصر العروسین میں قتل کر دیا۔ جن میں محمود بن طرق ابو المحامید اور حمید بن جاریہ ابوالجوادی بھی شامل تھے اور پھر اس نے طرابلس پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا۔ اور بلادالجرید کی طرف واپس آ گیا اور اس کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس کے اور یحییٰ بن غانیہ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور یحییٰ اس کی طرف گیا تو قراقوش نے جلدی کی اور جبال دمر میں گھس گیا پھر صحرا کی طرف بھاگ گیا اور ودان میں اترا اور ہمیشہ وہیں رہا یہاں تک کہ ابن غانیہ نے اس کے بعد کچھ مدت تک اس کا محاصرہ کیا اور ذباب کے بدلہ لینے والوں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے بیٹے کو موسین کے لوگوں میں قتل کر دیا اور یہ مستنصر کی حکومت تک حضرۃ میں رہا۔ پھر وہ ان کی طرف بھاگ گیا اور فتنہ برپا کرنے لگا۔ تو کام کے بادشاہ نے ۶۰۹ھ میں اسے قتل کرنے کے لئے آدمی بھیجا۔ اب ہم پھر ابن غانیہ کے حالات کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ابن غانیہ الجرید پر غالب آ گیا اور یہ قوت و شہرت دار ہو گیا۔ پھر قراقوش نے اس کو نکال باہر کرنے کے لئے آدمی مقرر کیا۔ التیجانی نے اپنے سفرنامے میں اسی طرح بیان کیا ہے اور یاقوت طرابلس چلا گیا اور وہاں پر ابن غانیہ نے اس کا مقابلہ کیا اور اس کا محاصرہ طویل ہو گیا اور یاقوت نے مدافعت میں بہت زور لگایا اور یحییٰ نے میورقہ کے بحری بیڑے کو بلا بھیجا تو اسے اس کے بھائی عبداللہ نے بحری بیڑے کے دو دستوں سے مدد دی اور وہ طرابلس پر غالب آ گیا اور اس نے یاقوت کو میورقہ کی طرف بھیج دیا اور وہاں اسے قید کر دیا یہاں تک کہ موحدین نے اسے چھڑا لیا۔

میورقہ کے حالات: اور میورقہ کے حالات یہ ہیں کہ جب علی بن غانیہ بجایہ کی فتح کے لئے گیا تو اس نے اپنے بھائی محمد اور علی بن الربرتیر کو اپنے قید خانہ میں چھوڑ دیا لیکن جب اولاد غانیہ اور بہت سے امراء سے فضا صاف ہوئی تو اہل جزیرہ کے قلعے سے ایک گروہ الربرتیر کے پاس گیا اور وہ محمد کی اطاعت میں پرجوش ہو گئے اور قلعے کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہاں کے باشندوں نے ان سے محمد بن اسحاق کو رہا کرنے پر مصالحت کی لیکن وہ اپنے قید خانے سے رہا ہوا تو حکومت اس کی ہو گئی اور وہ موحدین کی دعوت میں شامل ہو گیا اور علی بن الربرتیر کے ساتھ یعقوب منصور کے پاس گیا اور عبداللہ بن اسحاق اس کی مخالفت میں میورقہ کی طرف چلا گیا اور افریقہ سے سمندر پر سوار ہو کر صقلیہ گیا اور انہوں نے اسے جنگی بیڑے سے مدد دی اور وہ اس وقت میورقہ پہنچا جب اس کا بھائی منصور کے پاس پہنچا تھا اس نے میورقہ پر قبضہ کر لیا اور ہمیشہ اس کا والی رہا اور اس نے اپنے بھائی علی کی مدد اس میں کی جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور انہوں نے اس کی طرف یاقوت کو بھیجا تھا اس نے اسے قید کر لیا یہاں تک کہ ۵۹۹ھ میں موحدین اس پر غالب آ گئے اور وہ قتل ہو گیا اور یاقوت مراکش چلا گیا اور وہیں فوت ہوا اور جب ابن غانیہ طرابلس سے قوت پکڑ گیا تو ناصر نے اپنے عم زاد عثمان کو اس کا حاکم بنایا اور اس نے انہیں کا قصد کیا تو وہاں پر موحدین کے ... ابن ... فرار ہو گیا ... حاکم ... شیخ ابو سعید بن ابی حفص نے ان کے پاس بھیجا تھا لیکن وہاں کے باشندوں نے اس سے استعفا کی ... ان کے پاس سے بھاگ گیا تھا کہ ابن غانیہ کو طرابلس میں گرفتار کیا جائے لیکن اس نے ان سے جنگ کی اور ان کا عقد کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس شہر پر اس سے امان طلب کی کہ وہ ان کا راستہ چھوڑ دے تو اس نے اس بات پر ان سے صلح کر لی اور انہوں نے اسے شہر پر قبضہ کرا دیا لیکن اس نے ۶۲۱ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور ... ساتھ ... نے ۶۲۷ھ میں اس کا قصد کیا اور اس پر غالب آ گیا اور وہاں پر ... محمد بن عبدالکریم الکرامی کو قتل کر دیا گیا۔

محمد بن عبدالکریم کے حالات: یہ مہدیہ شہر کا ... تھا اور وہاں کی مرتزقہ فوج میں شامل ہو گیا۔ یہ بڑا دلیر تھا اور بہت دلیر تھا لیکن اس نے اپنے لئے ... اور ... کو جمع کیا اور ... کے علاقہ عرب پر غارت گری کرنے لگا اس نے ان کے دلوں میں ہیبت ڈال دی اور اس کے بعد ... کا ... لوگ اسے دعا دیں ... لگے اور ابو سعید بن ابی حفص ... منصوری حکومت کے آغاز میں افریقہ آیا اور اس نے مہدیہ پر اس کے بھائی ... کو حاکم بنا دیا اور محمد بن عبدالکریم نے ... سے وہ ... طلب کئے تو اس نے اس سے انکار کیا تو اس نے اسے اذیت دی اور قید کی سزا دی تو انہوں نے خفیہ طور پر عبدالکریم کے خلاف بغاوت کی ... اور اس میں اس کے ... ساتھ تھے اور اس بات ... خالص ہونے کے باعث ... کے ... اور مہدیہ عبدالکریم کے بیٹے کو حاکم بنا دیا اور اس نے ... دعوت دی ... شروع کر دی اور ... المتوکل علی اللہ تک پہنچی ... سید ابو زید بن ابی حفص عمر بن عبدالمومن والی ... افریقہ ... اور اس نے ابن عبدالکریم سے ۵۹۹ھ میں تونس میں جنگ کی اور ... الوزدی میں اس کی فوج مضطرب ہو گئی اور اس کے مقابلے میں موحدین کی فوجیں آ گئیں لیکن انہوں نے اسے شکست دی اور اس نے ان کا لمبا عرصہ محاصرہ کیے رکھا پھر انہوں نے اس کا محاصرہ چھوڑ دیا ... اس نے ... تو اس نے اس کی بات نہ مانی اور وہ وہاں سے آ کر قابس میں یحییٰ بن غانیہ کا محاصرہ کر لیا اور اس سے مدت تک مقابلہ کیا پھر قفصہ کی

طرف چلا گیا اور علی بن غانیہ اس کے تعاقب میں نکلا تو ابن عبدالکریم کو اس نے آگے شکست کھائی اور مہدیہ چلا گیا اور ابن غانیہ نے [illegible] میں ریاست میں اس کا محاصرہ کر لیا اور سید ابوزید نے [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] سے [illegible] یہاں تک کہ اس نے ابن عبدالکریم سے دریافت کیا کہ وہ اس کی حکومت کو تسلیم کرے اور وہ اس کے مقابلہ میں نکلا تو ابن غانیہ نے اسے گرفتار کر لیا اور وہ اس کی قید ہی میں فوت ہو گیا اور ابن غانیہ مہدیہ پر قابض ہو گیا اور ان کے [illegible] تب طرابلس، قابس، صفاقس اور الجرید بھی اس کے قبضہ میں آ گئے پھر یہ افریقہ کی مغربی جانب حملہ کرنے گیا اور باجہ سے مقابلہ کیا اور اس پر تسلط حاصل کرنے کے بعد اسے بزور قوت فتح کرنے کے بعد برباد کر دیا اور اس کے عامل عمر بن غالب کو قتل کر دیا اور وہاں کے باشندے اربس اور شقبنار یہ چلے گئے اور بچوں اور چھوٹوں سے خالی چھوڑ گئے اور ایک مدت کے بعد یہاں کے باشندے سید ابوزید کی اجازت سے واپس آئے۔ پس ابن غانیہ نے اس پر چڑھائی کی اور اس سے جنگ کی اور سید ابوالحسن نے جو سید ابوزید کا بھائی ہے اس پر چڑھائی کی اور قسنطینہ میں اس سے جنگ کی اور موصوف کو شکست ہوئی اور وہ اس کے [illegible] قابض ہو گیا۔ پھر اس نے بسکرہ پر حملہ کیا اور اس پر غالب آ گیا اور اس کے باشندوں کے ہاتھ کاٹ ڈالے [illegible] اور ابوالحسن بن ابی العلی کو [illegible] کر لیا اور اس کے بعد اس نے طبرسیہ اور قیروان پر قبضہ کر لیا اور اہل بونہ نے اس کی بیعت کر لی اور وہ مہدیہ کی طرف واپس آ گیا اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور اس نے تونس کے محاصرے کا ارادہ کیا اور ۵۹۹ھ میں اس کی طرف محاصرہ کے لئے گیا اور مہدیہ پر علی بن غازی کو عامل مقرر کیا جو کہ علی بن عبداللہ بن محمد بن علی بن غانیہ کے نام سے معروف ہے اور تونس کے [illegible] جبل احمر کے پاس اترا اور اس کا بھائی [illegible] اور [illegible] میں اترا۔ پھر انہوں نے [illegible] سے [illegible] میں [illegible] دیا اور اس کی خندق کو پاٹ دیا اور [illegible] کو نصب کر دیا اور [illegible] صورتیں [illegible] ناچار [illegible] شہر کے [illegible] میں داخل ہو گئے اور سید ابوزید اور ان کے ساتھی موحدین کو گرفتار کر لیا اور اس نے اہل تونس سے [illegible] کا فدیہ عائد کیا اور اس [illegible] کی وصولی کے لئے اس نے [illegible] سے اپنے کاتب ابن عصفور اور ابوبکر بن عبدالعزیز بن [illegible] کو مقرر کیا۔ پس انہوں نے [illegible] کے لوگوں کو [illegible] یہاں تک کہ بہت سے لوگوں نے موت کی پناہ لی اور انہوں نے قتل عام بھی کیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] تونس کا ایک شخص [illegible] نے اپنے آپ کو کنویں میں [illegible] کر خودکشی کر لی اور [illegible] ہو گیا۔ پس اس نے ان سے دوبارہ تقاضا کیا کہ اگر تاوان ادا کیا گیا تو [illegible] جلا وطن کر دیا جائے گا اور وہ [illegible] کی طرف چلا گیا اور سید ابوزید اس کی چھاؤنی میں قید تھا تو اس نے ان کے ساتھ بھی [illegible] سلوک کیا اور [illegible] تاوان ڈالا اور اس نے رعیت کو بہت تنگ کیا اور اس کی سرکشی بہت بڑھ گئی اور اہل الجرید نے [illegible] سے اور اس سے قبل ابن عبدالکریم [illegible] اور اس نے [illegible] کے ساتھ [illegible] کا رابطہ کیا۔ [illegible] اس وجہ سے غضبناک ہو گیا اور [illegible] میں اس کی طرف کوچ کیا اور [illegible] کو بھی [illegible] اس کی طرف آ [illegible] تونس سے قیروان اور پھر قفصہ چلا گیا اور [illegible] اس کے پاس آ پہنچے ہو گئے اور انہوں نے [illegible] کے لئے [illegible] اور ان سے [illegible] ان کے سب قلعوں [illegible] اور ان کا [illegible] اور مطماطہ کی طرف منتقل ہو گیا اور [illegible] تونس کا قصد [illegible] اور پھر [illegible] جبل [illegible] میں اس سے بچنے کے لئے قلعہ بند ہو گیا [illegible] اور [illegible] میں آ گیا اور [illegible] ڈال دیا

[illegible]

[illegible] ہو گیا۔

ابن [illegible] کی حکایت [illegible]

کرنے کے لیے افریقہ میں آ رہا ہے۔ افریقہ کے حالات درست ہو گئے یہاں تک کہ ابو محمد [illegible] نے [illegible] وفات پائی اور
محمد نے سید ابو العلاء ادریس بن یوسف بن عبد المومن کو حاکم بنایا۔ [illegible] ابو محمد کی وفات سے افریقہ میں
پھیل گیا [illegible] ان کی وفات کے بعد [illegible] ہوئے اور ان کی جگہ [illegible]
سید ابو العلاء ادریس [illegible] نے اپنے بیٹے سید ابو زید [illegible]
فوج کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیجا اور ایک دوسری فوج ابن غانیہ کے محاصرہ کے لیے [illegible]
[illegible] سید ابو العلاء نے [illegible] ابن غانیہ اعراب کی طرف بھاگا۔
[illegible] سید ابو زید نے اس کا تعاقب کیا اور [illegible] ابن غانیہ سے [illegible]
[illegible] سید ابو زید نے [illegible] اور [illegible]
[illegible] ہوئی اور [illegible] نے [illegible] ہو گئے اور
اس [illegible] کے بعد [illegible] ان کے
[illegible] اور [illegible]
اپنے بھائی ابو محمد [illegible] حکومت کے [illegible] ابو زکریا [illegible]
حکومت [illegible] افریقہ کے اطراف [illegible]
[illegible] ان [illegible] کے ساتھ [illegible]
اور مغرب اقصیٰ میں [illegible] موحدین کے ساتھ [illegible]
غالب آ گئی [illegible] موحدوں کے ساتھ [illegible]
قتل ہو گیا [illegible]
[illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
[illegible]
حکومت [illegible] افریقہ اور مغرب اوسط سے ختم ہو گئی اور [illegible] حکومت
[illegible] نے اپنے بیٹے [illegible] کے پاس [illegible]
امیر ابو زکریا نے ان سے [illegible] کی مخالفت کے لیے [illegible]
[illegible]
نے ان میں سے [illegible] امیر ابو زکریا نے [illegible] کی طرف [illegible]
بارے [illegible] اس نے جواب دیا [illegible]
[illegible] انہوں نے [illegible] حصہ لیا تھا۔

میرے والد رحمہ اللہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ان میں سے ایک لڑکی کو واسط میں دیکھا تھا جو نوے سال سے اوپر کی تھی وہ بیان کرتے تھے کہ میں اسے ملا تھا وہ بڑی شریف النفس خوش اخلاق اور آسودہ حال تھی سو اللہ وارث الارض و من علیہا۔

اور یہ ملثمین اور ان کے قبائل اس عہد میں اپنے میدانوں میں ہیں۔ جو سوڈان کے پڑوس میں ہیں اور ان کے اس ریگستان کے درمیان رکاوٹ ہیں جو بلاد بربر میں سے مغرب اور افریقیہ کی سرحد ہے اور اس عہد میں وہ مغرب میں بحر محیط کے ساحل سے مشرق میں ساحل نیل تک متصل ہیں اور ان میں سے جو بھی صنہاجہ کا بادشاہ بن کر گزرا ہلاک ہو گیا اور وہ مسوفہ اور لمتونہ کے قافلے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے جنہیں حکومت مل گئی اور آفاق و ممالک میں پھیل گئے اور عیاشی نے انہیں فنا کر دیا اور موحدین کے امراء نے ان سے جنگیں کیں اور ان میں جو صحرا میں باقی رہا وہ اختلاف و افتراق کی وجہ سے اپنے پہلے حال پر رہا اور وہ اب ملوک سوڈان کے مطیع ہیں اور انہیں خراج دیتے ہیں اور ان کی فوجوں میں پائے جاتے ہیں اور ان کی بستیاں بلاد سوڈان سے مشرق تک عرب کے ساحل کے سامنے سے بلاد مغرب اور افریقیہ تک پھیلی ہوئی ہیں اور ان میں سے کدالہ سوس اقصیٰ کے مغرب میں ذوی حسان بن معقل کے سامنے ہے اور لمتونہ اور تریکہ ذوی منصور اور ذوی عبداللہ بن معقل کے بالمقابل مغرب اقصیٰ کے عرب ہیں اور مسوفہ زغبہ کے سامنے ہے جو مغرب اوسط کے عرب ہیں اور لمطہ ریاح کے مقابلہ میں ہیں جو الزاب بجایہ اور قسطنطینہ کے عرب ہیں اور تارکا سلیم کے مقابلہ میں ہیں جو افریقیہ کے عرب ہیں اور ان کے اکثر مویشی اونٹ ہیں جو ان کی معاش اور بوجھ اٹھانے اور سواری کے کام آتے ہیں اور گھوڑے ان کے پاس کم ہوتے ہیں یا بالکل ہی نہیں ہوتے اور وہ نیک رفتار اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں اور ان کا نام نجیب رکھتے ہیں اور انہیں پر سوار ہو کر جنگ کرتے ہیں اور ان کی چال تیز ہوتی ہے جو دوڑ کے قریب ہوتی ہے اور بعض اوقات عربوں میں سے اہل نجد ان سے جنگ کرتے ہیں۔ خصوصاً بنو معقل جو بیابان کے جنگل میں رہتے ہیں۔ نیز زیادہ تر عرب ان کے علاقوں میں جنگ کرتے ہیں اور عربوں کے ساتھ جو ان کو لوٹ لیتے ہیں اور انہیں صحاری کی وادیوں میں گھیر لیتے ہیں اور جب یہ ان کے قبیلوں میں آتے ہیں اور یہ ان کے تعاقب میں سوار ہو جاتے ہیں تو ان کے خیموں سے جدا ہونے سے پہلے ہی انہیں پا لیتے ہیں اور وہ وہاں سے بچ نہیں سکتے اور ان کے درمیان سخت جنگ ہوتی ہے پھر عرب ان کے حملوں سے کوشش کے بعد بچ نکلتے ہیں اور ان میں سے بعض ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب ہمارے سامنے ملوک سوڈان کی بات ہو گی تو ہم ان کے اس عہد کے بادشاہوں کا ذکر کریں گے جو ملوک مغرب کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ والعز من یشاء۔

باب: ۲۳

ملوک سوڈان

ملثمین سے پرے مغرب کے پڑوس میں رہنے والے ملوک سوڈان کے حالات و واقعات اور ان کی حکومت کے متعلق ہم تک پہنچنے والے واقعات کا مختصر بیان درج کیا جاتا ہے

یہ سوڈانی قومیں دوسرے بڑے اقلیم کی رہنے والی ہیں۔ جو پہلے پر نصف کے پیچھے آخر تک رہتی ہیں بلکہ مسعودی کے نزدیک تمام مغرب اور مشرق کے درمیان مقیم ہیں اور مغرب اور افریقہ میں بلاد بربر کے پڑوس میں اور وسط میں بلاد یمن و حجاز اور بصرہ اور اس کے پیچھے مشرق میں بلاد ہند میں رہتے ہیں اور ان کی کئی اقسام اور قبیلے ہیں اور زنج، حبشہ اور نوبہ ہیں اور ان میں سے اہل مغرب کا ذکر ہم ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کرنے والے ہیں۔

یہ بنو حام بن نوح جو حبشہ میں رہتے ہیں۔ حبش بن کوش بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور نوبہ بن کوش بن کنعان بن حام کی اولاد میں سے ہیں جیسا کہ مسعودی نے بیان کیا ہے اور ابن سعید نے ذکر کیا ہے کہ وہ نوبہ بن قوط بن مصر بن حام کی اولاد میں سے ہیں اور زنج، زنجی بن کوش کی اولاد میں سے ہیں اور بقیہ سوڈانی قوط بن حام سے ہیں اور ابن سعید نے ان کے متعدد قبائل اور اقوام کو شمار کیا ہے اور ان میں سے زنج مشرق میں بحر ہند کے کنارے پر رہتے ہیں جن کا شہر منقبہ ہے اور وہ مجوسی ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا سردار معتمد کی خلافت میں بصرہ کے ساتھ بغاوت پر اتر آیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ سب کہ ان کے پاس بدوی رہتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جن کا ذکر امراء القیس نے اپنے اشعار میں کیا ہے اور ان میں عہد اسلام پھیلا ہوا ہے اور ان کے مغرب [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اور [illegible] پاؤں رہتے ہیں اور وہ [illegible] طرف نکل گئے ہیں اور یہ سوڈانی قوموں میں سب سے بڑی قوم ہیں اور مصر کے مغربی کنارے پر نیل کے پڑوس میں رہتے ہیں اور

ان میں سے حبشیوں کا بادشاہ تو نجاشی ہے اور اس کا دارالسلطنت کعبر تھا اور وہ عیسائی تھے اور ان میں سے ایک نے ہجرت کے زمانے میں اسلام قبول کیا تھا جیسا کہ صحیح بخاری سے ثابت ہے اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت مدینہ سے قبل صحابہ اس کی طرف ہجرت کر گئے تھے اور اس نے ان کو پناہ دی تھی اور ان کی حفاظت کی تھی اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی خبر ملی تو آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اس کا نام اصحمہ تھا اور ان کی زبان میں اس کا معنی عطیہ تھا اور جن لوگوں نے اس کو تجیم سے معرب کرتے اس کے ساتھ یائے نسبتی کو لگا دیا یہ نام ان میں سے ہر بادشاہ کی علامت نہیں جیسا کہ بہت سے لوگوں کا یہ خیال ہے جنہیں اس بات کا علم نہیں اور اگر ایسا ہوتا تو وہ آج تک ان کے نام کو مشہور کرتے کیونکہ ان کی بادشاہت ان میں سے منتقل نہیں ہوئی اور اس عہد میں ان کے بادشاہ کا نام حطی ہے۔

اور اس کے مغرب میں ایک شہر ہے جہاں ان کا ہر بادشاہ رہتا ہے اور زنگ کی بہت بڑی حکومت ہے۔ یہاں اس کے شمال میں ایک اور شہر وفات ہے جس کا نام حق الدین محمد بن علی بن ولصمع ہے اور اس کا دادا ولصمع امراء میں سے بادشاہ کا مطیع تھا جس سے حطی کو غیرت آئی تو اس نے اس سے جنگ کی اور اس نے ملک پر قابض ہو گیا پھر ان میں جنگ جاری رہی اور حطی کی حکومت کمزور ہو گئی تو ولصمع نے اپنا ملک حطی کو دے دیا اور اس کے بیٹوں سے واپس لے لیا اور وفات پر قبضہ کر لیا اور حطی سے جنگ کی یہاں تک کہ حق الدین فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کا بھائی سعد الدین بادشاہ بنا اور یہ لوگ مسلمان تھے۔ لیکن یہ حطی کی اطاعت کرتے اور جزیہ ادا کرتے تھے ابن سعید بیان کرتا ہے کہ ان کے ساتھ یہود رہتے تھے۔ نصاریٰ اور مسلمان تھے اور مسلمان کے جزیہ ادا ہوا ان میں رہتے تھے اور ان کے ساتھ نوبہ رہتے تھے۔ جو زنگیوں اور حبشیوں کے بھائی تھے اور نیل کے مغرب میں ان کا جزیرہ دنقلہ تھا اور ان کی اکثریت دیار مصر کی پڑوسی تھی اور وہ عیسائی تھے۔ یہ دریائے نیل بھی تھا اور ان کے ساتھ زغاوہ رہتے تھے جو مسلمان تھے اور ان کے پیچھے کانم تھے اور زنج کے ساتھ کانم تھے جن کی بہت مخلوق تھی اور اسلام ان پر غالب تھا اور ان کا شہر جیمی تھا اور جنہیں بادیہ صحرا میں فزان تک غلبہ حاصل تھا اور حفصی حکومت کے ساتھ ان کی ابتداء ہی سے صلح تھی اور ان کے مغرب میں ان کے ساتھ کوکو تھے اور ان کے بعد غانہ کی قوم جانی کوری اور اقوام تھے اور وہ بحر محیط سے مغرب میں ملتے ہیں (ابن سعید کا بیان ختم ہو جاتا ہے)

اور جب مغربی افریقہ فتح ہوا تو تاجر بلاد مغرب میں داخل ہو گئے تو انہوں نے ان میں ملوک غانہ سے کسی کو بڑا نہ پایا اور وہ مغربی جانب سے بحر محیط کے پڑوسی تھے اور سب سے بڑی قوم تھے اور ان کی بہت بڑی بادشاہی تھی اور ان کا دارالسلطنت غانہ تھا اور وہ دو شہر تھے جو دریائے نیل کے دونوں کناروں پر دنیا کے بڑے شہروں میں سے تھے اور ان میں بہت لوگ آتے جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب رجار کے مؤلف اور المسالک والممالک کے مؤلف نے بھی کیا ہے اور مشرق کی جانب سے ان کے پڑوس میں ایک اور قوم بھی ہے جو محققین کے قول کے مطابق صوصو کے نام سے معروف ہے پھر اس کے بعد ایک اور قوم ہے جو مالی کے نام سے معروف ہے اور اسے ملی بھی کہا جاتا ہے پھر اس کے بعد ایک اور قوم ہے جو تکرور کے نام سے معروف ہے۔

اور مجھے شیخ عثمان نے جو غانہ کا فقیہ اور علم و دین میں بڑی شہرت کا مالک ہے بتایا ہے کہ وہ ۷۹۹ھ میں حج پر اہل و

دیا۔ اس نے بہت سے مقدس مقامات کی زیارت کے لیے سفر کیا اور مصر سے ہوتا ہوا واپس آیا تو اس نے آباد کر دو شہر [illegible] غانا اور مالی افریقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ انھی دنوں میں غانا کی حکومت کمزور ہوگئی اور ۱۰۷۶ء میں یوسف بن تاشفین [illegible] جو شمال کی جانب سے جو بربروں کے قریب تھے ان کے پیشوا تھے جیسا کہ ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں اور انھوں نے سوڈان پر حملہ کر دیا اور ان کی راجدھانی کے شہروں کو لوٹ لیا اور ان سے جزیہ اور ٹیکس کا مطالبہ کیا اور انھوں نے ان میں سے بہت سے لوگوں کو اسلام پر آمادہ کیا تو انھوں نے اس دین کو قبول کر لیا۔ پھر اسی سبب غانا کی حکومت کمزور ہوگئی اور اہل صوصو ان پر غالب آگئے جو سوڈانی قبائل میں سے دین کے پیرو تھے اور انھوں نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

پھر اہل مالی نے اپنے عروج میں سوڈانی قوموں پر تسلط کر دیا اور چاڈ کی قوموں پر بھی اور صوصو پر غالب آگئے اور ان کے پاس جو قدیم ملک تھا ان سے چھین لیا اور اہل غانا پر قبضہ کر لیا اور ان تک سے [illegible] بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور ان میں سے پہلے مسلمان ہونے والے بادشاہ کا نام برمندانہ تھا، اس بادشاہ نے حج کیا اور اس کے بعد آنے والے بادشاہوں نے حج کرنے میں اس کے طریقوں کی پیروی کی اور ان میں سے بڑا بادشاہ جس نے صوصو پر غلبہ پایا اور ان کے شہروں کو فتح کیا اور ان کے ہاتھوں سے حکومت چھین لی ماری جاطہ تھا اور ماری کا معنی ان کے ہاں امیر ہے جو سلطان کی نسل سے ہو اور جاطہ شیر کو کہتے ہیں اور [illegible] ہم تک نہیں پہنچا اور ہمیں کہ بیان کیا جاتا ہے اس بادشاہ نے ۲۵ سال بادشاہت کی اور جب یہ فوت ہوا تو ان کے موالی میں سے ایک غلام نے حکومت پر غلبہ حاصل کر کے حکمرانی کی جس کا نام ساکورہ تھا اور شیخ عثمان بیان کرتا ہے کہ اہل غانا نے اس کو اپنی زبان میں تکرا لکھا ہے اور اس نے [illegible] کے ایام میں حج کیا اور واپسی پر [illegible] میں قتل ہوگیا اور اس کی حکومت بہت وسیع تھی اور انھوں نے پڑوسی قوموں پر غلبہ پایا اور بلاد کوکو فتح کیا اور انھیں اہل مالی کی حکومت میں شامل کر دیا اور ان کی سلطنت بحر محیط سے مغرب میں [illegible] تک اور مشرق میں تکرور تک پھیل گئی اور ان کی وجاہت مضبوط ہوگئی اور سوڈانی قومیں ان سے ڈرنے لگیں اور افریقہ اور بلاد مغرب سے تاجر ان کے شہروں کی طرف آنے لگے اور الحاج یونس [illegible] بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے کوکو فتح کیا اس کا نام [illegible] تھا اور وہ منسا موسیٰ کے جرنیلوں میں تھا اور اس کے بعد منسا [illegible] سلطان ماری جاطہ [illegible] پھر اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن قو حکمران بنا۔ پھر ان کی حکومت سلطان ماری جاطہ کے بیٹوں سے اس کے بھائی ابوبکر کے بیٹوں میں منتقل ہوگئی اور منسا موسیٰ بن ابوبکر ان کا حکمران بنا اور یہ بڑا صالح اور عظیم بادشاہ تھا اور اس کے عدل و انصاف کی باتیں بیان کی جاتی ہیں اس نے ۷۲۴ھ میں حج کیا اور حج کے ایام میں اسے اندلس کا شاعر ابو اسحاق ابراہیم ساحلی ملا جو الطویجن کے نام سے معروف ہے اور وہ اس کے ساتھ اس کے ملک میں آگیا اور اسے بڑا تقرب اور اختصاص حاصل تھا اور اس کے بعد آنے والے [illegible] نے مغرب میں اپنے ملک کی [illegible] سے دوستی [illegible] ابو الحسن کی امداد میں سے ہے۔ پھر [illegible] میں غانا کی حکومت [illegible] ان پر [illegible] کے حملوں کی وجہ سے [illegible] اور [illegible] اس سے بچا لیا اور [illegible] کر لیا اور [illegible] وہ سلطان [illegible] کے پاس ان کے [illegible] لگ گیا [illegible]

کے انتظار میں غدامس شہر میں اپنے دشمن پر فتح حاصل کرنے اور اپنی حکومت کے لئے مدد حاصل کرنے کے لئے ٹھہر گیا کیونکہ منسا موسیٰ کی حکومت اس صحرا میں بہت مضبوط تھی اور اس کی حکومت کی مددگار تھی۔ پس اس کی وہاں بہت پذیرائی ہوئی اور اس نے اس سے مدد کرنے اور اس کا بدلہ لینے کا وعدہ کیا اور دوسرے شہر تک اسے اپنے ساتھ رکھا۔

کاتب بیان کرتا ہے کہ میں اور ابو اسحاق اس کے وزراء اور اس کی قوم کے سرداروں کو چھوڑ کر اکٹھے ہی۔ تو ان سے شاد کام ہوتے تھے۔ ہر منزل میں شاندار کھانے اور مٹھائیاں ہدیہ کے طور پر دیتے رہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ بارہ ہزار خادم خاص دیباج اور یمنی ریشم کی قبائیں پہنے اس کے بوجھ کو اٹھائے ہوئے تھے الحاج یونس جو اس قوم کا مصر میں ترجمان تھا بیان کرتا ہے کہ یہ بادشاہ منسا موسیٰ اپنے ملک سے اسی سونے کے اونٹ لے کر آیا اور ہر اونٹ تین قنطار کا تھا اور راوی بیان کرتا ہے کہ وہ غلاموں اور جوانوں پر اپنے اوطان میں سواری کرتے تھے اور دور دراز کے سفر جیسے حج وغیرہ سواریوں پر کرتے تھے۔

ابن خلدون یہ بیان کرتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ اس کے ملک کے دار الحکومت میں واپس آئے تو اس نے اپنے بادشاہ کی نشست کے لئے ان کے علاقے میں ایک مضبوط گنبد والا اور عجیب و غریب گھر بنانے کا ارادہ کیا۔ پس ابو اسحاق طویجن نے اسے ایک مربع شکل کا بنا کر قبہ بنا دیا جس میں اس نے اپنی تمام مہارت کو صرف کر دیا اور وہ بڑا کاریگر تھا اور اس نے اس پر پلستر لگائے اور اس پر خوب رنگ ڈالے پس یہ ایک مضبوط عمارت بن گئی اور بادشاہ کو بھی ایک نادر تعمیر معلوم ہوئی تو اس نے اسے بخشش و تحفے کے علاوہ جو اسے دیئے جاتے تھے۔ بارہ ہزار مثقال سونا معاوضہ میں دیا اور اس سلطان منسا موسیٰ اور مغرب کے بادشاہ کے درمیان بنی مرین کے بادشاہ ابو الحسن کے زمانے سے تعلقات اور مصالحت تھی اور دونوں حکومتوں کے بڑے بڑے قابل اہل مصالحت کے دوران آتے جاتے رہتے تھے اور حاکم مغرب نے اپنے وطن کی اعلیٰ متاع کو چن کر بھیجا دو لوگوں نے اس کے متعلق باتیں کیں جیسا کہ ہم اس کے مقام پر اس کا تذکرہ کریں گے اور یہ تعلقات ان کے بعد ان کی اولاد کے درمیان بھی رہے اور منسا موسیٰ کی حکومت ۲۵ سال رہی اور جب وہ فوت ہوا تو اس کے بعد مالی کی حکومت اس کے بیٹے منسا مغا نے سنبھالی اور مغا ان کے نزدیک محمد ہوتا ہے اور یہ چار سال حکومت کر کے فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کی حکومت کو منسا سلیمان بن ابوبکر نے سنبھالا جو موسیٰ کا بھائی تھا اور اس کا دور حکومت ۲۴ سال تک رہا۔ پھر وہ فوت ہوا تو اس کے بعد اس کا بیٹا منسا ابن سلیمان قسا تھا اور وہ اپنی حکومت کے نو ماہ بعد فوت ہو گیا اور اس نے ۱۴ سال حکومت کی اور یہ ان سب سے برا حاکم تھا۔ جس نے انہیں تکالیف اور عذاب دیئے اور حرم میں خرابی پیدا کی اور مغرب کے بادشاہ نے اپنے عہد میں سلطان ابو سالم بن سلطان ابو الحسن کو ۷۶۲ھ میں ایک قابل ذکر تحفہ دیا جس میں ارض مغرب کا ایک عظیم الجثہ جانور تھا جسے زرافہ کہتے ہیں اور لوگ مدتوں تک اس کے مختلف قسم کے عجائبات اور اس کے جثہ کے متعلق باتیں کرتے رہے۔

اور قاضی ثقہ ابو عبداللہ محمد بن وانسول سجلماسی نے جو ان کے ملک میں کوکو میں آباد ہو گیا تھا اور انہوں نے اسے ۷۶۶ھ میں قاضی بنا دیا تھا۔ مجھے ان کے بادشاہوں کے متعلق بہت کچھ بتایا جسے میں نے لکھا ہے اور اس نے مجھ سے سلطان ماری جاطہ کا بھی ذکر کیا ہے کہ اس نے ان کی حکومت کو خراب کر دیا اور ان کے ذخائر کو تلف کر دیا اور قریب تھا کہ ان کی بادشاہی کی

شان ختم ہو گئی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے اسراف و تبذیر کا حال یہ تھا کہ اس نے سونے کا وہ پتھر بھی بیچ دیا جو ان کے باپ کے ذخیرے میں تھا اور جب اس پتھر کو کان سے بغیر صاف کئے لایا گیا تھا تو اس کا وزن بیس قنطار تھا جس کو اس فضول خرچ بادشاہ نے جس کا نام جاطہ تھا اسے ان تاجروں کے سامنے پیش کیا جو مصر سے اس کے ملک میں آتے تھے۔ تو انہوں نے اسے نہایت کم قیمت میں اس سے خرید لیا اور اس نے اپنے بادشاہوں کے خزانے کو فسق و فجور میں بے دریغ طور پر خرچ کر دیا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اسے نیند کی بیماری لاحق ہو گئی اور یہ بیماری اس علاقے کے لوگوں کو اور رؤساء کو خصوصاً بہت لاحق ہوتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ نیند کی بے ہوشی رہتی اور وہ بے ہوشی میں آ جاتا اور بیدار ہوتا اور اپنے اوقات میں سے بہت کم جاگتا اور بے ہوشی میں آ جاتا اور بیدار ہوتا اور اپنے اوقات میں بہت کم جاگتا اور یہ بیماری بیمار کو نقصان دیتی ہے اور وہ مسلسل بیمار رہنے سے فوت ہو گیا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ یہ بیماری اس کی حالت میں دو سال تک رہی اور ۷۷۵ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد انہوں نے اس کے بیٹے موسیٰ کو حکمران بنایا تو اس نے عدل و انصاف سے کام لیا اور ماری جاطہ کے طریق کو ترک کر دیا اور کلیۃً اپنے باپ کے طریق سے الگ ہو گیا اور اس وقت وہ ہدایت کی امید گاہ ہے اور اس کی حکومت پر اس کا وزیر ماری جاطہ غالب ہے اور ان کے ہاں وزیر کے معنی ناظر کے ہیں اور جاطہ کے متعلق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس وقت اس نے سلطان کو تصرفات سے روک دیا ہے اور فوج کی تیاری پر غور و فکر کیا ہے اور ان کے ملک کے مشرقی علاقوں پر اس نے قبضہ کر لیا ہے اور کوکو کی سرحدوں سے آگے گزر گیا ہے اور تکرت اور اس کے ماوراء ملثمین کے علاقوں میں اس نے لڑنے کے لئے فوج بھیجی ہے۔ جس نے وہاں حکومت کے آغاز ہی میں جنگ کی ہے اور ان کا ان پر غلبہ رہا ہے پھر وہ وہاں سے چلی گئی اور اب انہوں نے تکرت اور بودا کا محاصرہ کر لیا ہے جو ورقلہ سے قریبی جانب صحرا کے فاصلے پر ہے اور ان میں ملثمین کا ایک امیر سلطان کے نام سے معروف ہے اور وہ ملثمین کے اتباع کے طریق پر چلتا ہے اور ان کے اور ورقلہ کے امیر کے درمیان مصالحت و مراسلت ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اہل مالی کی حکومت کا دار الخلافہ ایک وسیع اور زرخیز اور آباد علاقہ ہے۔ جس کی منڈیاں آباد ہیں اور اس وقت وہ مغرب افریقہ اور مصر کی تجارتی منڈی ہے اور یہاں کاروباری ہر علاقے سے تجارتی سامان لایا جاتا ہے اور منسا موسیٰ کی وفات ۷۸۹ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کا بھائی منسا مغا حکمران بنا۔ پھر وہ ایک سال بعد قتل ہو گیا اور اس کے بعد صندکی حکمران بنا اور صندکی وزیر نے ام موسیٰ سے شادی کر لی اور چند ماہ بعد ماری جاطہ کے گھر سے اس پر حملہ ہوا۔ پھر وہ ان کے پیچھے کافروں کے ملک سے نکل گیا اور ان کے پاس محمود نامی ایک شخص آیا جو منسا قو بن منسا ولی بن ماری جاطہ اکبر کی اولاد میں سے تھا پس اس نے ۷۹۲ھ میں حکومت پر قبضہ کر لیا اور اس کا لقب منسا محمود تھا۔

بنی یصلی کے لمطہ، گزولہ اور ہسکورہ کے حالات جو ہوارہ اور صنہاجہ کے بھائی ہیں ان میں قبائل

کے متعلق ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ صنہاجہ کے بھائی ہیں اور یہ تحیی کی اولاد ہیں بعض ماہرین انساب کہتے ہیں کہ یہ تلمد بن ماد غیس ہے اور صنہاجہ عاملی بن زعزاع کی اولاد سے ہیں اور ہوارہ اور یحییٰ کی اولاد سے ہیں اور ان کا بیٹا ابن بری ہے اور وہ بربروں کے

متعلق کوئی تحقیق نہیں ہوئی ابن حزم کہتا ہے کہ صنہاجہ و مصمودہ کے باپ کے متعلق کچھ معلوم نہیں اور یہ قبائل آج بھی سوس اور اس کے قریب کے بلاد صحرا اور بیابانوں میں رہتے ہیں۔ جو ان کے میدانوں اور پہاڑوں کے نیچے ہیں۔

لمطہ: ان کی اکثریت صنہاجہ کے بھائیوں کی پڑوسی ہے اور ان کے بہت سے قبائل ہیں اور ان میں اکثر صحرا میں رہنے والے بیابانی ہیں اور ان میں سے کچھ [illegible] میں [illegible] رہتے ہیں جو [illegible] کے [illegible] کے شمار میں آ جاتے ہیں اور بعض لمطہ ملثمین کے ساتھ رہتے ہیں اور ان کا ایک قبیلہ تلمسان اور افریقہ کے درمیان رہتا ہے اور ان میں سے [illegible] بن [illegible] بھی ہے جو ابو عمران فاسی کا ساتھی ہے [illegible] اور اس کے شاگردوں میں سے عبداللہ بن یاسین بھی ہے جو دعوت کا محرک تھا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

کزولہ: کزولہ کے بہت سے قبائل ہیں اور ان کا زیادہ حصہ سوس میں رہتا ہے وہ لمطہ کے پڑوسی ہیں اور ان سے لڑتے بھی ہیں اور جب عرب [illegible] میں آئے [illegible] لمطہ [illegible] کے ساتھ ان کی جنگیں ہوئی تھیں۔ پس جب یہ [illegible] میں داخل ہو گئے تو ان پر غالب آ گئے [illegible] اب ان کے [illegible] ہیں۔

ہسکورہ: ان میں سے [illegible] ہیں اور [illegible] یہ بہت بڑی قوم ہیں [illegible] ان کے مواطن ان کے پہاڑوں میں مشرقی جانب سے مراکش [illegible] تک ملتے ہیں اور مراکش سے قبل ان میں بعض لوگ مہدی کی دعوت میں شامل تھے۔ پھر مکمل طور پر یہ دعوت میں بعد میں شامل ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ [illegible] اور [illegible] امر کی مخالفت کرتے اور ان کے [illegible] ان کی مخالفت و عداوت [illegible] کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ [illegible] مراکش کے بعد یہ [illegible] قائم ہو گئے اور ہسکورہ کے مختلف بطون ہیں [illegible] اور موحدین کی حکومت کے آخر میں ان کی سرداری [illegible] موحدین کے خلاف تھا پھر اس کے بعد [illegible] کے نام سے معروف ہیں [illegible] حکومت کا خاتمہ ہو گیا تو انہوں نے [illegible] اور [illegible] کے عربوں کی اطاعت سے [illegible] تھے۔ پھر وہ [illegible] ہو گئے اور [illegible] جیسے کہ [illegible] کا حال تھا۔

[illegible]: [illegible] ان میں سے یوسف بن [illegible] نے اپنے [illegible] قلعہ بنایا [illegible]

مخلوع ہو گیا اور وہیں فوت ہو گیا اس کے بعد اس کے بیٹے علی اور مخلوف اسے معزول کرتے رہے اور یوسف کی وفات کے بعد اس کی سرداری اس کے بیٹے مخلوف نے سنبھالی اور ۲۰ھ میں اطاعت سے نکل گیا۔ پھر دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اس نے ۷۰۷ھ میں ثابت کے دور حکومت میں مراکش پر حملہ کرنے والے یوسف بن عباد کو گرفتار کیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے پس مخلوف نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے اطاعت دکھاتا رہا اس کا قرب اطاعت کرنے سے ہو اور اس کے بعد اس کا بیٹا ہلال بن مخلوف سردار بنا اور اس عہد تک سرداری ان میں مسلسل چلی آتی ہے۔

بنو نفال: ان کی سرداری اور وزیرت کو حاصل تھی اور سلطان ابو سعید اور اس کے بیٹے ابوالحسن کے عہد میں ان کا بڑا سردار علی بن محمد تھا اور اس کی اختلاف اور تدبیر میں بڑی شہرت تھی اور سلطان ابوالحسن نے اپنی حکومت کے آغاز میں اس کے محاصرہ کے بعد اسے اس کے منصب سے معزول کر دیا اور اسے اپنے تحت امراء میں شامل کر لیا۔ یہاں تک کہ تونس میں قیروان میں خاتون بیارف کے واقعہ کے بعد فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں نے اپنی قوم کی سرداری سنبھالی یہاں تک کہ ان کا خاتمہ ہو گیا اور اس عہد میں ان کی سرداری ان کے اہل بیت اور ان کے بیٹوں کے گھر میں ہے۔

فطواکہ: یہ ان میں بڑے وسیع بطن اور بڑی سرداری والے اور بادشاہ کے خصوصی مغرب اور اس کی خدمت کرنے والے ہیں اور بنو خطاب سے موحدین کی حکومت کو چھوڑ کر بنی عبدالحق کی طرف مائل ہو گئے ہیں اور انہیں اپنی بہادری دکھائی ہے اور انہوں نے اپنے پر سرداری کرنے کے لئے اپنے شیوخ کو مختص کیا ہے اور سلطان یوسف بن یعقوب کے عہد میں ان کا سردار محمد بن مسعود اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر تھا اور عمر اپنے محل میں ۷۰۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا چچا موسیٰ بن مسعود نے حکومت سنبھالی اور جب بنی مرین کی حکومت مضبوط ہو گئی اور معاہدہ سے حکومت باقی رہی تو ان کے عہد کے بعد عمر بن کی حکومت مضبوط ہو گئی اور یہ معاہدہ سے حکومت باقی رہی تو ان کے عہد کے بعد عمر بن اپنے رواج کو ان کا کفیل اختیار کرنے کے لئے مقرر کرنے لگے کیونکہ وہ ان کے خاندان میں سے تھے اور ان میں ہنتاتہ میں اولاد یونس سے بڑا سردار کوئی نہ تھا اور بنی خطاب مسکورہ میں تھے۔ پس انہوں نے آپس میں مراکش کی ملداریوں کو محمد بن عمر اور اس کے بعد موسیٰ بن علی اور اس کے بھائی محمد کو دے دیا جو ہنتاتہ کے شیوخ تھے اور وہ ہمیشہ وہاں کا والی رہے۔ یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن کی مصیبت سے تھوڑا عرصہ پہلے قیروان میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا سلطان ابوالحسن کی طرف جاتے ہوئے تلمسان چلا گیا۔ پس جب ابو عنان نے اپنی طرف دعوت دی تو یہ اپنی جگہ پر واپس آ گیا اور اپنے باپ کی طرح اطاعت کرنے لگا اور ابوعنان نے اس کے چچا عبدالحق کی وجہ سے اس کی رعایت کی اور اسے مراکش کی ملداریوں کا کام سونپ دیا مگر یہ اس کے جھگڑوں میں پیچھا ست آیا۔ یہاں تک کہ مراکش میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ جا ملا اور یہ اس کے بڑے حامیوں میں سے تھا اور اس نے اس کی مدد میں بڑی بہادری دکھائی۔ پس جب سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا تو ابوعنان نے اسے قید کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور ۷۵۶ھ میں تلمسان پر حملے کے دوران اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد اس کے بھائی منصور بن محمد نے حکومت سنبھالی یہاں تک کہ امیر عبدالرحمٰن بن ابی افلوسن نے ۷۷۶ھ میں مراکش پر قبضہ کر لیا۔ پس اس نے اسے مقدم کیا اور اسے گرفتار کر کے اس کے محمد اور کے گھر میں ایک سال تک قید کر دیا اور ابن مسعود بن الخطاب بھی اس کے حامیوں میں سے تھا اور وہ اس کا باپ محمد بن عمر

کی اولاد میں سے اپنی جان کے خوف سے بنی مرین کی طرف آ گئے تھے تا کہ انہیں حکومت کی ترغیب دیں پس جب اس نے اس کے گھر میں قیدی ہو گئے تو اس پر قدرت پائی اور اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ساتھ ہی اس کے بیٹوں کو بھی قتل کر دیا اور سلطان نے ناراض ہو کر اسے تھوڑا عرصہ قید کر دیا پھر رہا کر دیا اور وہ اس عہد میں مسکورہ کا آزاد حکمران ہے **واللہ قادر علی من یشاء**

صنہاجہ کا تیسرا طبقہ: اس طبقہ میں کوئی بادشاہ نہیں ہے اور یہ اس عہد میں مغرب کے قبائل سب سے زیادہ ہیں اور ان میں سے کچھ جبال درن کی شرقی جانب تازی اور تادلہ کے درمیان اور معدن بنی فازاز میں اس گھاٹی پر رہتے ہیں۔ جو آ کر سلوکن تک پہنچتی ہے جو بلاد دکلہ میں سے ہے اور اس گھاٹی کا آخر مغرب میں بلاد صنادہ ہے ان کے علاقے میں جبال درن کے پاس سے ہوتا ہے پھر اسی مقام وہ السن میں ان پہاڑوں کی چوٹیاں پائی جاتی ہیں اور اسی گھاٹی سے ان کے مواطن قبلہ کی طرف مڑ جاتے ہیں اور آ کر سلوکن پر ختم ہوتے ہیں۔ پھر ان کا موڑ آ کر سلوکن سے ورمکی طرف سوس اقصیٰ کے نواح اور اس کے شہروں تارودانت اور ایفری ان قوتان تک جاتا ہے اور یہ سب صنہاجہ کے نام سے معروف ہیں۔ جو صنہاجہ سے بدلا ہوا ہے اور صنہاجہ کو مغربی قبائل کے درمیان اہل جبال پر قوت و طاقت حاصل ہے۔ جو ان پر چھا گئے ہیں اور اس عہد میں ان کی سرداری عمران صنہاجی کی اولاد میں ہے اور انہیں حکومت کا اعزاز اور الحرب کی اطاعت سے نجات حاصل ہے اور ان کے ساتھ صنہاجہ کے قبائل متصل ہیں جن میں سے کچھ سفر کرنے والے ہیں۔ جو انگاد میں رہتے ہیں اور ان کے علاوہ کے نواح تینا میں میں جو قبیلہ کتامہ میں سے ہے وادی ام ربیع تک جو تامسنا سے شمالی جانب جبل درن کے دونوں طرف ہے۔ بارش کے مقامات تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ان کی سرداری ہیدکی کی اولاد میں ہے جو ان کے مشاہیر میں سے ہے۔ حدود ام ربیع سے مراکش تک ان کے ساتھ دکالہ کے قبائل متصل ہیں اور مغرب کی جہت میں بحر محیط کے ساحل پر آزمور کی طرف ایک قبیلہ ان سے اتصال رکھتا ہے اور دوسرا قبیلہ جو بہت بڑی تعداد میں ہے وہ وطن، مذہب، نسل اور پیشہ کے لحاظ سے صعادہ کے ذریعے میں ہوتا ہے اور اس عہد میں ان کی سرداری عزیز بن یبورک کی حکومت میں ہے جو ہنتاتی حکومت کے آغاز سے ان کا رئیس ہے جس کا ذکر آگے آئے گا اور بطویہ کتامہ اور بنی دارتین جبال تازا سے جبل بلادی تک رہتے ہیں جو جبال مغرب میں سے ہے اور بنی ملیک کے نام سے معروف ہے ان کا ایک قبیلہ ہے جو صعادہ کے مطابق نسل رکھتا ہے اور بطویہ کے تین بطون ہیں ایک بطویہ جو تازا میں رہتا ہے اور بنی ورباغن بلاد الحمر سے ہو کر ریف تک جاتی ہے اور اولاد علی کا بنی عبدالحق سے ساتھ معاہدہ ہے جو بنی مرین کے ملوک ہیں اور ام یعقوب بن عبدالحق ان میں سے تھی۔ پس اس نے ان کو وزیر بنایا اور ان میں سے طلحہ بن علی اور اس کا بھائی عمر بن علی بھی تھا۔ اس کا ذکر ان کی حکومت میں آئے گا اور وہ بحر روم کے ساحل سے جبال درن اور جبال ریف کے درمیان مغرب کے میدانوں سے متصل ہے جہاں ان کے مساکن ہیں ان کا ذکر صنہاجہ کے دیگر قبائل میں آئے گا۔ جو پہاڑوں، وادیوں اور میدانوں میں کتامہ سے مخلوط ہو گئے ہیں [illegible] بربر کی طرح اور دوسری طرح پتھروں اور مٹی کے گھروں میں رہتے ہیں اور ان سب کے مواطن دور تک اور مراکش میں ہیں اور یہ کاشتکاری اور کپڑا بننے کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے صنہاجہ الطین کے نام سے معروف ہیں اور یہ شخص گزارہ قبائل کی ذیل میں

ہیں اور اس عہد میں ان کی اکثر زبان عربی ہے اور یہ [illegible] کے پڑوسی ہیں اور جبال [illegible] کی ایک طرف ان کے ساتھ متصل [illegible] ہو جاتا ہے تو صنہاجہ کی سرحد [illegible] وہاں کا [illegible] اور [illegible] معاش کے لئے اونچی چوٹیوں پر [illegible] اور صنہاجہ کہلاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی پہاڑوں کی حد سے [illegible] ہے [illegible] صنہاجہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ صنہاجہ [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] رہنے والے ہیں اور [illegible] کا خیال ہے کہ [illegible] صنہاجہ میں سے ہیں اور [illegible] اور [illegible] اصل [illegible] کے [illegible] مغرب کی زبان میں ان کے [illegible] بیٹھنے والے تھے۔

قبائل بربر میں سے مصامدہ کے حالات اور مغرب میں جو انہیں حکومت و سلطنت حاصل تھی اُس کا بیان اور اُس کا آغاز اور گردشِ احوال

مصامدہ مصمود کی اولاد [illegible] برنس کی اولاد میں سے ہیں اور [illegible] قبائل میں سے [illegible] تعداد [illegible] ہیں اور ان کے بطون میں سے برغواطہ [illegible] اور اہل جبل درن ہیں اور [illegible] سے ان کے [illegible] مغرب اقصیٰ میں تھے اور اسلام کے ظہور [illegible] برغواطہ [illegible] سے تقدم حاصل تھا۔ پھر اس کے بعد جبال درن کے مصامدہ [illegible] تقدم حاصل ہو گیا [illegible] حکومت حاصل تھی [illegible] حاصل تھی [illegible] دوسری حکومتیں بھی تھیں جیسا کہ [illegible] ہم ان قبائل کا ذکر کرتے ہیں [illegible] معلوم ہوا ہے ان کی حکومتوں کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

مصامدہ میں سے برغواطہ اور ان کی حکومت کے حالات اور ان کی حکومت کا آغاز اور گردشِ احوال

[illegible] ان میں سے پہلی قوم [illegible] ابتدائے اسلام میں [illegible] اور کثرت حاصل [illegible] خصوصاً [illegible] کے درمیان [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ان کا [illegible] طریف [illegible] تھا اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] معتزلی [illegible] صفری کا [illegible] تھا اور اس کے ساتھ [illegible] کے [illegible] حکومت کا [illegible] اور طریف [illegible] ان کی حکومت کا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تو [illegible] نے [illegible] بنائے [illegible] اپنے بیٹے صالح کو [illegible] اپنے باپ کے ساتھ [illegible] میں [illegible] اہل علم [illegible] آیات الٰہی [illegible] ایک [illegible] نبوت کا دعویٰ کر دیا [illegible] نے ان کے لئے ایک دین بنایا [illegible] کے بعد [illegible] کتب میں [illegible] معروف ہے اور [illegible]

نے دعویٰ کیا کہ اس پر قرآن نازل ہوا ہے اور وہ اس میں سے ان کو سورتیں پڑھ کر سناتا تھا اور ان سورتوں میں سورۃ الدیک، سورۃ الحمر، سورۃ الفیل، سورۃ آدم، سورۃ نوح اور بہت سے انبیاء کی سورتیں تھیں اور سورۃ ہاروت و ماروت و ابلیس اور سورۃ غرائب الدنیا بھی تھی اور ان کے خیال میں اس سورۃ میں عظیم علم تھا۔ جس میں حلال و حرام اور شرائع و قصص کو بیان کیا گیا تھا اور وہ اسے اپنی نمازوں میں پڑھتے تھے اور وہ اس کا نام صالح المؤمنین رکھتے تھے۔ جیسا کہ بکری نے زمور بن صالح بن ہاشم بن وراد سے بیان کیا ہے جو ان کے بادشاہ ابو عیسیٰ بن ابی الانصاری کی طرف سے ۳۵۲ھ میں حاکم مستنصر خلیفہ قرطبہ کے پاس آیا تھا اور اس کے تمام حالات کو داؤد بن عمر بسطاسی واضح کرتا تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ صالح کا ظہور ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں ہجرت کی دوسری صدی کے ستائیسویں سال میں ہوا اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کا ظہور ہجرت کے شروع میں ہوا تھا جب اسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اطلاع پہنچی تو اس نے آپ کی نقل اتارتے ہوئے اور آپ سے عناد رکھتے ہوئے یہ ادعا کیا مگر پہلی بات زیادہ درست ہے۔ پھر اس نے یہ خیال کیا کہ وہ مہدی آخر الزمان ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھی ہوں گے اور اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور اس کا نام عربی میں صالح اور السریانی میں مالک اور اعجمی میں عالم اور عبرانی میں روبیا اور بربری میں وریا ہے اور اس نے یہ بھی کہا کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور ۴۷ سال کی عمر میں ان کی حکومت سنبھالنے کے بعد وہ مشرق کی طرف نکل گیا اور ان سے وعدہ کیا کہ وہ ان میں سے ساتویں کی حکومت میں واپس آجائے گا اور اس نے اپنے بیٹے الیاس کو اپنے دین کی وصیت کی اور اسے تاکید کی کہ وہ حاکم اندلس سے دوستی کرے۔ جو بنی امیہ میں سے ہے اور جب ان کی پوزیشن مضبوط ہو جائے تو وہ اس کے دین کا اظہار کرے اور اس کے بعد اس کے بیٹے الیاس نے اس کام کو سنبھالا اور وہ ہمیشہ ہی پوشیدگی سے اظہار اسلام کرتا رہا۔ کیونکہ اس کے باپ نے اسے اپنے مذہب کے متعلق یہی وصیت کی تھی اور وہ پاکباز پاکدامن اور زاہد تھا اور وہ اپنی حکومت کے پچاسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ان کے کام کو اس کے بیٹے یونس نے سنبھالا پس اس نے ان کے دین کو واضح کیا اور ان کے کفر کی طرف دعوت دی اور جو اس کے دین میں داخل نہ ہوتا وہ اسے قتل کر دیتا یہاں تک کہ اس نے تامسنا اور اس کے گرد کے شہروں کو جلا دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے ۳۸۰ شہروں کو جلا دیا اور وہاں کے باشندوں سے مخالفت کرنے کی وجہ سے تلوار سے جنگ کی اور ان میں سے تاموکاف مقام پر لوگوں کو قتل کیا اور یہ ایک بلند پتھر ہے جو راستے کے درمیان اگا ہوا ہے کہتے ہیں اس نے سات ہزار سات سو ستر آدمیوں کو قتل کیا۔

ابو مومن کہتا ہے یونس مشرق کی طرف گیا اور اس نے حج کیا اور اس سے پہلے اور اس کے بعد اس کے اہل بیت میں سے کسی نے حج نہیں کیا تھا اور اپنی حکومت کے چوالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور حکومت اس کے بیٹوں سے منتقل ہو گئی اور اس کی حکومت ابو غفیر محمد بن معاذ بن الیسع بن صالح بن طریف نے سنبھالی اور اس نے برغواطی حکومت پر قبضہ کر لیا اور اپنے آباء کے دین پر چلا اور اس کی شوکت و عظمت بڑھ گئی اور اس نے بربریوں کے ساتھ قابل ذکر اور مشہور جنگیں کیں جن کی طرف سعید بن ہشام مصمودی نے اپنے اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

"اے محبوب جدائی سے قبل رک جا اور ہمیں اطلاع دے کہ یہ امت ہلاک اور گمراہ ہو گئی۔ بربر اور موسیٰ ہے اور اپنے بیٹے کو

شہر یہ پانی نے یہ کہتے ہیں کہ ابو غفیر نبی ہے اللہ تعالیٰ کا ذبیوں کی ماں کو قتل کرے گا تو نے کسی قتل کے گھر کے متعلق دیکھا اور سنا تھیں کہ ہم ان کے گھوڑوں کے پیچھے تھے اور وہ عورتیں روتی تھیں اور کئی عورتوں نے جنین گرا دیئے تھے اور اہل تامستا کو اس وقت پتہ چلے گا جب قیامت کے روز تنگ ہو کر آئیں گے۔ وہاں یونس اور اس کے باپ کے بیٹے بربریوں کو حیران ہو کر کھینچتے ہوں گے یہی یونس تمہارا دین نہیں بلکہ یہ باتیں ہیں جو تم کو میسر ہیں''۔

اور ابو غفیر نے ۴۴ بیویاں کیں اور اس کے اس جیسے ایک یا زیادہ بیٹے ہوئے اور تیسری صدی کے آخر میں اپنی حکومت کے انتیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابو الانصار عبداللہ حکمران بنا اور وہ اس کے نقش قدم پر چلا اور وہ بہت دعوت دینے والا تھا اور اس کے زمانے کے بادشاہ اس سے خوف کھاتے تھے اور اس سے تعلقات پیدا کر کے اس سے مصالحت کرتے تھے اور اسے دور ہٹاتے تھے اور وہ کمبل اور شلوار اور سلا ہوا کپڑا پہنتا تھا اور مسافروں کے سوا اس کے علاقے میں کوئی پگڑی نہ باندھتا تھا اور وہ پڑوسی کا محافظ اور عہد کو پورا کرنے والا تھا اور وہ چوتھی صدی کے اکتالیسویں سال میں اپنی حکومت کے چوالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور تامسنت میں دفن ہوا اور وہیں اس کی قبر ہے اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابو منصور عیسیٰ ۲۲ سال کی عمر میں حکمران بنا اور اپنے آباء کی سیرت پر چلا اور نبوت اور کہانت کا دعویٰ کیا اور اس کی حکومت مضبوط ہوگئی اور قبائل مغرب اس کے مطیع ہو گئے۔

زمور بیان کرتا ہے کہ اس کی فوج تقریباً تین ہزار برغواطہ پر مشتمل تھی اور دس ہزار فوج ان کے علاوہ تھی جو زواغہ، بران، بابہ، مطغرہ، مراسہ، مطاطہ، بنو وازکیت، بنو یفرن، آجدہ، رکانہ، ایلان، رصافہ اور رغطہ پر مشتمل تھی اور ان کے بادشاہوں نے جب سے بھی وہ تھے کسی خدا کو سجدہ نہیں کیا۔

اور طول عرصہ تک برغواطہ سے جنگ و جہاد کرنے میں اس کے بعد ادارسہ، اموی اور شیعہ نے بڑے کارنامے سر انجام دیئے ہیں اور جب جعفر بن علی اندلس سے مغرب کی طرف گیا اور منصور بن ابی عامر نے ۳۶۶ھ میں اُسے اپنا کام سپرد کیا تو وہ بصرہ میں اترا پھر اس کے اور اس کے بھائی یحییٰ کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور ہند کے مرد اس پر ٹوٹ پڑے اور اس نے حکم دیا کہ وہ اس کام کو بجا لائے جو اسے جعفر نے کہا ہے اور منصور نے اپنے معاملہ کو حل سے اس کی توجہ برغواطہ کے جہاد کی طرف پھیر دی اور اس نے اہل مغرب اور اندلسی فوجوں کے ساتھ ان پر چڑھائی کی۔ پس انہوں نے اپنے ملک کے میدان میں اس سے جنگ کی اور اسے شکست ہوئی اور وہ اپنی فوج کے ایک دستے کے ساتھ بچ نکلا اور بصرہ میں اپنے بھائی کے ساتھ جا ملا پھر اس کے بعد منصور کے بلانے پر اس کے پاس چلا گیا اور اپنے بھائی یحییٰ کو مغرب کی عملداری میں چھوڑ گیا پھر صنہاجہ نے ان کے ساتھ اس وقت جنگ کی جب اس کے بعد بلکین بن زیری نے ۳۶۹ھ میں مغرب سے جنگ کی اور زناتہ اس کے آگے بھاگ گئے اور سبتہ کے ایک ٹیلے میں گھس گئے اور اس کی کمین گاہوں میں محفوظ ہو گئے پس وہ وہاں سے برغواطہ کے جہاد کی طرف لوٹ آیا اور ان پر چڑھائی کر دی۔ تو ابو منصور عیسیٰ بن ابی الانصار اپنی قوم کے ساتھ اسے ملا اور انہیں شکست ہوئی اور منصور قتل ہو گیا اور بلکین نے ان میں قتل عام کر کے خوب خونریزی کی اور ان کے قیدیوں کو قیروان بھیج دیا۔ لیکن مجھے معلوم نہیں کہ منصور کے بعد ان کی حکومت کس نے سنبھالی پھر ان کے ساتھ منصور بن ابی عامر کی فوج نے اس وقت جنگ کی

جب عبدالملک بن منصور نے اپنے غلام واضح کو ان برغواطہ کی جنگ پر بھیجا تو اس نے ان کے لوگوں اور سرداروں کی امارت دی گئی ان میں قتل کرنے اور قیدی بنانے کا بڑا اثر ہوا۔ پھر ان کے ساتھ بنو یفرن نے اس وقت جنگ کی جب ابوالکمال محمد یفرنی نے اس کے بعد سلا کی جانب جو بلاد مغرب میں ہے مستقل حکومت قائم کر لی اور انہوں نے جنگوں کے بعد ان کو دریا بن عطیہ مغراوی سے قتل کرایا اور پانچویں صدی کے آغاز میں یحییٰ بن اولاد تمیم بن زیری بن یعلیٰ کی طرف منسوب ہوتی تھی اور وہ سلا شہر میں ٹھیرا ہوا تھا اور برغواطہ کو بڑی قوت اور ان کے زیادہ حصہ کا بڑا اثر تھا یہ بڑی مشہور بات ہے۔ پھر [illegible] میں ان پر غالب آ گیا اور قتل کرنے اور قیدی بنانے کے بعد ان کا معاملہ کم ہو گیا۔ پھر اس کے بعد یہ لوگ تھوڑے تھوڑے جمع ہو گئے یہاں تک کہ لمتونہ کی حکومت قائم ہوئی اور اپنے صحرائی مواطن سے بلاد مغرب کی طرف چلے گئے اور انہوں نے سوس اقصیٰ کے بہت سے قصبوں اور جبال مصامدہ کو فتح کر لیا پھر انہوں نے تامسنا اور اس کے اردگرد ریف کے علاقوں میں برغواطہ کے ساتھ جہاد کیا اور ابوبکر بن عمر نے جو مرابطین کی قوم کا امیر تھا۔ ان پر چڑھائی کی اور اس کی ان کے ساتھ جنگیں ہوئیں جن میں سے ایک جنگ میں صاحب دعوت عبداللہ بن یاسین کرزولی ۴۵۰ھ میں شہید ہو گیا اور ابوبکر اور اس کی قوم اس کے بعد بھی مسلسل جہاد کرتی رہی یہاں تک کہ انہوں نے ان کی جڑ اکھیڑ دی اور مغرب سے ان کے آثار مٹا دیے اور ان کی حکومت کے خاتمے کے وقت ان کا حکمران ابوحفص عبداللہ تھا جو ابو منصور عیسیٰ بن ابی الانصار عبداللہ بن ابی غفیر محمد بن معاذ بن الیسع بن صالح بن طریف کی اولاد میں سے تھا اور وہ ان کی جنگوں میں ہلاک ہو گیا اور اس کے ہاتھ پر ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور اس کی جڑ کٹ گئی اور بعض لوگوں نے برغواطہ کے نسب کے بارے میں بیان کیا ہے کہ بعض ان کو زناتہ کے قبائل میں شمار کرتے ہیں اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ صالح یہودی تھا جو شمعون بن یعقوب کی اولاد میں سے تھا اور اس نے برباط میں پرورش پائی اور مشرق کی طرف چلا گیا اور عبیداللہ معتزلی سے پڑھا اور جادو میں مشغول ہو گیا اور کئی فنون کو جمع کیا اور مغرب میں آ گیا اور تامسنا میں اترا تو وہاں پر اس نے بربریوں کے جاہل قبیلوں کو پایا پس اس نے ان کے سامنے زہد کا اظہار کیا اور اپنی زبان سے انہیں مسحور کر دیا اور انہیں جھوٹے معجزات دکھائے تو انہوں نے اس کی اتباع کی پس اس نے دعویٰ نبوت کر دیا اور برباط میں پرورش پانے کی وجہ سے وہ برباطی بھی کہتے ہیں اور برباط شریش کی ایک وادی ہے جو بلاد اندلس میں ہے اور عربوں نے اس کا نام معرب کر کے برغواطہ بنا دیا۔ یہ سب باتیں کتاب الجغرافیہ کے مصنف نے بیان کی ہیں اور البکری نے بھی ان کا کچھ ذکر کیا ہے مگر یہ [illegible] ہے اور یہ لوگ زناتہ میں سے نہیں اور اس کی گواہی ان کے موطن اور ان کے اپنے مصامدہ بھائیوں کے پڑوس میں رہنے سے ملتی ہے۔

اور صالح بن طریف ان میں مشہور آدمی ہے اور وہ ان کے غیروں میں سے نہیں ہے اور قبائل اور قوموں پر غلبہ اس کی جڑ کاٹ دینے سے ممکن نہیں ہوتا۔ وہ اپنے نسب سے ہٹ کر غیر قوم کی طرف منسوب کرنے والا ہے۔ اس قوم کا نسب برغواطہ ہے اور مصامدہ کے قبائل میں ان کا قبیلہ ایک معروف قبیلہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔

مصامدہ کے بطون میں سے غمارہ کے حالات اور ان کی حکومتوں اور گردش احوال کا بیان۔ مصامدہ کے بطون میں سے یہ قبیلہ غمارہ بن مصمود کی اولاد میں سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ غمار بن اصید کی اولاد میں سے ہے جو

مسلمانوں میں سے ہے [illegible] امام کا کہنا ہے کہ [illegible] ہیں اور ان [illegible] کی طرف [illegible] کرتے ہیں اور انہوں نے [illegible] نام [illegible] ایک [illegible] مذہب ہے اور ان [illegible] ہیں ایران کے [illegible] آخری [illegible] کے [illegible] قریب [illegible] جاتے ہیں [illegible] زیادہ [illegible] اور انہوں نے ان [illegible] ایک [illegible] ہوئے ہیں [illegible] [illegible] جاتے ہیں ان کے [illegible] ہیں اور [illegible] [illegible] ہیں اور [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پہلے [illegible] معلوم [illegible] [illegible] ایک [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] پہلے [illegible] [illegible] [illegible] کے لئے ان کے [illegible] [illegible] ان شاء اللہ۔

باب: ۲۴

سبتہ کے حکمران

سبتہ قبل از اسلام کے قدیم شہروں میں سے ہے۔ جب موسیٰ بن نصیر نے اس پر چڑھائی کی تو اس نے جزیہ دینا قبول کر لیا۔ موسیٰ نے اس کے بیٹوں کو یرغمال بنا لیا اور طارق بن زیاد کو جزیرے کے لئے طنجہ میں اتارا اور اس کے ساتھ جہاز عبور کرنے کے لئے کشتیاں بھیجیں پھر وہ اندلس کی طرف بھیجا تو اس نے یہ فتح حاصل کی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ جب فتح اس کے بربروں کو ہوئی اور جب بنی امیہ کا رعب ختم ہو گیا تو غمارہ کے ذریعے سبتہ پر قابض ہو گئے اور اسے آباد کیا۔ پھر میسرۃ المطغری کی خارجی دعوت کا فتنہ اٹھا اور اس نے غمارہ کے بربروں نے عربوں اور دوسرے لوگوں کو قابو کر لیا۔ پس اس نے طنجہ کی امارت سے سبتہ پر حملہ کیا اور عربوں کو وہاں سے نکال دیا اور قید کر لیا اور اسے برباد کر دیا اور وہ خالی ہو گیا پھر ان کے جوانوں اور قبائل کے سرداروں میں سے ماجکس وہاں اترا۔ اسی وجہ سے ان کو مجکسہ کہتے ہیں۔ پس اس نے اسے تعمیر کیا اور لوگ اس کی طرف واپس آ گئے اور وہ مسلمان ہو گیا۔ یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے عصام نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور ایک مدت تک حکمران رہا اور اس کا بھائی الرضی حکمران بنا کہا جاتا ہے کہ وہ اس کا بیٹا تھا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ وہ بنی ادریس کی بیعت اطاعت کرتے تھے اور جب ناصر اموی کو بلندی حاصل ہوئی تو اس نے مغرب کی حکومت میں دلچسپی لی اور بلاد غمارہ کے مالکوں بنی ادریس سے اسی وقت مخلص ہوئے جب کہ مکناسہ اور زناتہ نے انہیں ان کے ملک فاس سے نکال دیا تھا اور وہ ناصر کی دعوت کا علمبردار بن گیا اور ان کے بیٹے اپنی مملکت میں تھے۔ ناصر نے سبتہ سے الگ ہو گئے اور اسے اشارہ کیا کہ وہ اسے بنو عصام سے حاصل کرے تو اس نے اپنی فوجوں اور بحری بیڑوں کو اپنے جرنیل نجاح بن عظیم کے ساتھ سبتہ کی طرف بھیجا اور اس نے اسے ۳۱۹ھ میں فتح کر لیا اور الرضی بن عصام نے اسے اس کے لئے چھوڑ دیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور بنی عصام کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور سبتہ ناصر کے قبضہ میں آ گیا اور کچھ عرصہ کے بعد بنو حماد نے اس پر قبضہ کر لیا اور ان کے بیٹوں نے ایک حکومت بنا دی جیسا کہ ہم ان کا ذکر کریں گے اور جب فتح کے زمانے میں مسلمانوں نے بلاد مغرب اور اس کی مملکت پر قبضہ کیا تو انہوں نے اسے آپس میں تقسیم کر لیا اور طنجہ اور بربریوں کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے فوجی مدد کی اور ان میں سب عرب قبائل کے لوگ تھے اور صالح بن منصور حمیری بھی فوج میں تھا جو عربوں میں سے تھا اور عبد صالح کے نام سے معروف تھا۔ پس اس نے نکور کو اپنے لئے چن لیا اور ولید بن عبدالملک نے

پہنچ جاتا ہے وہاں جا گرتی ہے۔ یہ قول صاحب کتاب کا ہے اور تکرور ماورائے مشرق سے نزدیک تھا اور یہاں سے جبل ابی [illegible] تک
ہوتا ہے جو پانچ روز کی مسافت پر ہے اور مطغرہ اور لمتونہ ان کے پڑوس میں رہتے ہیں اور غمارہ اور قصابہ جو جبل [illegible]
اور قلعہ [illegible] کے رہنے والے ہیں ان کے دو پڑوسی ہیں۔ جنوبی و مشرقی اور صیاد اور [illegible] کے بھی جوڑ ہیں اور مغرب سے
مروان تک [illegible] ہوتا ہے۔ جو تلمسان سے طرابلس اور قصابہ تک پہنچ جاتا ہے اور ان کے پیچھے [illegible] عرب [illegible]
[illegible] اور [illegible] جو تاسم کی [illegible] ہیں اور [illegible] پانچ میل کے فاصلہ پر ہے اور جب صالح
وہاں جا کر ملا تو اس نے وہاں اقامت اختیار کر لی اور اس کی نسل وہاں بکثرت ہو گئی اور غمارہ اور صنہاجہ کے قبائل ان کے
پاس اکٹھے ہو گئے اور اس کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اس کی حکومت کو قائم کیا اور اس نے تمسامان پر قبضہ کر لیا
اور اسلام ان میں پھیل گیا۔ پھر انہیں قرآن [illegible] اور فرائض [illegible] معلوم ہونے لگے اور وہ مرتد ہو گئے اور انہوں نے صالح کو نکال
دیا اور نفزہ کے ایک شخص کو جو الرندی کے نام سے معروف تھا اپنا حکمران بنا لیا پھر انہوں نے توبہ کی اور اسلام میں داخل ہو
گئے اور صالح کی طرف رجوع کیا۔ اس دوران میں قوم [illegible] یہاں تک کہ [illegible] میں وہ فوت ہو گیا اور اس کے
بعد اس کی حکومت اس کے بیٹے [illegible] بن صالح نے سنبھالی جو بڑا شریف النفس اور عبادت گزار تھا اور وہ ابھی نوخیز جوان
تھا اور خطیب [illegible] تھا۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بھائی ادریس حکمران بنا۔ اس نے وادی
کے کنارے میں شہر نکور کی حد بندی کی اور ابھی اس نے اسے مکمل نہیں کیا تھا کہ [illegible] میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا
سعید حکمران بنا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ شہر نکور [illegible] میں آیا کرتا تھا۔ پھر اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں نکور کی
حد بندی کی اور وہاں اترا اور اسے اس عہد میں [illegible] کہتے ہیں جو دو دریاؤں کے درمیان ہے ان میں سے ایک نکور ہے جس کا
منبع [illegible] ہے اور اس کا [illegible] وادی [illegible] سے [illegible] ہے اور دوسرا [illegible] ہے جس کا منبع [illegible]
میں ہے اور دونوں دریا [illegible] میں اکٹھے ہوتے ہیں پھر [illegible] سمندر میں گرتے ہیں کہا جاتا ہے کہ نکور [illegible] ان کے
درمیان میں ہے اور نکور کے مجوسیوں نے اپنی بحری جہازوں میں [illegible] میں جنگ کی اور اس پر غالب آ گئے اور اسے
دوسری بار لوٹا پھر وہ سعید الرندی کے پاس اکٹھے ہو گئے اور انہیں وہاں سے نکال دیا اور اس کے بعد نفزہ نے سعید کے خلاف
بغاوت کر دی اور اسے معزول کر دیا اور اپنے میں سے [illegible] کو حکمران بنایا اور اپنا [illegible] آ کے [illegible] اللہ تعالیٰ نے اسے
ان پر غالب کیا اور ان کی جماعت کو منتشر کر دیا اور ان کو [illegible] قتل کیا اور اس کی حکومت منظم ہو گئی یہاں تک کہ وہ [illegible]
میں [illegible] سال کی عمر میں فوت ہو گیا اور اس کی حکومت اس کے بیٹے صالح بن سعید نے سنبھالی۔ [illegible] نے [illegible] کے [illegible]
اختیار کیا اور اس پر استقامت اختیار کی اور اس کی [illegible] کے ساتھ جنگیں ہوتی رہیں۔ یہاں تک کہ وہ
[illegible] میں اپنی حکومت کے [illegible] سال بعد فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا سعید بن صالح حکمران ہوا اور وہ اس کا سب
سے چھوٹا لڑکا تھا پس اس کا بھائی عبداللہ اور اس کا چچا الرضی اس کے مقابلہ میں نکلے تو وہ بہت سی جنگوں کے بعد ان دونوں پر
غالب آ گیا۔ پس اس نے اپنے بھائی کو مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا اور وہ اس کی حکومت میں ہی مر گیا اور اس نے اپنے چچا
الرضی پر باہمی رشتہ داری کی وجہ سے رحم کیا اور [illegible] اور [illegible] کو جس پر اس نے غلبہ پایا قتل کر دیا اور ان میں سے

سعادۃ اللہ بھی بادل ان کے رفیقوں کے۔ ان لوگوں کو بھایا اور بنی بعض کے ساتھ ملا جو جبل ابوالحسن کے رہنے والے ہیں اور انھیں اس کی کمزوری سے آگاہ کیا اور اچانک سے اس کی فوج پر شب خون مارا اور ان پر غالب آ گئے اور ہتھیار لے لئے اور ان میں سے بہت سے آدمی قتل ہو گئے اور سعادۃ اللہ تمسامان بھاگ گیا اور ان نے اس کے بھائی میمون کو گرفتار کر لیا۔ پھر سعادۃ اللہ صلح کی غرض سے آ کر چلا تو اس نے اس کی مدد کی اور اسے اپنے ساتھ نکور میں ٹھہرایا۔ پھر سعید نے اپنی قوم اور اپنے معاونوں کے ساتھ جو تعداد میں بہت تھی۔ بعد ازاں اس سے جنگ کی اور تیمو اور قسوس جو اس کا خاندان تھا اور بنی یحیی سے بھی جنگ کی اور اپنے بھائی حمدان بن سلمی بن محمد بن سلیمان سے رشتہ داری کی اور اسے اپنے ساتھ نکور میں لایا اور اس کے لڑکے جو سعید کے لئے حکومت ہموار ہو گئی۔ یہاں تک کہ عبید اللہ مہدی نے اسے اپنی حکومت کی طرف دعوت دی اور اسے یہ لکھا

"اگر تم سیدھے رہے تو میں تمہاری بھلائی کے لئے سیدھا رہوں گا اور اگر تم نے مجھ سے انحراف کیا تو میں تمہارے قتل کو بھی قابل برداشت سمجھوں گا۔ میں تمہیں روکتا ہوں کہ تم دنیا پر غالب آنے کے لئے اپنی گمراہی پر جلد بازی کرو اور میں نے تمہارے لئے اصلاح کی دعا کی ہے اور تمہارے قتل سے مجھے دور رہنا ہے۔"

جس کا ان کے شاعر اخمس طلیطلی نے امیر سعید کے بھائی یوسف بن صالح کے حکم سے جواب لکھا۔

"بیت اللہ کی قسم تو نے جھوٹ بولا ہے اور اپنی طرح ہدایت نہیں پا سکتا اور اللہ تعالیٰ نے تیرے فیصلے کو قبول نہیں کیا ہے اور تو ایک جاہل اور احمق ہے جو جاہلوں کے لئے ایک مثال ہے۔ ہماری ہمتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص ہیں اور اللہ تعالیٰ نے تیری ہمت کو پست کیا ہے۔"

جب عبید اللہ نے مصالہ بن حبوس حاکم تاہرت کو لکھا کہ وہ اس کی طرف جنگ کرنے کے لئے روانہ ہو تو اس نے ۳۰۵ھ میں اپنی حکومت کے [illegible] نکور سے جنگ کی اور سعید اور اس کی قوم ہار گئی اور تب ان پر غالب رہا پھر مصالہ نے ان پر غلبہ پایا اور انھیں قتل کر دیا اور ان کے سر رقادہ کی طرف بھیج دیئے اور انھیں وہاں پر لٹکا دیا گیا اور ان کے باقی ماندہ لوگ سمندر پر سوار ہو کر مالقہ چلے گئے جہاں ناصر نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور انھیں عطیات دیئے اور ان کی بہت تعریف کی اور مصالہ نے نکور میں چھ ماہ قیام کیا اور پھر تاہرت کی طرف واپس آ گیا اور دلول تدکی کو اس کا حکمران بنایا۔ اس کی قوت اس کے ساتھیوں سے متفرق ہو گئی اور مالقہ میں بنی سعید اور ان کی قوم کو یہ اطلاع ملی اور وہ [illegible] معتصم اور صالح تھے۔ وہاں وہ کشتیوں میں سوار ہو کر نکور کی طرف آ گئے اور ان میں سے صالح سب سے پہلے وہاں پہنچا اور [illegible] نے بربری تمسامان میں [illegible] ۳۰۶ھ میں اس کی بیعت کر لی اور صغر سنی کی وجہ سے اسے یتیم کا لقب دیا اور انہوں نے دلول پر چڑھائی کر کے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر فتح حاصل کر لی اور انھیں قتل کر دیا اور صالح نے ناصر کی طرف فتح کی چٹھی لکھی [illegible] کے مضافات میں اس کی دعوت کو قائم کیا اور ناصر نے اس کی طرف ہدایا تحائف اور ہتھیار بھیجے اور اس کے بھائیوں اور اس کی باقی ماندہ قوم کے لوگ اس کے پاس پہنچ گئے اور اس نے امارت اختیار کی [illegible] سے پہلے لوگوں کے راستے پر گامزن رہا یہاں تک کہ ۳۱۵ھ میں فوت ہو گیا۔ [illegible] اس نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس پر غالب آ کر اسے قتل کر دیا اور شہر کو لوٹ لیا اور خزانے میں [illegible] پھر [illegible] کی طرف واپس آیا اور ان کی حکومت [illegible] بن عبدالملک بن عبدالرحمن بن سعید بن ادریس بن صالح بن منصور [illegible] صالح بن منصور نے [illegible] بنایا تھا اسے [illegible] آ گیا اور وہاں پر [illegible] دن ٹھہرا

دیا۔ پھر میسور ابی القاسم بن عبداللہ نے اپنے غلام صندل کو جب اس نے فاس میں پڑاؤ کیا، جنگ کے لئے روانہ کیا۔ پھر اس نے صندل کے ساتھ فوج بھیجی تو اس نے جراوہ کا محاصرہ کر لیا۔ پھر میسور واپس آ گیا اور اسماعیل بن عبدالملک نے قلعہ آبری میں اس سے پناہ حاصل کی اور صندل نے اس کے پاس اپنے طریق سے ایلچی بھیجے اور اس نے انہیں قتل کر دیا پس وہ جزیرے سے اس کی طرف گیا اور آٹھ دن اس سے جنگ کر کے اس پر غالب آ گیا اور اسے قتل کر دیا اور نکور کو لوٹ لیا اور قیدی بنائے اور کتامہ کے ایک آدمی مرمازو کو اس پر اپنا جانشین بنایا اور صندل فاس پہنچ گیا۔ پس اہل نکور نے سر اٹھایا اور موسیٰ بن معتصم بن صالح بن منصور کی بیعت کر لی اور وہ سلطان میں ابوالحسن کے پاس تھا اور وہ ابن رومی کے نام سے معروف تھا اور صاحب مقیاس کہتا ہے کہ وہ موسیٰ بن رومی بن عبدالسمیع بن رومی بن ادریس بن صالح بن ادریس بن صالح بن منصور ہے اور اس نے مرمازو اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر کے انہیں قتل کر دیا اور ان کے سروں کو ناصر کے پاس بھیج دیا۔ پھر اسی سال میں اس پر عبدالسمیع بن جرثم بن ادریس بن صالح بن منصور نے حملہ کر دیا اور اسے معزول کر کے ۳۱۷ھ میں نکور سے باہر نکال دیا اور موسیٰ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اندلس گیا اور اس کا بھائی ہارون بن رومی اور اس کے بہت سے بچے اور اس کے اہل بیت بھی ساتھ تھے پس ان میں سے کچھ تو اس کے ساتھ مریہ میں اترے اور کچھ مالقہ میں اترے پھر اہل نکور نے عبدالسمیع کے خلاف بغاوت کر دی اور اسے قتل کر دیا اور انہوں نے مالقہ میں سے جریج بن احمد بن زیادۃ اللہ بن سعید بن ادریس بن صالح بن منصور کو بلایا اور وہ جلدی سے ان کے پاس آ گیا اور انہوں نے ۳۱۹ھ میں اس کی بیعت کر لی اور اس کے کام درست ہو گئے اور وہ اپنے سلف کے مذہب کا مقتدی اور حضرت امام مالکؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے والا تھا۔ یہاں تک کہ ۳۶۰ھ کے آخر میں اپنی حکومت کے چھبیسویں سال میں فوت ہو گیا اور یہ حکومت اس کے بیٹوں میں مسلسل چلتی رہی یہاں تک کہ ان پر ازداجہ غالب آ گئے جنہوں نے وہران پر غلبہ حاصل کیا تھا اور ان کے امیر یعلیٰ بن ابی الفتوح ازداجی نے ۴۱۰ھ میں حملہ کیا اور ۴۳۲ھ میں قتل ہو گیا پس اس نے نکور میں ان پر غلبہ پا لیا اور اسے برباد کر دیا اور تین سو چودہ سال بعد صالح کی ولایت کی موجودگی میں ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یعلیٰ بن ابی الفتوح کے بیٹوں اور ازداجیہ میں ۴۶۰ھ تک حکومت باقی رہی۔

واللہ مالک الامر لا الہ غیرہ

غمارہ کے حامیم متنبی کے حالات: غمارہ کے لوگ جاہلیت میں صاحب اصل ہیں بلکہ صحرا میں رہنے کی وجہ سے انہیں شرائع سے بعد اور جہالت اور بھلائی کے مقام سے دوری حاصل ہے اور ان میں مجکسہ میں سے حامیم بن من اللہ بن حریز بن عمر بن واجفوا بن آزروال بن مجکسہ نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ اس کی کنیت ابو محمد تھی اور اس کا باپ ابو خلف تھا اس نے ۳۱۳ھ میں جبل حامیم میں جو اس کی وجہ سے مشہور ہے تطوان کے قریب دعوائے نبوت کیا اور ان قبائل سے بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور اس کی نبوت کا اقرار کر لیا اور اس نے ان کے لئے قوانین اور عبادات کے طریق اور احکام تیار کئے اور ان کے لئے ایک قرآن بھی بنایا جسے وہ اپنی زبان سے انہیں پڑھ کر سناتا تھا اور اس کے کلام میں سے یہ عبارت بھی ہے یا من یخلی البصر ينظر فى الدنيا خلنى من الذنب يا من اخرج موسى من البحر امنى بحاميم وبابيه ابى خلف من الله وامن راسى و

علی وما یکنہ صدری وما احاط بہ دمی ولحمی۔

اور حامیم کی پھوپھی جو ابو خلف من اللہ کی بہن تھی وہ ایمان سے آئی اس کے علاوہ وہ کاہنہ اور ساحرہ بھی تھی اور حامیم کا لقب مفتری تھا اور اس کی بہن دبو بھی ساحرہ اور کاہنہ تھی اور وہ ان سے جنگوں اور قحط سالی میں مدد طلب کرتے تھے اور وہ مصمودہ کی جنگوں میں احواز طنجہ میں ۳۱۵ھ میں قتل ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے عیسیٰ کو غمارہ میں بڑا مقام حاصل ہوا اور وہ اس کو قبیلہ مجکسہ جو وادی لاو اور وادی راس تک تطوان کے پاس رہتے تھے ناصر کے پاس گئے۔

اور اسی طرح ان میں سے اس کے بعد عاصم بن جمیل الیزدجومی نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کے واقعات مشہور ہیں اور ان کے عہد میں بعض تجربے کے کام ہیں۔ نیز مجھے اہل مغرب کے مشائخ نے بتایا ہے کہ ان میں اکثر جوان عورتیں جادو کا پیشہ اختیار کرتی تھیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ انہیں روحانیت لانے کا علم حاصل تھا اور وہ جس ستارے سے چاہتے علم حاصل کرتے اور جب اس پر قابض ہو جاتے اور اس کی روحانیت سے اسے پھیر لیتے تو کائنات میں جو چاہتے تصرف کرتے۔ واللہ اعلم

ادارسہ (غمارہ) کی حکومت کے حالات اور ان کی گردش احوال: اور عمر بن ادریس نے اپنی دادی کنزہ ام ادریس کے مشورے سے مغرب کے مقامات کو محمد بن ادریس اور اس کے بھائیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور اس نے ان میں سے تکیساس اور ترغہ اور صنہاجہ اور غمارہ کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور قاسم نے طنجہ اور سبتہ اور بصرہ اور اس کے قریب و جوار کے علاقوں کو اپنے لئے مخصوص کر لیا۔ پھر جب عمر کے ساتھ اس کے بھائی محمد کا جھگڑا ہو گیا تو عمر نے ان شہروں پر غلبہ حاصل کر لیا اور انہیں اپنی عملداری میں شامل کر لیا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں پھر اس کے بعد محمد بن القاسم نے اپنی پہلی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن القاسم نے اپنی پہلی عملداری میں واپس آ کر اس پر قبضہ کر لیا اور ان میں سے محمد بن ابراہیم بن محمد بن القاسم نے اندلس کے قلعہ حجر النسر اور ... کو اپنے لئے بطور پناہ گاہ اور کارروائیوں کے لئے بطور مرحلہ کے مخصوص کر لیا اور فاس اور مضافات مغرب کی امارت محمد بن ادریس کی اولاد میں باقی رہ گئی پھر ان میں سے عمر بن ادریس کی اولاد کو تعصب جو فرزندی اور ان کا ... یحییٰ بن ادریس بن عمر تھا۔ جس نے مصالہ بن حبوس کے ہاتھ پر عبید اللہ شیعی کی بیعت کی تھی اور اس نے اسے فاس کا امیر بنا دیا پھر اسے ۳۰۹ھ میں ہٹا دیا اور ۳۱۳ھ میں بنی قاسم میں سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے جس نے بچھڑا ... کے مقامات پر ... مارنے کی وجہ سے حجام کا لقب اختیار کیا تھا اس کے خلاف بغاوت کی اور وہ بہادر اور شجاع تھا اور اہل فاس نے ریحان پر حملہ کر دیا اور حسن کو قابو کر لیا اور موسیٰ نے اس پر چڑھائی کی اور اسے قتل کر دیا اور وہ خود بھی فوت ہو گیا اور ابن ابی العافیہ نے فاس اور مضافات مغرب پر قبضہ کر لیا اور ادارسہ کو جلا وطن کر دیا اور انہیں ان کے قلعہ حجر النسر میں قید کر دیا اور جبال غمارہ اور بلاد ریف کی طرف مائل ہو گئے اور غمارہ کو ان کی دعوت کے ساتھ تمسک میں بڑا مقام حاصل تھا اور انہوں نے اس طرف ایک نئی حکومت قائم کی جسے انہوں نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر لیا اور ان میں سے سب سے بڑی حکومت بنی محمد اور بنی عمر کی تھی جن کا تکیساس اور غمارہ اور ریف میں مستقل ... تھی۔ پھر عبدالرحمن ناصر اندلس کی حکومت پر قبضہ کرنے اور شیعوں کو ہٹانے کے لئے آگے بڑھا

تو ۳۰۹ھ میں یحییٰ جو ان کے لئے بیعت و تعہد دار ہو گئے اور اس سے تنگ آ گئے تھے، یحییٰ بن ادریس سے مصالہ کے ہاتھ سے حاصل کر لیا اور ریحان کتامی کو اس کی ولایت دے دی، پھر حسن حجام نے آ کر اسے وہاں سے نکال دیا اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اسے ان کے ہاتھ سے چھین لیا اور جب ابوالقاسم میسور مغرب کی طرف ابن ابی العافیہ سے جنگ کرنے کے لئے نکلا تو اس نے ان کی اطاعت چھوڑ دی اور مروانیہ کی دعوت دینے لگا اور محمد اسمٰعیل میسور کی مدد سے اس سے انتقام لینے کے لئے گئے اور اس معاملے میں بنو عمر نے جو [illegible] کے حاکم تھے ان کی مدد کی اور جب ابن ابی العافیہ نے اپنی حکومت کو منتشر خیال کیا اور ۳۲۳ھ میں مغرب سے میسور [illegible] کے ساتھ مصر واپس لوٹ آیا تو اس نے ان کو دوبارہ مغلوب کر کے ساتھ جنگ کی اور اس کے بعد فوت ہو گیا اور ناصر نے اپنے وزیر قاسم بن محمد بن طملس کو ۳۳۲ھ میں ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا اور مغراوہ کے ملوک محمد بن خزر اور اس کے بیٹے الخیر نے اس کی فوج کی مدد کی اور ابن ابی العیش [illegible] آ رہا ہے پس ابوالعیش بن ادریس بن عمر نے جو ابن حنون کے نام سے معروف ہے اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور اپنے ایلچیوں کو ناصر کی طرف بھیجا تو اس نے اسے امان دے دی اور اس نے اپنے بیٹے محمد بن ابی العیش کو اطاعت کی تجدید کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کی قدر کی اور [illegible] سے عہد لیا اور محمد کا باقی [illegible] چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ جا ملنے کے لئے گئے تو اس نے بنی محمد کے ساتھ [illegible] میں سے محمد بن عیسیٰ بن احمد بن محمد اور حسن بن قاسم بن ابراہیم بن محمد [illegible] کر گئے اور جب حسن بن محمد جو حجام کے لقب سے ملقب تھا ابن ابی العافیہ کے خلاف بغاوت کی تھی اس وقت [illegible] بنی محمد کی طرف [illegible] کرتے تھے انہوں نے موسیٰ بن ابی العافیہ کے فرار کے بعد قاسم بن محمد کو اپنا امیر بنایا جس کا لقب کنون تھا اور اس نے تازا کے سوا کل بلاد مغرب پر قبضہ کر لیا اور شیعہ کی دعوت کو قائم کرتے ہوئے ۳۳۷ھ میں حجر النسر میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت ابوالعیش احمد بن قاسم کنون نے سنبھالی جو [illegible] اور ایک [illegible] آدمی تھا اور [illegible] کے نام سے معروف تھا اور مروانیہ کی طرف میلان رکھتا تھا پس اس نے ناصر کے لئے دعا کی اور اپنی عملداری میں اس کے لئے منبروں پر خطبات دیے اور شیعہ کی اطاعت چھوڑ دی اور جب اہل مغرب نے [illegible] اس کی بیعت کی اور جب اہل فاس نے اس کی بیعت کی تو اس نے محمد بن حسن کو ان پر حاکم مقرر کیا اور محمد بن ابی العیش بن ادریس بن عمر بن ثعلبہ [illegible] جانب سے ۳۴۳ھ میں ناصر کے [illegible] کر گیا [illegible] اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی تو ناصر نے اسے اس کی عملداری کا امیر مقرر کر کے بھیج دیا اور محمد کی غیر موجودگی میں حسن نے جو ابوالعیش احمد بن قاسم کنون کا بھائی تھا طیلسان میں اس کی عملداری پر حملہ کر دیا اور [illegible] میں داخل ہو گیا اور ابن ثعلبہ کے مال کو قبضہ میں کر لیا اور جب محمد الخیر [illegible] قرطبہ کے [illegible] حسن [illegible] پر چڑھائی کی [illegible] ان کا [illegible] بلاد [illegible] میں ان کے اصحاب کو قتل کیا اور ناصر نے اپنے جرنیلوں کو مغرب کی طرف بھیجا اور یہ پہلا [illegible] تھا جس نے ۳۴۷ھ میں احمد بن یعلیٰ کو [illegible] کے قبضے سے تعلق رکھتا تھا [illegible] کے ساتھ بنی محمد کی طرف بھیجا اور انہیں [illegible] تھے اور وہ ان کے پاس سے واپس آ گیا تو وہ باقی رہ گئے پس اس نے ان کی جگہ یعلیٰ بن [illegible] کو ۳۴۷ھ میں [illegible] کر دیا اور

وہ بھی وادی [illegible] میں اس کے مقابلے پر آ گئے لیکن اس نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے بعد انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور ناصر نے ابو العیش امیر بنی محمد کے ہاتھ سے طنجہ کو چھین کر اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور وہ استقامت سے ناصری دعوت پر قائم رہا۔ پھر ناصر کی فوجیں مغرب کے میدانوں پر [illegible] زناتی قوموں کے لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ مغرب کے امراء نے [illegible] میں اپنی دعوت دینے لگا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پھر یحییٰ بن محمد فوت ہو گیا اور ان کے امیر ابو العیش نے اس سے جہاد کی اجازت طلب کی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس کے لئے [illegible] سے سرحد تک ایک روز کی مسافت تک محلات بنانے کا حکم دیا اور وہ تیس روز کی مسافت سے وہاں جا پہنچا اور اس نے اپنی عملداری پر اپنے بھائی حسن بن کنون کو اپنا نائب بنایا اور ناصر نے اسے [illegible] دیا اور ہر روز اس کے لئے ایک ہزار دینار مقرر کیا اور وہ ۳۴۳ھ میں جہاد کے میدانوں میں شہید ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کا [illegible] بھی گرفتار ہو گیا اور جب وہ مغرب سے واپس آیا تو حسن نے دوبارہ ناصری اطاعت اختیار کر لی یہاں تک کہ ۳۵۰ھ میں ناصر فوت ہو گیا۔ لیکن اس نے مغرب کی سرحدوں کو مضبوط کرنے اور اس میں اپنی دعوت کو مضبوط کرنے کا عزم مصمم کر دیا اور اس کے لئے اس نے اپنے دوستوں کے [illegible] کو بھی [illegible] جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کے اور [illegible] کے درمیان [illegible] پائی جاتی تھی۔ پھر ۳۶۲ھ میں بلکین بن زیری نے اس کے [illegible] مغرب میں جنگ کی اور [illegible] میں خونریزی کی اور دوبارہ مغرب میں [illegible] اور حسن بن کنون شیعوں کی دعوت دینے لگا اور اس نے [illegible] کی اطاعت چھوڑ دی پھر جب بلکین واپس آیا تو [illegible] محمد بن قاسم [illegible] کے ساتھ اندلس کی طرف [illegible] اور دوستوں کو پیچھے چھوڑ گیا اور ان کا ایک [illegible] میں داخل ہو گیا اور انہوں نے حکم سے مدد طلب کی تو [illegible] نے اپنے غلام غالب کو [illegible] اور [illegible] کے لئے اموال اور [illegible] دیں اور اسے حکم دیا کہ [illegible] آنے کی اجازت نہیں ہوگی اور حسن بن کنون کو بھی اس [illegible] اطلاع ملی تو وہ [illegible] چھوڑ گیا اور سبتہ کے قریب اپنے قلعہ حجر النسر میں اپنے ذخائر اموال اور [illegible] حفاظت [illegible] کو لے گیا اور غالب نے [illegible] کے ساتھ اس سے جنگ کی اور کئی روز تک ان کے درمیان مسلسل جنگ جاری رہی۔ پھر غالب نے [illegible] کے بڑے سرداروں اور اس کے ساتھیوں میں اموال کو تقسیم کیا۔ تو وہ [illegible] گئے اور [illegible] قلعہ کو چھوڑ گئے اور غالب نے اس سے جنگ کی اور حکم نے اسے حکومت کے [illegible] ۳۶۳ھ میں اس کے اہل بیت اور خادموں کے ساتھ [illegible] وہ غالب کے ساتھ قلعہ میں اکٹھے ہو گئے اور حسن کے خلاف محاصرہ سخت ہو گیا اور اس نے غالب سے امان طلب کی تو اس نے [illegible] دی اور [illegible] کے ہاتھ سے لے لیا [illegible] کے باقی [illegible] پر احسان کیا اور [illegible] کر دیا اور [illegible] ان کے قلعوں سے نیچے اتار لیا اور تمام [illegible] پر قبضہ کر لیا اور محمد بن علی بن [illegible] اور عبدالکریم بن [illegible] کو [illegible] میں عامل مقرر کیا اور غالب حسن بن کنون اور ادریسی ملوک [illegible] کے ساتھ قرطبہ واپس آ گیا اور اس نے مغرب کے حالات کو درست کیا اور

شیعہ کی فتح کی گئی یہ ۳۶۳ھ کا واقعہ ہے اور حکم نے ان کا استقبال کیا اور قرطبہ میں ان کی آمد کا دن حکومت کا سب سے بڑا دن تھا اور اس نے حسن بن کنون کو معاف کر دیا اور اس سے وعدہ وفائی کی اور اسے اور اس کے جوانوں کو عطیات انعامات اور خلعتیں دیں اور ان کے وظائف لگ گئے اور ان کے راشن مقرر کر دیئے اور مقدار سے کے سات سو بہادروں کے نام رجسٹر میں لکھے اور اس نے تین سال بعد حسن سے عنبر کے ایک ٹکڑے کے متعلق سوال کر کے اس پر اتہام لگایا وہ ٹکڑا اس کے دور حکومت میں سواحل مغرب سے اس کے پاس آیا تھا اور اس نے اس کا ایک گاؤ تکیہ بنایا جس سے ٹیک لگا کر وہ آرام حاصل کرتا تھا۔ پس حسن نے اسے پیش کر دیا ہے انکار اس کے پیش نہ کرنے تاکہ وہ اس کی رضا کے مطابق فیصلہ کرے مگر اس نے اپنے ہمراہیوں کی اس شکایت کو تسلیم نہ کیا جو خلیفہ کے پاس حسن کی بد اخلاقی اور بے چینی کے متعلق کرتے تھے۔ پس اس نے اسے بند دیا اور ان کے پاس عنبر کے ٹکڑے کے سوا جو کچھ تھا لے لیا اور مغرب حکم کے سامنے درست ہو گیا اور اس کے امراء نے بلکین کی مدافعت میں اس کی مدد کی اور اس کے بعد منصور کی نے جعفر بن علی کو مغرب پر امیر مقرر کیا اور یحییٰ بن محمد بن ہاشم کو اس کا نائب بنایا اور حسن بن کنون نے تمام امراء سمیت ان کے اخراجات کے بوجھ کی وجہ سے مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا اور ان پر یہ پابندی عائد کی کہ وہ دوبارہ نہ آئیں پس جنہوں نے ۳۷۵ھ میں مریہ سے سمندر پار کیا اور قاہرہ میں عزیز کے پاس ان میں اترے جو پورے ساز و سامان سے آراستہ تھا۔ اس نے ان کی بہت عزت کی اور ان سے نصرت کا وعدہ کیا پھر اس نے حسن بن کنون کو مغرب کی طرف بھیجا اور آل زیری بن مناد کی طرف قیروان میں اس کی مدد کے لئے لکھا پس اس نے مغرب میں جا کر اپنی طرف دعوت دی اور منصور بن ابی عامر نے اس کی مدافعت کے لئے فوج بھیجی جو اس پر غالب آ گئے اور اسے گرفتار کر لیا اور اسے اندلس کی طرف بھیج دیا اور راستے ہی میں قتل کر دیا گیا۔ جیسا کہ ہم نے ان کے حالات میں بیان کیا ہے اور تمام مغرب سے ادارسہ کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ بعد دوبارہ سبتہ اور طنجہ میں بنی حمود کو دوبارہ حکومت مل گئی جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ

باب: ۲۵

حمود اور ان کے موالی

سبتہ اور طنجہ کی حکومت کے حالات اور ان کی گردش

احوال اور ان کے بعد غمارہ کے حالات کا مختصر بیان

جب حکم نے ادارسہ کو عدوہ سے مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا اور مغرب کے دیگر بلاد سے بھی ان کے آثار مٹا دیئے اور غمارہ مروانیہ کی اطاعت پر قائم ہو گئے اور انہوں نے شیعیوں کی فوج کو مطیع بنا لیا اور حسن بن گنون ان کی حکومت کی طلب میں واپس آ گیا اور منصور بن ابی عامر کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ادارسہ قبائل میں بکھر گئے اور روپوش ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے نسب کے اشارے سے بھی علیحدگی اختیار کر لی اور ان کی ذریت بادیہ نشینی میں بدل گئی اور وہ بربریوں اور مغرب کے جملہ بربریوں میں سے دو آدمیوں میں سے جو اندلس چلا گیا اور وہ دو آدمی علی اور قاسم سے جو حمود بن میمون بن احمد بن علی بن عبداللہ بن عمر بن ادریس کے بیٹے تھے۔ جن کا دلیری اور شجاعت میں بڑا شہرہ تھا اور جب عامری حکومت کے خاتمہ کے بعد اندلس میں بربریوں کا فتنہ اٹھا اور بربریوں نے سلیمان بن حکم کو امیر مقرر کر کے المستعین کا لقب دیا۔ تو اس نے حمود وان دونوں بیٹوں کو مخصوص کر لیا اور انہوں نے بھی اس کی حکومت کی طرف بہت اچھی طرح توجہ دی۔ یہاں تک کہ جب وہ قرطبہ میں اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے مغاربہ کو علاقے دیئے۔ تو اس نے اس علی بن حمود کو بھی طنجہ کی حکومت اور اس کے پاس کی دیگر عملداریوں کا حاکم مقرر کیا اور وہ وہاں فروکش ہو گیا اور ان کے ساتھ اپنے عہد کو دہرایا پھر اس نے بغاوت کر کے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور اندلس کی طرف چلا گیا اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس نے قرطبہ کی حکومت سنبھال لی اور طنجہ کی امارت اپنے بیٹے یحییٰ کو دی پھر یحییٰ اپنے باپ کی وفات کے بعد اپنے چچا قاسم سے جھگڑا کرتے ہوئے اندلس چلا گیا۔ اور اس کے بعد اس کے بھائی ادریس نے طنجہ اور اس کے دیگر مضافات جو عدوہ پر جو غمارہ کے مواطن میں سے ہے خود مختار حکومت قائم کر لی۔ پھر وہ اپنے بھائی یحییٰ کی وفات کے بعد مالقہ چلا گیا۔ پس اس نے ان کی حکومت کے آدمیوں کو طلب کیا اور اپنے بھتیجے حسن بن یحییٰ کو سبتہ اور طنجہ میں حاکم مقرر کیا اور نجا خادم کو اس کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس کی نگرانی میں رہے اور جب ادریس فوت ہو گیا اور ابن بقیہ نے مالقہ پر اپنی مخصوص حکومت قائم کرنے کا

ارادہ کرلیا۔ تو اس نے حسن بن یحییٰ کے لئے ابو تمام کو طبنہ سے بھیجا۔ پس اس نے شہر پر قبضہ کرلیا اور اس کی خدمت میں اپنی حکومت منظور کرلی اور بعد میں واپس آگیا۔ اس نے حسن کو قیروان کے سوا کسی امارت سے دور رکھا اور جب حسن فوت ہو گیا تو بجایہ اس کی طرف مخصوص حکومت قائم کرنے کے ارادے سے گیا اور اس نے متعلقہ علاقوں سے قابل اعتماد شیخ کو اپنا شیخ بنایا اور وہ اس کے بعد دوسرے کو قتل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ کئی سال تک اس میں سے جب حکومت برقرار ہوئی تو اس نے خود مختاری اختیار کرلی اور بیٹے حماد و خاص میں سے تھا تب اس نے اپنی جماعت کے ایام میں بنو حماد کے قیدیوں میں سے خریدا تھا اور یحییٰ بن علی بن حمود کے پاس آگیا۔ پس اس نے اپنی طرف کی حراست کو اختیار کیا۔ یہاں تک کہ اس نے خود حکومت قائم کرلی اور طبنہ میں ان کی کرسی اقتدار پر بیٹھ گیا اور قابس کے باشندوں نے اس کی اطاعت اختیار کرلی اور مرابطین کی حکومت تک اس کی حکمرانی قائم رہی اور وہ فتح حاصل کرتا رہا یہاں تک کہ موحدین غالب آگئے اور اس نے جب حکومت کو اس کے خلاف ہوتا دیکھا تو وہ بچ کر گیا اور مغرب کے آخری میدان سے بازرہ کر دمشق کی طرف چلا گیا۔ جو بادشاہ کے قریب ہے۔ ان کے درمیان ایک شخص نے ان کے ساتھ مل کر ان سے جنگ کی اور جب حکومت کو ان کے خلاف دیکھا۔ جب اس نے اس کے دشمن کے خلاف مدد بیچ کر ادا کرلی۔ پھر اس کے بیٹے نے جنگ کی۔ اس بات سے مطلع ہوا تو جب وہ اس سے ایک شخص الگ ہوا سے فارغ ہوا تو ان پر ٹوٹ پڑا۔ اس نے قلعوں کے قصبوں میں سے قلعہ فتح کرلیا اور مغرب نے اس سے جنگ کے سامنے اطاعت اختیار کرلی۔ تو اس نے اپنی تجربہ کاری سے طرف کرلی اور سالم بن ان کی قیادت میں جو لشکر کے ساتھ تھا میں سے تھا فوج کو اس کے مقابلہ میں بھیجا۔ پس رماز نے اس کے آنے سے نکل کر علاقے اور وہاں پر حملہ کیا اور جب حکومت کو بھی اطلاع مل گئی۔ تو اس نے لشکر کی روایت کا حوالہ آدمیوں کے ساتھ دیا اور وہ طنجہ میں چلا گیا۔ جو سبتہ کی سرحد پر واقع ہے اور اس کی جانب اس کا بیٹا بنو المعز کے حکمران قائد ان کے مقابلہ کے لئے باہر نکلا اور طنجہ کے پاس دونوں فوجوں میں جنگ ہوئی اور شکست کھا گئے اور مرابطین کی آواز دینے لگی اور اس کی جان ان کی تلواروں کی دھار پر کٹ گئی اور وہ طنجہ میں داخل ہو گئے اور اس پر قبضہ کرلیا اور سبتہ چلا گیا اور جب عبد المومن نے اس کے بعد اس پر حملہ کیا تو اس نے اپنے قریب کا امیر محمد بن میمون کو اس کی طرف بھیجا اور وہ جنگی بحری جہازوں کے ساتھ ان کے مقابلہ کے لئے سبتہ سے نکلا آ دیکھ کے ساتھ اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابو الحسن کو قرطبہ کی طرف بھیجا اس نے ان سے جنگ کی اور ان کے بحری بیڑوں نے اسے سمندر کی جانب سے گھیر لیا اور وہ شکست کھا کر نکل گئے اور اس کو گرفتار کرلیا اور اسے قرطبہ کے پاس پہنچایا گیا۔ پھر وہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔ اس سے پہلے وہ مرابطین کی حکومت کے زمانے میں تھی اور اس نے اپنے بیٹے کی فتح کی خبر لکھی اور موحدین کی حکومت کا تذکرہ کیا اور اس سلطنت میں گئی اور باقی اندلس میں موحدین کی اطاعت اختیار کرلی گئی۔

اور جب مغرب میں مہدی کا ظہور ہوا اور اس کی وفات کے بعد موحدین کی حکومت مضبوط ہو گئی۔ تو اس کا خلیفہ

عبدالمومن اپنی بڑی بڑی جنگوں میں ان کے ملک میں جایا کرتا تھا۔ پھر بنی مرین نے ۶۲۲ھ اور اس کے بعد مغرب کو فتح کر لیا۔ کیونکہ ان سے قبل مراکش پر اس کا قبضہ ہو چکا تھا۔ جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور انہوں نے ان کا پیچھا کیا اور موحدین سے جنگ کی۔ مگر اسے فتح نہ کر سکے اور فتح میں رکاوٹ بننے کی وجہ سے ان کے قائد عیاض نے [illegible] ادا کیا۔ جو ان میں اپنے دینی امور علم اور مذہب کی وجہ سے ان کا بہت مشہور سردار تھا۔ پھر مراکش کی فتح کے بعد بھی ۶۷۲ھ میں فتح ہو گیا اور جب بنی عبدالمومن کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان کی ہوا اکھڑ گئی اور وہ حصوں میں بٹ گئے تو ان میں ابن محمد کتامی نے ۶۲۵ھ میں اقتدار پر قبضہ کر لیا اور اس کا باپ [illegible] تھا۔ [illegible] وراثت میں اس کے بیٹے محمد نے کیمیا گری کو سیکھا تھا اور اس کا لقب ابوالطواجین تھا پس وہ [illegible] کی طرف چلا گیا اور بنی سعید کے ہاں سکونت اختیار کی اور کیمیا گری کا دعویٰ کر دیا تو مختلف قسم کے لوگوں نے اس کی اتباع کی پھر اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور قوانین بنائے اور کئی شرائع شروع کئے اور اس کے پیروکاروں کی بہت کثرت ہو گئی۔ پھر انہیں اس کی خباثت کا علم ہو گیا تو انہوں نے اس کے عہد کو توڑ دیا اور موحدین کو جنہوں نے اس پر چڑھائی کی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور ایک بربری نے اسے دھوکے سے قتل کر دیا پھر مغرب کے شہروں پر اور [illegible] بنی مرین غالب ہو گئے اور ۶۸۳ھ میں [illegible] کی حکومت پر قابض ہو گئے اور قبائل غمارہ نے ان کی اطاعت سے انکار کیا اور [illegible] کی وجہ سے اطاعت کرنے سے علیحدہ رہے اور ان کی اطاعت [illegible] اس وجہ سے [illegible] بنی مرین کے طوق کی اطاعت اختیار کر لی اور [illegible] کی شورش تک [illegible] تھی۔ ابوالقاسم العزفی نے [illegible] ان کے مشائخ میں سے [illegible] جیسا کہ ہم عنقریب تمام حالات کو بیان کریں گے۔ پھر قبائل غمارہ اور ان کے [illegible] کے درمیان جنگیں ہوئیں اور بنی مرین میں سے ایک گروہ [illegible] مغرب میں طاغی السلطان کے پاس چلا گیا۔ [illegible] ان کے سرداروں نے [illegible] اطاعت کو ثابت کیا۔ پس بنی مرین نے ان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر عامل مقرر کیا اور ان کے پیچھے پیچھے چلے گئے اور ۶۸۳ھ میں العزفیین کی حکومت پر قبضہ کر لیا جس کا تذکرہ ہم ان کی حکومت میں بیان کریں گے اور اس وقت انہیں بڑی کثرت اور عزت حاصل ہے اور ان کے علاقے نہایت [illegible] ہیں اور وہ حکومت کے [illegible] ہونے کے وقت سے ان کے [illegible] محصول ادا کرتے ہیں اور جب [illegible] ہیں اور حکومت کے ساتھ جنگ کرنے میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ مقصود ہے اس کی طرف [illegible] جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اطاعت پر قائم ہو جاتے ہیں اور انہیں پہاڑوں کی دشواری کی وجہ سے قوت اور تحفظ حاصل ہے اور حکومت کا [illegible] میں سے [illegible] شخص ان کے پاس [illegible] ہے۔ [illegible] جاتے ہیں اور اس پہاڑ کا حکمران یوسف بن عمر اور [illegible] کے بیٹے ہیں جنہیں ان میں عزت و ثروت حاصل ہے اور انہوں نے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] ہیں اور سلطان سے [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] عطیات [illegible] ہیں اور ان کی جنگ کے میدان میں [illegible] پیدا کرنے کیلئے بنا رکھی ہیں۔

باب: ۲۶

قبائلِ مصامدہ

بطونِ مصامدہ میں سے مغربِ اقصیٰ کے اہلِ جبالِ درن کے حالات اور ان کے غلبہ اور آغاز و انجام کا بیان

اقصیٰ المغرب میں یہ پہاڑ دنیا کے عظیم ترین پہاڑوں میں سے ہیں۔ ان کی جڑیں زمین میں گہری ہیں اور ان کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہوئی ہیں اور ان کے ڈھانچے فضا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان کی قطاریں مغرب کے علاقے پر باڑ کی طرح دراز ہیں۔ یہ آسفی کے قریب بحر محیط کے ساحل سے شروع ہوتے ہیں اور مشرق میں بے حد و حساب بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ [illegible] اور ان میں بہت کھیتیاں [illegible] ہے۔

اور یہ [illegible] مصامدہ [illegible]

[illegible] مصامدہ [illegible] بطون

بادیہ نشین ہیں [illegible] سے مصامدہ [illegible] ہیں اور مصامدہ میں سے [illegible] ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غمارہ و درن اور اہل اطلس ان میں سے ہیں۔ [illegible] اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مصامدہ کے بطون میں سے ذکر اور جنہیں [illegible] ان میں ہیں [illegible] میں [illegible] کے خلاف ہیں۔ جو مغربی عرب میں سے [illegible] سوس پر غالب ہیں اور بطون کثیرہ میں سے ہنتاتہ اور تینملل ہے۔ جو ان پہاڑوں کے مضبوط ترین قلعے میں آباد ہیں اور ان کا پہاڑ قبلہ کی جانب سے سوس کے میدانوں اور مغرب کی جانب سے مراکش پر چھایا ہوا ہے اور [illegible] کے بعد میں بیان کیا جائے گا [illegible] اپنے قلعے کی مضبوطی کی وجہ سے اپنے قبیلے پر اعزاز حاصل ہے اور [illegible] اسلام میں ان مصامدہ کو ان پہاڑوں میں بڑی قوت و طاقت حاصل تھی اور یہ لوگ دین کے اطاعت گزار اور اپنے برغواطی بھائیوں کے [illegible] مذہب کے مخالف تھے اور ان کا مشاہیر میں سے کثیر ابن وسلاس بن شملال [illegible] ہے جو یحییٰ بن یحییٰ ہے جو مؤطا کا امام مالک سے راوی ہے۔ یہ اندلس میں داخل ہوا اور طارق کے ساتھ فتح میں شامل ہوا اور ان کے دوسرے مشاہیر اندلس میں مقیم ہو گئے اور ان کی اولاد کا ذکر حکومت امویہ کے ذکر میں آتا ہے اور اسلام سے قبل ان میں ملوک اور امرا ہوئے تھے اور ان کی جو ملوک مغرب کے ساتھ جنگیں ہوتی رہیں یہاں تک کہ مہدی پر ان کا اتفاق ہو گیا اور اس کی دعوت کو قائم کرنے کے لئے [illegible] عظیم حکومت [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ہوئے۔ [illegible] افریقہ میں [illegible] سے [illegible] جیسا کہ یہ بات مشہور ہے اور اب ہم اس کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

باب : ۲۷

جبال درن میں مہدی کے ابتدائی حالات

موحدین کا بانی عبدالمومن کے ذریعے افریقہ میں حکومت قائم کرنا

اور ہمیشہ ہی جبال درن میں مصامدہ کا عظیم پوزیشن اور ان کی جماعت کو کثرت اور ان کی جنگ کو قوت حاصل ہے اور عقبہ بن نافع اور موسیٰ بن نصیر کے ساتھ جنگوں میں جن جیسی کا اہتمام ہے اور یہاں تک کہ وہ اسلام پر قائم ہو گئے۔ یہ ایسی کی بات مشہور و معروف ہے۔ یہاں تک کہ لمتونہ کی حکومت ان پر سایہ فگن ہوئی اور اس حکومت میں ان کی پوزیشن مضبوط ہوئی اور ان کی سلطنت اور حکومت کی اٹھان کا انتظام مکمل ہوا۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے مراکش شہر کی حد بندی کی تو انہوں نے ان کو اپنے درن کے مواطن کے پڑوس میں اتارا تاکہ وہ دوسرے لوگوں۔ یہ مصامدہ ہیں۔ آج سال سے اطاعت نہ کرنے والوں کو مطیع بنا کر رکھیں اور اس حکومت کے آخر اور علی بن یوسف کے عہد میں ان کے مشہور امام محمد بن تومرت کا ظہور ہوا جو موحدین کی حکومت کا حکمران اور مہدی کے نام سے مشہور تھا۔ جو اصل میں ہرغہ میں سے تھا۔ جو مصامدہ کے بطون میں سے ہے۔ جنہیں ہم نے شمار کیا ہے۔ اس کے باپ کا نام عبداللہ اور تومرت ہے اور صغر سنی میں اسے امغار کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن وکلید بن یامصال بن حمزہ بن عیسیٰ تھا جیسا کہ ابن رشیق سے بیان کیا ہے اور ابن القطان نے اس کی تصریح کی ہے اور مغرب کے بعض مؤرخین نے بیان کیا ہے کہ وہ محمد بن تومرت بن بیتاؤس بن سنزوال بن مسعود بن سمیٰ اتلالی بن خالد ہے اور بہت سے مورخین کا خیال ہے کہ اس کا نسب اہل بیت سے متعلق ہے اور وہ محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ہود بن خالد بن تمام بن عدنان بن سفیان بن صفوان بن جابر بن عطاء بن رباح بن محمد ہے۔ جو سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی اولاد سے ہے۔ جو ادریس اکبر کا بھائی ہے اور اس کے بہت سے مورخوں نے اس کے نسب کو مصامدہ اور اہل سوس میں بیان کیا ہے اور ابن سلیمان کے متعلق ابن نخیل نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور وہ مغرب میں اپنے بھتیجے ادریس کے پاس چلا گیا اور تلمسان میں اترا اور اس کی اولاد مغرب میں پھیل گئی اور بیان کرتا ہے کہ وہ مصامدہ کا ہرغی بھی اس کی اولاد میں سے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ ادریس کے ان قرابت داروں میں سے ہے۔ جو اس کے مغرب میں آ ملے تھے اور یہاں یہی اس نسب کا ستون ہے۔ وہ بن عباس بن محمد بن حسن ہے۔ دونوں صورتوں میں ہرغی کی نسبت ہرغہ میں واقع ہوتی ہے۔ جو مصامدہ کے قبائل میں سے ہے اور ان کی جڑیں ان میں پیوست ہیں

اور یہ ان کے ہرغہ کے ساتھ شامل ہے۔ جب ان کا قبیلہ خلط ملط ہو گیا اور ان ہی سے منسوب ہو گیا اور انہی میں شمار ہونے لگا اور ان کے اہل بیت بڑے زاہد، عابد اور دیندار تھے اور یہ محمد بڑھتا رہا اور علم سے محبت رکھتا ہوا جوان ہوا اور اسے اسافو کہتے تھے جس کے معنی روشنی کے ہیں۔ کیونکہ وہ مساجد میں روشنی کی وجہ سے بکثرت قندیلیں جلایا کرتا تھا اور اس نے پانچویں صدی کے سرے پر علم کی جستجو میں مشرق کا سفر کیا اور اندلس سے گزرا اور قرطبہ میں داخل ہوا۔ جو اس وقت علم کا گھر تھا۔ پھر وہ اسکندریہ چلا گیا اور حج کیا اور عراق میں داخل ہوا اور جلیل علماء اور بڑے بڑے استادوں سے ملاقات کی اور انہیں بہت علم حاصل کیا اور وہ خود بیان کیا کرتا تھا کہ اس کی قوم کو اس کے ہاتھ پر حکومت ملے گی۔ کیونکہ کاہن کہتے تھے کہ مغرب میں ایک حکومت کے ظہور کا وقت مقرر کر رہے تھے اور ان کے خیال میں اس نے ابو حامد غزالی سے بھی ملاقات کی اور ان سے اپنے دل کی باتوں کے متعلق گفتگو کی۔ تو انہوں نے اس کو اسلام کی حکومت کے اختلال کے خلاف کر دیا اور امت کو جمع کرنے والے اور ملت کو قائم کرنے والے سلطان کے ارکان کو پراگندہ کرنے پر برانگیختہ کیا۔ نیز اس بات میں بھی کہ یہ اس کے قبائل پر موقوف ہو گی جنہیں کی وجہ سے اسے عزت و شوکت حاصل تھی۔ اس نے ان قبائل میں اپنی خواہش کے پورے ہونے اور حکومت کے غالب آنے میں اس ارادے کی تکمیل کرتے ہوئے پرورش پائی اور یہ امام اس خواہش کو لئے ہوئے مغرب کی طرف لوٹا تو ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور دین کا چمکتا ہوا شعلہ بن کر لوٹا اور مشرق میں اہل سنت کے اشعری علماء سے بھی ملاقات کی اور ان سے علم حاصل کیا اور عقائد سلفیہ میں کامیابی حاصل کرنے اور ان عقلی دلائل سے جو اہل بدعت کے سینے میں گھس جاتے ہیں عقائد کے دفاع میں ان کے طریقے کو مستحسن خیال کیا اور متشابہ آیات اور احادیث کی تاویل میں ان کی رائے کو اختیار کیا۔ حالانکہ اہل مغرب تاویل میں ان کی اتباع کرنے سے علیحدگی اختیار کئے ہوئے تھے اور سلف کی اقتداء میں تاویل کے ترک کرنے اور متشابہات کے اقرار کرنے میں ان کی رائے کو اختیار کئے ہوئے تھے۔ پس اس نے اہل مغرب کو اس بارے میں سمجھایا اور انہیں تاویل کے قول اور تمام عقائد میں اشعری مذاہب کو اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور ان کی امامت اور ان کی تقلید کے وجوب کا اعلان کیا اور ان کی رائے کے مطابق عقائد میں المرشدۃ فی التوحید جیسی کتاب تالیف کی اور وہ امامیہ شیعہ کی طرح امام کی عصمت کا بھی قائل تھا اور اس نے اس بارے میں اپنی کتاب الامامہ تالیف کی جس کا آغاز اس نے اپنے قول اعز ما یطلب سے کیا اور یہ ابتدائیہ ہی اس کتاب کا لقب بن گیا اور وہ بلاد مغرب کے پہلے شہر طرابلس میں اپنے اس مذہب کا اہتمام کرتے ہوئے اترا اور علمائے مغرب نے اس سے جو انحراف اختیار کیا تھا اس پر نکیر کی اور مقتدر جابر امراء کی تردید کرنے اور تعلیم علم و امر میں لگ گیا۔ یہاں تک کہ اسے اس کے باعث تکالیف پہنچیں جنہیں اس نے اپنے افعال عادت میں سے خیال کیا اور جب وہ بجایہ میں داخل ہوا تو ان دنوں وہاں پر یحییٰ بن منصور بن ناصر بن علناس بن حماد صنہاجہ کے امراء میں سے تھا اور وہ عیش پرست لوگوں میں سے تھا۔ پس اس نے اسے اور اس کے اتباع کو سختی سے منع کیا اور ایک روز اس سے برے کام کا سوال کیا اور اعتراض میں اس کے درپے ہو گیا۔ جس کے باعث شہر پناہ میں اٹھنے والی آواز پیدا ہوئی۔ جسے سلطان اور خواص نے ناپسند کیا اور انہوں نے اس کے متعلق مشورہ کیا۔ تو وہ وہاں سے خوفزدہ ہو کر نکلا اور ملالہ چلا گیا۔ جہاں ان دنوں قبائل صنہاجہ میں سے بنو وریاکل تھے۔ جنہیں اعزاز اور قوت و شوکت حاصل تھی۔ پس انہوں نے اسے پناہ دی اور بجایہ کے سلطان نے ان سے مطالبہ کیا کہ

وہاں [illegible] سے پھر [illegible] انہوں نے [illegible] کے ساتھ درشتی سے پیش [illegible] اور ان کے درمیان [illegible] تک انہیں خطرہ [illegible] جب [illegible] کے وقت [illegible] ملالہ کے قریب ایک چٹان پر بیٹھا پاتا [illegible] اس عہد میں بہت مشہور تھی اور [illegible] ان کو سب سے زیادہ [illegible] عبدالمومن بن علی اپنے چچا کے ساتھ [illegible] اس نے علم سے [illegible] اور اپنے [illegible] علم حاصل کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور مہدی [illegible] اس کے [illegible] ساتھیوں میں شامل [illegible] اصحاب میں سے [illegible] مجلس میں [illegible] اس کے حالات سے [illegible] اس کے مذہب کے بارے میں [illegible] عدل و انصاف کی [illegible] یہ بات [illegible] رہتے ہوئے [illegible] کی طرف چلا گیا اور وہاں [illegible] اقامت اختیار کر [illegible] علی بن یوسف [illegible] مسجد میں [illegible] اور اسے نصیحت کی اور اسے سخت سست کہا۔ ایک دن [illegible] علی بن یوسف کی [illegible] کے خلاف [illegible] اس نے [illegible] تعلق [illegible] اشعری مذہب اختیار کئے ہوئے تھے [illegible] کے مذہب پر [illegible] تجسیم کی [illegible] ان کے ساتھ مناظرہ [illegible] کے لئے بلایا اور [illegible] چلا گیا اور [illegible] علی بن یوسف نے اس کے خلاف [illegible] تھے وہاں سے نکل گئے [illegible] اپنے اصحاب میں سے [illegible] قوم کے [illegible] سے پہلے [illegible] ان کی زبان میں [illegible] کی طرف [illegible] قوم کے [illegible] کے پاس [illegible] زبان میں المرشدہ اور التوحید کی تعلیم دیتا تھا اور اس کے [illegible] امیر علی بن یوسف کی مجلس کے [illegible]

شناس تھا جو ستاروں سے اندازہ لگاتا تھا اور کاہن یہ باتیں بیان کرتے تھے کہ مغرب کی ایک قوم سے ایک بادشاہ ہونے والا ہے۔ جس میں دو علوی ستاروں اور ایک سیارے کے قران سے مملکت کی شکل تبدیل ہو جائے گی اور یہ ان کے احکام کا تقاضا ہو گا اور امیر اس بات کی توقع رکھتا تھا۔ پس اس نے کہا کہ اس آدمی سے حکومت کو بچاؤ کیونکہ وہ سوقی کے روی سجع کلام میں صاحب قرآن اور مربع درہم والا ہے۔ جسے لوگ ایک دوسرے سے نقل کرتے ہیں اس کی اصل عبارت یہ ہے:

''اور اس نے اپنے پاؤں میں چیز ڈالی ہے تاکہ مجھے وصول حاصل ہو دے''۔

اور میں اسے مربع درہم والا خیال کرتا ہوں۔ پس علی بن یوسف نے اسے طلب کیا اور نہ پایا اور اس نے سواروں کو اس کی تلاش میں بھیجا مگر وہ ان کے ہاتھ نہ آیا اور سوس کے عامل ابو محمد لمتونی نے اس کے قتل کرنے کے لئے بعض آدمی بھیج کر مداخلت کی اور اس کے بھائیوں نے انہیں چوکنا کر دیا۔ پس وہ اپنے مددگاروں کے قلعے میں چلے گئے اور جس نے ان کے معاملے میں مداخلت کی اسے قتل کر دیا اور انہوں نے مصامدہ کو اس کے ہاتھ پر بیعت توحید اور اس کے تحفظ کیلئے ہرغہ میں مجسمین سے جنگ کرنے کی دعوت دی۔ پس عشرہ خیر میں سے ان کے ساتھی اس کے پاس آئے اور ان میں صحابہ کے ابو حفص عمر بن یحییٰ اور ابو یحییٰ بن یکیت اور یونس بن واندوین اور ابن ملوم بھی تھے اور تینملل سے ابو حفص عمر بن علی حسانی اور محمد بن سلیمان اور عمرو بن تافراگین اور عبداللہ بن ملویات تھے اور ہرغہ کا امیر قبیلہ سب کا سب اس کے حکم تلے آ گیا۔ پھر ان کے ساتھ گدمیوہ اور گنفیسہ بھی شامل ہو گئے اور جب اس کی بیعت مکمل ہو گئی تو انہوں نے اسے مہدی کا لقب دیا اور اس سے قبل اس کا لقب امام تھا اور وہ اپنے اصحاب کو طلبہ اور اہل دعوت کو موحدین کہتا تھا اور جب اس کے پچاس اصحاب ہو گئے تو اس نے ان کا نام ایت الخمسین رکھا اور سوس کے والی ابوبکر بن محمد لمتونی نے ہرغہ میں ان کے مکان پر چڑھائی کی۔ تو انہوں نے اپنے مصامدہ بھائیوں سے مدد مانگی پس وہ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور لمتونی فوج پر ٹوٹ پڑے اور انہیں فتح کی آواز آئی اور امام نے ان سے اس بات کا وعدہ کیا تھا۔ پس انہوں نے اس کے متعلق غور و فکر کیا اور سب کے سب اس کی دعوت میں شامل ہو گئے اور لمتونی فوجیں یکے بعد دیگرے کئی بار ان کے مقابلہ میں آئیں مگر انہوں نے انہیں منتشر کر دیا اور وہ اپنی بیعت کے تین سالوں میں جبل تینملل میں منتقل ہو گیا اور اسے اپنا وطن بنا لیا اور اس نے ان کے درمیان اور وادی نفیس کے قریب اپنا گھر اور مسجد بھی بنائی اور مصامدہ میں سے جس شخص نے اس کی بیعت کرنے میں توقف کیا اس نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ وہ سیدھے ہو گئے۔ پس اس نے ہزرجہ کے ساتھ جنگ کی اور کئی بار ان پر حملہ آور ہوا اور انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی۔ پھر اس نے ہسکورہ کے ساتھ جنگ کی اور ان کے ساتھ ابو ورنکتی بھی تھا۔ پس یہ ان پر غالب آ گیا اور وہ لوٹ آیا اور ہسکورہ نے اس کا پیچھا کیا تو موحدین نے ان پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا اور قیدی بنا لیا۔ پھر اس نے خود ہسکورہ سے جنگ کی اور اس نے اسے فتح کر لیا تھا اور اس نے اپنے اصحاب میں سے شیخ ابو محمد عیسیٰ کو چھوڑا تھا۔ پس اس نے اس سے خیانت کی اور اسے قتل کر دیا۔ پس اس نے ان سے جنگ کی اور ان کو لوٹا اور تینملل کی طرف واپس آ گیا اور وہاں پر اقامت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ تمییز کا معاملہ پیش آیا اور اس نے موحد کو منافق سے جدا کیا اور وہ منافقوں کو ختم کر چکے تھے۔ پس اس نے ان سے جنگ کرنے کا عزم کیا اور مصامدہ میں سے تمام اہل دعوت کو جمع کیا اور ان پر چڑھائی کر دی

اور انہوں نے تاجرا میں ان سے جنگ کی اور موحدین نے انہیں شکست دی اور قسنطینہ تک ان کا تعاقب کیا حتیٰ کہ وہاں پہ ابن علی بن یوسف اور ابراہیم بن تاشفین کے ساتھ صنہاجہ کی فوجوں نے ان کے ساتھ جنگ کی اور موحدین نے انہیں شکست دی اور ابراہیم وہیں آ گیا اور انہوں نے مراکش تک ان کا تعاقب کیا اور چھ سو سواروں کے سوا چالیس ہزار کے قریب پیادہ فوج نے صحرا میں پڑاؤ کیا اور علی بن یوسف نے فوج کو اکٹھا کیا اور ان کے پڑاؤ سے چالیس روز بعد وہاب ابدان سے ان سے لڑنے کے لئے نکلا اور انہیں شکست دی اور ان میں خوب خونریزی کی اور قیدی بنائے اور بشیر نے اپنے اصحاب میں سے چھ کو کھو دیا اور جہاد میں خوب قتل عام ہوا اور اس روز عبدالمومن کی خوب آزمائش ہوئی اور اس کے چار ماہ بعد مہدی فوت ہو گیا اور وہ دنیا سے عدول کرنے اور تجسم کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے لمتونہ پر تعریض کرتے ہوئے اپنے اصحاب کو موحدین کہتا تھا اور وہ بڑا پاکباز تھا اور عورتوں کے پاس نہ آتا تھا اور پیوندی لباس پہنتا تھا اور اسے زہد و عبادت میں ایک مقام حاصل تھا اور اس نے امام شیعہ سے اتفاق کرنے اور امام معصوم قرار دینے کے سوا اور کوئی بدعت اختیار نہیں کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب: ۲۸

عبدالمومن کی حکومت

مہدی کے خلیفہ عبدالمومن کی حکومت کے حالات اور اس کے بیٹوں میں سے چاروں خلفاء کے احوال اور ان کے انجام کا بیان

اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں جب ۵۲۲ھ میں مہدی فوت ہو گیا تو اس نے اپنے بعد اپنے سب سے بڑے ساتھی عبدالمومن بن علی کومی کے متعلق وصیت کی کہ وہ اس کی حکومت کو سنبھالے۔ ہم قبل ازیں اس کے اور اس کے نسب کے متعلق اس کی قوم کے حالات بیان کر چکے ہیں۔ پس جب اس نے تینملل میں اس کے گھر کے پاس اس کی مسجد میں اسے دفن کر دیا اور اس کے اصحاب پھوٹ پڑنے سے ڈر گئے اور انہیں یہ خدشہ تھا کہ مصامدہ عبدالمومن بن علی کی حکومت سے ناراض ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان کے قبیلے میں نہیں ہے پس انہوں نے حکومت کے معاملہ کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں دعوت کا شعور راسخ ہو جائے اور انہوں نے اس کی موت کو پوشیدہ رکھا اور تین سال تک اس کی بیماری کے متعلق خلاف واقعہ جھوٹ بولتے رہے اور نماز میں حقیقت کو قائم کرتے رہے اور عبدالواحد اس کے اصحاب کو ان کے گھر میں بتاتا کہ گویا اس نے خلوت اپنی عبادت کے لئے مختص کیا ہے پس وہ اس کی قبر کے اردگرد بیٹھ جاتے اور اپنے حالات کے متعلق گفتگو کرتے اور پھر وہ اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے باہر نکلتے اور عبدالمومن ان کو نماز کی تلقین کرتا تھا حتیٰ کہ جب ان کی حکومت مستحکم ہو گئی اور سب کے دلوں میں دعوت جاگزیں ہو گئی تو انہوں نے اپنے حالات سے پردہ اٹھایا اور عشرہ میں سے جو آدمی باقی رہ گئے تھے انہوں نے عبدالمومن کو مقدم کرنے میں مدد کی اور ان میں سب سے زیادہ کردار شیخ ابو حفص نے ادا کیا اور ہنتاتہ اور باقی ماندہ مصامدہ نے اس پر غصہ کا اظہار کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے لوگوں کو مہدی کی موت کے متعلق اطلاع دے دی اور اس نے اپنے ساتھی کے متعلق بھی کہا تھا اور یحییٰ بن یعمور نے روایت کی ہے کہ وہ اپنی نمازوں کے بعد دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ فضل ساتھی کے متعلق برکت دے پس سب لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے ۵۲۴ھ میں تینملل شہر میں اس کی بیعت پر اتفاق کر کے اطاعت اختیار کر لی۔ پس اس نے مہدی کی حکومت سنبھال لی اور وہ دور تک پھیل گئیں اور اس نے تادلہ پر حملہ کیا اور وہاں قیام کیا اور ان میں سے بہت آدمیوں کو قتل کر دیا پھر اس نے درعہ سے جنگ کی اور ۵۲۶ھ میں اس پر قبضہ کر لیا پھر اس نے

جسوں سے جنگ کی اور اسے فتح کر لیا اور اس کے والی ابوبکر بن [illegible] تو وہ اور اس کے ساتھ اس کی قوم غمارہ کے جو ان کی وزراء اور بنی [illegible] سے تھے۔ انہیں قتل کر دیا۔ پھر لوگ فوج در فوج ان کی دعوت کی طرف جلدی کرنے لگے اور مغرب کے دیگر علاقوں میں بربریوں نے ملثمین کے خلاف بغاوت کر دی تو علی بن یوسف نے اپنے بیٹے تاشفین کو ۵۳۳ھ میں ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس وہ ارض سوس کی جانب ان کے پاس آیا اور اس نے گزولہ کے قبائل کو اس کے ساتھ اکٹھا کیا اور انہیں اس کے ہراول میں رکھا۔ پس موحدین نے ان کی ایک جماعت سے جنگ کی اور اسے شکست دی اور تاشفین بغیر جنگ کیے واپس آ گیا اور اس کے بعد گزولہ موحدین کی حکومت میں شامل ہو گئے اور عبدالمومن نے بلاد مغرب سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے ۵۳۴ھ سے ۵۴۱ھ تک ایک طویل جنگ لڑی اور اس نے [illegible] میں لشکر کشی کی یہاں تک کہ جب مغربیوں میں فتح اور غلبہ کا تذکرہ ہو گیا تو وہ [illegible] سے اس کی طرف گیا اور تاشفین اپنی فوج کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور لوگ اس سے بھاگ کر عبدالمومن کی طرف چلے جاتے اور [illegible] جہاں کھانے کے لئے [illegible] اور [illegible] حاصل کرنے کے لئے [illegible] ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ جبل غمارہ تک جا پہنچا اور مغرب میں جنگ اور [illegible] کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور مغرب سے [illegible] متفرق ہو گئی اور [illegible] میں سلطانوں کو [illegible] اور اس دوران میں ملثمین کا بادشاہ علی بن یوسف امیر المسلمین ۵۳۷ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بیٹے تاشفین نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور وہ اپنی انہی جنگوں میں مصروف تھا اور اس کا محاصرہ کر لیا گیا اور وہ اپنے باپ کے بعد بھی لمتونہ اور مسوفہ کے قبضے سے افسردہ ہو گیا پس مسوفہ کے امراء بیچے بدران بن محمد اور یحییٰ بن [illegible] اور یحییٰ بن اسحاق جو [illegible] کے نام سے معروف تھا اور تلمسان کا والی تھا [illegible] ہو کر عبدالمومن کے ساتھ جا ملے اور اس کی دعوت میں شامل ہو گئے اور لمتونہ نے ان کے اور باقی ماندہ مسوفہ کے عہد کو توڑ دیا اور عبدالمومن [illegible] پس جب اس نے [illegible] سے جنگ کی [illegible] اور اس کے [illegible] میں [illegible] نے [illegible] کیا۔ جو [illegible] اور منصب کی وجہ سے ایک مشہور [illegible] تھا اور ان دونوں [illegible] کو [illegible] تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آخری ایام میں حکومت ان سے ناراض ہو گئی اور وہ [illegible] سے [illegible] ہو کر [illegible] میں فوت ہو گیا [illegible] اور صحرا میں [illegible] کا [illegible] اور عبدالمومن اپنی جنگوں میں [illegible] مصروف [illegible] جبال غمارہ [illegible] بطویہ تک پہنچ گیا اور [illegible] سے فتح کر لیا۔ پھر [illegible] اور اس کے قلعوں کو فتح کر لیا۔ پھر اس نے [illegible] کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے یوسف بن [illegible] اور ان [illegible] کی طرف موحدین کی فوج بھیجی پس محمد بن یحییٰ بن [illegible] تلمسان [illegible] فوجوں کے ساتھ نکلا تو موحدین نے اسے شکست دی اور اسے قتل کر دیا [illegible] کی فوج منتشر ہو گئی اور [illegible] ملک کی طرف [illegible] آ گئی اور ابن تاشفین نے تلمسان پر ابوبکر بن مزدلی کو حاکم مقرر کیا اور ابوبکر بن [illegible] اور یوسف بن [illegible] جو [illegible] تھے [illegible] عبدالمومن کے مکان پر پہنچے تو اس نے ابن [illegible] اور ابن [illegible] کو موحدین کی فوج میں ان کے ساتھ بھیجا۔ پس انہوں نے بلاد [illegible] اور [illegible] میں خوب خونریزی کی اور [illegible] قیدی بنا لیا اور لمتونی فوجوں نے ان کی مدد کی اور رومی سالار [illegible] بھی ان کے ساتھ تھا۔ [illegible] اور [illegible] میں [illegible] اور عبدالمومن ان کے خلاف اکٹھے ہو گئے اور ان کا سردار [illegible] تھا۔ [illegible]

تلمسان پہنچی اور ان میں ابو بکر بن عریف اور میر بن اسحاق اور علی بن سعید بھی دیگر سرداروں کے ساتھ شامل تھے۔ جبکہ ابوحمو ثانی وہاں موجود تھے۔ وہ ان کے ساتھ بھاگ گئے اور عبدالمومن نے امارت میں جس شخص کو پایا قتل کر دیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنے ساتھی سرداروں کو دیکھا تو بعض مصلحین نے بنو عبدالواد کے سرداروں میں سے تھے ان سے جنگ کی اور ان سب کو قتل کر دیا اور جب عبدالحلیم تلمسان پہنچا تو اس نے اہل کو امارت دی اور ان کی تکریم کی۔ آخر وہ ان کے ذکر ان کا اور اہل تلمسان کو معاف کر دیا اور فتح کے بعد سلیمان بن محمد بن ... کو وہاں کا حاکم مقرر کر کے وہاں سے چلا گیا اور بعض مؤرخین نے نقل کیا ہے کہ وہ تلمسان کے مسلسل محاصرے کے بعد وہاں سے نکل کر ... اور ... پر ... کی بیعت کی اطلاع ملی پھر اس نے مغرب کی طرف کوچ کا عزم کیا اور ابراہیم بن جامع کو تلمسان کے محاصرے پر چھوڑا اور ... فاس کا قصد کیا جہاں پر ... کے ... سجلماسہ ... عبدالمومن نے ان سے ... کے محاصرے کے لئے فوج بھیجی جو خود اس کے پیچھے چلا گیا اور مسعود بن رحو ایک فوج کو فاس میں چھوڑ کر ... کے لئے ... اور اس ... اور یعقوب کے ... سے ... تھے ... سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے سات ماہ تک ان کا محاصرہ کئے رکھا۔ پھر ابن ابی ... نے ... کی اور ... وہ دوسری ... میں داخل ہو گیا اور اس نے ... کو ... کر ... ایک جگہ ... طرف بھاگ گیا اور وہاں اس ... کے ... اندلس چلا گیا اور عبدالمومن کو فاس سے ... خالی ... کے محاصرے میں تھا۔ تو وہ فاس کی طرف واپس آ گیا اور ابراہیم بن جامع کو اس کا حاکم مقرر کیا۔ کیونکہ اس نے جب تلمسان کو فتح کیا تو عبدالحلیم کی طرف چلا گیا اور اس وقت وہ فاس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ ... راستے میں ... ابن ... تھے اور انہوں نے اس سے اور اس کے ساتھیوں سے تکلیف اٹھائی اور عبدالحلیم نے ... خود ... تلمسان کی طرف ... کی طرف ... بھیجا اس نے بنو عبدالواد کے شیخ ابواسحاق بن ... کے ... بھیجا۔ جنہوں نے ان پر حملہ کر دیا اور تعصب نے ان کے ... قتل کر دیا اور جب عبدالحلیم نے فاس سے مراکش کی طرف کوچ کیا تو اسے راستے میں اہل ... کی بیعت کی خبر پہنچی تو اس نے ... کے ... میں سے یوسف بن ... کو اس کا حاکم مقرر کیا اور ... کے پاس ... داؤد ... بن ... کے بعد ... اور وہ اہل ... کے گھر میں اترا پھر مراکش کی طرف گیا اور شیخ ... اور ... کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ پس اس نے ان میں خوب خونریزی کی اور واپس آ گیا اور ... اس کے راستے میں ... اور جب ... سب ... اور ... بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئی۔ جب مسعود بن رحو نے ان پر ... اور ... میں بھی خوب قتل عام کیا ... اور ... کو ... کر لے گئے اور ... تھے۔ ... کا امیر ابو ... بن علی بن ... تھا۔ جب انہیں اس کے باپ کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے ... کی اطاعت میں اس کی بیعت کر لی اور جب ان کا ... حال ... اور ... سے ان کو تکلیف پہنچی تو ... مسعود بن ... کے ... تھے اور ... نے ان کا تعاقب کر کے انہیں قتل کر دیا اور ... کے ... میں داخل ہو گئے اور ... مسلمین قتل ہو گئے اور ... اپنی قوم کے سرداروں کے ساتھ ... کی طرف بھاگ گیا۔ پھر انہوں نے ... کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور ... عبدالحلیم کے سامنے حاضر کیا گیا تو مسعود ... نے اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا اور ان ...

ابوحفص بن واکاس نے جا کر وہاں دھاوا کیا اور تاشفین کا لشکر ان سے شکست کھا گیا اور قتل عام ہوا۔ قلعے پر موحدین کا قبضہ ہو گیا۔ پھر سوس کی جانب سے سلا کے عوام میں سے ایک شخص نے جو محمد بن عبداللہ بن ہود کے نام سے معروف تھا۔ ان کے خلاف بغاوت کر دی اور اس نے الہادی کا لقب اختیار کیا اور اس نے ماسہ کی چوٹی میں ظہور کیا اور ہر جانب سے دھتکارے ہوئے لوگ اس کے پاس آنے لگے اور اہل آفاق کے جاہلوں کے منہ اس کی طرف پھر گئے اور اہل سجلماسہ اور درعہ اور قبائل رکامہ اور گرار اور قبائل تامسنا اور ہوارہ نے اس کی دعوت کو اختیار کر لیا اور اس کی خلافت تمام مغرب میں پھیل گئی پس عبدالمومن نے موحدین کی ایک فوج یحییٰ انگمار لمتونی کی کمان کے تحت بھیجی۔ جو تاشفین بن علی کے ہاں سے ان کی طرف آ گیا تھا اور اس نے ماسہ کی اس باغی کے ساتھ جنگ کی اور وہ شکست کھا کر عبدالمومن کی طرف واپس آ گیا۔ پس اس نے شیخ ابوحفص عمر بن یحییٰ اور موحدین کے اشیاخ کو بھیجا اور خوب تیاری کی اور ماسہ کی فوج کے مقابلہ میں انجوغزر سے ملے اور وہ بھی ساٹھ ہزار پیادوں اور سات سو سواروں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں آیا پس موحدین نے ان کو شکست دی اور ذوالحجہ ۵۴۲ھ میں ان کا داعی بوجہ اتباع کی کثرت کے ہجوم میں مارا گیا اور شیخ ابوحفص نے ابوجعفر بن عطیہ کی تحریر میں جو کہ ایک مشہور انشاء پرداز ہے عبدالمومن کی طرف فتح کی خوشخبری بھیجی اور اس کا باپ ابواحمد علی بن یوسف اور اس کے بیٹے تاشفین کا کاتب تھا اور وہ موحدین کے قبضہ میں آ گیا تو عبدالمومن نے اسے معاف کر دیا اور جب وہ فاس آیا تو ابوجعفر نے بھاگ جانے کا ارادہ کر لیا۔ تو اس نے اسے راستے میں ہی گرفتار کر لیا اور اس نے عذر کیا تو اس نے اس کے عذر کو قبول نہ کیا اور قتل کر دیا اور اس کا بیٹا احمد مراکش میں اسحاق بن علی کا کاتب تھا۔ پس سلطان کے عفو نے اسے ان لوگوں میں شامل کر دیا جنہیں اس نے اپنی عنایت میں شامل کیا تھا اور وہ شیخ ابوحفص کے ذریعہ جماعت کے لوگوں میں شامل ہو گیا اور اس نے اسے تحریرات لکھنے کے لئے طلب کیا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور عبدالمومن نے اس کی تحریر پر اطلاع پا کر اس کی تحسین کی پس اس نے پہلے اس سے تحریرات لکھوائیں پھر اس کا مرتبہ اس کے ہاں بلند ہو گیا اور اس نے اسے وزیر بنا لیا اور حکومت میں اس کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور اس نے فوجوں کی کمان کی اور اموال کو جمع اور خرچ کیا اور سلطان کے ہاں وہ مرتبہ حاصل کیا جو اس کی حکومت میں کسی اور کو حاصل نہ تھا۔ یہاں تک کہ اس کے متعلق شکایت ہوئی کہ وہ جہاد میں بہت نرمی کرتا ہے [illegible] اس کی موت واقع ہوئی اور ۵۵۳ھ میں خلیفہ نے اسے الگ کر دیا اور جیسا کہ مشہور ہے اسے اس کے قید خانے میں قتل کر دیا اور جب شیخ ابوحفص ماسہ کی جنگ سے واپس آیا تو اس نے مراکش میں چند روز آرام کیا پھر جبال درن میں ماسہ کے داعی کی دعوت کے طرفداروں سے جنگ کرنے کے لئے چلا گیا پس اس نے نفیس اور ہیلانہ پر حملہ کر دیا اور ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت اختیار کر لی اور وہ وہاں سے لوٹ آیا۔ پھر وہ سکورہ کی طرف گیا اور ان پر حملہ کر کے ان کے قلعوں کو فتح کر لیا پھر اس نے سجلماسہ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا اور مراکش کی طرف واپس آ گیا۔ پھر وہ لشکر لے کر برغواطہ کی طرف گیا تو انہوں نے ایک بار اس سے جنگ کی پھر اسے شکست دے دی اور مغرب میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور اہل سبتہ نے بغاوت کر دی اور یوسف بن مخلوف تملیلی کو باہر نکال دیا اور اپنے موحد ساتھیوں کو قتل کر دیا اور قاضی عیاض سمندر کو عبور کر کے یحییٰ بن علی بن غانیہ المسوفی کے پاس اندلس چلا گیا اور اس نے ملاقات کر کے اس سے سبتہ کے والی کا مطالبہ

کیا۔ ان میں سے اس نے [illegible] یحییٰ بن غانیہ کے ساتھ جنگ کے وقت [illegible] میں [illegible] تھا۔ یحییٰ بن غانیہ [illegible] اندلس چلا گیا اور قرطبہ میں [illegible] اور اس نے [illegible] میں شامل ہو گیا [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] نے اسے قاضی عیاض کے ساتھ سبتہ کی طرف بھیجا۔ [illegible] ۴۳ [illegible] اطاعت [illegible] اس [illegible]

[illegible] اعلم۔

[illegible] کے حالات: [illegible]

اطاعت اختیار کر لی۔ پھر وہ موحدین کے لشکر میں مرسیہ کی طرف گیا۔ یہاں تک کہ سردی کا موسم ختم ہو گیا تو وہ اشبیلیہ کے مقابلہ میں نکلا۔ نیز اہل طلیطلہ ابن حسن الغمر نے ان کی اطاعت اختیار کر لی اور باقی ماندہ باغی بھی ان کے پاس جمع ہو گئے اور انہوں نے بر و بحر کی جانب سے اشبیلیہ کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ اسے شعبان ۵۴۱ھ میں فتح کر لیا اور لمتونہ وہاں سے قرمونہ کی طرف بھاگ گئے اور ان میں سے جو آدمی بھی ملا انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

اور [illegible] میں [illegible] شہر میں انہوں نے گھبراہٹ میں عبداللہ بن قاضی ابوبکر بن العربی کو بھی قتل کرنا چاہا اور انہوں نے عبدالمؤمن بن علی کو فتح کی خوشخبری لکھی اور ان کے وفد مراکش میں ان کے پاس گئے جن کی قیادت قاضی ابوبکر کر رہا تھا۔ پس اس نے ان کی اطاعت کو قبول کر لیا اور سب وفد ۵۴۲ھ میں تحائف اور جاگیروں کے ساتھ واپس آ گیا اور قاضی ابوبکر راستے ہی میں فوت ہو گیا اور فاس کے قبرستان میں دفن ہوا اور عبدالعزیز اور عیسیٰ جو مہدی کا بھائی تھا اشبیلیہ میں فوج کے سردار تھے۔ ان کا شہر پر بہت اثر پڑا اور ان دونوں نے اس شہر پر دست درازی کی اور یہاں کے مال کو مباح قرار دے دیا پھر انہوں نے بطروجی حاکم لبلہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تو وہ اپنے شہر میں چلا گیا اور وہاں پر جو موحدین موجود تھے انہیں نکال دیا اور بغاوت کر دی ان سے پھر [illegible] اور اس نے [illegible] کی طرف فوج بھیجی اور اس کا ساتھ ان [illegible] سے مل گئے۔ جو بغاوت میں شامل تھے اور ابن قسی شلب میں اور علی بن عیسیٰ بن میمون جزیرہ قادس میں اور محمد بن علی بن الحجام بطلیوس شہر میں واپس پلٹ آئے اور ابوالغمر ابن عزرون شریش اور رندہ اور ان کی جہات میں موحدین کی اطاعت پر ثابت قدم رہا اور ابن غانیہ [illegible] پر غالب آ گیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ [illegible] نے بغاوت کر دی اور اشبیلیہ میں موحدین کا تنگ حال ہو گئے۔ پس عیسیٰ اور مہدی کا بھائی عبدالعزیز اور ان دونوں کا گروہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اشبیلیہ سے نکل کر وہاں [illegible] میں چلے گئے اور ابوالغمر ابن عزرون ان کے پاس آیا اور [illegible] ان کا اتفاق ہو گیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے فتح کر لیا اور وہاں جو لمتونی موجود تھے۔ انہوں نے ان کو قتل کر دیا اور مہدی کا بھائی مراکش چلا گیا اور عبدالمؤمن نے یوسف بن سلیمان کو موحدین کی ایک فوج کے ساتھ اشبیلیہ روانہ کیا اور براز بن محمد کو [illegible] کے لئے باقی رکھا اور یوسف فوج لے کر گیا اور اس نے بطروجی کا محاصرہ کیا [illegible] پر قبضہ کر لیا اور ابن قسی نے [illegible] میں یہی کام کیا اور پھر [illegible] پر غارت گری کی اور [illegible] عیسیٰ بن میمون نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور ان کے ساتھ مل کر جنگ کی اور [illegible] محمد بن علی بن الحجاج نے اسے اپنے تحفے بھیجے پس وہ قبول ہو گئے اور ان کا خیال رکھا گیا اور یوسف اشبیلیہ کی طرف واپس لوٹ آیا۔ اسی اثناء میں ابن غانیہ نے قرطبہ میں یحییٰ بن علی بن [illegible] پر چڑھائی کی اور اس کی جہات پر زیادتی کی۔ یہاں تک کہ وہ [illegible] اندلس کے قلعوں پر غالب آ گیا اور اس نے ابن غانیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اپنے [illegible] دے۔ یا اس نے [illegible] دے اور ابن غانیہ نے براز بن محمد کو اس کے پاس بھیجا اور [illegible] میں دونوں کی ملاقات ہوئی اور ابن غانیہ نے اسے ضمانت دی کہ وہ قرطبہ اور قرمونہ کو چھوڑ دے تو وہ [illegible] کی مدد کرے گا [illegible] قباطہ نے خیانت کی اور [illegible] قلعوں کو ابن سعید سے الگ کرنے [illegible] قباطہ نے خیانت کی اور [illegible] ابن سعید سے الگ کر دیا اور [illegible] جیان سے چلا گیا اور وہ [illegible] چلا گیا جہاں پر [illegible]

لمتونی مرابطین کی ایک جماعت کے ساتھ مقیم تھا۔ ابن غانیہ نے چاہا کہ وہ اسے اسی جیسے حال میں کہ موحدین کے ساتھ اکسائے اور اس کی وفات شعبان ۵۴۳ھ میں غرناطہ میں ہوئی اور اس کی قبر اب تک مشہور ہے اور طاغیہ نے قرطبہ کے بارے میں اس سے صلح [illegible] اور موحدین نے ابو الغمر بن عزون کو اشبیلیہ کی حفاظت کے لئے بھیجا اور اسے لبلہ سے یوسف بطروجی کی مدد پہنچی اور عبدالمومن کو بھی اطلاع پہنچ گئی۔ تو اس نے یحییٰ بن یغمور کی نگرانی کے ساتھ اس کی طرف موحدین کی ایک فوج بھیجی اور جب وہ اس میں پہنچی تو طاغیہ اس سے الگ ہو گیا۔ [illegible] کے وقت وہ [illegible] سے نکل گیا اور [illegible] نے یحییٰ بن یغمور کی طرف جانے میں جلدی کی کہ عبدالمومن سے امان طلب کریں۔ پھر انہوں نے مراکش میں اس سے ملاقات کی تو اس نے ان کی بات کو قبول فرمایا اور ان سے درگزر کیا اور ۵۵۴ھ میں وہ [illegible] پر حملہ کرنے گیا اور [illegible] وہاں اپنے [illegible] اس کے پاس آئے اور ان سب نے اس کی بیعت کر لی اور [illegible] کے سرکردہ [illegible] جیسے [illegible] اور [illegible] اور بطروجی حاکم لبلہ اور [illegible] حاکم [illegible] اور [illegible] اس کی خدمت میں [illegible] کر لی اور [illegible] اور اہل مالقہ نے [illegible] کے خلاف کیا اور یہی بات بعد میں اس کے قتل کا سبب بنی اور عبدالمومن مراکش [illegible] اپنے [illegible] ان سے [illegible] رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتح افریقہ کے حالات: جب عبدالمومن [illegible] کے افتراق اور عربوں کی [illegible] اور فرنگی [illegible] نے افریقہ والوں کے خلاف ہنگامے کر رکھے ہیں اور [illegible] انہوں نے قیروان کا محاصرہ کر لیا ہے اور [illegible] باقی نے [illegible] شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا ہے [illegible] سے جنگ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پھر انہوں نے اس سے [illegible] میں مراکش سے [illegible] کو چلا۔ یہاں تک کہ [illegible] پہنچ گیا اور اہل [illegible] نے [illegible] طلب کی [illegible] کی طرف [illegible] کیا اور [illegible] سے [illegible] حفاظت کے [illegible] داخل ہو گیا اور [illegible] آیا تو اس نے اسے اپنے [illegible] اور دوسرے دن [illegible] پر حملہ کر کے اس میں داخل ہو گئے اور [illegible] گیا۔ جس [illegible] کے [illegible] تھا اور اس کے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] عبدالمومن کے [illegible] پھر [illegible] آ گیا اور مراکش [illegible] حفاظت کے تحت رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا۔ پھر عبدالمومن نے اپنے بیٹے [illegible] کی سرکردگی میں [illegible] ان کے ساتھ [illegible] قلعہ میں گھس گیا اور ان میں سے جو آدمی وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا اور ان کے [illegible] اور [illegible] کر دیا۔ کہتے ہیں کہ وہاں [illegible] اور موحدین نے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور افریقہ میں رہنے والوں [illegible] اطلاع ملی تو انہوں نے [illegible] کے [illegible] اور اپنے [illegible]

عبدالعزیز کے دفاع کے لئے مشورہ دیا اور سطیف کی طرف کوچ کر گئے اور عبدالمومن نے اپنے ساتھی موحدین کے ساتھ ان پر چڑھائی کی اور عبدالمومن مغرب کی طرف واپس آ گیا تھا اور بجایہ کی فرد گش تھا۔ پس جب اسے اطلاع ملی تو اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مدد بھیجی اور دونوں فریقوں کی سطیف میں جنگ ہوئی۔ پھر عربوں کی فوج منتشر ہو گئی اور قتل ہو گئی اور ان کی عورتیں قیدی بنا لی گئیں اور ان کے اموال لوٹ لئے گئے اور بچوں کو قیدی بنا لیا گیا اور عبدالمومن ۵۴۸ھ میں مراکش کی طرف واپس آ گیا اور افریقی عربوں کے سردار بخوشی اس کے پاس وفد بن کر گئے تو اس نے ان سے حسن سلوک کیا اور وہ اپنی قوم کی طرف واپس آ گئے اور اس نے فاس پر اپنے بیٹے سید ابوالحسن کو حاکم بنایا اور یوسف بن سلیمان کو اس کا وزیر بنایا اور تلمسان پر اپنے بیٹے سید ابو حفص کو حاکم مقرر کیا اور ابو محمد بن وانودین کو اس کا وزیر بنایا اور بجایہ پر سید ابو محمد عبداللہ کو حاکم مقرر کیا اور یخلف بن حسین کو اس کا وزیر بنایا اور اس کے بیٹے ابو عبداللہ کو ولی عہدی سے مخصوص کیا۔ جس سے مہدی کے بھائیوں عبدالعزیز اور عیسیٰ کی نشستیں بدل گئیں اور وہ دونوں خیانت کو دل میں چھپائے ہوئے مراکش چلے گئے اور انہوں نے بعض کمینوں کو اپنے کام میں شامل کر لیا۔ جنہوں نے عمر بن تافراکین پر حملہ کر کے اسے قصبہ میں ان کے مکان میں قتل کر دیا۔ ان دونوں کے پیچھے پیچھے وزیر ابو حفص بن عطیہ بھی پہنچ گیا اور اس کے پیچھے عبدالمومن بھی پہنچ گیا تو انہوں نے اس بغاوت کی سازش کو منتشر کر دیا اور مہدی کے بھائی اور جن لوگوں کو انہوں نے اس بغاوت میں شامل کیا تھا سب قتل ہو گئے۔

بقیہ اندلس کی فتح: اور ۵۴۹ھ میں اسے مراکش میں اطلاع ملی کہ یحییٰ بن یغمور حاکم اشبیلیہ نے اہل لبلہ کو ان کی خیانت کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اور اس نے اس بارے میں ان کی معذرت کو قبول کر لیا اور یحییٰ بن یغمور پر ناراض ہو کر اسے اشبیلیہ کی حاکمیت سے معزول کر کے ابو محمد عبداللہ بن ابی حفص بن علی تینملی کو وہاں حاکم مقرر کر دیا اور قرطبہ میں ابو زید بن بجیت کو مقرر کیا اور اس نے عبداللہ بن عثمان کو بھیجا۔ جو ابن یغمور کو گرفتار کر کے لشکر میں لے آیا اور اس نے اسے اس کے گھر میں نظر بند کر دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اسے اپنے بیٹے سید ابو حفص کے ساتھ تلمسان بھیجا اور اندلس کی پوزیشن درست ہو گئی اور میمون بن بدر لمتونی موحدین کے لئے غرناطہ سے نکل گیا۔ تو انہوں نے اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے سید ابو سعید حاکم سبتہ کو عبدالمومن کے بیٹے کے عہد کے ساتھ اس کی طرف بھیجا اور ملثمین مراکش چلے گئے اور سید ابو سعید نے مریہ شہر سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے وہاں کے تمام نصاریٰ کو امان دے دی اور جب ابن مردنیش نے جو شرق اندلس کا باغی تھا انہیں مدد دی اور حاشیہ بھی ان کا ساتھ دے رہا تھا۔ تو اس کے بعد وزیر ابو حفص بن عطیہ اس کام کے لئے وہاں آیا اور سب کے سب مدافعت سے عاجز آ گئے۔ پھر ۵۵۱ھ میں اشبیلیہ کے شیوخ عبدالمومن کے پاس گئے اور اسے رغبت دلائی کہ وہ اپنے کسی بیٹے کو ان پر حکمران بنا دے۔ تو اس نے اپنے بیٹے سید ابو یعقوب کو اشبیلیہ کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کی حکومت کا آغاز علی ابن عزون کے مقابلہ کے ساتھ ہوا جو شلیر کا باغی تھا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ابو حفص بن حفیہ بھی تھا۔ یہاں تک کہ اس نے اطاعت اختیار کر لی۔ پھر وہ علی بن وزیر اور ابن قسی پر غالب آ گیا اور اس نے ۵۵۲ھ میں تاشفین لمتونی کو حملہ سے برطرف کر دیا اور ملثمین کو وہاں کا باہر جس میں ابن قسی بھی تھا اور فتح کی تکمیل ہو گئی اور سید ابو یعقوب اشبیلیہ کی طرف واپس آ گیا اور ابو حفص بن عطیہ مراکش کی طرف لوٹ آیا اور وہیں اس پر مصیبت آئی اور قتل ہوا اور اس کے بعد عبدالمومن

نے [illegible] کو [illegible] اور [illegible] اور ہمیشہ ان کی اطاعت پر قائم رہا۔

افریقیہ کی فتح: جب عبدالمومن [illegible] ۵۵۳ھ میں [illegible] نے [illegible] کے بیٹے [illegible] [illegible] اور [illegible] آدمی [illegible] کے لئے [illegible] [illegible] افریقیہ [illegible] پہنچا [illegible] جب [illegible] میں [illegible] شیخ ابو حفص [illegible] مغرب میں [illegible] اور [illegible] [illegible] کے ہاتھوں سے [illegible] [illegible] بیٹے [illegible] [illegible] کے ہاتھوں سے [illegible] ہو گئے تھے [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کے ہاتھوں سے [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] فوج [illegible] [illegible]

شرق اندلس کے باغی ابن مردنیش کے حالات: [illegible] اندلس [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] سید ابو یعقوب [illegible] [illegible] [illegible] سید ابو یعقوب [illegible] کو فتح

میں ولی عہدی کے لئے اور اس نے بھائی محمد سے حکومت لینے کے لئے مراکش جانا چاہا۔ پس وہ مراکش گیا اور جب اس کا بھائی خلیفہ عبدالمومن جہاد کے لئے اٹھا تو وہ اس کی رکاب میں جہاد کے لئے نکلا اور اسی سال کے جمادی الآخر میں موت نے اسے آ لیا اور کہا گیا ہے کہ سیدی کے پہلو میں دفن ہوا واللہ اعلم۔

خلیفہ یوسف بن عبدالمومن کی حکومت جب عبدالمومن فوت ہو گیا تو سید ابوحفص نے تمام موحدین کے اتفاق اور خاص طور پر شیخ ابوحفص کی رضامندی سے اپنے بھائی ابو یعقوب کے لئے لوگوں سے بیعت لی اور اس کی وزارت کے رتبہ میں سب سے فائق ہو گیا اور وہ مراکش کی طرف واپس آ گئے اور ابوحفص اپنے بھائی عبدالمومن کا بھی وزیر تھا اور اس نے اس کو عبدالسلام کومی کی معزولی کے وقت وزیر بنایا تھا۔ پس اس نے اسے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] اور ابوالعلاء بن جامع اس کے مرنے سے عبدالمومن کی وفات تک وزارت کے معاملات میں متصرف تھا۔ پس ابوحفص نے اپنے بھائی یعقوب کے لئے بیعت لی اور عبدالمومن کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سید ابوالحسن [illegible] فوت ہو گیا اور وہ [illegible] سید ابو محمد [illegible] کی طرف جاتے ہوئے [illegible] اپنے رستے ہی میں تھا۔ پھر ابو یعقوب نے ۵۶۰ھ میں سید ابو سعید کو غرناطہ سے [illegible] اور سید ابوحفص [illegible] میں [illegible] پھر خلیفہ ابو یعقوب کو اطلاع ملی کہ [illegible] ابن مردنیش نے قرطبہ پر غلبہ پا لیا ہے۔ تو اس نے ابو سعید کے ساتھ اپنے بھائی ابوحفص کو موحدین کی فوج کے ساتھ اندلس کی طرف بھیجا۔ پس اس نے [illegible] اور ابن مردنیش کا قصد کیا اور اس نے بھی اپنی فوج اور اپنے عیسائی مددگاروں کو اکٹھا کیا اور موحدین کی فوج نے [illegible] میں ان سے جنگ کی اور ابن مردنیش اور اس کے اصحاب شکست کھا گئے اور وہ [illegible] سے مرسیہ کی طرف بھاگ گیا اور موحدین نے وہاں [illegible] سے جنگ کی اور اس کے نواح پر قبضہ کر لیا اور سید ابوحفص اور اس کا بھائی ابو سعید ۵۶۰ھ میں مراکش کی طرف لوٹ آئے اور ابن مردنیش کے [illegible] آ کے ختم ہو گئی اور خلیفہ نے [illegible] پر اپنے بھائی سید ابو زکریا اور [illegible] پر شیخ ابو عبداللہ بن [illegible] کو حاکم مقرر کیا پھر اس سے حکومت لے کر اپنے بھائی سید ابو ابراہیم کو دے دی اور شیخ ابو عبداللہ کو اس کی وزارت پر مقرر کیا اور قرطبہ پر اپنے بھائی سید ابو اسحاق کو اور غرناطہ پر سید ابو سعید کو حاکم مقرر کیا۔ پھر موحدین نے مکتوبات میں علامات کے مقام پر خلیفہ کی تحریر [illegible] اختیار کر لیا اور ان کی حکومت کے آخر تک ان کی علامت رہی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

غمارہ کا فتنہ جب ۵۶۲ھ میں جبال غمارہ کے [illegible] سبع بن منغفاد [illegible] ظاہر ہوا [illegible] تو امیر یعقوب نے جبال غمارہ کی طرف [illegible] روانہ کیا اور [illegible] ان کے [illegible] منغفاد نے ان سے لشکر کشی کی۔ پھر امیر ابو یعقوب نے موحدین کی فوجوں کو شیخ ابوحفص کی نگرانی کے لئے بھیجا پھر [illegible] کا قصد کیا تو وہ خود بھی ان کے مقابلے میں گیا اور ان پر تصرف کر دیا اور ان کی بیخ کنی کر دی اور سبع بن منغفاد قتل ہو گیا اور ان کی [illegible] کا قلع قمع ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی سید ابوالحسن کو سبتہ اور باقی ماندہ علاقوں پر حاکم مقرر کیا اور ۵۶۳ھ میں موحدین نے تجدید بیعت اور امیر المومنین کے لقب پر اجماع کیا اور اس نے [illegible] کو [illegible] کی دعوت اور ترغیب دی اور اس نے [illegible] ایک قصیدہ [illegible] لکھا جو لوگوں کے درمیان مشہور و معروف ہے اور جب خلیفہ ابو یعقوب کے لئے موحدین کی حکومت منظم ہو گئی اور اس نے اپنی نظر اندلس اور [illegible]

کی طرف پھیر دیا اور اسے ان کی خیانت کا بھی علم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غرناطہ پر دوبارہ [illegible] اور پھر جلد ہی اس نے قلعہ میں جو بطلیوس کی فوج تھی اسے تباہ و برباد کر دیا۔ جس پر اس نے شیخ ابو حفص کو موحدین کی فوج کے ساتھ بھیجا اور ۵۶۲ھ میں بطلیوس کو اس محاصرے سے بچانے کے لئے نکلا اور جب وہ اشبیلیہ پہنچا تو اسے اطلاع ملی کہ موحدین اور بطلیوس نے ابن الرنک کو شکست دے دی ہے جس نے ابن ادفونش کی اعانت سے ان کا محاصرہ کیا ہوا تھا اور کہ ابن الرنک ان کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ وہ زخمی ہوا تو [illegible] اپنے قلعے میں ہے۔ جس پر شیخ ابو حفص نے قرطبہ جانے کا قصد کیا اور ابراہیم بن ہمشک نے جیان سے انہیں اپنی اطاعت اور ابن مردنیش سے علیحدگی اختیار کر لینے اور [illegible] ہو جانے کی اطلاع بھیجی کیونکہ ان کے درمیان بغض اور فتنہ پیدا ہو چکا تھا۔ جس پر ابن مردنیش نے اس کے ساتھ جنگ کرنے پر اصرار کیا اور بار بار اس سے جنگ کی تو اس نے شیخ ابو حفص کو اپنی اطاعت کے متعلق خط بھیج دیا۔ شیخ ابو حفص اس وقت موحدین کی فوجوں کے ساتھ تھا۔ پس وہ ۵۶۴ھ میں مراکش سے نکلا اور اس کے ساتھ [illegible] اس کا بھائی سید ابو سعید بھی تھا اور وہ اشبیلیہ پہنچ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابو سعید کو بطلیوس کی طرف بھیجا اور اس نے طاغیہ کے ساتھ صلح کر لی اور واپس لوٹ آیا اور یہ سب مرسیہ کی طرف چلے گئے اور ابن ہمشک بھی ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے ابن مردنیش کا محاصرہ کر لیا اور اس کی اولاد نے موحدین کی دعوت پر [illegible] کر دیا۔ پس سید ابو حفص نے مرسیہ پر قبضہ کر لیا۔ پھر [illegible] کر لیا اور اس کے بعد ابو محمد بن مردنیش نے خود [illegible] اطاعت کر لی۔ پس اس سے اس کا فیصلہ ہو گیا اور [illegible] مراکش میں خلیفہ کو اطلاع پہنچی تو اس کے پاس [illegible] سے [illegible] بنا دیا اور سید ابو عمران حاکم تلمسان کی صحبت میں عربوں کی جماعتیں آ گئیں اور اس کے پاس ان کے آنے کا دن جمعہ کا دن تھا جس میں [illegible] اور ان کی باتیں [illegible] فوجوں کو بلایا اور اندلس کی طرف کوچ کیا اور مراکش پر اپنے بھائی سید ابو عمران کو اپنا جانشین بنایا۔ جس وقت وہ ۵۶۶ھ میں قرطبہ میں اترا اس کے بعد وہ اشبیلیہ چلا گیا جہاں اسے سید ابو حفص اپنی جنگ سے واپس آتے ہوئے ملا اور جب ابن مردنیش کا محاصرہ طویل ہو گیا تو اسے [illegible] پتہ چلا تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور اس کے بھائی ابو الحجاج نے جنگ کی اور وہ اسی سال کے رجب میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ہلال اطاعت میں داخل ہو گیا اور سید ابو حفص نے مرسیہ کی طرف جلدی کی اور اس پر قابض ہو گیا اور ہلال اپنے ساتھیوں کے ساتھ نکلا اور اس نے اسے خلیفہ کی طرف اشبیلیہ بھیج دیا۔ پھر خلیفہ جنگ کرتا ہوا اذفونش کی طرف چلا گیا اور وبذہ میں ان سے جنگ کرتا رہا اور وہاں سے مرسیہ چلا گیا پھر ۵۶۸ھ میں اشبیلیہ واپس لوٹ آیا اور ہلال بن مردنیش کو اپنے ساتھ رکھا اور اس کی بیٹی سے رشتہ کیا اور اپنے چچا یوسف [illegible] بنایا اور اپنے بھائی سید ابو سعید کو قرطبہ کا حاکم مقرر کیا پھر اسے [illegible] کے ساتھ دشمن مسلمانوں کے علاقے کی طرف نکلا۔ پس وہ وہاں سے جنگ کرنے کے لئے نکلا اور قلعہ رباح کی جانب میں ان پر حملہ کر دیا اور ان کی خوب خونریزی کی اور اشبیلیہ کی طرف لوٹ آیا اور [illegible] قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا تاکہ اس کی [illegible] سے حفاظت ہو۔ پس [illegible] کی جنگ کے وقت جو [illegible] ان قلعوں کے ساتھ [illegible] تھی۔ [illegible] اس کے بھائی عبداللہ [illegible] سے آیا ہوا تھا۔ یہ دونوں [illegible] کے [illegible] سے تھے۔ پھر ابن [illegible] نے بغاوت کر کے بلاد مسلمین پر غارت گری کی۔ پس خلیفہ نے فوج کو اکٹھا کیا اور سید ابو حفص کو اس کی طرف بھیجا۔ تو اس نے اس کے گھر کے صحن میں اس سے جنگ کی اور [illegible] سے شیخ

کر لیا اور بہ حیثیت مجموعی اس کی فوج کو شکست دی پھر خلیفہ ۵۷۱ھ میں اشبیلیہ سے مراکش واپس آیا اور قرطبہ پر اپنے بھائی حسن کو اور اشبیلیہ پر اپنے بھائی علی کو حاکم مقرر کیا اور مراکش میں طاعون پھوٹ پڑا اور سادات میں سے ابو عمران ابو زکریا اور ابو سعید فوت ہو گئے اور شیخ ابو حفص قرطبہ سے آیا تو وہ راستے ہی میں فوت ہو گیا اور سلا میں دفن ہوا اور خلیفہ نے اپنے دونوں بھائیوں ابو علی اور ابو الحسن کو بلایا اور ابو علی کو سجلماسہ کی امارت دی اور ابو الحسن قرطبہ کی طرف لوٹ گیا اور اس نے اپنے بھائی سید ابو حفص کے بیٹے ابو علی کو غرناطہ اور ابو محمد عبداللہ کو مالقہ کی امارت دی اور ۵۷۲ھ میں اس نے بنی جامع کی اولاد پر عتاب کیا اور انہیں ماردہ کی طرف جلا وطن کر دیا اور ۵۷۳ھ میں اس نے قاسم بن محمد بن مردنیش کو اپنے بحری بیڑے کا افسر مقرر کیا اور اسے جنگ کے لئے اشبونہ بھیجا۔ پس اس نے غنیمت حاصل کی اور واپس آ گیا اور اسی سال میں اس کے بھائی سید وزیر ابو حفص کی جہاد میں وفات ہوئی اور اس نے دشمن کے قتل کرنے میں مبالغہ سے کام لیا اور اس کے بیٹے اندلس سے آئے اور خلیفہ کو طاغیہ کی بغاوت کی خبر دی اور اس نے جہاد کا عزم کر لیا اور افریقہ کے عربوں سے جہاد کی استمداد کرنے لگا۔

قفصہ کی بغاوت اور اس کے رجوع کے حالات: علی بن المعز جو طویل کے نام سے معروف تھا بنی الرند کی اولاد میں سے تھا، جو قفصہ کے بادشاہ تھے اور جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ اس نے ۵۷۵ھ میں بغاوت کر دی اور خلیفہ کو اس کی اطلاع پہنچی۔ تو وہ مراکش سے تیزی کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کو آیا اور بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس کے پاس اخی بن المعتصر باقی رہ گیا۔ جسے عبدالمومن نے قفصہ سے بے طرف کر دیا تھا اور وہ مسلسل اپنے باغی رشتہ داروں سے رابطہ کئے رہا اور عربوں کو جو وہاں پر موجود تھا طلب کرتا رہا۔ پس اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کے پاس بنی حیل کے گروہ میں کی تلواریں تھیں۔ پس جو کچھ اس کے قبضہ میں تھا۔ اس نے اس سے چھین لیا اور قفصہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں مردنیش پہنچ گیا اور اس کے پاس ریاحی عربوں کے سردار اطاعت کے لئے آئے تو اس نے انہیں قتل کر دیا اور وہ مسلسل قفصہ کا محاصرہ کئے رہا۔ یہاں تک کہ علی بن المعز دستبردار ہو گیا اور تمیں واپس لوٹ آیا اور اس نے عربوں کی فوج کو بھیجا اور افریقہ اور الزاب پر اپنے بھائی سید ابو علی کو اور بجایہ پر سید ابو موسیٰ کو حاکم مقرر کیا اور الحضرۃ کی طرف واپس لوٹ آیا۔

بار بار جہاد کرنا: اور جب وہ ۵۷۶ھ میں قفصہ کی فتح سے واپس آیا تو اس کا بھائی ابو اسحاق اشبیلیہ سے اور سید ابو عبدالرحمن یعقوب مرسیہ سے اور تمام موحدین اور اندلس کے رؤسا وہاں پر واپسی کی تہنیت دیتے ہوئے اس کے پاس گئے۔ پس اس نے ان سے حسن سلوک کیا۔ اور وہ اپنے اپنے شہروں کو واپس لوٹ گئے اور اسے یہ اطلاع ملی کہ محمد بن یوسف بن وانودین اشبیلیہ سے موحدین کے ساتھ دشمن کے علاقے میں گیا ہے۔ پس اس نے باجہ شہر سے جنگ کی اور اس کے ارد گرد کو شکست میں حاصل کیا اور اس کے بعض قلعوں کو فتح کیا اور اشبیلیہ کی طرف لوٹ آیا اور ستمبرہ میں اہل اشبونہ کے بحری بیڑے سے ان کی جنگ ہوئی اور انہوں نے ان کو شکست دی اور غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ ان کی جاگیروں پر بھی قبضہ کر لیا۔ پھر اسے یہ اطلاع ملی کہ ادفونش ابن شانجہ نے قرطبہ سے جنگ کی ہے اور مالقہ رندہ اور غرناطہ کے اطراف میں غارت گری کی ہے۔ پھر وہ استجہ میں اترا اور شقیلہ کے قلعے پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر نصاریٰ کو آباد کر دیا اور واپس لوٹ آیا۔ پس سید ابو اسحاق باقی۔ مدد لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا اور قلعے سے چالیس روز جنگ کی اور پھر اسے اطلاع ملی کہ ادفونش نے

طلیطلہ سے اس کی مدد کے لئے بغاوت کر رہی ہے۔ تو وہ واپس لوٹ آیا اور محمد بن یوسف بن واندو ین موحدین کی فوج کے ساتھ اشبیلیہ سے نکلا اور طلیرہ سے جنگ کی اور وہاں کے باشندے اس کے مقابلہ میں نکلے تو اس نے ان پر حملہ کر دیا اور غنائم کے ساتھ واپس لوٹ آیا پھر خلیفہ ابو یعقوب نے دوبارہ جہاد کرنے کا عزم کیا اور اندلس پر اپنے بیٹوں کو حاکم مقرر کیا اور انہیں فوج اکٹھی کرنے کے لئے آگے بھیجا۔ پس اس نے اپنے بیٹے سید ابو زید الحضر صانی اور سید ابو عبداللہ کو بالترتیب غرناطہ اور مرسیہ پر حاکم مقرر کیا اور ۵۷۹ھ میں تیزی کے ساتھ سلا پر حملہ کرنے گیا اور وہاں سے ابو محمد بن ابی اسحاق بن جامع افریقہ سے عربوں کی فوج کے ساتھ آ کر ملا اور پھر فاس کی طرف گیا اور اپنی ہراول فوج میں ہنتاتہ، تینمل اور عرب فوج کو بھیجا اور صفر ۵۸۰ھ میں سبتہ سے سمندر کو پار کر کے جبل فتح میں اترا اور اشبیلیہ کی طرف گیا جہاں اسے اندلس کی فوج ملی اور اس نے محمد بن وزیر بن سے ناراض ہو کر اسے حصن عاقل کی طرف جلاوطن کر دیا اور جنگ کرتا ہوا شنترین کی طرف چلا گیا اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا پھر اس نے محاصرے کو چھوڑ دیا اور اس کے محاصرے کو چھوڑنے کے روز لوگ جانے لگے اور نصاریٰ قلعے سے باہر نکل آئے تو انہوں نے خلیفہ کو بغیر کسی تیاری کے دیکھا پس اس نے اور اس کے ساتھیوں نے جو اس کے پاس موجود تھے جنگ کا ارادہ کیا اور شدید جنگ کے بعد واپس آ گئے اور اسی روز خلیفہ ہلاک ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ اسے جنگ کی شدت میں تیر لگا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے ایک بیماری نے آ لیا جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا اور جب خلیفہ ابو یعقوب قلعہ شنترین میں فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے یعقوب کی بیعت ہوئی اور وہ لوگوں کے ساتھ اشبیلیہ واپس آیا اور بیعت کی تکمیل کی اور شیخ ابو محمد عبدالواحد بن ابی حفص کو وزیر بنایا اور لوگ اس کے بھائی سید یحییٰ کے ساتھ جنگ کے لئے نکلے پس اس نے بعض قلعوں پر قبضہ کر لیا اور کفار کے شہروں میں خوب خونریزی کی پھر سمندر پار کر کے الحضرۃ چلا گیا اور قصر مصمودہ میں اسے سید ابو زکریا بن سید ابو حفص زعیم کے مشائخ کے ساتھ تلمسان سے آتے ہوئے ملا اور مراکش چلا گیا اور وہاں پر اس نے بری باتوں کو دور کیا اور عدل و انصاف پھیلایا اور احکام کی نشر و اشاعت کی اور یہ شان موحدین کی حکومت میں پہلی بات تھی۔

شان ابن غانیہ کے حالات: جب دشمن نے جزیرہ میورقہ پر غلبہ پا لیا اور اس کا والی ہلاک ہو گیا۔ تو یوسف بن تاشفین مجاہد کے ساتھیوں میں سے تھا اور میورقہ کے باشندے بغیر سردار کے باقی رہ گئے تھے اور مبشر نے اس کی طرف راہنماؤں کو بھیجا۔ حالانکہ دشمن اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ پس جب دشمن نے میورقہ پر قبضہ کر لیا اور اسے لوٹا اور جلایا اور تباہ و برباد کر دیا تو اس نے علی بن یوسف کو اس کا والی بنا کر بھیجا اور محمد بن ابوبکر جو لمتونہ کے جوانوں میں سے تھا اس کے ساتھ اپنی فوج میں سے پانچ سو سواروں کو بھیجا۔ پس اس کی غیر موجودگی میں اس نے انہیں خوفزدہ کر دیا اور اس نے انہیں سمندر سے دور ایک اور شہر تعمیر کرنے کی رغبت دلائی تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اس نے ان کے لیڈروں کو قتل کر دیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے قید کر لیا اور اسے علی بن یوسف کے پاس لے گئے۔ تو اس نے ان کو اس سے نجات دی اور محمد بن علی بن یحییٰ کو ان کا حاکم بنایا۔ مسوفی جو ابن غانیہ کے نام سے مشہور تھا اور اس کا بھائی یحییٰ غرب اندلس کا حکمران تھا اور اشبیلیہ میں آیا تھا۔ اس نے اس کے بھائی کو قرطبہ کا عامل مقرر کیا۔ پس علی بن یوسف نے اسے حکم دیتے ہوئے لکھا کہ وہ اپنے بھائی محمد کو میورقہ کی حکومت دے دے۔ پس وہ قرطبہ سے میورقہ کی طرف کوچ کر گیا اور اس کے ساتھ اس کے بیٹے عبداللہ، اسحاق، علی، زبیر، ابراہیم

اور طلحہ بھی تھے اور عبداللہ اور اسحاق اپنے چچا یحییٰ کی تربیت و کفالت میں تھے اور اس نے ان دونوں کو اپنا حسن بنا لیا اور جب محمد ابن علی بن غانیہ میورقہ پہنچا تو علی زبرتیر نے اسے پکڑ لیا اور اسے پابجولاں کر کے مراکش بھیج دیا اور دس سال تک اسی حالت میں رہا اور یحییٰ بن غانیہ فوت ہو گیا اور عبداللہ نے اپنے بھائی محمد کے بیٹے کو [illegible] اور اس کے بھائی اسحاق بن محمد کو قرطبہ پر حاکم مقرر کیا پھر علی فوت ہو گیا اور لمتونہ کی حکومت کمزور ہو گئی اور ان پر موحدین غالب آ گئے۔ پس محمد نے اپنے بیٹوں عبداللہ اور اسحاق کو بھیجا اور وہ دونوں بحری بیڑے میں اس کے پاس پہنچ گئے اور لمتونہ کی حکومت ختم ہو گئی پھر محمد نے اپنے بیٹے عبداللہ کو وصیت کی تو اس کے بھائی اسحاق نے اس سے حسد کیا اور ایک لمتونی جماعت کو اس کے قتل کرنے کے لئے داخل کر دیا۔ پس انہوں نے اسے اور اس کے باپ محمد کو قتل کر دیا پھر انہوں نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تو اس نے ان پر تہمت لگائی اور امیر المطلب بن میمون نے ان کو ان کے گھروں میں اکیلے کرنے کے لئے مداخلت کی اور ۵۸۰ھ میں انہیں قتل کر دیا اور وہ میورقہ کا امیر بن گیا اور سب سے پہلے بلنسیہ اور القراسہ کی طرف متوجہ ہوا اور لوگ اس کی بحری عادت سے تنگ آ گئے لب بن میمون ان کے پاس سے موحدین کی طرف بھاگ گیا پھر آخر میں جنگ کی طرف لوٹ آیا اور وہ خلیفہ ابو یعقوب کی طرف قیدیوں اور تحفوں کو بھیجا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی توحید کی سے قبل وہ ۵۸۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے چھوڑے محمد علی یحییٰ عبداللہ غیر تاشفین طلحہ عمر یوسف اور حسن پس اس نے اپنے بیٹے محمد کو حاکم مقرر کیا اور خلیفہ ابو یعقوب کی طرف اس کی اطاعت کے لئے بھیجا اور اس نے علی بن الزبرتیر کو اس کی آزمائش کے لئے بھیجا اور اس نے اس کی وعدہ خلافی کو محسوس کر لیا پس انہوں نے اسے تبدیل کر دیا اور گرفتار کر لیا اور ان میں سے علی کو ان کا امیر بنا دیا اور انہیں خلیفہ کی وفات اور اس کے بیٹے منصور کی حکومت کی خبر پہنچی تو انہوں نے ابن الزبرتیر کو گرفتار کر لیا اور وہاں سے بحری بیڑے میں سوار ہو کر بجایہ کی طرف چلے گئے اور اس نے اپنے بھائی طلحہ کو میورقہ کا حاکم مقرر کیا اور اپنے بحری بیڑے میں رات کو غفلت کے وقت بجایہ آیا۔ جہاں سید ابو ربیع بن عبداللہ بن عبدالمومن حکمران تھا۔ پس انہوں نے غرہ ۵۸۱ھ میں اس پر قبضہ کر لیا اور سید ابو ربیع اور سید ابو موسیٰ عمران بن عبدالمومن حاکم افریقہ کو گرفتار کر لیا اور اس نے اپنے بھائی یحییٰ کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور خود الجزائر کی طرف چلا گیا اور اسے فتح کر لیا اور یحییٰ نے اس پر اپنے بھائی طلحہ کے بیٹے کو حاکم مقرر کیا پھر وہ ملیانہ کی طرف گیا اور اس پر بدر بن عائشہ کو حاکم مقرر کیا۔ پھر قلعہ کی طرف گیا پھر قسنطینہ کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی اور منصور کو جنگ سے واپسی پر سبتہ میں آ کر خبر ملی تو اس نے اپنے چچا ابو حفص کے بیٹے ابو زید کو بھیجا اور ابن غانیہ سے جنگ کرنے پر افسر مقرر کیا اور محمد بن ابو اسحاق بن جامع کو بحری بیڑوں کا افسر مقرر کیا اور سید ابو زید تلمسان پہنچا اور اس کا بھائی سید ابو الحسن ان دنوں وہاں والی تھا اور اس نے اس کی مضبوطی میں بڑی ژرف نگاہی سے کام لیا۔ پھر اہل فوج کے ساتھ تلمسان سے کوچ کر گیا اور رعیت کو معافی دینے کا اعلان کر دیا۔ پس اہل ملیانہ نے ابن عائشہ پر حملہ کر کے اسے نکال دیا اور بحری بیڑوں نے الجزائر کی طرف سبقت کر کے اس پر قبضہ کر کے اور یحییٰ بن طلحہ کو گرفتار کر لیا اور بدر بن عائشہ کو ام العلو سے لایا گیا اور ان سب کو شلف میں قتل کر دیا گیا اور احمد الصقلی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ بجایہ کی طرف بڑھا اور اس پر قبضہ کر لیا اور یحییٰ ابن غانیہ اپنے بھائی علی کو قسنطینہ کا محاصرہ میں اس کی مدد پر جا ملا۔ پس اس نے محاصرہ کو چھوڑ دیا اور سید ابو زید بجایہ لوٹا

اور سید ابو موسیٰ اس کی قید سے نکل گیا اور وہاں سے [illegible] اور پھر دشمن کی تلاش میں چلا گیا اور قسنطینہ کو چھوڑ کر بجایہ کی طرف نکل گیا اور موحدین نے تونس میں اس کے [illegible] تک اس کا پیچھا کیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گئے اور سید ابو زید بجایہ میں ٹھہر گیا اور علی بن غانیہ نے قفصہ کا قصد کیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور توزر سے جنگ کی مگر اسے فتح نہ کر سکا اور غدامس چلا گیا اور [illegible] ابن غانیہ کی فوج سے نکل کر [illegible] جب توزر میں چلا گیا تو اس نے [illegible] پالیا اور سید ابو زید نے ان کی طرف اپنے بیٹے ابو حفص عمر کو بھیجا اور اس کے ساتھ تمیم بن [illegible] بھی تھے [illegible] وہ ان پر ٹوٹ پڑے اور اس نے ان کے ہتھیاروں پر قبضہ کر لیا اور [illegible] قتل ہو گیا اور اس کا سر بجایہ [illegible] نصب کر دیا گیا اور اس کا بھائی عبداللہ بھی اس سے بچا اور [illegible] وہاں [illegible] کیونکہ ان پر اتہام تھا کہ وہ ابن غانیہ کے معاملے میں شامل ہیں اور خلیفہ نے سید ابو زید کو بجایہ سے بلا لیا اور اس کی جگہ اس کے بھائی سید ابو عبداللہ کو حاکم مقرر کیا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور اس اثناء میں یہ خبر ملی کہ [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے واقعات میں سے عجیب تر بات یہ ہے کہ امیر یوسف بن عبدالمومن نے [illegible] ابن غانیہ کو اپنی اطاعت کی طرف بلانے کے لئے [illegible] بھیجا۔ کیونکہ ان کے بھائی محمد نے اس امر میں خطاب کیا تھا۔ جب [illegible] ابن الربرتیر اس کے پاس پہنچا تو انہوں نے ان کے بھائی محمد کے بارے میں اس کی دعوت کو قبول کر لیا اور [illegible] نے گرفتار کر لیا اور علی بن الربرتیر اپنے معاملے میں الجھا ہوا تھا اور ان [illegible] نے اسے اس کی قید سے رہائی دلانے کے لئے [illegible] کی اطاعت [illegible] دخل [illegible] تک ان کا [illegible] نے ابن [illegible] کو پورا کر دیا اور وہ [illegible] گیا اور محمد بن ابی اسحاق کو اس کی قید کی جگہ سے چھڑا لیا اور سب کے سب [illegible] پہنچ گئے اور علی بن غانیہ کو جب اس میں اطلاع ملی تو اس نے اپنے بھائی عبداللہ [illegible] کی طرف بھیجا اور وہاں سے سوار ہو کر میورقہ گیا اور اس [illegible] کی بستی میں [illegible] سے [illegible] اس پر قابض ہو گیا اور اس نے افریقہ میں فتنہ کی آگ بھڑکائی اور علی بن غانیہ واپس آیا اور پھر [illegible] اس نے وہاں کے بہت سے شہروں پر قبضہ کر لیا اور اس کے قبضہ کی خبر [illegible] پہنچی تو منصور [illegible] مراکش سے اس کے پیچھے آیا اور فاس پہنچ گیا اور [illegible] رباط تازا کی طرف چلا گیا پھر تونس کی طرف آ گیا اور ابن غانیہ کے پاس جو اعراب [illegible] تھے ان کو اس نے جمع کیا اور اس کے ساتھ [illegible] قراقش الغزی بھی آ گیا۔ جب منصور ان کی طرف [illegible] سید ابو یوسف بن سید ابو حفص کی کمان [illegible] فوج بھیجی اور اس نے ان کے ساتھ [illegible] میں جنگ کی اور موحدین کی فوج منتشر ہو گئی اور علی بن الربرتیر اور ابو علی بن عمر کے قتل ہونے سے جنگ ختم ہو گئی اور [illegible] بن ابو زید [illegible] گیا اور [illegible] قفصہ پہنچ گیا اور [illegible] نے وہاں پر خوب خونریزی کی اور باقی [illegible] توزر کی طرف [illegible] جہاں [illegible] اور منصور اس حال میں [illegible] کی تلاش کے لئے نکلا اور قیروان میں [illegible] اور جلدی سے [illegible] کی طرف گیا۔ جب [illegible] نے [illegible] میں مشورہ لیا اور آگے بڑھے اور ابن غانیہ اور اس کی قوموں کو شکست ہوئی اور وہ جان بچا کر جنگ سے بھاگا اور اس کے ساتھ اس کا دوست قراقش بھی تھا اور اس نے ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا پھر منصور نے قابس پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا اور ابن غانیہ [illegible] جو [illegible] پر موجود تھے [illegible] توزر کی طرف [illegible] گیا اور پھر اس نے توزر کی طرف رخ کیا اور اسے بھی فتح کر لیا اور جو لوگ وہاں موجود تھے انہیں قتل کر دیا پھر قفصہ کی

طرف آ گیا اور تین روز تک اس سے جنگ کرتا رہا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا اور اس نے اہل شہر کو امان دے دی اور قتلش کے اصحاب کو جلا وطن کر دیا اور باقی ماندہ مشتبہ لوگوں اور ان کے ساتھ جو قوم تھی۔ سب قتل ہو گئے اور اس نے ان کی قیمتوں کو گرا دیا اور تونس کی طرف واپس آ گیا اور بجایہ کے پاس سے گزرا۔ اور تاہرت کے راستے پر چلا گیا اور بنی توجین کا امیر یغمراسن بن زیان تلمسان کی طرف اس کا رہبر تھا۔ پس اس نے سید ابو اسحاق کی بات کی وجہ سے جو اس کے متعلق تھی اور اس نے اسے غضب ناک کر دیا تھا اسے تلمسان سے ایک طرف کر دیا۔ پھر وہ مراکش کی طرف چلا گیا اور رات خلافت کی تمہید کے بعد بنی سعید بن محمد والی مرسیہ جس کا لقب رشید تھا اور اس نے چچا سید ابو ربیع والی تادلا کو جب تمروکی جنگ کی اطلاع ملی تو انہوں نے خلاف پر حملہ کرنے کی نیت کر لی۔ پس جب وہ وفد اس کے پاس مبارکباد دینے کے لئے آئے تو اس نے فوج کو ان کے گرفتار کرنے کا حکم دے دیا اور پھر ان دونوں کو قتل کر دیا اور سید ابو الحسن بن سید ابو حفص کو بجایہ کا حاکم مقرر کر دیا اور یحییٰ بن غانیہ نے قسطنطینیہ کا قصد کیا تو سید ابو الحسن نے بجایہ سے اس پر چڑھائی کی اور اسے شکست دی اور قسطنطینیہ میں داخل ہو گیا اور ان کا ذخیرہ لے کر چلا گیا اور وہاں کی مجروں کو جو شتا ئے اور رات بھر فتح کر لیا۔ پھر اس نے قسطنطینیہ کو کمزور کر دیا اور اس سے مرکز کی طرف آ کر اس کا محاصرہ کر لیا اور اس نے افریقہ میں بہت خرابی اور فساد پیدا کیا اور اس کے واقعات کو ان شاء اللہ بیان کیا جائے گا۔

اہل بجایہ کے واقعات جب ناصر کو یحییٰ الخلافت کی گردش بطلیوس کے بہت سے قلعوں پر غالب آ گیا ہے تو اس بات نے اسے قلق و اضطراب میں ڈال دیا اور اس نے شیخ ابو محمد بن ابی حفص کو بلا کر اس سے جنگ کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ تو اس نے مشورہ دیا۔ پس وہ اس کے خلاف ہو گیا اور ... کر اشبیلیہ پہنچ گیا اور وہاں ٹھہر کر جنگ کے لئے تیار ہو گیا۔ پھر اشبیلیہ سے واپس آ کر اس نے بلاد ابن ... کا قصد کیا اور ... قلعہ ... فتح کر لیا اور قلعہ رودج میں طاغیہ سے جنگ کی۔ جہاں یوسف بن قادس مقیم تھا اور وہ اس کا محاصرہ کرنے لگے۔ پس اس نے اس سے دست برداری پر مصالحت کی اور اس نے ناصر کے پاس پہنچ کر اسے قتل کر دیا اور عقاب مقام پر جانے کی تیاری کرنے لگا اور طاغیہ نے بھی اس کے لئے تیاری کر لی اور طاغیہ بطلوس بھی اس کی مدد کے لئے اس کے پاس آ گیا اور مسلمانوں کی پسپائی ہوئی اور یہ شکست ۶۰۹ھ کے آخر میں ہوئی اور ... میں منتشر ہو گئے اور ... مر گئے۔ ... واپس پلٹ آیا اور ایک سال بعد شعبان میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ابو یعقوب یوسف جو مستنصر ... حاکم تھا ... اور وہ کم عمری ... اور مسلمانوں کی شکست ... تو اس نے ... کیا پھر وہ مسلمانوں کے علاقوں پر غارت گری کی کارروائی کے بعد اندلس واپس آ گئے ... تو سید ابو زید ... ابو الحسن بن عبد المومن نے اشبیلیہ کے قریب ان سے جنگ کی اور انہیں شکست دی اور مسلمان وہاں سر بلند ہو گئے اور مستقل ان کی مضبوط دولت رہی۔ واللہ اعلم۔

ابن القربی کی بغاوت عبد الرحیم بن عبد الرحمن بن القربی اندلس کے علماء و طلبہ سے تعلق رکھتا تھا اور الحکم کے نام سے معروف تھا۔ ایک روز وہ منصور کی مجلس میں آیا اور اس کی گفتگو کی وجہ سے وہ اپنی حکومت کے انجام کے متعلق ڈر گیا اور یہ مجلس سے باہر نکل کر مدت تک روپوش رہا اور منصور کی وفات کے بعد ... دل میں ظاہر ہوا اور امامت کا دعویٰ کر بیٹھا اور قوم کی

ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک قحطان سے ایک آدمی نہ نکلے جو لوگوں کو اپنے عصا سے چلائے گا اور زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہے اور اس کی طرف یہ شعر بھی منسوب کئے جاتے ہیں:

> "عبد المومن بن علی کے بیٹوں سے کہہ دو کہ عظیم حادثے کے آنے کے لئے تیاری کریں۔ قحطان کا سردار اور ولد
> آ گیا ہے جو اطراف کی انتہا تک پہنچے گا اور وہ حق پر غالب آنے والا ہے اور لوگ اس کے عصا کے فرمانبردار
> ہیں اور وہ امر دینی کے ساتھ ان کو چلانے والا ہے اور علم و کمال کا سمندر ہے اور انہوں نے اس کی حکومت کی
> طرف جلدی کی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہے اور اللہ تعالیٰ جو وہ چاہے کا کام کرنے والا ہے۔"

مستنصر بن ناصر کی حکومت: جب محمد بن ناصر بن منصور فوت ہو گیا تو ۶۱۱ھ میں اس کے بیٹے یوسف کی بیعت ہوئی جس کی عمر دس سال تھی اور اس نے مستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور ابن جامع اور موحدین کے مشائخ نے اس پر غلبہ پا لیا اور اس کی حکومت کے زمانہ میں گئے اور مستنصر کی صغر سنی کی وجہ سے افریقہ سے ابو محمد بن ابو حفص کی بیعت میں تاخیر ہو گئی۔ پھر وزیر ابن جامع نے حیلہ سازی سے کام لیا اور اس نے عبد العزیز بن ابو زید کے اشتعال کے لئے یہ کام کیا۔ تو اس کی بیعت پہنچ گئی اور مستنصر جوانی کے تقاضا کے مطابق شغل کرنے سے قاصر رہا اور اس نے اپنی حکومت کی سرداریوں پر سرداروں کو حاکم مقرر کیا۔ پس اس نے منصور کے بھائی سید ابو ابراہیم کو فاس کا حاکم مقرر کیا اور جس نے الظاہر کا لقب اختیار کیا اور وہ ابو المرتضیٰ تھا اور اشبیلیہ پر اپنے چچا سید ابو اسحاق احول کو حاکم مقرر کیا اور ادفنش نے ان قلعوں پر قبضہ کر لیا جنہیں موحدین نے چھین لیا تھا اور اس نے اندلس کے بعض شہروں کو شکست دی اور اس کا بیٹا بیجار کی طرف بھاگ گیا۔ پس ابن جامع نے اس سے صلح کرنے کی تدبیر کی۔ تو اس نے اس سے صلح کر لی۔ پھر اس نے ابن جامع کی وفات کے بعد ابن جامع کو وزارت سے ہٹا دیا اور ابو یحییٰ الہزرجی کو وزیر بنایا اور ابو علی بن اشرف کو تلمسان کا حاکم مقرر کیا پھر وہ وہاں جا کر مقیم ہو گیا اور اسے دوبارہ وزیر بنا لیا اور ابو زید بن یوجان کو تلمسان کی حکومت سے معزول کر کے ابو سعید بن منصور کو اس کا حاکم مقرر کیا اور اس نے اسے مرسیہ کی طرف بھیج دیا۔ جسے وہاں قید کر لیا گیا اور منصور کے زمانے سے وہ آفت سے گزر رہا تھا یہاں تک کہ ۶۱۳ھ میں فاس کی جہات میں بنو مرین غالب آ گئے۔ پس سید ابو ابراہیم والی فاس موحدین کی فوج کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور قید کر لیا۔ پھر انہوں نے اسے پہچان کر آزاد کر دیا۔ پھر حاکم افریقہ ابو محمد بن ابی حفص کی وفات کی خبر پہنچی تو اس نے منصور کے بھائی ابو العلیٰ کو افریقہ کا حاکم مقرر کیا جو اشبیلیہ کا والی تھا۔ پس اس نے اسے معزول کر دیا اور افریقہ پر سید ابو [illegible] بن شیخ کو حاکم مقرر کیا۔ جو اشبیلیہ کا والی تھا۔ پس اس نے اسے معزول کر دیا اور افریقہ پر ابو زید بن شیخ کو حاکم مقرر کیا۔ جیسا کہ یہ باتیں آ رہی تھیں اور جیسا کہ بنو حفص کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور وہ افریقہ کی طرف گیا اور قابس کی جانب سے عبیدیوں کا ایک آدمی نکلا جو عاضد کی طرف منسوب ہوتا تھا اور مہدی نام رکھتا تھا۔ پس منصور کے بھائی سید ابو ابراہیم نے فاس کی طرف اپنے بیٹے کو وہاں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے مال کو خرچ کیا۔ پس وہ اس کے خلاف ہو گئے اور اسے کھینچ کر اس کے پاس لے آئے اور وہ قتل ہو گیا اور ۶۱۹ھ میں مستنصر نے اپنے چچا ابو محمد کو جو عادل

کے نام سے معروف تھا مرسیہ کا حاکم مقرر کیا اور اسے قرطبہ سے معزول کر دیا اور مستنصر ۶۲۰ھ میں فوت ہو گیا اور معاملات نے پیچیدگی اختیار کر لی اور روایات میں مختلف لوگ بیان کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

منصور کے بھائی مخلوع کی حکومت کے حالات: اور جب ۶۲۰ھ میں المستنصر جوانی میں فوت ہو گیا۔ تو ابن جامع اور موحدین اکٹھے ہوئے اور انہوں نے منصور کے بھائی سید ابو محمد عبدالواحد کی بیعت کر لی پس اس نے حکومت سنبھال لی اور مال سے ابن اشرفی کے مطالبہ کرنے کا حکم دیا اور اس کے بھائی نے ابوالعلاء کو افریقہ پر پختہ طریقے سے حکومت قائم کرنے کے لئے لکھا حالانکہ مستنصر نے اس کی معزولی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ پس آپ مرض موت ہی کی حالت میں حکومت میں تھا اور اس کے بیٹے ابوزید بن شیخ نے حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر افریقہ کے حالات میں کریں گے اور مخلوع نے ابن یوجان کو رہا کرنے کے لئے اپنا حکم نافذ کیا۔ پس اس نے اسے رہا کر دیا پھر ابن جامع نے اسے اس بات سے روکا اور اس کے بھائی ابواسحاق کو کسی چیز سے کہیں اسے میورقہ کی طرف جلاوطن کرنے کے لئے بھیجا جیسا کہ مستنصر نے اسے اپنی وفات سے قبل بھیجا تھا اور مرسیہ کا والی ابو محمد عبداللہ بن منصور تھا اور ابن یوجان نے اسے حکومت پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا اور اسے بتایا کہ اس نے منصور سے سنا ہے کہ اس نے ناصر کے بعد اس کے لئے خلافت کی وصیت کی ہے اور لوگ ابن جامع کو پسند نہیں کرتے تھے اور اندلس کے تمام والی منصور کے بیٹے تھے۔ پس اس نے اس بات کو غور سے سنا اور وہ اپنے چچا کی بیعت میں متردد تھا پس اس نے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور اپنا نام عادل رکھا اور اس کے بھائیوں ابوالعلا حاکم قرطبہ ابوالحسن حاکم غرناطہ اور ابو موسیٰ حاکم مالقہ نے خفیہ طور پر اس کی بیعت کر لی اور ابو محمد بن ابی حفص بن عبدالمومن جو البیاسی کے نام سے معروف تھا اور جیان کا حاکم تھا۔ اسے مخلوع نے اپنے چچا ابو یحییٰ بن ابی حفص کے عوض میں معزول کر دیا تو اس نے بھی اعلان کر کے عادل کی بیعت کر لی اور حاکم قرطبہ ابوالحسن کے ساتھ جو عادل کا بھائی تھا اشبیلیہ کی طرف چلا گیا۔ جہاں منصور کا بھائی عبدالعزیز اور مخلوع کا بھتیجا تھے۔ پس وہ ان کی دعوت میں شامل ہو گئے اور اسی طرح اس کے بھائی سید ابوزید بن ابوعبداللہ نے عادل کی بیعت کر لی اور مخلوع کی اطاعت سے وابستہ ہو گیا اور عادل مرسیہ سے نقل کر کے اشبیلیہ گیا اور وزیر ابن یوجان کے ساتھ اشبیلیہ میں داخل ہوا اور مراکش میں یہ اطلاع پہنچی تو موحدین نے مخلوع کے بارے میں اختلاف کیا اور ابن جامع کے معزول کرنے اور اسے ہسکورہ کی طرف جلاوطن کرنے میں جلدی کرنے لگے اور ہنتاتہ کی حکومت ابوزکریا یحییٰ بن ابو یحییٰ سید بن ابی حفص نے اور تینمل کی حکومت یوسف بن علی نے سنبھال لی اور انہوں نے مکر کی۔ سید ابواسحاق ابن جامع کو دور کیا اور اسے جبل الرحمت کی طرف کرنے سے روکنے کے لئے بھیجا اور اس نے اسے روکتے ہوئے نکلتے وقت ابن جامع سے سرگوشی کی کہ وہ اس کے متعلق وہاں سے کوئی حیلہ کرے اور وہ بھی اس کا نام مکمل نہ ہوا تھا کہ وہ ۶۲۱ھ میں ایک خفیہ مکان میں قتل ہو گیا اور موحدین نے عادل کی بیعت کر لی۔ واللہ اعلم۔

عادل بن منصور کی حکومت کے حالات: جب عادل کو موحدین کی بیعت اور زکریا بن شہید کا مخلوع کے قتل کے متعلق پہنچا۔ تو اس نے البیاسی کی تبدیلی کے ساتھ اس کا سامنا کیا۔ تو اس نے اس کی بغاوت کر کے اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور ظافر کا لقب اختیار کر لیا اور اپنے کام میں لگ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابوالعلیٰ کو اس کے محاصرہ کے لئے

[illegible] اور ان کے بعد ان کے اپنے بیٹے ابو سعید بن شیخ ابو حفص [illegible] اندلس کے حالات عادل کے خلاف ہو گئے اور اشبیلیہ اور مرسیہ پر نصاریٰ کی یورش بکثرت ہوئی۔ حالانکہ خود وہاں [illegible] اور موحدین کی فوجوں نے بھی [illegible] میں شکست کھائی اور [illegible] کے خلاف [illegible] اور اندلس میں [illegible] اور نصاریٰ ان کے کام پر غالب آ گئے [illegible] اپنے بھائی ابو العلی ادریس المامون کا نام [illegible] کے علاقے میں تھا۔ [illegible] شیخ ابو حفص [illegible] کے پاس آیا تو اس سے کہا آپ کا کیا حال ہے تو اس نے یہ شعر پڑھا

"جب [illegible] [illegible]"

[illegible] افریقہ کا [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] میں گلا گھونٹ کے قتل کر دیا۔

باب: ۲۹

مامون بن منصور

کی حکومت کے حالات اور یحییٰ بن ناصر کا اس کی مزاحمت کرنا

جب مامون کو پتہ چلا کہ موحدین اور عربوں نے اس کے بھائی کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اشبیلیہ میں اس کی حکومت زبوں حال ہو گئی ہے تو اس کی بیعت ہوئی اور اندلس کی اکثریت نے اسے قبول کر لیا اور بلنسیہ اور مشرقی اندلس کے حاکم سید ابو زید نے بھی بیعت کر لی اور اس سے قبل ہم بیان کر چکے ہیں کہ موحدین نے عادل کے خلاف بغاوت کر کے اسے محل میں قتل کر دیا اور اس کے بعد ناصر بن یعقوب کے بیٹے یحییٰ کی خفیہ طور پر بیعت کر لی اور اس نے حکومت کو بگاڑنے کے لئے عربوں کو بھی ابھارا اور انہیں مراکش میں داخل کر دیا اس وقت عرب مراکش پر غارت گری میں مشغول تھے اور اس نے موحدین کی فوجوں کو شکست دی اور سعید کو ابن غرجان کے متعلق ایک تدبیر سجھائی تو اس نے اسے اس کے گھر میں قتل کر دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ یحییٰ بن ناصر اپنی پناہ گاہوں کی طرف چلا گیا پس موحدین نے عادل کو معزول کر دیا اور اپنی بیعت مامون کو بھیج دی اور اس میں حسن بن عبداللہ الغریلی اور سید ابو حفص بن ابی حفص نے بڑا کردار ادا کیا۔ پس یحییٰ بن ناصر اور ابن الشہید کو ان کے متعلق اطلاع ملی تو انہوں نے قصر مراکش جا کر انہیں قتل کر دیا اور فاس و تلمسان کے حکمران محمد بن ابی زید بن یوجان اور حاکم سبتہ ابو موسیٰ بن منصور اور اس کے بھائی کے حاکم بجایہ ابن الاطاس نے مامون کی بیعت کر لی اور حاکم افریقہ بیعت کرنے سے باز رہا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اس بات کا سبب [illegible] تھا اور یحییٰ بن ناصر کی بیعت پر افریقہ تلمسان کے سوا اور کوئی حاکم نہ رہا اور البیاسی نے قرطبہ پر چڑھائی کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر اس نے اشبیلیہ پر چڑھائی کی اور وہاں پر مامون اور طاغیہ سے جنگ کی۔ اس کے بعد وہ قیجاطہ اور مسلمانوں کے دیگر قلعوں سے اس کے لئے دست بردار ہو گیا۔ پس مامون نے اشبیلیہ کے نواح میں انہیں شکست دی۔ پھر محمد بن یوسف بن ہود نے ثغر کے مرسیہ پر قبضہ کر لیا اور جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کر چکے ہیں۔ اس نے مشرقی اندلس کے بہت سے حصے پر قبضہ کر لیا اور مامون نے اس پر چڑھائی کر کے اس کا محاصرہ کر لیا مگر اس پر فتح یاب نہ ہو سکا۔ اس لئے اشبیلیہ واپس آ گیا۔ پھر ۶۲۶ھ میں اہل مغرب کی استدعا پر مراکش کی طرف گیا اور انہوں نے اس کی طرف اپنی بیعت بھی بھیج دی اور ہلال بن حمید نے

اسے پیغام بھیجا کہ خلفاء کا اعتبار جاتا رہا ہے اور مامون نے نصاریٰ کی ایک فوج سے مدد طلب کی اور اس سے طے کیا کہ مامون اس کی جو شرائط قبول کرے گا اس کے مطابق وہ اس سے معاملہ کرے گا اور وہ عدوہ کی طرف چلا گیا اور اہل اشبیلیہ نے ابن ہود کی بیعت کرنے میں جلدی کی اور یحییٰ بن ناصر نے آگے بڑھ کر روکا تو مامون نے اسے شکست دی اور اس کے ساتھ جو موحدین اور عرب تھے انہیں قتل کر دیا اور یحییٰ جبل ہنتانہ چلا گیا۔ پھر مامون الحضرۃ میں داخل ہو گیا اور اس نے موحدین کے مشائخ کو بلایا اور گن گن کر انہیں باتیں بتائیں اور ان کے ایک سو سرداروں کو گرفتار کر کے انہیں قتل کر دیا اور شہروں میں اپنا خط بھجوا دیا کہ سکوں اور خطبہ سے مہدی کا نام مٹا دیا جائے اور اقوال میں بربری زبان میں اس کی عیب گری کی جائے اور زیادہ تر خلفاء نے پھر کی اذان میں ایسا کیا جو نئے اور اس قسم کے دیگر طریقے بھی مہدی معصوم کے ساتھ روا رکھے گئے اور اس نے اپنے ساتھ آنے والے نصاریٰ کو مراکش میں ان کی شرط کے مطابق ان کو گرجا بنانے کی اجازت دے دی۔ تو وہ وہاں پر اپنے ناقوس بجانے لگے اس کے بعد اندلس پر ابن ہود کا قبضہ ہو گیا تو اس نے باقی ماندہ موحدین کو وہاں سے نکال دیا اور عوام نے انہیں ہر جگہ قتل کر دیا اور سید ابو ربیع بھی قتل ہو گیا جو منصور کے عزیز کا بیٹا تھا۔ حالانکہ مامون نے اسے قرطبہ کا والی بنا کر وہاں چھوڑا تھا اور امیر ابو زکریا بن ابی محمد بن الشیخ ابی حفص افریقہ میں خود حکمران بن بیٹھا اور ۶۲۷ھ میں اس کی اطاعت کو چھوڑ دیا۔ پس اس نے اپنے بھائی سید ابو عمران بن محمد کو جو ابو عبداللہ البیاسی کے ساتھ جو امیر ابو زکریا کا بھائی تھا۔ بجایہ کا حکمران بنایا اور یحییٰ بن ناصر نے اس پر چڑھائی کی اور شکست کھائی اور پھر دوبارہ شکست کھائی اور اس نے اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو الحضرۃ کے دروازوں میں نصب کر دیا اور یحییٰ بن ناصر بلاد درعہ اور سجلماسہ میں چلا گیا۔ پھر اس کے بھائی موسیٰ نے مامون کے خلاف بغاوت کر دی اور سبتہ میں اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور الناصر کا لقب اختیار کر لیا۔ پس مامون مراکش سے چلا تو اسے راستے میں اطلاع ملی کہ یحییٰ بن ناصر نے مراکش کا محاصرہ کر لیا ہے اور اس کے نواح میں فساد خرابی کی ہے پس وہ اس کی طرف چل پڑے اور اس کے عامل کو ہٹا دیا اور وہ سبتہ کی طرف گیا اور تین ماہ تک اس کا محاصرہ کیے رکھا اور اس کے بھائی ابو موسیٰ نے ابن ہود سے جو حاکم اندلس تھے مدد مانگی تو اس نے اسے اپنے بحری بیڑے سے مدد دی اور یحییٰ بن ناصر نے مامون کے برخلاف الحضرۃ کا قصد کیا اور سفیانی عربوں اور ان کے سردار جرمون بن عیسیٰ کے ساتھ اس میں داخل ہو گیا اور ان کے ساتھ الخلط کا شیخ ابو سعید بن وانودین بھی تھا اور انہوں نے وہاں پر فساد پیدا کیا۔ پس مامون سبتہ کو چھوڑ کر الحضرۃ کی طرف گیا اور راستے ہی میں ۶۲۹ھ کے آخر ذوالحجہ میں وادی ام الربیع میں فوت ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد اس کا بھائی سید ابو موسیٰ بن منصور ابن ہود کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اسے سبتہ پر قبضہ کرا دیا اور [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید بن مامون کی حکومت کے حالات: مامون کی وفات کے بعد اس کے بیٹے عبدالواحد کی بیعت کی گئی اور اسے رشید کا لقب دیا گیا اور انہوں نے اس کے باپ کی وفات کو چھپائے رکھا اور وہ تیزی کے ساتھ مراکش کی طرف گئے اور یحییٰ بن ناصر ابو سعید بن وانودین کو خلیفہ بنانے کے بعد انہیں راستے میں ملا لیکن انہوں نے اسے شکست دی اور اس کے اکثر ساتھی مارے گئے اور رشید نے مراکش پر حملہ کیا تو انہوں نے اپنے [illegible] کے ساتھ رکاوٹ کی پھر وہ اس کے پاس آئے اور اس کی بیعت پر قائم ہو گئے اور اس کے پاس اس کا چچا ابو محمد سعد بھی آ گیا اور اسے حکومت میں ایک مقام دے دیا گیا اور

تمام تدابیر اور حل و عقد کے کام اس کے سپرد تھے اور المعتمر بن رشید کے قیام کے بعد [illegible] کا امر بن وقار ماموں کے بچوں اور بھائیوں کے ساتھ اس کے پاس پہنچے۔ جو اس کے پاس موجود تھے اور وہ [illegible] سے اس کے پاس اس وقت آئے تھے۔ جب وہاں کے باشندوں نے ان کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور وہ حصن میں اپنے چچا ابو [illegible] کے پاس ٹھہر گئے اور جب ابن [illegible] پر قابض ہو گیا تو وہاں سے المعتمر چلے گئے اور [illegible] کے پاس سے گزرے اور وہاں وقار اپنا [illegible] سے بہت محبت کرتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ اس کی طرف واپس آئیں گے۔ پس اس نے ان بچوں کی محبت اختیار کر لی اور رشید کے پاس آیا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور یہ ابو محمد [illegible] اور اس کے ساتھ مسعود بن [illegible] کے ساتھی جو [illegible] کا سردار تھا۔ اس کی ملاقات کو معطل کر دیا اور جب سید ابو محمد فوت ہو گئے تو ابن [illegible] ان کی قوم اور [illegible] چلا گیا اور اس نے اختلاف کی [illegible] کشائی کی اور یحییٰ بن [illegible] کی دعوت میں شامل ہو گیا اور مسعود بن [illegible] کے قبائل اس کے لئے تیغ ہو گئے اور ابن رشید ان کے مقابلے میں گیا اور اس نے المعتمر تو اپنے [illegible] اور [illegible] کو [illegible] بنایا اور اس نے پہاڑ پر جا کر اور اس کی قوم پر [illegible] حملہ کر دیا اور ان کے [illegible] غالب آ گیا اور یحییٰ [illegible] میں چلا گیا اور رشید المعتمر واپس آ گیا اور یحییٰ بن ناصر کے ساتھ جو [illegible] تھا ان میں سے بہت لوگوں نے رشید سے امان طلب کر لی۔ جب [illegible] امان دے دی اور وہ المعتمر تو چلے گئے اور ان کا سردار [illegible] عثمان [illegible] بن زکریا [illegible] اور [illegible] اس کے ساتھ یہ شرط طے کرنے کے بعد کہ وہ دوبارہ مہدی کے ان قوانین کو جاری کر دے گا جو [illegible] نے تو زائل کر دیے ہیں۔ وہاں کے پیچھے آ گئے۔ [illegible] دوبارہ نافذ کر دیے گئے اور ان لوگوں میں ابو بکر بن [illegible] کے شیخ یوسف بن علی بن یوسف کی طرف سے [illegible] محمد بن [illegible] کی طرف سے [illegible] آئے اور اس نے پیچھے والوں کی طرف توجہ [illegible] المعتمر آئے اور ان کے ساتھ [illegible] بھی آیا اور ان کے پیچھے ابو محمد بن [illegible] زکریا بھی آ گیا اور انہوں نے [illegible] مہدی کے قوانین کے احیاء کا اقرار کر لیا اور مسعود بن [illegible] عمر بن وقار [illegible] کے خلاف [illegible] جو دونوں سے تعلق رکھتے تھے اور [illegible] میں مقیم تھا اور اس کی بیعت بہت بڑھ گئی۔ کہتے ہیں کہ ان دنوں میں اجتماع اور [illegible] کی تعداد بارہ ہزار سے زیادہ تھی۔ پس وہ اطاعت کرنے اور آنے میں سستی کرنے لگا۔ پس رشید نے اسے بلانے کے لئے [illegible] کی کہ اپنی فوج کو [illegible] کی طرف اسے [illegible] کی گرفتاری کے لئے بھیج دیا۔ یہاں تک کہ [illegible] ان کے [illegible] اور ان کے [illegible] ہو گئے اور اس کے پاس آ گیا اور اس نے المعتمر [illegible] کے ساتھ عمر بن وقار [illegible] پاس اس نے اسے گرفتار کر کے اسی وقت قتل کر دیا اور اس نے مسعود بن [illegible] کو [illegible] مجلس میں مشورہ کے لئے بلایا اور اسے اور اس کے اصحاب کو گرفتار کر کے اسی وقت [illegible] کرنے کے بعد قتل کر دیا اور رشید نے ان کے متعلق [illegible] کو پورا کر دیا اور اس نے اپنے وزیر اور فوج کو بھیج کر بلایا اور وہ آ گئے اور جب ان کی قوم کو ان کے قتل ہو جانے کی خبر پہنچی تو انہوں نے یحییٰ بن بلال بن [illegible] کو اپنا سردار بنایا اور [illegible] پر چڑھ دوڑے اور [illegible] کی دعوت دینے لگے اور انہوں نے اسے اس کی جگہ [illegible] المعتمر سے [illegible] دیا اور محمد بن وقار [illegible] اس میں مداخلت کی اور وہ المعتمر کے [illegible] کے لئے نکل پڑے اور [illegible] ان کے ساتھ

جنگ کرنے کو نکلے [illegible] کے ۔ [illegible] بن [illegible] تھا [illegible] داخل کر دیا گیا اور [illegible] کر کے [illegible] نصاریٰ کی فوج [illegible] اور [illegible] سے قتل کر ڈالا [illegible] صورت حال [illegible] خوراک [illegible] اور رشید نے [illegible] چلے جانے کا عزم کر لیا [illegible] وہاں کی طرف چلا گیا اور وہاں سے [illegible] قبضہ کر لیا اور [illegible] قوم نے [illegible] کا خاتمہ [illegible] خلافت کے [illegible] سلطان [illegible] غالب آ گیا [illegible] رشید [illegible] مراکش [illegible] یحییٰ [illegible] ساتھ ان کے مقابلہ میں نکلا اور فریقین کی جنگ ہوئی اور یحییٰ کی فوج [illegible] اور ان میں [illegible] رشید [illegible]

[illegible]

[illegible] رشید [illegible] یحییٰ [illegible] مراکش [illegible] بیعت [illegible] رشید [illegible] قتل [illegible] رشید [illegible] اپنے [illegible] رشید [illegible] یحییٰ [illegible] رشید [illegible] قتل کر [illegible]

[illegible] رشید [illegible] ساتھ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] رشید [illegible] خوف [illegible] رشید [illegible] کی طرف چلے گئے [illegible] اپنے [illegible] رشید کی بیعت [illegible] اور رشید [illegible]

[illegible]

سعید بن ہارون کی حکومت کے حالات

[illegible]

کر لیا۔ اسے باز سعید نے قید کیا اور اس کے ساتھ اس نے یحییٰ بن حزام اور یحییٰ بن عطوش کو ابن ماکسن کی نگرانی کے لئے قید کر دیا۔ تو اس نے قید خانے سے بھاگنے کی ایک تدبیر کی اور رات کو بھاگ کر کانون بن جرمون کی طرف چلا گیا۔ تو اس نے اسے سوار کروا کر اس کے ساتھ سفیانی عربوں کے کچھ لوگ بھیجے جو اسے اس کی قوم ہنتاتہ کے پاس پہنچا دیں اور سعید نے اس کے بعد اس سے مراسلت کی اور اسے ٹھہرایا اور معذرت پیش کی اور اسے اپنی عملداری کے قلعوں میں سے تاقورت میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ سکونت اختیار کرنے میں مدد دی پھر کانون بن جرمون اور سفیان نے سعید کے خلاف بغاوت کر دی اور بنو جابر اور خلط اس کی مخالفت اس کے پاس آ گئے اور وہ مراکش سے اور اس نے ابو اسحاق بن سید ابی ابراہیم اسحاق کو جو منصور کا بھائی تھا اپنا وزیر بنایا اور اپنے بھائی ابو زید کو مراکش پر اور ان دونوں کے بھائی ابو حفص عمر کو جا کر اپنا جانشین مقرر کیا اور مراکش سے چلا گیا اور ابو یحییٰ بن عبدالحق نے اس کے لئے بنی راشد اور بنی ورار سفیان کی فوجیں جمع کیں یہاں تک کہ جب دونوں فریق جنگ کے لئے ایک دوسرے کے سامنے ہوئے تو کانون بن جرمون سعید کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ازمور کی طرف چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور سعید اس کے تعاقب میں وہاں آ گیا اور کانون بھاگ گیا اور سعید نے تمسدورہ کا اور اس پر حملہ کر دیا اور اس کی قوم سفیان سے بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا اور اس کے مال مویشی پر قبضہ کر لیا اور کانون بنی مرین کے ایک دستے میں چلا گیا اور سعید الحضرۃ کی طرف واپس آیا اور ۶۳۷ھ میں تامسنا میں عوام سعید کے داعی کے خلاف بگڑ گئے اور اسے قتل کر دیا اور اس نے ان کے سرداروں کو اس کی سطوت سے ڈرایا تو انہوں نے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا بن ابی حفص کو حکومت دے دی اور اپنی بیعت بھی اسے بھیج دی اور یہ سب کچھ امیر بنی مرین ابو یحییٰ بن عبدالحق کی مداخلت اور ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے ہوا اور انہوں نے ابو یحییٰ بن عبدالحق کو مال دینے کی شرط کی تو انہوں نے بھاؤ کی صورت میں اسے دیا پھر انہوں نے اپنے معاملے کے متعلق گفتگو کی اور اپنے شہر ان کی بیعت کے لئے بھیجا تو سعید ان سے اور وہ اس سے راضی ہو گئے اور اسی سال اہل اشبیلیہ اور اہل سبتہ نے حاکم افریقہ امیر ابو زکریا کو اپنی اطاعت کی اطلاع بھیجی اور ابن خلاص نے اپنے بحری بیڑے میں تحفے کے ساتھ اپنا بیٹا بھیجا جو بندرگاہ سے چلتے ہی غرق ہو گیا اور ۲۷ رمضان ۶۴۰ھ کو ابن باطو نے اشبیلیہ پر قبضہ کر لیا اور جب تلمسان پر غالب آنے کے وقت سعید کو پتہ چلا کہ اہل اشبیلیہ اور اہل سبتہ نے ابو زکریا کی بیعت کر لی ہے تو اس نے یغمراسن کو اس کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ پھر اہل مکناسہ اور اہل سجلماسہ کے بیعت کر لینے سے اس نے تلمسان اور پھر افریقہ تک اپنی نظر دوڑائی اور وہ ۶۴۵ھ میں مراکش کی طرف چلا گیا۔ تو اسے کانون بن جرمون ملا تو اس نے اس کی دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور سفیان کا قبیلہ اکٹھا ہو کر پھر قبائل جشم کے ساتھ سعید کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور جب سعید تازی میں اترا تو اسے بنی مرین کے امیر ابو یحییٰ بن عبدالحق کی طرف سے ایک وفد ملا جنہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کی مدد کے لئے اپنی قوم کی ایک فوج بھی اس کے ساتھ بھیجی۔ پھر سعید نے تلمسان پر حملہ کر دیا اور اس کی وفات تامزدوکت میں بنی عبدالواد کے ہاتھوں صفر ۶۴۶ھ میں ہوئی۔ جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ واقعہ خلط کی مداخلت سے ہوا تھا اور انہوں نے قصر پر قبضہ کر لیا اور اپنے دشمن کانون کو قتل کر دیا اور فوج مغرب کی طرف چل پڑی اور عبداللہ بن سعید کے پاس اکٹھی ہو گئی اور تازی کی جہات میں بنو مرین نے ان کو روکا اور عبداللہ بن سعید کو

قتل کر دیا اور ایک دستہ مراکش میں چلا گیا اور اس نے المرتضیٰ کی بیعت کر لی جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔

منصور کے بھتیجے المرتضیٰ کی حکومت کے حالات سعید کی خودکشی کے بعد فوج کا ایک دستہ مراکش چلا گیا اور موحدین نے سید ابو حفص عمر بن سید ابی ابراہیم اسحاق اور منصور کے بھائی کی بیعت پر اتفاق کر لیا اور انہوں نے اسے سلا سے طلب کیا اور راستے میں ان کا وفد راستے میں تامسنا میں ملا اور اس کے ساتھ عرب کے شیوخ بھی تھے پس انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس نے المرتضیٰ کا لقب اختیار کیا اور اس نے یعقوب بن کانون کو [illegible] اور یعقوب بن جرمون کو سفیانی عربوں پر امیر مقرر کیا۔ وہاں تک اس کی قوم بھی اس سے قبل اسے اپنا لیڈر بنا چکی تھی اور اس نے مراکش میں آ کر ابو محمد بن یونس کو وزیر بنایا اور سعید کے خادم [illegible] کو گرفتار کر لیا۔ پھر اس کا بھائی ابو اسحاق رستے میں سے تلمسان کے راستے کو اختیار کیے ہوئے پہنچ گیا۔ تو اس نے اسے وزیر بنا لیا اور اس پر بھروسہ کیا اور ابو یحییٰ بن عبدالحق اور بنو مرین نے بنی کے بھائی سید ابو علی کے ہاتھ سے تازہ کے قلعے کو چھین کر اس پر قبضہ کر لیا۔ یہاں تک کہ سعید فوت ہو گیا اور انہوں نے اسے وہاں سے نکال دیا اور وہ مراکش چلا گیا جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ انہوں نے اس کے بعد ۶۴۶ھ میں فاس شہر پر قبضہ کر لیا اور اسی سال سبتہ پر ابوالقاسم العزفی نے قبضہ کر لیا اور سبتہ کے والی ابن الشہید کو جو افریقہ کے امیر ابو زکریا کی قرابت سے نکال دیا جیسا کہ حفصی حکومت اور بنی العزفی کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس نے دعوت کو المرتضیٰ کی جانب پھیر دیا اور ۶۴۹ھ میں مرتضیٰ کے پاس موسیٰ بن زیان الونکاسی اور اس کا بھائی علی بنی مرین کے قبائل سے وفد بن کر آئے اور انہوں نے اسے عبدالحق کے ساتھ جنگ کرنے پر اکسایا۔ پس یہ ان کے مقابلے کے لیے نکلا اور جب یہ امان ایلہ کی گھاٹی پہنچا تو یعقوب بن جرمون نے [illegible] کے قتل کی بات مشہور کر دی۔ پس وہ [illegible] کرنے لگے اور ان کے دلوں پر گھبراہٹ غالب آ گئی اور وہ منتشر ہو گئے اور بغیر جنگ کے شکست ہو گئی اور المرتضیٰ نے المعسکر [illegible] اس بات کی وجہ سے جو اسے معلوم ہوئی تھی۔ ابو محمد بن یونس کو معزول کر دیا اور اسے اپنی قوم کے ساتھ [illegible] میں ٹھہرایا اور اس کے داعیوں میں سے علی بن بدر ۶۵۲ھ میں سوس کی طرف بھاگ گیا اور اعلانیہ طور پر [illegible] کا اظہار کرنے لگا اور سلطان نے اس کی طرف فوج بھیجی تو وہ واپس آ گئی اور اس پر کامیابی نہ حاصل کر سکی اور ۶۵۳ھ میں اس کی حکومت کا معاملہ کمزور ہو گیا اور اس نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کیا اور [illegible] سے جنگ کی اور جو آدمی بھی وہاں موجود تھے ان کا محاصرہ کر لیا اور مرتضیٰ نے اس کی طرف مسعود بن کانون کی ایک فوج بھیجی تو وہ وہاں سے بھاگ گیا اور پھر ان کی واپسی کے بعد اسی حال پر واپس آ گیا اور مرتضیٰ کو ابن یونس کے قریب ہونے کی وجہ سے اس کی تحریر سے اتفاق نہ ہوا۔ جو اس نے [illegible] کرتے ہوئے بھیجی تھی۔ پس اسے اور اس کی اولاد کو گرفتار کر لیا گیا۔ پھر اسی سال اسے قتل کر دیا گیا اور اسی سال خلط کے مشائخ سے المعسکر [illegible] احمد [illegible] اور جو لوگ ان میں سے سعید کے قتل میں شامل تھے انہیں قتل کر دیا اور اسی سال ابو الحسن بن یعلی مسعود بن [illegible] کی ایک فوج کے ساتھ تامسنا کی طرف آیا تاکہ عربوں کے اموال وصول کرے اور اس کے ساتھ یعقوب بن جرمون بھی تھا اور المرتضیٰ نے اسے حکم دیا کہ وہ سفیانی کے شیخ یعقوب بن محمد بن قیطون کو گرفتار کرے۔ تو اس نے اسے اور اس کے وزیر مسلم کو گرفتار کر لیا اور انہیں پابجولاں المعسکر کی طرف بھیج دیا اور ۶۵۴ھ میں المرتضیٰ نے ان دونوں اور اس کے [illegible] کو [illegible]

مرین کے ہاتھوں سے واپس لینے کے لئے مراکش سے نکلا کیونکہ انہوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا تھا۔ پس وہ یحییٰ بہلول کے پاس پہنچا اور بنو مرین اور ان کے امیر ابو یحییٰ نے اس پر حملہ کر دیا اور اس مقام پر موحدین کو شکست ہوئی اور المرتضیٰ شکست کھا کر مراکش واپس آ گیا اور وہ اپنے باقی ماندہ ایام میں بنی مرین پر نظر رکھتا رہا اور العزفی سبتہ میں اور ابن الامیر طنجہ میں خود کو ترجیح دے کر حاکم بن بیٹھے جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے اور [illegible]ھ میں المرتضیٰ نے موحدین کی ایک فوج ابو محمد کی نگرانی کے لئے بھیجی۔ جسے علی بن بدر نے جنگ کر کے شکست دے دی اور وہ سوس میں خود حاکم بن بیٹھا اور اسی سال ابو یحییٰ بن عبدالحق نے سجلماسہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے والی عبدالحق بن اصکو کو اپنے ایک غلام محمد القطرانی کی مداخلت سے سلا کے نواح میں گرفتار کر لیا اور القطرانی نے ابو یحییٰ کے ساتھ یہ شرط کی تھی کہ وہ اسے سجلماسہ کا والی بنائے گا۔ پس اس نے اپنی شرط پوری کر دی اور اس کے ساتھ بنی مرین کے آدمیوں کو بھی وہاں بھیجا اور جب یحییٰ بن عبدالحق فوت ہو گیا۔ تو محمد القطرانی نے انہیں باہر نکال دیا اور خود سجلماسہ کا حاکم بن بیٹھا اور اس نے دوبارہ المرتضیٰ کی دعوت کا پرچار شروع کر دیا اور اس نے معذرت کی اور اس سے بھی اپنی مخصوص حکومت کی شرط لگائی تو اس نے احکام شریعت کے سوا اس کی شرط کو پورا کر دیا اور اس نے الحضرۃ سے ابو عمر بن حجاج اور یعقوب بن ساوات کو اس قضیہ پر غور کرنے کے لئے اور نصاریٰ کے ایک جرنیل کو احتیاطات کے لئے بھیجا۔ پس ابن حجاج نے القطرانی کے قتل کے لئے تدبیر کی اور نصاریٰ کے جرنیل نے اس کی ذمہ داری لی اور سید نے المرتضیٰ کی دعوت سے سجلماسہ کی حکومت اپنے لئے خاص کر لی اور اس اثناء میں بنی مرین کی دعوت مضبوط ہو گئی اور یعقوب بن عبدالحق تامسنا کے میدانوں میں اترا پس مرتضیٰ نے ان کی طرف موحدین کی فوجوں کو یحییٰ بن وانودین کی نگرانی کے لئے بھیجا۔ پس وہ وادی ام ربیع کی طرف بھاگ گئے اور موحدین نے ان کا تعاقب کیا تو وہ ان کی طرف واپس آ گئے اور بنو جابر نے ان سے خیانت کی اور موحدین نے دو آدمیوں کے تم سے شکست کھائی اور خلط کا سردار حسن بن علی بنی مرین کے ساتھ جا ملا اور وہ اپنے وطنوں کو واپس لوٹ گئے اور مرتضیٰ نے یعقوب بن جرمون کو قاتل سفیان سے مقدم کیا اور اس کے بھائی کانون کا بیٹا محمد اپنی قوم کی سرداری میں اس کا مقابلہ کرتا تھا اور اس سے تنگی محسوس کرتا تھا۔ پس اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بھائیوں مسعود اور علی نے ایک بیابان میں اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور مرتضیٰ نے اس کی جگہ اس کے بیٹے عبدالرحمٰن کو حاکم مقرر کیا۔ پس اس نے یوسف بن وزدار کی اور یعقوب بن علوان کو وزیر بنایا اور خود لذات میں منہمک ہو گیا اور بزدلی کرنے لگا۔ پھر اطاعت ترک کر کے بنی مرین سے جا ملا۔ پس اس نے اس کی جگہ عبداللہ بن جرمون کو حاکم مقرر کیا۔ پھر مرتضیٰ نے ابو زمام کو حاکم بنایا پھر اس کے عجز کو دیکھ کر اس کے بھتیجے مسعود کو حکومت دے دی۔ اور امرائے خلط میں سے عواج بن ہلال بنی مرین کو چھوڑ کر مرتضیٰ کی اطاعت میں آ گیا۔ پس اس نے اس کے اصحاب کو بھی مراکش میں اس کے ساتھ اتارا اور اس کے پیچھے عبدالرحمٰن بن یعقوب بن جرمون نے عواج کو گرفتار کر لیا اور اسے علی بن ابی علی کے پاس بھجوا دیا۔ تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس نے اس کے ساتھ عبدالرحمٰن بن یعقوب اور اس کے وزیر کو بھی گرفتار کر لیا اور سب کے سب قتل ہو گئے اور سفیان کی سرداری مسعود بن کانون نے اور بنی جابر کی سرداری اسماعیل بن یعقوب بن قیطون نے اپنے لئے خاص کر لی اور [illegible]ھ میں وادی ام الربیع سے یحییٰ بن وانودین کی واپسی کے وقت موحدین کی ایک فوج محمد بن علی ازلماط کی نگرانی کے لئے سوس

کی طرف گئی اور [illegible] پر چڑھ گئے اور ان سے جنگ کی۔ جہاں اس نے اس کی فوج کو شکست دی اور اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد مرتضیٰ نے [illegible] پر [illegible] کی اور [illegible] اور اس کے ساتھ ایک فوج تھی جس میں عراقی لیڈر [illegible] بھی شامل تھا۔ پھر فریقین کے درمیان جنگ شروع ہو گئی اور موحدین کو اس میں باوجود اپنی کثرت تعداد کے غلبہ حاصل نہ ہوا۔ جب ان سے [illegible] اور وزیر کی اطاعت سے ان کے [illegible] سب کچھ چھین لیا اور اس نے یہ بات مرتضیٰ کو لکھ دی تو اس نے [illegible] قتل کر دینے کا قصد [illegible] اور ۶۵۸ھ میں یعقوب بن عبدالحق بنو مرین کی فوج کے ساتھ آیا اور انہوں نے مراکش سے جنگ کی اور مراکش کے باہر موحدین اور ان کے درمیان [illegible] جنگ ہوئی جس میں عبداللہ بن یعقوب ہلاک ہو گیا۔ مرتضیٰ نے اس کے باپ کی طرف تعزیت کا پیغام بھیجا اور اس سے مصالحت کی اور اس کے لئے خراج مقرر کیا جسے وہ ہر سال اسے بھجواتا تھا اور بنو مرین مراکش کو چھوڑ کر [illegible] کو چلے گئے واللہ اعلم۔

باب: ۳۰

ابی دبوس کی بغاوت

اس کا مراکش پر غلبہ، مرتضیٰ کی وفات اور اس کی حکومت کے واقعات

جب [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] مراکش سے نکل گئے تو [illegible] سے اس کی جنگوں کے حالات ابوالعلیٰ الملقب بابی دبوس ابن السید ابی عبداللہ محمد بن السید ابی حفص بن عبدالمومن نے ایک غلطی کی وجہ سے جس نے مرتضیٰ کے ہاں بڑا مقام حاصل کر لیا تھا۔ فرار اختیار کر لیا اور اس کے چچا سید ابی موسیٰ عمران [illegible] عبداللہ بن [illegible] کے بیٹے تھے اس کی مصاحبت کی ہاں یہ دونوں [illegible] کے عظیم سردار مسعود بن [illegible] کے پاس چلے گئے اور اس نے [illegible] پناہ دی۔ پھر وہ [illegible] میں یعقوب بن عبدالحق کا [illegible] بن کر اس کے پاس چلا گیا اور اس کے ساتھ [illegible] اور [illegible] میں تقسیم کی شرط کر لی۔ تو اس نے اسے مال [illegible] کہا جاتا ہے کہ [illegible] ہزار [illegible] دینار تھے اور اس نے [illegible] علی خلطی [illegible] کرنے اور [illegible] دینے کا ارشاد دیا اور علی بن ابی علی خلطی کی طرف لوٹ آیا پس اس نے اسے اپنی قوم سے مدد دی پھر یہ مسعود [illegible] کی طرف گیا اور اپنے ساتھی مسعود بن [illegible] ان کے ہاں اترا [illegible] قبائل [illegible] اور [illegible] نے اس کی اطاعت کی اور انہوں نے اس کی طرف [illegible] کے عظیم سردار [illegible] کی جانب بھیجا اور وہ یعقوب بن عبدالحق کے [illegible] مرتضیٰ کی اطاعت سے منحرف تھا اور اس کے پاس سردار [illegible] اور نصاریٰ کی ایک جماعت تھی اور مرتضیٰ کو [illegible] کے سردار مسعود بن [illegible] اور [illegible] کے سردار اسماعیل بن [illegible] کے متعلق شبہ پڑ گیا۔ پس اس نے دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور ان دونوں کی قوم کے بہت سے آدمی ابی دبوس کے پاس گئے اور [illegible] اپنے قید خانے میں قتل کر دیا۔ تو اس کے بھائی نے بغاوت کر دی اور ان کے ساتھ جا ملا اور علوش بن کانون بھی اپنے بھائی کے متعلق اسی قسم کے خوف سے [illegible] پس اس نے ان کا پیچھا کیا اور ابوالعلیٰ نے مراکش پر چڑھائی کی اور جب وہ [illegible] پہنچا تو وہاں اس نے [illegible] ابو زید بن بکیت [illegible] ایک حفاظتی [illegible] دکھائی اس نے اس سے جنگ کی اور ابن بکیت کو شکست ہوئی اور اس کے عام ساتھی مارے گئے اور ابو دبوس مراکش کی طرف چلا گیا اور علوش بن کانون نے باب [illegible] پر غارت گری کی۔ [illegible] لوگ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے اور اس نے اپنا [illegible] کے گھوڑوں میں [illegible] اور [illegible] کا [illegible] کیا اور مرتضیٰ ابو دبوس کے کاموں سے غافل ہو کر مراکش میں بیٹھا تھا اور فصیلیں محافظوں اور پہرے داروں سے خالی ہو گئی تھیں اور ابو دبوس نے باب اغمات کا قصد کیا اور وہاں سے دیوار پھاند کر شہر میں

شکست کی حالت میں داخل ہوا اور ابن [illegible] نے غصب و قصد کیا اور جب [illegible] سے [illegible] میں داخل ہوئے اور مرتضیٰ بھاگ گیا اور اس نے [illegible] الجزیرہ میں [illegible] یحییٰ بن [illegible] خطاب [illegible] تھے۔ پس [illegible] کے پاس چلے [illegible] اور ان کی اطاعت اختیار کرلی۔ [illegible] کی طرف [illegible] اور اپنے راستے میں [illegible] کے پاس سے گزرا [illegible] اس کی طرف آئے [illegible] کے پاس آیا تھا۔ پس مرتضیٰ ان کے ہاں اتر پڑا اور ان کے ساتھ [illegible] جہاں اس کا [illegible] عبد الرحمن بن [illegible] تھا۔ [illegible] ان کے ہاں [illegible] کا ارادہ [illegible] ابن سعد [illegible] کی طرف چلا گیا۔ جہاں اس نے [illegible] جن میں [illegible] سے وہ [illegible] اپنے خاص [illegible] کی طرف [illegible] اور اپنے [illegible] مرتضیٰ [illegible] بات سے [illegible] کیا اور [illegible] چلا گیا۔ [illegible] نے اسے گرفتار کر لیا اور اسی طرح اس نے [illegible] کو بھی گرفتار کرلیا [illegible] اور [illegible] فتح کی۔ تو اس نے اپنے [illegible] اور [illegible] کی طرف مائل ہوگیا اور اس نے اپنے [illegible] کے پاس [illegible] آگئے۔ [illegible] اس کے [illegible] تو اس نے [illegible] قتل [illegible] نے مستقل حکومت قائم [illegible] اختیار [illegible] کی اور [illegible] کے متعلق [illegible] ہے اور ان کے [illegible] ان کے درمیان وحشت پیدا ہوگئی۔ پس وہ اس کے [illegible] کے پاس [illegible] ان کے پاس آیا اور [illegible] کے پاس [illegible] قبول کرلیا اور [illegible] اپنے [illegible] کی طرف [illegible] آیا اور [illegible] کی طرف واپس آگیا اور [illegible] کی اطاعت [illegible] اور [illegible] کے بعد [illegible] لوٹ آیا اور [illegible] میں عبد العزیز [illegible] کے متعلق [illegible] ہے کہ انہوں نے اس کی [illegible] ان کی [illegible] وللہ یرث الارض ومن علیہا

مطغرہ: یہ قبائل [illegible] میں سے [illegible] سب سے [illegible] اور ان کے [illegible] حکومت [illegible] موافقت اور [illegible] قوم کے [illegible] اور [illegible] حاصل تھی [illegible]

آسمانوں اور مرغزاروں میں شامل نہیں ہوئے اور درن پہاڑ کو انہوں نے اپنا وطن بنایا ہے۔ جس کے ذریعے انہوں نے بے شمار آفاق اور اونچے ٹیلوں اور بلند پہاڑوں سے پناہ لی ہے۔ اس نے اپنے ہاتھ سے افلاک کو چھو لیا ہے اور حسن و زیبائی کا تاج سجا دیا ہے اور اپنی چادر کی پلوں کو لپیٹ دیا ہے اور اس نے ستاروں اور تاریک ہواؤں کو چادر دی ہے اور آسمانی خبروں کی طرف اپنے کان لگائے ہیں اور اس نے بحر مغرب اپنی شاخوں سے سایہ کر دیا ہے اور وہ بلاد سوس میں بیابانوں کی پشت کے پیچھے ہو گیا ہے اور اس نے درن کے باقی ماندہ پہاڑوں کو اپنی گود میں ٹھہرا دیا ہے اور جب موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور بنو مرین تمام مصامدہ پر غالب آ گئے اور ان پر ٹیکس عائد کر کے انہیں ذلیل کر دیا تو وہ ان کے غلبے کے سامنے جھک گئے اور اطاعت کے لئے انہیں ایام تمرد سے [illegible] دیا اور سکسیوہ کے لوگ اپنے قلعے کی پناہ میں آ گئے اور اس کی مضبوطی کی وجہ سے قوی ہو گئے لیکن وہ ان کی خدمت میں داخل ہوئے اور انہیں اہل تینملل [illegible] ان کی دعوت کا جھنڈا بلند کیا اور [illegible] ان کی حکومت کی مخالفت اور ان کی بات نہ ماننے کی وجہ سے تھا اور جب قومیں ان کے ساتھ خود آزاد ہو گئیں۔ تو وہ انکی معروف اطاعت [illegible] جب ٹیکس دیتے اور اس کے باوجود ان کا سردار اپنے [illegible] اور اپنی اطاعت کے لئے ان کی جگہوں میں [illegible] اور بسا اوقات وہ انہیں [illegible] بعض قبائل اور سوس کے میدانوں میں اپنے قریب رہنے والے لوگوں کے پاس بھیجے اور اس طرح وہ اپنی قوم [illegible] کے آدمی کے لیے اونچی سوس میں رہنے والے عربوں اور [illegible] کے بطن ہیں اور معقل [illegible] بطن میں سے بہت سے آدمیوں کو جمع کر لیتا اور عبدالمومن بن یوسف کے قتل کے بعد ہمارے بیان کے مطابق عبدالواحد ان کا سردار تھا اور انہوں نے [illegible] کی زبان کو درست کر لیا تھا اور اسے [illegible] اور بیابانی میں بڑی شہرت حاصل تھی۔ [illegible] اس کی وفات [illegible] میں ہوئی اور یہ بڑا صاحب علم تھا اور ایک جماعت اس کی [illegible] تھی اور [illegible] فقہ کا حافظ تھا۔ [illegible] فلسفہ [illegible] کرتا تھا [illegible] شرائع اور نازل شدہ کتب سے واقفیت رکھتا تھا اور [illegible] کے علاوہ [illegible] کے ساتھ [illegible] کرتا تھا۔ اس پر [illegible] سے [illegible] کا الزام لگایا گیا۔ پھر اس کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ حکمران بنا اور اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے والا تھا۔ خصوصاً علم اور صنعت کیمیا کے حصول کا اسے بہت شوق تھا اور جب سلطان ابوالحسن اپنے بھائی عمر کے معاملے سے فارغ ہوا اور مغرب کے [illegible] اور اس کے اطراف پر قبضہ کر لیا۔ اور اس کے قلعے میں فوجوں کے ساتھ اتر پڑا اور اس کے میدانوں کو [illegible] کے [illegible] عرب سوس ان کی مدد کریں۔ تو [illegible] کیونکہ [illegible] سے ان کے علاقے تک [illegible] حاصل [illegible] تھا اور ان کی اطاعت کا [illegible] تھا اور اس نے اپنے اعمال کو فوجوں کے [illegible] ان کے [illegible] دیا [illegible] عبداللہ نے معروف اطاعت کے ذریعے اس سے خلاصی حاصل کی اور اس میں اپنے بیٹے [illegible] اور سلطان کے ساتھ [illegible] کی شرط کی جو اس نے قبول کر لی اور وہ اس [illegible] رضامندی [illegible] رہا اور جب قیروان میں سلطان کو مصیبت نے آ لیا اور مغرب جنگ سے مضطرب ہو گیا اور مراکش [illegible] سے خالی ہو گئی۔ تو مصامدہ کے سرداروں نے مراکش جانے اور اسے برباد کرنے پر اتفاق کیا۔ کیونکہ وہ دارالامارت اور فوجوں کے اجتماع کا مقام تھا اور عبداللہ سکسیوی نے اس فیصلے کے نفاذ کا ارادہ کیا اور اس نے تخریب [illegible] کا کام اپنے ذمے لیا کیونکہ وہ [illegible] سے [illegible] چاہتے تھے اور جیسا کہ بعد میں بیان کیا جائے گا۔

فاس میں حکومت کے قیام اور سلطان ابو عنان پر بنو مرین کے اتفاق سے ان کا عزم کمزور پڑ گیا اور ان میں افتراق پیدا ہو گیا۔ پس ان میں سے ہر ایک اپنے بیعت میں داخل تھا اور جب ابو عنان اپنے باپ کے معاملہ سے فارغ ہوا اور مغرب اوسط پر قابض ہو گیا اور بنو عبد الواد اس پر چھا گئے اور اس کے بھائی ابو الفضل بن سلطان کا اندلس کی اطاعت سے وطن کا لالچ ہوا جو اپنا حق طلب کرے تو کہ لئے مغرب کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پس سفیر نے اسے مراکش سوس کی طرف سوار کر دیا تو وہ وہاں اترا اور عبد اللہ سکسیوی سے ملا تو اس نے اسے پناہ دی اور اس کے کام میں اس کی مدد کی۔ پس ابو عنان نے بھی اپنے عزائم کو پورا کرنا چاہا اور اس نے اپنے وزیر فارس بن میمون بن وادرار کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کا منتظم بنایا اور ۷۵۳ھ میں مغرب کی فوجوں کو نکال کر ان کے گھر میں بٹھا دیا اور وہاں کو ٹھیوں اس کے محاصرہ کے لئے ایک شہر کا نقشہ بنایا جس کا نام قاہرہ رکھا اور اس کا کوٹ تنگ کیا اور وہاں کے قلعے کے ارکان اس کے راستوں پر گراز کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ صلح پر آمادہ ہو گیا اور اس نے شرط لگائی کہ وہ ابو الفضل مغربی کے عہد کو ترک کرے اور وہ جہاں جانا چاہے چلا جائے تو اس نے اس کی بات قبول کر لی اور حسب عادت اس سے صلح کر لی اور اس سے واپس ہو گیا اور سلطان ابو سالم کے زمانے میں عبد اللہ سکسیوی کے خلاف اس کے بیٹے محمد نے خروج کیا۔ جو ان کی زبان میں وجیم کے نام سے معروف تھا جس کے معنی شیر کے ہوتے ہیں۔ پس وہ اس پر غالب آ گیا اور عبد اللہ عامر بن محمد الہنتاتی کے ساتھ جا ملا۔ جو اپنے دور میں مصامدہ کا بڑا سردار اور ان پر سلطان کا عامل تھا۔ پس اس نے اس سے فوج مانگی اور عامر نے اس بارے میں اس سے مدد کا وعدہ کیا اور اسے ایک دو سال مہلت دی یہاں تک کہ وہ سلطان کے پاس گیا اور اس بارے میں اس سے مدد طلب کی پھر اس نے اس کے دشمن کے مقابلہ پر اس کی مدد کرنے کا ارادہ کر لیا۔ پس لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور اس نے اپنی حکومت کے اہلکاروں سے کہا کہ وہ اس کی مدد کریں اور عبد اللہ چل کر قاہرہ آیا اور اپنے باپ اور اس کے مددگاروں کا گھیراؤ کرنے لگا۔ پھر اس کے بعض رشتہ داروں نے اسے اندر داخل کیا اور اسے بعض پوشیدہ مقامات کی اطلاع دی جن سے وہ بہ زمیں داخل ہو گیا اور انہوں نے اس کے بیٹے ابو ہم پر حملہ کر دیا اور عبد اللہ نے اپنی قوم کو آواز دی اور محمد ان کے آگے بھاگ اٹھا اور جبل کے نواح میں تاسف مقام پر اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور عبد اللہ نے اپنی حکومت واپس لے لی اور اس کے پاؤں جم گئے۔ یہاں تک کہ اس کے بھائی یحییٰ بن سلیمان نے جب اسے پتہ چلا کہ وزیر عمر بن عبد اللہ نے سلطان مغرب کو اور عامر بن محمد نے مراکش کی حکومت کو اپنے لئے خاص کر لیا ہے۔ اس کے متعلق تدبیر کی اور اس بات سے یحییٰ اپنے باپ پر غضبناک ہو گیا۔ جو عبد اللہ کا چچا تھا اور جسے اس نے اپنی امارت کے ابتدائی ایام میں قتل کر دیا تھا اور ۷۶۶ھ تک سکسیوہ پر قابض رہا۔ پس ابو بکر بن عمر بن حمد نے اس پر حملہ کر کے اسے اپنے بھائی عبد اللہ کے بدلہ میں قتل کر دیا اور سکسیوہ کی حکومت پر خود مختار حاکم بن بیٹھا۔ پھر کچھ سالوں کے بعد اس کے بھائی نے جو اس کے اہل وعیال میں سے تھا۔ اس کے خلاف خروج کیا۔ مجھے اس کے متعلق صرف اتنا ہی پتہ چلا ہے کہ اس کا نام عبد الرحمن تھا اور اس کی بغاوت مغرب سے دوسرے کوچ کے بعد ۷۷۶ھ میں ہوئی تھی اور مجھے اس کی حکومت کے ثقہ آدمیوں نے بتایا ہے کہ اس نے ابو بکر بن عمر کا مقابلہ کر کے اسے قتل کر دیا تھا اور اس عہد میں ۷۹۶ھ تک وہ جبل کا مخصوص حاکم بنا رہا اور پھر مجھے ۷۹۶ھ میں اطلاع ملی کہ یہ عبد الرحمن ابو یحییٰ بن مکوف بن عمر آجلیہ کے نام سے معروف ہے

جسے یحییٰ بن عبداللہ بن عمر نے قتل کیا تھا اور اس نے جبل کی حکومت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور وہ اب تک اس کا مالک ہے اور وہ ادہم بن عبداللہ کا بھائی ہے۔

مصامدہ کے بقیہ قبائل: ان ہنتاتہ تینملل ہیلانہ حاحہ اور دکالہ وغیرہ کے سوا کچھ قبائل نے جبل کی چوٹیوں یا اس کے میدانوں کو اپنا وطن بنا لیا ہے ان اقوام کا شمار نہیں ہو سکتا اور ان میں سے دکالہ اندرونی جانب سے جبل کے میدان ہے۔ جو غربی جانب سے مراکش کے سمندر کے قریب ہے۔ جہاں پر رباط آسفی ہے۔ جو ان کے بطون ہیں۔ بنی ماکر کے نام سے مشہور ہے اور ان کے مصامدہ یا صنہاجہ کی طرف منسوب ہونے میں لوگوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے اور غربی جانب کے اس میدان میں جو ساحل سمندر اور جبل درن کے درمیان ہے مل جاتا ہے۔ ایک اور میدان ہے جو سوس تک پہنچتا ہے جہاں پر حاحہ کے لوگ ان کے پڑوسی ہیں جو اسے آباد کئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی اکثریت ایک درخت کی وجہ سے جو ارجان کے نام سے مشہور ہے۔ سرخ چھلکوں والا ہے اور یہ لوگ ان درختوں میں پناہ لیتے ہیں اور ان کے پھلوں سے اپنے سالن کے لئے تیل نچوڑتے ہیں اور وہ تیل نہایت خوش رنگ خوشبودار اور خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ [illegible] میں اپنے تحائف میں بھیجتے ہیں تو وہ اس سے خوش ہوتے ہیں، اور ان کے دوسرے کنارے ارض سوس کے قریب ہیں اور جبل درن سے ہٹ کر قبلہ کی طرف تارودانت کا شہر ہے جہاں پر ان پوچھتوں کا بہت بڑا حصہ پایا جاتا ہے اور ان کے اوباش وہاں اترتے ہیں اور ان کی سرداری ایک بطن میں ہے جو مغراوہ کے نام سے مشہور ہے اور سلطان ابوالحسن کے زمانے میں ان کا سردار ابراہیم بن حسین بن حماد بن حسین اور اس کے بعد اس کا بیٹا محمد بن ابراہیم بن حسین اور اس کے بعد ان کا عمزاد خالد بن عیسیٰ بن حماد تھا اور اس کی ریاست سلطان عبدالرحمٰن بن ابوافلوسن کے مراکش پر غالب آنے کے زمانے تک ان پر قائم رہی۔ پھر اسے بنی مرین کے شیخ علی بن عمر الورتاجنی نے جو بنی ونطاسن میں سے تھا قتل کر دیا اور مجھے معلوم نہیں کہ ان کے بعد ان کی ریاست کس کی ہوئی اور ہمارے علم کے مطابق وہ اور دکالہ سب کے سب بہت ٹیکس لینے والے تھے واللہ الخلق والامر وھو

عہد قرولیں

اور ہلال بن بدر نے اس میں فیصلہ کیا اور یحییٰ بن وانودین کو گورنر بنایا، مظفر نفیس اور صناکر وغیرہ سے قبائل سوس کو جنگ کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے آگے گیا اور وہ قبائل کو اکٹھا کرتا ہوا اور منازل سے گزرتا ہوا تارودانت پہنچا تو اس نے اسے سونے چاندی وغیرہ عمرانوں کو خالی پایا اور وہ موحدین کے پاس محمد علی بن بدر کا دادا اور قریبی تھا۔ وادی سوس میں قلعہ تیجفت میں ابن اجر صنہاجہ کا قلعہ تھا۔ پس ابن بدر نے ان کو اس پر غالب کر دیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر ابو یحییٰ نے اس سے جنگ کی اور کئی روز تک اس کا محاصرہ کئے رکھا اور اس میں اس کی فوجوں نے شکست دی اور محمد بن علی بن زکوان نے حرز اور بیعار پر اپنا دیوان کو مقتنے کے لئے موافقت کی تجویز سے ادا کیا کرنے کو میں اس نے قتل کرنے میں جلدی کی اور وہ وہاں بھاگ کر اپنے گھر چلا گیا اور اس سے مال کا مطالبہ کیا گیا اور وہ ابن زکوان کے پاس قید ہی میں رہا اور ابن بدر قلعے میں اس پر قابض نہ ہو سکا۔ پھر اس نے اطاعت اختیار کر لی اور اس کے ایلچی اس کی اطاعت کی اطلاع لے کر پہنچے۔ پس واثق الظفر ہو کر واپس لوٹ گیا اور ۵۵ھ میں اس میں داخل ہو گیا اور اسے یعقوب بن عبدالحق کی بغاوت کی خبر ملی تو اس نے مرتب کردہ ابوالحسن بن قطران کے ساتھ

تلمسان کی طرف بھیجا اور اس کا بیٹا ابن ابی عثمان مراکش سے ابن ابی مدین الاندلسی راہنما کے ساتھ ان کے پاس آیا اور سجلماسہ کی سرحد پر سے گیا جہاں یحییٰ بن عمر ابن قیام پذیر تھا پس اس نے بعض متعلقین کو اپنے باپ کے پاس بھیجا تو انہوں نے اسے ملیانہ کی جہت پر پایا اور اسی اثنا میں تلمسان میں یغمراسن کا اثر رہا اور جب یعقوب بن عبدالحق کو اس بات کا پتہ چلا تو وہ بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ ان پر حملہ کرنے گیا اور مراکش کے مضافات میں اترا اور اہل مراکش نے اس کی اطاعت کی اور ابو دبوس موحدین کی فوجوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے گیا تو یعقوب نے اسے وادی غفو میں شکست دی اور اس نے اس سے جنگ کی یہاں تک کہ میدان جنگ میں بھاگ گیا وہ اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ شکست کھا کر مراکش جانا چاہتا تھا اور لوگ اس کے تعاقب میں تھے۔ پس اسے پکڑ کر قتل کر دیا گیا اور یعقوب بن عبدالحق جلدی کر کے محرم ۶۶۸ھ کے آغاز میں مراکش میں داخل ہو گیا اور موحدین کے بقیہ مشائخ بنی عبدالمومن کے ایک گروہ نے یعقوب بن عبدالحق کی بیعت کر کے اپنے قلعوں میں چلے گئے اور اسحاق نے پانچ دن کی مدت تک اس کا نام معتصم رکھا اور وہ بھی ان کے ساتھ چلا گیا اور بنی عبدالمومن کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

باب: (۳۱)

موحدین کے باقی ماندہ قبائل

جبال درون سے مراکش میں ان کی حکومت کے خاتمے کے بعد

کے حالات اور ان کی گردش زوال

جب مہدی نے جبال درن میں اپنی [illegible] مصامدہ میں سے [illegible] کی حکومت کی [illegible] ان موحدین [illegible] ہوئے تو [illegible] اس [illegible] عرب [illegible] اور اس [illegible] تو [illegible] [illegible] اس بات کے [illegible] امام [illegible] مہدی کے [illegible] ان کی حکومت [illegible] اور انہوں نے حکومت [illegible] کے بعد [illegible] باقی [illegible] نہ کرتے تھے۔

وفی ذلک عبرۃ و ذکری لاولی الالباب والعظمۃ للہ یورثہا من یشاء

مترجم: امام مہدی سے [illegible] اسباب [illegible] باب [illegible] ان کی حکومت ان [illegible] کے [illegible]

تینملل اور اسی طرح ہیلانہ بھی مہدی کی دعوت میں تعصب دکھلانے اور اس پر اتفاق کرنے اور اس کی حکومت کے قائم کرنے میں ان کے بھائی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ان کے پاس آ گیا اور اس نے ان کے درمیان اپنا گھر اور مسجد بنائی اور وہاں کو ان کے اجلاف کی ملکیت کے مطابق تقسیم کر دیا اور بعض حکومت کی عملداریوں میں اور دوسروں میں بانٹ دیا گیا پس ان کے آدمی ختم ہو گئے اور مصامدہ نے ان کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور وہ امام کی قبر ہے جو اب تک ان کے درمیان موجود ہے اور اس کی بڑی تعظیم کی جاتی ہے اور صبح و شام اس پر قرآن پاک کے پارے پڑھے جاتے ہیں اور اس کی زیارت کی جاتی ہے اور اشخاص زائرین کے آگے صورت میں آسانی پیدا کرنے اور بزرگی ظاہر کرنے کیلئے پردہ لٹکایا جاتا ہے اور حکومت کے جشن میں معروف رسم کے مطابق زائرین کے سامنے صدقات پیش کئے جاتے ہیں اور وہ تمام مصامدہ کے ساتھ اس بات پر بڑی مضبوطی سے قائم تھا کہ انہیں قریب دور کی حکومت سے غلبہ کی اور اہل مشرق و مغرب ان کی حکومت پر غالب آنے کی اور زمین پر چھا جانے کی جیسا کہ ہم نے اس سے قبل بتایا تھا اور وہ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کرتے۔

ہنتاتہ: اور جدید حکومت میں دونوں قبیلوں کے پیچھے ہے اور ان کے بعد بھی آتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہیں کیونکہ انہیں کثرت اور قوت حاصل تھی اور ان کے سردار ابو حفص عمر بن یحییٰ جو مقام امام مہدی کے مقابلہ کا ہے اور انہیں مصامدہ پر اعزاز حاصل ہے اور جیسے ہم بیان کر چکے ہیں انہیں افریقہ میں حکومت حاصل تھی اور ان میں سے دوسری حکومتوں کے کناروں پر منصب پانے کے لئے قبول کر لیا اور وہ اپنے موطن جبال درن میں باقی رہ گئے اور وہ پہاڑ مراکش کی سرحد کے ساتھ ملا ہوا ہے جو خود قائم ہے اور کسی کی اطاعت سے [illegible] ہے اور انہیں اپنی قوم میں بنی [illegible] کا سردار کی مضبوطی کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل ہے اور جب بنو مرین نے مصامدہ پر غلبہ پا لیا تو انہوں نے ان سے حکومت کے مسائل کو دور کر دیا اور ان کے رہنما اور دوسروں کو ان کے ساتھ اختلاط کرنا پڑتا تھا کیونکہ بنی عبد المومن کی حکومت کے آغاز میں یہ خاص تھے پس انہوں نے ان کو اپنی فوج اور ملکی نظم کے لئے مخصوص کر لیا اور سلطان یوسف بن یعقوب بن عبد الحق کے زمانے میں علی بن محمد ان کا بڑا سردار تھا۔ اور قوم میں سے اس کا خلوص درست تھا اور وہ شیخ میں ابن الملیانی کاتب کے ہاتھ سے ایک تعلق ہو گیا تھا جس میں اس نے بہت سے واقعات لکھے تھے اور وہ سلطان کے پاس اس کے بیٹے جو مراکش کا امیر تھا کے نام سے بھجوا دیا تو اس کی وجہ سے مصامدہ کے مشائخ کا ایک گروہ قتل کر دیا گیا جن میں علی بن محمد کی [illegible] بھی شامل ہیں اور [illegible] ابن الملیانی کی [illegible] کے بارے میں ہم اس کتاب کے [illegible] میں اس کا ذکر کر چکے ہیں جیسا کہ سلطان یوسف بن یعقوب کے حالات میں اس واقعہ کے متعلق ذکر کیا گیا ہے اور جب سلطان ابو سعید حاکم بنا تو مصامدہ کی حکومت کا جو قدر و منزلت تھا وہ کم ہو جاتا رہا اور وہ حکومت کے مطیع ہو گئے اور [illegible] اپنے آدمیوں کے ساتھ وہ پہاڑ ان پر حکومت کرنے لگے۔ اور موسیٰ بن علی بن محمد کی حکومت کے آغاز کے بعد سلاطین کے حالات کرنے والے اسے مصامدہ [illegible] کے [illegible] پر حاکم بنا اور اسے مراکش میں امارت ملی یہاں تک حکومت سے سیراب ہو گیا اور اس کے قدم حکومت میں مضبوط ہو گئے اور اس نے اپنے بیٹے کو وراثت میں دیا اور اس کی وجہ سے حکومت میں ان کا ایک مقام بن گیا جس کا انتظام انہوں نے حکومت میں کیا تھا اور وہ وزارت کے لئے بھی نامزد ہے اور

جب موسیٰ فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کے بعد اس کے بھائی محمد کو حاکم مقرر کیا اور وہ بھی اس کے طریق کے مطابق چلایا یہاں تک کہ وہ بھی فوت ہو گیا پس سلطان نے اس کے بیٹوں کو اپنی کئی قسم کی خدمتوں میں لگا دیا اور ان میں سے عامر کو اس کی قوم کا سردار مقرر کر دیا اور جب سلطان ابوالحسن نے افریقہ کی طرف کوچ کیا تو مصامدہ کے صاحب و امراء اور سب سرداروں میں عامر بھی شامل تھا اور جب ۷۴۹ھ میں قیروان کی مصیبت پیش آئی تو اس نے موحدین کے دستور کے مطابق اسے تونس میں پولیس کا افسر مقرر کر دیا اور اس نے اس کی پریشانی کو دور کر دیا اور جب وہ تونس سے چلا تو اس کی بہت سی حرمیں اور دولت و مال عامر کو دیکھنے کے لئے کشتیوں پر سوار ہو گئیں یہاں تک کہ جب سلطان ابوالحسن کا بحری بیڑا تیز ہوا کے باعث غرق ہو گیا تو اس کشتی کو جس میں وہ سوار تھے اسے سمندر کی موجوں نے مریہ کی طرف پھینک دیا جو اندلس کی ایک سرحد ہے اور سلطان ابوالحسن سمندر کی مصیبت کے بعد ۷۵۰ھ میں الجزائر کی طرف چلا گیا اور اس نے بنی عبدالواد پر چڑھائی کر دی تو انہوں نے اسے شکست دی اور وہ مغرب کی طرف چلا گیا یہاں تک کہ سجلماسہ میں اترا اور ابوعنان نے اس کا قصد کیا اور وہ وہاں سے مراکش چلا گیا اور مصامدہ اور عرب اس کی دعوت پر ڈٹ گئے اور اس نے فوج اکٹھی کر لی اور اس کے بیٹے نے جبات ام ربیع میں ملاقات میں اس سے جنگ کی اور اسے پسپائی اختیار کرنی پڑی اور وہ جبل ہنتاتہ کی طرف بھاگ گیا اور عامر کی غیبت کے زمانے سے عبدالعزیز بن محمد ان کا سردار تھا اور وہ اس کے حواشی میں سے تھا پس عبدالعزیز نے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس کی قوم اسے بچانے کے لئے زبردستی حاکم بن گئی اور موت زیادہ مشہور کر چکا ہے یہاں تک کہ سلطان ابوالحسن فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بعد میں اس کا ذکر کریں گے پس انہوں نے اسے لکڑیوں پر اٹھایا اور ابو عنان کے حکم کے مطابق اتر پڑے پس اس نے ان کی عزت کی اور اس وفاداری کے نتیجہ میں انہیں اپنا قرب بخشا اور عبدالعزیز کو اپنی امارت پر قائم رکھا اور عامر کو جو ان کا بڑا سردار تھا اسے مریہ سے اس کی جگہ طلب کیا پس وہ سلطنت کی اونٹنیوں اور حرموں کا جو اس کی امانت تھیں نگران بن گیا اور سلطان بھی اسے عزت و تکریم سے ملا اور اس نے اسے اپنی خاص توجہ کا مورد بنا لیا اور اس کا بھائی عبدالعزیز اس کے لئے حکومت کو چھوڑ گیا پس اس نے اسے اپنا نائب مقرر کیا پھر سلطان نے ۷۵۷ھ میں عامر کو باقی مصامدہ پر حاکم مقرر کیا اور اسے ان سے ٹیکس لینے پر افسر مقرر کیا تو اس نے اس کام کو بہت خوبی سے سرانجام دیا اور اسے مراکش کی علمداریوں کے فکر سے فارغ کر دیا یہاں تک کہ اس نے اس کے کام کی تشہیر کی اور ٹیکس جمع کرنے پر اس کا شکریہ ادا کیا اور سلطان ابوعنان فوت ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے سعید اور وزیر حسن بن عمر فودودی کو مقدم کیا اور وہ اس پر اس تربیت کی وجہ سے جو اسے رتبہ کے لئے دی گئی تھی حسد کرتا تھا اور دونوں کے درمیان اس وجہ سے دشمنی چلی آتی تھی پس وہ اس کے حملے کے خوف سے مراکش سے نکل کر جبل ہنتاتہ میں اپنی پناہ گاہ کی طرف چلا گیا اور اس کے ساتھ سلطان ابوعنان کا بیٹا جو المعتمد لقب رکھتا تھا وہ بھی چلا گیا اور اس کے باپ نے اپنی وفات سے قبل جوانی ہی میں اسے عامر کی نگرانی کے لئے مراکش کا حاکم مقرر کر دیا تھا پس وہ اسے جبل میں لے گیا یہاں تک کہ سلطان ابوسالم کے پاؤں حکومت میں جم گئے اور ۷۶۰ھ میں وہ مغرب کا خود مختار حکمران بن گیا اور عامر بن محمد اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس کے پاس آیا اور اس نے اپنے بھتیجے محمد المعتمد کو بھیجا تو سلطان نے اس کی سفارت کو قبول کیا اور اس کی وفاؤں کا شکریہ ادا کیا اور وہ ایک عرصے تک اس کے دروازے پر ٹھہرا رہا پھر

اس نے اسے اس کی قوم کا سردار مقرر کر دیا پھر اس کے ساتھ تلمسان کی طرف چلا گیا اور اس کی وفات سے قبل تک اس کے دروازے پر ٹھہرا رہا تو اس نے اس کی امارت کی جگہ اسے بھجوا دیا اور جب سلطان ابو سالم فوت ہو گیا تو اس نے اس کے بعد عمر بن عبد اللہ بن عمر نے مغرب کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور وہاں کے اور عامر کے درمیان دوستانہ تعلقات تھے اور اس کے ساتھ اس سردار کو پختہ کرنے کے لئے پختہ عہد کیا اور بلاد مراکش کی حفاظت کے لئے اس کے پاس گیا اور یہ کہ وہ اس سے پہلے کسی کو حاکم مقرر نہ کرے اور وہ اس کام کا ذمہ دار تھا اور اس نے اسے مراکش کے مضافات سے ادائی امور تک کا حاکم مقرر کر دیا اور اس طرف کی حکومت اس کے سپرد کر دی اور سلطان ابو سعید ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کے بیٹوں میں سے امیر عبد الرحمن بن سلطان ابو علی اس کے پاس گئے پس اس نے عبد الرحمن کو قید کر لیا اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اس نے بعد میں ابو الفضل کو اس کی امارت پر قدرت دے دی اور اس کے اور عمر کے درمیان حالات خراب ہو گئے اور وہ بنی مرین کی فوج اور سب لشکروں کے ساتھ فاس سے اس پر حملہ کرنے آ گیا تو اس نے اپنے اور اپنی قوم کی پناہ لے لی اور اس کے بعد وہ لوٹ گیا عمر بن بیٹھا اور عبد الرحمن اپنے قید خانے سے بنی مرین کے بدلنے پر وہاں پہنچ گئے کہ وہ ان کی حکومت کے امیدوار تھے کیونکہ اس [illegible] مراکش کا محاصرہ کیا تھا اور جب انہوں نے اس پر عامر کی ترجیح کو دیکھا تو انہوں نے اس سے اعراض کیا اور اس کے اور عمر کے درمیان مغرب کے مضافات کی تقسیم پر صلح ہو گئی اور وہ واپس آ گیا اور عامر مراکش اور اس کے مضافات پر خود مختار حاکم بن بیٹھا اور جب عمر بن عبد اللہ عبد العزیز بن سلطان ابی الحسن کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا تو ابو الفضل بن سلطان ابی سالم کے دل میں یہ بات آئی کہ وہ عمر بن محمد پر اچانک حملہ کر دے جیسے اس کے چچا نے عمر بن عبد اللہ پر کیا ہے اور اس نے یہ تدبیر کی اور وہ اپنے اونٹوں کو لے کر جبل میں اس کے گھر چلا گیا پس ابو الفضل نے اپنے بھائی عبد الرحمن پر حملہ کر دیا کیونکہ وہ مراکش میں قید تھا اور اسی وجہ سے اس کے اور عامر بن محمد کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا اور اس نے سلطان عبد العزیز کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ ۶۹ھ میں فاس سے اٹھا اور ابو الفضل بھاگ کر تادلا پہنچ گیا اور اس کے چچا سلطان عبد العزیز نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا جیسا کہ اس کے حالات میں بیان کیا جاتا ہے اور اس نے قدرت میں عامر کو طلب کیا پس وہ اپنی جان کے متعلق اس سے ڈر گیا اور اس نے اپنے قلعے میں پناہ لے لی پس وہ الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور اپنے عزائم کو جمع کیا اور اس نے مراکش اور اس کے مضافات پر علی بن اجانا کو مقرر کیا جو اس کی حکومت کا [illegible] وفا تھا اور اس نے اسے [illegible] کیا کہ وہ اپنی پناہ گاہ سے عامر اور اس کی قوم کے ساتھ جنگ کرے اور اس نے ان پر حملہ کیا
~~[illegible]~~

پھر اس نے [illegible] میں اس پر غلبہ حاصل کر لیا اور اس کی فوج منتشر ہو گئی اور اس نے جس میں گھسے تھے اسے گرفتار کر لیا اور اسے قیدی بنا کر سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے بیڑیاں ڈال دیں اور اسے لے کر الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور جب اس نے عید الفطر کی عبادت ادا کر لی تو اسے بلا کر ڈانٹا پھر اس کے حکم کے مطابق اسے اس کے قتل ہونے کی جگہ پر لے جایا گیا اور کوڑے مار مار کر اس کا خون بہا دیا گیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور سلطان نے اپنی قوم پر اپنے بھائی عبد العزیز کے بیٹے فارس کو حاکم مقرر کیا جو اپنے چچا کی ہلاکت کے موقع پر اس کے پاس آ گیا تھا اور اس نے اس کے بیٹے ابو

شیخ کی اطاعت میں بیعت اختیار کرنے کی وجہ سے قتل عمل میں ... پر حملہ کرنے سے تھوڑا عرصہ کی معافی [illegible] یہ وقت [illegible] کے باپ نے اسے اس پر رحم کرنے کے لئے [illegible] اور وہ مدتی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور سلطان نے اسے اپنے مددگاروں میں شامل کر لیا۔ پھر اس نے ابو فارس بن عبدالعزیز پر وقت گذارا اور ۷۷۴ھ میں سلطان عبدالعزیز کی وفات کے بعد مغرب میں جنگ کی آگ بھڑک اٹھی اور مراکش کے مقامات سلطان عبدالرحمن بن علی المقتب اور سلطان ابو العباس کی حکومت میں آ گئے اور [illegible] عامر بھی ان کے پاس آ گیا تو اس نے اسے اس کی قوم کا سردار مقرر کر دیا پھر اس نے اس پر الزام لگایا کہ جب سے اس نے اپنے بیٹے کو [illegible] عہد دیا ہے وہ [illegible] کیا ہے اور وہ اس کی ملاقات [illegible] کرنے کے لئے ہے اور اس [illegible] کا حکم دیا اور [illegible] کے قتل [illegible] سے ہو جن کے [illegible] کی طرف [illegible] تھے اور وہ ان کے ہاں مہمان بنا اور ان کے [illegible] ۷۸۵ھ میں اس کی وفات ہوئی۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا

گدمیوہ: گدمیوہ کی حکومت [illegible] جبال درن میں [illegible] کے جنوب میں [illegible] جبال درن کے کنارے پر واقع ہے اور موحدین کے عہد میں ان کے [illegible] عبداللہ تھے اور جب موحدین [illegible] پر غالب آ گئے تو انہوں نے ان پر حملہ کیا [illegible] بن سعد اللہ سے [illegible] اور [illegible] ان کی قوم نے بنی مرین کی اطاعت کرنے [illegible] تو [illegible] اور وہ بھی ان کی طرف آ گئے یہاں تک کہ ۶۷۷ھ میں [illegible] فوت ہو گیا اور یوسف بن یعقوب کی [illegible] اس کے [illegible] میں تھیں۔ پس انہوں نے اس کے قلعہ کو [illegible] اور اس کی قوم کو [illegible] بنا لیا اور سلطان یوسف بن یعقوب نے [illegible] کو جب سے اس نے باپ سے [illegible] کی [illegible] اسے اس کا [illegible] مقرر کر دیا تھا پھر اس نے [illegible] گرفتار کر لیا اور [illegible] گرفتار ہونے والوں میں گرفتار کر لیا یہاں تک کہ ابن الملیق نے اس کے [illegible] کی وجہ سے اس [illegible] کرنے کی کاروائی کی تھی [illegible] سلطان کی زبان [illegible] کے باپ [illegible] تھا [illegible] عبدالکریم بھی [illegible] ہوئے اور [illegible] کے ساتھ [illegible] کا منصور [illegible] کا بھتیجا [illegible] بھی قتل ہو گئے اور سلطان [illegible] سے [illegible] ہو گیا اور ابن الملیق [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے لئے چلا گیا اور [illegible] جب [illegible] کی حکومت [illegible] سے سنبھالی اور جب مراکش [illegible] حکومت [illegible] تو اس نے [illegible] کے بعد [illegible] مخالفت شروع کر دی [illegible] کی حکومت کے آغاز سے [illegible] کی [illegible] میں [illegible] سلطان کے مراکش [illegible] کے ساتھ [illegible] کے [illegible] گیا اور [illegible] کے قتل [illegible] غالب آ گیا [illegible] فاس چلے گئے اور وہاں [illegible] ہو گئے یہاں تک کہ جب سلطان [illegible] اپنے بھائی ابو تاشفین کے بعد [illegible] میں داخل ہو کر [illegible] حکومت کی طرف [illegible] تو یوسف بن سعد اللہ ان کے پاس آ گیا اور [illegible] کے [illegible] جب وہ [illegible] کی حکومت مستقل ہو گئی تو اس نے اس کے [illegible] کرتے ہوئے اسے اس کی قوم کا حاکم مقرر کر دیا اور وہ سلطان [illegible] مراکش کا عامل محمد بن ابی العلی تھا جو سلطان کے خواص اور مغرب کے حکمرانوں کے گھرانے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ مراکش کے مضافات [illegible] کے لئے [illegible] تھا اور اس

کے پاس اس بارے میں ایک خط آیا اور وہ مراکش کی طرف گیا جہاں اس نے یوسف بن سعد اللہ کو قتل کر دیا اور بنی ابی العلی سے عہد شکنی کی پھر اُسے قتل کر دیا اور اسے اس کے بیٹے عبدالحق کے ساتھ ملا دیا اور تھوڑے سے عرصے کے لئے گدمیوہ سے سرداری جاتی رہی پھر بنو سعد اللہ کی طرف واپس آ گئی۔

وریکہ: یہ ہنتاتہ کے پڑوسی ہیں اور ان کے درمیان قدیم سے متواتر جنگیں ہو رہی ہیں اور بدلہ کے بغیر خون بہہ رہے ہیں اور جنگ ان کے درمیان برابر جاری رہتی ہے اور فریقین کے بہت سے آدمی مارے گئے یہاں تک کہ ہنتاتہ اپنی حکومت کے زور سے ان پر غالب آ گئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بغیبہ وھو علی کل شیءٍ قدیر

باب: ۳۲

بنی عبدالمومن کے خاتمہ کے بعد

بنی بدرہ کے حالات جو موحدین میں سے سوس کے امراء ہیں اور ان کی گردش احوال

ابو محمد بن یونس بدرہ کے موحدین کے وزراء میں سے تھا اور اسے مرتضیٰ نے وزیر بنایا تھا پھر اس پر ناراض ہو کر اسے ۶۵۲ھ میں معزول کر دیا اور تا مصلحت اسے اپنے گھر میں نظر بند کر دیا اور اس کی قوم اور اس کے قرابتی اسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور علی بن بدرہ کے قرابت داروں میں سے جو قوم [illegible] میں سے تھا جبل سوس کی طرف بھاگ گیا اور ۶۵۲ھ میں اطاعت کی مخالفت کرنے لگا اور وہ اس وقت تاماجت کے قلعے میں اترا جو [illegible] اور تیدسی اور اس کے قلعہ دور کر دی ہے اور اس نے قبیلہ ضہاجہ کے ہاتھوں سے بچ کر اس پر قبضہ کر لیا اور اسے مضبوط کیا اور اس میں اپنے گھر اور محل بنوا لیا پھر اس نے سوس کے میدان اور عرب بنی حسان بن معقل [illegible] عرب میں سے ہیں ان کے نواح میں [illegible] تک ان کے مواطن پر قبضہ کر لیا اور وہ اس کی طرف کوچ کرتے اور اس نے ان کے ذریعے سوس کے نواح میں فساد اور خرابی پیدا کی اور اس سے بہت سے قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی تھی اس نے ان سے [illegible] اور تارودانت میں موحدین کے عامل پر چڑھائی کر دی اور اس نے ان پر راستوں کو تنگ کر دیا اور اس کے حالات بگڑ گئے اور وزیر ابو محمد بن یونس نے اس پر بدعہدی کا اتہام لگایا اور علی بن بدرہ کی طرف اس نے جو خط لکھا تھا اس پر اطلاع پائی تو مرتضیٰ نے اسے قید کرنے کا حکم دے دیا اور ۶۵۵ھ میں اسے قتل کر دیا اور اس نے ابو محمد بن اصناگ کو موحدین کی فوج کے ساتھ بدرہ سوس کی طرف جنگ کے لئے بھیجا اور اسے اس فوج کا سالار مقرر کیا اور وہ تارودانت میں اترا اور علی بن بدرہ تاماجت میں قلعہ بند ہو گیا اور ابن اصناگ نے اپنی فوج کے ساتھ اس پر چڑھائی کی تو علی بن بدرہ نے اسے شکست دی اور ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور وہ شکست کھا کر مراکش کی طرف لوٹ آیا اور علی بن بدرہ اپنی مخالفت پر قائم رہا اور مرتضیٰ نے محمد بن علی اور [illegible] کو موحدین کی فوج کے ساتھ ۶۶۰ھ میں اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے انہیں شکست دی اور ابن [illegible] قتل ہو گیا اور اس کے

جعفر تگین نے [illegible] پر اپنے [illegible] نے اس پر چڑھائی کی اور کچھ عرصہ ان دونوں کے درمیان جنگ ہوتی رہی اور [illegible] کامیابی حاصل [illegible] واپس لوٹ آیا اور [illegible] میں [illegible] کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور اس نے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] وہاں کے [illegible] نے اس کی اطاعت اختیار کی اور اس کی [illegible] تھی اور [illegible] میں [illegible] کی [illegible] تھی اور جب [illegible] میں [illegible] پر غالب آیا اور اپنے [illegible] تو اس نے [illegible] جانے کا [illegible] اور [illegible] کر لیا اور اس نے اپنے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کرنے سے [illegible] کے [illegible] تک پہنچ [illegible] میں [illegible] اور [illegible] کا [illegible] پہنچا اور اس نے [illegible] کا قصد کیا [illegible] میں پہنچا تو اس کے [illegible] کیا اور [illegible] کو [illegible] تھا [illegible] اور جب اس پر [illegible] [illegible] اس کی اطاعت قبول کر لی [illegible] اور سلطان نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کے [illegible] اس نے [illegible] اطاعت اختیار کرنے میں [illegible] قبول کر لی اور سلطان نے [illegible] لوٹ آیا اور جب [illegible] میں [illegible] پر قبضہ کر لیا اور [illegible] اور [illegible] کو [illegible] میں [illegible] اس کی حکومت [illegible] کے بھتیجے [illegible] نے [illegible] کی حکومت [illegible] سلطان [illegible] کے باپ کے ساتھ [illegible] جیسا کہ ان کے حالات [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کام لیا [illegible] حکومت [illegible] اور [illegible] سلطان [illegible] باقی [illegible] اس پر [illegible]

ہوا ہے ابن مطروح [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس نے اس کے بجائے اس کے بھائی [illegible] کو مقرر کیا یہاں تک کہ قیروان کی مصیبت آ گئی اور سلطان فوت ہو گیا [illegible] کے عرب اس پر غالب آ گئے [illegible] اور جب [illegible] اپنے باپ کے بعد [illegible] [illegible] اور اس کے شہروں میں [illegible] [illegible] [illegible] اور اس کے ساتھی [illegible] [illegible] کے سامنے ہے [illegible] پہاڑوں اور [illegible] کے والا ہے [illegible] اور وہ پہاڑ کے [illegible] مغرب کی طرف [illegible] کرتا ہے اور [illegible] قبیلے ایک دوسرے کے قریب [illegible] [illegible] سمندر [illegible] جہاں [illegible] ایک مشہور بات ہے [illegible] کا قول ہے [illegible] اور وہاں سے [illegible] سمندر کے ساحل [illegible] جنوب کی طرف [illegible] [illegible] قریب ہیں اور [illegible] ان کے حلیف ہیں [illegible] ان کی بھی یہی صورت حال ہے۔

موحدین میں سے بنی حفص ملوک افریقہ کے حالات اور ان کا آغاز و انجام: ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ [illegible]

زناتہ کی صنہاجہ اور کتامہ وغیرہ کی طرح بہت زیادہ ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا اور اسلام سے قبل اور بعد میں ان میں ملوک و امراء ہوئے ہیں اور ہنتاتہ ان کے بڑے قبائل میں سے ہے اور ان سے تعداد اور قوت میں بہت زیادہ ہے اور وہی مہدی کی دعوت کے قیام اور اس کی حکومت کی تیاری اور ان کے بعد عبدالمؤمن کی حکومت کے قیام کے لئے سبقت کرنے والے ہیں جیسا کہ ہم نے مصامدہ کی زبان سے اس کے حالات میں بیان کیا ہے یہاں تک کہ امام مہدی کے عہد میں ان کا بڑا امیر و سردار شیخ ابو حفص عمر بن یحییٰ تھا اور ابن بیدق نے نقل کیا ہے کہ اس کا نام اُن کی زبان میں فارسکات تھا اور اسی عہد میں ہنتاتہ کہتے ہیں کہ یہاں کے جد اعلیٰ کا نام ہے اور وہ ان میں بہت بڑا آدمی تھا جس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا اور وہ اپنی قوم میں پہلا شخص تھا جس نے امام مہدی کی تابعداری اختیار کی اور یوسف بن وانودین اور ابن یحییٰ بن کیت و ابن عمر وغیرہ اس کے بعد آئے اور وہ مہدی کے خاص صحابہ میں سے تھا اور اس کی دعوت کی طرف سبقت کرنے والے دس آدمیوں میں شامل تھا اور وہ ان میں عبدالمؤمن کے پیچھے تھا اور عبدالمؤمن کو مہدی کا خلیفہ ہونے کے سوا اس پر اور کوئی برتری نہ تھی اور مصامدہ میں وہ ان کا بڑا امیر تھا جس کا مقابلہ کیا جا سکتا تھا اور وہ موحدین میں شیخ کے نام سے موسوم تھا جیسے مہدی امام کے نام سے موسوم تھا اور ابن نخیل وغیرہ مؤرخین نے اس کا نسب اس طرح بیان کیا ہے۔ عمر بن یحییٰ بن محمد بن وانودین بن علی بن احمد بن والال بن ادریس بن خالد بن الیسع بن الیاس بن عمر بن وافتن بن محمد بن نجیہ بن کعب بن محمد بن سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قریشی نسب مصامدہ میں مل جل گیا ہے اور اس کی عصبیت اسی پر وہی ہے جیسا کہ ایک قوم سے دوسری قوم میں ملنے والے انساب میں ہوتا ہے جیسا کہ ہم کتاب کے شروع میں بیان کر چکے ہیں اور جب امام فوت ہو گیا اور اس نے عبدالمؤمن کے متعلق اپنی حکومت کی وصیت کی اور وہ مصامدہ کی عصبیت سے دور تھا بایں ہمہ اس میں مہدی کی بزرگی کا کچھ اثر تھا پس اس نے مہدی کی موت کو پوشیدہ رکھا اور عبدالمؤمن نے مصامدہ کی اطاعت کی آزمائش کی اور تین سال تک اس کی موت کے متعلق بتانے میں توقف کیا پھر ابو حفص نے اسے کہا ہم تجھے اسی طرح مقدم کریں گے جیسے امام تجھے مقدم کرتا تھا تو اسے معلوم ہو گیا کہ اس کی حکومت منعقد ہونے والی ہے۔ پھر اس نے اس کی بیعت کا اعلان کر دیا اور اس کے مقدم کرنے میں امام کے عہد کو پورا کر دکھایا اور مصامدہ کو اس کی اطاعت پر آمادہ کیا مگر دو آدمیوں نے اس کے متعلق اختلاف نہ کیا اور جب عبدالمؤمن اور اس کے بیٹے کے باقی ماندہ ایام میں تمام امور میں انہی کی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور انہوں نے دعوت کے مصائب میں اسے کفایت کی اور اس نے انہیں اس کے غم سے بے نیاز کر دیا اور عبدالمؤمن اسے مواقف میں مقدم کرتا تھا کیونکہ وہ ان میں خوب تجربہ کار ہو گیا اور شیخ مراکش سے نکل ۵۴۳ھ میں عبدالمؤمن نے اسے مغرب اوسط پر حملے کے وقت اپنے ہر اول میں بھیجا اور تمام زناتہ جیسے بنی ومانو بنی عبدالواد، بنی ورسیفان اور بنی توجین وغیرہ موحدین سے جنگ کرنے کے لئے منداس میں جمع تھے اور اس نے خوب خونریزی کرنے کے بعد عبدالمؤمن کے مراکش میں پہنچنے کے وقت زناتہ کو دعوت پر آمادہ کیا تو ماسہ میں ایک باغی نے اس کے خلاف خروج کیا اور مختلف لوگوں کے منہ اس کی طرف پھر گئے تو اس کی خلاف ورزی ان میں پھیل گئی اور اس کی پوزیشن خراب ہو گئی تو اس نے شیخ ابو حفص کو اس کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے اس کی بیماری کا قلع قمع کر دیا اور اس کی گمراہی کے آثار کو مٹا دیا اور جب عبدالمؤمن نے افریقہ جانے کا ارادہ کیا تو

اس نے یحییٰ بن ابو حفص سے کوئی مشورہ نہ لیا اور جب وہ وہاں سے واپس آیا اور اپنے بیٹے محمد کو ولی عہد بنایا تو موحدین نے بھی اس کی مخالفت کی اور اس کے بیٹے کی ولایت کو برا خیال کیا تو اس نے ابو حفص کو اندلس سے اس کی جگہ بلایا اور موحدین کو اس کی بیعت پر آمادہ کیا اور ابن عطیہ کے قتل کی طرف اشارہ کیا جو ان کے مخالفین کا سرغنہ تھا تو اس نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بیٹے محمد کو ولی عہدی کی تکمیل ہو گئی اور جب عبدالمومن نے ۵۵۳ھ میں مہدیہ کو فتح کرنے کے لئے دوبارہ افریقہ جانے کا ارادہ کیا تو اس نے مغرب پر شیخ ابو حفص کو اپنا جانشین بنایا اور عبدالمومن کی ان وصیتوں کو بھی جو اس نے اپنے بیٹوں کے بارے میں کی تھیں سفر میں افریقہ کی طرف لے گیا اور وہ اس کے صحابہ میں سے تھا۔ عمر بن یحییٰ اور یوسف بن سلیمان کے سوا کوئی آدمی باقی نہ رہا اور عمر تمہارے دوستوں میں سے ہے اور یوسف کو اس نے فوج دے کر اندلس کی طرف بھیجا تا کہ اس سے راحت حاصل کرے اور اسے کہا کہ میں نے تجھے بہت پسند کیا ہے اس کے ساتھ تو کس طرح کرے گا اور اپنی مروت کو چھوڑ دے جو اس نے تیرے لئے چھوڑی ہے اور اس کے متعلق گردش روزگار کا انتظار کر اور اس نے افریقہ کو عربوں سے خالی کر دیا اور انہیں بلاد مغرب کی طرف جلا وطن کر دیا اور خود مہدیہ پر اپنے بقایا اور مرتدین سے جنگ کرنے کے لئے مقرر کیا اور یوسف بن عبدالمومن حکمران بنا تو شیخ ابو حفص نے اس کی بیعت سے تخلف کیا اور موحدین اس کے ساتھ شامل ہو گئے یہاں تک کہ اس نے بنو تمام کی خدمت کی جگہ سے بڑی فتح پائی اس کی غرض پوری ہو گئی اور وہ اس کی خوبیوں سے حیران رہ گیا اور اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اس کی خلافت سے رضا مندی کا اعلان کر دیا اور یوسف اور اس کی قوم کے دین بزرگی پر بشارتیں تھیں اور اس نے ۵۶۳ھ میں امیر المومنین کا لقب اختیار کر لیا اور جب یوسف بن عبدالمومن حکمران بنا تو جبل غمارہ اور صنہاجہ میں فتنہ برپا ہو گیا جس میں ۵۶۲ھ میں سبع بن منغفاد نے بغاوت کی اور اس نے شیخ ابو حفص کو ان کے ساتھ جنگ کرنے کی ذمہ داری سونپی پھر خود جنگ کے لئے نکلا اور ان میں خوب خونریزی کی اور مکمل فتح حاصل کی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب اسے ۵۷۱ھ میں طاغیہ کے نواح پر حملہ کرنے اور بطلیوس شہر کے ساتھ خیانت کرنے کا پتہ چلا تو اس نے اس شہر کو بچانے کے لئے جانے کا عزم کیا اور اس نے شیخ ابو حفص کی نگرانی کے لئے موحدین کی فوجوں کو آگے بھیجا اور قرطبہ میں اترا اور اس نے اندلس میں رہنے والے تمام سرداروں کو حکم دیا کہ وہ اس کی رائے کی طرف رجوع کریں پس اس نے بطلیوس کو اس کے محاصرے سے چھڑایا اور چند دنوں تک اس نے وہاں بہت کام کیا اور جب وہ ۵۷۱ھ میں قرطبہ سے مغرب کی طرف واپس آیا تو راستے میں سلا کے قریب فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹے بنی عبدالمومن کے سرداروں کے ساتھ اندلس مغرب اور افریقہ میں باری باری امارت حاصل کرتے رہے یہاں تک کہ منصور نے اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے بیٹے ابو سعید کو افریقہ کا حاکم بنایا اور اس کے واقعات میں سے وہ واقعہ بھی ہے جو موحدین کی عبدالکریم منتزی کے ساتھ ہوا جس کا ذکر ہم نے اس کے حالات میں کیا ہے اور اس نے ابو علی بن ابو محمد بن عبدالواحد کو وقت پر بچایا اور وہ ۵۸۳ھ میں حرکہ کے روز اس کے ہراول میں تھا پس اس نے مسلمانوں سے مصیبت کو دور کیا اور اسی جنگ میں جو شہرت اس نے حاصل کی اس سے اس کی شہرت ہوئی اور وہ اسی جنگ میں شہید ہو گیا اور اس کی اولاد بعض بنی الشہید کے نام سے مشہور ہوئی اور وہ اس کے بعد تونس میں مقیم رہی اور جب ۶۰۰ھ میں ناصر ابن غانیہ کے تونس پر غالب آنے کی خبر ملنے پر افریقہ پر حملہ کرنے کے لئے

[illegible]

بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

[illegible]

تمیں جہاں تک افریقہ کی مہمات کو پورا کر کے مغرب چلا جائے اور یہ کہ وہ ان پر موحدین کے کسی آدمی کو منتخب کر کے مقرر کرے گا اور یہ کہ عزل و نصب کے معاملے میں اس کی عیب گیری نہیں کی جائے گی تو اس نے اس کی شرط کو قبول کر لیا اور لوگوں میں اس کی ولایت کا اعلان کر دیا گیا اور موحدین کے درمیان اس کا جھنڈا بلند کر دیا گیا اور ناصر مغرب کی طرف کوچ کر گیا اور شیخ ابو محمد اس کے پاس سے بجایہ لوٹ آیا اور ۱۰ شوال ۶۰۳ھ کو ہفتہ کے روز تونس شہر میں امارت کی بیعت پر بیٹھا اور اپنے احکام کو نافذ کیا اور ابو عبداللہ محمد بن احمد بن نخیل کو اپنا کاتب بنایا اور ابن غانیہ طرابلس کے نواح کی طرف لوٹ آیا اور اس نے سلیم اور ہلال کے عربوں میں سے اپنے بدکاروں اور دوستوں کو اکٹھا کیا اور ان میں محمد بن مسعود بھی اپنی زواودہ قوم کے ساتھ موجود تھا اور انہوں نے دوبارہ فساد اور خرابی شروع کر دی اور سن ۶۰۴ھ میں ابو محمد موحدین کی فوجوں کے ساتھ ان کے مقابلہ میں گیا اور بنو عوف جو سلیم قبیلے میں سے ہیں اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور وہ مرداس اور علاق تھے۔ پس شبرو نے ان سے تدبیر کی تو وہ دن بھر جنگ کرتے رہے اور مدد آ گئی اور دن کے آخری حصے میں ابن غانیہ کی فوج تتر بتر ہو گئی اور موحدین اور عربوں نے ان کا تعاقب کیا اور ان کے اموال کو چھین لیا اور ابن غانیہ مجروح ہو کر اقصیٰ میروکی طرف بھاگ گیا اور ابو محمد فتح اور غنیمت حاصل کر کے تونس کی طرف لوٹ آیا اور ناصر کے ساتھ فتح کے متعلق بات چیت کی اور دولت سے بچنے کے متعلق وعدے کو پورا کرنے کے بارے میں کہا تو ناصر نے اس کے ساتھ اچھی طرح بات چیت کی اور حکومت میں رہنے کے بارے میں جماعت مغرب کا عذر کیا اور یہ کہ وہ اس بارے میں از سر نو غور کرے گا اور اس نے اس کی طرف مال، گھوڑے اور لباس عطا بخشش کے لئے بھیجے جن کی قیمت ایک کروڑ دینار تھی ان میں بارہ ہزار آٹھ سو بار، تین سو تلواریں اور ایک سو گھوڑا تھے اس کے علاوہ اس نے سبتہ اور بجایہ سے بھی اسے چیزیں بھیجیں اور مزید دینے کا بھی اس سے وعدہ کیا اور شلوذی تاریخ ۶۰۵ھ ہے۔ پس ابو محمد اپنے حال پر قائم رہا اور اس کے اور یحییٰ میورقی کے درمیان پے در پے جنگیں ہوئی ہیں جن کا ذکر ہم کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

معرکہ تاہرت اور اس میں ابو محمد کا غنیمت حاصل کرنا: اور جب یحییٰ بن غانیہ معرکہ شبرو سے بھاگ گیا تو اسے خیال آیا کہ وہ تلمسان کے نواح میں بلاد زناتہ میں چلا جائے اور اس نے تلمسان کے والی شیخ ابی عمران بن موسیٰ بن یوسف بن عبدالمومن کے مراکش سے وہاں پہنچے اور بلاد زناتہ کی طرف فوجیں جمع کرنے کے لئے جانے کے ساتھ موازنہ کیا اور شیخ ابو محمد نے اس کے مقام سے اسے متنبہ کرتے ہوئے لکھا کہ وہ اس کا سامنا نہ کرے کیونکہ وہ اس کے وجود کا دشمن ہے تو اس نے اس بات کے ماننے سے انکار کر دیا اور تاہرت کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں ابن غانیہ پر حملہ کر دیا پس اس کی فوج منتشر ہو گئی اور زناتہ ایک قلعہ کے قریب ہو گئے اور سید ابو عمران قتل ہو گیا اور تاہرت کو لوٹ لیا گیا اور یہ اس کی آبادی کا آخری دور تھا اور وہاں کے باشندے قتل ہوئے اور قیدیوں سے بھرپور ہو گئے اور وہ افریقہ کی طرف لوٹ آئے پس شیخ ابو محمد نے اسے ایک مقام پر روکا اور اس نے ان پر حملہ کر دیا اور قیدیوں کو ان کے ہاتھوں سے چھڑا لیا اور ان کی باقی ماندہ غنائم کو بھی لے لیا اور اس جنگ میں بہت سے ملثمین مارے گئے اور ان کا ایک دستہ طرابلس کی جانب چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اور ابو محمد کے تابعین کو ابن غانیہ کے ہاتھ سے چھڑا لے اور واقعہ شیر کے بعد ابن غانیہ صحراؤں کی طرف چلا گیا اور اسے ملثمین کا ایک دستہ اور ان کے عرب دوست آ کے ملے اور انہی میں ریاحی زواودہ کی جماعتیں بھی اس کے ساتھ تھیں اور ان کا سردار محمد بن مسعود تھا پس انہوں نے مشورہ سے دوبارہ جنگ کرنے کا عزم کر لیا اور صبر و ثبات کا عہد و پیمان کیا اور وہ ہر طرف اعراب دوستوں کی تلاش میں نکل گئے اور ان کے پاس بہت سی قومیں جمع ہو گئیں جن میں ریاح، اثبج، جشم، عوف، ذباب اور نفات شامل تھے پس انہوں نے اکٹھے ہو کر افریقہ میں داخل ہونے کی نیت کر لی پس ابو محمد اس کے پہنچنے سے قبل ہی ان تک پہنچ گیا اور ۶۰۶ھ میں تونس سے نکلا اور تیزی سے ان کی طرف چلا اور جبل نفوسہ کے پاس ان کی جنگ ہوئی اور جب جنگ تیز ہو گئی تو ابو محمد نے اس کی قبائل اور قبیلوں کو عہد دے دیا اور بنی عوف بن سلیم کے بعض گروہ اس کے پاس آ گئے اور ابن غانیہ کا میدان جنگ خراب ہو گیا اور موحدین نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ رات کے اندھیرے میں داخل ہو گیا اور ان کے ہاتھ تمام مال و مویشیوں سے بھر گئے اور عرب بہت سی لاشیں لائی گئیں اور انہوں نے قتل اور بھاگنے کے وقت ان لوگوں کے ساتھ تک ایک جگہ کیا تھا جب وہ موحدین کے لئے غنیمت بن گئے اور وہ شخص قیدی بن گئیں اور اس معرکے میں ملثمین زناتہ اور عربوں کے بہت سے آدمی مارے گئے جن میں زواودہ کا شیخ ابن محمد بن مسعود البلط اور سلطان اور اس کا عمزاد حرکات بن شیخ بن عساکر بن سلطان اور شیخ بنی قرہ اور ... بن جو مغراوہ کا سردار ہو محمد بن الغازی بن غانیہ اور ان جیسے دوسرے لوگ بھی شامل تھے اور ابن غانیہ پر شکست خوردہ اور تمام جہات سے نا امید ہو کر واپس لوٹ آیا اور ابو محمد اور موحدین غالب ہو کر لوٹے اور افریقہ میں ابو محمد کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے تمام فساد کا قلع قمع کر دیا اور اس کے قلعوں کو پورا وصول کیا اور اس کے جنگی امور کے دروازے بند ہو گئے اور اس کے جھنڈے کو زوال نہیں آیا اور وہ صاحب قوت ہو گیا اور اس کا بیٹا یوسف المستنصر باللہ بنا اور اس کے چھوٹے بیٹے کی ذمہ داری نے اس پر تخت نشین کیا اور بنی مرین کے اور مغرب میں ان کے غالب آنے میں مشغول ہو گئے جن میں نے شیخ ابو محمد سے افریقہ میں حکومت کی اور اس کے کام آنے اور اس کے فیصلے اموال اور تمام ملک پر قابض کیا تو اس نے اسے اس کے معاملات پر باقی رکھا اور اخراجات کے لئے اس کی طرف اموال بھجوائے اور وہ ہمیشہ وہیں پر عامل رہا یہاں تک کہ ۶۱۸ھ میں فوت ہو گیا۔

شیخ ابو محمد بن شیخ ابو حفص کی وفات اور اس کے بیٹے عبدالرحمن کی حکومت کے حالات

شیخ ابو محمد فانی کی وفات ۶۱۸ھ میں ہوئی اور تھوڑی سی موحدین کی علامت دو فریقوں میں بٹ گئی ان میں سے ایک فریق عبدالرحمن بن شیخ ابو محمد کا تھا اور دوسرا اس کے عمزاد ابراہیم بن اسماعیل بن شیخ ابی حفص کا تھا پس وہ کچھ عرصہ کے لئے متردد رہے پھر اس کے بیٹے امیر ابو زید عبدالرحمن پر متفق ہو گئے اور انہوں نے عہد و پیمان دیے اور اسے اس کے باپ کی جگہ امارت پر بٹھایا لیکن بغاوت فرو ہو گئی اور اس نے حکومت کے قیام کے لئے اپنے عزائم کو تیار کر لیا اور عطا و بخشش کی اور شعراء کو

انعامات دیئے اور ابو عبداللہ بن ابوالحسن کو اپنا کاتب بنایا اور المستنصر کو بڑی شان سے طلب کیا اور تواج کو تیونس کے نواح و جوانب کی حفاظت کے لئے اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا۔ یہاں تک کہ آپ المستنصر کا قلعہ ماہمس میں ولایت سے تین دن قبل معزول ہوا۔ نیز ذکر کیا ہے ابو القاسم العزفی کی مداخلت سے تیمون الرندی کی بغاوت رک گئی اور سرداروں نے المحروق کی ولایت پر اتفاق کر لیا اور دعوت مرتضیٰ کی طرف پھیر دیا۔ یہ بیعت کا وقت تھا اور دعوت کے بارے میں ان کی اطاعت تھی۔ تو ان کی جیوڈلی کی اور اس امیر یوسف بن محمد بن عبداللہ بن تھا اس نے وہاں پہنچ آپ کو قتل کر دیا اور اس سے قبل وہاں ابو علی بن الحباس والی تھا۔ پس جب العزفی اور تیمون الرندی کو حکومت ملی تو اس نے ان سے عہد و پیمان کیا پھر اس نے سباتی کے لئے خطبہ دیا اور اپنے آپ کو والیاں اس کے ساتھ شریک کیا یہاں تک کہ عمر بن نے خیانت سے اسے قتل کر دیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کر چکے اور اس کے بیٹے تونس کی طرف چلے گئے اور ان کے ساتھ ان کا داماد قاضی ابو القاسم عبدالرحمن بن یعقوب بھی تھا جو ان کی خالہ کا بیٹا تھا۔ اور اس کی قوم جلاوطنی کے ایام میں مغرب چلے گئے اور وہیں قیام پذیر ہو گئے اور لاٹیں نے ان سے دوستی کی اور ان کے ساتھ تونس کی جانب کوچ کر گئے اور اس نے قاضی ابو القاسم کی سیرت اور دیانت و عادات کے متعلق اس کے فضل و معرفت کو معلوم کیا اور سلطان کے نے الحضرۃ میں اسے قضاء کے کاموں میں لگا دیا اور اسے اس کام میں بہت شہرت حاصل ہوئی اور جب ابو زکریا کی وفات کی خبر ملی تو مصطفیٰ تونس میں تھے اور سلطان نے ان کے ساتھ الجزائر کے متعلق اشتراک کا معاہدہ کر لیا تھا۔ پس انہوں نے وہیں سکونت اختیار کر لی۔ یہاں تک کہ جب انہیں سلطان کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے ان میں فساد برپا کرنے میں جلدی کی پس انہوں نے قبیلوں میں اور ان پر عباس کے ایک باغی کو امیر مقرر کیا اور طاغیہ نے پہاڑ کی جانب سے کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت اختیار کر لی پس اس نے انہیں اپنی دعوت کے لئے سمندر پار بھیج دیا پھر وہ جزیرہ الادن کی طرف چلا گیا اور انہیں ان کے ساتھ اتار دیا اور طاغیہ اور اس کے پر قابض ہو گیا اور اس نے وہاں سے اپنے کفر سے اسلام کو مٹا دیا۔

سلطان ابو عبداللہ المستنصر کی بیعت کے حالات اور اس کے دور کے واقعات: اور جب سلطان ابو زکریا اول کے ابو یحییٰ فوت ہو گیا تو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں لوگوں نے اس کے بیٹے امیر ابو عبداللہ پر اتفاق کر لیا اور اس کے چچا محمد اللحیانی نے اور بیعت لی اور اس نے تونس کی طرف کوچ کیا اور رجب کو حضرۃ میں داخل ہوا اور اس کی آمد کے روز اس نے از سر نو بیعت لی اور المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا پھر حکومت کے بعد اس نے تجدید بیعت کی اور اپنی علامت کی جگہ الحمد للہ اور الشکر للہ کے الفاظ اختیار کئے اور اس نے اپنی حکومت کا بوجھ اٹھایا اور اپنے باپ کے ابو کو وزیر مقرر کیا جو اس کے الموحدین ابو القاسم نے طرف اور جہات کی طرف بیعت لینے کے لئے گیا ایک دوسرے کی اور اس نے ابو عبداللہ بن ابی کو وزیر بنایا اور کو مقرر کیا جو اس کے چچا محمد اللحیانی کے بیٹوں کا اتالیق تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

امیر ابو زکریا کے دو بھائی تھے ایک کا نام محمد تھا جو بہت فربہ جسم تھا اور لمبی داڑھی کی وجہ سے لحیانی کے نام سے مشہور تھا اور دوسرے کا نام ابراہیم تھا ان کے درمیان ایسا ظلم اور دشمنی تھی جسے بیان نہیں کیا جا سکتا اور جب امیر ابو زکریا فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے ابو عبداللہ المستنصر نے حکومت سنبھالی اور اس نے محمد بن ابی مہدی کو وزارت دی یہ ایسا آدمی تھا جو اپنی قوم میں بڑا آدمی تھا جب اس نے اس کی منہ زوری کی وجہ سے اس پر حملہ کرنے کا سوچا [illegible] وہ بیس سال کی عمر کا تھا اور اسے سلطان کی رکاوٹ بڑی مشکل معلوم ہوتی کیونکہ اس کے پاس سب سے بڑا زور [illegible] تھا اور اندلس کے حکمرانوں سے [illegible] وہ آدمی تھے اور اس کے باپ نے ان میں [illegible] آدمیوں کو چنا اور ایک فوج مرتب کی جنہوں نے موحدین پر غلبہ پا لیا اور حکومت میں ان کے برابر [illegible] بن ابی مہدی نے سلطان کے دونوں بھائیوں کو قتل کیا اور جو حکومت ان دونوں کے ہاتھ سے جا چکی تھی اس پر افسوس کیا کرتے تھے اس سے ان کی امید پوری ہوتی نظر نہ آئی تھی وہ محمد لحیانی کی طرف لوٹا تو اس نے اس کی بات کو قبول کیا اور ابن ابی مہدی نے خفیہ طور پر اس کی بیعت کر لی اور اس سے مدد کا وعدہ کیا اور [illegible] اپنے چچا محمد لحیانی کی طرف سے [illegible] اور [illegible] اس کے بیٹے کے حرم سے [illegible] کیا اور [illegible] قاضی ابو القاسم [illegible] نے بھی اسے [illegible] کرتے ہوئے اظہار [illegible] اور ابن ابی مہدی [illegible] سلطان کے دروازے پر اپنی [illegible] اور [illegible] کو گرفتار کر لیا [illegible] اور موحدین کے مشائخ بھی اس کے ساتھ تھے پس انہوں نے ان محمد لحیانی کی اس کے گھر پر بیعت کی اور سلطان نے اپنے دوستوں کو سوار کرایا اور [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا [illegible] اور اپنے دوستوں کے ساتھ نکلا اور شہر سے [illegible] موحدین سے جا ملے پس اس نے ان کی فوج کو شکست دی اور ابن ابی مہدی اور [illegible] قتل ہو گئے اور [illegible] سلطان کے چچا لحیانی کے گھر کی طرف [illegible] اور اس کے بیٹے کو جو صاحب بیعت تھا قتل کر دیا اور ان دونوں کے سروں کو سلطان کی طرف لے گیا اور [illegible] اس کے بھائی ابراہیم اور اس کے بیٹے کو بھی قتل کر دیا اور اس نے موحدین کے گھر لوٹ لئے اور انہیں [illegible] اور [illegible] سلطان نے فوج اور دوستوں پر مہربانی کی اور ان کو ان کے [illegible] دیئے اور ان سے [illegible] اس نے عبداللہ بن [illegible] کو جو حکومت کے آغاز میں [illegible] کیا تھا واپس بلا لیا اور ابن ابی مہدی [illegible] بہت کیا اور [illegible] سے [illegible] ہو گیا پس وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ آیا اور حالات درست ہو گئے پھر [illegible] کے پاس [illegible] کی شکایت کی گئی اور انہوں نے [illegible] کہ وہ [illegible] اس کے چچا کے قتل کے لئے [illegible] اور وہ اس سے [illegible] ہو گیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] شکایت میں اس کے [illegible] نے [illegible] پس اس نے [illegible] کی جگہ مقرر کر دیا اور وہ [illegible] کے [illegible] میں رہنے لگا یہاں تک کہ اس کے حالات میں وہ بات ہوئی جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان کے ان کارناموں کا تذکرہ جو اس نے اپنے دورِ حکومت میں کیے۔ اس کا ایک کارنامہ یہ ہے کہ اس نے شاہی محلات کے نقشے بنائے اور سب سے پہلے اس نے [illegible] کی طرف [illegible] میں [illegible] کے لئے ایک [illegible] بنایا یعنی اس نے زمین پر ایک باغ بنایا جس کا حلقہ شہر بندی سے باہر تھا جس میں وحشی جانوروں کا کوئی [illegible] نہ [illegible] تھا

میں جب وہ شکار کے لئے سوار ہوتا تو وہ اس بات کو روا رکھتا کہ اپنے خاص غلاموں کی ایک جماعت کے ساتھ چلا جاتا اور اس کے ساتھ اس کے دو اصحاب بھی نکلتے جن کے پاس کتے اور شکرے طوق کئے اور چیتے ہوتے تھے پس وہ انہیں وحشی جانوروں پر چھوڑتے اور انہوں نے اس کے آگے چوڑائی میں ایک دیوار بنائی اور وہ چیتے والی شکار سے اپنی ضرورت پوری کرتا اور یہ اس کے بڑے کاموں میں سے ایک کام تھا پھر اس نے اپنے محلات اور راس طابیہ کے باغ کی زنقات میں دو دیواروں سے راستہ بنوایا جو دس ہاتھ کی چوڑائی سے زیادہ تھیں اور دس ہاتھ اونچی تھیں اور ان باغات کی طرف نکلتے وقت یہ یہاں لوگوں کی نگاہوں سے پردے میں رہتی تھیں اور یہ ایک بڑا اتفاقی عمل تھا اور حکومت کے دور کا ایک بیش بہا نادر تھا پھر اس نے گھر کے صحن میں ایک بلند عمارت بنائی جو مصمودی زبان میں آساراک کے نام سے مشہور ہے اور یہ بلند عمارت وہ ایوان ہے جو بہت بلند اور وسیع اطراف والا ہے اور اس کے دونوں جانب تین دروازے ہیں اور ہر دروازے کے دونوں کواڑ نہایت خوبصورت بنے ہوئے ہیں اور ہر دروازہ ایک طاقتور جماعت بند کرتی اور کھولتی ہے اور اس کا جو دروازہ مغرب کی سمت ان سیڑھیوں تک کھلتا ہے جو اس پر چڑھتے ہیں تو ان کی زینوں کی تعداد پچاس سے کچھ زیادہ ہے اور دونوں جانب کے دروازے [illegible] کی طرف پہنچاتے ہیں جو مقبرہ کے دروازے تک لے جاتے ہیں پھر قرافہ کے صحرا کی طرف مڑ جاتے ہیں جس میں وہ دعوتوں کی جگہ اور دوستوں سے ملاقات کے لئے اپنے تخت پر رونق افروز ہوتا ہے اور یہ احتشام بڑائی اور حکومت کی علامات کے اظہار کا بہت بڑا نشان ہے اسی طرح اس نے سامنے کے صحن سے زیادہ شہرۂ آفاق بنایا ہے جو ابو فہر کے نام سے مشہور ہے جو کھلتے ہوئے اور نہ کھلے ہوئے باغوں پر مشتمل ہے جس میں انجیر، زیتون، انار، کھجور اور انگور اور دیگر ہر قسم کے پھل اور درخت پائے جاتے ہیں اور ہر درخت کی قطار ایک ترتیب کے ساتھ لگائی گئی ہے یہاں تک کہ اس میں سرو کے اور جنگلی درخت لگائے گئے ہیں اور ان کے درمیان کی پٹیوں کو نرگس، خوشبودار پودوں، مختلف تحریری اور نیلوفر کے باغات ہیں اور ان باغات کے وسط میں اس نے ایک اونچا برج بنایا ہے اور اس میں چرخی کی لکڑیوں سے پانی کے لئے ڈول چلتی ہے وہ اس میں ایک قدیم نہر سے پانی لایا جاتا ہے جو خوبصورت اور قریب جاری ہے آتی ہے کے درمیان میں واقع ہے اور دیر تک میں چلتی ہے اور اس پر بڑی بڑی عمارات بنائی گئی ہیں اور یہ ایک نہایت گہرے کنویں سے جو مضبوط تعمیر والا اور چوڑا گنبد والا ہے پھوٹتی ہے اور جب اس میں زیادہ پانی ہو جاتا ہے تو اسے دوسری نہر میں ڈال دیتے ہیں جو قریب ہی واقع ہے پھر یہ ایک حوض میں جا پڑتی ہے اور جب وہ حوض بھر جاتا ہے تو اس کے کناروں کے نیچے نکلتا ہے تو لونڈیاں کشتیوں میں سوار ہو کر سیر کی باتیں ہیں۔ جب ابن ہمشک زیان بن ابی الحملات بن سعید مردنیش بلنسیہ کی حکومت میں خود مختار بن بیٹھا تو بلنسیہ پر سید ابو زید ابو حفص غالب آ گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اندلس میں موحدین کی ہوا اکھڑ گئی اور ابن ہود نے تمرد کیا اور شرقی اندلس میں ابن الاحمر نے بغاوت کی وہ اس جگہ سے محفوظ ہو گیا اور فرنگیوں کے بادشاہ نے بلنسیہ پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور مسلمانوں کے محاصرہ کے لئے دشمنوں کے پاس آٹھ سات بڑی کشتیاں تھیں جن میں سے دو بلنسیہ اور جزیرہ شقر اور شاطبہ اور ایک ایک جیان اور طلیطلہ اور مرسیہ اور لبلہ کی تھیں اور اہل جنوہ ان کے پیچھے مدد میں تھے پھر طاغیہ نے قشتالہ پر قبضہ کر لیا جو قرطبہ کا شہر ہے اور طاغیہ ارغون نے بلنسیہ اور الجزیرہ کے بہت سے قلعوں کو فتح کر لیا اور

جتیبہ کے محاصرہ کے لئے اس نے تیبہ کا قلعہ بنایا جہاں اس نے اپنی فوج کو اتارا اور واپس لوٹ آیا اور زیان بن مردنیش اس کی باقی ماندہ فوج سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا اور والی شاطبہ اور قسطر جنگ کے لئے نکلے اور اس نے ان پر چڑھائی کی تو مسلمان تتر بتر ہو گئے اور ان میں سے اکثر مارے گئے اور ابو الربیع بن سالم جو اندلس میں شیخ المحدثین تھا شہید ہو گیا اور یہ ایک عظیم دن تھا اور جتیبہ پر قبضہ کرنے کا دیباچہ تھا۔ پھر دشمن کے دستوں نے اس پر بار بار حملے کئے پھر رمضان ۶۴۴ھ میں طاغیہ ارغون نے اس پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا اور اسے خوب تکلیف پہنچائی اور ابو العباس مراکش میں تھا اس کی ہوا اکھڑ گئی اور افریقہ میں بنی ابی حفص کی حکومت غالب آ گئی اور ابن مردنیش اور شرق اندلس کے باشندوں نے امیر ابو زکریا سے حملہ کرنے کی توقع کی اور انہوں نے الحضرۃ میں جمعہ کے روز اسے اپنی بیعت بھی بھیج دی اور اس محفل میں اس نے اپنا قصیدہ پڑھا جس میں اس نے مسلمانوں سے مدد طلب کی ہے اور وہ قصیدہ یہ ہے:

> ''تو اپنے سواروں کے ساتھ جو اللہ کے سوار ہیں اندلس پہنچ اور بخشش و رحمت کے مطابق مدد دے قوت سے بچنے کی مدد طلب کی جانے اور وہاں کے زخمی جو تکلیف برداشت کر رہے ہیں اس سے بچنے اور دن کی مصیبت لمبی ہو گئی ہے جو وہ جزیرہ دشمن کے ہاتھ سے مصائب کا شکار ہو گئے ہیں اور ان کے نصیب برباد ہو گئے ہیں اور ہر صبح ان کا ماتم دشمن کے نزدیک خوشی کا باعث بنتا ہے اور ہر شام مصیبت کا خاتمہ کرتا ہے ان کو خوف اور خوشی کو غم میں بدل دیتی ہے اور بلنسیہ اور قرطبہ میں وہ کچھ ہوا ہے جس سے جان نکل جاتی ہے اور شہروں میں شرک آ گیا ہے اور اسلام کوچ کر گیا ہے ہائے وہ مساجد جو دشمنوں کے لئے گرجے بن گئی ہیں اور وہاں سے عبادت کے لئے گھنٹے بجائے جاتے ہیں ہائے افسوس قرآن شریف پڑھانے والے مدارس مٹ گئے ہیں۔ وہ شہر آنکھوں کے لئے بہت خوبصورت تھے اور نگاہیں ان کے درختوں سے لطف اندوز ہوتی تھیں اور اب ان کی حالت کا ایک عجیب منظر ہو گیا ہے جو تماشے کو روک لیتا ہے اور بچے ہوئے لوگ سوار کو رو رہا ہے وہ بچھڑ گیا جس سے ہم راحت پاتے تھے اور وہ شاخ کہاں گئی جس سے ہم شہد حاصل کرتے تھے اس کی خوبیوں نے ایک مرکش جلا دیا ہے اور اس نے اس کی تر و تازگی میں غفلت سے کام لیا اور اس کے نئے نقاط خالی ہو گئی ہے اور جس چیز کو اس کی ہوا لگی ہیں نہیں اچھے لگیں اس کو اس نے ہاتھ صاف کر کے لے لیا ہے۔ اے مولیٰ جو کچھ دشمنوں نے مٹا دیا ہے اسے زندہ کر دے جیسے تو نے مہدی کی دعوت سے کئی ہوئی چیزوں کو زندہ کر دیا تھا ان اوہام میں۔ میں نصرت حق کے لئے جنت کرنے والا تھا اور میں نور ہدایت سے نور حاصل کرتے ہوئے رات گزار رہا تھا۔ اے منصور بادشاہ اپنے شہروں کو ان سے پاک کر کیونکہ وہ نجس ہیں اور نجس کو دھوئے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی اور کاٹنے والی فوج کے ساتھ ان کی زمین کو روند ڈال یہاں تک کہ ہر سوار کے سر کو شکل دے اور شرق اندلس کے لوگوں کی مدد کر جن کی آنکھیں دشمنوں سے بھری ہوئی ہیں اور وہ مدد کی راہ تک رہی ہیں۔ تجھے مبارک ہو ان کے گھر کو تم سوار پشت گھوڑوں اور نظر تیزوں سے ابھرا ہے اور فتح کا ایک وقت مقرر کر دے۔ شاید دشمنوں کا وقت قریب آ گیا ہے یا آنے والا ہے''۔

پس امیر ابو زکریا نے ان کے داعی کی بات کو قبول کیا اور ان کی طرف اپنے بحری بیڑے کو بھیجا۔ جو اسلحہ اور مال سے بھرا ہوا تھا جسے یحییٰ بن یحییٰ بن الشہید بن ابی اسحاق بن ابی حفص کے ساتھ بھیجا اور ان تمام چیزوں کی قیمت ایک لاکھ دینار تھی اور جب

بحری بیڑہ ان کی مدد کو آیا تو وہ محاصرہ کے گھیرے میں پڑے ہوئے تھے پس وہ دانیہ کی بندرگاہ میں اترا اور وہاں سے انہیں مدد پہنچائی اور وہ تونس کو لوٹ آیا اور ابن مردنیش کی طرف سے کوئی آدمی اس کے پاس نہ آیا جو اس سے چیزوں کو لیتا اور بلنسیہ کے باشندوں کا محاصرہ سخت ہو گیا اور خوراک ختم ہو گئی اور بہت سے آدمی بھوک سے مر گئے پس شہر سپرد کرنے کے متعلق قوم اکٹھی ہوئی تو اس کی ایک جانب صفر ۶۳۶ھ میں ارغون کے طاغیہ نے لے لی اور ابن مردنیش وہاں سے نکل کر جزیرہ شقر کی طرف چلا گیا اور وہاں کے باشندوں سے امیر ابو زکریا کی بیعت لی پھر اہل مرسیہ کے پاس گیا جہاں پر سال کے آغاز میں ابو بکر عزیز بن عبدالملک بن خطاب کی بیعت ہو چکی تھی پس اس نے اس سال کے رمضان میں اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور ان کی بیعت امیر ابو زکریا کو بھیج دی اور بلاد شرقیہ اس کی اطاعت میں شامل ہو گئے اور ۶۳۸ھ میں ابن مردنیش کا وفد تونس سے ان کی طرف لوٹ آیا۔ یہاں تک کہ ابن ہود کا مرسیہ پر غلبہ ہو گیا اور یہ وہاں سے نکل کر ۶۳۸ھ میں لقنت الحصون کی طرف چلا گیا۔ یہاں تک کہ طاغیہ برشلونہ نے ۶۴۴ھ میں اس کے ہاتھ سے مرسیہ کو چھین لیا اور وہ تونس کی طرف چلا گیا۔

الجوہری کے آغاز و انجام کے حالات: اس آدمی کا نام محمد بن محمد الجوہری تھا اور یہ ستیہ اور قنادہ جو مغرب کے مضافات میں سے تھے کے والی ابوالعلاء بن جامع کی خدمت کی وجہ سے مشہور تھا اور یہ بہت اچھا گھڑ سوار اور دست کا خوشخط تھا اور جب یہ تونس میں آیا اور سلطان کے والیوں سے متعلق ہوا تو اس نے ان امور پر غور کیا جو اسے سلطان کے قریب کرنے والے اور اس کے مقام کو بلند کرنے والے ہوں تو اس نے افریقیہ کے جنگلات میں رہنے والے بدوی اہل خیام کے خراج کو غیر منضبط پایا جس کا رجسٹر میں بھی کوئی اندراج اور شمار نہ تھا تو اسے پتہ چلا کہ یہ قوت اور مال کا خزانہ ہے۔ پس وہ ان کی طرف گیا اور ان کے خراج کو سلطان کے پاس پہنچایا جس کی وجہ سے دفاتر کے دیوان میں اس کی شہرت ہو گئی اور سلطان ابو زکریا اس کی طرف مائل ہو گیا اور اس کے مشوروں پر عمل کرنے لگا اور اسے اپنا خاص آدمی بنا لیا اور اس نے ابو الربیع کفیف جو ابن الغریز کے نام سے مشہور تھا کی موت پر اتفاق کیا یہ شخص الحضرۃ کا عامل ہونے کا امیدوار تھا تو اس نے اس کی جگہ اس کو عامل مقرر کر دیا اور اس خطہ میں موحدین کے مشائخ کوئی بڑا آدمی ہی والی بنتا تھا پس سلطان نے اسے اس کی کارگزاری اور کفایت کی وجہ وہاں عامل مقرر کر دیا جس سے اس کی خواہش پوری ہو گئی اور اس نے اپنی خواہش تک پہنچنے کے لئے ایک ذریعہ تیار کیا پھر اس نے شمشیر زنوں کا نیا دستہ تیار کیا اور اپنی حفاظت کے لئے گھوڑوں کو تیار کیا اور عیار لوگوں کے ساتھ جنگ کے لئے آلات تیار کیا پھر اس کی اشرار سے ابو علی بن نعمان اور ابو عبداللہ بن حسین کے درمیان دشمنی کا آغاز ہوا پس ان دونوں نے اس سے دشمنی کی اور سلطان کو اس کے خلاف اکسایا اور اس کی نافرمانی کے شر سے متنبہ کیا بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز سلطان نے بعض مخالفوں اور نافرمانوں کی تقدیم کے متعلق اس سے مشورہ طلب کیا تو اس نے اسے کہا میرے پاس میرے دروازے پر ہزاروں لشکر موجود ہیں تو ان کے ذریعہ ان جیسے لوگوں میں جس کو تیر مارنا چاہتا ہے مار دے تو سلطان نے اس سے منہ پھیر لیا اور اسے اس شکایت کے مصداق پایا جو اس کے متعلق کی گئی تھی اور جب اس نے عبدالحق یوسف بن یاسین کو زکریا بن سلطان کے ساتھ بجایہ میں کاروبار میں مقدم کیا تو جوہری نے اسے بتایا کہ یہ اس نے اس کی شکایت کی وجہ سے کیا ہے اور اسے وصیت کی کہ وہ اس کے معاملے کے بارے میں آگاہی حاصل کرے اور اس کے خط کے مطابق عمل کرے پس

عبدالحق نے یہ بات امیر زکریا کو بتا دی تھی وہ بے چین ہو گیا اور جو بربر کے سامنے آتے پر برا منایا اور ہمیشہ ہی اس کے متعلق اس قسم کی باتیں کی جاتی رہیں یہاں تک کہ اس پر فرد جرم عائد کر دی گئی اور امیر ابو زکریا نے اس پر حملہ کر کے اسے ۶۳۵ھ میں گرفتار کر لیا اور اسے آزمائش کے لئے اس کے دشمنوں ابن العمان اور ابن الندری کے سپرد کر دیا۔ پس اس نے عذاب پر صبر دکھایا اور ایک روز وہ اس کے قید خانے میں مر گیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے اپنا گلا گھونٹ لیا تھا اور اس کے جسم کو راستے کے وسط میں پھینک دیا گیا اور اہل شماتت نے اس کے ساتھ قسم قسم کی بے ہودگی کی اور جب سے امیر ابو زکریا نے مستقل طور پر افریقہ کی حکومت سنبھالی اور اسے بنی عبدالمومن سے حاصل کیا اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے وہ مراکش میں ان کے بادشاہ سے مقابلہ کرتا تھا اور قوت و ثروت پر غالب تھا اور اس کا خیال تھا کہ وہ ان کی مدد سے وہ جو کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے اسے مل جائے گا نیز وہ مراسلے دیتا اور ان کو اس میں رغبت دلاتا اور ان سے بنی مرین بنی عبدالواد اور توجین اور مغراوہ کے امراء کے لئے مراسلت کرتا اور یغمراسن نے جب سے آل عبدالمومن کی اطاعت اختیار کر لی تھی وہ مکمل طور پر ان کی دعوت کو قائم کر رہا تھا اور ان کے پاس آ گیا تھا اور ان کے دوست کے ساتھ صلح اور ان کے دشمن کے ساتھ جنگ کرتا تھا اور ان میں سے رشید بن سے بہت حسن سلوک کرتا تھا اور خلوص رکھتا تھا اور اس نے اس سے جو مودت کی چاہی اور مغرب اور حکومت پانے کے بعد مخالفت کرنے والے بنی مرین کی طرف مائل ہونے اور ان کی دوستی کے ارادے سے اس نے اسے مختلف قسم کے تحائف دیئے۔ پس سلطان ابو زکریا نے یغمراسن کے ساتھ رشید کے اس رابطے پر برا منایا اور انہیں اپنے پڑوس میں ایک قریبی جگہ پر پابند کر دیا۔ اسی دوران میں بنی توجین کا امیر عبدالقوی اور قوم سد یلی بن عبدالرحمن امرائے مغراوہ کا ایک وفد اس کے پاس یغمراسن کے خلاف مدد مانگتے ہوئے آیا۔ پس انہوں نے اس کے معاملہ کو آسان کر دیا اور اسے تلمسان کو فتح کرنا اور غلبہ پانے کی خوشی کی باتیں بتائیں اور اس نے ان سے اتفاق کیا اور اس نے مراکش میں موحدین کے بادشاہ کو پکڑنے کے لئے سواریاں تیار کیں اور موحدین اور باقی ماندہ دوستوں اور فوجوں کو تلمسان کی طرف جانے کے لئے تیار کر دیا اور بنی سلیم اور ریاح کے جو اعراب اس کی اطاعت میں تھے وہ بھی اپنی سواریوں کے ساتھ جنگ کے لئے نکل پڑے۔ پس انہوں نے مختلف فوج کو اکٹھا کیا اور وہ ۶۳۹ھ میں ایک بہت بڑی فوج اور عظیم لشکر کے ساتھ اٹھا اور اس نے عبدالقوی بن عباس اور منداد یلی بن محمد کے لڑکوں کو اپنے اپنے وطنوں سے آنے والے لوگوں اور زواوہ اور زغبہ کے قبائل اور عرب اس کی فوج کے ساتھ اپنی فوجوں کے آگے آگے بھیجا اور ان کے ملک کی سرحدوں میں ان سے مقابلہ کے لئے جگہ مقرر کی اور جب وہ مغرب میں ریاح اور بنی [illegible] کے میدانوں کے قریب پہنچے ساتھ صحرائے [illegible] میں اترا تو عرب سلطان کی رکاب میں چلنے سے سستی کرنے لگے اور عذر کرنے لگے پس امیر ابو زکریا نے ان سے جنگ کے لئے کمر کسی اور ان کے عزائم کو بیدار کرنے کے لئے ایک لطیفہ بیان کیا اور وہ اس کے ساتھ چل پڑے۔ یہاں تک کہ اس نے موحدین کی تمام فوجوں کے ساتھ شہر کے میدان میں تلمسان سے جنگ کی اور یغمراسن اور اس کی فوجیں تیر اندازی کرتے ہوئے سلطان کے مقابلہ میں نکلیں پس وہ تتر بتر ہو گئے اور دیواروں کی پناہ لیتے تھے اور فصیلوں کو بچانے سے عاجز آ گئے کیونکہ بلندی سے خوب جنگ ہوئی اور یغمراسن نے دیکھا کہ شہر میں اس کا گھیراؤ ہو گیا ہے تو اس نے اپنے خواص میں چھپ کر تلمسان کے دروازوں میں سے باب عقبہ کا قصد کیا اور موحدین کی فوجوں نے اسے روکا تو

اس نے بھی ان کی طرف جانے کا عزم اور ارادہ کر لیا اور ان کے بعض بہادروں کو پچھاڑ دیا تو انہوں نے اسے دھتکار دیا اور وہ صحرا میں چلا گیا اور یہ جنوب سے غز شہر کی طرف نکل گئیں پھر وہ جب آئے تو انہوں نے اس میں گھس کر عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے اور اموال کے لوٹنے سے فساد پیدا کر دیا اور جب اس نے دیکھا تو اس نے اس گھبراہٹ اور صدمہ کو دور کر دیا اور جنگ کی آگ سرد ہو گئی اور موحدین اور امیر نے ان لوگوں کے متعلق غور و فکر کیا جو اسے تلمسان اور مغرب اوسط کی حکومت دے رہے تھے اور اسے بنی عبد المومن کی دعوت اور اس کی مدافعت کے لئے اس کی سرحد پر اتار رہے تھے اور ان کے اشراف نے اس بات کو بڑا سمجھا اور امرائے زناتہ نے اسے یغمراسن کے مقابلہ میں کمزور سمجھتے ہوئے بھگا دیا اور انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ یہ وہ سردار ہے جو جتنا چاہے آپ کو قتل کر سکتا ہے اور شاید چپکے حملہ کر سکتا ہے اور نہ چونکہ ہمارے روک سکتا ہے اور یغمراسن نے پہاڑ کے اکابر کو ملاقات کرنے کو بھیجا جنہوں نے لوگوں کو اکٹھا کیا اور انہوں نے کمین گاہوں سے اسے دیکھ لیا پھر اس نے سلطان کے پاس ایک وفد بھیجا جس نے تلمسان اور افریقیہ کے بدلہ کا مطالبہ کرتے ہوئے مراکش کے حکمران پر اتفاق کرنے کی تجویز پیش کی اور یہ کہ وہ ان اکیلے کو حکمران کی دعوت دے دے تو اس نے یہ بات قبول کر لی اور تونس کی ولایت موحد اشیاخ شرط قبول کے لئے اس کے پاس آگئی تو اس نے اس کی عزت افزائی کی اور اسے بڑا انعام دیا اور اس کے آنے جانے کی تحسین کی اور اس نے یغمراسن کے لئے افریقیہ کے بعض علاقات کی شرط لگائی اور اس کے تراوح کے لئے اپنے عمال کے ہاتھوں کو کھول دیا اور وہ اپنی حد کے سترہ روز بعد الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور راستے میں موحدین نے اس کے دل میں یغمراسن کی بغاوت کا وسوسہ ڈالا اور اسے بتایا کہ وہ زناتہ اور امرائے مغرب میں سے کسی کے حاسدوں کو کمزور کرے تاکہ وہ اپنے ارادے سے باز رہے اور انہوں نے اسے سلطان کا مال ترغیب تک کر دیا تو اس نے اس کی بات مان لی اور عبد القوی بن عطیہ توجینی اور عباس بن مندیل مغراوی اور منصور ملیکشی اپنی اپنی قوم کا سردار بنا دیا گیا اور انہیں آلات بنانے اور یغمراسن کے طریق پر بادشاہی پروانے جاری کرنے کی اجازت دے دی گئی چنانچہ انہوں نے اس کی اور موحدین کی لیڈروں کی موجودگی میں انہیں تیار کر لیا اور انہوں نے اس کے دروازے پر ان مراسم کو قائم کیا اور وہ اپنے ملک کی وسعت اور قوائد کی تکمیل اور اس کی حکومت کے سامنے مغرب کی اطاعت اور اس میں بنی عبد المومن کی دعوت کے باعث ٹھنڈی آنکھوں کے ساتھ تونس کی طرف چلا گیا یہ وہ الحضرۃ میں داخل ہوا اور اس کے تخت پر بیٹھ گیا اور شعراء نے فتح کے شعر پڑھے اور اس نے انہیں انعامات دیئے اور لوگوں کی گردنیں اس کی طرف اٹھنے لگیں۔

اہل اندلس کے دعوت حفصی میں شامل ہونے اور اشبیلیہ اور اس کے بہت سے شہروں کی بیعت کے پہنچنے کے حالات

ابو الولید کی اولاد میں سے ابو مروان احمد الباجی اشبیلیہ میں موجود تھا اور وہ فقیہ ابو بکر نہایت مشہور آدمی ہے۔ اس کی اولاد میں سے ابو عمر بن الجد موجود تھا اور یہ اپنے اجداد سے بزرگی اور بڑائی کے وارث تھے اور خلفاء نے انہیں ان کے طریقوں پر چلایا اور یہ دونوں اپنے اپنے ملک کے باشندوں کے مقبول و ممنوع تھے اور ابو القاسم امیر زکریا کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہو گیا اور اس نے اس بات کی اپنے بیٹے کو بھی وصیت کی یہاں تک کہ اس کے قصبہ نے اسے عمل اور خروج کرنے کی ترغیب دی اور اس کے پاس اسباب کو وہاں بھیجا کہ لوگوں کا گروہ اس کی تشہیر کرے گا اور

اس کا سبب یہ ہوا کہ سلطان نے تانبے کے سکے چلائے جو چاندی سے بنائے جاتے تھے اس طرح اس نے مشرقی سکوں کی مشابہت اختیار کی جو کہ بازاروں میں لوگوں کو معاملات و ضروریات کے پورا کرنے میں زیادہ معاون تھا اور یہ بھی دلیل کہ چاندی کے سکے کو لپیٹ دیا۔ یہودیوں نے اس کے ڈھالنے اور چلنے میں فریب کاری شروع کر دی اور اس نے تانبے کے سکے کا ڈھالنا جاری رکھا پھر لوگوں نے ان کے تبادلے سے گریز کیا اور صاحب مرتبہ لوگوں نے انہیں کوڑیوں پایا ہے اور اس میں خرابی نکل گئی تب سلطان نے اس کی تحقیق کر دی اور ان میں سے کئی لوگوں کے ہاتھ کاٹے اور انہیں قتل کیا اور یہ بات ان کے لیے تجربہ نہیں بنا اور لوگوں نے اس کے بارے میں قلق کی اور لوگوں نے سلطان کو اسے ختم کرنے کو کہا اور اس بارے میں بہت باتیں ہونے لگیں اور فتنہ پیدا ہو گیا اور اس کے اندر سے عوام کو مصیبت برداشت کرنی پڑی کہ بادشاہ سے جو شکوہ تھا بڑھ گیا تب وہ قوم عمر بن ابی زید سے بچی سلطان نے یہ عہدہ ختم کر دیا اور اس کے بعد ابوالقاسم کی پرورش نے اسے قتل کر پہنچایا سے سلطان کی قرابت کو قریب جانے خروج کی ترغیب دیتا تھا اس کے متعلق ان پر رعب چھا گیا تو وہ سبتہ سے کھیرہ سے بھاگ کر پہنچ گیا اور وہاں کے امیر علی بن موسیٰ بن محمد الحسن کے پاس اترا اور اس نے اس کی خدمت کی اور مدد کی پھر اسے اطلاع ملی کہ سلطان ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کئے ہوئے ہے تو اس نے اس کے ملک سے نکال دیا اور اس کے قبضے سے علاقوں کی حکومت مضطرب ہوئی اور جب ابوالقاسم نے ان کے اضطراب کو محسوس کیا اور اس بات سے خوفزدہ ہو گیا۔ جب سلطان ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ اسے اس کے سپرد کر دیں گے تو وہ وہاں سے تلمسان چلا گیا اور مستعمرہ بادیس کے نواح میں رہنے لگا پھر اس نے اپنے سب کاموں سے خروج کر دیا اور حکومت نے بھی اس کی حسب کیفیت قبول کر لی تو وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور مدت تک تحلیل میں قیام پذیر رہا پھر اندلس کی طرف واپس آ گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ امیر ابوموسیٰ ابن حریز نے لے لی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

مسیلہ کی طرف سلطان کے خروج کے حالات جب سلطان کو اس کے کاتب ابوالقاسم بن ابی زید کے متعلق اطلاع ملی کہ دیار کی بیعت لینے کے بعد وہ مغرب کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے اس کے مقبوضات پر سبقت کی ہے تو وہ زاب میں موحدین کی قوموں کے ساتھ دین کی دعوت دیتے اور اس سے قتال کے تاکہ منانے اور عرب کو اطاعت سے مقدم کرنے کے لئے نکلا اور وہ وہاں پہنچا اور اس پر قبضہ کر لیا اور ان کی خبر مسیلہ کو پہنچی اور شیخ موسیٰ اور ان کی قوم اور موحدین کی طرف بھاگ گئے اور سلطان دریائے شلف کے قریب سعید میں اترا اور وہاں زناتہ قبائل کے امیر محمد بن عبدالقوی نے ملاقات کی اور اس کی ملاقات سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس سے اطاعت کی پس اس نے اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور اسے سلطان اور اقامت سے عہد و پیمان سے دیا گھوڑے اور سونے سے بھری ہوئی تھیلیاں دیں اور خیمے اور ہتھیار اور گھوڑوں کے نیچے لگانے اور ان کے ساتھ مال دیا اور گھوڑے اور خیمے دیئے اور اسے پاس کی عملداری میں سے باقی کا حصہ دیا اور وہ اپنے وطن کی طرف لوٹ گیا اور سلطان بھی تونس کی طرف واپس آ گیا لیکن اس کے دل میں دیار کے متعلق وہ قصہ باقی رہا یہاں تک

کرائی نے اپنی تدبیر کا رخ اس کی طرف کر دیا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور دوسری بار وہ المنصورہ میں اترا جو اس کے موسیٰ بن علی کی وفات کی جگہ ہے جو تازہ کے نام سے مشہور تھا اور اسے حکومت میں سلطان کی طرح تقرب حاصل تھا اور وہ شجاعت و سخی و خوش اخلاق اور اہل علم اور حاجتمندوں کی طرف توجہ کرنے والا تھا اور اس کے بہت سے اچھے کارنامے ہیں جن سے اس کی بہت شہرت ہوئی ہے۔ سلطان کو اس کی وفات کا بہت غم ہوا۔

اور علی بن موسیٰ اور اس کی نژاد اور قوم نے طاغیہ کو پریشان کرنے کے لئے بہت کام کئے اور اس کو گھیرانے میں سے جو آدمی ان کے ساتھ تھا انہوں نے اسے بادشاہ بننے کی رائے دی اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے انہوں نے پہلے امیر ابو اسحاق کی اور پھر اس کے بیٹوں کی۔ پھر ابو القاسم بن ابی زید کی بیعت کی اور سلطان ۷۳۸ھ میں ان کے مقابلے کے لئے گیا اور ان کے اوطان پر قبضہ کر لیا اور وہ صحرا میں چلے گئے اور پھر تونس کی طرف واپس آ گیا اور اس نے [illegible] جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اشارہ دیا کہ وہ ان سے حسن سلوک اور دوستی کرے تاکہ وہ اس کے پاس آ جائیں اور سلطان نے عرب [illegible] مسلم زیاب اور بنی ہلال کے گروہوں سے اپنے تعلق کو [illegible] کیا اور ۷۳۹ھ میں موحدین کی فوجوں کے ساتھ تونس سے نکلا اور [illegible] علی سلطان نے جو مسعود بن سلطان کے بھائی ہیں اس سے ملاقات کی [illegible]۔ پھر محمد بن سباع [illegible] اور [illegible] پر امیر بنا دیا اور محمد بن مسعود بن [illegible] صحرا کی طرف بھاگ گئے اور سلطان نے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ [illegible] میں اترا اور انہوں نے الزاب کی گھاٹیوں میں پڑاؤ ڈال لیا اور ان کے [illegible] جبال کے پاس سے ان میں داخل ہونے کے لئے اسے مراجعت سے مانوس کرنے کے لئے آنے پر [illegible] لیکن اس نے اپنے ارادہ کو پورا کرنے کے لئے انہیں سلطان کے پاس جانے کو کہا تو انہوں نے اس کے اشارہ کو قبول کر لیا اور ان کا امیر علی بن موسیٰ بن محمد بن مسعود اور اس کا بھائی گئے تو اس نے انہیں اور [illegible] گرفتار کر لیا جو کرفہ کے شیوخ میں سے تھا اور ان کا سامان لوٹ لیا اور قتل کر دیا اور ان کے [illegible] کی جماعت کے کناروں پر نصب کر دیا جہاں پر انہوں نے ابو القاسم بن ابی زید کی بیعت کی تھی اور ان کے سروں کو [illegible] کی طرف بھجوا دیا جہاں انہیں نصب کر دیا گیا اور وہ [illegible] ان کے [illegible] کی طرف چلا گیا اور اس نے ان کو الزاب کی گھاٹیوں میں ان کی جگہوں پر جا لیا اور وہاں پر ان کے ساتھ [illegible] اور وہ بھاگ گئے اور سواروں اور گھوڑوں اور خیموں کو چھوڑ گئے اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ بھاگ گئے اور [illegible] ان کا پیچھا کر رہی تھیں یہاں تک کہ وہ الزاب کے سامنے وادی [illegible] سے آ [illegible] اور یہ وہ وادی ہے جو مغرب اوسط کے سامنے سے جبل راشد سے نکلتی ہے اور الزاب سے گزرتی ہوئی مشرق کی طرف چلی جاتی ہے اور نفزاوہ میں جا گرتی ہے جو بلاد الجرید میں سے ہے پس جب ان کو [illegible] دیکھا تو وہاں [illegible] میں چلے گئے [illegible] کہتے ہیں [illegible] اور سلطان اپنی جنگ سے کامیاب و کامران ہو کر واپس آیا اور شعراء نے [illegible] کے قصائد پڑھے اور [illegible] کی جماعت [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ابن زیان کے پاس اور [illegible] بن محمد بن مسعود [illegible] یعقوب بن عبدالحق کے پاس اترے تھے انہوں نے ان کو بہت عطیات دیئے اور ان کے ساتھیوں کو انعامات اور [illegible] سے بھر دیا اور وہ اپنے دشمن کو لوٹ

آ گئے اور دارکلا اور ریغہ کے کلات پر قبضہ کر لیا اور انہیں سلطان کی حکومت سے الگ کر لیا پھر وہ الزاب کی طرف مڑ گئے تو اس کے عامل ان کے لئے لوگوں کو اکٹھا کیا اور یہ بسکرہ کا ٹھکانہ تھا اور اس نے الزاب کی حدود پر ان سے جنگ کی تو انہوں نے اسے شکست دی اور بطارہ تک اس کا تعاقب کیا اس کے نزدیک اسے قتل کر دیا اور انہوں نے الزاب، جبل اوراس اور بلاد مصر پر چڑھائی کی یہاں تک کہ حکومتوں نے انہیں یہ علاقے دے دیئے اور یہ ان کی ملکیت ہو گئے۔

طاغیہ افرنجہ اور تونس کے نصرانیوں سے اس کی جنگ کے حالات: یہ قوم افرنجہ کے نام سے مشہور ہے اور عوام اسے افرانسہ شہر کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے افرنسیس کہتے ہیں اور ان کا نسب یافث بن نوح کے ساتھ جا ملتا ہے اور یہ لوگ بحر روم کے دونوں کناروں میں سے شمالی کنارے پر رہتے ہیں جو جزیرہ اندلس اور خلیج قسطنطنیہ کے درمیان واقع ہے اور یہ مشرق کی جانب سے رومیوں اور مغرب کی جانب سے جلالقہ کے پڑوسی ہیں اور انہوں نے رومیوں کے ساتھ ہی نصرانیت کو اختیار کر لیا تھا اور شاہ روم کی واپسی پر ان کی حکومت مضبوط ہو گئی اور یہ رومیوں کے ساتھ سمندر پار کر کے افریقہ چلے گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے بڑے بڑے شہروں مثلاً سبیطلہ، جلولا، قرطاجنہ، مرناق اور باغایہ میں اتر پڑے اور وہاں پر جو بربری رہتے تھے ان پر غالب آ گئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کے دین کی اتباع کر لی اور ان کی اطاعت اختیار کر لی پھر اسلام آیا تو اعراب نے ان کے ہاتھوں سے افریقہ کے باقی ماندہ شہروں مشرقی کنارے اور سمندری جزائر مثلاً اقریطش، مالطہ، صقلیہ اور میورقہ کو چھین کر فتح حاصل کر لی۔ پھر انہوں نے خلیج طنجہ کو پار کیا اور القوط، جلالقہ اور البشکنس پر غلبہ پا لیا اور جزیرہ اندلس پر قابض ہو گئے اور اس کی گھاٹیوں اور گھروں سے نکل کر ان افرنجہ کے میدانوں کی طرف آ گئے اور ان پر قبضہ کر لیا اور ان میں فساد برپا کر دیا اور ہمیشہ ہی اذان والے اندلس میں بنی امیہ کے آغاز میں اس طرف آتے رہے اور افریقہ کے والی اغالبہ میں سے تھے اور ان سے پہلے بھی مسلمانوں کی فوجیں اور ان کے بحری بیڑے اس کنارے سے ان کے پاس آتے تھے یہاں تک کہ وہ سمندری جزائر میں ان پر غالب آ گئے اور انہوں نے اپنے کنارے کے میدانوں میں ان سے جنگ کی اور ان کے دلوں میں ہمیشہ ہی یہ تاثر رہا اور وہ چھنے ہوئے علاقوں کی واپسی کا طمع کرتے رہے اور الربع ساحل شام کے بہت قریب تھا اور جب رومی حکومت قسطنطنیہ اور روم میں پھیلی اور افرنجہ کی حکومت مضبوط ہو گئی تو انہوں نے مشرق میں اسے خلافت کا نام دیا اور شام کے قلعوں اور سرحدوں پر غالب حاصل کرنے کے لئے بڑھے اور ان پر چڑھائی کی اور ان میں سے بہت سے قلعوں پر قبضہ کر لیا اور مسجد اقصیٰ پر غالب آ گئے اور اس میں مسجد کی بجائے ایک بہت بڑا گرجا بنایا اور کئی بار مصر اور قاہرہ سے جنگ کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حاکم مصر و شام صلاح الدین بن ایوب کردی کو چھٹی صدی کے وسط میں مسلمانوں کے لئے بچانے والا بازو اور اہل کفر پر عذاب بنا کر بھیجا پس اس نے ان کے ساتھ جہاد میں شجاعت دکھائی اور جو کچھ انہوں نے قبضہ میں کیا تھا اسے واپس لیا اور مسجد اقصیٰ کو ان کے بتوں اور کفر سے پاک کیا اور وہ اپنے جہادی کارناموں میں فوت ہو گیا۔ پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کیا اور ساتویں صدی میں حاکم مصر و شام ملک صالح کے عہد میں اور تونس میں امیر ابوزکریا کے زمانے میں مصر سے جنگ کی جب انہوں نے دمیاط میں اپنے خیمے لگائے اور اسے فتح کر لیا اور انہوں نے مصر کی بستیوں پر غلبہ حاصل کر لیا اور اسی دوران میں ملک صالح فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا معظم حکمران بنا اور مسلمانوں کو قتل کے بہانے

[illegible]

> [illegible]

چونکہ اس بات سے مستغنی ہے تو بہت دفعہ خیر خواہ بھی دھوکہ بازی کرتا ہے جس کی انہوں نے آپ کا پیچھا کیا اور
وہ تمہاری جو عزت اور قیمت ہے سب سے آدمی سے تمہارا زیادہ خیر خواہ ہے۔ انہیں ترک کر دو انہوں نے بدلے لیے
کئی بڑے کام کے لئے دوبارہ نے ارادہ کر لیا ہے تو ابن لقمان کا گھر اپنی حالت پر قائم ہے اور بیڑیاں بھی
پڑی ہوئی ہیں اور آنے کیا ہوا خوبصورت ہوتا ہے"۔

یعنی ابن لقمان کے گھر میں اسکندریہ میں ان کے قید کرنے کی جگہ ہے اور اہل مصر کے عرف میں طواشی آدمی کو کہتے ہیں۔ پس جب وہ ان اشعار کو پڑھ چکا تو اس بات نے طاغیہ کو مرعوب کیا اور تکبر میں بڑھا دیا اور اس نے تونس کی جنگ میں جلد بازی سے معذرت کی اور اپنی ماندہ طاقتوں سے ایلچیوں کو اس مدد واپس بلا لیا اور سلطان کے ایلچی نے ان کی مذمت سے انجام کرتے ہوئے پہنچ گئے اور طاغیہ نے اپنی فوجوں کو اکٹھا کیا اور ذوالقعدہ ۶۶۸ھ کے آخر میں اپنے بحری بیڑے پر سوار ہو کر تونس کی طرف گیا اور یہ لوگ سردانیہ کے جزیرہ میں جمع ہو گئے پھر انہوں نے اس سے تونس کی بندرگاہ کا قصد کیا اور وہ چل پڑے اور سلطان نے لوگوں میں سے دشمن کے متعلق پیغام بھیجا اور تیاری کرنے اور قریب ترین شہر میں جنگ کے لئے جانے کا اعلان کر دیا اور اس نے الشرقی کو موت کی روایت کے لئے بھیجا اور وہ کئی دن تک حالات معلوم کرتا رہا پھر قرطاجنہ کی بندرگاہ پر جو سب سے مضبوط جگہ ہے اترے اور سلطان نے اندلس کے لشکر سے ... اور ان کے ساحل پر اترنے یا انہیں روکنے کے متعلق گفتگو کی تو بعض لوگوں نے انہیں اس وقت تک روکنے کا مشورہ دیا کہ ان کی خوراک کے ذخائر ختم ہو جائیں تو وہ اس جگہ سے چلنے پر مجبور ہو جائیں اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ جب وہ الخضرۃ کی بندرگاہ سے جزیرہ کی فصیلوں اور فوجوں والی جگہ جائیں گے تو وہ ایک مرحلہ پر حملہ کریں گے اور اس پر قبضہ کر کے لوٹ لیں گے مگر اس پر ان کا غلبہ پانا مشکل ہوگا تو سلطان نے اس بات سے اتفاق کیا اور مخالف ہونے کے سبب انہیں چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ قرطاجنہ کے ساحل پر اترے اور اس سے قبل اندلس کے ساحل اندلسی فوج اور رضاکاروں کی جگہیں تھیں اور وہ تقریباً چھ ہزار سوار تھے اور شیخ اسعد محمد بن الحسین کی نگرانی کے لئے اترے ہوئے تھے اور جب نصاریٰ ساحل پر اترے تو وہ تقریباً چھ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ تھے یہ بات مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے چھ بڑے بحری بیڑے تھے اور وہ سات بادشاہ تھے جن میں افرنسیس اور حاکم سقلیہ جو ان کے بھائی اور جزائر غربیہ کا حاکم جو طاغیہ کا ساتھی تھا۔ جس کا نام ... تھا اور جزیرہ کا حاکم اور ... بادشاہ تھا۔ مورخین بیان کرتے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے الملک الظاہر کی وجہ سے تونس پر حملہ کیا تھا حالانکہ ایسا نہیں تھا بلکہ وہ حملہ کرنے والا ایک ہی آدمی تھا جس کا نام طاغیہ فرنسیس تھا اور اس کے ساتھ اس کے بھائی اور جرنیل تھے جن میں سے ہر ایک اپنی قوت اور شدت جنگ کی وجہ سے بادشاہ ... تھا۔ پس انہوں نے قرطاجنہ کے قلعہ ... اور وہ دیواروں کی طرح تھے اور ... کے اندر کے پڑاؤ میں فوج برافروختہ ہوئی اور انہوں نے فصیلوں کی خرابی کو لکڑی کے تختوں سے درست کیا اور ان کی برجیوں کو مرتب کیا اور فصیل پر ایک بڑی گہری خندق بنائی اور محفوظ ہو گئے اور سلطان اس کی ترتیب میں اپنی دانائی کے ضائع کرنے پر پشیمان ہوا اور فرنجیہ کا بادشاہ اور اس کی قوم چھ ماہ تک تونس میں ٹھہری رہی اور اس کے پاس سقلیہ اور عدوہ کے بحری بیڑوں سے جو جزیرہ اطلسیہ اور خوراک کی مدد پہنچتی رہی اور اس نے بعض مسلمانوں کو جزیرہ کے ایک راستے میں داخل کر دیا اور عربوں نے

ان کو چھپا گیا پس انہوں نے اچانک دشمن کو آ لیا اور فتح حاصل کرنے اور غنیمت لی اور ان کی جگہ کو بھی معلوم کر لیا جس میں انہیں بحیرہ کی نگرانی کا مکلف کیا گیا اور الشوالی نے بحیرہ میں تیر انداز بھیجے اور انہوں نے ان کی طرف جانے والے راستے کو روک دیا اور سلطان نے اپنے ممالک میں فوج کو اکٹھے کرنے والے بھیجے اور اسے ہر جانب سے امداد ملی اور حاکم بجایہ ابو ہلال بھی پہنچ گیا اور عربوں سدویکش ولہاصہ اور ہوارہ کی فوجیں بھی آ گئیں یہاں تک کہ زناتہ کے ملوک مغرب نے بھی اسے مدد دی اور محمد بن عبدالقوی نے اپنے بیٹے زیان کی نگرانی کے لئے بنی توجین کی فوج اس کی طرف بھیجی اور سلطان نے باقی ماندہ تنخواہ دار اور رضا کار فوج پر سات موحدین کو سالار مقرر کیا جن کے نام یہ ہیں۔ اسماعیل بن ابی کلاس عیسیٰ بن داؤد یحییٰ بن ابی بکر یحییٰ بن صالح ابو ہلال عیاد حاکم بجایہ اور محمد بن عبو اور ان سب کے سرخیل یحییٰ بن صالح اور یحییٰ بن ابی بکر تھے اور مسلمانوں کی اس قدر تعداد جمع ہو گئی جسے شمار نہیں کیا جا سکتا تھا اور صلحاء اور فقہاء اور درویش خود جہاد کے لئے نکلے اور سلطان خود اپنے خواص اور دوستوں کے ساتھ ان میں بیٹھ گیا اور وہ خواص اور دل دوست پر تھے۔ شیخ ابو سعید جو العود کے نام سے مشہور تھا اور ابن ابی الحسین اور قاضی ابو القاسم بن البراء اور اہل تحقیق تھے اور محرم ۶۶۹ھ میں مصف مقام پر ان کی جنگ ہوئی پس اس روز یحییٰ بن صالح اور محمد بن عبو نے حملہ کیا اور فریقین میں سے بہت سی مخلوق مر گئی اور انہوں نے عشاء کے بعد پڑاؤ پر حملہ کیا اور مسلمان اس کے نزدیک ہلاک ہو گئے اور پانچ سو نصاریٰ کے قتل کے بعد اس پر غالب آ گئے اور اس کے خیمے جس طرح لگے تھے لگے رہے اور اس نے پڑاؤ کے ارد گرد خندق کھودنے کا حکم دیا پس اسے لوگوں نے دست بدست کھودا اور شیخ ابو سعید نے خود بھی کھدائی کی اور مسلمان تونس میں مصیبت میں پڑ گئے اور بدگمانی کرنے لگے اور سلطان پر تونس سے قیروان جانے کا الزام لگایا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمن کو ہلاک کیا اور فرنجہ کا بادشاہ مر گیا۔ کہتے ہیں کہ وہ طبعی موت مرا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے ایک جنگ میں اچانک تیر آ لگا تھا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے وبائی مرض ہو گیا تھا اور بعض کہتے ہیں سلطان نے ابن جرام دلائی کے ساتھ اس کے پاس ایک زہر آلود تلوار بھیجی تھی جس سے وہ ہلاک کیا گیا تھا مگر یہ بات بعید از عقل ہے اور جب وہ فوت ہو گیا تو نصاریٰ نے اس کے بیٹے دمیاط پر اتفاق کر لیا اور اس کا یہ نام اس وجہ سے ہے کہ وہ یہاں پر پیدا ہوا تھا پس انہوں نے اس کی بیعت کی اور جانے کا ارادہ کر لیا اور ان کا دارومدار شلیر پر تھا پس اس نے المستنصر سے خط و کتابت کی کہ جو کچھ وہ اپنے آنے پر اخراجات کر چکے ہیں انہیں دے دیئے جائیں پس چونکہ عربوں نے اپنے سرمائی مقامات کی طرف جانے کا عزم کر لیا تھا اس لئے سلطان نے ان کی مدد کی اور اس نے ربیع الاول ۶۶۹ھ میں مصالحت کرنے کے لئے فقہاء کے مشائخ کو بھیجا اور قاضی ابن زیتون نے چند رسالوں کے لئے مصالحت کے انعقاد کی ذمہ داری لی اور ابو الحسن علی بن عمر اور احمد بن الغماز اور زیان بن محمد بن عبدالقوی امیر بنی توجین حاضر ہوئے اور حاکم صقلیہ جو ان اپنے جزیرہ پر صلح کے لئے مخصوص ہوا اور نصاریٰ اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ چلے گئے اور انہیں سخت آندھی نے آ لیا جس سے وہ ہلاکت کے قریب پہنچ گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے اور سلطان نے جو مال دشمن کو دیا تھا اس کا تاوان رعایا پر ڈال دیا جو انہوں نے رضا کارانہ طور پر اسے دے دیا۔ کہتے ہیں کہ وہ مال دس اونٹوں کے بوجھ کے برابر تھا اور نصاریٰ قرطاجنہ میں تیس منجنیقیں چھوڑ گئے اور سلطان نے حاکم مغرب اور نواح کے ملوک سے معاملات کے متعلق اور مسلمانوں سے اپنے دفاع اور اپنی صلح کے

متعلق بات چیت کی اور قرطبہ کو اس کی بیٹیوں سے نکال دیے جانے کا حکم دیا اور فوراً اپنی حکومت کی طرف لوٹ آئے اور یہ ان کے غلبے کا آخری زمانہ تھا پھر وہ مسلسل کمزور ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ ان کی حکومت متعدد ریاستوں میں تقسیم ہو گئی اور حکام میں ہر حاکم اپنی جگہ خود مختار امیر بن گیا اپنے آپ کو دوسروں سے ترجیح دینے لگے اور اس دور میں ان کا قدم متزلزل ہوا اور اقتدار درجہ بدرجہ کمزور ہو گیا۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

اصل میں یہ آل بنی سعید میں سے تھا جو غرناطہ کے قریبی قلعے کے رہنے والے تھے۔ ان میں سے بہت سے آدمی موحدین کے زمانے میں عہدوں کے مالک تھے وہ ان ۱۲۱۰ء ابو الحسن سعید ان میں بہت بڑا کاروباری آدمی تھا اور اس کا بیٹا جس کا نام محمد تھا اس نے اس کی کفالت میں نشو و نما پائی اور جب یہ موحدین مغرب کی طرف لوٹ گئے تو ۱۲۴۲ء میں یہ بھی ختم ہو گیا اور اس کا باپ محمد تونس کی طرف ہجرت کر آیا اور اس دور میں شیخ ابو محمد بن ابی حفص جو حاکم تھا اس کے بیٹے ابو زکریا کی خدمت میں منسلک ہو گیا اور جب اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد حکومت سنبھالی تو تونس کی خود مختاری پر غالب آ گیا پھر یہ ابو زکریا کی مراکش سے آیا اور افریقہ کا امیر محمد بن ابی الحسین ان کے مددگاروں میں سے تھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وہ مراکش میں ستر برس کی عمر میں فوت ہو گیا تھا اور ابن ابی الحسین تونس کی طرف واپس آ گیا اور اس نے امیر ابو زکریا کے ساتھ تعلق میں مضبوطی پیدا کر لیا اور اس کی خواہشات پر غالب آ گیا اور جب المستنصر حاکم بنا تو اس نے تھوڑی دیر تک اسے اپنے طریق پر چلنے دیا پھر اللحیانی کے واقعہ کے بعد اس سے الگ ہو گیا اور بالطبع فخر کرتے تھے اس کے دشمنوں کی چغلی کا اثر ہو گیا اور انہوں نے ابو القاسم بن ابی زیدان الشیخ ابی محمد کے ساتھ اس کی بد اطواری کا تقرب کر کے سلطان نے اسے بتا کر اس کے گھر پر نظر بند کر دیا پھر وہ اپنے دوستوں سے اس کی جگہ مقرر کر لیا اور اس نے اپنے دشمنوں سے بدلہ لیا اور سلطان کے امور میں بھی اس کا نائب ہو گیا یہاں تک کہ ۱۲۶۱ء میں اس کی وفات ہو گئی اور اس نے اس کے عزیز سعید بن یوسف بن ابی الحسین کو تفریح کے کاموں کا مختلف کیا اور اس نے بہت سا مال جمع کر لیا اور انہوں نے بہت کچھ حاصل کیا اور وہ شیخ ابو عبداللہ مختلف علوم کا جامع اور شعر و لغت اور نظم و نثر کا بڑا ماہر تھے اور اس کی ایک تالیف ترتیب بھی ہے جو کتاب جوہری اور اس کے اختصار کی ترتیب کے مطابق ہے اور وہ اپنی ریاست میں مشہور رہے خودداری اور ہمت اور خدمت کی بلندی میں اعلیٰ تھا اور اس کے کچھ اشعار بھی ہیں جن میں سے التجانی نے رحلہ میں کچھ اشعار نقل کیے ہیں اور ان میں سے زیادہ مشہور وہ ہیں جو اس نے امیر ابو زکریا کی طرف سے عثمان بن جابر کو مخاطب کرتے ہوئے بیان کیے ہیں جو اس نے خوشخط ہو کر دی قافیہ ادا کی تھی اور دوسرے اشعار "ذا" کی ردیف میں ہیں اور اس سے قبل دوسرے اشعار بھی "ذ" کی ردیف میں ہیں اور اس کا ایک بیٹا سعید نام کا تھا جو اپنے باپ کی زندگی میں مراتب سلطانیہ میں فوت ہو گیا پھر وہ اپنی انتہا سے پہلے ہی شادمان ہو گیا اور اس کی تیسری صورت شیخ ابو سعید عثمان بن محمد جتاتی جو [illegible] کے نام سے مشہور تھے کی صورت تھی اور مغرب میں اس کے اہل بیت بنی ابی الرابعہ کے نام سے مشہور تھے اور ان میں ایک ابو محمد زکی تھی جو صاحب الاشغال کے نام سے مشہور تھا اور [illegible] کے زمانے میں تیسری سلطنت سے مغرب سے بھاگ گیا اور ۱۲۷۰ء میں تونس چلا گیا اور وہاں ابو عبد اللہ المستنصر تھے۔ یہ بہت کل کی اور امیر ابو زکریا کی بیعت کر لی پس جب اس نے آئے

موحدین کے مشائخ کے درجے اور اپنے اہل مجلس میں شامل کر لیا پھر اس نے بنی نعمان کی مصاحبت کے بعد اس کے بیٹے المستنصر کے ہاں وہ مقام حاصل کیا کہ کوئی اس کی ہمسری نہ کر سکتا تھا اور اس کی رائے اور تدبیر پر غالب آ گیا یہاں تک کہ ۶۷۲ھ میں فوت ہو گیا اور عوام و خواص میں اس کا ذکر خیر باقی رہ گیا۔

اہل جزائر کی بغاوت اور ان کی فتح کے حالات: جب اہل جزائر نے زناتہ اور اہالیان مغرب اوسط کی حکومت کے مٹنے کو دیکھا تو انہوں نے بنی حفص کی حکومت کے قیام کی سوچ کی اور انہوں نے اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکا اور علاحدگی اختیار کر لی اور ۶۶۱ھ میں سلطان نے ان کی طرف فوج بھیجی اور اس نے صاحب ثغر بجایہ ابو ہلال عیاد بن سعید ہنتاتی کو جو اس کا ساتھی تھا اشارہ کیا تو وہ ۶۶۲ھ میں موحدین کی فوجیں لے کر آ گیا اور اس نے ایک سال تک ان سے جنگ کی مگر وہ فتح حاصل نہ کر سکا تو وہ وہاں سے بہت سے غنائم لے کر واپس آ گیا اور ۶۶۳ھ میں بجایہ میں فوت ہو گیا اور پھر ۶۷۴ھ میں سلطان نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کا قصد کیا اور خشکی میں ان کی طرف فوج بھیجی اور سمندر میں بحری بیڑے بھیجے اور تونس کی فوج پر ابو الحسن بن یاسین کو سالار مقرر کیا اور عامل بجایہ کو اشارہ کیا کہ وہ ایک دوسری فوج بھیجے تو اس نے ابو العباس بن ابی الاعلام کی نگرانی کے لئے ایک فوج بھیجی اور ان بری اور بحری فوجوں نے جزائر کو چاروں جانب سے گھیر لیا اور اس کا محاصرہ سخت کر دیا اور اسے بزور قوت فتح کر لیا اور وہاں میں خوب قتل عام کیا اور گھروں کو لوٹا اور حرم و اموال ضائع ہوئے اور اس نے شہر کے مشائخ کو گرفتار کر لیا اور انہیں پابہ زنجیر تونس لایا گیا اور قصبہ میں قید کر دیا گیا یہاں تک کہ سلطان کی وفات کے بعد واثق نے انہیں رہا کر دیا۔

اور جزائر کی فتح کے بعد سلطان تونس سے شکار کے لئے باہر نکلا اور گھوڑے پر سے گر پڑا اور مرض نے اسے آ لیا اور وہ اپنے گھر واپس آ گیا اور اس کی بیماری میں اضافہ ہو گیا اور اس کی موت کی افواہیں پھیل گئیں اور وہ ۶۷۵ھ کو عید الاضحیٰ کے روز لوگوں کے ہاتھوں کے ساتھ نکلا اور اس کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے اور وہ لوگوں کی خاطر صبر کا اظہار کرتے ہوئے تخت پر بیٹھا پھر اپنے گھر میں داخل ہوا اور اسی شب کو فوت ہو گیا اور آل حفص کے ملوک میں یہ سلطان بہت عظیم آدمی تھا اور اس کی شہرت بہت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اور دور دور سے اقالیم کی سرحدوں نے بھی اس کے دامن کو تھامنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہوا تھا اور بڑے بڑے لوگ خصوصاً اندلس سے عجیب کلام کہنے والے شاعر اور کاتب اور عالم پرہیزگار اور بادشاہ اور بڑے جوش سے اس کے بیٹے کی حکومت کی پناہ لیتے ہوئے مشرق و مغرب میں خلافت کے نشانات کو مٹانے اور اس حکومت کے سربراہ کی آواز دبانے کے لئے جمع ہو گئے اور طاغیہ نے مشرقی اور مغربی اندلس میں سلطنت کی بنیادوں کو ختم کر دیا یعنی قرطبہ پر ۶۳۳ھ میں اور بلنسیہ پر ۶۳۶ھ میں اور اشبیلیہ پر ۶۴۶ھ میں قبضہ ہو گیا اور ۶۵۶ھ میں مشرق میں عربوں اور اسلام کے دارالخلافہ بغداد پر قابض ہو گئے اور بنو مرین نے بنی عبد المومن کی حکومت چھین لی اور ۶۶۸ھ میں موحدین کے دارالخلافہ مراکش میں اکٹھے ہو گئے اور یہ سب کچھ اس کے اور اس کے باپ کے عہد میں ہوا اور ان کی حکومت بڑی مضبوط، مرفہ الحال اور بڑے مال و دولت اور کثرت فوجوں والی تھی اور ان کی جنگوں اور فتوحات اور جلال و عظمت کے بہت سے واقعات ہیں اور اس کے دور میں تونس کے تمدن نے بڑی ترقی کی اور اس کے ماتحت بہت سے رفاہ

مالا مال ہو گئے اور لوگ سواریوں، ملبوسات، عمدہ زینت، تحائف، اشیاء اور برتنوں میں اونچی اور عمدہ چیزوں کا چرچا کرنے لگے۔ لیکن انہوں نے ان چیزوں کو بہت اچھے طریقے پر تیار کیا یہاں تک کہ انتہا کو پہنچ گئے پھر ان کی صف لپیٹ دی گئی۔ واللہ مالک الامور۔

الواثق یحییٰ بن المستنصر مخلوع کی بیعت کے حالات
اور دیگر احوال کا تذکرہ

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان مستنصر ۶۷۵ھ میں فوت ہو گیا تو موحدین اور دوسرے لوگوں نے اس کے باپ کی وفات کی شب اکٹھے ہو کر اس کے بیٹے کی بیعت کر لی اور اس نے الواثق کا لقب اختیار کر لیا اور اپنی حکومت کا آغاز مظالم کے دور کرنے، قیدیوں کو رہا کرنے، قریش اور اہل دیوان کو عطیات دینے اور مساجد کی اصلاح کرنے اور لوگوں سے بہت سے ٹیکسوں کو دور کرنے سے کیا اور شعراء نے اس کی مدح کی تو اس نے انہیں اچھے انعامات دیئے اور یحییٰ بن داؤد کو اپنی قید سے رہا کر کے بھیجا۔ یہ پہلا مقام ہے جہاں وہ رہا اور لوگوں سے بیعت لیتے اور اس کی حکومت کے قیام کا متولی سعید بن یوسف بن ابی الحسین تھا کیونکہ اسے حکومت میں بڑا مقام اور تجربہ میں بڑا رسوخ حاصل تھا لیکن اس نے حکومت سنبھال لی اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہا یہاں تک کہ اس نے اسے پچھاڑ دیا اور اس سے حکومت لے لی اس آدمی کا نام یحییٰ بن عبدالملک غافقی تھا اور کنیت ابوالحسن تھی اور یہ اندلس کا باشندہ تھا اور مرسیہ کے مضافات میں رہتا تھا اور یہ دشمن کے غلبے کے زمانے میں شرق اندلس سے غیر ملکی مسافروں کے ساتھ آیا اور یہ بہت عمدہ کتابت کرتا تھا اور اس کے سوا اور کوئی کام نہ جانتا تھا لیکن وہ مضافات میں گھومتا رہا پھر ابوالحسن کی خدمت میں چلا گیا تو اس نے اسے کاتب بنا لیا پھر وہ اسے ولایت و دیوان میں لے گیا تو اس کی شان بڑھ گئی اور وہ ان میں اس کا دوست بن کر سلطان کے پاس آتا جاتا ہو گیا اور جب واثق کی حکومت مستحکم ہو گئی تو اس نے اس کے مرتبہ کو بڑھا دیا اور مشورہ کے لئے خاص کر لیا اور اسے اپنی علامت کی کتابت عطا کی اور سعید بن الحسین اس کی قدر میں مسابقت کرتا تھا اور اس سے حسد کرتا تھا پس اس نے سلطان کو اس کے خلاف کیا اور اسے اس کے مال میں رغبت دلائی اس نے ابو سعید بن ابی الحسین کو بہانے سے گرفتار کر لیا اور قصبہ میں قید کر دیا اور اس نے معقل بن یاسین اور ابن سید وغیرہ کی طرف پیادہ فوج بھیجی اور موحدین میں سے یزید بن ابی الاعلام کو ابن ابی الحسین سے مال لینے اور اس کی آزمائش کرنے پر مقرر کیا اور وہ مسلسل اس سے مال لیتا رہا یہاں تک کہ اس نے تنگی کا اظہار کر دیا اور اس سے حلف طلب کیا گیا تو اس نے حلف اٹھا دیا پھر اسے مارا گیا تو اس نے بتایا کہ اس نے کچھ لوگوں کے پاس اپنا مال بطور امانت رکھا ہوا ہے

جنہوں نے اسے بتایا کہ اس کے متعلق جانتا تو انہوں نے وہ مال اسے دے دیا پھر اس نے اپنے ایک غلام کو اپنے گھر کے ایک مدفون ذخیرے کے متعلق بتایا تو اس نے اس سے تقریباً چھ ہزار دینار نکالے پھر اس کے بعد اس نے اس کی بات کو فاش کیا اور اسے خوب عذاب دیا یہاں تک کہ وہ اسی سال ذوالحجہ میں فوت ہو گیا اور اس کے گھر کی کسی جگہ دفن کیا گیا کہ اس کے دفن کو کوئی نہیں جانتا اور ابوالحسن الخیر حکومت و سلطنت پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے بھائی ابوالعلاء کو حجابت کا والی بنا کر بھیجا اور مشائخ اور خواص نے اس کی سرکشی اور ان کے کبر و نخوت سے جو تکلیف اٹھائی اس پر افسوس کیا یہاں تک کہ اس کا [illegible] کر حکومت پر قابض ہو گیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

* * *

باب: ۲۳

سلطان ابو اسحاق کا

اندلس میں ورود

اہل بجایہ کا سلطان ابو اسحاق کی

اطاعت میں داخل ہونے کے حالات

سلطان المستنصر نے سنہ ۹ھ میں ابو ہلال عیاد بن سعید ہنتاتی کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور وہ اسے اس کے بھائی امیر حفص نے حکومت دلائی اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں وہ اس پر اپنی وفات تک جو ۷۲ھ میں ہوئی حکمران رہا اور اس کے بعد اس نے اس کے بیٹے محمد کو وہاں کا حاکم مقرر کیا جسے اس کی حکومت میں بڑی قوت حاصل تھی پھر المستنصر فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا الواثق حکمران بن گیا تو اس نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور بجایہ کی بیعت کا وفد بھجوایا پھر ابو الحسن القائم الدولہ نے اپنے بھائی ادریس کو بجایہ کی حکومت کا کاروبار سونپا تو اس نے کار سلطنت کو سنبھالا اور احوال کو ٹھیک کر دیا اور مشائخ میں اپنا حکم چلانے لگا اور محمد بن ابی ہلال نے اس کی زیادتی پر برا منایا پس ادریس نے اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کیا تو محمد بن ابی ہلال اس کے حملے سے خوفزدہ ہو گیا اور اس نے اپنے بعض دلی دوستوں کو اس کے قتل میں شامل کیا اور سرداروں سے بھی اس کے متعلق گفتگو کی پس انہوں نے ۷ ذوالقعدہ ۷۶ھ کو سلطان کے دروازے میں اسے جو حیثیت حاصل تھی اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو مختلف لوگوں میں پھینک دیا پس انہوں نے اسے پھینک دیا اور یہ واقعہ سلطان ابی اسحاق کے تلمسان میں اترنے کے ساتھ ہوا اور جب اسے اپنے بھائی المستنصر کی وفات کی خبر ملی تو اس نے تھوڑی دیر تردد کے بعد اپنا حق لینے کا ارادہ کر لیا پھر وہ تلمسان واپس لوٹ آیا اور یغمراسن بن زیان کے ہاں اترا پس وہ اس کی آمد پر کھڑا ہو گیا اور اس کی تواضع کے متعلق مبالغہ آرائی کی اور اہل بجایہ اور ابن ابی ہلال نے بھی اپنا اپنا کام کیا اور الحضرۃ پر سلطان کے ظلموں سے خوفزدہ ہو گئے پس اس نے سلطان ابو اسحاق سے بات چیت کی اور انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے پاس وفد بھیجا جس نے اسے حکومت کے متعلق اکسایا پس اس نے انہیں جواب دیا اور وہ ذوالقعدہ کے آخر میں آیا تو موحدین اور اہل

بجایہ کے سرداروں نے اس کی بیعت کی اور محمد بن ہلال نے اس کی حکومت کو سنبھالا پھر اس نے اپنی فوجوں کے ساتھ قسنطینہ پر چڑھائی کی اور اس سے جنگ کی اور وہاں پر عبدالعزیز بن عیسیٰ بن داؤد موجود تھا پس وہ اسے فتح نہ کر سکا اور وہ بجایہ سے چلا گیا یہاں تک کہ وہ بات ظہور پذیر ہوئی جس کا ہم ذکر کریں گے۔

اور جب واثق اور اس کے وزیر ابن الحبیر کو بجایہ میں سلطان ابو اسحاق کے داخل ہونے کی اطلاع ملی تو اس نے فوجوں کو اس کے پیچھے جنگ کے لئے بھیجا اور اپنے چچا ابو حفص کو ان کا سالار مقرر کیا اور ابو زید بن جامع کو اس کا وزیر بنایا پس وہ تونس سے نکلا اور بجایہ میں اس کی فوج منتشر ہو گئی اور واثق قسنطینہ کی طرف بڑھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس نے امیر ابو اسحاق کو قسنطینہ پر جانے سے روکا پھر امیر ابو حفص نے خروج کے متعلق ابن الحبیر کی مدد کی اور اس نے اپنی فوج کو روکنے کا ارادہ کر لیا پس واثق نے ابو حفص اور اس کے وزیر ابن جامع کو لکھا اور ان میں ہر ایک اپنے ساتھی کو ترغیب دیتے۔ پس ان دونوں نے گفتگو کے بعد امیر ابو اسحاق کو بلانے پر اتفاق کر لیا اور اسے یہ اطلاع بھی بھجوائی اور واثق کو بھی تونس میں یہ خبر پہنچ گئی جب اہل تونس اور دین دوستوں سے تخلف ہو چکا تھا پس اسے حکومت سے ہٹنے کے متعلق یقین ہو گیا اور اس نے سرداروں کو بلایا اور اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے لئے ماہ ربیع الاول ۶۷۸ھ کو حکومت چھوڑ دی اور قصبہ کے شاہی محلات کو چھوڑ کر دار الاقوری کی طرف چلا گیا اور اس کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

الحضرۃ پر سلطان ابو اسحاق کے غلبہ کے حالات۔ جب سلطان ابو اسحاق کو بجایہ سے اپنے امیر ابو حفص اور ابن جامع کا خط ملا تو اس نے تیزی سے سفر کیا اور ان کے پاس پہنچنے میں جلدی کی پھر اسے اپنے بھتیجے واثق کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے تونس میں علیحدگی اختیار کر لی ہے پس وہ سب اور الحضرۃ کے باقی ماندہ باشندے اپنے اپنے مراتب کے مطابق اس کی ملاقات کو گئے اور اس کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ اور محمد بن ہلال جو اس کی حکومت کا شیخ تھا نصف ربیع ۶۷۸ھ کے آخر میں الحضرۃ میں داخل ہوئے اور اس نے اپنی دربانی پر ابوالقاسم بن شیخ کو جو کاتب ابی الحسن تھا اور کار سلطنت کے انجام دینے پر ابن ابی بکر بن حسن بن خلدون کو مقرر کیا اور وہ اشبیلیہ سے اپنے بیٹے حسن کے ساتھ امیر ابو زکریا کے پاس گیا کیونکہ اس نے ان کے ساتھ ایک عہد کیا تھا اور حسن مشرق کی طرف چلا گیا اور وہیں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا ابوبکر الحضرۃ میں باقی رہ گیا پس امیر ابو اسحاق نے اسے کار سلطنت میں داخل ہوتے ہی دیوان پر مقرر کر دیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کار سلطنت کے منتظم صرف موحدین ہی مقرر ہوتے تھے اور اس نے فضل بن علی بن مزنی کو الزاب کا حاکم مقرر کیا حالانکہ اس کے والی بھی صرف موحدین ہی مقرر ہوتے تھے لیکن اس نے فضل بن علی کے اس عہد کا پاس کیا جو اس نے اس کے ساتھ اندلس جانے کے متعلق کیا تھا پس اس نے اسے الزاب پر اور اس کے بھائی عبدالواحد کو قسنطینہ پر حاکم مقرر کر دیا پھر اس نے ابن الحبیر کو گرفتار کر لیا اور اسے قید کرنے کا حکم دے دیا اور اسے امتحان و آزمائش کے لئے موسیٰ بن یزکیں کے پاس بھیج دیا اور اس نے تعویذات کی بعض مختلف اشکال کی جادو کی تحریریں دیکھیں جن کے ذریعے ان کے خیال میں اس کا مخدوم جادو کرتا تھا پس اس نے اس کے ساتھ گفتگو کی اور اسی حالت آزمائش میں تھی کہ وہ اس کی سطوت کے ایام میں سعید ابی الحسن کی شان میں قسم دینے اور ہلاک ہونے والی تھی یہاں تک کہ وہ اسی سال جمادی الاولیٰ کے مہینے میں فوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کسی پر ایک ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا اور جب

سلطان ابو اسحاق اپنے تخت حکومت پر قائم ہو گیا اور اس کی خلافت کا مرکز مضبوط ہو گیا اور تو اس نے محمد بن ابی ہلال کو گرفتار کر لیا اور اسے اپنے بیٹے کی مصیبت لانے کی وجہ سے قتل کر دیا کیونکہ اسے اس سے حکومت میں خرابی لانے کی توقع تھی اور اسے اس کی فتنہ انگیز مساعی کا بھی علم ہو چکا تھا۔

اور جب واثق حکومت سے الگ ہو گیا اور دار البتوری کی طرف چلا آیا تو وہ وہاں کئی روز تک ٹھہرا اور اس کے تین بیٹے الفضل، طاہر اور طیب بھی اس کے ساتھ تھے پھر اس کے متعلق سلطان ابو اسحاق کے پاس شکایت کی گئی کہ وہ بغاوت کا ارادہ رکھتا ہے اور اس نے اس کام میں فرنج کے بعض عیسائی رؤساء کو بھی شامل کیا ہے جس اس کے مقام ہجیت نے اسے پریشان کر دیا اور اس نے قصبہ میں اس کے بیٹوں کو تنگ جگہ پر اس کے بھائی المستنصر کے زمانہ میں قید کر دیا پھر اس نے ماہ صفر ۶۷۹ھ میں سب کو قتل کر دیا اور اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے حکومت اپنے بیٹے کو دے دی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

امیر ابو فارس بن سلطان ابو اسحاق کا اپنے باپ کے زمانے میں بجایہ کا حکمران بننا اور اس کا سبب

سلطان ابو اسحاق کے پانچ بیٹے تھے ابو فارس عبدالعزیز، ابو محمد عبداللہ، ابو زکریا یحییٰ، خالد اور عمر۔ ان میں ابو فارس سب سے بڑا تھا اور سلطان المستنصر نے انہیں اپنے عہد حکومت میں ان کے باپ کے اندلس کی طرف بھاگ جانے کی وجہ سے محل کے ایک کمرے میں محبوس کیا ہوا تھا اور ان کا وارث مقرر کیا ہوا تھا پس انہوں نے اس کی زیر کفالت اور اس کے وافر رزق کے تحت پرورش پائی یہاں تک کہ ان کا باپ ابو اسحاق حکومت پر قابض ہو گیا پس وہ اس کے کناروں تک گئے اور پیچھے رہ گئے اور عزت حاصل کی اور انہوں نے بیعت کرنے والے جماعتوں کو پایا اور سلطان نے انہیں ہر طرح سے آزادی دے دی اور ان میں سب سے فائق ان کا بڑا بھائی ابو فارس تھا کیونکہ اسے ولی عہدی کے لئے تربیت دی گئی تھی اور وہ سلطان کے بہترین لوگوں میں سے تھا اور احمد بن ابی بکر بن سید الناس اور اس کے بھائی ابو الحسین نے نیک نیتی کی وجہ سے اس پر اپنی محبت و وجاہت کی چادر ڈالی ہوئی تھی اور وہ سید الناس کا باپ ابو بکر بن حسن اشبیلیہ کے اشراف میں سے تھا وہ حافظ حدیث تھا اور داؤد اور اس کے اصحاب کے مذہب پر ظاہری فقہ کا راوی تھا اور یہ فقہ اہل اشبیلیہ اور خصوصاً اندلس کے لوگوں کے درمیان مروج تھی پس جب طاغیہ نے حکومت پر حملہ کیا اور اس کی سرحدوں کو جڑ سے کاٹ دیا اور اس کے میدانوں کو چھین کر لے گیا اور اس کے دیار و امصار کی طرف گیا تو اس نے سرداروں اور اشراف کو مغرب اور افریقہ کی طرف جانے کی اجازت دے دی اور ان کا زیادہ تر قصد حفصی حکومت کی مضبوطی کے لئے تونس جانے کا تھا پس جب حافظ ابو بکر نے اندلس کے حالات کے اختلال اور اس کے انجام اور اس کے باشندوں کے مٹ جانے کو دیکھا تو اس نے خلفائے تونس کے ساتھ جو تعلق تھا اس کی وجہ سے ان کے پاس جانے کی نیت کر لی پس وہ سمندر پار کر کے تونس میں جا اترا تو سلطان نے اسے بڑی عزت

کے ساتھ ملا اور اُسے اس مدرسہ میں جو تمام اطوار کے پاس ہے اور جسے اس کی ماں ام الخلائف نے بنایا تھا، تدریس علم پر مقرر کر دیا اور اس کے بیٹوں احمد اور ابوالحسن نے اپنے باپ کے اختصاص کی وجہ سے حکومت کے ماحول اور کفالت میں پرورش پائی اور طلب علم سے طلب دنیا کی طرف مائل ہو گئے اور سلطان کے مراتب کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے سلطان ابواسحاق کے بیٹوں کے ساتھ مل کے ان گھروں سے رابطہ پیدا کر لیا جن میں ان کے چچا نے انہیں ان کے باپ کے جانے کے بعد رہائش دی تھی پس وہ ان سے مل جل گئے اور ان کی خدمت کرنے لگے اور جب سلطان حکومت پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے ابوفارس کو ولی عہدی کی ترجیح دی اور اُسے وزارت کے طریقوں پر چلایا تو اس نے احمد بن سید الناس کو چنا اور اس کی تعریف کی اور اس کی عزت افزائی کے لئے اسے خلعت دیئے اور اُسے اپنے حاجب کے لقب سے مختص کیا اور اس کا بھائی ابوالحسین اس بارے میں اس سے زبردستی کے رنگ میں مقابلہ کرتا تھا جس کی وجہ سے خواص ان دونوں سے حسد کرنے لگے پس انہوں نے سلطان ابواسحاق کو دوبارہ بھڑکا دیا اور اس کے مقام سے اُسے خوفزدہ کر دیا کہ احمد بن سید الناس نے اُسے حکومت پر حملہ کرنے میں شامل کیا ہے اور اس نقل میں عبدالوہاب بن قائد الکلاعی نے جو اہل وطن کے کاتبوں میں سے تھا بڑا کردار ادا کیا اور وہ ان دنوں عوام کے لئے لکھتا تھا پس سلطان نے ۷۶۴ھ کے آخر میں محل کے دروازے کی طرف جا کر امیر ابن سید الناس پر حملہ کر دیا پس تلواروں نے اسے کاٹ دیا اور اس کے جسم کو ایک گڑھے میں پھینک دیا گیا اور امیر ابوفارس کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ نہایت غمگین ہو کر اپنے باپ کے پاس سوار ہو کر آیا تو اس کے باپ نے اُسے تسلی دی اور بتایا کہ اسے معلوم ہوا ہے کہ ابن سید الناس حکومت کے ساتھ فریب کرنے لگا تھا اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی سیاست کو مٹایا اور ابوالحسین اس ہلاکت سے بچ گیا اور کئی دن تک روپوش رہنے کے بعد امیر ابوفارس کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا پھر اُسے قید خانہ سے رہا کر دیا گیا اور اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بھی بغاوت کریں گے اور سلطان نے اس کے بیٹے کو مانوس کرنے کے لئے بہت کوشش کی اور اس کے سینہ سے کینے کو دور کر دیا اور اسے بجایہ اور اس کے مضافات کا حاکم مقرر کر دیا اور اسے وہاں کا مستقل امیر بنا کر بھیجا اور اس کے ساتھ وہاں کے لئے حاجب محمد کو بھیجا جو ابو محمد بن حسن بن خلدون کا بیٹا تھا پس وہ ۷۶۴ھ میں بجایہ کی طرف گیا اور اس کی حکومت کو سنبھالا اور جیسا کہ ہم بیان کریں گے وہ اس کی حکومت کے آخر تک وہاں امیر رہا۔

اس آدمی کا نام ابو محمد بن موسیٰ بن خلیل ہے اور اس کی نسبت کہا ہے جو موحدین کے گھرانوں میں سے ہے اور یہ ابن [illegible] قسنطینہ کا خادم اور دوست تھا اور سلطان ابواسحاق نے اُسے قسنطینہ کا نگہبان مقرر کیا اور اس کی حکومت مستحکم ہو گئی اور ابوالعباس کو فرصت ہوئی تو خلافت کے گھر کے [illegible] وہاں کا حاکم مقرر کیا پھر سلطان ابواسحاق نے اُسے اور ابن وزیر بڑا طامع تھا اور لوگوں کے اموال کو اکٹھا کرنے سے غرض رکھتا تھا اُسے پتہ چلا کہ قسنطینہ اس کا گھر اور پناہ گاہ ہے تو اسے اس میں پناہ لینے اور حکومت پر حملہ کرنے کی سوجھی اور اہل حکومت پر اس کا [illegible] پڑا تو انہوں نے اپنا معاملہ سلطان ابواسحاق کے سامنے پیش کر دیا اور اس کے لئے تیار ہو گئے پس جب اس نے قسنطینہ کی طرف سے جنگ کرنے کے آثار دیکھے تو ان سے کوئی وعدہ نہ کیا اور طاقتور نے اس معاملہ کے متعلق جو اس کے سامنے پیش کیا گیا تھا معذرت کی تو اس نے اُسے قبول کر لیا اور اُسے مبارکباد دی اور جب امیر ابوفارس ۷۶۴ھ میں اپنے مقام امارت بجایہ کی طرف جانے لگا تو اس

[illegible]

سلطان کو جہاد کے لئے فوجوں کی قیادت کرنا [illegible]

[illegible]

غز اسنقر نے اپنے بیٹے ابراہیم کو جو ابو عامر کی نیابت کرتا تھا اپنی قوم کے ایک وفد کے ساتھ اس معاہدے کی تکمیل کے لئے بھیجا یعنی سلطان نے ان کی بیعت پر اعتماد کیا اور ان کے مطالبہ میں ان کی مدد کی اور وہ مصر میں کئی روز قیام پذیر رہے اور انہوں نے دمشق کے قلعوں میں بڑے کارنامے دکھائے اور ربیعہ اپنی عورت کے ساتھ واپس آ گئے اور سلطان دمشق کے پہنچنے کے وقت ان کے پاس گیا اور دو آدمی ان کے مکانات کی تعمیر چیز اور ان کی حکومت کے اور ان کے اور ان کی قوم کے لئے شہرت کا باعث تھی۔

ابو عمارہ دعی کے ظہور اور اس کے عجیب و غریب حالات کا بیان

احمد بن مرزوق ابو عمارہ مسیلی جو بجایہ کے اطراف میں سے مقام مسیلہ سے یہاں آئے تھے اس نے بجایہ میں پرورش پائی اور جہالت سے درزی کا پیشہ کرتا تھا اور وہ اپنے آپ کو بادشاہ خیال کرتا تھا نیز اس کے ذہن میں یہ جم گیا تھا اسے اس بات کی خبر دیتے تھے۔ پھر وہ اپنے شہر کو چھوڑ کر صحرا کی طرف نکلا۔ پس چلا گیا اور مستقل عربوں سے مل جل گیا اور ان کی بیعت کی طرف منسوب ہونے لگا اور دعویٰ کرنے لگا کہ وہ فاطمی منتظر ہے اور وہ لوگوں کو پانی کو سونے میں تبدیل ہوتے دکھاتا پس لوگ اس کے پیچھے ہو گئے اور کئی روز تک اس کے مقام کے متعلق تحقیق کرتے رہے اور بجایہ کے شہروں میں سے (علامہ برزالی کا ایک بیٹا ہے) اعطی بن منقذ نے بتایا کہ اس نے اسے اس کے ظہور کے ایام میں مصر میں دیکھا کہ وہ اس دعوی میں احتیاط کر رہا تھا یہاں تک کہ بجز مغرب کے اسے روانہ کر دیا پھر جب لوگوں نے اس کے سوا جانے کے ارادہ میں اسے عاجز پایا تو اس سے بے رغبتی اختیار کر لی اور وہ وہاں میں پھرتا رہا جیسا کہ طرابلس میں پہنچ گیا اور آپ کے ہاں اترا اور اس میں سے ایک نوجوان نصیر جو الواثق المستنصر کا غلام تھا اور بڑی تعجب کی بات ہے اس نے مصاحبت اختیار کر لی اور جب اس نے اسے دیکھا تو اسے اس میں اپنے آقا کے بیٹے فضل کی شبیہ نظر آئی تو وہ رونے لگا اور اس کے پاؤں چومنے لگا تو ابن ابی عمارہ نے اسے کہا تمہارا کیا حال ہے تو اس نے اسے سب واقعہ بتایا تو اس نے کہا تو نے مجھے اس واقعہ کی خبر بتا دیا ہے اور میں ان لوگوں سے جو ان سے ڈریں کے پیچھے ترجیح دوں گا اور شیخ امرائے عرب کے پاس خوشی کے ساتھ اپنے آقا کے بیٹے کی منادی کرتا ہوا آیا یہاں تک کہ ان پر شک کرنے لگا۔ پھر یاوس بن ابی عمارہ کے پاس ان مقتولوں کے لئے آیا جو عربوں اور واثق کے درمیان ہوئے تھے اور ابن ابی عمارہ نے اپنی حکومت سے قبل کے واقعات انہیں بیان کیا تو انہوں نے تصدیق کی اور مطمئن ہو گئے اور اس کی بیعت کر لی اور ان کی حکومت امیر زیاب مرغم بن صابر بن عسکر نے سنبھالی اور عربوں کو اس کی خاطر جمع کیا اور انہوں نے طرابلس سے جنگ کی اور اس وقت وہاں محمد بن عیسیٰ ہنتاتی حکمران تھا جو عنق الفضہ کے نام سے مشہور تھا جس دولت ابی حفص کو مرغم نے نکلے اور تعددی طرف بڑھے اور اس کی بیعت کی طرف جہاں جانے تھے چلے گئے اور ان پر قبضہ کر لیا پھر وہاں تونس میں چلا گیا اور وزراء کو قتل کیا اور ان سے خوب کریاں حاصل کیا پھر اس نے تونس پر چڑھائی کی تو رجب ۶۸۱ھ میں عبدالملک بن مکی نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے آباء کے حق کو پورا کرنے کے لئے بڑھا۔ وہ بیعت اس سے عہد و پیمان لے لیا اور اس کی خلافت کو

اعلان کر دیا اور اپنی قوم کو بیدار کیا اور کعب بن سلیم کو اس کا خادم بنایا اور ان کی سرداری ان کے شیخ عبدالرحمٰن کے بیٹوں میں تھی پس انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور اس کی خدمت میں لگ گئے اور اس کی پارٹی کے لوگ اور کلاوہ اور مغراوہ کی بستیوں کے لوگ اس کی بیعت کو آنے لگے پھر اس نے بلاد توزر اور قسطیلہ پر چڑھائی کی تو انہوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی پھر وہ قفصہ کی طرف واپس آیا تو اس کے باشندوں نے بھی اس کی بیعت کر لی اور اس کی پوزیشن مضبوط ہو گئی اور شہرت پھیل گئی تو سلطان ابواسحاق نے تونس سے اس کی جانب فوج بھیجی جس کا ذکر ہم آئندہ کریں گے۔

اور جب طرابلس کے نواح میں دعی کا معاملہ عظیم ہو گیا اور اہل نفزاوہ میں سے بہت سے لوگ اس کی اطاعت میں داخل ہو گئے تو سلطان نے اپنی فوجوں کو تیار کیا اور اپنے بیٹے امیر ابوزکریا کو اس کے ساتھ جنگ کرنے پر مقرر کیا پس وہ تونس سے نکلا اور اس نے قیروان سے جنگ کی اور وہاں سے ٹیکس اور تاوان حاصل کئے اور پھر دعی کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے چل پڑا اور قمودہ پہنچ گیا اور اسے وہاں خبر ملی کہ دعی نے قفصہ پر قبضہ کر لیا ہے پس فوج میں زلزلہ آ گیا اور وہ اس کے اردگرد سے منتشر ہو گئے اور وہ تونس کی طرف لوٹ آیا اور رمضان کے آخری دنوں میں داخل ہو گیا اور دعی بھی قفصہ سے اس کے پیچھے پیچھے آیا اور قیروان میں فروکش ہوا تو وہاں کے باشندوں نے اس کی بیعت کر لی اور مہدیہ، صفاقس اور سوسہ کے باشندوں نے بھی اس کی اقتدا کی اور اس کی بیعت کر لی اور تونس میں بہت افواہیں پھیلیں جس سے سلطان پریشان ہو گیا اور اس نے شوال کے وسط میں شہر کے باہر اپنا پڑاؤ کر لیا اور لوگوں پر جنگ فرض کر دی اور تعداد میں اضافہ ہو گیا اور سلطان شہر سے باہر اپنے پڑاؤ میں آیا اور دعی نے بھی قیروان سے اس پر چڑھائی کرنے کے لئے کوچ کیا تو اس کے پاس فوج اور موحدین کے مشائخ آ گئے اور طاغیہ بنی المستنصر نے جو ان کا طبیب خلیفہ تھا جب اس نے دعی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ ان کی تعداد دیکھی تو جنگ میں فوج ان پر ٹوٹ پڑی اور خلافت حکومت کو اکھیڑ دیا پھر حکومت کا بڑا آدمی موسیٰ بن یاسین موحدین کے ایک بڑے گروہ کے ساتھ سلطان سے الگ ہو گیا اور راستے ہی میں دعی کے ساتھ جا ملا پس وہ اقتدار سے اتر گیا اور اس کی حکومت کا کرّ ٹوٹ گیا اور وہ بجایہ کی طرف بھاگ گیا جس کا ذکر ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سلطان ابواسحاق کے بجایہ جانے اور دعی بن ابی عمارہ کے تونس میں داخل ہونے کے حالات

اور جب آخر شوال ۶۸۱ھ میں سلطان ابواسحاق کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ اپنے خواص اور ایک فوج کے ساتھ سوار ہو کر بجایہ جاتے ہوئے تونس کے پاس سے گزرا تو اس کے پاس ٹھہر گیا اور اپنے اہل و عیال کو لے کر قلب الہرد میں چلا گیا اور وہ اس کی تھکاوٹ اور بارش اور بیماری کی وجہ سے بڑی تکلیف برداشت کر رہا تھا اور اپنے راستے میں آنے والے قبائل کو رشوت دیتا اور ان سے صلح کرتا پھر وہ قسنطینہ کے پاس سے گزرا تو اس کے عامل عبداللہ بن توفیان الہرغی نے اسے وہاں داخل ہونے سے روکا اور بعض بستیوں نے اسے خوراک دی اور وہ بجایہ کی طرف کوچ کر گیا اور پھر اس کا وہ حال ہوا جو

بیان کیا جاتا ہے کہ اس دوران میں [illegible] اپنی وزارت اور ابوالقاسم احمد بن [illegible] کو اپنی [illegible] کی امید دلائی [illegible] ابوبکر بن الحسین بن خلدون کو گرفتار کر لیا اور اس سے سب مال لے لیا اور [illegible] کے ساتھ اس سے مال کا مطالبہ [illegible] عبدالملک [illegible] اور حکومت کی [illegible] کر لی اور [illegible] کے [illegible] حکومت نے [illegible] کے [illegible] کی جنگ کی [illegible]

اور جب [illegible] ابواسحاق اپنے ملک سے [illegible] حکومت [illegible] میں [illegible] اس کے پاس آیا اور [illegible] کی حکومت سے [illegible] کے سرداروں اور [illegible] کے [illegible] اس بات پر [illegible] [illegible] کے [illegible] کے لئے [illegible] اس کے ساتھ [illegible]

امیر ابوفارس کے وزیر سے جنگ کرنے اور شکست کھانے اور معرکہ میں اس کے اور اس کے بھائیوں کے قتل ہونے کے حالات اور ان کے باپ سلطان ابواسحاق کے فوت ہونے اور ان کے بھائی امیر ابو زکریا کے تلمسان کی طرف فرار اختیار کرنے کے اثرات

جب [illegible] کے متعلق [illegible] نے اپنے باپ [illegible] کے لئے تیار [illegible] اس نے [illegible] کیا اور اس کے [illegible] کے ساتھ [illegible] دونوں فوجوں [illegible] اور [illegible] میں قتل ہو گیا اور [illegible] بھائی [illegible] کے لئے [illegible] اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور ان کے سروں [illegible] کر دیا

گیا اور اس کا چچا امیر ابوحفص جنگ سے بھاگ گیا اور اس کے حالات کا ذکر ہم بیان کریں گے اور جنگ کی خبر بجایہ پہنچی تو وہاں کے باشندے مضطرب ہو گئے اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے اور سلطان ابواسحاق اور اس کا بیٹا امیر ابوزکریا تلمسان کی طرف چلے گئے تو اہل بجایہ نے محمد بن السید کو اپنا سردار بنا لیا جو ان میں دعی کی اطاعت پر قائم تھا اور وہ اختفاء کے دوران نکلا تو اسے جبل بنی غبرین میں پایا تو وہ اسے لے آیا اور اسے گرفتار کر لیا اور امیر ابوزکریا تلمسان کی طرف بھاگ گیا اور سلطان ابو اسحاق بجایہ میں قید ہو گیا اور جب دعی کو یہ خبر پہنچی تو دعی نے محمد بن عیسیٰ بن داؤد کو بھیجا جس نے اسے ربیع الاول ۶۸۲ھ کے آخر میں قتل کر دیا اور اس کی حکومت ختم ہو گئی اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ امیر ابوحفص اپنے بھتیجے کی جنگ میں دعی کے ساتھ مرماجنہ میں حاضر تھا جس اس نے پیدل چل کر جنگ سے جان بچائی اور قلعہ سنان کی طرف چلا گیا جو جنگ کی جگہ کے قریب ہوارہ کی پناہ گاہ ہے اور اس کے جانے اور نجات پانے تک وہاں ان کے تین پیروکار آئے وہ ابوالحسن بن ابی بکر بن سید الناس اور ابوالقاسم الرزی اور محمد بن ابی بکر بن خلدون نے پناہ لی جو مؤلف کا جد قریب ہے اور بسا اوقات جب وہ تھک جاتا تو وہ اسے اپنی پشتوں پر اٹھا لیتے اور جب وہ قلعہ سنان آ گیا تو لوگوں میں بے چینیاں ظاہر ہو گئیں اور اس نے تونس کی طرف جانے کی تجویز مشہور ہو گئی اور اس نے عربوں کو گرمایا اور اس سے انہیں دعی پر خروج پر ابھارا اس کی آمد کے دن لوگوں نے اس کے پاس ان کے فسادات کی شکایت کی تو اس نے ان میں سے تین کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور عطیب وغیرہ پھر اس نے موحدین کے سردار ابوالحسن بن یاقرا کو وطن کے ذیابوں کے قلع قمع کے لئے بھیجا اور اسے ان میں توڑ پھوڑ کرنے کا اشارہ دیا پھر ان کا جو آدمی بھی اسے ملا تو اس نے قتل کر دیا پھر اس نے بنی عوف کے مشائخ کو گرفتار کر لیا اور اس نے قریب آ کر انہیں جیل میں ڈال دیا اور دعی پر اس کا بہت برا اثر پڑا اور انہیں۔ پھر اس نے انہیں طلب کیا اور قسطنطان میں امیر ابوحفص کے مقدمے کے متعلق ایک دوسرے کو خط لکھے اور عرب اس کی طرف چلے گئے اور ۶۸۳ھ میں انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے لئے آ گئے۔ یہ اور خبر اسے پہنچی کہ لئے اور ان کے امیر ابوعلی بن ادریس نے اپنی حکومت سنبھال لی اور دعی کو اطلاع ملی تو اسے اپنے ارباب حکومت کے متعلق بدگمانی پیدا ہو گئی اور اس نے اپنی حکومت کے سردار ابوعمران بن یاسین اور ابو ... بن ابی بن ادریس اور حسن بن عبدالرحمن سردار دونوں کو گرفتار کر لیا اور ان کی آزمائش کی اور ان کے اموال لے لئے اور آخر میں انہیں قتل کر دیا اور لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق نفرت پیدا ہو گئی اور اس کی حکومت مضطرب ہو گئی یہاں تک کہ وہ کچھ ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے۔

دعی کے خروج اور رجوع کے حالات اور سلطان ابو حفص کا اپنے ملک پر قابض ہونا اور وفات پانا

جب سلطان ابو حفص کا تقرر ہو گیا اور عربوں نے اس کی بیعت کر لی اور اکٹھے ہو گئے، مخبروں سے اس کے متعلق یکے بعد دیگرے باتیں سنیں اور لوگ دیکھتے ہوئے ان کے پاس گئے اور دعی نے ان کی حکومت پر حملہ کر دیا اور انہوں نے اس سے بغض رکھا اور وہ تونس سے اس کے ساتھ جنگ کرنے کے ارادہ سے نکلا۔ پس فوجوں نے اس کے متعلق بری افواہیں اڑا دیں اور وہ شکست کھا کر واپس آ گیا اور عرب نے سلطان ابو حفص کی اطاعت قبول کر لی اور انہوں نے تونس پر حملہ کرنے میں جلدی کی اور سیجوم کے قریب اترا اور دعی نے شہر سے باہر ان کے مقابلہ میں پڑاؤ ڈال لیا اور کئی روز تک جنگ نے ان کے درمیان طول پکڑے رکھا اور لوگ ہر روز دعی کے مکر و فریب کو سمجھتے یہاں تک کہ انہوں نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور اسے چھوڑ دیا اور اپنے پڑاؤ کو چھوڑ کر روپوش ہو گیا اور سلطان ربیع الآخر ۶۸۳ھ کو شہر میں داخل ہوا اور اس کے تخت حکومت پر قابض ہو گیا اور اس کے دو روز بعد ایک کو خرابی سے پکڑ لیا اور دعی تونس میں روپوش ہو گیا اور وہاں سے پاسبانوں سے نکلنے میں گم ہو گیا اور چاروں طرف اس کی تلاش شروع ہو گئی تو پتہ چلا کہ وہ سلطان کی آمد کی رات میں ریت کے ایک آدمی ابو القاسم الغرمیری کے گھر میں ہے تو اسی وقت اسے گرفتار کر کے وہاں سلطان کے پاس لایا گیا تو اس نے سرداروں کو بلایا اور اسے توبیخ کی اور اس سے برا سلوک کیا تو اس نے ان کے نسب کی طرف منسوب ہونے کا اعتراف کر لیا پس اس نے اس کی آزمائش اور قتل کا حکم دے دیا اور اس سے بے عزتی سے سلوک کیا اور اس کے جسم کو پھرایا اور سر کو نصب کر دیا اور عبداللہ بن عمر اس کے قتل میں شامل تھا اور اس کے حالات بڑے عبرتناک ہیں اور سلطان نے خود حکومت سنبھالی اور المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور لوگوں نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور طرابلس و تلمسان سے اہل قابس نے اور ان دونوں شہروں کے درمیان رہنے کے لوگوں نے اس کی بیعتیں بھیج دیں اور اس نے شیخ ابو عبداللہ الفزازی کو جنگوں میں اپنا قائم مقام اور مشیر بنایا اور اپنی حکومت کے انتظام کے لیے مقرر کیا اور اس سے پہلے حاجب تھا اس بات سے کنارہ کشی کرتے تھے اور اپنے حقوق کا کوئی دروازہ نہ کھولتے تھے اور دونوں بے نیاز رہے اور اکٹھے تھے پس ان کا قیام تھا یہاں تک کہ دونوں میں جو پیش آیا جس کا ذکر ہم آگے کریں گے ان شاء اللہ۔

اور عظیم واقعات میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ اس سلطان کے دور حکومت میں دشمن نے سمندری جزیرہ جربہ پر حملہ کر دیا وہاں کے لوگوں کو قید کر لیا اور یہ سب ۶۸۸ھ میں جربہ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا وہاں ان دنوں جزیرہ کی ریاست محمد بن عمر بن شیخ ابو حیو اور شیخ النازہ کے پاس تھی اور یہ دونوں خوارج کے فرقے ہیں اور صقلیہ کے حکمران المراغونہ نے عہد کیا ابن الحریدا کو جو برشلونہ کے سمندری علاقوں کا بادشاہ تھا کا نائب بن مرغان پر چڑھائی کی جسے وہ مرقیان اور حوالی کے متعلق کہتے تھے اور انہوں نے انہیں کئی بار شکست دی پھر انہوں نے ان پر قبضہ کر لیا اور ان کے اموال کو لوٹ لیا اور وہاں کے باشندوں کو قیدی

بنا کر لے گئے کہتے ہیں کہ جنوب میں گرم پتھر مارنے کے بعد ان کی تعداد آٹھ ہزار تھی اور یہ واقعہ مسلمانوں کے لئے نہایت اندوہ گیں تھا پھر انہوں نے اس کے ساحل پر ایک قلعہ بنایا اور اسے محافظوں اور ہتھیاروں سے بھر دیا اور ہر سال وہاں پر آٹھ ہزار دینار ٹیکس مقرر کیا اور صدی کے سرے تک اسے ایسا ہی قائم رکھا اور الجزیرہ نصاریٰ کے قبضہ میں رہا یہاں تک کہ [illegible]ھ کے آخر میں یہ لوگ باقدس کی طرف واپس آ گئے جیسے کہ ہم اس کا حال بیان کریں گے اور [illegible]ھ میں دشمن نے جزیرہ بعرقہ کو فتح کر لیا اور طاغیہ برشلونہ بیس ہزار جانبازوں کے ساتھ اپنے بحری بیڑوں میں سوار ہو کر اس کی طرف گیا اور یہ لوگ بعرقہ کے پاس سے گزرے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ یہ لوگ ایک سمندر ہیں اور انہوں نے اہل مرسیٰ بحیم رودی سے پانی پینے کے لئے اترنے کی اجازت طلب کی تو اس نے انہیں اجازت دے دی پس جب یہ لوگ ساحل پر آ گئے تو انہوں نے وہاں کے باشندوں کو جنگ کا الزام دے دیا اور تین دن لڑتے رہے اور مسلمانوں نے ہزاروں آدمیوں کو قتل کیا اور زخم لگائے اور طاغیہ کے بیٹوں میں تھا یہی وہ جنگ سے ایک طرف ہو گیا اور جب تیسرا دن ہوا اور شکست اس کی قوم پر چھا گئی تو طاغیہ نے فوج کے ساتھ حملہ کر دیا اور مسلمان شکست کھا گئے اور انہوں نے اپنے قلعے میں پناہ لی اور دیواروں سمیت محصور ہو گئے اور انہوں نے ابن حکم کو اپنے اہل اور حرم کا ذمہ دار بنایا اور معتصم کی طرف چلے گئے اور بقیہ لوگوں نے دشمن کے فیصلے کو قبول کر لیا اور پھر وہ بعرقہ کی طرف گیا اور وہاں کے ذخائر اور سامان پر قبضہ کر لیا۔

اور اس کے بعد [illegible]ھ میں قزوری کی بندرگاہ میں خیانت کی اور اس کی فصیلوں کو توڑ کر اس کے اندر گھس گئے اور جو کچھ وہاں موجود تھا اٹھا لے گئے اور وہاں کے باشندوں کو قیدی بنا کر لے گئے اور گھروں کو جلا دیا پھر یہ تونس کی بندرگاہ سے گزرے اور اپنے شہروں کی طرف واپس لوٹ آئے اور اسی سال یا اس کے بعد [illegible]ھ میں دشمن کے بحری بیڑے نے المہدیہ سے جنگ کی جس میں جنگ کے لئے سوار موجود تھے پس انہوں نے کئی بار اس پر چڑھائی کی اور مسلمانوں نے تمام المہدیہ کو فتح کر لیا پھر اہل مجم کی مدد آ گئی اور دشمن شکست کھا گیا یہاں تک کہ انہوں نے بحری بیڑے کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا اور وہ ناکام ہو کر واپس لوٹ گئے۔

باب: ۲۴

امیر ابوبکر زکریا

کا الجزائر و قسطنطنیہ پر قبضہ

کے مختصر حالات اور اس کا آغاز اور اس کا انجام

امیر ابوبکر زکریا بن سلطان زکریا بن [illegible] کی تربیت [illegible] سے [illegible] کی وجہ سے حکومت کی نیابت [illegible] تھی اور یہ امراء ان کے حسن سلوک کی داد دیتے تھے [illegible] کے مقابل [illegible] میں سلطنت [illegible] تھا ایک [illegible] کا قبضہ پایا اور جب یہ بجایہ میں اپنے باپ کی وفات کے بعد [illegible] تلمسان [illegible] تو اپنے [illegible] کے بعد ابوالحسن [illegible] کے باپ [illegible] کے بعد سلطان [illegible] ان کے پیچھے پیچھے آ گیا۔ [illegible] نے [illegible] بیعت [illegible] اور حکومت [illegible] عبداللہ [illegible] تلمسان میں [illegible] کے ساتھ [illegible] حکومت کے [illegible] حکومت کی [illegible] سلطان ابو [illegible] ابوزکریا نے اپنے [illegible] کے مقامات میں چلے گئے [illegible]

کی ابتداء میں تونس اس کا عامل ابوزیان تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور بجایہ کا حکمران ابوالحسن بن طفیل تھا جس کی عامل کے ساتھ رشتہ داری تھی پس اس نے امیر ابوزکریا کو بلا بھیجا۔ حالات میں شامل کرلیا اور اس کے لئے اور اس کے رشتہ داروں کے لئے شرط لگائی پس سلطان نے ان کی شرط کو پورا کردیا اور انہوں نے اسے البلاد پر قبضہ دلا دیا اور وہاں اس کی دعوت کو قائم کیا اور وہ بجایہ کی طرف چلا گیا جہاں کے باشندوں میں اضطراب پیدا ہوگیا تو جس نے بھی اختلاف و اشتعال تک پہنچا دیا تھا جنہوں نے امیر ابوزکریا کو بلا بھیجا تو وہ جلدی سے ان کی طرف گیا اور [illegible] میں بجایہ میں داخل ہوگیا کہتے ہیں کہ قسطنطینیہ پر حکومت سے پہلے اسے بجایہ پر حکومت حاصل تھی اور ہم نے جو کچھ اپنے شیوخ سے سنا ہے اس میں یہ بات سب سے زیادہ درست اور صحیح ہے اور اہل جزائر نے ان کی اطاعت اختیار کرلی اور پھر جبل مرسہ پر قابض ہوگیا اور اس نے المستنصر ابو عبداللہ کا لقب اختیار کرلیا اور اپنے بیٹے کے ادب کی وجہ سے جو المستنصر اس کا خلیفہ تھا اس نے امیر المومنین کے نام کو چھوڑ دیا اور جماعت کے علماء [illegible] موحدین کی [illegible] اس نے ابوالحسن بن سید الناس کو حاجب مقرر کیا جس سے اس کی حکومت مضبوط ہوگئی اور اس نے مغربی جانب اپنے بیٹے کو دے دیا اور حکومت تقسیم ہوگئی یہاں تک کہ تلمسان اس کی اطاعت کے لئے ہوگئی اور انہوں نے الجزائر پر قبضہ کرلیا جس کا تذکرہ ہم [illegible] کریں گے اور جب امیر ابوزکریا نے قریب ہی قبضہ کرلیا اور الجزائر کے مضافات کو حاصل کرلیا تو اس نے تونس پر چڑھائی کرنے کا ارادہ کیا پس اس نے [illegible] میں یحییٰ بن [illegible] ابو محمد اس پر حملہ کیا اور عبداللہ بن [illegible] جو مذہب کے مشائخ میں سے تھا اس کے پاس گیا اور الزاوی نے آ کے ابوزکریا کو تونس سے روکا پھر اس نے تاجس سے جنگ کی اور اس کا محاصرہ کرلیا اور اس کے ساتھ جنگ کرنا اس کو کمزور سمجھا تھا ایک روز اس کے جانبازوں پر شکست طاری ہوگئی تو اس نے ان میں خوب قتل عام کیا اور قیدی بنائے اور ان کی جمعیت کو کمزور کیا اور [illegible] اور کھجوروں کو جلا دیا اور مصرات کی طرف بڑھ گیا اور ان کے واقعات میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ جب امیر ابوزکریا اپنی حکومت کے حصول کے لئے تلمسان سے نکلا تو اس کا [illegible] کی طرف سے واپس لانے سے باز رہا اور اس کی [illegible] عداوت سے اس کا دل لبریز ہوگیا اور اس نے [illegible] تونس کی بیعت کی اور وہاں اپنے [illegible] یحییٰ بن محمد [illegible] کو بھیجا اور اس دوران میں علی بن غانیہ اور [illegible] مغرب اوسط میں ظاہر ہوگیا اور المغرب کے باشندے امیر ابوزکریا کے مقام سے متحمل ہوگئے کیونکہ وہ ان سے مطالبات کرتا اور ان کے وزراء کے ذریعہ ان کو ذلیل کرتا تھا اور انہوں نے عثمان بن [illegible] کو بجایہ کے بعد اس کے قلعہ سے جنگ کرنے میں شامل کیا کہ وہ اس کی اولاد کو [illegible] دے پس اس نے [illegible] میں بجایہ پر چڑھائی کی اور کئی روز تک اس سے جنگ کرتا رہا پھر وہ اس سے باقی ماندہ مضافات کے ساتھ مدد کرنے لگا اور [illegible] چوکیوں کو فتح کرلیا اور امیر ابوزکریا [illegible] میں بجایہ کی طرف لوٹ آیا یہاں تک کہ وہ [illegible] جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

اہل جرید کی مخصوص حکومت کے آغاز کے حالات: ایک روز توزر کی [illegible] سے سدادہ اور توزر کے درمیان جنگ چھڑ گئی جس میں سدادہ کے شیخ کو قتل کیا گیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ شیخ توزر سے اس کا بدلہ لیں گے اور توزر کا عامل محمد بن ابی بکر [illegible] تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا پس اس نے شیخ توزر کی سرداری کی اور اس کے دشمن

کے مقابلہ میں اس کی مدد کے لئے مال خرچ کیا اور المنتصر سے خط و کتابت کی اور اہل سوسہ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور اہل نفطہ اور تقیوس ان کے مقابلہ میں اکٹھے ہو گئے اور وہ اہل توزر کی جمعیت میں نکلا اور ان کے شہر میں ان کے ساتھ جنگ کی اور مہلت دینے اور مال خرچ کرنے سے پناہ طلب کی مگر اس نے قبول نہ کیا پس اہل نفزاوہ نے ان کو مدد دی اور اس پر چڑھائی کی تو اس کی فوج شکست کھا گئی اور انہوں نے اس کے شیوخ کو قتل کیا اور قیدی بنا کر توزر لے آئے یہ واقعہ ۷۵۸ھ کا ہے پھر اس کے بعد ان کی دوبارہ جنگ ہوئی تو انہوں نے اس پر فتح حاصل کی اور پھر اس نے ان سے صلح کی اور اس شرط لگائی کہ اس کے سوا ان پر اور کوئی حکم نہ ہوگا اور نفزاوہ کے سوا ان کی ملکیت سے ہوں گے پس اس نے ان کی شرط کو پورا کیا اور یہ اہل الجرید کے اختصاص کا آغاز تھا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔ ابو یحییٰ عمر اکبر کی عبد المومن کا آخری خلیفہ تھا جسے ۶۶۸ھ میں قتل کر دیا گیا تھا اور اس کے بیٹے پراگندہ ہو گئے اور زمین میں بکھر گئے۔ اور ان میں سے عثمان مشرق اندلس میں چلا گیا اور طاغیہ برشلونہ کے ہاں اترا اور اس نے اس کی عزت افزائی کی اور وہاں پر اس نے اپنے چچا سید ابی زید المنتصر کی اولاد کو پایا جو عیسائیوں کی رعیت میں تھے ان کے قبیلوں میں ابی زید کا بھائی تھا اور بلنسیہ ابی زید نے اپنے دین کو چھوڑ کر ان کے دین میں آنے کی وجہ سے ایک مقام حاصل تھا پس انہوں نے اپنی قوم کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کی اطاعت کے بارے میں تحریر بھیجی اور انہوں نے مرغم بن صابر بن عسکر کو جو ذباب میں سے جواری کا شیخ تھا اسے اس کی قید سے چھڑانے پر اتفاق کیا جسے اہل صقلیہ میں سے اسطول نے طرابلس کے نواح میں ۶۸۲ھ میں قید کر لیا تھا اور انہوں نے اسے برشلونہ میں ایک آدمی کے پاس اسے فروخت کر دیا اور اسے طاغیہ نے خرید لیا اور وہ اس کے پاس قیدی بن کر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ عثمان بن ابی دبوس اس کے پاس آیا اور موحدی دعوت کے حق کے طلب کرنے کی وجہ سے شہرت پا گیا اور اس نے اطراف کے لوگوں میں ہواخواہی کی امید کی کیونکہ وہ ان کے خلفا سے تھا۔ جب یہ بنی دباب کے عبور کر کے طرابلس چلا گیا اور طاغیہ کے پاس بھی اس کی خوش بختی کی امید تھی کہ اس نے مرغم بن صابر کو اس کی خاطر رہا کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا اور ان کے لئے بحری بیڑے تیار کئے اور انہوں نے اس کے ساتھ جو مالی شرط طے کی اس کے مطابق اس نے بحری بیڑا دیا کہ جانباز اور دستے بھی دیئے پس وہ ۶۸۸ھ میں طرابلس اترے اور مرغم نے اپنی قوم کو اکٹھا کیا اور انہیں زبانی اس کی اطاعت اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور انہوں نے اس کے اور اس کی نصرانی فوج کے ساتھ اتفاق کیا۔ پس جنگ کی اور انہوں نے تین دن تک ان کا محاصرہ کئے رکھا اور ان کو بڑا نقصان پہنچا پھر نصرانی اپنے بحری بیڑے کے ساتھ چلے گئے اور اس کے قریب ترین ساحل پر لنگر انداز ہو گئے اور ابن ابی دبوس اور مرغم طرابلس کے محاصرہ کے لئے فوج اتارنے کے بعد طرابلس کے نواح میں چلے گئے پس انہوں نے ان سے وہ مال لئے جو انہوں نے اپنی شرائط کی ضمانت کے طور پر دینے تھے اور نصاریٰ اپنے بحری بیڑے میں بحیرہ گئے اور ابن ابی دبوس عربوں کے ساتھ گھومتا رہا اور ان کے بعد ابن مکی نے اسے بلایا کہ وہ اپنے اختصاص میں درست ہو جائے مگر ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ وہ ایک بیماری سے ہلاک ہو گیا۔

ابوالحسن بن سید الناس حاجب بجایہ کی وفات کے حالات
اور اس کی جگہ ابن ابی حی کی حکومت کا قیام

اس سے قبل ہم اس شخص کے حالات میں بیان کر چکے ہیں کہ یہ تونس میں امیر ابوزکریا کے ساتھ چلا گیا تھا اور اس کی خوب خدمت کی تھی پس جب امیر ابوزکریا کو افریقہ پر حکومت حاصل ہو گئی اور اس نے اسے بجایہ کے مضافات سے الگ کر دیا اور بجایہ میں اترا اور [illegible] کی مدد کی تو اس نے ابوالحسن بن سید الناس کو اپنا حاجب مقرر کیا اور اس کے دور کے پیچھے جو کچھ تھا اس نے اس کے سپرد کر دیا اور اس نے اس کی ریاست میں ابوالحسن کے طریق پر چلایا اور [illegible] ابن مستنصر کی حکومت میں ابن عباس کے طریق پر یہ لوگ چلے اور اس کے مقاصد کے مددگار تھے۔ پھر اس کی ریاست قابت کے خاندان میں ابوالحسن کی ریاست سے زیادہ بہتر تھی کیونکہ بجایہ کی حکومت کی فضاء [illegible] سے صاف ہو چکی تھی جو اس سے مزاحمت کرنے والے تھے اور اس نے اپنے [illegible] حکومت کو بہت شاندار طریق سے چلایا اور اس کی طرف لوگوں کی توجہ ہو گئی اور زمام حکومت اس کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ۶۹۰ھ میں اس کی وفات ہو گئی پس امیر ابوزکریا نے اس کی جگہ اپنے کاتب ابوالقاسم بن ابی حی کو مقرر کیا اور میں اس کی اہلیت کے متعلق زیادہ سے زیادہ نہیں جانتا ہوں کہ وہ اندلس کے مسافروں میں سے تھا۔ وہ حکومت کے پاس آیا اور [illegible] کرنے لگا پھر جب ابوالحسن بن سید الناس کے سپرد [illegible] کیا تو اس نے اس سے لکھوایا پھر اسے ترقی دے دی اور اسے اپنے لئے مختص کر لیا اور اس کو [illegible] سے جوڑ دیا اس نے سید الناس کے ہاتھ سے زمام حکومت لے لی اور دین کی خدمت گزاری سے [illegible] یہاں تک کہ سردار لوگ اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور خواص نے اسے امید دلائی اور سلطان کو اس کے متعلق علم ہوا کہ وہ اپنے خدام کے امور [illegible] دین کی قوت رکھتا ہے اور اسے دوسروں کی کارگزاری سے بے نیاز کر دیتا ہے اور ابوالحسن بن سید الناس فوت ہو گیا تو سلطان نے اسے اس کے کام پر مقرر کر دیا تو وہ اس کے باقی ماندہ ایام حکومت اور اس کے بیٹے امیر ابوالبقاء کی حکومت کے آغاز میں اس کام پر مقرر رہا یہاں تک کہ وہ واقعہ ہوا جس کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الزاب کا امیر ابو حفص کی اطاعت سے خروج کر کے امیر ابو زکریا کا اطاعت کرنا اور اس کا اپنی جماعت میں بسکرہ کا شامل کرنا

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سلطان ابو اسحاق نے الزاب پر فضل بن علی بن مزنی کو امام مقرر کیا جو [illegible] کے مشائخ میں سے تھا اور اس نے اپنی حکومت کو سنبھال لیا اور جب سلطان فوت ہو گیا تو [illegible] [illegible] اپنی قوم کی حکومت سنبھال لی [illegible] امیر ابو حفص کی بیعت [illegible] کے مطابق اس کی جماعت [illegible] منصور بن فضل بن مزنی کے ساتھ جنگ کی [illegible] اپنے بیٹے کی وفات کے وقت الحضرۃ چلا گیا تھا [illegible] حکومت کے [illegible] اور مال جمع کر دیا [illegible] اور سلطان کے [illegible] الزاب کی حکومت [illegible] سلطان کے [illegible] [illegible] امیر ابو زکریا کی اطاعت کا اعلان کر دیا [illegible] [illegible] امیر ابو زکریا [illegible] الزاب [illegible] ان کے بیٹوں کی حکومت [illegible]

[illegible]

شیخ الموحدین عبداللہ الفازازی اور حاجب ابوالقاسم ابن الشیخ

رؤسائے حکومت کی وفات کے حالات

عبداللہ الفازازی موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور سلطان ابوحفص کا خاص دوست تھا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اس نے اسے تونس کا امیر مقرر کیا تھا اور اسے [illegible] کے عبور کرنے کے لئے بھیجا تھا پس اس نے [illegible] معاملات [illegible] ٹھیک [illegible] حاصل کیا اور [illegible] پر قبضہ کیا [illegible] نے [illegible] لیا اور اس بارے میں اس نے [illegible] اور ان کے مشائخ کے ساتھ [illegible] اس کے [illegible] کی خلافت پر [illegible] حکومت کرنے کے ارادے سے روکا اور [illegible] کے فاصلے پر ۶۹۳ھ میں وفات پا گیا اور اسی سال حاجب ابوالقاسم بن الشیخ کی وفات ہوئی اور اس کی [illegible] کا واقعہ یہ ہے کہ یہ ۶۳۳ھ میں [illegible] سے آیا اور اس کے [illegible] سے رابطہ [illegible] اس نے اسے [illegible] اور [illegible] پر [illegible] ہو گیا اور اس [illegible] ابن الشیخ [illegible] سلطان نے [illegible] کرنے کے لئے اپنا [illegible] نے اپنے [illegible] ابوالقاسم بن الشیخ کی بہت تعریف کی اور سلطان نے [illegible] اس نے اس کے [illegible] پر نظر [illegible] اور اس کی تحسین کی اور اسے اپنی خدمت میں رکھا اور اسی کی [illegible] خدمت کے طور پر [illegible] اور اس نے اپنے [illegible] کر دیا [illegible] اور سلطان کے گھر کے [illegible] اس کی نگرانی پر موقوف تھے اور اس بارے میں اس کا حکم [illegible] اس نے اس کی وفات کے بعد ابن الشیخ [illegible] اور جب سلطان الواثق حاکم بنا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں [illegible] کے کام پر [illegible] اپنے لئے مختص کر لیا اور اسے اپنے ساتھیوں میں شامل کر لیا پھر سلطان ابو اسحاق کی حکومت آئی تو اس نے بھی اسے اس کے کام پر [illegible] رکھا اور اسے اپنی [illegible] کے ساتھ [illegible] اور اس کے [illegible] اور اس کے بعد ابو زکریا [illegible] کے پاس [illegible] کی حکومت پر [illegible] ابوالقاسم بن الشیخ کو [illegible] لیا اور اسے [illegible] احکامات دے کر [illegible] کے علاقے کی طرف بھیج دیا اور جب سلطان ابوحفص [illegible] حکومت [illegible] الشیخ [illegible] کے پاس

حاصل تھا تو خوف پیدا ہوا تو اس نے بھلائی اور عبادت کی علامت کے طور پر علیحدگی چاہی تو انہوں نے اس کی سفارش کی جسے سلطان نے قبول کر لیا اور اس نے ازخود ان کے سامنے اس بات کا اظہار کیا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے تو اس نے اسے اپنا نائب مقرر کر دیا اور ساتھ ہی کتاب العلامۃ فی تواریخ الحکومات کی تصحیح کا کام دے دیا لیکن جب سلطان ابو حفص کو اپنی حکومت مل گئی اور یہ قتل ہو گیا اور علامت حکومت کسی اور آدمی کی طرف چلی گئی پس وہ اپنی وفات تک جو ۶۹۹ھ میں ہوئی اس عہدے پر قائم رہا اور اس کے بعد بھی نیابت کا امر ابن تغیل کے خاندان پر قائم رہا اور اس نے مذہب کا حکم دیا اور اس کی ریاست موحدین کے مشائخ کی طرف واپس لوٹ گئی یہاں تک کہ احوال بدل گئے اور الٹ پلٹ گئے جیسا کہ آپ کو ان کے بیان ہونے والے حالات سے پتہ چلے گا اور اس کے بعد سلطان نے اپنا نائب ابو عبداللہ کو مقرر کیا جو اخیار کے طبقہ میں سے تھا اور وہ حکومت کے آخر تک اس عہدہ پر قائم رہا۔

سلطان ابو حفص کی وفات کے حالات اور اس کا اپنے بعد حکومت کی وصیت کرنا

سلطان ابو حفص ہمیشہ ہی غالب اور آسودہ حال رہا یہاں تک کہ اس کی مدت پوری ہو گئی اور ۶۹۴ھ ذوالحجہ کے آغاز میں اسے درد اٹھا پھر درد شدت اختیار کر گیا اور مسلمانوں کے معاملات نے اسے بے قرار کر دیا پس اس نے اپنے بیٹے عبداللہ کے لئے ایام التشریق کے دوسرے دن خلافت کی وصیت کی اور موحدین نے اس کی صغر سنی کی وجہ سے اس کے مراتب سے تخلف کے باعث اسے اچھا نہ سمجھا کیونکہ وہ بالغ بھی نہ تھا انہوں نے اس بارے میں باتیں کیں اور سلطان کو بھی اطلاع مل گئی تو وہ ناراض ہوا اور انہیں چھوڑ کر ولی ابی محمد المرجانی کے مشورہ کی طرف آیا اور جس کے متعلق اس کی رائے بہت اچھی تھی اور ظن بھی نیک تھا اور جب واثق بن المستنصر اور اس کے بیٹوں کو ان کے قید خانے میں قتل کر دیا گیا تو اس کی ایک بیوی اس کی اولاد کو حمل میں لئے ہوئے رباط کی طرف بھاگ گئی اور اسے اس کے گھر میں جنا تو شیخ نے اس کا نام محمد رکھا اور اس نے عقیقہ کیا اور فقراء کو گندم کے آٹے اور گھی کا کھانا پکا کر کھلایا اور تبرک کے لئے اس کا لقب ابو عصیدہ ہو گیا پھر پرورش کے بعد ان کے محلات میں چلا گیا اور اس نے اپنی قوم کے ظل و سایہ میں پرورش پائی اور جوان ہوا اور ولی ابی محمد کے ساتھ اس کا عہد باقی رہا اور وہ دونوں اس پر ہمیشہ قائم رہے اور جب سلطان ابو حفص نے اس کے ساتھ عہد کے متعلق گفتگو کی اور اس کے بیٹے پر موحدین کی کمزوری کا ذکر کیا تو شیخ نے اسے بتایا کہ وہ عہد کو محمد بن واثق کی طرف پھیر دے تو اس نے اس کے اشارہ کو قبول کیا اور اسے ولی عہدی کی تحریر دی اور موحدین کے مشائخ اور سرداروں کی موجودگی میں اپنے اس عہد کو نافذ کیا اور آخر ذوالحجہ ۶۹۴ھ میں فوت ہو گیا۔

سلطان ابو عصیدہ کی حکومت کے حالات اور اس کے بعد کے احوال: جب سلطان ابو حفص فوت ہو گیا

تو موحدین کے سردار بھاگ گئے۔ فوج درہم برہم ہو گئی سب لوگ قصبہ میں جمع ہوئے اور انہوں نے اس کے ولی عہد سلطان ابو محمد عبداللہ کی ۲۳/ رجب ۷۱۸ھ کو بیعت کر لی اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس کا باپ ابو عصیدہ بن سلطان الواثق تھا اس کی بیعت سے لوگوں کا شرح صدر ہو گیا اور سب لوگوں نے اسے پسند کیا اور اس نے المستنصر باللہ کا لقب اختیار کیا اور اس نے اپنی حکومت کا آغاز عبداللہ بن سلطان ابی حفص کے قتل سے کیا کیونکہ وہ بھی ولی عہدی کے لئے ایک مقام رکھتا تھا اور اس نے محمد بن یرزیکن کو جو [illegible] موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور محمد الشخشی کو حجابت دی اور امراء اور فوج کے امور کی سربراہی سونپی اور [illegible] تھا اور موحدین کی ریاست ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد اللحیانی کے پاس تھی اس نے جو کام اس کے سپرد کیا اس نے اسے بہتری سے سرانجام دیا اور عبدالحق بن سلیمان نے جو اس سے پہلے موحدین کا شیخ تھا اس بارے میں شک کیا یہاں تک کہ [illegible] فوت ہو گیا تو وہ [illegible] حکومت پر قابض ہو گیا اور الشخشی اس کی حجابت کا بااختیار حاکم بن گیا [illegible] اور ابن [illegible] کا [illegible] تھا اور اس [illegible] کے حالات میں سے یہ واقعہ بھی ہے کہ اس کو [illegible] موحدین [illegible] قرآن [illegible] اس میں پیدا ہوا [illegible] صاحب دونوں [illegible] ابو [illegible] بہت [illegible] اور ابو الحسن کی بیٹی کے متعلق [illegible] سے [illegible] اس نے اس کو نکال کر دور کر دیا اور اسے دیوان الانشاء کی نگرانی [illegible] کے لئے [illegible] اور جب ابو عبداللہ [illegible] بااختیار رئیس بن گیا تو اسے اپنا کاتب بنا لیا اور وہ بڑا [illegible] اور خلیفہ کا قریبی تھا اور اس کو کاتب محمد بن دینار [illegible] خلیفہ کی اغراض کے لئے تیار رہتا تھا اچانک حاجب ابن الشخشی نے اس کے متعلق سازش کی اور اسے خلیفہ کے پاس اس کے بارے میں بات کرنے کا اچھا موقع مل گیا اور جب سلطان ابو یحییٰ [illegible] حکمران بنا تو اس نے اس کی سابقہ خدمات کا لحاظ رکھا اور اس کا حاجب ابن الشخشی [illegible] تھا اور سلطان نے اسے [illegible] کاتب بنا لیا پھر اسے ۷۱۹ھ میں اپنی علامت کی کتابت پر ترقی دے دی اور وہ اس [illegible] تھا جس وقت حجابت میں ابن الشخشی کا معاون بن گیا اور سلطنت کے کاروبار [illegible] یہاں تک کہ ۷۲۲ھ میں ابن الشخشی فوت ہو گیا تو سلطان نے اسے بھی حاجب مقرر کر دیا اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ وہ اس کام پر بااختیار ہو گیا اور تدبیر حرب کا کام موحدین کے مشائخ کے پاس تھا۔

عبدالحق بن سلیمان کی مشیخت کا حال اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کے حالات ابو محمد عبدالحق بن سلیمان سلطان ابو حفص کے زمانے میں موحدین کا رئیس تھا اور اس کی اصل تینملل ہے جو حکومت کے آغاز سے تیونس میں آباد ہیں اور اس کے اسلاف [illegible] حکومت حاصل تھی اور [illegible] سلطان کے زمانے میں [illegible] تمام موحدین کی سرداری حاصل ہو گئی اور اس کے دوست اور مددگار بھی تھے اور یہ [illegible] عبداللہ [illegible] ولی عہدی کا بہت حریص تھا اور اس بارے میں موحدین [illegible] کا جواب [illegible] تھا [illegible] سلطان ابو عصیدہ نے [illegible] اسے قیدی بنا لیا اور جب اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور عبداللہ اپنے قید خانے میں قتل ہو گیا تو اس نے ابو محمد بن سلیمان کو گرفتار کر لیا اور [illegible] میں اسے قید کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنے قید خانے میں [illegible] قتل ہو گیا اور اس کی مشیخت کے وقت اس کے دونوں بیٹے محمد

اور عبداللہ بھاگ گئے اور [illegible] ابو زکریا کے ساتھ ہو [illegible] ان کے [illegible] میں شامل ہو گئے۔ یہاں تک کہ [illegible] بیٹے سلطان ابو البقاء خالد نے [illegible] تونس میں [illegible] کے بعد مغرب [illegible] چلا گیا اور بنی مرین کے سلطان یوسف بن یعقوب نے [illegible] تلمسان کا محاصرہ [illegible] فوج کے پڑاؤ میں اترا تو اس نے اس کی بہت [illegible] وفات تک اس کے ہاں مقیم رہا پھر اپنے وطن واپس آ گیا۔ [illegible] طریق [illegible] کو اختیار کر لیا اور [illegible] اور [illegible] کی صحبت اختیار کر لی اور فریضہ حج ادا کیا اور اس نے لمبی عمر پائی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] حاصل [illegible] اس کے طریقے پر چلنے والوں کی تعداد کثرت [illegible] ہو گئی [illegible] مقابل [illegible] سلطنت [illegible] کے پاس بھیجا [illegible] اس کے [illegible] ایک [illegible] شامل ہوا اور وہ [illegible] اسی طریق پر قائم رہا یہاں تک کہ [illegible] کے [illegible] سے بھاگ گیا۔

سلطان بنی مرین یوسف بن یعقوب کے محاصرہ سے واپس ہونے کے حالات جب سلطان ابو سعید کی [illegible] ہوئی تو [illegible] سے جنگ کرنے [illegible] بنی مرین [illegible] اس کے بیٹے کی ہو گئی اور امیر ابو زکریا کا [illegible] اپنے [illegible] کی وفات کے بعد اس کے [illegible] نے بعد ان کے [illegible] محمد بن [illegible] اور عثمان بن یغمراسن [illegible] اور انہوں نے [illegible] مغراوہ [illegible] ملیانہ [illegible] لیا اور ان [illegible] ان کی [illegible] سے [illegible] کی بیعت [illegible] سلطان ابو سعید [illegible] کے [illegible] تھے اور وہ [illegible] الاخضر [illegible] بنی [illegible] قسطنطنیہ کے مقامات تک جا پہنچا اور [illegible] رمضان [illegible] الاخضر کی طرف [illegible] اور جب اس نے بجایہ کی [illegible] جنگ سے [illegible] مغربی جانب [illegible] صاحب الاخضر [illegible] عثمان بن یغمراسن [illegible] اور اس [illegible] سلطان بنی مرین یوسف بن یعقوب نے تلمسان پر چڑھائی [illegible] عثمان بن یغمراسن نے [illegible] طلب کی [illegible] ایک فوج [illegible] کے ساتھ [illegible] بنی مرین [illegible] اور یوسف بن یعقوب [illegible] کی طرف [illegible] اور اس سے [illegible] اس کے پاس [illegible] اور [illegible] کی فوج [illegible] ۷۰۳ھ [illegible] چلے گئے [illegible] اور [illegible] یوسف بن

یعقوب کے پڑاؤ میں لوٹ آئے اور جب حاکم الحضرۃ سلطان ابو سعید کو اس بات کا علم ہوا کہ امیر ابو زکریا نے عثمان بن یغمراسن کو امداد دی ہے تو اس نے اس کے دشمن یوسف بن یعقوب کو اطلاع دی اور اسے بجایہ اور اس کے نواح پر حملہ کرنے پر اکسایا اور اس بارے میں اس نے رئیس الموحدین ابو عبداللہ بن اکماز کو اپنا سفیر بنایا پھر اس نے دوسری بار اسے عظیم تحائف کے ساتھ۔ یہ سفیر بنا کر بھیجا گیا وہ تین تلوار اور گھوڑے لے گیا جو یاقوت اور جواہر کے قیمتی زیورات کی طرز پر بنی ہوئی تھیں اور اس دوسری سفارت میں وزیر الدولہ ابو عبداللہ بن یرزیکن اس کا رفیق تھا اور وہ یعقوب بن یوسف سے بہت سے تحائف لے کر لوٹا جن میں تین سو خچر بھی تھیں اور تحائف و ملاطفات اور سفارات و مکاتبات کا سلسلہ مسلسل جاری رہا اور یوسف بن یعقوب سلطان کو تحریر خطابات لکھتا اور رئیس الموحدین ابو یحییٰ اللحیانی کو لکھتا اور بنی مرین کی فوجیں بجایہ کی نواح میں آتی جاتی رہیں یہاں تک کہ یوسف بن یعقوب فوت ہو گیا جیسا کہ آئندہ اس کے حالات میں بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ہداج کے قتل اور کعوب کے فتنہ پیدا کرنے اور ان کے ابن ابی دبوس کی بیعت کرنے کے حالات اور اس کے بعد ان کی مصیبت کا بیان

جب سے کعوب نے امیر ابو حفص کی حکومت کا ساتھ دیا تھا ان کی دولت و ثروت میں اضافہ ہو گیا تھا اور آسودگی نے ان کو متکبر بنا دیا تھا اور انہوں نے بہت فساد و فتنہ برپا کیا، رہزنی کی اور ان کی رہزنی اور پامالی کی توڑ پھوڑ اور کھیتوں کی لوٹ مار نے طول اختیار کر لیا تھا حتیٰ کہ عوام ان سے کینہ رکھنے لگے اور ان کے برے حالات کے منتظر رہنے لگے اور ان کا رئیس ہداج بن عبید شہر میں البلد آیا تو جاسوس اس کے پاس آ گئے اور عوام نے بھی اس کے متعلق برے ارادے کیے اور وہ نماز جمعہ کے لیے مسجد میں گیا تو انہوں نے اس پر حملہ کر دیا کیونکہ وہ مسجد میں جوتوں سمیت چلا گیا تھا اور وہ کہتا تھا کہ مجھ پر کوئی نکتہ چینی نہیں کی جا سکتی میں تو سلطان کی مجلس میں بھی جوتوں سمیت چلا جاتا ہوں پس لوگوں نے نماز کے بعد اسے ملا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے جسم کو مدینہ کی گلیوں میں گھسیٹا پس سلطان کے خلاف ان کا فساد بہت بڑھ گیا اور اس دور کے شیخ الکعوب احمد بن ابی اللیل نے عثمان بن ابی دبوس کو اس کے مقام سے جو زرع طرابلس میں تھا بلایا اور اسے امیر مقرر کر دیا اور اس کے بعد الحضرۃ پر چڑھائی کر دی جس روز وہ سب اسی حالت میں رہے اور وزیر ابو عبداللہ بن یرزیکن فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں نکلا اور انہیں شکست دی اور فوج کے ساتھ جماعت کی درستی اور عربوں کے شر و فساد کو ختم کرنے کے لیے نکلا پس احمد بن ابی اللیل اس کے پاس آیا اور عرب امراء کے جوانوں میں سے سلمان بھی وہاں اطاعت اختیار کر کے اس کے

ساتھ تھا اور اس نے اپنی [illegible] قوم کی طرف چلا گیا اور اس نے ان دونوں کو گرفتار کر کے المنصور کی طرف بھیج دیا اور وہ ہمیشہ قید ہی میں رہے یہاں تک کہ احمد نے ۴۸۷ھ میں اپنے قید خانے میں فوت ہو گیا اور [illegible] کی امارت محمد بن ابی العلیل نے سنبھالی اور اس کے ساتھ محمود اور اس کا بھائی [illegible] ہوا تھا اس کے [illegible] تھے اور [illegible] میں اپنی فوج کے ساتھ نکلا اور [illegible] ابن [illegible] کر دیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور المنصور کی طرف بھیج دیا اس نے بھی اسے بیٹا احمد کے ساتھ قید کر دیا اور اس کے بھائی محمود نے علاقے میں مخالفت شروع کر دی اور اس کی قوم نے مخالفت کرتے ہیں اس کی اتباع کی تو ان کا فساد بڑھ گیا اور انہوں نے رعایا کو تکلیف پہنچائی اور عوام کی طرف سے عام شکایات ہونے لگیں اور انہوں نے بازاروں میں شور و شغب برپا کر دیا پھر وہ ایک دروازے سے بغاوت کے ارادے سے آئے تو دروازے کو ان کے [illegible] بند کر دیا گیا تو انہوں نے محاصرہ کر لیا اور ان کا خیال تھا کہ ان پر جو مصیبت آئی ہے وہ حاجب ابن [illegible] کی وجہ سے آئی ہے اور وہ اس کے قتل سے اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرنا چاہتے تھے اور حاجب نے ان کے معاملہ کو اختیار [illegible] سب کو قتل کرانا چاہا تو سلطان نے اس بات سے انکار کیا اور [illegible] اس کے ساتھ نرمی [illegible] ہے کہ [illegible] کہ ان کو [illegible] جاتے تھے وہ اس شخص کے حوالے کیے جانے کے درپے ہو گیا جس نے ان میں [illegible] کردار ادا کیا تھا اور یہ واقعہ [illegible] کا ہے اور [illegible] میں [illegible] تک [illegible] کا تذکرہ آئے گا، ان شاء اللہ۔

اہل جزائر کی بغاوت اور وہاں پر ابن علان کا حکومت کے لیے اپنے آپ کو مخصوص کرنا

قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ المستنصر کے ایام میں الجزائر نے بغاوت کر دی تھی اور موحدین کی فوجیں بزور قوت ان کے پاس آئی تھیں اور ان کے مشائخ کو انہوں نے قید خانہ میں قید کر دیا تھا یہاں تک کہ اس کی وفات کے بعد انہوں نے قیدیوں کو آزاد کر دیا اور جب امیر ابو زکریا الاوسط بجایہ کی مغربی سرحدوں کا متصرف بادشاہ بن گیا تو موحدین کے زمانے میں الجزائر کا شیخ ابن الاعلم تھا اس نے [illegible] کے مشائخ کے اتفاق سے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور اس کے پاس گیا تو اس نے اسے اچھا [illegible] اس کی وجاہت کو بڑھایا اور وہ ہمیشہ اس کا مطیع رہا یہاں تک کہ [illegible] ان کو چھوڑ کر جانے پر [illegible] ابن الاعلم [illegible] تھا اور [illegible] کی وفات ہو گئی اور ابن علان الجزائر کے مشائخ میں سے تھا اور اس کے اوپر اس کی سرداری پر عمل ہوتا تھا اور شہادت کا شیخ تھا جس کی وجہ سے اسے باقی ایام میں اہل جزائر پر سرداری حاصل تھی کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ دوسروں کا تعلق بھی تھا اور جب ابن الاعلم وہاں پہنچا تو اسے مخصوص حکومت کے قیام اور الجزائر [illegible] ہونے کی [illegible] اور اس نے [illegible] کی وفات [illegible] قریب کے

متعلق پیغام بھیجا اور انہیں قتل [illegible] کر دیا اور وہ مغربی حکومت کا والی بن گیا اور امیر [illegible] بیعت [illegible] کے پاس موجود تھے یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی اور یہ ترک موحدین کا باقی رہ [illegible] نے اس پر قبضہ کر لیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

امیر ابوزکریا کی وفات اور اس کے بیٹے امیر ابو البقاء کی بیعت کے حالات:

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ امیر ابوزکریا نے مغربی سرحدوں پر قبضہ کر لیا تھا اور انہیں [illegible] سرداروں سے [illegible] اور حکومت [illegible] حکومت ان میں تقسیم ہو گئی تھی اور [illegible] امیر [illegible] کے مقام [illegible] پر قابض تھا اور اپنے [illegible] کی [illegible] سرداروں کا [illegible] پورا کرنے والا تھا اور [illegible] یہاں تک کہ [illegible] کے سرحد پر وفات پا گیا اور اس نے بیٹے امیر ابوالبقاء خالد [illegible] امارت [illegible] امیر ابو زکریا [illegible] ابوالقاسم بن ابی [illegible] موحدین کے [illegible] اور [illegible] بیعت [illegible] کے لئے بیعت [illegible] اعلان [illegible] کی بیعت [illegible] اس نے [illegible] بن ابی [illegible] اور اس نے [illegible] ابو عبد الرحمن بن یعقوب [illegible] ان کا امیر بنایا [illegible] تھا اور موحدین کی [illegible] ابو زکریا [illegible] سے [illegible] یہاں تک [illegible] کی [illegible] ان شاء اللہ۔

[illegible] کی [illegible] اور اس کے قتل کے حالات:

[illegible] سلطان ابوالبقاء نے حکومت [illegible] سے [illegible] کرنے [illegible] تعلقات قائم کرنے کا [illegible] اور اس [illegible] سفارت [illegible] ابو زکریا [illegible] ان دونوں [illegible] تعلقات [illegible] اور اس نے اس کے ساتھ [illegible] ابوالحسن [illegible] موحدین کا [illegible] کے بعد [illegible] سلطان نے [illegible] کے خلاف [illegible] سلطان [illegible] امیر [illegible] سلطان [illegible] کر دیا اور [illegible] سلطان [illegible] کرنے [illegible] اسے گرفتار کر لیا [illegible] اسے قتل کر دیا [illegible] قتل کر دیا۔

باب: ۲۵

سلطان ابوالبقاء

کا حاجب بن ابی حی کو معزول کر دینا

سلطان سے بگاڑ کا سبب حاجب کا تونس کی سفارت کرنا تھا

جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابوالبقاء حکمران بجایہ تو بنی مرین کی فوجیں حاکم تونس کی مدافعت سے بجایہ کے مضافات میں گشت کرتی پھرتی تھیں پس دشمنوں نے اس کے نواح پر قبضہ کر لیا اور ابن ابی حی اپنی حجابت میں حکومت میں بااختیار تھا پس ان کے احوال کو دیکھ کر اس کا دل تنگ پڑ گیا اور ان کے ساتھ حکومت کے رویے نے اسے فکر مند کر دیا اور اس نے خیال کیا کہ الحضرۃ کے حکمران کے ساتھ جوڑ توڑ کرنے سے یہ اپنے عزائم سے رک جائیں گے پس اس نے سلطان پر اصرار کی وجہ سے یہ کام از خود کرنے کا عزم کر لیا اور ۷۰۵ھ میں بجایہ سے نکلا اور اپنے سلطان کی جانب سے ایلچی بن کر الحضرۃ آیا جس سے حکومت خوش ہو گئی اور اس کے ساتھ اور اس کے بھیجنے والے کے ساتھ جو مناسب سلوک تھا وہ کیا گیا اور شیخ ابومحمد بن عبداللہ اور ابو یحییٰ زکریا بن اللحیانی نے اس کی عمدہ تکریم اور عزت افزائی کرتے ہوئے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس نے ایلچی بن کر اپنے دل کی بات کو پورا کیا اور جب سلطان کے جاسوسوں نے دیکھا کہ اس کے چلے جانے سے اب سلطان کے پاس جانے کا راستہ صاف ہے تو وہ اسے مشورے دینے اور ابن ابی حی کی چغلیاں کرنے کے لئے لوٹ پڑے اور یعقوب بن غمر اس سے اپنا ذمہ اس کام کے لئے تیار ہو گیا اور عبداللہ رخامی نے جو ابن ابی حی کا کاتب تھا اس سے موافقت کی۔ نیز یہ اس کا دوست بھی تھا اور ابن غلبون اس کا قرابتدار ہونے کے باعث لوگوں کو اس کے خلاف بھڑکاتا تھا اور اس کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ گئی تھی اور اس نے اسے عبداللہ رخامی سے ناراض کر دیا حالانکہ یہ اس کا دوست اور رازدار تھا پس اس نے یعقوب کے ساتھ مل کر اس کی چغلی کھانے کی ذمہ داری لی اور یعقوب نے اس میں بڑا کردار ادا کیا اور سلطان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ابن ابی حی نے الحضرۃ کے حکمران کو خود طاقت فراہم کر کے قسطنطینہ کی سرحد میں داخل کیا ہے کیونکہ قسطنطینہ میں ابن ابی حی کا داماد عامل ہے اور اسی نے اسے وہاں عامل مقرر کیا ہے پس سلطان اس بات

سے پہچان ہو گئی اور اس کے تونس میں واپس آنے کے بعد اس سے بدل گیا اور دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے شر سے ڈرنے لگا پھر ابن اللحیانی اپنے فرائض کی سرانجام دہی اور سلطان کے ہاں نیابت صرف کرنے میں مشغول ہو گیا اور حجابت سے حج کو جانے کے لئے نکلا اور قسطیلہ اور بجایہ کے [illegible] میں رہتے ہوئے قبائل کے پاس چلا گیا اور ایک مدت تک ان کے ہاں مقیم رہا پھر تونس چلا گیا اور وہاں پر سلطان ابوعصیدہ کی وفات اور ابوبکر شہید کی بیعت کے وقت تک ٹھہرا رہا اور ابوالبقاء کے تونس آنے پر اس کے پاس گیا اور اس [illegible] سے حج کیا اور مشرق کی طرف چلا گیا اور اپنا فرض ادا کرتا رہا پھر مغرب کی طرف واپس آ گیا اور افریقہ بھاگ گیا اور طرابلس پہنچ گیا اور اس نے ابوحمو کو بجایہ پر حملہ کرنے کے لئے اکسایا جس کا تذکرہ ہم بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

ابوعبدالرحمن بن عمر کی حجابت کے حالات اور اس کا انجام

اس کا نام یعقوب بن ابی بکر بن محمد بن عمر السلمی اور کنیت ابوعبدالرحمن ہے اس کے دادا محمد کے متعلق اس کے اہل بیت نے مجھے بتایا کہ وہ شاطبہ میں قاضی تھا اور دشمن کے زمانے میں اہل اندلس کے ساتھ تونس چلا آیا اور سلطان ابوعصیدہ کے زمانے میں [illegible] میں امام اور اس کے بیٹے ابوبکر بن محمد قسنطینہ چلے گئے اور پھر ابوزکریا الاوسط کے زمانے میں ابن دقاق کے ہاں اترے جو وہاں کا عامل اور موحدین کے مشائخ میں سے تھا پس اس نے ان کی بہت عزت و تکریم کی اور ابوبکر کو نگرانی کا کام سپرد کیا اور اسے اپنے لئے مقرب کر لیا اور وہ اپنے کام کے سلسلے میں [illegible] کرتا تھا پس امیر ابوزکریا کے غلام [illegible] سے تعلقات پیدا کر لئے اور اس نے سلطان کے ارادوں کے لئے [illegible] اور اس کی ماں [illegible] صاحب مرتبہ ہو گیا اور اس کے بیٹے یعقوب نے [illegible] کی بیٹیوں اور عورتوں میں سے ایک سے شادی کر لی اور اس نے قصر میں پرورش پائی اور وہ دار السلطان [illegible] بن الحاج [illegible] اور اس کے خواص کی صحبت سے وابستہ ہو گئے اور [illegible] کے حصول کے لئے [illegible] تذکرہ کیا کرتا تھا اور سلطان نے اسے اپنی حکومت کے آخر میں اندلس کی طرف بھیجا تو اس نے ابن عمر کو ساتھ لے لیا اور [illegible] وہیں فوت ہو گیا تو سلطان نے اس کے بیٹے محمد کو [illegible] کی طرف منتقل کیا [illegible] کام کی تکمیل [illegible] کا حکم دیا [illegible] سلطان نے اس کے [illegible] زیادہ [illegible] خدمت میں [illegible] سلطان کے ہاں ترقی اور مرتبہ [illegible] کرنے پر لگا دیا پھر اشغال کے معاملات اس کے سپرد کر دیئے اور اس نے ابن اللحیانی اور عبداللہ الرفاعی کو تنگ کیا تو وہ اس سے ناراض ہو گئے اور انہوں نے سلطان کو اسے برطرف کرنے کے لئے اکسایا تو اس نے اسے برطرف کر دیا اور اسے اپنے گھر میں [illegible] پر قائم رہا اور اس نے اپنے باپ کی وفات کے بعد سلطان ابوالبقاء سے تعلق [illegible] اور اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور [illegible] کے بیٹوں علی اور حسین کے پاس آیا اور ان کے ساتھ [illegible] ابن اللحیانی کی غیر حاضری میں [illegible] چلا گیا پس سلطان نے یعقوب بن عمر کو اپنا حاجب بنا لیا اور اشغال پر عبداللہ الرفاعی کو سردار مقرر کیا اور وہ [illegible] کے ساتھ رہے

وجہ سے امور حجابت کے سرانجام دینے میں جو استبداد تھا یعنی وہ ابن عمر کا مددگار بن گیا اور اس کے مقام سے رقابت کرنے لگا حتیٰ کہ اس نے سلطان کو اس کے خلاف بھڑکایا اور اس کی عداوت اور قبیح کاموں کے متعلق اسے بتایا پس اس نے اسے ہٹا کر میورقہ کی طرف جلا وطن کر دیا یہاں تک کہ سلطان بنی مرین یوسف بن یعقوب نے اسے اس کی قید سے چھڑایا اور عبداللہ بن ابی مدین سے جھگڑنے کے بعد اسے انتظام کی ذمہ داری سونپنے کے لئے قائم کیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے پس یوسف بن یعقوب اپنی امید کے پورا کرنے سے قبل ہی فوت ہو گیا اور رقابی نے تلمسان میں اقامت اختیار کی اور وہیں وفات پائی اور یعقوب بن عمر نے اپنے کام کا بار خود ہی اٹھایا اور وہاں پر قوت حاصل کی اور سلطان نے جوڑ توڑ کے کام اسی کے سپرد کر دیئے پس اس کی نگاہ میں مراتب گھوم گئے اور اس نے اپنی غرض کے مطابق کاموں کو چلایا اور اس نے سب سے پہلے اپنے محسن امرجان کو مروا دیا اور اس نے سلطان کے بیٹے کو اس کے قتل سے ڈرایا اور اسے اس کی غیر حاضری سے قتل کروا دیا۔ پھر اس نے ذرے کو گرفتار کر کے سمندر میں پھینک دیا اور اسے ایک مچھلی نگل گئی اور سلطان کی توجہ ابن عمر کے لئے خالی ہو گئی اور وہ منصب کے لئے منفرد ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ابو البقاء نے بجایہ پر قبضہ کر لیا اور اس کے حالات کو ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

باب: ۳۶

ابن الامیر کی بغاوت

اور

سلطان ابوعصیدہ کی بیعت

سلطان ابوالبقاء خالد کا اُسے فتح کرنا اور قتل ہونا

یوسف بن یعقوب کو منجھی بن ابو یحییٰ بن مرین کے بیٹوں نے قتل کر دیا جیسا کہ ان کے حالات میں گزر چکا ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ اس کے بعد المستنصر کے دورِ حکومت میں یہ تونس پہنچے اور سلطان نے [illegible] ان کی عزت کی اور حکومت میں ان کے [illegible] شخصی کے [illegible] ان کا [illegible] اور اس کے بعد بھی ان کا یہی حال رہا یہاں تک کہ [illegible] ان کی عزت و تکریم کی اور دولت کی [illegible] کے زمانے میں [illegible] پہنچ گئے [illegible] کا سردار [illegible] اور [illegible] حکومت کی جانب سے [illegible] میں [illegible] اور [illegible] سے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اور [illegible] پر [illegible] تو اس نے [illegible] کی [illegible] اس نے [illegible] کی [illegible] کا [illegible] اس کے ساتھ [illegible] کی بیعت پر [illegible] اس نے بیعت کے معاملہ میں [illegible] کا اظہار [illegible] سلطان [illegible] نے [illegible] سے [illegible] ابن الامیر [illegible] اور سلطان کے [illegible] نے [illegible] کی بیعت کے لئے اس کے پاس [illegible] سلطان کی بیعت کر لی اور سلطان

ابوالبقاء خالد کو بجایہ میں یہ خبر پہنچی تو وہ [illegible] آگے آ کر [illegible] اپنی فوجوں کے ساتھ سوار ہو کر [illegible] اور کوئی [illegible] اس سے جنگ کرنے [illegible] پر قابو پا لیا اور اسے چھوڑ کر جانے کا ارادہ [illegible] امیر کے مددگاروں میں سے ایک آدمی نے جو [illegible] کے نام سے مشہور تھا [illegible] حسن بن عثمان کے ساتھ [illegible] سے [illegible] اور اس کا [illegible] باپ [illegible] کی طرف [illegible] سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ سوار ہو کر آیا اور شہر کے دروازے پر [illegible] پیچھے [illegible] محمد اور [illegible] اور شہر کے [illegible] ابو محمد [illegible] اپنا [illegible] لیا [illegible] کے سامنے [illegible] چھوڑ کر بھاگ گئے اور [illegible] ایک [illegible] میں [illegible] اس نے [illegible] سلطان کے سامنے پیش [illegible] اسے قتل کر دیا [illegible] ایک نشان عبرت بنا دیا تھا۔

اور اس کے قتل [illegible] سلطان ابوالبقاء نے [illegible] کے حالات [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] چڑھائی کرنے کے متعلق [illegible] اس کی [illegible] کی اطاعت میں داخل ہو گئے اور [illegible] عبداللہ کے ساتھ [illegible] اس [illegible] لکھا [illegible] بجایہ کی طرف [illegible] آیا [illegible] کی جنگ [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ان کے ساتھ [illegible] بیان کریں گے [illegible] کی خدمت کا [illegible] کے [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] بیان کریں گے۔

صلح کے معاہدات اور تونس اور بجایہ کے حکمرانوں کے درمیان اس کی شروط

جب سلطان ابوالبقاء خالد نے [illegible] کیا اور [illegible] قتل ہو گیا تو اس کام سے فراغت پانے کے بعد [illegible] کے بیٹے [illegible] صاحب [illegible] کی معاملات پر [illegible] اس کے [illegible] کی طرف [illegible] کے متعلق [illegible] مصروف رہے [illegible] کی طرف مائل ہوئے اور انہوں نے اس [illegible] کی طرف [illegible] سلطان ابوالبقاء سے ان پر

یہ شرط عائد کی کہ ان میں سے جو شخص اپنے ساتھی سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کے بعد حکومت اور بیعت اس کے دوسرے ساتھی کے لئے ہوگی پس شرط طے ہو گئی اور سردار اور موحدین کے مشائخ [illegible] میں اور بجایہ [illegible] میں حاضر ہوئے اور انہوں نے گواہی دی اور اس معاہدہ کو پختہ کیا یہاں تک کہ سلطان ابو عصیدہ کی وفات پر حضرت کے باشندوں نے اسے توڑ دیا جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

تونس سے شیخ الدولہ ابن اللحیانی کے جربہ کے محاصرہ کے لئے سفر کرنے اور وہاں سے حج کے لئے جانے کے حالات

جب ابن [illegible] سے فارغ ہو گئے تو شیخ الدولہ زکریا بن اللحیانی نے اپنے متعلق غور و فکر کی اور ان لوگوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے متعلق سوچا تو انہوں نے اسے وطن بنا لیا اور دیار مصر کے امراء کے مقربین کے ذریعہ [illegible] سے یوسف بن یعقوب کی طرف گیا تھا اور اس کی امید رکھتا تھا پس اس نے اپنے خرچ کی زیادتی کے لئے ان کی مصاحبت کی اور اس نے ان کے کام کو مؤخر کر دیا اور اپنے ارادے کو پختہ کر لیا اور اس [illegible] نصاریٰ کے ہاتھوں سے جزیرہ جربہ کو واپس لینے کے لئے [illegible] کی طرف جہاز کو تیار کر لیا پس وہ اس کے بعد اپنے احوال کو درست کرنے کے لئے افریقہ کی طرف چلا گیا اور بظاہر سلطان کی رائے بھی حاصل کر لی تو اس نے اسے اجازت دے دی اور اس کے ساتھ فوجوں کو بھیجا جن میں [illegible] تونس سے [illegible] سے جنگ کرنے کے لئے نکلا اور چلتا چلتا اس کے [illegible] پہنچ گیا پھر وہاں سے جزیرہ الجربہ کو پہنچ گیا اور جب نصاریٰ نے ۶۸۳ھ میں اس پر قبضہ کیا تھا تو انہوں نے قشتیل کے تحفظ کے لئے اس میں ایک مضبوط قلعہ بنایا تھا [illegible] اور زاد ختم ہو گئی اور [illegible] کے بغیر قلعہ فتح کرنے سے ملول ہو گیا اور [illegible] کی طرف لوٹ آیا پھر بلاد الجرید کی طرف گیا اور توزر پہنچا اور اس نے وہاں ابو [illegible] محمد بن بہلول کو جو وہاں کے مشائخ میں سے تھا اپنی خدمت میں لگایا اور وہاں کے خراج پر قبضہ کر لیا اور قابس کی طرف لوٹ آیا اور عبد الملک بن مکی نے اسے اپنے گھر میں اتارا اور اس نے وہاں [illegible] رکھا اپنے حج کے متعلق بتایا اور [illegible] کو حضرت کی طرف بھیج دیا اور اس کے بعد [illegible] حکومت کی باگ ڈور ابو یعقوب بن یزدوتن نے سنبھالی اور وہ قابس سے اس کی ناخوشگوار آب و ہوا کے باعث وہاں ایک [illegible] چلا گیا اور حجاج کی تا [illegible] انتظار کرنے لگا اور [illegible] یہاں تک کہ ۷۰۸ھ کے آخر میں [illegible] کے بعد منصب خلافت پر قابض ہو گیا جس کا ذکر [illegible] کے بعد ۷۱۰ھ میں طرابلس سے [illegible] پہنچا اور ان کی فوجوں میں [illegible] حاکم [illegible] اہل جزیرہ میں سے [illegible] ابو عبد اللہ بن الحسین کی قیادت میں آیا [illegible] اس کے ساتھ اہل جربہ [illegible] اپنی قوم کے ساتھ شامل تھا اللہ تعالیٰ نے اسے ان پر فتح دی اور ضبط کی

حکومت کے آغاز سے ہی رحمٰن نے ساتھ کر جزیرہ کا ایک مقام تھا اور بسا اوقات [illegible] کے درمیان جنگ ہوئی تو ایک گروہ انصار کی نے ساتھ جوڑ کر لیتے یہاں تک کہ ہوا سلطان ابو یحییٰ کے بعد میں اس کی وفات ہوئی جیسے کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور ابوبکر شہید کے حالات سلطان ابو عصیدہ نے سلطنت حکومت کے تیرہ سال پورے کرنے کے بعد استسقاء کا مرض لاحق ہو گیا جو مزمن ہو گیا اور وہ ربیع الآخر [illegible] میں اپنے بستر پر فوت ہو گیا اور اس کا کوئی بیٹا نہ تھا اور ان کے محل میں امیر ابوبکر یا کی اولاد میں سے ایک تھا جس کو دادا ابو یحییٰ زکریا نے [illegible] تھا اس بیٹے کی ولادت کا ذکر ہم نے اس کے بھائی ابو حفص کے حالات میں کیا ہے جس نے سلطان المستنصر کے زمانے میں بجایہ کو فتح کیا تھا اس کا بیٹا [illegible] اس کے بیٹے [illegible] حفصیہ [illegible] اور ان میں سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے سلطان ابو عصیدہ کی حکومت میں پرورش پائی اور جب سلطان ابو عصیدہ نے وفات پائی تو اس نے کوئی بیٹا نہ چھوڑا اور سلطان ابو البقاء خالد نے تیز دوڑ کر اس کے بھائی کے قید خانے سے نکلنے کے وقت اس کے پاس بھیجا تو اس نے اسے الحضرۃ والی حکومت کے متعلق رغبت دلائی اور اسے حکومت حاصل کرنے پر آمادہ کیا۔ ابو عبداللہ بن یرزیکن نے سلطان ابو عصیدہ سے رابطہ پیدا کیا اور اس نے سلطان ابو البقاء کو قتل سے [illegible] اور وہ الحضرۃ [illegible] جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور وہ [illegible] قتل [illegible] کے متعلق پریشان ہو گئے اور [illegible] کے امراء نے امیر ابوبکر کی بیعت کر لی جو شہید کے نام سے مشہور ہے اور اس نے ابو عبداللہ بن یرزیکن کو اپنی وزارت پر قائم رکھا اور محمد بن [illegible] کو حجابت کے عہدے پر بحال رکھا اور اسے [illegible] کیونکہ وہ اس کے ساتھ [illegible] رکھتا تھا اور اس کا مخالف تھا یہاں تک کہ وہ سلطان ابو البقاء کے [illegible] کے وقت فوت ہو گیا جیسا کہ ہم بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الحضرۃ پر سلطان ابو البقاء کے قبضہ کرنے اور دعوت حفصی میں منفرد ہونے کے حالات

جب سلطان ابو البقاء کو [illegible] اور اس نے معاملات میں اپنے مقام پر سلطان ابو عصیدہ کی موت کی اطلاع دی تو چونکہ ان دونوں کے درمیان یہ معاہدہ ہو چکا تھا کہ جو شخص اپنے ساتھی سے پہلے فوت ہو جائے گا تو سب حکومت دوسرے کے لئے ہو گی [illegible] الحضرۃ [illegible] کے باشندے اس شرط کی مخالفت کریں گے تو اس نے الحضرۃ جانے کا ارادہ کر لیا اور [illegible] سے نکل کر [illegible] کے پاس پہنچ گیا پس اس نے اسے رغبت دلائی اور وہ بجایہ سے [illegible] کے ساتھ [illegible] اس نے الجزائر پر چڑھائی کرنے کا [illegible] کیونکہ [illegible] نے اس کے باپ کے خلاف بغاوت کی تھی اور [illegible] سلطان ابو عصیدہ کی وفات اور

اس کے بعد موحدین نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن ابی بکر بن الامیر ابی زکریا کی بیعت کرنے کی خبر بھی وہاں پہنچ گئی جس نے اُسے موحدین پر غصہ دلا دیا اور وہ تیزی کے ساتھ چلا اور اولاد ابواللیل کے تمام لوگ اس کے پاس اور اولاد مہلہل میں سے ان جیسے لوگ حاکم تونس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان کے سر تھے شیخ الموحدین ابو یعقوب بن یزروتن اور وزیر ابو زکریا بن ابو عبداللہ بن تملکین بھی جنگ کے لئے نکلے اور انہوں نے اپنے سلطان کو اپنی جانوں کی قربانی دے کر بچایا اور جب سلطان ابوالبقاء نے ان پر چڑھائی کی تو ان کے میدان جنگ میں کھلبلی مچ گئی اور وہ شکست کھا گئے اور ان کا پڑاؤ لوٹ لیا اور وزیر ابو زکریا قتل ہو گیا اور عرب قبائل بیابان کی طرف بھاگ گئے اور فوج شہر میں داخل ہو گئی اور وہ علامات قریب ہو گئے اور امیر ابوبکر بن عبدالرحمن باہر نکلا اور شہر کے میدان میں تھوڑا عرصہ ٹھہرا پھر فوج اس سے الگ ہو گئی اور وہ لوگ سلطان ابوالبقاء کے پاس امان مانگ کر چلے گئے اور ابوبکر بھاگ گیا پھر ایک جانب سے گرفتار کر کے سلطان کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے اُسے قید کر دیا اور سلطان کے ساتھیوں کو الحضرۃ کے باشندوں کے مشائخ موحدین فقہاء اور دیگر سب لوگوں نے جنگ کی اور اس کی بیعت بھی کی اور اس پر قتل ہو گیا اور بیعت کے لئے اس کا نام شہید پڑ گیا اور اس نے اس کے بعد شیخ الموحدین ابو زکریا یحییٰ بن زکریا نے قتل کیا اور دوسرے روز وہ الحضرۃ میں آیا اور خلافت سنبھال کر اس نے ابوالمنصور کا لقب اختیار کر لیا پھر اس کے لقب میں المتوکل کا اضافہ کیا گیا اور اس نے ابو یعقوب ابو زکریا یحییٰ بن ابی الاعلام کے ساتھ شریک کر کے کام رکھا ابو زکریا اس کے ہاں پہلے بھی رئیس تھا اور اس نے ابن عمر کو حجابت کے کاموں پر مقرر رکھا اور میلہ اشغال پر منصور بن فضل بن مزنی کو حاکم مقرر کیا اور یہ سلسلہ احوال کر دہ حالات پیدا ہوئے جن کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

ابن مزنی یحییٰ بن خالد کی بیعت اور اس کے انجام کے حالات یحییٰ بن خالد بن سلطان ابو اسحاق سلطان ابوالبقاء خالد کے ساتھیوں میں سے تھا اور حکومت کی اختلاف کی وجہ سے بگڑ گئی تو وہ قتل کے خوف سے بھاگ کر منصور بن مزنی کے پاس چلا گیا اور منصور ابن عمر سے وحشت محسوس کرتا تھا پس اس نے اُسے اپنا کام سنبھالنے کو کہا تو اس نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس نے اُسے اپنی حجابت پر مقرر کیا اور اس نے عربوں کو اس کے لئے اکٹھا کیا اور قسطنطینہ پر انہیں حملہ کرنے کے لئے متفق کر لیا ان دنوں وہاں ابن طفیل حکمران تھا اور یحییٰ بن خالد کے پاس بھی کئی قوموں کے گروہ اکٹھے ہو گئے تھے اور انہوں نے اُسے ابن مزنی کے متعلق بدظن کیا تو اس نے ان سے اپنی فتح کا وعدہ کیا اور ابن مزنی کو بھی اس کی بری نیت کی خبر مل گئی تو اس نے اس کی اطاعت سے دست کشی اختیار کر لی اور اسے چھوڑ کر اپنے شہر کی طرف لوٹ آیا پس اس کی فوج منتشر ہو گئی اور ابن مزنی نے دوبارہ ابوالبقاء کی اطاعت اور دوستی اختیار کر لی تو انہوں نے اسے قبول کر لیا اور یحییٰ بن خالد کو کافی نقصان ہوا اور وہ تلمسان گیا اور وہاں کے امیر ابو زیان محمد بن عثمان بن غمراسن کے ہاں اترا اور وہ اس کی آمد کے ایام میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد ابو حمو موسیٰ بن عثمان حکمران بنا تو اس نے اسے مدد دی اور وہ قسطنطینہ سے جنگ کرنے کے لئے گیا مگر اسے سر نہ کر سکا پھر ابن مزنی نے اسے بسکرہ میں بلایا جب وہ اس کے ہاں ٹھہرا اور اس کے لئے بڑا وظیفہ اور باڈی گارڈ مقرر کئے اور سلطان ابن اللحیانی تونس سے اس کے پاس عطیات و انعامات بھیجتا تھا یہاں تک کہ اس نے تونس میں سے مضافات کی کچھ بستیاں جاگیر میں دے دی تھیں جو سلطان اور اس کے بیٹے کے لئے تھیں پس وہ ہمیشہ ہی اس کے اور اس کے

جو ان کے بیٹے کے حصے میں تھیں۔ یہاں تک کہ یحییٰ ابن تافراکین کے پاس اپنی جگہ [illegible] کی حیثیت سے قائم ہو گیا۔

قسنطینہ میں حاجب ابن عمر کے ہاتھ پر سلطان ابوبکر کی بیعت کے حالات اور اس کی اولیت

جب سلطان ابو یحییٰ نے الخضر پر حملہ کیا تو اس نے عبدالرحمن بن یعقوب بن مخلوف کو اپنی قوم [illegible] کے ساتھ بجایہ کا حاکم مقرر کیا [illegible] حاجب مقرر کیا کرتے تھے اور وہ [illegible] تو اس نے [illegible] اپنے بیٹے امیر ابوبکر کو [illegible] کا حاکم مقرر کیا [illegible] اور وہ وہیں چلا گیا [illegible] سلطان ابو البقاء [illegible] میں قید کیا [illegible] کے جوانوں میں سے [illegible] کو [illegible] کر دیا [illegible] حاجب [illegible] نے اس کے بارے میں [illegible] اور اس کی [illegible] سے [illegible] اور حاجب ہو گیا [illegible] کے ساتھ [illegible] سے پانی [illegible] ایک [illegible] وہ ان کے پاس [illegible] تھا جب [illegible] اپنے [illegible] کے حاجب سالم [illegible] اور وہ بھی ان کے دوستوں میں شامل ہو گیا اور [illegible] ان کی قوم [illegible] سلطان ابو البقاء نے [illegible] کے پاس الخضر [illegible] اس [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] ان کی [illegible] تو اس نے [illegible] سے قتل کر [illegible] کا عہدہ [illegible] اپنے [illegible] اور حاجب [illegible] کو [illegible] ہو گیا اور سلطان [illegible] مقامات [illegible] اور ان کے بارے میں [illegible] عبدالرحمن بن مخلوف [illegible] دوست تھا اور ان کے [illegible] منصور بن فضل [illegible] سے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] سلطان [illegible] ابو عبداللہ [illegible] کا حکمران [illegible] اس [illegible] منصور [illegible] اپنے [illegible] اور ان کے [illegible] کی [illegible] ہو گئے [illegible] ابو البقاء [illegible] سلطان ابو البقاء نے [illegible] قسنطینہ کی طرف [illegible] وہاں اقامت [illegible] کی طرف [illegible]

کی اور [illegible] کی طرف [illegible] اور ان [illegible] لوگوں سے ان کی بیعت لی اور [illegible] بیعت کی تکمیل ہوئی اور ان [illegible] کے باہر [illegible] کی [illegible]

حجاج کے مظالم کے [illegible] اور [illegible] کے حالات [illegible]

[illegible] عبدالرحمن کو [illegible] اور ان کی [illegible] ان [illegible] تھا اور [illegible] حجاج کے [illegible] ان کا بیٹا [illegible] جب [illegible] عبدالرحمن [illegible] تھا [illegible]

[illegible]

دی شروع کر دی پس اس کی بیعت ہوئی اور ہر جانب سے عرب اس کے پاس آنے لگے پس سلطان نے دیکھا کہ واقعی کی بات یہ ہے کہ وہ حاجب ابن عبد الرحمٰن بن عمر کو ان کے پاس بھیجے تاکہ وہ اس کی حکومت کی تعریف کرے وہ تونس آئے باشندے اس کی طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔ نیز سلطان سے قرابت کے بارے میں تحریر کیا اور ابن تافراکین کے متعلق تحریر کرتے میں اس سے موافقت کی اور ابن عمر اللحیانی کے ساتھ جا ملا اور قسنطینہ کی حکومت کے حصول کے متعلق [illegible] ملایا اور اسے بتایا کہ یہ ایک معمولی امر ہے اور اس شہر کے جانے کے وقت سلطان اس نے مقابلہ میں [illegible] اور اسے اس نے خواہش [illegible] دیا اور [illegible] حسن بن ابراہیم بن ابی بکر بن ثابت رئیس جبل کے پیروکار جو قسنطینہ اور تونس کے [illegible] کے قریب ہے اور اس کی قوم بنی [illegible] کے نام سے مشہور ہے اور اس نے اس سے قبل اسے منتخب کیا تھا اور وہ تونس سے [illegible] فوجوں کے ساتھ [illegible] کی طرف گیا اور اس نے آخر میں [illegible] کے بھائی عبداللہ بن [illegible] کو اپنا جانشین بنایا اور یہاں میں یہ بات مشہور کر دی کہ سلطان اس مرض سے [illegible] ہو گیا ہے اور وہ ابن اللحیانی کے پاس چلا گیا ہے اور الحضرۃ کے خلاف فوج کشی کے لئے اس نے [illegible] ہے اور یہ ابن تافراکین کو بھی [illegible] سے یقین ہو گیا کہ [illegible] سلطان خالد کا حال [illegible] ہے تو اس نے [illegible] سے [illegible] جو [illegible] قسنطینہ کے متعلق [illegible] کا یقین ہو گیا اور وہ [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] کی ملاقات کی پس اس نے اسے خوش آمدید کہا پھر اس نے [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] اس نے ان کے ساتھ شراب پی یہاں تک کہ [illegible] اور انہوں نے کسی مخالفت کی وجہ سے اسے غصہ [illegible] کر دیا پس وہ [illegible] اور [illegible] کے درمیان [illegible] اور اس کی [illegible] قوم [illegible] کی [illegible] اور اس [illegible] عبداللہ بن ہلال [illegible] مغرب چلا گیا اور سلطان جلدی سے [illegible] کی طرف آیا اور اس [illegible] یہاں تک کہ اس کی حکومت اور بلندی حاصل ہو گئی اور وہ [illegible] اس وقت [illegible] جب [illegible] تھے اور سلطان اپنے باپ [illegible] سلطنت پر [illegible] جو [illegible] کے نام سے مشہور ہے پس اس کی حکومت مکمل طور پر قائم ہو گئی اور اس نے اپنے ساتھی [illegible] یہاں تک کہ وہ حالات پیدا ہوئے جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان ابوالبقاء خالد کی وفات اور الحضرۃ پر
سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی کے قبضہ کرنے کے حالات

قسنطینہ میں سلطان ابو بکر کی بیعت کرنے کے بعد سلطان ابوالبقاء خالد کے حالات خراب ہو گئے اور اس نے قسنطینہ سے مقابلہ کے لئے فوجوں کو بھیجا اور اپنے خادم [illegible] کو جو [illegible] کے نام سے مشہور تھا ان کا سالار مقرر کیا۔ پس اس نے

بجایہ میں جا کر داخل ہو اور سلطان کے حکم کا انتظار کرنے لگا اور جب ابو یحییٰ زکریا بن احمد بن محمد بن اللحیانی ابن ابی محمد عبدالواحد بن الشیخ ابی حفص مشرق سے واپس لوٹا اور اس نے حالات کی خرابی کو دیکھا تو طرابلس میں اس کی بیعت کی گئی اور حاجب ابو عبدالرحمٰن بن عمر سلطان ابو بکر کی جانب سے تھا غائب ہو کر وہاں سے ان کے پاس گیا اور چاہا کہ وہ اس کی امداد کرے گا اور اس نے اپنے اس عہد کو بہت جلد پورا کیا اور ابوالفضل سے کعوب کے جوان اس کے پاس آ گئے اور ان کے ساتھ اپنی حکومت کا شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد المزدوری بھی تھا اور وہ الحضرۃ کی طرف تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے آئے اور سلطان نے اپنے غلام ظافر سے جو اس وقت بجایہ میں مقیم تھا کمک طلب کرنے کے لئے پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کے پیچھے سے قبل ہی اس کا راستہ روک لیا اور اس پر حملہ کر دیا اور ظافر کو قید کر لیا اور ۸ جمادی الاخریٰ کو تونس پر قبضہ کر لیا اور اس نے اس میں محل جا کر بیٹھ گیا اور خبر میں بڑی گھبراہٹ تھی اور شیخ احمد بن ابو زید حفصی کو وہاں قتل کر دیا گیا اور قاضی ابو اسحاق بن عبدالرفیع جو ہوشیار اور سمجھ دار اور بہادر تھا سلطان کے پاس بجایہ چلا گیا جس نے اسے قاضی بنا دیا۔ اتفاق سے ایسا ہوا کہ اس نے اس کے ساتھ جنگ کرنے سے بزدلی دکھائی اور بیماری کو عذر بنایا اور حکومت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا اور بیعت چھوڑ دی اور ابو عبداللہ المزدوری محل میں داخل ہوا تو اس نے اسے قید کر لیا پھر اس کے پیچھے پیچھے سلطان ابو یحییٰ آیا تو اس کی بیعت عام ہوئی اور وہ شہر میں داخل ہو کر اس پر قابض ہو گیا اور اس نے اپنے کاتب ابو زکریا یحییٰ بن علی بن یعقوب جو اس کے عم زاد محمد بن یعقوب کی موجودگی میں الحضرۃ آیا تھا اپنی حجابت پر مقرر کیا اور بنو یعقوب شاطبہ میں صاحب علم و قضا گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور بجایہ کے ساتھ الحضرۃ کی طرف آ گئے تھے جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔ ان کا جد ابو القاسم عبدالرحمٰن بن یعقوب ابن الامین ابن طیبہ کے ساتھ آیا تھا اور افریقہ میں قضاء کے امور میں مصروف رہا تھا اور سلطان المستنصر نے اسے الحضرۃ کی قضا کا کام سپرد کیا تھا اور وہ اسے چھوڑ کر شاہان مصر کے پاس چلا گیا اور بنو علی عبدالواحد یحییٰ اور محمد اس کے اقارب میں سے تھے اور آخری سلطان ابو حفص کی حکومت میں اس کے بعد بھی جو اعلیٰ مقام حاصل رہا اور ان میں سے عبدالواحد ابو محمد کے خروج کا منتظم تھا جو اس کے ساتھ گیا تو زکریا کی خدمت ہو گئی اور سلطان ابو یحییٰ بن اللحیانی نے اس کے بھائی ابو زکریا یحییٰ کو جبکہ وہ محمد بن یعقوب کا رئیس تھا اپنا کاتب بنا لیا اور اس نے زکریا کے ہاں جو مقام حاصل کیا وہ اس کے ساتھ رہا اور اس نے ساتھ حج کیا اور جب اس نے خلافت سنبھالی تو اسے ترقی دی اور اسے اپنا حاجب مقرر کیا اور جب وہ تونس میں مقیم ہوا اور اس کی حکومت قائم ہو گئی تو اس نے حاجب ابو عبدالرحمٰن بن عمر کو اس کے بھتیجے سلطان ابو بکر کے پاس دوبارہ بھیج دیا کیونکہ اس نے ابو یحییٰ کے متعلق اس سے عہد و وعدہ کیا تھا اور ابن عمر اس کا ضامن ہوا تھا اور وہ اس کے ہاں بڑے وظیفے پر بعزت طور پر رہا۔ یہاں تک کہ وہ بات ہوئی جس کا تذکرہ ہم ان کے حالات میں کریں گے ان شاء اللہ۔

باب: ٣٧

ابن عمر کا

حاکم بجایہ مقرر ہونا

ابن عمر کے سلطان کے پاس بجایہ میں

آنے اور ابن ثابت اور ظافر الکبیر کی مصیبت

کا بیان

جب ابن عمر کو بجایہ کا حاکم مقرر کیا گیا تو وہ پہلے کی طرح جنگ اور کاموں میں مشغول رہتا تھا اور خصوصاً اس روز سے جب عبداللہ بن ہلال سے اس کا تعلق جدا ہوا اور ابن مخلوف نے اس کے [illegible] کی اور وہ تلمسان چلا گیا اور ابن عمر نے اس کے حادثات کو معلوم کرنے کے لئے اپنے [illegible] اور حسن بن ابراہیم بن [illegible] کے بعد سے یہ [illegible] کے خزانوں کو جمع کرنے کے لئے [illegible] سلطان نے اسے [illegible] قسطنطینہ میں اس کی خود مختاری [illegible] جب [illegible] اور سلطان [illegible] اپنی فوجوں [illegible] معاملات کو [illegible] کے لئے [illegible] ابن ثابت [illegible] بھائی حسن بن صاحب [illegible] کے احوال [illegible] کے بعد [illegible] کیا جاتا ہے کہ اس نے حسن بن [illegible] کو قسطنطینہ [illegible] کی طرف چلے جانے کے بعد اس کے پیچھے اپنے [illegible] کو بھیجا اور ان کے ساتھ عبدالکریم بن [illegible] کی طرف [illegible] کے ساتھ [illegible] انہوں نے اسے [illegible] قتل کر دیا اور سلطان نے اس کی مصیبت میں ابن ثابت اور ظافر الکبیر پر شکست کھانے اور [illegible] کے بعد [illegible] نے بہت احسان کیا اور [illegible] اور وہ سلطان ابو حفص کے پاس چلا گیا اس نے اسے اس کے بھائی کی طرح اپنا مشیر خاص بنا لیا اور ابن ثابت کی مصیبت کے وقت اسے قسطنطینہ کا حکمران بنا دیا اور ابو القاسم بن عبدالعزیز [illegible] سے [illegible] کاتب تھا

[illegible]

بجایہ میں بنی عبدالواد کی فوجوں کے مقابلہ کے حالات اور اس دوران میں ہونے والے واقعات

[illegible]

کر دیا پس مسعود بن ابراہیم اور اس کی فوج بھاگ گئی اور وہ بجایہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کے بعد محمد بن یوسف کا پیغام خدمت واطاعت آپہنچا [illegible] سلطان نے محمد بن ابراہیم [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] بھیجے اور اس کو مدد دی اور افریقہ سے [illegible] ابن ابی حفص نکلا تھا اس کے [illegible] اور ابن [illegible] سے غافل ہو گئے اور سلطان اپنی فوجوں کے ساتھ اپنے وطن جانے کے لئے نکلا پس راستہ [illegible] وہ حالات ہوئے جن کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

بجایہ میں ابن عمر کی خود مختاری کے حالات ابن عمر بجایہ میں سلطان کی حکومت میں خود مختار ہو گیا [illegible] حجابت اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کا حکم اس کے قلم پر موقوف ہے [illegible] اس کے خواص کے متعلق [illegible] تھا اور وہ انہیں قتل کرتا اور ان پر [illegible] سلطان اس کی خود مختاری سے [illegible] جاتا تھا [illegible] میں اہل قسنطینہ کے ایک آدمی نے اس کے ساتھ موافقت کی [illegible] قسنطینہ کا [illegible] اور وہ شخص خود مختاری کے معاملہ میں [illegible] جب یہ خبر سلطان کو پہنچی [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] میں [illegible] کے ساتھ [illegible] کی مشورہ سے قتل کر دیا اور ابن عمر [illegible] سلطان کے دروازے [illegible] اس نے [illegible] سلطان نے اس [illegible] سلطان کی خود مختاری [illegible] اس کے [illegible] سے قرار [illegible] اور اس نے [illegible] بغاوت کی [illegible] خود مختاری کے متعلق [illegible] کے ساتھ [illegible] کے لئے آگیا اور اس کے لئے انہیں [illegible] سلطان [illegible] قسنطینہ چلا گیا [illegible] میں قسنطینہ کی طرف [illegible] آیا [illegible] میں خود مختار بن گیا اور اس نے سلطان کی نیابت [illegible] اس کی خود مختاری کا [illegible] تھا یہاں تک کہ [illegible] ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

سلطان ابو یحییٰ کے تونس کی طرف سفر کرنے اور خلافت سے الگ ہونے کے حالات

سلطان ابو یحییٰ [illegible] خلافت سے [illegible] تھا اور [illegible] کے بیٹوں [illegible] کا استحقاق رکھتا تھا [illegible] کے سرداروں [illegible] اور [illegible] سے تھے [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] سے ہوتا تھا [illegible] کے [illegible] تھے کیونکہ انہوں

کے سبب اور قبیلے کی سرداری اور شمول کی وسعت کی ان کے ساتھ [illegible] اور ان میں سے بہت لوگوں نے ان کے معاملوں پر غلبہ پا لیا تھا جس سے انہوں نے ان پر عمال مقرر کئے تھے اور [illegible] کا قبضہ رہا جس سے سلطان کی توجہ ہٹ جاتی اور ان کی قوت بہت بڑھ گئی اور [illegible] ان سے ڈرنے لگے اور وہ [illegible] کی طرف گیا اور [illegible] میں گئے اور وہاں کا محاصرہ کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ جب سلطان ابو یحییٰ کو خیال ہوا کہ وہ تونس میں اس پر حملہ کرے گا اور افریقہ اس کے خلاف مضطرب تھا اور اس کا [illegible] تھا اور دولت کا کام اس کے عرب مددگاروں کی وجہ سے تھا۔ انہوں نے ان میں سے محمد [illegible] اور ان لوگوں نے عربوں کی ریاست سونپ دی اور اس کی باتیں مانی گئیں اور اسے [illegible] کی وجہ سے عربوں کی مخالفت زیادہ ہو گئی جب انہوں نے قریب سے جانے اور خلافت چھوڑنے کا اتفاق کر لیا تو اس نے اعوان اور خاندان کو جمع کر لیا اور ان کے بیٹوں کو [illegible] سلطان ابو الحسن کے [illegible] کی ملاقات کو گئی اور [illegible] کی خبر پھیلی اور اس طرح انہوں نے اس قتل سے [illegible] کے بعد [illegible] اور وہ تونس سے [illegible] اور ان جہات میں مقرر کرنے کے بعد اپنے انصار کی مدد کے لئے چلے گئے تو [illegible] سے تلمسان کی طرف گیا اور اس نے [illegible] کیا اور [illegible] مقیم ہو گیا اور [illegible] کی جہت میں صرف ہو گیا یہاں تک کہ تونس میں اس کے بیٹے کی موت ہو گئی جیسا کہ ہم ابھی بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ

سلطان ابو بکر کے بجایہ پر حملہ کرنے اور قسنطینہ کی طرف واپس آنے کے حالات

جب سلطان [illegible] اس ارادہ سے قسنطینہ کی طرف واپس آیا تو اس نے [illegible] پر چڑھائی کرنے کے لئے [illegible] اس نے فوج کو تیار کیا اور عطیات تقسیم کئے اور [illegible] اور [illegible] لشکروں کو [illegible] قسنطینہ پر حاجب محمد بن [illegible] کو اپنا نائب بنایا اور اپنے سب سے [illegible] حاجب بن عمر کی طرف نائب کی امارت سے پیغام بھیجا کہ وہ عطیات اور [illegible] کے لئے [illegible] کی طرف [illegible] تھا [illegible] جب [illegible] کے [illegible] کرنے کے لئے [illegible] اور [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کی تمام [illegible] اور ان کی [illegible] ان کی نظروں میں [illegible] کے [illegible] اور اس نے اپنی نیابت کے کاموں پر [illegible] مقرر کر دیا اور سلطان [illegible] سے [illegible] کرتے ہوئے چلا [illegible]

کا فلوں سے مدد طلب کرتا ہوا تونس پہنچ گیا اور سلطان ابو یحییٰ اللحیانی تونس سے قابس کی طرف چلا آیا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے وہاں پر ابوالحسن بن وانودین کو جو شیخ مقرر کیا اور اس نے اس کی طرف سلطان ابوبکر کے تونس پر حملہ کرنے کا پیغام بھیجا اور یہ کہ وہ مدافعت کا محتاج ہے۔ پس اللحیانی نے پہلے سوال کے متعلق ان سے معذرت کی اور فوج اور مال میں ان کے ساتھ ٹال مٹول کیا پس وہ سوار ہو گئے اور انہوں نے رئیس الدیوان ان سے نسبی تعلق پیدا کیا اور اس کے بیٹے محمد کو جو ابو ضربہ کی کنیت کرتا تھا نکالا اور اس کی قید سے رہا کر دیا اور انہیں سلطان ابوبکر کے باجہ آنے کی خبر ملی تو وہ سب کے سب تونس سے نکلے اور ان کی مخالفت میں مولاہم ابن عمر بن ابی اللیل سلطان کی طرف گیا جو حکومت سے ناخوشی رکھتا تھا اور اس پر گردش آنے کا منتظر تھا جیسا کہ اللحیانی نے اپنے بھائی حمزہ کو اس پر اثر انداز کیا ہوا تھا پس وہ سلطان کو باجہ کے قریب ملا اور اس سے معاہدہ کیا اور اسے ترغیب دی اور وہ تونس پہنچا اور شعبان ۷۱۸ھ میں سلطان کے باغات میں سے ستافرہ کے باغ میں اترا اور سردار اس کے پاس آئے اور ابو ضربہ اور اس کے اصحاب کی انتظار میں بیعت میں تردد کرنے لگے اور ان کے واقعات میں سے ایک یہ واقعہ بھی ہے کہ جب سلطان باجہ سے بسرعت تمام چلا تو حمزہ بن عمر نے اللحیانی کے مددگاروں اور خواص سے تونس میں ملاقات کرنے میں جلدی کی اور وہ تونس سے باہر آئے پیچھے پیچھے پس اس نے انہیں ابو ضربہ بن سلطان اللحیانی کی بیعت کرنے اور اس کے ساتھ قوم سے جنگ کرنے کا اشارہ کیا تو انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور سلطان سے جنگ کرنے کے لئے گئے اور حمزہ نے اس کے بھائی مولاہم سے سازش کی کہ وہ پڑاؤ پر حملہ کرے پس سلطان نے ستافرہ کے باغ میں جہاں مقیم تھا وہاں سے ساتویں روز بیعت کی تکمیل سے قبل ہی بھاگ گیا اور قسطنطینہ چلا گیا اور مولاہم اس کے پاس سے وطن کی سرحدوں سے واپس آ گیا اور اس نے منصور بن مرنی کو باجہ میں ابن عمر کے پاس بھیجا اور ابو ضربہ بن اللحیانی اور موحدین نصف شعبان کو اسی سال تونس میں داخل ہو گئے اور الحضرۃ میں اس کی بیعت عامہ ہوئی اور اس نے المستنصر کا لقب اختیار کیا اور اہل تونس نے فصیلوں کا احاطہ کرنے کا ارادہ کیا تاکہ وہ باز نہ جائے پس انہوں نے اس کی بات مان لی اور کام شروع کر دیا اور عربوں نے اپنے مطالبات کے معاہدوں کو دوگنا کر دیا اور شروط میں اس پر زیادتی کرنے لگے یہاں تک کہ مولانا سلطان نے دوبارہ چڑھائی کی جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

الحضرۃ پر سلطان ابوبکر کے قبضہ کرنے اور ابو ضربہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کے طرابلس سے مشرق کی طرف بھاگ جانے کے حالات

جب سلطان تونس سے قسطنطینہ کی طرف واپس آیا تو اس نے اپنے جرنیل محمد بن سید الناس کو بجایہ کی طرف بھیجا

جس سے اسے بڑی پریشانی لاحق ہوئی اور وہ اس سے نکل گیا اور سلطان نے بھی اس بات کو محسوس کر لیا اور اس سے جنگ کی ٹھان لی اور اس سے مدد لینے لگا پس اس نے فوج کو تیار کیا اور خیمے اکھیڑے گئے اور اس کی طرف [illegible] حرکت کی [illegible] آئی بات منظور ہوا۔ یہ محمد بیجائی کے نام سے مشہور تھے محمد بن عبداللہ بن محمد بن الحکیم مستنصر [illegible] کا بھائی تھا جو امیر ابو زکریا کا [illegible] غلاموں میں سے تھا محمد المزدوری [illegible] اور محمد البطوی اور اس نے قذات کے عطیات اور امراء میں سے عبدالحق بن عثمان کو منتخب کیا جو بنی مرین کے امیروں میں سے تھا اندلس سے اس کے پاس آیا تھا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں بیان کریں گے اور ابو رشید بن محمد بن یوسف کو جو بنی عبدالواد کے امیروں میں سے تھا اس کی قوم کے آدمیوں اور خواص کے ساتھ بھیجا اور وہ بڑے لشکروں کے ساتھ قسطنطینہ میں سلطان کے پاس پہنچے پس اس نے تونس پر دوبارہ حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور اس نے افریقہ کے صدر کو اسی طرح جاری رکھا جیسا کہ [illegible] میں نکلا اور اپنی حاجت پر ابو عبداللہ بن القالون کو مقرر کیا اور ابو [illegible] بن عمران کا نائب تھا اور اندلس کی عمارت کا [illegible] اور سلیمان بن جامع کو عطا کیا اور انہوں نے اسے ترک کر ابو ضربہ بن اللحیانی باپ سے مقابلہ کرنے کے بعد وہاں سے جنگ کے ارادے سے چلا جیسا کہ مولانا سلطان نے [illegible] تمام کو شکست دی اور اس سے ابراہیم بن عمر [illegible] نے [illegible] اطاعت قبول کی اور وہ [illegible] اس کی قوم نے آپ کی [illegible] بڑے یہاں تک کہ قیروان کے قریب پہنچ گئے اور وہیں کا عامل اور مشائخ اس کے پاس آئے اور انہوں نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا اور اطاعت اختیار کی اور سلطان اپنے دشمن کے تعاقب سے رجوع کر کے المہدیہ کی طرف چلا گیا اور وہاں پر ابو ضربہ بن اللحیانی جو محمد بن اللحیانی کے خواص میں سے تھا اترا ہوا تھا پس اس نے شہر کے [illegible] کو میدان میں نکالا اور فوج میں ایک دن کی ایک لڑائی میں داخل ہو گئی پھر انہوں نے اس پر حملہ کر دیا اور ان کی عام بیادہ کا بعض کو لوٹ لیا گیا اور ابن اللحیانی قتل ہو گیا اور سلطان [illegible] المہدیہ میں داخل ہو گیا اور اس نے عوام کے درمیان پیدا ہونے والے فسادات کو درست کیا اور میمون بن ابی زید [illegible] کا امر مقرر کیا اور وہاں سے [illegible] ابو ضربہ بن اللحیانی اور اس کی فوج کے تعاقب میں چل پڑا جس نے بہت سے علاقوں میں [illegible] پر قبضہ کر لیا اور موحدین کے مشائخ میں سے ابو عبداللہ بن الحکیم جو حفصی امراء میں سے تھا اور ابو عبداللہ [illegible] اور شیخ [illegible] ابن اللحیانی کو آ گیا اور اس نے شیخ الموحدین ابو محمد عبداللہ بن عمر کو [illegible] سلطان کے پاس آیا اور اس نے اسے اور اس کی قوم کو [illegible] پھر اس کے بعد دوبارہ اس نے [illegible] اسی سال [illegible] تونس آ گیا اور جب ابو ضربہ بن اللحیانی کو خبر ملی کہ سلطان [illegible] دوبارہ تونس پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو [illegible] اس کے بیٹے ابو ضربہ کی بیعت [illegible] طرابلس کی طرف [illegible] پھر سلطان نے قسطنطینہ کی طرف [illegible] ابو عبداللہ بن یعقوب کو اپنے حاجب کے قریب [illegible] میں ٹھہرایا اور اس کے ساتھ محمد بن [illegible] تھا جو نائب تھا [illegible] اس نے فوج اور قاضیوں کو جمع کیا اور [illegible] اور [illegible] تک چلا گیا اور [illegible] سے آل سالم اور آل سلیمان [illegible] اپنے بادشاہ کے پاس واپس آ گیا اور ابو ضربہ کی [illegible] دینے کے بعد [illegible] اس نے اپنے حاجب ابو زکریا بن یعقوب اور [illegible]

ابوعبداللہ بن یاسین کو اس سوال [illegible] کو دکھانے کے لیے بھیجا تو انہوں نے سوال کو [illegible] باب میں ختم کر دیا اور ابو محمد [illegible] سے قیروان پر چڑھائی کی اور [illegible] سلطان ابو محمد [illegible] ہوا آخر شعبان [illegible] میں تونس سے نکلا تو وہ قیروان سے بھاگ گئے پھر وہ [illegible] ہو گئے اور انہوں نے [illegible] کا طلبگار [illegible] یہاں تک کہ [illegible] پر تو بھی ان پر چڑھ آئے [illegible] ان کی فوج تتر بتر ہو گئی [illegible] بھاگ گئیں [illegible] کر گئے اور قتل اور لوٹ نے بھی ان سے اپنا حصہ وصول کیا اور ابو [illegible] نے ایک دستے کے ساتھ [illegible] کے باپ کی دعوت پر قائم تھے بھی وہ وہاں سے نکل گیا اور [illegible] کا تذکرہ ہم کریں گے اور اس کے باپ کو [illegible] اپنے مقام پر [illegible] کے متعلق اطلاع ملی تو ان کی فوج مضطرب ہو گئی اور [illegible] کر دیا اتفاق [illegible] بجایہ میں بھی [illegible] اٹھایا اور وہ [illegible] ہو کر اپنے صاحب ابو زکریا بن یعقوب کے ساتھ [illegible] آ گیا اور اس نے عبداللہ ابو عبداللہ بن ابی عمران [illegible] اور [illegible] میں سے تھا [illegible] بنایا [illegible] یہاں تک کہ [illegible] آیا [illegible] سلطان [illegible] سلطان محمد بن قلاوون کے [illegible] مصر و شام [illegible] سے تھا اور وہ [illegible] سے مصر آیا [illegible] بہت [illegible] یہاں تک [illegible] سلطان ابو [illegible] کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] اطاعت پر قائم ہو گیا اور اس کے [illegible] کی دعوت دینے لگے [illegible] جیسا کہ ہم نے [illegible] ذکر [illegible] کر آئے ہیں۔

بجایہ میں حاجب بن عمر کی وفات اور حاجب محمد بن القالون کی ولایت اور اس سے ابن سید الناس کو حکومت ملنے کے حالات

[illegible] سلطان [illegible] کی طرف منتقل ہو گیا اور وہ اس کے بعد [illegible] اس نے [illegible] ابو عبداللہ محمد بن [illegible] اس کے [illegible] ان سے [illegible] سلطان [illegible] اس نے [illegible] اور [illegible] کی امارت [illegible] کر دی جیسا کہ [illegible]

از بیاب سب جانتے ہیں پس کر آنے میں باقی ابن عمر الظفر اور اس کے متعلقات میں مغرب میں سلطان کے ذکر کرنے اور مقدمہ میں اس کے نام پر خطبہ کرتے تھے وہ بیٹھا اور وہ اپنی حکومت پر قائم رہا یہاں تک کہ سلطان نے تونس اور اس کی جہات پر قبضہ کر لیا اور اس نے اس کے پاس اپنے عمزاد ابی یحییٰ بن محمد بن عمر کو بھیجا تو عبدالرحمن حاجب نے اسے قسنطینہ کا امیر مقرر کر دیا اور وہ اس کی طرف چلا گیا اور اس دوران میں وہ زواوہ کی فوجوں کو بجایہ سے ہٹاتا رہا اور ابو حمو حکمران اس کے محمد بن یوسف پر غالب آنے اور اس کے ... تھے اور مظفر ... فوجوں کو بجایہ کے محاصرہ کے لئے بھیجا کرتا تھا اور اس نے وادی میں ... بنائی ... ان کے محاصرہ کے لئے تیار کرتا پھر ابو حمو فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابو تاشفین ۷۱۸ھ میں حکمران بنا اور جب سلطان نے تونس کی طرف پیش قدمی کر کے اسے فتح کیا تو بجایہ کے معاملات ... ابو تاشفین اپنی مملکت ... کے لئے تلمسان سے نکلا اور محمد بن یوسف ... اپنے قبضے میں ... کیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کریں گے ... وہ واپس تلمسان کی طرف ... اور ابن عمر ... اپنے عمزاد علی کے متعلق ... مملکت کی قسنطینہ میں ... حکومت ... اور وہ اسی حالت پر ... کے بعد شوال ۷۱۹ھ میں فوت ہو گیا اور علی بن عمر نے بجایہ کی حکومت سنبھال لی اور سلطان کو ... حالات نے پریشان کر دیا اور ... اپنے ... کے ساتھ اس کے خزانے کے حصول اور اس کے ذخیرہ کی تلاش میں اس کے پاس گیا اور اس نے بہت سے ذخائر سونا چاندی حاصل کیا اور علی بن عمر بھی اس کے ساتھ ... اور سلطان نے اسے اپنی ... سے ... یہاں تک کہ اس کا ... سے اختلاف ہو گیا پھر اس نے ... اطاعت اختیار کی اور سلطان کو اس کے ... کی حکومت ... جب وہ ... کی طرف واپس آیا تو اس نے اپنے غلام ... کو اس کے قتل کا اشارہ دیا تو انہوں نے ... کے باہر اسے دھوکے سے قتل کر دیا اور اسے زخم لگائے اور وہ اپنے زخموں کے باعث ہلاک ہو گیا۔

قسنطینہ پر امیر ابو عبداللہ کی امارت اور بجایہ پر اس کے بھائی امیر ابو زکریا کی امارت اور ان کی حجابت پر ابن القالون کی تقرری کے حالات

جب ابن عمر فوت ہو گیا تو سلطان کو ... نے فکر مند کر دیا کیونکہ وہ ... اور ... کے ... کی حالت میں تھا ... دونوں شہروں کو ... میں پہنچے اور وہاں ... اپنے بیٹوں کو امام ... اور اس نے اپنے بیٹے امیر ابو عبداللہ کو قسنطینہ کا اور دوسرے بیٹے امیر ابو زکریا کو بجایہ کا امیر مقرر کیا اور ان کی حجابت ابو عبداللہ بن القالون کو دی ... ان دونوں کی صغر سنی کی وجہ سے مالی خود مختار تھا اور اس کے ... نے ... کیا اور اسے بجایہ میں ... اور اس کے محاصرہ ... دینے کے لئے ... نے حکم دیا ... کے آغاز میں ... اور ... کے ... میں ... کر گئے اور حجابت کا کام ابن القالون ... کے باعث ... اور ... میں ... کے لئے سلطان کے ... میں سے ابو عبداللہ بن ... جس نے ... کا لقب اختیار کیا تھا ... سلطان کے خواص میں سے وہ شخص ... الملک کے نام سے مشہور

تھا اور شمالی پر [illegible] صاحب ابوالقاسم بن عبدالعزیز مقرر تھے [illegible] ہم ان کی ولایت کا ذکر کریں گے [illegible] کے پاس [illegible] سے چلا ہوا [illegible] آیا [illegible] یہاں [illegible] ان [illegible] تھا۔

ابن القالون کی آمد اور بجایہ میں ابن سید الناس اور قسنطینہ میں ظافر الکبیر کو حکومت کا ملنا

جب ابو عبداللہ [illegible] بجایہ کی طرف [illegible] سلطان [illegible] بجایہ میں اپنی [illegible] تو انہوں نے اس [illegible] عبدالعزیز کے صاحب [illegible] ابوالقاسم بن عبداللہ [illegible] کے پاس [illegible] ابن سید الناس [illegible] ان کے [illegible] کا کام [illegible] قدم [illegible] بیان کریں گے اور ابن القالون [illegible] قسنطینہ [illegible] اس کی بات [illegible] قسنطینہ [illegible] سلطان ابو اسحاق [illegible] حکومت [illegible] قسنطینہ [illegible] وفات [illegible] مغرب کی طرف چلا گیا [illegible] سلطان [illegible] قسنطینہ [illegible] اپنے بیٹے [illegible] قسنطینہ [illegible]

خدمت میں حاضر کیا اور وہاں پر مظفر [illegible] تھا جس نے اس کے [illegible] دیا اور امیر ابو عبداللہ کے پاس ابو العباس [illegible] مصروف تھا اور [illegible] ابو زکریا ابن لحیانی کے [illegible] مصروف تھا اور یہ دونوں [illegible] ابو عبداللہ کی [illegible] میں ظافر [illegible] آئے [illegible] ظافر نے [illegible] پہنچتے ہی ان دونوں کو [illegible] دیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے ان شاء اللہ

ابن ابی عمران کے غلبے اور ابن قنون کے اس کی طرف فرار کرنے کے حالات

محمد بن ابی بکر ابن ابی عمران بن موسیٰ بن ابراہیم بن الشیخ ابی حفص کی اولاد میں سے تھا اور یہ وہی شخص ہے جو ابو محمد عبداللہ بن الشیخ ابو محمد عبدالواحد کا نواسہ [illegible] تھا اور اس نے اپنی حکومت کے آغاز میں [illegible] مراکش سے [illegible] تھا [illegible] رہا اور ۷۱۲ھ کے آخر میں [illegible] گیا اور ابن ابی عمران اس کے [illegible] میں شامل ہو گیا [illegible] کی وفات [illegible] اور اس کے بیٹے [illegible] ابن ابی [illegible] حکومت کے [illegible] اور اس کے بیٹوں میں ایک بیٹا ابوبکر بھی تھا جو ابی محمد کا [illegible] تھا اور اس کی بہت [illegible] تھی اور سلطان [illegible] اس کی [illegible] اور [illegible] بیٹے [illegible] طرف [illegible] اپنا [illegible] اور ابو [illegible] کے [illegible] ہونے کے بعد [illegible] باپ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کر کے [illegible] سے چلا آیا [illegible] سلطان [illegible] افریقہ کے [illegible] سلطان کو [illegible] اور بہت سے [illegible] ان کے پاس [illegible] آئے اور ان کی جمعیت [illegible] ابن ابی عمران اپنی حکومت کے مقام سے [illegible] کے لیے [illegible] سلطان [illegible] ۷۱۲ھ کے رمضان میں تونس سے [illegible] چلا گیا اور [illegible] اور [illegible] نے سلطان کے پاس چغلیاں کیں [illegible] محمد بن یحییٰ بن قنون کو [illegible] تھا [illegible] ابن قنون کا [illegible] دولت تھا [illegible] اس نے ابن ابی عمران کے [illegible] میں مداخلت کی اور جب سلطان [illegible] آگے [illegible] تو ابن قنون [illegible] پیچھے [illegible] گیا اور [illegible] ایک [illegible] ابن ابی عمران کی [illegible] ابن ابی عمران نے سلطان کے خروج کے وقت [illegible] کی اور [illegible] ہو گیا اور [illegible] سال [illegible] ٹھہرا رہا اور دوسرے سال کے آغاز میں [illegible] اور [illegible] چلا گیا اور اس نے اپنی فوج [illegible] کیا اور [illegible] کو [illegible] کیا اور صفر ۷۱۳ھ میں وہاں سے چلا اور ابن ابی عمران

[illegible] حمزہ بن عمر کی معیت میں فوج کے ساتھ ان سے جنگ کرنے کو نکلا اور سلطان نے [illegible]
[illegible] اور شیخ الموحدین ابو عبداللہ بن ابی [illegible]
[illegible] اور سلطان کو ان پر غلبہ حاصل ہوا [illegible]
[illegible] کے حالات کا تذکرہ [illegible] کریں گے ان شاء اللہ۔

مولاہم بن عمر اور ان کے بعض اصحاب کے قتل کے حالات جب سلطان کو ابن ابی عمران اور ان کے [illegible] مولاہم بن عمر [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] اپنے بیٹے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ابن ابی عمران [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ابن اللحیانی اور زناتہ کے ساتھ جنگ رغیس اور ابن ابی عمران کے ساتھ جنگ الشقہ کے حالات

جب حمزہ بن عمر اور ابن ابی عمران نے [illegible] سے شکست [illegible] اور حمزہ نے [illegible]

[illegible]

حمزہ کے ابراہیم بن شہید کو لانے اور اس کے [illegible] پر قبضہ کرنے کے حالات [illegible]

امیر بنا لیا تھا اور جنگ رغیس کے بعد وہ اسے تونس پر چڑھا لائے تھے اور فوجیں ان کے مقابلہ میں نکلیں پس وہ شکست کھا گئے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور وہ تلمسان چلا گیا اور یہ واقعات کے بعد ہوا پس سلطان ابوتاشفین نے اسے ان کا امیر مقرر کر دیا اور محمد بن یحییٰ بن ابو قانون کو اپنا حاجب بنا لیا اور موسیٰ بن علی کردی کی نگرانی کے لئے ان کے ساتھ فوجیں بھیجیں اور انہوں نے افریقہ پر چڑھائی کی اور سلطان ابوبکر ذوالقعدہ ۷۲۱ھ میں ان کی مدافعت کے لئے تونس سے نکلا اور قسطنطینہ تک جا پہنچا اور انہوں نے اسے تیاری مکمل کرنے سے قبل جلدی جا لیا پس وہ ان کے آگے ہی میں جا اترا اور موسیٰ بن علی بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ میں کھڑا ہوا اور ابراہیم بن شہید اور حمزہ بن عمر تونس کی طرف آئے اور رجب ۷۲۲ھ میں تونس میں داخل ہو گیا اور اس پر غالب آ گیا اور اس نے باجہ پر محمد بن داؤد کو جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا امیر مقرر کیا اور رمضان کی ایک شب کو سلطان کے بعض خاص آدمیوں نے جو اطراف میں چھپے بیٹھے تھے اس پر حملہ کر دیا جن میں یوسف بن عامر بن عثمان بھی شامل تھا جو عبدالحق بن عثمان کا بھتیجا تھا جو اعیان بنی مرین میں سے تھا اور ان میں تاکرہ بلاط بھی تھا جو الحضرۃ کے پیچھے سوار ہونے والے سرداروں میں تھا اور ابن حسان نقیب الشرطہ بھی تھا پس انہوں نے نکلتے ہی سلطان کی رجعت کی خبر اڑا دی اور قصبہ میں گھسے مگر اسے سر نہ کر سکے تو وہ باکشلی کے گھر گئے جو پیچھے سوار ہونے والے ترک سرداروں میں سے تھا اور وہ ابن القانون کا خاص آدمی تھا انہوں نے قصبہ کے ساتھ جنگ کی مگر اسے سر نہ کر سکے پھر صبح نے ان کو اپنا مقصد پورا کرنے میں جلد بازی پر آمادہ کیا تو وہ ان کے درپے ہو گئے اور وہ ان کے کام سے فارغ ہو گیا اور موسیٰ بن علی اور اس کی ساتھی فوجیں جب ابن الشہید سے قسطنطینہ کے محاصرہ کے لئے پیچھے رہ گئیں تو وہ کئی روز تک وہاں مقیم رہا پھر چند راتیں مقابلہ کرنے کے بعد وہاں سے چلا گیا اور اپنے صاحب کے پاس تلمسان میں لوٹ آیا اور سلطان قسطنطینہ سے نکلا اور اس نے فوج اور تیاری کو مکمل کیا اور تونس پر حملہ کرنے میں جلدی کی۔ پس ابن الشہید اور ابن القانون وہاں سے بھاگ گئے اور سلطان نے شوال ۷۲۲ھ میں تونس میں داخل ہو کر اس کے دارالسلطنت پر قبضہ کر لیا اور وہاں قیام پذیر ہو گیا یہاں تک کہ اس کے وہ حالات ہوئے جن کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

بجایہ کے محاصرہ تیمزردکت کی تعمیر اور سلطان کی فوجوں کی شکست کے حالات

جب سے ابوتاشفین کے لئے فضا صاف ہو گئی تھی اور قوم میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی تھی اور وہ بجایہ کی طرف فوجیں بھیجنے اور محاصرہ کو لمبا کرنے پر اصرار کرتا تھا اور سلطان ابوبکر اپنی حکومت کے جوانوں اور اپنے عظیم وزراء اول کے ذریعہ اس کے تحفظ کے لئے دفاع کرتا تھا اور وہ ان پر اعتماد کرتا تھا اور وہ اس کی کفایت میں سے تھا اور اس نے انہیں اموال اسلحہ اور فوج کی مدد دی اور انہیں جنگوں میں صبر و ثبات کی وصیت کی اور اس کے بسر اس کے پیچھے تھے اور ابوتاشفین جب محسوس کرتا کہ سلطان ابوبکر

بجایہ کی مدافعت کے لئے تیار ہے یا جنگ کے لئے فوج تیار کرنے کا عزم کر رہا ہے تو وہ اسے کسی ایسے کام میں مشغول کر دیتا جو اس کے عزم کو کمزور کر دیتا اور اس کی حرکت کی لگام کو تھام لیتا اور اس بارے میں ابن عمر کا قصہ سب سے بڑا شغل تھا کیونکہ وہ عربوں کو اطاعت سے روکتا تھا اور اعراب کو الظفر قبیلہ پر چڑھائی کرنے کے لئے اکساتا تھا اور عیاض کو ایسی باتوں کی وجہ تھی جو انہیں مخالفت سے حاصل نہ ہو سکتی تھیں اور اس تمام مدت میں اس کی یہی عادت رہی اور جب ابوتاشفین نے ۷۲۲ھ میں ابراہیم بن الشہید اور حمزہ بن عمر اور ان کے افریقی مددگاروں کی طرف فوجیں بھیجیں تو انہوں نے ان کا سالار موسیٰ بن علی کو مقرر کیا۔ جس نے قسنطینہ سے جنگ کی پھر وہاں سے چلا آیا اور ۷۲۵ھ میں دوبارہ اس کا محاصرہ کیا اور اس کے نواح میں غارت گری کی اور ان کے سب اموال لوٹ لئے اور واپس بجایہ کی طرف لوٹ آیا اور بجایہ سے ایک دن کے فاصلے پر مکلات شہر کی حد بندی کی جو وادی کے وسط میں مغرب سے مشرق کی طرف ایک سڑک بنائی کیونکہ بجایہ سمندر کی جانب اس سے تیزی کی طرف تھا۔ انہوں نے اس شہر کی حد بندی کی اور اسے مضبوط بنایا اور اسے ساتوں کی صورت میں فوج پر تقسیم کر دیا اور چالیس دنوں میں مکمل ہو گیا اور انہوں نے اس کی فصیل اور جامع مسجد میں اپنے قدیم ترین قلعے کے نام پر اس کا نام تیمزیزدکت رکھا جو ان کے علاقے میں مقابل پہاڑ پر تھا جہاں انہوں نے اس سے جنگ کی اور وہیں قوت بڑھائی تھی کہ ہم نے اس کے حالات میں بیان کیا ہے اور انہوں نے اس شہر کو فوج اور رسد سے بھر دیا اور اسے پیادہ فوج، سواروں اور قبائل سے بھرنے کے لئے آمادہ کیا جس سے سلطان کو بہت اضطراب پیدا ہوا اور اس نے اپنی فوج کے جرنیلوں اور اپنے غلاموں سے کہا کہ وہ اپنی فوجوں کے ساتھ حاکم ثغر محمد بن سید الناس کی طرف چلے جائیں اور اس کے ساتھ مل کر اس بد باطن شہر پر حملہ کریں اور اس کی تخریب کے لئے موت قبول کر لیں اور قسنطینہ سے ظافر الکبیر اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے آئے اور تونس سے ظافر السنان آئے اور ۷۲۷ھ میں بجایہ سے اور موسیٰ بن علی کو بھی ان کی اطلاع مل گئی تو وہ بھی بنی عبدالواد کی فوجوں کے ساتھ نکلا اور تمام فوجیں بجایہ سے ابن سید الناس کے جھنڈے کے نیچے نکلیں اور انہوں نے دشمن پر مکلات میں چڑھائی کر دی اور اس کے اصحاب کو شکست ہوئی اور ظافر الکبیر قتل ہو گیا اور ان کی فوج بجایہ واپس آ گئی اور ابن سید الناس کو ان سے متعلق بدظنی ہو گئی جیسے موسیٰ بن علی کو اپنے ساتھی سے متعلق ہو گئی تھی اور اس نے انہیں اس رات شہر میں داخل ہونے سے روک دیا اور صبح کو وہ بھی اپنی جماعتوں میں واپس چلے گئے اور سلطان نے قسنطینہ پر ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو جو اس کے لئے امیر مقرر کیا پھر اسے الحضرۃ سے آیا تو محمد بن عبدالعزیز المزوار اس سے حجابت کے کاموں میں مدد دے کیونکہ وہ حجابت کے ضروری امور سے ناواقف تھا اور اس نے قسنطینہ میں امیر ابو عبداللہ کی حجابت پر اپنے غلام ظافر السنان کو مقرر کیا یہاں تک کہ اس کے حالات میں تبدیلی ہو گئی جس کا ذکر ہم کریں گے۔

حاجب المزوار کے وفات پانے اور اس کی جگہ ابن سید الناس کے حاکم بننے اور ابن قالون کے قتل ہونے کے حالات

یہ شخص محمد بن القالون المزوار کے نام سے مشہور ہے اور ہمیں اس کی ولدیت کے متعلق صرف اسی قدر علم ہے کہ وہ ان کردوں میں سے ایک کردی ہے جن کے وفود ملوکِ مغرب کے پاس ان دنوں وفد بن کر گئے تھے جن دنوں تاتاریوں نے انہیں ان کے وطن شہرزور سے ۶۵۶ھ میں بغداد پر غالب آنے کے بعد جلاوطن کر دیا تھا پس ان میں سے کچھ تو تونس میں ٹھہر گئے اور کچھ مغرب کی طرف چلے آئے اور مراکش میں مرتضیٰ کے ہاں اترے پس اس نے ان کو اچھا پڑاؤ دیا اور ان میں سے کچھ لوگ بنی مرین کی طرف اور کچھ بنی عبدالواد کی طرف چلے گئے جیسا کہ ان کے حالات میں بیان کیا گیا ہے اور افریقہ میں اقامت اختیار کرنے والوں میں طلب بن عبدالعزیز بھی تھا جس نے ابو زکریا الاوسط کی حکومت میں پرورش پائی اور اس کے بیٹوں کے ساتھ گھل مل گیا اور اس کے بیٹے سلطان ابوبکر کے دوستوں کے ساتھ تونس آیا اور یہ اس کے قریبیوں میں جو دفتر کے نام سے مشہور تھے مقدم تھا اور اسی وجہ سے المزوار کے نام سے معروف تھا اور بڑا بہادر، باوقار اور بڑا جبار آدمی تھا اور حکومت میں اسے بڑا رسوخ حاصل تھا اور اس نے حاجب ابن القالون کے متعلق چغلی کرنے میں بڑا کردار ادا کیا یہاں تک کہ وہ اس کے مقام سے پریشان ہو گیا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ ۷۲۱ھ میں ابن عمران کے پاس گیا اور سلطان نے اسے اس کی جگہ حاجب مقرر کر دیا اور یہ کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز سے حجابت کے متعلق مدد لیتا تھا کیونکہ یہ حجابت کے آداب سے ناآشنا تھا اور یہ بہت باہمت اور دلیر آدمی تھا اور یہ ہمیشہ اسی پوزیشن میں رہا یہاں تک کہ یہ ۷۲۷ھ میں فوت ہو گیا اور سلطان نے محمد بن خلدون کو جو ہمارا جد اقرب ہے حاجب مقرر کرنا چاہا مگر اس نے انکار کیا اور آرام (ترجیح کرنا) میں رغبت ظاہر کی اور اس نے محمد بن ابی الحسین سید الناس کو سلطان کے لطف کے ساتھ اس کے ملنے کو آگے کرنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس کے بچوں کا ربیب تھا اور یہ خود بہت خود دار آدمی تھا مجھے یہ بات میرے باپ رحمہ اللہ اور ہمارے ساتھی محمد بن منصور مرزوقی نے بتائی ہے اس نے مجھے بتایا کہ میں المزوار کی وفات کے روز تمہارے دادا کے ساتھ میں سلطان کی چھاؤنی کی طرف جانے کے لیے ساتھ ہوا اور سلطان نے اسے بڑے کمرے میں داخل کرایا اور وہ تھوڑی دیر تک ٹھہرا رہا پھر باہر نکل آیا اور نوکروں کے درمیان یہ خبر پھیل گئی کہ اسے وزیر بنانے کے لیے بلایا گیا ہے مگر اس نے اسے ناپسند کیا ہے اور ان دنوں سلطان نے حجابت پر کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز کو مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے مخلص دوست محمد بن ابی الحسین بن سید الناس کو بلایا تو وہ ۷۲۸ھ کے محرم کے آغاز میں آ گیا اور اس نے اسے اپنی حجابت سپرد کر دی تھی پس اس نے اسے اچھی طرح نبھایا اور اس نے اسے امیر زکریا بجایہ کا حاکم مقرر کیا اور اس کے بیٹے کو حجابت دی اور حجابت میں تربیت کے لئے اس کے پاس محمد بن فرحون کو بھجوایا اور اس کے ساتھ ان کا کاتب ابوالقاسم بن عبدالعزیز بھی تھا اور بجایہ کے ملکی حالات رہے اور زمانے کی گردشیں اس دوران میں گھومتی رہیں اور ان کے قلعے اس کو تنگ کرتے رہے اور ابن قالون ابن سید الناس کے قصد سے

[illegible] کرو۔ پہلے اپنے محبوس [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کے لئے آیا اور تلمسان کی طرف [illegible] کے لوٹنے کی خواہش کی اور اس کا ایک سبب یہ ہوا تھا کہ جب وہ ابن ابی عمران کی خدمت میں تونس میں سلطان سے پیچھے رہ گیا تو اس نے اندلس کی طرف جہاد میں جانے [illegible] سلطان۔ [illegible] نے روکا اور وہ ابن ابی عمران کے ساتھ نکلا اور تونس اس کے ساتھ گئی [illegible] اور تلمسان چلا گیا [illegible] ابن اللحیانی کے ساتھ [illegible] کا [illegible] کے پھر ابن اللحیانی کی حکومت ختم ہو گئی اور [illegible] کے پاس چلا گیا اور زمانے میں ان کے [illegible] تونس نے اسے پناہ دی [illegible] سلطان [illegible] کے متعلق [illegible] اور [illegible] تک [illegible] قریب کیا اور [illegible] بھائی موسیٰ بن [illegible] کی خواہش تھی اور [illegible] سے پہلے سلطان کے پاس چلا گیا اور اس نے اسے قتل [illegible] اور اس نے [illegible] تو سلطان نے اسے اپنے [illegible] اور اس سے [illegible] اور [illegible] دیا [illegible] سلطان کے [illegible] کے ساتھ [illegible] نے [illegible] کے [illegible] جب [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] آیا [illegible] تو وہ اپنے [illegible] کے ساتھ [illegible] نکلا اور [illegible] بار [illegible] دیا۔

بجایہ پر فضل کی حکومت کے حالات: سلطان نے [illegible] حکومت کے آغاز [illegible] اس نے اس کی حکومت [illegible] کی نگرانی سے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ایک مقام [illegible] تھا اس کے [illegible] کے ساتھ ساتھ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] طرف نکلا اور اس نے [illegible] اور وہ اپنے اصحاب کے ساتھ اس کی [illegible] اس نے ان سے جنگ کی اور اس کی ہلاکت کی خبر سلطان کو پہنچی تو اس نے بیٹے ابوالعباس فضل [illegible] کا عامل مقرر کیا اور اسے وہاں بھیج دیا اور اپنے [illegible] میں سے [illegible] اس کی [illegible] کی نیابت پر مقرر کیا تو اس نے اس کام کو بہت خوبی سے سرانجام دیا۔

[illegible] اور اس سے قبل سلطان کے بھائی [illegible] کے قتل کے حالات: جب سلطان [illegible] ہو کر تونس آیا تو اس کے [illegible] تین بھائی [illegible] اور [illegible] کو [illegible] سے [illegible] ہو گیا اور [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] تھا اور [illegible] کے دل میں [illegible] حکومت [illegible] کرنے کا [illegible] خیال تھا اور عبد [illegible] بن [illegible] حکومت نے [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کیا اور پھر سلطان نے [illegible] تو اس نے اسے قتل [illegible] اور اس کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کیا اور [illegible] کے لئے [illegible] جنگلوں [illegible] تھا

[illegible] دمشق میں [illegible] وہاں کے اہل [illegible] نے اس کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] محمد بن القاسم [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

اور تیاری کرنے کے بعد قسطنطینہ سے سلطان ابوبکر کے پاس تونس آ گیا اور ابن عمران وہاں سے بھاگ گیا اور سلطان اس سال رجب کے مہینے میں تونس میں داخل ہو گیا یہاں تک کہ وہ واقعات ہوئے جن کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بنی عبدالواد کے خلاف کمک طلب کرنے کے متعلق مغرب کے بادشاہ کا مراسلہ اور اس کے بعد ہونے والی رشتہ داری

جب سلطان ابوبکر [illegible] سے فراغت پائی تو [illegible] تھے [illegible] کی طرف فوجوں کو بھیجا تھا [illegible] مغرب کے بادشاہ سلطان ابی سعید کے پاس [illegible] تعلقات [illegible] اور اس نے اپنے بیٹے [illegible] عبداللہ [illegible] سلطان ابوبکر [illegible] ابی عمران [illegible] سلطان [illegible] ان کے پاس [illegible] سلطان [illegible] تونس [illegible] بیان [illegible] اس کا تذکرہ [illegible]

باب: ۲۸

بنی عبدالواد کا فرار

تیمزردکت کی تباہی کے حالات

ہم بتا چکے ہیں کہ ہم ۷۳۱ھ کے حالات میں بیان کر چکے ہیں کہ سلطان ابو سعید فوت ہو گیا اور اس کے بعد سلطان ابوالحسن حکمران بنا تو اس نے ابو تاشفین کو پیغام بھیجا کہ وہ سلطان کے بلاد موحدین میں فساد کرنے اور ان پر زیادتی کرنے کے باعث گرفتار کرے تو اس نے ضد اور تکبر سے کام لیا اور بہت برا جواب دیا پھر ۷۳۲ھ میں ان کے مددگار کے طور پر اس پر حملہ آور ہوا اور شہروں کو فتح کرتا ہوا تلمسان پہنچ گیا اور اس کی فوجیں بجایہ سے ہٹ کر ان کے سلطان کے پاس چلی گئیں اور سلطان ابوالحسن تلمسان سے بجایہ کے حالات معلوم کرنے اور اس کا محاصرہ کر کے دشمن کو دور کرنے کے لئے آیا اور اس نے اس کی مدد کے لئے اپنی قوم کی ایک فوج بھیجی جس کا سالار محمد ابطوی کو مقرر کیا اور اس کے بحری بیڑوں نے فوج کو سواحل وہران سے سوار کروا دیا پس وہ وہاں آ گئے اور ان کا حسب حال عزت اور وظائف سے استقبال کیا گیا اور سلطان ابوالحسن نے لشکر کو اپنے ساتھ تلمسان کا محاصرہ کرنے کے لئے اٹھایا جیسا کہ اس کے باپ اور اس کے بیٹے امیر ابوزکریا کے درمیان شرط طے ہوئی تھی پس سلطان چڑھائی کی تیاری اور رکاوٹوں کے دور کرنے میں مصروف ہو گیا اور سلطان ابوالحسن تامسنا میں ایک مدت تک اس کے انتظار میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ سردی کے موسم میں واپس آ گیا اور اسے تامسالت میں اطلاع ملی کہ اس کے بھائی سلطان ابوعلی حاکم سجلماسہ نے اس کے خلاف بغاوت کر دی ہے اور اس نے درعہ جا کر وہاں کے عامل کے ساتھ قتل کرنے اور سجلماسہ میں اس کی پرورش کے چوتھی نمبر سے دور رہنے کی شرط کے بعد قتل کر دیا ہے پس جب اسے یہ اطلاع پہنچی تو وہ اس کی اصلاح احوال کے لئے مغرب کی طرف واپس لوٹا اور سلطان ابوبکر اس دوران میں تونس سے فوج اور تیاری کے ساتھ جا پہنچا اور بجایہ تک پہنچا اور اس نے بنی عبدالواد کو ان کے مرکزوں کی طرف بھگا دیا جو بجایہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے پس انہوں نے اس کی فوج کو شکست دی پھر اس نے اپنا مقدمہ الجیش کے ساتھ تیمزردکت پر چڑھائی کی اور وہاں نقد و تیاری کی تھی وہ بھاگ گئی تو اس نے وہاں قیام کر کے اسے برباد کر دیا اور اس کے اموال اور اسلحہ کو لوٹ لیا اور اس کے آثار کو مٹا دیا اور وہاں سے بجایہ چلا آیا پھر گرامی میں تیمزردکت کی بیخ کنی کی اور زواوہ میں سے اولاد سباع کا ٹھکانا تھی اور ان کے

مشائخ سلیمان اور یحییٰ تھے جو علی بن سباع کے بیٹے تھے اور ان کا بھائی عثمان بن سباع اور اس کا بیٹا سعید [illegible] شیخ کی اطاعت سے منحرف تھے اور اس کی قوم نے ان پر حملہ کیا اور ان کی [illegible] ان میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے نکل پڑے اور [illegible] شیخین نے انہیں بھگا دیا [illegible] جہاں [illegible] جاگیریں دے دیں پھر انہوں نے ان جاگیروں والی [illegible] ملکداری میں بدل دیا اور جب سلطان نے حجابت سے ان کی فوجوں کو بھگا دیا اور ان کی سرحد توڑ دی [illegible] کی ملکداریں ان کو واپس لے لیں اور [illegible] تمام علاقے میں [illegible] تھا اور اسی طرح اس نے علی بن احمد کو [illegible] کا سردار تھا [illegible] نے لڑنے کے لئے بہت اکسایا [illegible] ان کے امراء اور ان سے [illegible] رہنے والے تھے پھر ان سے جنگ کرتے ہوئے مسیلہ کی طرف کوچ کیا یہاں تک کہ وہ پہنچ گیا اور ان کی کھیتوں کو کاٹ دیا اور فصلیں برباد کر دیا [illegible] اپنے مقام پر [illegible] عبد الواحد بن سلطان اللحیانی [illegible] کے متعلق [illegible] اور اس نے تونس کی طرف [illegible] کر [illegible] اس کا ایک [illegible] اپنے باپ سلطان ابی یحییٰ کی وفات کے بعد [illegible] میں مشرق سے آیا اور باپ کے پاس [illegible] اور عبد المطلب [illegible] نے اس کی بیعت کی جو [illegible] کا بھتیجا تھا اور لوگوں نے ایک دوسرے سے [illegible] اور [illegible] سلطان کے ساتھ چلے گئے تھے [illegible] اس موقع [illegible] اور ان کے پاس [illegible] اس کی بیعت کر لی اور المنصورہ چلا گیا اور اس کے [illegible] عبد الواحد [illegible] کے ساتھیوں کے ساتھ [illegible] کی طرف [illegible] اور وہاں [illegible] انہوں نے اقامت اختیار کر لی [illegible] سلطان [illegible] پہنچا تو [illegible] داخل ہو گیا اور اس نے اپنے [illegible] محمد [illegible] ایک فوج کے ساتھ بھیجا جو انہوں نے [illegible] کے [illegible] تھی [illegible] اور اس کی فوج [illegible] کے بعد [illegible] تونس سے بھاگ گئے اور [illegible] تونس پہنچ گیا اور سلطان [illegible] عید الفطر [illegible] کے ایام میں وہاں [illegible] گیا۔

حاجب ابن سید الناس کی مصیبت اور ابن عبد العزیز اور اس کے بعد ابن عبد الحکیم کی حاکمیت کے حالات

اور ہم قبل ازیں ابن [illegible] کی حیثیت سے متعلق بیان کر چکے ہیں کہ اس کا باپ ابو الحسن [illegible] میں امیر ابو زکریا کا حاجب تھا اور جب اس نے [illegible] میں وفات پائی تو اس نے اپنے بیٹے محمد کو سلطان کی کفالت میں پیچھے چھوڑا اور اس نے اس کے زیر سایہ پرورش پائی اور یہ اپنے باپ کے بعد [illegible] کی طرح جو اس کے باپ کے پروردہ تھے حکومت کا حاجب تھا اور وہ اس کے حق کو پہچانتے اور بڑائی میں اسے اپنے آپ پر ترجیح دیتے تھے اور [illegible] سوا بچپن اور جوانی کا عرصہ [illegible] اور جب سلطان ابو یحییٰ نے تونس سے [illegible] کے لئے قسطنطینہ کی طرف کوچ کیا اور ابن عمر نے فوجیں اور ہتھیار تیار کئے اور اس کے لئے حاجب وزراء اور [illegible] مقرر کئے تو ان لوگوں میں [illegible] محمد بن سید الناس نے [illegible] کے ساتھ [illegible] تھے اور یہ سلطان کا [illegible] تھا اور [illegible] اس کے [illegible]

خصوصیت حاصل تھی اور اس نے اپنی عمر کی وفات . کے بعد جب اس نے ابن تافلون کو بجایہ سے جدا کر دیا اُسے وہاں کا امیر مقرر کیا پس اس نے زناتی فوجوں کے مقابلہ میں بجایہ کی حفاظت کی اور بہت کارنامے دکھائے اور اس کے اور قائد زناتہ موسیٰ بن علی بن ترہون کے درمیان چپقلش پڑی جاتی تھی اور دونوں سلطان کے ہاں اپنے ساتھی کے مقام کو حاصل کرنا چاہتے تھے پس اس نے ان دونوں کی بات کو کھولا اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نے ۷۲۲ھ میں اسے حجابت کا عہدہ سپرد کر دیا اور بجایہ میں محمد بن فرحون اور احمد بن حریہ کو بجایہ نشیں بنایا تاکہ وہ دشمن کی مدافعت اور امیر ابو زکریا بن سلطان کی کفالت کا کام سنبھالیں اور وہ سلطان کے پاس آیا تو اس نے اسے اپنے شاہی محلات میں ٹھہرایا اور اسے اپنا سلطنت کے امور آزادانہ طور پر تفویض کر دیئے تو وہ سب پر قابو ہو گیا اور سلطان نے اسے دخل دے دیا اور اس نے اس کی کچھ ایسی لغزشیں شمار کیں جو اس بات پر دلالت کرتی تھیں کہ وہ دشمن کے بارے میں کمی کر رہا ہے اور اس کو طاقتور کر کے اپنے آقا کو ڈرا رہا ہے اور بجایہ کی سرحد کی حفاظت کی وجہ سے جو مقام اسے حاصل ہو چکا تھا سلطان نے اس کی وجہ سے اسے مہلت دے دی اور وہ امور سے کاموں میں مشغول رہا اور جب ۷۳۷ھ صاف ہو گیا اور ابو الحسن نے اپنی قوت سے ان پر حملہ کیا اور تلمسان پر قبضہ کر کے بجایہ کی محاصرہ کیا اور پھر زناتہ کو ہٹا دیا تو اس وقت حاجب محمد بن سید الناس کے متعلق اسے اکسایا تو اس کی خود مختاری نے اسے غصہ دلا دیا اور اس نے اسے گرفتار کر لیا اور ربیع الاول ۷۳۷ھ میں اس پر چڑھائی سے اس کی واپسی ہوئی اور اس نے اسے قید کر دیا پھر اس نے مال وصول کرنے کے لیے اسے طرح طرح کے عذاب دیئے مگر ایک قطرہ مال بھی حاصل نہ کر سکا اور وہ مسلسل اسے رضاعت اور اس کے اسلاف کے ساتھ اپنے باپ کے احسانات کے واسطے دیتا رہا۔ یہاں تک کہ غضب نے اُسے ڈس لیا تو اس نے فحش باتیں شروع کر دیں اور اس نے سلطان سے مقابلہ کیا اور لاٹھی سے اس کا سر کچل کر اسے قتل کر دیا گیا اور اس کے جسم کو گھسیٹا گیا اور دار الحکومت کے باہر جلا دیا گیا اور اس کے نشانات مٹا دیئے گئے گویا وہ کبھی موجود ہی نہ تھا اور جب سلطان نے علی بن سید الناس کو گرفتار کیا اور اس کی خود مختاری کے اثرات کو مٹا دیا تو اس نے اپنی حجابت کاتب ابو القاسم بن عبدالعزیز کے سپرد کی اور وہ حج سے اس وقت واپس آیا جب اس کی نے عبدالواحد بن اللحیانی کی بیعت کی تھی اور وہ پھر تونس جاتے ہوئے سلطان کو راستے میں ملا اور دار الحکومت میں داخل ہونے تک اس کے ساتھ رہا اور اس نے علی بن سید الناس کو گرفتار کر کے حجابت اس کے سپرد کر دی اور وہ کمزور آدمی تھا جو جنگ نہیں کر سکتا تھا پس سلطان نے جنگ و تدبیر امور کا کام محمد بن عبدالحکیم کو سپرد کر دیا جو ان دنوں اس کا مقیم راز دار تھا اور الحضرۃ کے پیچھے جو علاقہ تھا وہ محمد بن علی بن محمد بن حمزہ بن ابراہیم بن احمد کے سپرد کر دیا اس کا نسب بنی العزفی سے ملتا ہے جو سبتہ کے سردار ہیں اور ان کا دادا احمد ہے جسے ابو العباس کہتے ہیں اور وہ علم دین اور روایت میں شہرت یافتہ ہے اور ابن القاسم موحدین کے بعد سبتہ کا خود مختار سردار ہے اور اس کی ولایت کا واقعہ مجھے محمد بن یحییٰ بن ابی طالب العزفی نے بتایا ہے جو سبتہ میں العزفیوں کا آخری سردار ہے اور حسین نے بھی مجھے بتایا جو اس کے چچا عبدالرحمن بن ابی طالب کا بیٹا ہے اور اسی طرح ثقہ آدمیوں نے مجھے ابراہیم سے بتایا جو ان دونوں کے چچا محمد کا بیٹا ہے یہ سب بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم العزفی کا ایک بھائی ابراہیم کے نام کا تھا جو اپنی جان پر بہت ظلم کرتا تھا اس نے سبتہ میں ایک آدمی کو قتل کر دیا اور اس کے بھائی ابو القاسم نے حلف اٹھایا کہ وہ اس سے قصاص لے گا جس

بھاگ کر وہ مشرق میں چلا گیا اور وہیں فوت ہوا؟ غرض یہ واقعہ ہے اور یہ محمد اسی کے نسب سے ہے اور ان کے مؤرخوں کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ابو بکر کے ہاں محمد پیدا ہوا اور محمد کے ہاں حمزہ اور حمزہ کے ہاں علی پیدا ہوا جس نے سلطان ابو بکر کی ملازمت کی۔ اس زمانے میں محمد [illegible] نے قرأت اور طب کا علم حاصل کیا اور سلطان [illegible] دیا۔ جب وہ [illegible] آ گیا تو اطباء دوروں کے لئے آئے [illegible] اور ان میں یہ علی بھی [illegible] تھا جس نے مرض [illegible] کی ایسی [illegible] کی تو اسے سلطان کے ہاں اہم مقام مل گیا اور اس نے اسے اپنے لئے منتخب کر لیا اور اپنے خواص اور غلاموں [illegible] میں شامل کر لیا اور اسے حکومت میں ایسا مقام حاصل ہوا کہ کوئی شخص بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا اور اسے حکومت [illegible] کے نام سے بلایا جاتا تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا بھی اسی نام سے مشہور ہوا اور اس نے قسطنطنیہ کے ایک گھرانے میں رشتہ داری کی تو [illegible] اس کی شادی کر دی اور [illegible] کے اہل سعادت سے [illegible] اور اس کا بیٹا محمد سلطان کے محل میں پیدا ہوا اور اس کے بیٹے۔ غرض امیر ابو بکر کے ساتھ [illegible] اس نے حکومت کی گود اور کفالت میں پرورش پائی [illegible] اور جب [illegible] اور [illegible] الدولہ [illegible] نے اپنی توجہ اس کی طرف پھیری تو سلطان [illegible] اور مخصوصین کے [illegible] سب سے زیادہ [illegible] تھا اور جب [illegible] کیا تو اسے ایک [illegible] کی وفات کے بعد جب ابن سید الناس حاجب بجایہ چلا گیا تو اس نے اسے [illegible] امیر مقرر کر دیا اور یہ حکومت کی سب سے بڑی ملازمت تھی [illegible] اس نے وہاں قرب و خلافت حاصل کی ہے۔ جب سلطان نے ابن سید الناس کی صحبت میں اپنے خواص [illegible] مشہور ہو گیا [illegible] اس نے [illegible] کے خواص کی ایک جماعت کے ساتھ [illegible] ابن الناس کے [illegible] سے [illegible] جھگڑا [illegible] سلطان اور [illegible] جب [illegible] کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس پر حملہ کر کے [illegible] قتل کر دیا اور اسے [illegible] کے قید خانے میں [illegible] کر لے گئے [illegible] عذاب دینے کے [illegible] ابن الحکیم [illegible] اور عذاب کی [illegible] یہاں تک کہ [illegible] ہو گیا اور سلطان نے اسے [illegible] کے منصوبوں [illegible] مقرر کیا [illegible] کے علاقے [illegible] حکومت کا [illegible] ابن الحکیم نے [illegible] اور [illegible] حاصل کی [illegible] ہم ان کے حالات [illegible] بیان کریں گے۔

قفصہ کی فتح اور امیر ابوالعباس کی ولایت کے حالات: جب [illegible] کے قریب [illegible] کے علاقے کی تقسیم کی نسبت اہل [illegible] سے حکومت کا [illegible] تو ان کی حکومت [illegible] کے مشورے سے چلنے لگی سوائے ان اوقات کے جب وہ [illegible] کرتے تھے جیسا کہ دوسروں سے قبل ان کی حالت تھی [illegible] قفصہ اور [illegible] پر [illegible] حکمران تھے اور سلطان ابو بکر اپنی مستقل حکومت کے قیام کے بعد ان سے غافل ہو گیا اور ان کا [illegible] کے ساتھ [illegible] کے ساتھ جنگ کرنے اور ان کی [illegible] کے [illegible] پر چڑھائی کرنے کا باعث بن گیا یہاں تک کہ سلطان ابو الحسن نے ان کو

رونما اور اپنی کشتی گاہوں سے ان پر چھاپہ مارنا شروع کر دیا تو وہ مخالفین کے بعد سے ساحلوں میں واپس آ گئے اور غربی سرحدوں سے ان کا محاصرہ دور ہو گیا اور حکومت کے لشکروں سے ان کو جو ہیبت تھی اور حکومت کے خلاف تو ان کا اضطراب ختم ہو گیا۔ جب فوجیں لڑانے والوں کی آمد پر ان کی ہلاکت کی خبر [illegible] سب نکل گئے اور سلطان نے محاصرہ کرنے والے لشکر بنایا اور بھیجنے والے توزر کی جانب اپنی خبر بھیجی۔ جو شیوخ کے سردار اور [illegible] کے اعراب تھے بھی اس نے [illegible] میں قفصہ پر حملہ کیا جہاں کا شیخ یحییٰ بن محمد بن علی بن عبدالجلیل بن العابد الشریف [illegible] تو [illegible] ان سے تنگ روز تک قفصہ سے جنگ کی اور فصیل ان پر کئی طرف سے منہدم ہو گئی اور وہ [illegible] نے وہاں پر منجنیق نصب کر دی تو انہوں نے [illegible] لئے اور [illegible] ان کی [illegible] کا خاتمہ کر دیا اور ان کی مدد روک دی تو انہوں نے امان طلب کی تو اس نے انہیں امان دے دی اور ان کا سردار یحییٰ بن عبدالجلیل اس کے پاس گیا تو اس نے اسے الحضرۃ کی طرف بھجوا دیا اور اسے نظر بند کر دیا تو [illegible] کے جوانوں اور وہاں آنے والوں نے بغاوت کی اور توزر کی طرف بھاگ گئے۔ [illegible] کی کے چچاؤں میں [illegible] اور [illegible] کے ظلم کے [illegible] تو اس نے ان سے [illegible] طرح [illegible] کیا اور تصرف کیا اور شہر سے [illegible] پھر [illegible] کے [illegible] جو خاندان [illegible] ان کا [illegible] کی [illegible] آ [illegible] گھوڑوں پر امیر ابو العباس [illegible] کے لئے ترجیح دی اور [illegible] ان کے درمیان [illegible] کے شیخ اور [illegible] کے نواح کی امارت دی اور اس کی نیابت پر ابو القاسم بن [illegible] کو مقرر کیا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور اسی سال رمضان میں اس شہر میں داخل ہو گیا۔

امیر ابو فارس عزوز اور ابو البقاء خالد کی سوسہ پر حکمرانی کے حالات

پھر مہدیہ کا ان کے ساتھ الحاق

جب سلطان نے اپنے حاجب ابن [illegible] کو معزول کیا اور اس کے بیٹے امیر ابو زکریا کی جگہ محمد بن فرحون نے سنبھالی اور [illegible] تو ان کے [illegible] نے حکومت کے معاملات کی درستگی اور اپنی مملکت کی بنیادوں کو اپنے آدمیوں کے ذریعہ مضبوط کرنے کے لئے [illegible] تو اس نے سوسہ اور بلاد ساحل پر اپنے دو بیٹوں عزوز اور خالد کو [illegible] حکومت میں [illegible] اور [illegible] سوسہ میں اتارا اور ان کے ساتھ محمد بن [illegible] کو [illegible] حکومت کا [illegible] کے ان لوگوں میں شامل تھا جو [illegible] آئے تھے اور ان کے خاندان کی [illegible] کے حالات میں ایک مشہور [illegible] ہے۔ اس کا بھائی ابو القاسم حضرۃ میں صاحب الاشغال تھا [illegible] محمد بن [illegible] فوت ہو گیا تو سلطان نے محمد بن فرحون کو [illegible] اور اسے [illegible] کہ وہ جسے چاہے اپنی جگہ پر مقرر کر دے اور اس نے [illegible] میں اس [illegible]

سفرین امیروں کے ساتھ اتارا پھر امیر ابوزکریا نے وقت بدلا تو وہ اس کے پاس واپس چلا گیا اور یہ دونوں اسی سوسہ میں مقیم رہے یہاں تک کہ سلطان نے اپنے جرنیل محمد بن الحکیم کو اس طرف کر دیا اور اس کے قرابتدار محمد بن ابوزکریا آل کو مہدیہ کو بھاگ گئے وہاں ابن الحکیم نے اس وقت سے اتارا ہوا تھا جب اس نے مہدیہ کو اہل ریاحین کے ایک آدمی سے جو اس پر غالب آ گیا تھا چھین کر فتح کیا تھا اس کا نام عبدالغفار تھا اور اس نے بچنے کے لئے وہاں ایک قلعہ بنایا تھا اور اپنے اس قرابتدار کو وہاں اتارا تھا اور اسے فوج اور رسد سے بھر دیا تھا مگر یہ چیزیں اسے کچھ کام نہ آئیں اور جب وہ فوت ہو گیا تو ابن ابوزکریا بھی اس طرف ہو گیا اور سلطان نے اپنے بیٹے امیر ابوالبقاء کو ان دونوں پر حاکم مقرر کر کے بھیجا اور امیر ابوفارس کو اس نے سوسہ کی امارت دی پس دونوں اپنی موت تک وہاں رہے اور ان کی موت کے واقعہ کو ہم آئندہ بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

باب: ۱۲

امیر ابی عبد اللہ

کی امارت

صاحب قسطنطیلہ امیر ابی عبد اللہ

کی امارت اور اس کے بعد اس کے بیٹوں کی

امارت کے حالات

[illegible]

موسیٰ بن علی کا کمدی عبدالواد کو چھوڑ کر اس کے پاس آ گیا تھا پس وہ امیر ابوعبداللہ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ جب امیر ابو عبداللہ اس کے پیچھے پیچھے آیا تو ابن سیدالناس گرفتار مصیبت ہو گیا اور وہ خود اقتدار کرنے لگا اور سلطان نے اس کی لگام ڈھیلی چھوڑ دی اور وہ اپنے کاموں میں اس سے مشورہ کرتا اور خلوت میں راز و نیاز کرتا اور وہ اس نے قسطنطینہ میں اس کے ساتھ مطلوبین میں سے نبیل کو نامزد کیا جو رسم حجابت ادا کرتا پھر اس نے ۷۳۲ھ میں اسے خراسان کو تونس سے سامان کی تیاری اور جنگ کی قیادت کے لئے بلایا وہ اس کام کے لئے آیا اور ڈیڑھ سال قیام پذیر رہا پھر واپس چلا گیا اور پہلے کی طرح نبیل اس کی حجابت کا کام کرنے لگا اور اس نے عتیق کو فوجوں کی قیادت اور وطن کی حفاظت کے لئے بھیجا پس اس نے اس سے مراسم خدمت اور حکومت کے مراتب تقسیم کر لئے اور امیر ابوعبداللہ کا یہی حال رہا اور اس کا ملوکانہ جلال اور غلبہ بڑھتا رہا کہ اسے موت نے آ لیا اور وہ ۷۳۷ھ کے آخر میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بڑے بیٹے امیر ابوزید عبدالرحمٰن نے حکومت سنبھالی پس سلطان ابوبکر نے اسے اس کے باپ کے کام پر مقرر کر دیا تاکہ نبیل مولا ہم کی اس کی صغرسنی کی وجہ سے نگرانی کرتا رہے اور حکومت کے آخری ایام تک ان کا یہی حال رہا اور ان کے حالات کا تذکرہ ہم ابھی کریں گے۔

عربوں کے حالات' حمزہ کی وفات' پھر اس کے بیٹوں کی الحضرۃ پر چڑھائی اور شکست اور معزوز بن عمر کا قتل اور اس کے ساتھ ملتے جلتے واقعات

جب سلطان ابوالحسن تلمسان اور اس کی عملداریوں پر قابض ہو گیا اور آل زیان کی جڑ کٹ گئی اور زناتہ نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور لوگ اس کے جھنڈے تلے آ گئے اور قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور لوگ اس کے جھنڈے تلے آ گئے اور قبائل نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس کے رعب سے دب گئے تو حمزہ بن عمر افریقی ممالک کے متعلق رغبت دلاتے ہوئے اس کے پاس گیا اور اس سے قبل وہ بنی ابو حفص کے ساتھ اسے ان ممالک کے بارے میں ترغیب دے چکا تھا پس اس نے حمزہ کی سرکشی اور سستی سے مایوس ہو کر اسے رد کیا اور سلطان کی مخالفت پر توجہ کی اور اس نے اس کے لئے دوبارہ اطاعت اختیار کرنے اور اس کی مرضی کے مطابق کام کرنے کے لئے سفارش کا طریق اختیار کیا پس حمزہ سلطان کے علم اور اپنے ساتھی کی سفارش کو وسیلہ بنا کر سلطان کی طرف واپس آ گیا اور اسے یقین دلایا کہ وہ اپنی استقامت سے عربوں کے دلوں سے اختلاف کے مواد کو اکھاڑ پھینکے گا پس سلطان نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اسے خیرخواہی اور خلوص نیت کی تلقین کی پس حمزہ بن عمر بعض اوقات اپنی فوج کے سالار محمد بن الحکیم کے مشورے کو صحیح نیت سے مانتا رہا اور سلطان اس سے راضی رہا پس اس نے افریقہ اور اس کی عملداریوں پر غلبہ پا کر وہاں سے فساد کا قلع قمع کیا اور بدوؤں کے تمام اونٹوں کا صدقہ

لیا اور تمام مغربی قبائل کو سرحدوں پر اطاعت اختیار کرنے اور خراج کے اموال سے دست کش رہنے کے لئے جمع کر دیا اس کو کہ نے اس بارے میں بہت کارنامے کئے ہیں جن سے حکومت ہموار ہو گئی اور قاصیہ تک خود مختاری اختیار کرنے والے ذلیل ہو گئے اور اختلافات کا خاتمہ ہو گیا پس اس نے ۷۵۳ھ میں بسکرہ پر قبضہ کر لیا اور ابن عبد الغفار المزنی نے جو اطراف رہتے تھے سے تو بسکرہ پر غلبہ پالیا اور مصر پر قبضہ کر کے اس کے والی محمد بن [illegible] ان کو جواب کے مشتبہ تھیں۔ سے گرفتار کر لیا اور اسے بسکرہ کے قید خانے میں ڈال دیا یہاں تک کہ اس نے اس کی بیعت کے بعد رہا کر دیا اور اس کے بعد اس نے تو زر سے بھی یہاں تک کہ ابن یملول نے مصیبت کے لئے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اس کے بیٹوں کو یرغمال بنانے کے لئے طلب کیا اور اس نے کئی بار حملہ کر دے بجلیں اور یوسف بن منصور مزنی نے اسے اس مہم کی وجہ سے روکا جو سلطان ابوبکر اور اس کے حلف کے درمیان ہوا تھا اور وہ سلطان ابوالحسن کی خدمت کے تعلق کی وجہ سے اسے خراج بھی دیتا تھا پس ابن الحکیم اس کے خراج کے چراہ نے کے بعد اس سے الگ ہو گیا اور بلاد ریغ پر چڑھائی کر کے اس کے دارالحکومت تقرت کو فتح کر لیا اور اس کے اموال و ذخائر پر قبضہ کر لیا اور وارقلہ کی طرف چلا گیا اور اس کے بہت سے قصبوں کو فتح کر لیا اور اسی اثناء میں جلاؤں کے ناوقت ہر جانب سے حکومت نے پرواز کی چلائی اور سلطان کی فوجیں ہر علاقے میں تھیں اسی اثناء میں حمزہ بن عمر ۷۴۰ھ میں ابن عون بن ابی علی کے ہاتھوں اچانک نیزہ لگنے سے ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد اس کے بیٹوں نے اس کی حکومت سنبھالی ان دونوں میں کا بڑا بیٹا عمر تھا اور انہیں یہ بدگمانی ہو گئی کہ حمزہ کا قتل حکومت کے ایما سے ہوا ہے پس وہ اکٹھے ہو گئے اور مشورے کرنے لگے اور انہوں نے اپنے ہمسروں اولاد مہلہل سے کمک طلب کی پس انہوں نے ان کے ساتھ جتھہ بندی کی اور ابن الحکیم نے سلطان کی زنانہ افواج کے ساتھ حملہ کیا تو انہوں نے اسے شکست دی اور ان کے بہت سے سردار مارے گئے اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہاں اس کی حالت تنگ ہو گئی اور انہوں نے تین ماہ تک اس کا محاصرہ کیا پھر وہ اس کے میدان میں اترا اور انہوں نے سات روز تک فوجوں سے جنگ کی پھر ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور طالب بن مہلہل نے سلطان کی اطاعت اختیار کر لی اور وہ بھاگ گئے اور سلطان ماہ جمادی میں [illegible] اور حمزہ و عربوں کے دستوں کے ساتھ نکلا اور اس نے قیروان کے اطراف میں ترقادہ کے مقام پر ان پر حملہ کر دیا اور رمضان کے آخر میں الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہ شکست کھا کر قیروان کی طرف چلے گئے اور اپنے راستے میں قفصہ میں ابو العباس کے پاس سے گزرے اور اسے ان کے باپ کی مخالفت میں رغبت دلانے لگے اور پھر وہ اس سے الحضرۃ پر حملہ کرنے کے لئے نکلے پس اس نے انہیں اس بارے میں مہلت دی یہاں تک کہ اس نے حمزہ کے وزیر المعز بن مطاع پر کامیابی حاصل کر لی جو نفاق اور بغاوت کا سرغنہ تھا پس اس نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا اور اس کے سر کو الحضرۃ کی طرف بھیج دیا جہاں اسے نصب کر دیا گیا اور اس بات کی وجہ سے سلطان کے [illegible] کے بعد وہ الحضرۃ گیا اور ایک محفل میں جس میں بڑے بڑے سردار اور حکومت کے ارکان جمع تھے اس کی بیعت کر لی اور پھر ایک بڑے اجتماع کا اعلان کیا جس میں سب کے سامنے عہد کو پڑھا گیا اور وہ سلطان کے دارالحکومت میں داخل ہو کر وہاں سے نکلے اور اس کے بعد حمزہ کے بیٹوں نے اطاعت اختیار کر لی اور اس پر قائم رہے یہاں تک کہ ان کا وہ حال ہوا جسے ہم بیان کریں گے۔

حاجب بن عبدالعزیز کی وفات اور اس کے بعد ابو محمد بن تافراکین کی امارت

اور ابن الحکیم کی مصیبت کے حالات

[illegible]

عبداللہ بن عمر موحدین کے جوانوں اور ان کے مشائخ میں سے تھا اور جب خلیفہ یوسف بن عبدالمومن نے قرطبہ پر اپنے بھائی سید ابو اسحاق کو امیر مقرر کیا تو اس کے ساتھ عبداللہ بن عمر تافراکین کو بھی موحدین کی ایک جماعت کے ساتھ مشورہ کے لئے بھجوایا اور ان میں یوسف بن وانودین بھی شامل تھا اور عبداللہ ان سب میں [illegible] تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا عمر آیا جسے اپنے مذہب میں استقامت اور اپنی جلالت کی وجہ سے دیکھا جاتا تھا اور جب سید ابو سعید بن عمر بن عبدالمومن افریقہ کا والی بنا تو اس نے اسے قابس اور اس کے مضافات کا حکمران مقرر کیا یہاں تک کہ [illegible] سے برطرف کر دیا پھر حکومت اور مشائخ کے عظیم آدمیوں کا آخری آدمی عبدالعزیز بن تافراکین تھا جو مراکش میں موحدین کا اس وقت خلیفہ تھا جب انہوں نے مامون کی بیعت کو توڑ دیا تھا پس اس نے صبح کی اذان کے وقت مسجد جاتے ہوئے راستے میں اسے قتل کر دیا کیونکہ وہ ان حقوق کا معائنہ کیا کرتا تھا اور مامون نے اس کے بھائی عبدالحق اور اس کے بیٹوں [illegible] اور [illegible] کے بارے میں اس کی رعایت کی پس جب موحدین نے جنگ کی اور ان کو [illegible] سے آ لیا تو ابو الحق [illegible] کوچ کر گیا اور سلطان المستنصر کے پاس چلا گیا پس اس نے اسے [illegible] مکان میں اتارا اور [illegible] کا تاج [illegible] کے لئے بھیجا اور الموحدین کے مشائخ [illegible] اختلاف کی توقع تھی پس اس نے وہاں خوب کام کیا اور مخالفین قتل ہو گئے اور [illegible] کا خاتمہ ہو گیا اور [illegible] کے قتل ہو جانے کے بعد سلطان الواثق نے اسے بجایہ کا والی مقرر کر دیا اور اس نے وہاں خوب قوت حاصل کی اور جب وہ [illegible] بن عمارہ نے دعویٰ کیا کہ اس نے اسے عربوں کے مقابلہ کے اور ان کی [illegible] کے لئے [illegible] میں بھیجا تھا اور اس نے ان میں [illegible] قیام کیا اور وہ [illegible] کی بات اور [illegible] میں مصروف رہا یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اس کے بھائی عبدالعزیز کے بیٹے احمد اور عمر اس کے پیچھے مغرب سے آ گئے اور المستنصر [illegible] اچھی طرح [illegible] اور جاہ و نعمت سے سرفراز ہوئے اور احمد ان میں سے بڑا تھا اور سلطان ابو حفص نے اسے قسنطینہ [illegible] کا والی مقرر کیا پھر اس نے ولایت سے استعفیٰ دے دیا تو اس کا استعفیٰ قبول کر لیا گیا اور سلطان ابو عصیدہ جب الحضرۃ سے باہر جاتا تو اسے اپنا نائب مقرر کرتا یہاں تک کہ وہ [illegible] فوت ہو گیا اور اس کے دونوں بیٹے ابو محمد عبداللہ اور ابو العباس احمد حکومت کے زیر سایہ پرورش پاتے رہے اور ان میں سے عبداللہ نے ابو یعقوب بن یزدوتن کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اس کے ساتھ اس کا عقد کر دیا اور اس کے بعد اس کا بھائی احمد بن ابی محمد بن سعود کی بیٹی سے رشتہ کیا تو اس نے اس کے ساتھ اس کا عقد کر دیا اور ابو زکریا بن اللحیانی نے ابو محمد عبداللہ کو چن لیا اور اس کی محبت کو ترجیح دی اور وہ ہمیشہ اس کی محبت میں رہا یہاں تک کہ مسوح کی جنگ ہوئی اور اس نے بہت سے موحدین کو گرفتار کر لیا جن میں یہ بھی شامل تھا اور سلطان ابوبکر نے اس پر احسان کیا اور یہ اس کی عنایت سے بلند مراتب حاصل کرتا رہا یہاں تک کہ [illegible] شیخ ابو محمد بن القاسم کے بعد [illegible] موحدین کا شیخ [illegible] اسے اپنے بیٹے [illegible] ابو زکریا والی بجایہ کے ساتھ مغرب کے بادشاہ [illegible] کے پاس بنی عبدالواد کے خلاف [illegible] کے لئے بھیجا پس وہ سلطان کی خدمت میں اترا اور اپنی سفارت پیش کی اور اس کے بعد [illegible] کی طرف چلا گیا اور وہ اپنی زندگی کے باقی ایام [illegible] مغرب کے بادشاہ کی طرف سفارت کے لئے [illegible] کے [illegible] سے چلتا تھا اور اس نے اس

کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو سلطان نے اس کی مدافعت کی اور کہتے ہیں کہ اس کے دل میں اس کو مصیبت میں ڈالنے کا جو خیال تھا اس نے اسے اس تک پہنچا دیا اور جب ابن عبدالعزیز حاجب اور ابن [illegible] کے درمیان جنگ ہوئی اور سلطان سے دوستی اور اس کے احکام کی تنفیذ کے کام تقسیم ہوئے تو وہ مشیر و مدبر بھی سب سے قوی تھا اور وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس کی رائے پر اعتماد کرتے تھے اور بیان کے چوبداروں کا نگران اور اس کی آراء کا پابند تھا اور جب حاجب ابن عبدالعزیز سلطان کے پاس گیا تو انہوں نے خیال کیا کہ اس کی وفات ابن تعلیم کی تقدیر اور اس کی رضامندی سے ہوئی ہے اور ابن [illegible] کے میدان ۳۸ [illegible] اس کے ساتھ اس وقت مذاکرات کئے تھے جب عرب اس کے پاس آئے تھے جیسا کہ ہم قبل ازیں سلطان کے ان حالات میں بیان کر آئے ہیں جو کہ اس نے اپنی [illegible] کے بعض آدمیوں پر غلبہ پانے کے بارے میں ہیں جو الخصر میں قید تھے اور خیانت نے اس کی زبان پر [illegible] کہ بعض [illegible] کی طرف تحریر کرنے کے متعلق شور آلود کیا اور ابن عبدالعزیز نے یہ بات اس کی موت کے وقت سلطان تک پہنچا دی اور خود بات کا [illegible] کہا گیا ہے کہ اس کے پاس آ گیا پس اس نے اسے [illegible] والے کانوں میں ڈال دیا اور ابن تعلیم کی وفات ہو گئی اور جب وہ فوت ہو گیا اور شیخ الاجل ابو محمد بن [illegible] قرائین والی بنا تو اس نے ابن [illegible] کی مصیبت کے متعلق اس سے گفتگو کی اور وہ [illegible] انکار کرتا تھا کیونکہ ان کے درمیان محبت تھی اور ابن [illegible] پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں الخصر سے غائب تھا اور اس نے جبل [illegible] اور اس سے جنگ کی اور اس میں محصور کیا اور [illegible] کا خراج حاصل کیا اور اعراب کے علاقے میں چلا گیا اور اس کے عامل یوسف بن منصور نے اس کا خراج لیا اور [illegible] کی طرف بڑھا اور تکریت سے جنگ کی اور اس میں گھس گیا اور [illegible] کے ہاتھ ان کی کمائی اور گھوڑوں سے بھر گئے اور ابن عبدالعزیز کی وفات اور ابو محمد بن [illegible] قرائین کے حاجب بننے کی خبر پہنچی تو اس نے اس بات کو برا خیال کیا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ سلطان اس کی ولایت کے بارے میں اس سے عدول نہیں کرے گا اور وہ اس کے حق اپنے کاتب ابوالقاسم [illegible] کو [illegible] کیونکہ اس سے قبل ابن عبدالعزیز اس پر ترجیح دیتے ہوئے اعتماد نہیں کیا تھا لیکن جو کچھ ہوا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا پس اس نے [illegible] اور اپنے اصحاب [illegible] اور سرعت سے الخصر کی طرف چل دیا اور سلطان نے ابو محمد بن [illegible] قرائین سے اس کی مصیبت کے متعلق مشورہ کیا اور خواص کو اس کی گرفتاری کے لئے تیار کیا اور یہ [illegible] ۲۲ [illegible] کو الخصر آیا اور سلطان نے اس کے لئے ایک بڑا اجلاس کیا اور اس نے اپنے تحفے جو چوپایوں اور غلاموں وغیرہ پر مشتمل تھے پیش کئے جب سب تحفے تمام ہو گئے اور سلطان کے وزراء نے اس کی [illegible] کی اور وہ اپنے دروازے پر پہنچا تو سلطان نے خواص کو اشارہ کیا تو انہوں نے آگے بڑھ کر اسے پکڑ لیا اور [illegible] قید خانے میں لے گئے اور اس سے اموال حاصل کرنے کے [illegible] سے بہت عذاب دئیے لیکن اس نے اموال کو وہاں سے نکالا جہاں اس نے انہیں چھپایا ہوا تھا [illegible] کے خزانے میں [illegible] اور [illegible] قیمت کے جواہرات جمع ہوئے اور [illegible] گیا اور جب اس کا مال ختم ہو گیا تو [illegible] جب قید خانے میں اس کا گلا گھونٹ دیا گیا اور [illegible] کے لئے [illegible] گیا اور اس نے ان کے بیٹوں کو ان کی ماں کے ساتھ مشرق کی طرف جلا وطن کر دیا اور ان میں سے کچھ [illegible] میں [illegible] گئے اور ان کے [illegible] کے بعد [illegible] الخصر کی طرف لوٹ آئے۔

الجرید اور اس کی مکمل فتح اور جزیرہ جربہ پر احمد بن مکی کی ولایت کے حالات

جب سے حکومت زناتہ بنی عبدالواد کے مطالبہ اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اضطراب سے دو چار ہوئی تھی الجرید کا معاملہ شوریٰ کے سپرد تھا اور ہر شہر کے مشائخ خود مختار ہو گئے تھے اور پھر ان میں سے ایک آدمی حکومت سنبھال لیتا تھا اور محمد بن یملول توزر کے مشائخ میں سے تھا اور وہاں کا خود مختار حاکم بھی تھا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے اور جب حکومت خود مختاری کی طرف مائل ہوئی اور سلطان نے حملہ کے لئے اپنی دھار کو تیز کیا اور قفصہ میں مشائخ کے آثار مٹا دیئے اور اپنے بیٹے امیر ابو العباس کو بلاد قسطیلیہ کا والی مقرر کیا اور اسے قفصہ میں اتارا اور اس نے وہاں اپنی امارت کو استوار کرنے کے لئے قیام کیا اور اس نے شہروں میں اس بات کے آزمانے کے لئے کہ وہ اس کی اطاعت کے متعلق کیا اظہار کرتے ہیں، وفد بھیجے اور اس نے اپنے حاجب ابو القاسم بن عتو کو نفطہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ وہاں کے رؤساء بنی مدافع کی اطاعت کی آزمائش کرے جو بنی خلف کے نام سے مشہور تھے اور وہ چار بھائی جو حکومت کی غفلت کے باعث نفطہ کے خود مختار رئیس بن گئے تھے پس اس نے انہیں بہت سے عذاب دیئے اور وہ ان قلعوں میں پناہ گزیں ہو گئے جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ ان کو روک دیں گے اور حاجب نے ان سے بیزاری کا اظہار کیا تو وہ وحشت زدہ ہو گئے اور انہوں نے سلطان کا حکم ماننے کے متعلق دریافت کیا تو انہیں عبرت کے لئے قتل کر کے کھجور کے تنوں پر صلیب دے دیا گیا اور جنگ سے قبل ان کا چھوٹا بھائی علی نکل کر بچ گیا کیونکہ وہ فوج کی طرف چلا آیا تھا اور اسے موت سے پناہ دے دی گئی تھی پس امیر ابو العباس نے نفطہ شہر کو اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اس کے باپ نے از سر نو اس کی بیعت لی اور بیعت سے نفزاوہ کا قبضہ کر لیا اور جب نفطہ اور نفزاوہ کی تلخیص ہوئی تو اس کا خیال توزر کے بادشاہوں کی طرف گیا جو اختلاف و افتراق کی جڑ تھا اور محمد بن یملول اس کے آنے سے حال سے ڈر گیا اور وہ اپنے دل کی بات کے متعلق ساتھی تلاش کرنے کے لئے لامحالہ ابو الولید محمد بن الحکیم کے پاس گیا تو وہ اس سے الگ ہو گئے یہاں تک کہ دونوں کی وفات ایک ہی سال میں ہو گئی اور توزر کے حالات خراب ہو گئے اس کے بیٹے اور بھائی ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے اور انہوں نے ایک دوسرے کو قتل کر دیا اور اس کا بھائی ابوبکر قسنطینہ میں قید تھا سلطان نے اطاعت اور خراج کے پختہ عہد لینے کے بعد رہا کر دیا اور اس نے توزر جا کر اس پر قبضہ کر لیا اور امیر ابو العباس حاکم قفصہ و بلاد قسطیلیہ نے اس سے معمول کی اطاعت کا مطالبہ کیا تو اس نے اپنی دلی خود مختاری کے متعلق اس سے جھگڑا کیا اور توزر اس کی امارت کے چھینے میں جلدی نہ کی بلکہ الگ ہو گیا پس اس نے اس کے باپ سلطان ابوبکر کو طلب کیا اور اسے اس کے خلاف اکسایا تو اس نے ۷۸۰ھ میں اس سے جنگ کی تو وہ بھاگ کر بسکرہ چلا گیا اور اس کی اطلاع وہاں کے رئیس ابوبکر بن یملول کو پہنچی تو وہ حیران رہ گیا اور اس کے مددگار اسے چھوڑ گئے اور اس نے علانیہ سلطان کی اطاعت اور ملاقات کی پس اس کے

پاس سے اس کا اور اس کے باپ کا کاتب علی بن محمد بن مسعودی جو اس کی حکومت پر حاوی تھا بھاگ کر یوسف بن مزنی کی پناہ میں بسکرہ چلا گیا اور سلطان جلدی سے توزر کی طرف گیا تو ابوبکر بن یملول نے اس کے پاس آ کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیا اور اس کے دوستوں میں شامل ہو گیا پھر اسے اپنی کوتاہی پر ندامت ہوئی اور اس نے حکومت کی جدائی کو محسوس کر لیا اور اسے موت کا اندیشہ کیا تو وہ اعراب چلا گیا اور بسکرہ میں یوسف بن منصور کے پاس اترا جس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کی مہمان نوازی کی جس کا لوگوں میں بہت چرچا ہوا اور جب سلطان نے توزر پر قبضہ کیا اور اسے اپنی عملداری میں شامل کیا تو اس پر اپنے بیٹے امیر ابوالعباس کو امیر مقرر کیا اور اسے وہاں اتارا اور وہاں کے لوگوں پر اسے قدرت بخشی اور سلطان مظفر و منصور ہو کر الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہ مسلسل حکومت کرتا رہا یہاں تک کہ اپنے بستر پر فوت ہو گیا اور امیر ابوالعباس کی سلطنت بلاد جرید کے ساتھ متصل ہو گئی اور ابوبکر بن یملول نے کئی بار توزر پر حملہ کیا اور ان سب حملوں میں وہ موت سے بچ گیا یہاں تک کہ عرصے میں لوگوں کی ہلاکت سے تھوڑا عرصہ قبل بسکرہ میں فوت ہو گیا اور ابوالعباس نے اس کی جگہ امارت سنبھالی اور وہ پیچیدہ حالات کو سازگار بناتا رہا اور حملہ آوروں کو ناکام کرتا رہا اور قابس میں ابن مکی نے اس کی سرکشی کی اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب عبدالملک اپنے باپ عبدالوہاب الخزانی کے ساتھ تونس واپس لوٹا اور ابن اللحیانی مغرب کی طرف چلا گیا اور وہ قابس میں مقیم رہا تو البتہ ان کے بادشاہ کے جانے کے وقت اسے سلطان کے ساتھ اپنے معاملے کے متعلق شک گزرا تو اس نے تحفوں سے دست کش ہوتے ہوئے اپنے بھائی احمد بن مکی کو سلطان ابوبکر کے پاس سفارشی بنا کر بھیجا تو اس نے اس کی سفارش کی اور سلطان نے اسے دوبارہ وہاں کی ریاست دے دی اور وہ اطاعت پر قائم ہو گیا اور فتنہ اور سرکشی کے طریقوں سے الگ ہو گیا اور احمد بن مکی کے پاس بڑا مال اور سامان تھا اور وہی کا دنی ریاست اور شرف کا بہت دلدادہ تھا اور وہ بہت اچھے اشعار بھی کہتا تھا اور اس کا خط مشرقی طرز کا تھا جو نہایت عمدہ تھا ان سب باتوں کی وجہ سے امیر ابوالعباس کے دل کا میلان اس کی طرف تھا اور وہ اس کے گزشتہ آثار کے باعث اس کی مخالفت کو شبہ کی نظر سے دیکھتا تھا اور امیر ابوالعباس ہمیشہ ہی اس کی قربت کے لئے چکر لگاتا رہا یہاں تک کہ اسے اپنی ماں کی مجلس میں لے آیا جو مولانا سلطان کی بہن تھی اور حج سے واپس آ رہی تھی پس اس نے اس کے دل سے شکوک کو دور کیا اور اس سے دوستی کا پختہ عہد کیا اور اسے اپنے لئے چن لیا پھر وہ اس کی امارت میں قابل رشک مقام پر آ گیا اور سلطان نے اسے جزیرہ جربہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے اس کی عملداری میں شامل کر دیا اور مخلوف بن الکماد کو اس طرف کر دیا جس نے اسے [illegible]ھ میں فتح کیا تھا۔ پس احمد بن مکی وہاں آیا اور اس کا بھائی عبدالملک قابس کا خود مختار حاکم بن گیا اور وہ دونوں اسی حالت میں رہے اور انہوں نے ابوالعباس کی امارت جرید کے مضافات کا حاکم تھا اپنے تحفظ کو نمایاں کیا اور وہ اسی حالت میں رہے ان سب کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے ان شاء اللہ۔

وزیر ابوالعباس بن تافراکین کی وفات کے حالات: سلطان ابوبکر نے قائد بن الحکیم کی مصیبت کے وقت اپنی نیابت پر شیخ الموحدین ابو محمد بن تافراکین کو مقرر کیا اور اپنے دروازے کے اندر کے تمام معاملات بھی اس کے سپرد کر دیئے اور وزارت پر اس کے بھائی ابوالعباس احمد کو مقرر کیا اور ابو محمد نیابت کے عہدے کی وجہ سے دروازے میں مقیم تھا پس اس نے فوجوں کو جنگ کی طرف بھیج دیا اور القصابہ کی امارت اپنے بھائی ابوالعباس کو دے دی اور اس نے اس کام کو سنبھال لیا اور وہ

حلیم حمزہ بن عمر کی وفات کے بعد اس کی اطاعت سے ناراض تھے انہوں نے اختلاف و عناد کا طریق اختیار کیا اور حمزہ کے حالات میں سے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ اس نے المنصورۃ پر چڑھائی کی تھی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور وہ قوم بنی حکیم کی اولاد میں سے تھا ان کے اور اس کے درمیان اختلاف و عناد اور جنگ بازی چلتی تھی اور سلطان نے اپنے بیٹے امیر ابو العباس کی نیابت پر الجرید کے علاقہ میں ابو القاسم بن عتو کو مقرر کیا تھا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور وہ بلحاظ شرف میں بنی تافراکین کا ہمسر تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مقام دیا تھا اس پر حسد کرتا تھا پس جب ابو محمد حاجب نے حمزہ و اس کے حسد اور بیٹے سے مجبور کیا اور اس نے مورخین کے خیال کے مطابق اس بستی میں حمزہ کو ابو العباس بن تافراکین سے انتقام لینے کے لئے داخل کیا اور اس نے جو کچھ اسے دیا تھا اس پر اس سے شرطیں کیں اور انہوں نے اپنی بات کو پوشیدہ رکھا اور ابو العباس بن تافراکین [illegible] کے شہر ریغ میں فوجوں کے ساتھ سوار ہو کر خراج لینے کے لئے گیا تو اس کے پاس حمزہ اور اس کی قوم آئی اور اسے خراج کے حصول میں تنگ کیا پھر انہوں نے ایک دن موقع پر اس پر حملہ کر دیا تو اس کی فوج اور اس کا گھوڑا کیا بھاگ گئے اور وہ بھی پیدل ہو گیا اور اس کے سر کو المنصورۃ کی طرف روانہ کر دیا گیا اور حمزہ نے کھلم کھلا مخالفت شروع کر دی اور وہ الزاب کی طرف چلا گیا اور سلطان کی وفات تک وہ اسی حالت میں رہا جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ کے حاکم امیر ابو زکریا کی وفات اور اس کے بعد اس کے بھائی امیر ابو حفص کے خلاف اہل بجایہ کی بغاوت اور اس کے بیٹے امیر ابو عبداللہ کی ولایت کے حالات

جب حاجب ابن عمر فوت ہو گیا تو سلطان ابوبکر نے اپنے بڑے بیٹے امیر ابو زکریا کو بجایہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے اپنے حاجب محمد بن القالون کے ساتھ بجایہ روانہ کر دیا اور اس کے سورکوں کی نگرانی میں رکھا پھر القالون تونس کی طرف لوٹ آیا تو اس نے اس کے ساتھ لشکر سید الناس کو ملا دیا پس جب سید الناس المنصورۃ کی نیابت پر مستقل ہو گیا تو اس نے اپنی نیابت پر ابو عبداللہ بن فرحون کو مقرر کیا پھر جب اس نے ابن سید الناس اور ابن فرحون کو گرفتار کیا تو امیر ابو زکریا اپنی حکومت میں خود مختار ہو گیا پس سلطان نے اسے بجایہ کی حکومت سپرد کر دی اور اس نے اس کے پاس اپنے حاجب امیر ابو زکریا اور اپنے وصائف کے غلام ظافر السنان کو اس کی فوجوں کا سالار اور کاتب ابو اسحاق بن خلوف کو اس کا حاجب بنا کر بھیجا پس وہ دونوں مدت تک اس کے دروازے پر کھڑے رہے پھر اس نے انہیں المنصورۃ کی طرف بھیج دیا اور اس نے اس کی نیابت کے لئے ابو العباس احمد بن زکریا الرندی کو پیش کیا جس کا باپ اہل تلمسان میں سے تھا اور وہ الطاف کے صوفیا کے مذہب کی طرف منسوب ہوتا تھا اور عبدالحق

بن حسین کی کتابیں مطالعہ کرتا تھا اور اس نے بجایہ میں پرورش پائی اور سلطان کی خدمت میں لگ گیا اور اس نے یہاں تک ترقی کی کہ امیر ابو زکریا نے اسے عامل مقرر کر دیا پھر وہ فوت ہو گیا اور سلطان ابو بکر نے ان امراء کو اپنے بیٹے کی حجابت کے لئے ناپسند کیا پس اس نے حجابت کے لئے الظفر آ سے موحدین کے سردار ابو سعید [illegible] بن قراگین کو بجایہ میں بھیجا اور اس نے اس کی حکومت کے حالات کو درست کیا اور اس کی سلطنت کا رعب بڑھ گیا اور اس نے اس کے سفر کے لئے فوج تیار کی اور اسے اس کے مضافات کی طرف بھجوایا تو وہ وہاں کے حالات کی تحقیق کرتا ہوا مسیلہ اور مقرہ کی سرحدوں تک جا پہنچا اور اگلی سال یہ واقعہ ہوا تھا کہ اہل بجایہ کے مشائخ نے اسے ناراض کر دیا کیونکہ وہ رعب اور حجاب کو پسند نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ سلطان کا دروازہ ان پر تنگی سے بند ہو گیا اور قاضی ابن یوسف نے منبر کے [illegible] اور تحمل کے ساتھ اس میں جز گزار ادا کیا اور اس نے اس بات سے منافی جائی جرأت دے دی گئی اور وہ الظفر [illegible] جگہ واپس آ گیا پھر امیر ابو زکریا نے اپنے بیٹے حاجب ابو عبداللہ محمد بن فرحون کو ابن سید الناس کے عہد میں بلایا اور سلطان نے اسے مغرب کے بادشاہ کی طرف اس بحری بیڑے میں ایلچی بنا کر بھیجا تھا جس نے مسلمانوں کی مدد کے لئے اس وقت کیا تھا جب سلطان ابو الحسن طریف کی طرف بڑھا تھا اور اس کا بھائی زید بن فرحون اس بحری بیڑے کا سالار تھا کیونکہ وہ بجایہ کے مقدم میں اس کا سالار تھا پس جب ابو عبداللہ بن فرحون اپنی سفارت سے واپس لوٹا اس نے اسے ابو زکریا کے پاس قیام کرنے کی اجازت دے دی اور اسے اس کی حجابت پر مقرر کر دیا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اس کے بعد اس کی جگہ میں ابن القشاش والی بنا پھر اس نے اسے معزول کر دیا اور ابو القاسم بن علناس کو والی مقرر کیا جو کاتبوں کے طبقہ میں سے تھا اور اس نے اس امیر کے گھر سے تعلق پیدا کر لیا اور اس کی نسبت میں ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے اسے حجابت کا کام دے دیا اور پھر اسے معزول کر دیا اور محمد بن محمد الاسد التغرنی کو حاجب مقرر کیا اس کا باپ اندلس کے مسافروں کے ساتھ آیا تھا اور قاری تھا اور اہل بجایہ نے اس کے چچا ابو الحسن سے علم قرأت سیکھا تھا اور وہ شاہی مسجد کا خطیب تھا اور اس نے اپنے بھتیجے کی پرورش کی اور اسے کچہری میں کام پر لگا دیا اور وہ دوست کا بہت طلبگار تھا اور اس نے ابو زکریا کے غلام کی [illegible] ام الحکم سے رابطہ استوار کیا اور وہ ان کی خواہشات پر غالب آ گئی پس اس نے ابن الاسد کو حجابت کے کام کے لئے لکھا اور اس نے آ کر وہاں کا کام پر لگا لیا پس اس نے سلطان کے سفر کی ضرورت کے اور مقامات کے احوال کو درست کیا اور اس کے لئے فوجیں تیار کیں اور اس کی سرحدوں میں گھومایا اور یہ امیر ربیع الاول [illegible] میں ایک مزمن مرض کی وجہ سے ایک سفر میں فوت ہو گیا اور یہ کار ارت میں جو بجایہ کے مضافات میں سے ہے اس کی حجابت پر مقرر تھا اور اس کا بیٹا امیر ابو عبداللہ اس کے غلام فارح بن معلو کی ابن سید الناس کی گود میں تھا پس انہوں نے اسے امارت کے لئے آتے پایا پس وہ اپنے غلام کے ساتھ خلیفہ کے حکم کا انتظار کرنے لگا اور اس کے پہلے حاجب ابو القاسم بن علناس نے الظفر [illegible] نے جو جلدی کی [illegible] جب یہ بات پہنچائی تو اس نے بجایہ پر اپنے بیٹے ابو حفص کو والی مقرر کر دیا جو الظفر [illegible] میں اس کے ساتھ تھا پس وہ بجایہ پہنچا اور لوگوں کی غفلت کے وقت اس میں داخل ہو گیا اور قوم اس میں سے کھینچ آ [illegible] اسے تلوار کی دھار پر رکھ لیا پس وہ لوگوں کے غلبے سے ڈر گیا اور انہوں نے بھی مشورہ کیا پھر ایک گھبراہٹ والے دن تمام لوگوں نے آنے والے امیر پر حملہ کرنے میں مدد کی پس انہوں نے

جھنڈا لگا کر قصبہ کا چکر لگایا اور ابن مولاہم کی امارت کا اعلان کر دیا پھر وہ اس کی دیواروں پر چڑھ گئے اور اس کے گھر میں گھس گئے اور اس کی حکومت پر قبضہ کر لیا اور ان کا تمام سامان لوٹنے کے بعد اسے بوسیدہ دری کے ساتھ باہر نکال دیا پھر وہ اور مولاہم امیر ابو عبداللہ محمد بن امیر کے گھر گئے جبکہ وہ ان کو چھوڑ کر جانے خلیفہ سے تعلق پیدا کرنے کا عزم کر چکا تھا اور اس کے آنے والے چچا نے اس بارے میں اسے اجازت دی تو انہوں نے اس کے گھر میں اس کی بیعت کر لی پھر دوسرے دن وہ اسے قصبہ کے محل میں لے آئے اور انہوں نے اسے اپنی حکومت کا مالک بنا دیا اور اس کی حکومت کو اس کے غلام ظافر نے سنبھالا اور اس نے اسے حاجب کا لقب دیا اور مسلسل ان کی یہی حالت رہی اور امیر ابو حفص کی امارت پر ابھی ایک ماہ بھی گزرا تھا کہ وہ اسی سال کے جمادی الاولیٰ کے آخر میں الحضرۃ چلا گیا اور مولانا سلطان کی وفات کے بعد اس کے جو حالات ہوئے اس کا ذکر ہم بیان کریں گے اور سلطان نے بجایہ کی حکومت حاصل کر لی اور اس نے ان کی طرف ابو عبداللہ بن سلیمان کو جو کبار صالحین اور موحدین کے مشائخ میں سے تھا انہیں تسکین دینے اور مانوس کرنے کے لئے بھیجا اور اس کے ساتھ ایک خط بھی بھیجا جس میں اپنے پوتے امیر ابو زکریا کی تقرری کے لئے ان کی رضامندی کو طلب کیا گیا تھا پس ان کے دل پرسکون ہو گئے اور وہ ابن مولاہم کی امارت سے مانوس ہو گئے اور معاملات اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ جیسا کہ ہم ابھی اس کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

مولانا سلطان ابوبکر کی وفات اور اس کے بیٹے امیر ابو حفص کی امارت کے حالات

ابھی لوگ ہر طرح کے امن و امان، عدل و انصاف اور آسودگی اور عزت کے سایہ میں پڑے تھے کہ بروز بدھ وسط رجب کی آدھی رات کے وقت تونس میں سلطان ابوبکر کے مرنے کی خبر آ گئی پس لوگ اپنے بستروں سے اٹھ کر قصر امارت کی طرف ایک دوسرے سے موت کی خبر پوچھتے اور روتے ہوئے نکل پڑے اور ساری رات مدہوش آدمیوں کی طرح پھرتے رہے حالانکہ وہ مدہوش نہ تھے اور امیر ابو حفص جلدی سے گھر سے اٹھ کر محل کی طرف آیا اور اس پر قبضہ کر کے اس کے دروازوں پر قبضہ کر لیا اور ابو محمد بن تافراکین حاجب کو اس کے گھر سے بلایا نیز موحدین کے مشائخ، غلاموں اور فوج کے آدمیوں کو بھی بلایا اور حاجب نے ان سے امیر ابو حفص کی بیعت لی پھر دوسرے دن اس نے حکومت کی طرف سے ایک عظیم اجلاس منعقد کیا جسے ابو محمد نے قوانین کا ماہر ہونے کے باعث اچھی طرح ترتیب دیا تھا اس کے بعد اجلاس ختم ہو گیا اور اس کی بیعت ہو گئی اور اس کی خلافت مضبوط ہو گئی اور امیر خالد بن مولانا سلطان الحضرۃ میں مقیم تھا جب اس نے وفات کی خبر سنی تو اسی رات بھاگ گیا اور اسے مندیل بن کعب کے لڑکوں نے گرفتار کر لیا اور اسے الحضرۃ واپس لا کر قید کر دیا اور ابو محمد بن تافراکین نے پہلے کی طرح حجابت کا کام سنبھالا یہاں تک کہ سلطان کے خواص نے اس کے متعلق بہت چغلیاں کرنی شروع کر دیں اور وہ اسے اس کے خلاف بھڑکاتے رہے اور اس کے حسد کا ذکر کرتے رہے نیز اس کے باپ کے عہد میں

[illegible] امیر کے درمیان [illegible] اس نے اپنے [illegible]
[illegible] ان کے ساتھیوں سے [illegible] بیان [illegible]
چکا ہے۔

ولی عہد امیر ابوالعباس کے اپنے مقام امارت الجرید سے الحضرۃ پر چڑھائی کرنے اور قتل ہونے اور اس کے دونوں بھائیوں امیر ابو فارس عزوز اور ابوالبقاء خالد کے قتل ہونے کے حالات

سلطان ابوبکر نے اپنے بیٹے [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] جب [illegible] اپنے باپ کی وفات [illegible] بھائی [illegible] الحضرۃ [illegible] کرنے کی وجہ سے بہت غصہ آیا اور [illegible] اپنی حکومت [illegible] کے سبب اس نے بھائی کی اطاعت [illegible] اطاعت [illegible] کیونکہ [illegible] الحضرۃ پر چڑھائی [illegible] ابو فارس [illegible] اس نے اطاعت [illegible] سلطان ابوالعباس [illegible] اپنے [illegible] مغرب کی طرف [illegible] سلطان [illegible] اپنے بھائی ابوالبقاء [illegible] حکومت کی [illegible] کے متعلق [illegible] قتل [illegible]

میں سے ابوالحسین بن عمر بن عمر کو قتل کر دیا اور اس نے اپنے دونوں بھائیوں حامد اور عمر دونوں کو گرفتار کر لیا اور مخالف اطراف سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دے دیا پس ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کے مرنے سے الحضرۃ میں اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے حجابت پر ابوالعباس احمد بن علی بن رزین کو مقرر کیا جو کاتبوں کے طبقہ سے تعلق رکھتا تھا اور وہ قشی حاجب کا کاتب تھا اور اس کے بعد وہ تافراکین کا کاتب بنا اور سلطان ابوبکر اپنی حکومت کے آغاز میں الحضرۃ پہنچ گیا جب علی بن عمر نے ابن قالون حاجب کی اذیت پر افسوس کیا اور سلطان نے اس کے متعلق گفتگو کی اور اسے بچا دیا پھر اسے قید خانے سے رہا کر دیا اور وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور سلطان ابن سعید کے پاس آیا تو اس نے اس کی خوب مہمان نوازی کی پھر وہ الحضرۃ کی طرف لوٹ آیا اور سلطان کے تمام عہد حکومت میں بلا وطن رہا اور امیر ابوحفص نے اس کے بیٹے کو کاتب بنا لیا اور اس کے اس کے ساتھ تعلق تھا اور جب ابی محمد بن تافراکین کے فرار کے بعد اس کی حکومت مضبوط ہو گئی اور اس نے اس کے باپ ابوالعباس کو اپنی توجہ پر مقرر کیا اور جنگ اور فوج کا سالار اپنے باپ اور دادا کے غلام ظافر کو مقرر کیا جو السنان کے نام سے مشہور تھا اور اس نے اپنے مشورہ [illegible] کے لئے اسے چن لیا اور اس نے ابو عبداللہ محمد بن فضل بن نزار کو اپنا کاتب بنایا جو تونس کے شریف گھرانوں کے فقہاء اور قضاۃ کے طبقہ سے تعلق رکھتا تھا اور اس کے اسلاف بھی مشہور آدمی تھے اور وہ سلطان کے گھر آ گیا اور اس نے اس کے بیٹے کے لئے کتب بنایا اور امیر ابوحفص نے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے پیار اور علم پڑھا اسے حاجب بنایا جو کہ وہ اس کے ساتھ بڑی محبت کرتا تھا اور جب اس نے مستقل حکومت قائم کر لی تو وہ اس کا مستقل مشیر تھا اور اس کا حال اسی طرح رہا یہاں تک کہ وہ کیفیت ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

افریقہ پر سلطان ابوالحسن کے غالب آنے اور امیر ابوحفص کے وفات پانے اور اس کے بیٹوں کے بجایہ اور قسنطینہ سے مغرب کی طرف جانے اور اس کے درمیان ہونے والے واقعات کے حالات

سلطان ابوالحسن نے سب سے پہلے تلمسان پر قبضہ کیا تھا اور اس سے قبل بھی وہ افریقہ پر قبضہ کرنے کے متعلق سوچا کرتا تھا اور سلطان ابوبکر کے متعلق گردش روزگار کا منتظر رہا کرتا تھا اور اس کے ارشاد کے بدلے میں پوشیدہ طور پر حسد کرتا تھا پس جب اس کی وفات کے بعد اس کا حاجب محمد بن تافراکین اسے ملا تو اس نے اسے افریقہ کی سلطنت کے متعلق رغبت دلائی

اور ایمان ہونے پر آمادہ کیا اور اس کے لئے کشتیاں بنائیں گیا تو اس بات سے اس کے عزائم پورا ہو گئے پھر وہ ولی عہد اور اس کے دونوں بھائیوں کی وفات کی خبر اور جنگ کی خبر بھی پہنچ گئی پس اس بات نے اسے [illegible] کیا لوگ اس کی ولی عہدی پر رضامندی تھی اور ولی عہدی سے متعلق اس کے باپ کی لکھی ہوئی تحریر اس کے رجسٹر میں موجود تھی [illegible] اور یوں [illegible] ابو یحییٰ بن ابو القاسم بن عزفی جو سبتہ کے [illegible] سے تو [illegible] کے آخری ایام میں سلطان ابوالحسن کے پاس تحائف لے گیا اور سبتہ کے [illegible] گیا اور سلطان ابوالحسن کے [illegible] سے آزاد کیا اور [illegible] سے اس کے نفاذ کا مطالبہ کیا اور اس نے بیعت اس کے رجسٹر میں [illegible] لکھی ہوئی تھی اس نے اپنے دائیں ہاتھ سے لکھا اور اس کے معاہدہ کو پختہ کر دیا اور جب اسے ولی عہد کے مرنے کی اطلاع ملی تو وہ [illegible] کرنے لگا [illegible] اس نے [illegible] توڑ دیئے [illegible] اس نے [illegible] اور وہاں جو لوگ رہتے تھے ان سے جنگ کرنے کی ٹھان لی اور تلمسان سے باہر پڑاؤ ڈال دیا اور عطیات تقسیم کئے اور لشکر روانہ کیا اور [illegible] ۷۴۹ھ کے [illegible] میں [illegible] سمیت [illegible] ہوا [illegible] اور حمزہ نے [illegible] سے [illegible] تھے [illegible] ان کے بھائی [illegible] ان کے پاس [illegible] جنگ کے دوران [illegible] کرنے والے بھائی ابو [illegible] کے بدلے کے لئے اس سے مدد [illegible] تو اس نے [illegible] بھی [illegible] تو اس نے [illegible] کا امیر [illegible] اور قلعہ کا امیر [illegible] اور [illegible] امیر ابن ابی عنان اور [illegible] کا امیر [illegible] ایک وفد میں اس کے پاس آئے اور [illegible] ملے اور رغبت اور خوف سے اس کی بیعت کی اور امیر [illegible] کی بیعت کی [illegible] اس کے سامنے [illegible] آدمی ان سے پیچھے [illegible] کا [illegible] ان کے بعد [illegible] یوسف بن منصور بن [illegible] بھی آیا اور اس کے ساتھ [illegible] موحدین کے مشائخ تھے اور ان کا امیر [illegible] مغرب [illegible] سے [illegible] ملے تو اس نے ان کی خوب عزت افزائی کی اور انہیں بہت [illegible] عطیات و انعامات دیئے [illegible] اس کے [illegible] پر امیر مقرر کیا اور اس [illegible] کے ساتھ [illegible] بن [illegible] حکمرانی کریں اور وہ تیزی کے ساتھ [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] جب اس کی فوجیں [illegible] قریب آ گئیں تو [illegible] کے ہاتھ [illegible] نے نہایت [illegible] کا اختیار [illegible] اور [illegible] امیر ابو [illegible] بھی [illegible] کی اطاعت اختیار کر لی اور [illegible] نے اس کے بھائیوں سمیت مغرب کی طرف بھیج دیا اور اسے [illegible] سے [illegible] کو پورا کرنے کے [illegible] سے [illegible] دیا اور اس نے [illegible] کی وصولی کے [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] کو بھیجا اور خود [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] امیر ابو [illegible] کے بیٹے [illegible] ان کا [illegible] تھا اور [illegible] کے پاس آیا اور انہیں مغرب کی طرف بھیج دیا اور [illegible] اور [illegible] نے اپنے بھائی اور [illegible] قسطنطینہ میں [illegible] قید تھے [illegible] سے انہیں رہا کر دیا [illegible] امیر ابو عبداللہ کو سلطان ابو بکر کا بھائی اور اس کے بیٹے [illegible] اور اس کے بیٹے بھی [illegible] تھے اور اس نے ان کو اپنے مددگاروں میں شامل کرنے [illegible] مغرب کی طرف بھیج دیا اور وہاں [illegible] کے [illegible] ان کی [illegible]

قوم کے مشائخ آئے اور انہوں نے اسے تونس سے اولاد مہلہل کے دوستوں کے ساتھ موالی ابی حفص کے بھاگ جانے کی اطلاع دی نیز انہوں نے اسے ان کے بیابان میں چلے جانے سے قبل انہیں روکنے پر آمادہ کیا اور اس نے ان کے ساتھ اس کی تلاش میں فوجیں بھیجیں تا کہ وہ اس کے غلام حمو العشری کی نگرانی کریں اور اس نے بنی عسکر کے یحییٰ بن سلیمان کی نگرانی کے لئے ایک اور فوج تونس کی طرف بھیجی اور ان کے ساتھ ابوالعباس کی بیعت تھی اور فوجیں امیر ابو حفص کی تلاش میں چل پڑیں اور انہوں نے قابس کی جہات میں الحامہ کے علاقے میں پکڑ لیا اور ان پر حملہ کر دیا پس انہوں نے مسعود ساوہ کو ذبح کیا پھر وہ اور امیر ابو حفص کا گھوڑا کسا جنگلی چوہوں کے سوراخ میں گھس گئے اور پیادہ پا چلتے ہوئے اس سے اور اس کے غلام ظافر سے جا ملے لیکن وہ دونوں تھک گئیں پس ان دونوں کو گرفتار کر لیا اور فوج کے سالار نے ان کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیا اور جب رات چھا گئی تو اسے خیال آیا کہ کہیں اپنے آقا کے حضور ان کو پیش کرنے سے قبل ہی عرب ان کو اس کی قید سے چھڑا نہ لیں پس اس نے ان دونوں کو قتل کر دیا اور ان کے سروں کو سلطان ابوالحسن کے پاس بھیج دیا جس وہ باجہ میں اس کے پاس پہنچ گئے اور فوج کا ایک دستہ جنگ سے قابس کی طرف بھاگ گیا تو عبدالملک بن مکی نے حکومت کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا جن میں ابوالقاسم بن عتو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور صخر بن موسیٰ جو سدویکش کے جوانوں میں سے تھا اور دیگر اعیان حکومت شامل تھے پس ابن مکی نے ان کو سلطان کے پاس بھیج دیا اس نے ابن عتو صخر بن موسیٰ اور علی بن منصور کے ہاتھ پاؤں مخالف اطراف سے کاٹ دیئے اور باقی آدمیوں کو قید کر لیا اور فوجیں تونس کی طرف بڑھ گئیں۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے سلطان آیا اور اسی سال جمادی الآخرہ کے مہینے میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ الحضرۃ میں داخل ہوا اور آوازیں بلند ہو گئیں اور لوگ پرسکون ہو گئے اور مفسد پردازوں کے ہاتھ رک گئے اور یوں افریقہ کے موحدین کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا کیونکہ اس نے وہاں پر مولا فضل بن مولانا ابی بکر کو اس کی دامادی کے مقام کی وجہ سے اور اپنے باپ کی وفات پر اس کے پاس حاضر ہونے کی وجہ سے امیر مقرر کیا تھا پھر سلطان قیروان کی طرف اور پھر سوسہ اور مہدیہ کی طرف کوچ کر گیا اور وہاں کے آثار کا طواف کیا اور شیعہ اور صنہاجہ کے ملوک کے آثار اور عمارات پر کھڑا ہوا اور قبور کی زیارت سے برکت حاصل کی جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صحابہ تابعین اور اولیاء کی قبور ہیں اور تونس کی طرف لوٹ آیا اور آخر شعبان میں تونس میں داخل ہو گیا۔

بونہ پر امیر ابوالعباس فضل کی امارت اور اس کے آغاز و انجام کے حالات

سلطان ابوالحسن نے سلطان ابو بکر کی وفات سے قبل اس کی ایک بیٹی سے رشتہ کیا تھا اور اس نے اس سلسلہ میں عریف بن یحییٰ کو جو زغبہ میں سے بنی سوید کا سردار اور اس کا مشیر اور تمام راز دار تھا۔ ارباب حکومت کے ایک وفد کے ساتھ جو طلبہ فقہاء کتاب اور موالی سے تعلق رکھتا تھا اس کے پاس بھیجا اور ان میں اس کی مجلس کے مفتی ابو عبداللہ السطی اور اس

کی حکومت کا کاتب ابوالفضل عبداللہ بن ابی مدین تھا اور امیر [illegible] بھی شامل تھے پس سلطان نے ابن ابی مدین اور اپنی پیاری لونڈی [illegible] معصومہ بہت فضل کے ساتھ ان کو [illegible] کیا اور اسے اس کی وفات سے قبل اس نے بعض فضل کے ساتھ اس کے پاس بھیج دیا اور اس نے [illegible] ابو محمد عبدالواحد بن اللحیانی [illegible] تھا جو مصر کے سفر [illegible] سلطان کی وفات کی خبریں گئیں پس جب وہ سلطان ابوالحسن کے پاس آئے تو اس نے انہیں اچھی طرح قبول کیا اور [illegible] کیا اور اس کی حکومت کو اس کے لئے درست کر دیا پس اس نے اس بات کے ذکر سے اعراض کیا مگر اس نے دامادی کا تعلق اور سابقہ وعدے کا ذکر کیا [illegible] کے امیر مقرر ہوئے ہیں ان کی مدد کی [illegible] [illegible] [illegible]

عربوں کے ابن دبوس کی بیعت کرنے اور قیروان میں سلطان ابوالحسن کے ساتھ ان کے جنگ کرنے اور اس کے ساتھ ہونے والے سب واقعات کے حالات

جب سلطان ابوالحسن کے لئے افریقہ کی حکومت منظم ہو گئی تو عربوں نے اپنے بادشاہوں کی [illegible] اور اس پر [illegible] فساد [illegible] کی وجہ سے انہوں نے اپنے سر جھکا لئے اور اس کے غلبے کے سامنے عاجزی اختیار کر لی [illegible] روزگار کا انتظار کرنے لگے اور بعض اوقات [illegible] سلطان ان کے جرموں کی [illegible] اور بعض اوقات انہوں نے [illegible] کے مضافات پر بھی غارت گری کی [illegible] کر لئے اور اس کے اور ان کے درمیان [illegible] ہو گئی [illegible] والی فوج [illegible] اس کی جنگ [illegible] سے تھا اور خلیفہ بن عبداللہ [illegible] میں سے تھا اور خلیفہ [illegible] کے جوانوں میں سے تھا [illegible] اور ان [illegible] سلطان [illegible] میں عبدالواحد بن اللحیانی کو بھی شامل کر لیا اور عبدالواحد کو [illegible] ۷۴۳ھ میں [illegible] سے فارغ ہونے کے بعد [illegible] عزت و احترام کے ساتھ [illegible] اور جب سلطان ابوالحسن نے [illegible] [illegible]

نے اسے الوداع کیا اور وہ سلطان ابوالحسن سے جا پہنچا اور بعد میں اس کے مددگاروں میں شامل رہا یہاں تک کہ وہ افریقیہ میں چلا آیا پس جب اس کے اور کعوب کے درمیان دشمنی پیدا ہو گئی اور انہوں نے بنی ابی حفص میں سے ابو عمر کو طلب کیا اور وہ عبدالمومن سے بچتے تھے کہ انہیں حکومت کے لیے منتخب کرتے تھے تو انہوں نے اسے داخل کر دیا اور یہ بات سے پریشان ہو گئے اور سلطان کے حملے سے خوفزدہ ہو گئے پس سلطان کو بھی اطلاع مل گئی اور اس نے انہیں گرفتار کر لیا اور انہیں اس کے ساتھ پایا تو انہوں نے انکار کیا اور تہمت لگائی پھر اس نے انہیں ذلیل اور قید کر دیا اور ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے القیروان کے میدان میں پڑاؤ ڈال دیا اور عطیات کے دینے میں دیر کر دی اور گھوڑوں کو دور کیا اور ان کے قبیلوں کو بھی اطلاع پہنچ گئی تو ناامیدی نے ان کی امید کے اسباب کو آلیا اور وہ جتھہ بندی کرتے ہوئے نکل پڑے اور اعیاص کی حکومت سے نئے اصطناع کرنے لگے اور عبدالجلیل کے پوتے کے ان کے سردار تھے [illegible] نے قول اپنی رضامندی اور قبولیت سے ابول کیا تھا کیونکہ انہوں نے حکومت سے [illegible] کی خیر خواہی [illegible] جنگل میں چلے گئے اور [illegible] میں داخل ہو گئے [illegible] اور ان کی ماں ان کے پاس آئے اور ان کے ساتھ [illegible] بچوں کی [illegible] بھی تھیں [illegible] نے عبدالجلیل کے [illegible] تعصب اور قرابت کو [illegible] تو انہوں نے ان کی [illegible] پر [illegible] قسطنطینہ میں گئے اور [illegible] اور سلطان کی جنگ اور [illegible] کے [illegible] ایک دوسرے [illegible] اور موحدین کے اعیاص سے امارت کے لیے آدمی تلاش کرنے لگے اور احمد بن [illegible] سید ابو [illegible] کا [illegible] خانہ [illegible] میں موجود تھا اور ہم جہت طرابلس میں اس کے خروج اور سلطان ابو حفص کے عہد میں عربوں کے ساتھ اس کے [illegible] کرنے کے حالات بیان کر چکے ہیں پھر [illegible] منتشر ہو گئے اور [illegible] اور طرابلس کی جماعت میں باقی رہ گیا یہاں تک کہ [illegible] فوت ہو گیا اور اس کے [illegible] عبدالواحد کے بیٹے [illegible] کے بعد [illegible] ختم ہو گئے اور سلطان ابوبکر کے عہد میں وہاں قید کر دیا گیا پھر اس نے [illegible] ابن الحکیم کے لڑکوں کے ساتھ [illegible] کی بیعت کے وقت [illegible] کی طرف [illegible] جیسا کہ ہم ان سب باتوں کو بیان کر چکے ہیں [illegible] اور [illegible] معاش کے لیے پیچھے تھے اور ان میں سے احمد مغرب کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] میں مقیم ہو گیا اور اس نے [illegible] کا کام [illegible] اور جب عربوں نے اعیاص کو [illegible] تو اس کے [illegible] اور [illegible] کے متعلق انہیں بتا دیا [illegible] اس کے پاس [illegible] اور ہتھیار لے کر ان کے پاس آ گئے اور اسے امیر بنا لیا [illegible] اور سلطان ابوالحسن [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] میں ان کے [illegible] اور قیروان [illegible] میں [illegible] کے ساتھ جنگ کی تو انہوں نے ان پر غلبہ پا لیا اور وہ [illegible] آ گئے [illegible] قیروان کی طرف بھاگ گئے پھر ایک دوسرے [illegible] کرنے لگے [illegible] تمام [illegible] نے [illegible] میدان میں [illegible] اور وہ [illegible] ہو گئے اور انہوں نے اس کے [illegible] لوٹ لیا اور [illegible] میں اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ اسے چھوڑ کر چلے گئے اور وہ تونس کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ۔

تونس میں قصبہ کے محاصرہ کرنے پھر قیروان اور قصبہ کو چھوڑ جانے اور اس کے درمیان کے واقعات کے حالات

شیخ ابو محمد بن تافراکین سلطان ابو بکر کی حجابت کے ایام میں اپنے کام میں خود مختار تھا اور اس کے بعد کام بھی اسی نے کیے تھے لیکن جب سلطان ابو الحسن نے اسے اپنا وزیر بنایا تو وہ اسے اپنے عہدہ کا ہم پلہ نہ سمجھا کیونکہ وہ اپنے کام پر مختار تھا اور وزراء کو مشورہ پیش کرنا اس کی شان سے کم تھی اور اس کا خیال تھا کہ سلطان ابو الحسن اسے افریقیہ کی حکومت سپرد کر دے گا اور بسا اوقات وہ خیال کرتے تھے کہ اس نے اس کے متعلق اس سے وعدہ کیا تھا اور اس کے دل میں حکومت کے متعلق بیماری تھی اور عرب اس کے پاس اپنے دلی انقلابات و وعدہ کے متعلق باتیں کرتے تھے لیکن جب سلطان ابو الحسن اور اس کی فوج پر ان کے غالب آنے کی خبر اس پر پوری ہو گئی اور انہوں نے قیروان میں اس کا محاصرہ کر لیا تو ابن تافراکین سلطان کے خلاف خروج کرنے کی تدبیر کی کیونکہ [illegible] وہاں کی قوم سے [illegible] جب شیخ [illegible] وہاں [illegible] عربوں کو اس کی ملاقات کے لیے بھیجا اور [illegible] بیعت کی باتیں [illegible] اطاعت پر [illegible] لیکن اس نے اسے اجازت دی اور وہ ان کے پاس گیا اور انہوں نے اسے اپنے سلطان کی حجابت سپرد کر دی اور پھر اسے قصبہ کے محاصرہ کے لیے آگے بھیج دیا اور اس نے تونس سے خروج کرتے وقت اپنے بہت سے بیٹوں اور اپنی قوم کے بہت سے [illegible] کو پیچھے چھوڑا اور اس نے سلطان کی فوج [illegible] تونس کے [illegible] کے ساتھ تھا انہوں نے قصبہ میں پناہ لے لی اور لوگوں نے انہیں گھیر لیا اور قصبہ کو [illegible] اور انہوں نے ہتھیار [illegible] اور لوگوں میں [illegible] معسکر کے [illegible] شہرت حاصل ہوئی اور امیر ابو سالم بن سلطان ابو الحسن مغرب سے آیا اور [illegible] قیروان [illegible] اس کی فوج منتشر ہو گئی اور وہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور وہ قصبہ میں ان کے ساتھ تھا اور جب ابن تافراکین قیروان کے [illegible] سے نکلا تو انہوں نے تونس کے قصبہ پر قبضہ کرنے کا [illegible] اور اس نے [illegible] سلطان ابن ابی [illegible] ملا اور [illegible] ابن تافراکین نے بہت [illegible] برداشت کی اور وہاں منجنیق نصب کر دی [illegible] کا اختلاف اور [illegible] کے اضطراب کی وجہ سے خود نجات حاصل کرنے کی کوشش کر [illegible] سلطان کے متعلق خبر [illegible] قیروان [illegible] سوسہ کی طرف چلا گیا ہے [illegible] اس کی فوج پر حملہ کرنے کے بعد قیروان کا محاصرہ کر لیا اور وہ اس کے محاصرہ میں شدت اختیار کر گئے [illegible] سلطان اور عرب [illegible] قسم [illegible] اس نے ان سے اموال کی شرط لگائی [illegible] عربوں کی رائے میں اختلاف پیدا ہو گیا اور قیروان سے [illegible] اولاد کے خیال سے اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قبول کیا اور اس کے دونوں بھائیوں خالد اور احمد کو [illegible] سے کوئی بیان نہ کیا [illegible] محمد بن طالب اور قطیفہ بن ابی [illegible] یعقوب اس کے پاس آئے اور وہ اپنی فوج سمیت ان کے ساتھ سوسہ کی طرف گیا اور [illegible]

جہازوں میں سوار ہو کر تونس کی طرف آیا اور تونس میں ابن تافراکین کے پاس گیا۔ یہ خبر پہنچی تو وہ اپنے اصحاب سے کھسک کر اور کشتی پر سوار ہو کر ربیع جڑ پوش اسکندریہ کی طرف چلا گیا اس کے اصحاب نے صبح کو اسے گم پایا تو وہ مضطرب ہو کر تونس سے بھاگ گئے اور اہل قصبہ نے جو سلطان کے مددگار تھے باہر نکل کر اس پر قبضہ کر لیا اور عوام نے اس کے گھروں کو تباہ کر دیا اور سلطان ربیع الآخر میں اپنے بحری بیڑے سے وہاں اترا اور اس کے پاؤں وہاں جم گئے اور اگر اس کے بیٹوں نے مغرب میں جا کر اس کے اسباب کو قطع نہ کیا ہوتا تو وہ وہاں ہی کی امید کرتا۔ ہم اس کا ذکر ان کے حالات میں کریں گے اور عرب اور ابن ابی دبوس نے ان کے ساتھ المعتز تک پیچھا کیا اور وہاں پر سلطان سے جنگ کی مگر وہ المعتز کو فتح نہ کر سکے پس وہ مصالحت کی طرف آ گئے اور اس نے ان سے صلح کر لی اور حمزہ بن عمر اس کے پاس آیا تو اس نے اسے قید کر دیا یہاں تک کہ اس نے ابن ابی دبوس کو گرفتار کر لیا اور اس نے اسے اس پر قدرت دے دی اور وہ ہمیشہ اس کی قید میں رہا یہاں تک کہ وہ مغرب کی طرف چلا گیا اور وہ خود اندلس چلا گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات بیان کریں گے اور سلطان نے تونس میں قیام کیا اور احمد بن مکی اس کے پاس گیا تو اس نے اسے اور محمد بن الحکیم کو شرقی سرحدوں طرابلس، قابس، صفاقس اور جربہ کا امیر مقرر کر دیا اور اسے بن مکی کے ساتھ بھیج دیا پس وہ وہاں پہنچے اس کا خاتمہ ان عارضے سے ہلاک ہو گیا اور اس نے ابو القاسم بن عتو کو بنو مسعود بن کے مشائخ میں سے تھا امارت دے دی اور ابو علی عمر جو ہمیں تھا جسے اس نے ابو محمد بن تافراکین کے سامنے پر قطع کر دیا تھا پس جب اس کا اختلاف نمایاں ہو گیا تو اس نے ابن عتو کو دوبارہ اس کا عہدہ دے دیا اور اسے بلاد قسطنطینہ کا امیر بنا دیا اور اسے وہاں بھجوا دیا اور وہ خود تونس میں مقیم ہو گیا اور اس کے حالات کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ اور قسطنطینہ پر امیر فضل کے قبضہ کرنے
اور پھر ان کے امراء
کی حکومت کو درست کرنے کے حالات

مغرب میں سلطان ابو الحسن کی حکومت کا یہ دستور تھا کہ ہر سال کے آخر میں عمال کے وفد اپنے خراج اور اپنے عمال کے تحائف لے کر اس کے پاس آتے تھے پس وہ اقصیٰ المغرب سے اس سال بھی اس کے پاس آئے اور انہیں قسطنطینہ جنگ کی خبر ملی اور حزاب کا عامل ابن حریل بھی ان کے ساتھ اپنے خراج اور تحائف کے ساتھ آیا اور ان کے ساتھ اس کا عم زاد تاشفین بن سلطان ابی الحسن بھی تھا جو جنگ طریف کے دن سے قید تھا اور طاغیہ اور اس کے باپ کے درمیان صلح ہوئی تو اس نے اسے رہا کر دیا اور اس نے اس کے ساتھ اپنے جرنیلوں کی ایک پارٹی بھیجی جو اس کے ساتھ اس کے باپ کے پاس آئے اور مغرب سے اس کا بھائی عبداللہ بھی اس کے ساتھ آیا اور ان کے ساتھ اہل مالی کا ایک سوڈانی وفد بھی سفارت کی غرض سے آیا اور یہ سب قسطنطینہ میں اکٹھے ہو گئے پس جب انہیں سلطان پر حملہ کی خبر ملی تو پریشانی میں اضافہ ہو گیا اور عوام کے

بے وقوفوں نے نہ کہ ان کے ہاتھوں میں تجارت بیچنے کا ارادہ کیا اور سرداروں کو اہل شہر سے اپنی جانوں کے متعلق خوف لاحق ہو گیا تو انہوں نے ابو العباس فضل کو اس کی علمداری اور بلانے سے بلایا اور جب وہ قسطنطینہ آیا تو عوام نے ان کے ہم وطنوں اور ال پر حملہ کر دیا جو وہاں موجود تھا اور ان کے اموال لوٹ لئے اور ان میں سے بہت سے آدمیوں کو قتل کر دیا اور سلطان کے بیٹے سلطان ابو طالقہ کے وفد کے ساتھ تھا ابن عرفی کی معیت میں بکرہ میں تھا اور وہ کے امیر یعقوب بن علی کی حفاظت میں آ گئے اور ابن عرفی نے ان کی خوب مہمان نوازی کی اور عزت افزائی کی یہاں تک کہ وہ جب ٩ھ میں سلطان ابو الحسن کے پاس تونس چلے گئے اور مولیٰ فضل قسطنطینہ کی طرف آ گیا اور اس نے اپنا کام کیا اور اپنی کھوئی ہوئی حکومت کو دوبارہ قائم کیا اور لوگوں کو اپنے عدل و احسان سے شرابور کر دیا اور جاگیریں اور انعامات دیئے اور جب اس نے صاحب بجایہ کے اہل کو دیکھا تو وہ امارت طلبی کی طرف مائل ہیں تو وہ بجایہ چلا گیا اور جب وہاں پہنچا تو وہاں کے باشندوں نے ان عمال پر حملہ کر دیا جنہیں سلطان نے وہاں مقرر کیا تھا اور انہیں لوٹ لیا اور ان کی مصیبت کو دیکھ کر تو یہ اور ... کی طرف بھاگ گئے اور فضل نے بجایہ میں آ کر تخت حکومت پر قبضہ کر لیا اور اسے قسطنطینہ اور بجایہ کے ساتھ اپنی حکومت میں شامل کر دیا اور پہلے کی طرح بن گیا۔ حکومت کے القاب و آداب کو اختیار کر لیا اور المعتمد کی طرف جانے کا عزم کر لیا اور ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ مغرب سے بجایہ اور قسطنطینہ کے امراء کی آمد کی خبر آ گئی اور یہ تذکرہ ہو چکا ہے کہ جب امیر ابو عنان نے اپنے باپ کے ساتھ جنگ کی اور اپنے بھتیجے منصور سے اپنے ملک کے لئے دار الخلافہ کی طرف جانے کی خبر ملی اور اس نے محسوس کیا کہ اس کا باپ قیروان میں محصور ہے اور جیسے نکل رہا ہے تو اس نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور اپنی طرف دعوت دینی شروع کر دی اور مغرب کی طرف چلا گیا جیسا کہ ہم اس کے حالات میں ذکر کر چکے ہیں اور اس نے امیر ابو عبد اللہ محمد بن الامیر ابی زکریا کو جو بجایہ اور وہاں کا والی تھا اس کی محصوری کی طرف بھیجا اور اسے مالی مدد دی اور اس سے عہد لیا کہ وہ اس کے باپ کے مقابلے میں اس کی مدد کرے گا اور وہ اس کے اور تلوؤں کے درمیان حائل ہو جائے گا جب وہ اس سے گزرے گا اور ابو عبد اللہ بجایہ کی طرف چلا گیا اور اس سے قبل اس کے چچا نے وہاں تخت آ کر اس پر قبضہ کر لیا تو جب اس نے بجایہ میں اس کے ساتھ جنگ کی اور لمبا عرصہ اس کا محاصرہ کئے رکھا اور پھر مولیٰ ابن معطی مولیٰ امیر ابو عبد اللہ جنگ کو چھوڑ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس نے اس کے بعد اس کے بیٹوں کی کفالت کی اور وہ قسطنطینہ کی طرف چلا گیا جہاں اس سے قبل فضل عامل تھا اور لوگوں نے اسی وقت اس پر قبضہ کر دیا اور فضل نے ابو ... عنابہ شہر پر قبضہ کر لیا اور وہاں پر امیر بنی زید بن امیر عبد اللہ کی دعوت دینی شروع کر دی اور امیر ابو عنان سے اور ان کے بھائیوں کو مغرب کی طرف لے گیا تھا اور اس نے وہیں خودکشی ہونے کے بعد ان کے باپ کے متعلق ان کے چچا کی طرف سے عہد لینے کے بعد ان کے مقام امارت قسطنطینہ کی طرف بھیج دیا جب وہ بیل مولاہم کے پیچھے پہنچ گئے اور شہر میں داخل ہو گئے اور ... اپنی امارت کی ... کی ... مغرب کی طرف ان کے کوچ کرنے سے پہلے ... تھا اور امیر ابو عبد اللہ نے بجایہ سے جنگ کی یہاں تک کہ اس نے رمضان کی ایک شب کو بعض ان پیچھے لوگوں کی مدد کے ساتھ جنہیں اس کے غلام نے داخل کیا تھا بجایہ پر شب خون مارا اور اس بارے میں نادی نے اس کی کفالت کی ... اس نے انہیں اموال دیئے اور انہوں نے اس پر شب خون مارنے کا وعدہ کیا اور انہوں نے اس کے دروازوں میں سے باب البحر

کر اس نے [illegible] پا کر اس محل میں داخل ہو گیا [illegible] ایک آدمی [illegible] آ دوڑے [illegible] سے بیدار ہوا اور بے چین ہو کر اس پہاڑ پر چڑھ گیا [illegible] تھا کہ [illegible] میں گھس گیا [illegible] کی طرف [illegible] گئی اور اس پر قبضہ [illegible] اس کے بھتیجے کے پاس بلایا [illegible] اس نے اس پر احسان کیا اور اسے [illegible] بنا دیا [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] قرابت [illegible] جنھوں نے اس پر حملہ کیا تھا اور محمد بن عبد [illegible] امیر زادہ [illegible] سے [illegible] اور اس کا بھائی [illegible] قرابت پر [illegible] جب [illegible] ہوا تو وہ [illegible] کے پاس پہنچے [illegible] کی طرف [illegible] میں چھوڑ گیا تو انھیں حکومت پر قبضہ کرنے [illegible] مگر [illegible] بات [illegible] ان پر حملہ کر دیا اور اسی وقت قتل [illegible] دونوں طرف [illegible] ان کے [illegible] پہنچے تھے اور ان کے [illegible] پہنچ گئے تھے [illegible] اپنے محل میں داخل ہو گیا [illegible] ابو عبد اللہ [illegible] اپنے باپ کی امارت [illegible] امیر [illegible] اپنے باپ کی [illegible] سلطان [illegible] مستقل [illegible] کے [illegible] کا تذکرہ ہم کریں گے۔

سلطان ابوالحسن کے مغرب کی طرف سفر کر جانے کے بعد فضل کے تونس کی طرف چڑھائی کرنے کے حالات

ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ عرب سلطان ابو دبوس کی اطاعت اختیار کرنے کے بعد سلطان ابوالحسن سے الگ ہو گئے اور عمر نے اس پر چڑھائی کر دی اور اس میں خمیس بن حمزہ نے بڑا کردار ادا کیا اور اس کا بھائی خالد بعض لوگوں کے ساتھ سلطان کے پاس گیا اور ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور ان کا سردار عمر بن حمزہ حج کے لئے نکل گیا اور اس کے اصحاب امیر فضل اپنے مقامات امارت بونہ سے اپنے حق اور اپنے آباء کی حکومت کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے آئے تو اس نے انہیں جواب دیا اور ۷۴۹ھ کے آخر میں ان کے قبیلوں کے پاس پہنچ گیا تو انہوں نے تونس سے جنگ کی اور اس پر چڑھائی کر دی پھر ۷۵۰ھ کے آغاز میں اس سے جنگ کو ترک کر دیا اور گرمی کے آخر میں وہاں سے چلے آئے اور ابو القاسم بن عتو نے صاحب الجرید کو اپنی عملداری توزر سے بھگایا پس وہ فضل کی اطاعت میں داخل ہو گیا اور اس نے تمام اہل جرید کو اطاعت پر آمادہ کیا اور اس بارے میں مکی نے اس کی اتباع کی اور افریقیہ اپنی اطراف سے سلطان ابوالحسن کے قبضے سے نکل گیا اور ۷۵۰ھ میں اپنے بحری جہازوں پر سوار ہو کر انگور کے موسم میں مغرب کی طرف آیا اور مولیٰ فضل تونس کی طرف چلا گیا جہاں ابوالفضل بن سلطان ابوالحسن موجود تھا جسے اس کے باپ نے مغرب کی طرف سفر کرنے کے وقت عوام کے ظلم اور ان کی گھبراہٹ سے بچنے کے لئے امیر مقرر کیا تھا اور وہ اس وجہ سے بھی اس کے متعلق مطمئن تھا کہ اس نے عمر بن حمزہ کی بیٹی کے ساتھ اس کا رشتہ کیا تھا اور جب حج کے ایام میں مولیٰ فضل کے جھنڈے تونس میں لہرائے تو دعوت حفصی کے نئے شیعوں کی نبض چلنے لگی اور عوام نے محل کا محاصرہ کر لیا اور اسے پتھر مارے اور ابوالفضل نے بنی حمزہ کو اپنے رشتے کے تعلق کا واسطہ دیا تو ابو اللیل اس کے پاس آیا اور رات کو اس کے ساتھیوں کو نکال کر قبیلے کے پاس لے گیا اور ان کے ساتھ عرب کے جوانوں کو سوار کرا کے بھیجا جنہوں نے اسے اس کے باپ کے پاس بھجوا دیا اور رات اس کے وطن کی راہ تاکی اور فضل الحضرہ میں داخل ہوا اور اپنے آباء کی خلافت کی نشست پر بیٹھا اور بنو مرین نے حکومت کے جن آثار کو مٹا دیا تھا اس نے ان کی تجدید کی اور مسلسل اس کی یہی حالت رہی یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

فضل کی وفات ابو محمد بن تافراکین کی کفالت اور اقتدار کے تحت اس کے بھائی ابو اسحاق کی

بیعت کے حالات: جب ابوالعباس الحضرۃ میں داخل ہوا اور اس کا خود مختار حکمران بن گیا تو اس نے الجرید سے واپس آتے ہی اپنے چچا ابوالقاسم کی نیابت میں احمد بن محمد بن عتو کو توزر کا امیر مقرر کر دیا۔ جنگ اور فوج کا معاملہ اپنے خاص دوست محمد بن الشواش کو مقرر کیا اور ابواللیل قتیبہ بن حمزہ اس کے ہمراہ ہو گیا۔ میں اس پر حاوی ہو کر اس کے مطالبات کرنے لگا بڑا حریص تھا اس کے خاص دوست نے اس بات سے منع کیا تو انہوں نے ناراضگی کی وجہ سے اس پر حملہ کر دیا اور یہ کہ وہ اپنے بھائی حاکم ہو اور اس نے ابوالقاسم بن عتو سے اس نے نیابت اور اپنی حکومت سپرد کی ہوئی تھی اور حکومت کی باگ ڈور اس کے ہاتھ میں دے دی ہوئی تھی پیغام بھیجا تو وہ سمندری سفر کے ذریعے اس کے پاس آیا اور قتیبہ بن حمزہ نے اس کے ترک عہد کے بعد اس سے اپنے بھائی کے خلاف مددگار بننے کی خواہش کی اور ابواللیل بن حمزہ نے بھی ان کے امور کے انجام سے قبل ان سے تنگدستی میں اس نے سلطان پر غلبہ پا لیا اور اسے اس کے سالار محمد بن الشواش کو معزول کرنے پر آمادہ کر لیا۔

پس اس نے اسے جو منصب دیا تھا [illegible] اور ابواللیل بن حمزہ اور اس کے بھائی [illegible] کے درمیان جنگ کی آگ بھڑک گئی اور قریب تھا کہ سلطان کی حکومت پریشان ہو جاتی اور اسی دوران میں [illegible] تھے اور لوگوں کو کھا رہے تھے کہ اچانک ان کا امیر ابو محمد عبداللہ بن تافراکین اپنے حج سے واپس آ گیا اور جب ابن تافراکین اسکندریہ میں اترا تو سلطان نے اس کے بارے میں اہل مشرق کی طرف پیغام بھیجا اور حاکم مصر نے کہا کہ اس کے بارے میں حمایت مقرر کرے [illegible] نے جو ان دنوں سلطنت پر حاوی تھا اسے اس کے خوف سے ڈرا دیا اور اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے پیچھے مصر سے نکلا اور [illegible] حمزہ بھی اپنے فریضہ کی ادائیگی کے لئے نکلا اور ۷۵۰ھ کے آخر میں حجاز کی چراگاہ میں اکٹھے ہو گئے اور ان دونوں نے افریقیہ کی طرف واپس جانے اور [illegible] دونوں کے معاملے میں ان کی مدد کرنے کا معاہدہ کیا اور واپس لوٹ آئے اور ان دونوں نے خالد اور قتیبہ کو صغیر میں پایا [illegible] آپ کے اشارے سے وہ دونوں اکٹھے ہو گئے اور [illegible] تھے اور ان کے دونوں [illegible] کیا اور انہوں نے سلطان کے خلاف [illegible] پر اتفاق کیا اور اس کے دوست قتیبہ نے ابن [illegible] کو واپس آنے کا پیغام بھیجا تو اس نے اس بات کو قبول کر لیا اور انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ وہ اپنی نیابت اپنے باپ کے دوست اور ان کی حکومت کے بڑے آدمی ابو محمد بن تافراکین کے سپرد کر دے اور اس نے ان [illegible] کر دیا پھر ان کے [illegible] کے باہر [illegible] اور انہوں نے سلطان کو ان کی طرف جانے پر برانگیختہ کیا تاکہ وہ اس عہد کو پورا کرے اور وہ شہر کے میدان میں اترا ہو گیا یہاں تک کہ انہوں نے اسے گھیر لیا پھر انہوں نے ان کے گھوڑوں تک ان کی اقتداء کی اور ابن تافراکین کو شہر میں داخل ہونے کے قریب پایا [illegible] وہ اس میں داخل ہو گیا اور مولانا ابواسحاق ابراہیم بن مولانا سلطان ابوبکر کے گھر گیا اور ان سے اس کی مرضی کے مطابق عہد کر کے اسے محل میں لے آیا اور اسے تخت خلافت پر بٹھا دیا اور خاص و عام نے اس کی بیعت کی اور ان کی وہ ایک [illegible] جمادی میں اس کی بیعت منعقد ہو گئی اور لوگوں نے بھی آ کر اس کی بیعت کر لی اور اسی شب اس کے بھائی الفضل کو بھی اس کے پاس لایا گیا تو اس نے اسے قید کر دیا اور نصف رات کو اس کے قید خانے میں اسے ذبح کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ جان بحق ہو

گیا اور اس کا حاجب ابوالقاسم بن حمو شیرازی گلیوں میں روپوش ہو گیا اور کئی راتوں کے بعد اسے اس کے متعلق اطلاع مل گئی تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور آزمائش میں ڈال دیا اور وہ اس کی آزمائش ہی میں ہلاک ہو گیا اور جبایات کے اموال کو بیت لینے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے بھیج دیا اور حاکم توزر ابن یملول بھی اطاعت پر کمر بستہ ہو گیا اور اس نے خراج اور تحائف بھیجے اور حاکم نفطہ اور حاکم نقیوس نے بھی اس کی اتباع کی اور ابن مکی نے ان کی مخالفت کی اور ابن تافراکین پر چڑھائی کرنے لگے کیونکہ اس نے سلطان کی کفالت کی تھی اور اسے اس کی حکومت میں تصرف نہ کرنے دیا تھا اور اس پر حاوی ہو گیا تھا یہاں تک کہ اس کا وہ حال ہوا جس کا تذکرہ ہم کریں گے ان شاء اللہ۔

حاکم قسنطینہ کی چڑھائی اور ابن مکی کی جماعت کے حالات اور گردش احوال۔ جب ابو محمد بن تافراکین نے تونس پر قبضہ کر لیا اور ابو اسحاق کی بیعت خلافت لی اور اس پر حاوی ہو گیا تو امراء اس کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اس سے ناراض ہو گئے اور ابن مکی نے بھی اس سے جنگ کرنے کی وجہ سے اس سے ناراض ہو گیا کیونکہ ان دونوں کے درمیان سلطان ابوبکر کے زمانے سے حسد پایا جاتا تھا اور اس نے اولاد سے اس کے برخلاف مدد طلب کی جو کعوب کی ریاست میں اولاد ابو اللیل کے حصہ دار اور امارت میں ان سے رسہ کشی کرنے والے تھے۔ لیکن جب انہوں نے صافی بن تافراکین کو اولاد ابو اللیل کی طرف اپنا ہمسر دیکھا تو انہوں نے اس کے متعلق اتفاق کیا اور قبائل سلیم میں سے بنی حکیم کے ساتھ معاہدہ کر لیا اور العواتی پر چڑھائی کر دی اور امارت زبردستی کرنے لگے پھر وہ حاکم قسنطینہ امیر ابو زید کے پاس آئے اور افریقہ پر حملہ کرنے اور اس کے باپ کی حکومت کو غاصبوں سے چھڑانے پر اکسانے کے لئے گئے پس اس نے اپنے غلام میمون بن منصور الہلالی اور اپنے باپ کے غلاموں کی نگرانی کے لئے روانہ کیا جو ان کے ساتھ بھیجے اور وہ قسنطینہ سے کوچ کر گئے اور ان کے ساتھ ان کا سردار یعقوب بن علی بھی اپنی قوم اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوچ کر گیا اور ابو محمد تافراکین نے الحضرۃ سے قاسم کے بیٹے ابو اللیل کے ساتھ ایک فوج بھیجی اور دونوں فوجوں ابو اللیل قتیبہ بن حمزہ یعقوب بن تمیم کے ہاتھوں قتل ہو گئے جو دونوں میں سے تھا جو بنی کعب کے شیوخ تھے اور ان کی فوج تونس واپس آ گئی اور اولاد مہلہل کے ہاتھ لمبے ہو گئے اور قسنطینہ کی فوجیں علاقے میں پھیل گئیں اور انہوں نے حمودہ کے اوطان سے اموال کو اکٹھا کیا اور ابدہ تک چلے گئے پھر قسنطینہ کو لوٹ گئے اور اولاد ابو اللیل پر قتیبہ کی جگہ اس کا بھائی خالد بن حمزہ حکمران بن گیا اور اس نے ان کی حکومت سنبھال لی اور ابن مکی ابو العباس بن مکی اپنے مقام ولایت قابس سے حاکم قسنطینہ مولی ابو زید کے ساتھ خط و کتابت کرتا رہا اور اسے عربوں کی فوجی اور مالی امداد اور عطیات دینے کے لئے تیار کرتا رہا اور جب موسم سرما ختم ہو گیا اور وہ اولاد مہلہل کے ساتھ ان کے پاس گیا تو وہ اس کے ساتھ نہایت عزت و احترام سے پیش آیا اور اسے اپنی نیابت پر مقرر کر دیا اور اس نے اپنے نائب اور ہتھیاروں کو جمع کیا اور مزدوروں کو دور کیا اور ۷۵۳ھ میں قسنطینہ سے کوچ کر گیا اور ابو محمد بن تافراکین نے اپنے سلطان ابو اسحاق کو ضروری فوجیں اور ہتھیار مہیا کر دیئے اور اس کی جنگ کا منتظم اپنے بیٹے ابو عبداللہ محمد بن تافراکین کو مقرر کیا اور بنو حکیم اور کعوب کے مشائخ کے طبقے سے تعلق رکھتا تھا اور وہ سلطان کے بیٹوں کو لکھنا سکھاتا اور قرآن پڑھاتا تھا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور تیاری کے ساتھ تونس سے چلا اور جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہو گئیں تو محمد نے حملہ کر دیا اور لڑائی چھڑ گئی اور سلطان

ابو [illegible] کے میدان کارزار میں پہنچ گئی اور ان کو فتح [illegible] اور [illegible] شکست کھا کر بھاگ گئے اور [illegible] نے شہر [illegible] کا تعاقب کیا اور سلطان اپنے دوست ابو محمد بن [illegible] کے پاس تونس چلا گیا اور وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گئے اور انہوں نے [illegible] تونس [illegible] تھے [illegible] قسنطینہ کی طرف چلے گئے اور انہیں [illegible] کو [illegible] ابو عبداللہ [illegible] کی طرف چلا گیا اور [illegible] نے اس [illegible] [illegible] اس [illegible] حاصل [illegible] کی طرف [illegible] آیا اور امیر ابو [illegible] نے اس کی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] کے پاس آئے اور اس کے ساتھ [illegible] اس [illegible] بھائی [illegible] اور انہوں نے اس کی [illegible] اور ان کے [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] کے [illegible]

حاکم بجایہ کے ابوتاشفین کے پاس جانے اور اس کے [illegible] کے شہر پر اور اس کے مقبوضات پر قبضہ کرنے کے حالات

[illegible] حاکم بجایہ اور امیر ابو حمو کے درمیان جب [illegible] تھا اور جب [illegible] اس [illegible] کے [illegible] اور [illegible] باقی [illegible] کے تعلق [illegible] اور [illegible] کی وجہ سے [illegible] کے [illegible] باقی [illegible] سلطان [illegible] کے وقت اپنے [illegible] امیر ابو [illegible] کی [illegible] سلطان ابو [illegible] اور [illegible] سلطان ابوتاشفین نے [illegible] اور [illegible] بجایہ کی طرف [illegible] امیر ابو [illegible] اور [illegible] [illegible] عبدالرحمٰن اور ان کے [illegible] سلطان [illegible] انہوں نے [illegible] سلطان [illegible] [illegible] اس نے [illegible] کے خلاف [illegible] [illegible] اپنے [illegible] اس نے [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کا انعام [illegible] امیر ابو [illegible] نے اپنے [illegible] اس کے [illegible] بجایہ [illegible]

مقرر کر دیا اور بنی وطاس اپنے خیال میں امیر لمتونہ علی بن یوسف کی طرف منسوب ہوتے ہیں پس ابو عنان نے اس نسب صہاجی کی مضبوطی کی وجہ سے جو اس کے اور اس کے اہل وطن کے درمیان پایا جاتا تھا اسے وہاں کی ولایت کے لئے مخصوص کر لیا اور سب کے سب المریہ سے واپس لوٹ آئے اور جب وہ بجایہ میں فروکش ہوئے تو دعوت حفصی کے مددگاروں اور وہاں کے صہاجہ اور موالی نے آپس میں مشورہ کیا اور ان کے جوانوں نے وزیر عمر بن علی اور بنی مرین کے پیروکاروں کے قتل کے متعلق چپکے چپکے باتیں کیں اور صہاجہ کا لیڈر منصور بن ابراہیم بن الحاج اپنی قوم کے جوانوں کے ساتھ فارح کے مشورہ سے اس بات کے درپے ہو گیا اور وہ قصبہ میں اس کے گھر گئے تو منصور نے اس سے باتیں کرتے ہوئے اس پر نیزے سے حملہ کر دیا اور ایک دوسرے آدمی نے قاضی ابن مرکان کو نیزہ مار دیا کیونکہ وہ بنی مرین کا پیروکار تھا پھر انہوں نے عمر بن علی کا کام تمام کر دیا اور قاضی اپنے گھر جا کر مر گیا اور فارح کو گھبراہٹ نے آ لیا اور وہ سوار ہو کر اس کے پاس آ گیا اور ایک آدمی نے جا کر قسطنطینہ سے ابی زید کی دعوت کی آواز لگائی تو اس کے پاس یہ اطلاع لے کر گئے اور اسے آنے پر آمادہ کیا اور کئی روز تک وہ اس امر پر قائم رہے پھر اہل بجایہ کے سرداروں نے حاکم مغرب کے حملہ کے خوف کی وجہ سے اس کی دعوت ہونے کے متعلق مشورہ کیا پس انہوں نے فارح پر حملہ کر دیا اور اسے ۷۵۳ھ کے ایام تشریق میں قتل کر دیا اور اس کے سر کو تلمسان میں سلطان کے پاس بھیج دیا اور اس بات میں ابن سید الناس کے غلام ہلال اور محمد بن حاجب ابی عبداللہ بن سید الناس اور مشائخ نے بڑا کردار ادا کیا اور انہوں نے عامل سوار کو بلایا جو بنی مرین میں سے تھا اور اس کا نام یحییٰ بن عمر بن عبدالرحمن تھا جو بنی ونکاسن میں سے تھا پس وہ جلدی سے ان کے پاس آیا اور سلطان ابو عنان نے اپنے حاجب ابو عبداللہ محمد بن ابی عمر کو فوج کے ساتھ بجایہ کی طرف بھیجا اور وہ ۷۵۴ھ کے آغاز میں اس میں داخل ہو گیا صہاجہ کی طرف چلے گئے اور ان کے بڑے اور کام کے آدمی تونس چلے گئے اور اس نے موسیٰ بن سید الناس کے مضافات پر چھاپا مارا کیونکہ اسے اس کے متعلق بدگمانی ہوئی تھی نیز اس نے قاضی محمد بن عمر کو گرفتار کر لیا کیونکہ وہ فارح کا پیروکار تھا اور اس نے شہر کے عوام کے لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا اور انہیں قید کر کے مغرب کی طرف بھیج دیا اور اپنی توجہ اصحاب وطن کی طرف پھیر دی اور اس نے عربوں کے بڑے آدمیوں اور بجایہ اور قسطنطینہ کے باشندوں کو بلایا اور اثبج کا حاکم اور زواودہ کا بزرگ یوسف بن مزنی بھی اس کے پاس آیا اور اس نے اطاعت اختیار کرنے پر اس کے بیٹوں کو بطور یرغمال طلب کیا اور وہ ان کے ساتھ مغرب کی طرف چلا گیا اور ابو عنان نے بجایہ پر موسیٰ بن ابراہیم یرنیانی کو عامل مقرر کیا جو وزراء کے طبقہ میں سے تھا اور اسے وہاں بھیج دیا اور جب وہ سلطان کے پاس گئے تو اس نے ان کے ساتھ بڑی نشست کی اور انہیں عزت و احترام کے ساتھ ملا اور بڑی جاگیریں اور عطیات دیئے اور اس نے ان کے ان کے لئے اقرار نامے جاری کئے اور ان سے اطاعت پر عہد و مواثیق لئے اور ان کی چیزیں گروی رکھیں اور وہ اپنے گھروں کو لوٹ آئے اور اس نے ابن ابی عمر کو حاجب اور بجایہ اور اس کے مضافات کا والی اور جنگ قسطنطینہ کا سالار مقرر کیا اور وہ اسی سال کے رجب کے مہینے میں بجایہ میں داخل ہو گیا اور سلطان نے موسیٰ بن ابراہیم کو سدویکش کی ولایت اور بنی یاوردار کی ایک فوج کے ساتھ جو اس نے قسطنطینہ کو تنگ کرنے اور وطن کا خراج لینے کے لئے تیار کی ہوئی تھی اترنے کا اشارہ کیا اور یہ سب بجایہ میں حاجب کی نگرانی کے لئے کیا جا رہا تھا اور ابو عمر تاشفین بن سلطان ابو الحسن بنی مرین

کے واقعہ سے قسنطینہ میں قید تھا وہ اپنی قوم میں قائد المحل اور منشور مشہور تھا اور امرائے قسنطینہ نے اس کی قید کے زمانے میں اس کا وظیفہ بڑھا دیا اور اس کے نسب کے مطابق اس سے سلوک کیا۔ پس جب بنی مرین کی فوجوں نے بنی یادوار پر چڑھائی کی جو بجایہ کی عملداری کے آخر میں ہے اور انہوں نے قسنطینہ اور وہاں کی بستیوں اور حصار کو ذلیل کر دیا اور ابو زید نے اس قائد المحل ابو عمرو کو بنی مرین سے جو [illegible] کو جو بجایہ اور بنی یادوار کی فوج میں تھے بلانے کے لئے مقرر کیا اور وہ اسے بھیج دیا کر کے دیئے اور انہوں نے اس بارے میں آپس میں [illegible] سے گفتگو کی اور ان کا سردار [illegible] کے ان کے پاس آیا اور امیر ابو زید کا حاجب نبیل [illegible] سے [illegible] تھا بجایہ سے [illegible] کے پاس [illegible] کی دعوت پر قائم تھے لیکن اس نے ان کو اکٹھا کیا اور ان سب نے بجایہ پر چڑھائی کر دی اور بجایہ میں حاجب کو بھی اطلاع مل گئی تو اس نے زواودہ کو ان کے سرمائی صحرائی مقامات میں اطلاع بھیجی تو وہ اس کے پاس آ گئے یہاں تک کہ [illegible] میں فروکش ہو گئے اور ابو عبداللہ بن احمد نے اس کے پاس جا کر اسے قسنطینہ پر حملہ کرنے کے لئے آمادہ کیا پس وہ اپنی ایک ایک فوج کے پاس گیا اور ان کی گردنوں کو [illegible] کیا اور [illegible] میں بجایہ سے نکلا [illegible] انہوں نے قسنطینہ کی طرف [illegible] پر حملہ کر دیا اور حاجب نے بنی مرین زواودہ اور سدویکش کے ساتھ حملہ کیا اور نبیل نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اس سے جنگ کی مگر اس نے شکست کھائی اور [illegible] کے اموال کا صفایا ہو گیا اور ابن ابی عمرو اپنی فوجوں کے ساتھ قسنطینہ کی طرف لوٹ آیا اور رات دن تک وہاں مقیم رہا پھر وہاں سے میلہ کی طرف چلا گیا اور یعقوب بن علی نے فریقین کی اس شرط پر صلح کروا دی کہ وہ اسے ابو عمرو قائد المحل [illegible] انہوں نے اسے اس کے بھائی سلطان ابو الحسن کے پاس بھیجا تو اس نے اسے ایک گھر میں اتارا اور اس پر پہرے دار مقرر کر دیئے اور حاجب اپنی عملداری کے نواح میں گیا اور میلہ تک پہنچ گیا اور وہاں کا خراج وصول کیا پھر وہ بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] اس پر [illegible] کر لیا اور قسنطینہ پر چڑھائی کرنے کا ارادہ [illegible] مگر اسے [illegible] تو بجایہ کی طرف واپس آ گیا۔

پھر اس نے اگلے سال [illegible] میں دوبارہ حملہ کیا اور وہاں منجنیقیں نصب کر دیں مگر اسے سر نہ کر سکا اور اس کی فوج میں [illegible] کی وفات کی افواہ پھیل گئی تو وہ منتشر ہو گئی اور اس نے اپنی منجنیقوں کو جلا دیا اور بجایہ کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] نے بنی یادوار کے دستوں کو [illegible] ابراہیم [illegible] عامل [illegible] کی نگرانی کے [illegible] یہاں تک کہ اس پر اور اس کی فوج پر [illegible] جس کا ذکر ہم کریں گے۔

جنگ طرابلس کے واقعہ اور نصاریٰ پر اسکے غلبہ اور پھر ابن مکی کی طرف اسکی واپسی کے حالات:

قدیم حکومتوں کے زمانے سے طرابلس ایک سرحد ہے جس کی حفاظت کی طرف وہ توجہ دیا کرتی تھیں کیونکہ وہ ساحلی علاقہ میں ہے اور اس کے حملہ آور قریب سے نکل چکے ہیں اور اہل صقلیہ کے قریب ہی [illegible] متعلق [illegible] میں پائی [illegible] کرتے تھے اور [illegible] کا حکمران تھا اس نے اسے بنی [illegible] کے ہاتھوں سے چھین کر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا اور بنی [illegible] اور [illegible] میں سے تھے اور [illegible] کی آخری حکومت تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں پھر ابن مطروح نے طرابلس کو واپس لے لیا اور [illegible] کی دعوت میں شامل ہو گیا اور ایک زمانہ گزرنے کے بعد ابن [illegible] اس

کا خود مختار حاکم بن گیا اور اس کے بعد ۷۶۶ھ میں اس کا بیٹا المنتصر [illegible] الگ ہو کر اور موت کے آنے تک باپ کو قابو کر کے اس کا والی بن گیا اور جو کچھ اس کے پاس آیا کرتے تھے لیکن انہوں نے اس کی کمزوری پر غلبہ پا لیا اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کے متعلق مشورہ کیا اور اس جنگ کے لئے جگہ بھی مقرر کر لی تھی۔ ۷۶۵ھ میں یہاں آنے اور اپنے کاموں کے لئے شہر میں گھس گئے پھر انہوں نے ایک شب اس پر شب خون مارا اور اس کی فصیلوں پر چڑھ گئے اور اس پر قبضہ کر لیا اور ان کے ایک آدمی نے جنگ کا نعرہ لگایا حالانکہ وہ ہتھیار بند تھے پھر بھی ہار گئے اور اپنے بستروں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے جب انہوں نے ان کو فصیلوں پر قبضہ کئے ہوئے دیکھا تو انہیں اپنی جانیں بچانے کا خیال آیا اور ان کے شیخ وجاہت بن محمد نے اپنے اہل عرب کے خیمے میں پناہ لے کر اپنی جان بچائی مگر زخم لگنے کے باعث ہلاک ہو گیا اور اس کے دونوں بھائی اسکندریہ پہنچ گئے اور نصاریٰ نے اسے لوٹ لیا اور انہیں وہاں پر جو مال و متاع، اثاث اور قیدی ملے وہ [illegible] کر کے آئے اور وہاں اقامت پذیر ہو گئے اور وہاں تک ابو العباس بن مکی نے ان کے فدیے کی بات کی تو انہوں نے اس کے ساتھ پچاس ہزار کے عوض فدیے کی شرط لگائی۔

پھر اس نے شاہ مغرب کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ فدیہ [illegible] بعد ازاں انہوں نے جلدی کی تو اس کے پاس جو کچھ تھا اس نے جمع کر دیا اور باقی تاجروں کا جواب [illegible] لیا اور سب شہر والوں کی اجرت کے لئے جمع کر کے دے دیا اور نصاریٰ نے اسے طرابلس پر قبضہ دے دیا [illegible] اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہاں سے مکمل کر دیا اور سلطان ابو عنان نے بھی ان کو اپنا حصہ بھیج دیا کہ وہ ان لوگوں کو دے جنہوں نے ان کو مال دیا ہے اور وہ اسکندریہ کا فدیہ دینے میں مقروض ہے مگر چند لوگوں نے مناسب نہ جانا [illegible] سے انکار کر دیا اور اس نے [illegible] کے پاس [illegible] دیا اور ان کی حکومت اس کا [illegible] یہاں تک کہ فوت ہو گیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں ان کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

امیر المومنین سلطان ابو العباس کی بیعت اور قسنطینہ میں اپنی حکومت کا آغاز کرنے والے کے حالات : امیر ابو زید نے اپنے باپ امیر ابو عبداللہ کے بعد اپنے دادا ابو یحییٰ ابو بکر کی حکومت کو سنبھالا اور اس کے سب بھائی اس کے مددگار تھے اور ان میں امیر المومنین سلطان ابو العباس بھی شامل تھا جو اپنے باپ کی وفات کے وقت سے [illegible] کے دینے میں [illegible] ان کا نائب تھا [illegible] وراثت ان کے لئے ہے اور حکومت بھی ان کے لئے ہے اور اپنے زمانے کے مخصوص شیخ وقت [illegible] سے یہ بات پہنچی [illegible] کہ ایک روز جب کہ یہ سب بھائی اپنے اور اپنے اسلاف کے دستور کے مطابق اس سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کی ملاقات کو آئے ہوئے تھے اس نے ان کے لئے دعا کر کے کہا کہ ان شاء اللہ برکت اس بھائی میں رہے گی اور ان سب بھائیوں کی طرف اشارہ کیا اسی طرح خدا کی [illegible] بھی [illegible] اور ابو العباس [illegible] انہیں اس بات کے آثار و علامات نظر آ رہے تھے پھر جب ۷۵۳ھ میں قسنطینہ میں ان کے اپنے بھائی ابو زید کے ساتھ جنگ ہوئی تو وہ وہاں سے چلا گیا اور اس نے ان الفاظ کے باعث قسنطینہ واپس جانے کا ارادہ کر لیا تاکہ سلطان ابو عنان سے دریافت کرے کہ اصل واقعہ کیا ہے اور اس نے اپنی عملداری کے آخری حصے میں بجایہ کی سرحدوں کے ساتھ [illegible] بھائی کی [illegible] وقت اس بات کی طرف [illegible] ابو اسماعیل نے

[illegible] تھی جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ اس کے مددگار اور حمایتی تھے اور ابو العباس بن مکی نے جو قابس کی مملکت کا حکمران تھا ان کی معاونت کی کہ وہ ان کے بیٹوں میں سے کسی کو ان پر عامل مقرر کرے جو ان کے ساتھ رہ کر محاصرہ کے ذریعے تونس کو دوبارہ واپس لے لے چنانچہ اس نے ان کے بھائی [illegible] عباس کو بھیجا اور وہ اس کام کے لئے ان کے ساتھ پہنچ گیا اور اس کے مددگاروں میں اس کا حقیقی بھائی ابو یحییٰ بھی شامل تھا پس ان دونوں نے قابس میں اقامت اختیار کر لی اور حاکم طرابلس محمد بن ثابت نے محاصرہ کے لئے اپنا بحری بیڑا بھیجا ہوا تھا۔

پس امیر ابو العباس اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ جربہ میں داخل ہو گیا اور وہاں سے وہ منصور میں گھس گئے جس میں ابن ثابت کی فوج بھاگ گئی اور قلعے چھوڑ گئی پھر سلطان قابس کی طرف واپس آ گیا اور عرب اولاد ابو اللیل نے تونس پر چڑھائی کی اور [illegible] اس کا محاصرہ جاری رکھا مگر اس پر [illegible] کر سکے اور وہ المہدیہ کے مضافات کی طرف واپس آ گیا اور اس نے اپنے بھائی ابو زکریا یحییٰ کو ذوالحجہ میں سلطان کے پاس درخواست کر کے بھیجا تو اس نے اسے خوش آمدید کہا اور اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور اچھا انعام دیا اور اس کے ساتھ بہت سے تحفے بھیجے اور وہ وہاں سے اپنے وطن لوٹ آیا اور قسطنطنیہ کو چھوڑتے وقت وہ صاحب افریقہ کے پاس [illegible] اور [illegible] میں اپنے بھائی کے پاس چلا گیا اور دونوں اپنے حق کے طلب کرنے میں متفق ہو گئے اور اس دوران میں [illegible] تونس [illegible] اولاد ابو اللیل کے سردار منصور بن حمزہ کے درمیان خرابی پیدا ہو گئی تو وہ اس کو چھوڑ کر اس کے دشمنوں اولاد ابو اللیل کے پاس چلا گیا اور انہیں مدد کے لئے بلایا لیکن وہ ان کے پاس گئے اور بالآخر سلطان ابو العباس کے پاس چلا گیا اور انہوں نے اس کے ساتھ تونس پر چڑھائی کی اور [illegible] میں اس سے جنگ کی مگر وہ اسے مرتد نہ کر سکے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے اور اس کے بعد اس کے بھائی ابو زید نے اسے بتایا کہ وہ بنی مرین کی فوجوں کے ساتھ اس کی مدد [illegible] اس کے [illegible] بنی مرین کا محاصرہ تنگ ہو گیا تو اس نے انہیں جواب دیا اور اس کے پاس حاکم اور اس کی قوم کے [illegible] آیا اور امیر ابو زید خالد کے ساتھ تونس سے جنگ کرنے گیا اور اس نے قسطنطنیہ پر اپنے بھائی ابو العباس کو نائب مقرر کیا۔

پس وہ تونس میں داخل ہو گیا اور شاہی محلات میں جا اترا اور ایک مدت تک وہاں مقیم رہا اور بنی مرین کی فوجوں نے [illegible] جس نے آغاز کار میں اسے فرمانروائی کی طرف بلایا تھا اور اس نے اس کی حمایت و موافقت میں بہت زور لگایا کیونکہ [illegible] اور تونس میں اس کی دعوت ثابت ہو گئی اور وہاں اس کی حکومت قائم ہو گئی اور [illegible] کا حاکم [illegible] عبد الحق [illegible] نے قسطنطنیہ پر چڑھائی کی اور [illegible] میں اس کا محاصرہ کر لیا اور منجنیق نصب کر دیں اور آخر میں بھاگ گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ اور قسطنطنیہ کا محاصرہ ٹوٹ گیا اور اس کا بھائی امیر ابو زید خالد کے ساتھ تونس کی طرف گیا اور اس سے جنگ کی تو وہ اسے مرتد نہ کر سکا اور واپس لوٹ آیا اور اس کا بھائی قسطنطنیہ کا [illegible] کی طرف [illegible] اور [illegible] امراء کو بھیجا اور ان کے لئے [illegible] چھوڑ دیا [illegible] سے جواب دے دیا اور امیر ابو زید نے اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے لئے [illegible] کو چھوڑ دیا اور تونس کی طرف چلا گیا تو انہوں نے اس کو بہت سے تحفے اور [illegible] انعامات دیئے اور وہ اپنے چچا کی طرف سلطان ابو اسحاق کے لئے [illegible] کو چھوڑ گیا اور تونس

کی طرف چلا گیا تو انہوں نے [illegible] اطاعت دی اور وہ [illegible]

[illegible] کا ذکر [illegible] کریں گے۔

موسیٰ بن ابراہیم کے واقعات اور اس کے بعد ابوعنان کا قسنطینہ پر قبضہ کرنا اور ان کے درمیان ہونے والے واقعات

جب سلطان ابوالحسن نے [illegible] حکومت [illegible] مقابلہ میں [illegible] نے اپنے [illegible] [illegible] موسیٰ بن ابراہیم [illegible] [illegible] بن علی [illegible] [illegible] سلطان [illegible] اپنے بھائی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان ابوالحسن کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] قسنطینہ کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قسنطینہ [illegible] [illegible]

فوراً قبول کر لیا اور ان کے سلطان سے [illegible] ابو اسحاق [illegible] ابو الفضل اور ان کے ساتھی عربوں کے ساتھ نکال دیا گیا اس نے اس کے مقابلہ میں فوج کو تیار کر کے [illegible] روانہ کر دیا تھا اور وہ خود تونس میں قیام پذیر ہو گیا اور ابو عنان نے ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا [illegible] ساتھ ہی دونوں کا [illegible] مشہور تھا [illegible] اندلس کے [illegible] ان کے بیٹے [illegible] بڑی [illegible] اور انہوں نے تونس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] ان سے جنگ کی [illegible] وہاں سے نکل کر [illegible] ابو عنان [illegible] بنی مرین کی [illegible] تونس پر قابض ہو گئے [illegible] وہاں [illegible] میں شامل ہو [illegible] داخل ہوا اور [illegible] سلطان [illegible] ابو الفضل اور ان کے سلطان پر [illegible] ان کے ساتھ [illegible] [illegible]

جب [illegible] بنی مرین کو سلطان ابو عنان کی [illegible] عربوں کے [illegible] اور ان کے [illegible] مطالبہ [illegible] ان کے [illegible] قبول [illegible] سلطان نے اس کو [illegible] اور ان کے [illegible] کے [illegible] بنی مرین کے [illegible] انہوں نے اس [illegible] کے [illegible] [illegible]

پھر وہ [illegible] مغرب کی طرف چلے گئے [illegible] افریقہ [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ مغرب کی طرف واپس آ گئے اور عربوں نے [illegible] کا تعاقب کیا [illegible] قسطنطنیہ [illegible] بات [illegible] اور جب [illegible] کے [illegible] بنی مرین کے ساتھ [illegible] کا تعاقب [illegible] کے بعد [illegible] کا تعاقب کیا [illegible] واپس [illegible] اور [illegible] کو [illegible] ان کے ساتھ [illegible] اور ان کے [illegible] ان کے ساتھ [illegible] سلطان [illegible]

اور سلطان نے ابوعنان کی وفات کے بعد دوبارہ ابوالعباس کو حکومت دے دی نیز اس نے عدل و انصاف اور امن و امان اور عافیت و احسان کے ساتھ رعایا کی دیکھ بھال کی اور ظلم و زیادتی کا قلع قمع کر دیا اور لوگ اس کی حکومت آسودہ حالی میں بڑھ گئے جیسا کہ ہم اس کا ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

مہدیہ میں امیر ابویحییٰ زکریا کے بغاوت کرنے اور ابوعنان کی حکومت میں شامل ہونے پھر اطاعت کو خیر باد کہنے اور کردشی اعراب کے حالات: حاجب ابومحمد نے الحضرۃ کی طرف واپس آتے ہی مہدیہ کو مضبوط کرنے کی طرف اپنی توجہ پھیر دی، دولت مغرب اور اہل مغرب کی طرف سے متوقع حملوں کے پیش نظر حکومت کے لئے ایک بچو تیار کرتا تھا، پس اس نے اس کی فصیلوں کو مضبوط کیا اور اس کے خزانوں کو رسد اور اسلحہ سے بھر دیا اور احمد بن خلف اس کا دوست وہاں پر خود مختار حاکم تھا۔ پس وہ سال یا سال کا کچھ حصہ وہاں حاکم رہا پھر ابو یحییٰ زکریا اس کی خود مختاری سے آشنا ہوا، پس احمد بن خلف نے اس پر حملہ کرنے کے بعد قتل کر دیا اور ابوالعباس احمد مکی کی حاکم قابس کو پیغام بھیجا کہ وہ اس کی دعوت کی حمایت کرے کیونکہ وہ ابو محمد بن تافراکین سے دشمنی رکھتا تھا، وہ ان کے پاس پہنچ گیا پھر ابن مکی نے حاکم مغرب سلطان ابوعنان کو بھی خبر پہنچا دی اور اہل مہدیہ سے وہ بیعت لے لی گئی اور اسے اپنے دار الحکومت کی تباہی اور اپنی حکومت کی خرابی کے متعلق لکھا، اور ابو محمد بن تافراکین نے اس کی طرف فوج بھیجی تو وہ اس کے آگے بھاگ گئے اور سوق ابو یحییٰ زکریا قابس چلا گیا اور ابو محمد بن تافراکین نے محمد بن ابی تنجی کو اس کا امیر مقرر کیا کیونکہ وہ اس کی جانب کا قائد ابتدا سے تھا اس نے اسے ہنگامی حالات کے وقت چن لیا تھا اور وہ اس کے پاس چلا گیا پس اس نے اور اسے مہدیہ پر عامل مقرر کیا اور جب ابوعنان کو مہدیہ کے متعلق اطلاع ملی تو اس نے جانبازوں اور جنگجوؤں سے ایک بحری بیڑہ بھر کر بھیجا اور غلاموں اور خواص کو مقرر کیا تو وہ مغرب کی حکومت میں واپس آ گیا اور ابن الحکیم نے وہاں پہنچ کر قیام کیا اور نہایت اچھا کام کیا اس کا حال ہم آئندہ بیان کریں گے اور امیر زکریا نے قابس میں قیام کیا اور ابوالعباس بن مکی اسے تونس لے آیا پھر انہوں نے اسے توزر والوں کے ساتھ بھیج دیا اور وہ یعقوب بن علی کے پاس اترا اور اس کے بھائی سعید کی بیٹی سے رشتہ کیا تو انہوں نے اسے وہاں کا والی مقرر کر دیا اور جب اس کا بھائی ابواسحاق بجایہ پر غالب آ گیا تو اس نے اسے سدویکش کا عامل مقرر کیا۔

بجایہ پر سلطان ابواسحاق کے قبضہ کرنے اور دعوت حفصی کے دوبارہ بجایہ کی طرف آنے کے حالات: جب سلطان ابوعنان قسنطینہ سے مغرب کی طرف آیا تو وہ اس سے دور چلا گیا اور اس نے اگلے سال اپنے وزیر ابن داؤد کی نگرانی کے لئے اپنی فوجوں کو بھیجا پس وہ قسنطینہ کے نواح میں گیا اور اس کے ساتھ یوسف بن علی بن احمد بھی تھا جسے اس کی قوم زواودہ پر یعقوب سے حکومت ملی تھی اور شیخ اولاد سباع عثمان بن یوسف بھی ان میں سے تھا اور ان کے ساتھ الزاب کا عامل یوسف بن مزنی بھی موجود تھا۔ جب سلطان نے اس طرف اشارہ کیا تو پھر اس نے جبات پر قبضہ کر لیا اور بونہ کے علاقے کے آخر تک جا پہنچا اور خراج لے کر مغرب کی طرف لوٹ آیا اور اس کی واپسی کے بعد ۷۵۹ھ میں سلطان ابوعنان فوت ہو گیا اور مغرب کی حالت دگرگوں ہو گئی پھر وہ اس کے بھائی سلطان ابو سالم کی اطاعت پر کمربستہ ہو گئے اور اہل بجایہ نے

عامل یحییٰ بن یملول۔ یہ سلطان ابو عنان کا خاص آدمی تھا [illegible] کیونکہ وہ [illegible] عراق اور [illegible] بھی تھا [illegible] دونوں نے بادیہ [illegible] کے ابو محمد بن تافراکین کو اس پر حملہ کرنے میں شامل کیا اور سلطان ابو اسحاق نے ان کے پاس ضرورت کے مطابق فوج بھیجی اور یعقوب [illegible] فوج سے [illegible] مدد کی اور اس کا [illegible] بھی ان میں شامل ہو گیا اور جب وہ حملہ کیا تو عوام نے یحییٰ بن یملول پر حملہ کر دیا جو سلطان ابو عنان کے زمانے سے ان کا والی تھا [illegible] اس کی قوم کے آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور کشتیوں پر سوار ہو کر الحضرہ آ گئے اور ابو محمد بن تافراکین نے ان کو [illegible] کے [illegible] اور [illegible] مقرر کر کے اپنے قید خانوں میں ڈال دیا اور اس کے بعد ان پر احسان کر کے انہیں چھوڑ دیا اور مغرب کی طرف بھجوا دیا اور سلطان ابو اسحاق [illegible] میں آیا اور وہاں پر خود مختاری حاصل کر لی اور اس کا حاجب اور کفیل ابو محمد [illegible] اس کا حکمران تھا پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلا بھیجا اور اسے سلطان ابو محمد بن عبد الواحد بن محمد بن اکمازیر کا وزیر مقرر کر دیا جو موحدین کے مشائخ میں سے تھا اور وہ اس کی حمایت کیا کرتا تھا۔ اس نے شیخ کے ایک [illegible] علی بن [illegible] کے معاملے کو [illegible] جو [illegible] کے [illegible] آدمیوں میں سے تھا۔ یہ بغاوت اور قباحت [illegible] تھی اور اس سے ان لوگوں کے باعث [illegible] جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

جربہ کی فتح اور اس کے الحضرہ کے حاکم سلطان ابو اسحاق کی اطاعت میں شامل ہونے کے حالات

جزیرہ جربہ سمندر کے جزیروں میں سے ایک ہے جو قابس کے قریب ہے اور اس سے تھوڑا مشرق میں ہے اور مغرب سے مشرق تک اس کا طول ساٹھ میل ہے اور مغرب کی جانب سے اس کا عرض بیس میل اور مشرق کی جانب سے پندرہ میل ہے اور مغرب کی جانب [illegible] کے درمیان [illegible] اور [illegible] کے درخت پائے جاتے ہیں اور [illegible] کے کام کے لئے مشہور ہے۔

[illegible] اس سے [illegible] کے لئے [illegible] چادریں اور لباس [illegible] دوسرے علاقوں میں بھی لے جائی جاتی ہیں [illegible] لوگ انہیں لباس کے لئے پسند کرتے ہیں اور یہاں کے باشندے بربر ہیں جو [illegible] سے تعلق رکھتے ہیں اور اس وقت تک ان میں [illegible] بھی ان کے [illegible] میں پائے جاتے ہیں اور ہوارہ اور بربر کے باقی قبائل بھی موجود ہیں اور وہ قدیم سے خوارج کے مذہب پر ہیں [illegible] ان میں سے ایک وہبیہ ہے [illegible] اور دوسرا [illegible] مشرقی جانب رہتا ہے اور [illegible] ان دونوں کے درمیان حد فاصل ہے اور ان دونوں پر [illegible] اور [illegible] انصار [illegible] حضرت معاویہ نے [illegible] میں اسے طرابلس کا والی مقرر کیا [illegible] اور [illegible] میں اس نے جربہ کو فتح کیا اور [illegible] کی طرف [illegible] چلا گیا [illegible] فوت ہو [illegible] کی حکومت میں [illegible] تک [illegible] مذہب [illegible] کے پاس آیا تو انہوں نے اسے [illegible] کر لیا اور جب [illegible] میں [illegible] جانب آیا تو انہوں نے اس کے [illegible] داخل ہونے کے بعد اس کے [illegible] اور [illegible] کو قتل کر دیا گیا اور [illegible] مصلوب کیا [illegible] نے [illegible] لے لیا اور ابو [illegible] کے اصحاب مارے

گئے اور جب صقلیہ کے عیسائیوں نے اس پر غلبہ پا لیا تو اہل جربہ بحری بیڑے تیار کرنے اور ساحل سے جنگ کرنے میں مصروف ہو گئے پھر علی بن یحییٰ بن تمیم بن المعز بن بادیس نے ۵۰۹ھ میں اپنے بحری بیڑوں کے ساتھ ان سے جنگ کی یہاں تک کہ انہوں نے اطاعت قبول کر لی اور فتنہ و شر کو ترک کر دیا اور ان کے حالات درست ہو گئے۔

پھر ۵۲۹ھ میں نصرانیوں نے اس وقت اس پر غلبہ پایا جب انہوں نے سواحل افریقہ پر غلبہ پایا پھر اہل افریقہ ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے انہیں ۵۴۸ھ میں نکال باہر کیا پھر انہوں نے دوبارہ اس پر قبضہ کیا اور وہاں کے باشندوں کو قید کر لیا اور رعیت پر اپنا عامل مقرر کیا پھر یہ جزیرہ مسلمانوں کو واپس مل گیا اور یہ جزیرہ مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ عبدالمومن بن علی کے زمانے میں اس پر غلبہ حاصل ہوا اور اس کی حالت درست ہو گئی پھر افریقہ میں امرائے بنی حفص خود مختار ہو گئے پھر تھوڑے عرصے بعد ان میں اختلاف پیدا ہو گیا اور مولائی ابی زکریا بن سلطان ابی اسحاق اپنے باپ سے خود مختار حکمران بن گیا اور المستنصر کا خاندان اپنے کاموں میں مصروف رہا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ پس ۶۸۸ھ میں اس جزیرہ پر اہل صقلیہ نے غلبہ حاصل کر لیا اور انہوں نے وہاں پر برج قشتیل نامی قلعہ بنایا جس کی ہر جانب ایک برج تھا اور دونوں جانبوں کے درمیان ایک برج تھا جس کے ساتھ ایک خندق اور دو فصیلیں تھیں اور اس جزیرہ نے مسلمانوں کو پریشان کر دیا اور ابن شیخ المقصور تک بھی یہاں آ گئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے یہاں تک کہ یہ سلطان ابوبکر کے زمانے میں ۷۳۸ھ میں مخلوف بن کماد کے ہاتھ پر فتح ہو گیا جو سلطان کے خواص میں سے تھا اور ابن مکی حاکم قابس نے اسے اپنی عملداری میں شامل کرنا چاہا مگر اس نے اسے روک دیا اور اس پر حاکم مقرر کر دیا اور وہ سلطان کے زمانے تک اور اس کے بعد بھی اس کی عملداری میں رہا اور ابو محمد بن تافراکین اور ابن مکی کے درمیان کشمکش جاری رہی اور جب ابو محمد بن تافراکین نے اپنے باپ ابو عبداللہ کے پاس آدمی بھیجا جو کہ سلطان کے خواص میں سے تھا اور جب وہ اس کے پاس پہنچا تو اس نے اسے فوجوں کے ساتھ جربہ کے محاصرہ کے لئے بھیجا اور یہاں کے باشندے ابن مکی کے کردار کی وجہ سے اس سے ناراض تھے جنہوں نے ابو محمد بن تافراکین کے ساتھ ساز باز کی تو اس نے ۷۵۴ھ میں اپنے بیٹے کو فوج دے کر بھیجا اور اس نے اس کی طرف کوچ کیا جو وہاں قلعہ میں تھا اور جب سے اس نے نصرانیوں کے ہاتھوں سے جربہ کو چھینا تھا تو اس نے اسے دارالامارت بنا کر اس میں رہائش تعمیر کرائی تھی پس ابو عبداللہ جب ابن مکی کی لڑائی کے لئے المغرب سے فوج لے آیا اور بحری بیڑے میں بیٹھ کر جزیرہ میں آ گیا تو ابن مکی نے اس سے قشتیل کا قلعہ چھین لیا اور وہاں سے بھاگ گیا اور اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی اور ابو عبداللہ بن تافراکین نے اپنے کاتب محمد بن ابی القاسم بن ابی العیون کو جو حکومت کے آغاز سے اس کا کاتب تھا اور اس کی اس کے باپ ابو عبدالعزیز حاجب سے قرابت داری بھی تھی اس کا عامل مقرر کیا جو ترقی کرتے کرتے تونس میں القاب کا والی بن گیا اور اس سے قبل وہ ابو القاسم بن طاہر کے ساتھ وہاں کا والی تھا جو سرکش رہا تھا اور یہ ابن طاہر کا معاون تھا یہاں تک کہ ابن طاہر فوت ہو گیا اور یہ محمد حاجب کے زمانے سے وہاں خود مختار ہو گیا اور اس کے بیٹے نے بھی ابن حاجب کی حکومت سے رابطہ رکھا اور اس کا کاتب بن گیا یہاں تک کہ اس نے اسے جربہ کا عامل بنا دیا اور وہ المغرب کی طرف واپس آ گیا اور محمد بن ابی العیون مسلسل اس کا والی رہا پھر اس نے حاجب کی وفات کے بعد سلطان کے مقابلہ میں

[illegible] یہاں تک کہ [illegible] سلطان [illegible] گیا۔

مغرب کے امراء کی دعوت اور سلطان ابو العباس کے قسطنطینہ پر قبضہ کرنے کے حالات

جب سلطان ابو عنان فوت ہو گیا تو اس کے بعد اس کے وزیر [illegible] نے اس کی حکومت کو سنبھالا اور اپنے بیٹے محمد سعید کو والی مقرر کر دیا جیسا کہ ہم ان کے حالات میں بیان کر چکے ہیں [illegible] جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں [illegible] اس کی حکومت [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] جیسا کہ ہم [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] کی طرف [illegible] ہو گئے یہاں تک کہ [illegible] مغرب [illegible] کے حالات میں بیان کریں گے [illegible] کی طرف [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] قسطنطینہ کی طرف [illegible] سلطان [illegible] اسی صورت پر قائم رہی۔

جیسا کہ ہم [illegible] امیر ابو عبداللہ حاکم بجایہ [illegible] کی طرف چلا گیا [illegible] کی طرف چلا گیا اس کے حالات کو ہم عنقریب بیان کریں گے۔

امیر ابو یحییٰ زکریا کے تونس سے پہنچنے اور بونہ کو فتح کرنے اور اس پر غالب پانے کے حالات۔

جب سے امیر ابو یحییٰ زکریا تونس کے بھائی ابو العباس نے اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے پاس [illegible] بھیجا تھا تو وہ تونس میں مقیم تھا اور تونس میں [illegible] اسے یہ خبر ملی [illegible] ابو [illegible] نے قسنطینہ پر قبضہ کر لیا ہے پھر جب ۶۸۰ھ میں ابو [illegible] مغرب سے واپس آیا اور اس نے قسنطینہ پر قبضہ کر لیا تو [illegible] جب [illegible] تو [illegible] اس کے [illegible] سے [illegible] ہو گیا اور اس نے بھائی سے [illegible] کرنے کا [illegible] اور اس سے [illegible] نے اسے [illegible] قید کر دیا اور [illegible] ابو الحسن نے صلح کے متعلق کوئی [illegible] کے بعد اس کے [illegible] تو اس نے اسے [illegible] کر دیا اور اس کے [illegible] صلح ہو گئی اور جب امیر ابو یحییٰ اپنے بھتیجے کے پاس [illegible] پہنچا تو اس نے اسے فوج کا سالار مقرر کر دیا اور اسے اپنی [illegible] کا [illegible] لیا اور مستقل [illegible] یہاں تک کہ [illegible] جس کا ذکر ہم کریں گے۔

امیر ابو عبداللہ کے بجایہ اور اس کے بعد تونس پر قبضہ کرنے کے حالات: جب سلطان ابو عبداللہ مغرب سے آ کر بجایہ میں [illegible] سے [illegible] کر چکا اور [illegible] کی طرف چلا [illegible] مستقل [illegible] آنے کے بعد بھی [illegible] ان کے درمیان اور [illegible] جمع کیا اور بجایہ [illegible] اہل [illegible] کے [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] پانچ سال [illegible] اور ہر سال [illegible] جنگ [illegible] اور [illegible] آ گیا اور [illegible] اس نے اسے اپنے [illegible] یہاں تک کہ اس کے چچا [illegible] ابو اسحاق [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] نے قید کر لیا [illegible] اس نے [illegible] اپنی [illegible] اہل بجایہ نے [illegible] کے متعلق [illegible] اپنے بیٹے امیر ابو [illegible] اور اس [illegible] کی مدد کی اور [illegible] نے اس سے [illegible] کے متعلق [illegible] اور وہ اس کے ساتھ بجایہ چلے گئے [illegible] سے جنگ کی [illegible] سلطان اس کے پاس سے چلے جانے کا [illegible] اور وہ اپنے [illegible] حالات سے [illegible] انہوں نے اس پر [illegible] کر دیا اور [illegible] امیر ابو عبداللہ کے پاس [illegible] چلے گئے [illegible] کے پاس سے [illegible] اور [illegible] نے [illegible] چھوڑ دیا اور [illegible] ابو عبداللہ [illegible] کیا اس کے [illegible] بجایہ پر [illegible] اور اس [illegible] کر دیا [illegible] سے [illegible] تونس پر [illegible] نے [illegible] کا [illegible] سے [illegible] اس نے اس پر [illegible] کے [illegible] کیا اور [illegible] کے متعلق [illegible] سلطان ابو عبداللہ بن ابی [illegible] ان [illegible] سلطان [illegible] اور [illegible] کے معاملے میں غور [illegible] تھا۔

پس جب مجھے امیر ابو محمد نے بلایا تو میں نے اس کی تعمیل میں جلدی کی اور میں نے بجایہ سے ۷۶۶ھ میں سفر کیا اور اس نے مجھے اپنی نیابت اور امور حکومت کا کام سپرد کیا اور میں اس کا اہل تھا۔ ایک عرصے تک قائم رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی حکومت کے خاتمے کا حکم دے دیا۔

حاجب ابو محمد بن تافراکین کی وفات اور اسکے بعد اسکی حکومت کے خود مختار ہونے کے حالات

سلطان ابو اسحاق نے بچپن میں اپنی حکومت کے آغاز میں اپنے خود مختار حاجب ابو محمد بن تافراکین کی حکومت پر دوبارہ قبضہ کر لیا کیونکہ اہل قسنطینہ کے بعض لوگوں نے اسے یہ بات بتائی کہ وہ تھے پس اس نے بجایہ جانے کا ارادہ کر لیا اور اہل بجایہ اس کو چھوڑ کر اس کے بھتیجے کے پاس چلے گئے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس نے اس پر غلبہ پا لیا اور مجبوراً لشکر تونس کی طرف بھیج دیا اور وہ رمضان ۷۶۶ھ میں وہاں پہنچ گیا اور ابو محمد بن تافراکین نے اس سے ملاقات کی تو اسے بجایہ کی خود مختاری کے لئے مشورہ دیا پس اس نے اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا اور اسے اونچی خاطر اور اعزاز دیے اور اس کے لئے فراغ سے بھی الگ ہو گیا پھر سلطان نے اس کی بیٹی سے شادی کی اور اسے بجایہ کا حکم دیا اور سلطان نے وہاں اس کے بعد ۷۶۶ھ کے آغاز میں اس کی وفات ہو گئی پس سلطان کو اس کی موت کی خبر نے بہت غم زدہ کر دیا۔ اس کے جنازہ میں حاضر ہوا اور اس کے گھر میں اتارنے تک وہیں رہا اور اس کی قبر اس مدرسہ میں تیار کی گئی جو اس نے شہر کے وسط میں علم حاصل کرنے کے لئے بنایا تھا اور وہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کر روتا رہا اور اس کے خواص مٹی میں خاک لے کر اس کی قبر پر ڈالتے رہے پس اس نے اس کے ساتھ وفاداری کی جس کا لوگوں میں چرچا ہوا اور اس کے بعد اس نے خود حکومت پر قبضہ کر لیا اور حاجب ابو محمد کا بیٹا علی مجھ کو موجود تھا اور وہ فوج کے ساتھ خراج اکٹھا کرنے اور ملک کی اصلاح کرنے کے لئے گیا تھا پس جب اسے اپنے باپ کی وفات کی خبر ملی تو اسے بڑی تشویش ہوئی اور اس نے خوف محسوس کیا اور بھاگ کر المنستیر کی طرف چلا گیا اور بنی سلیم کے ساتھ پہاڑ کے علاقے کو چلا گیا اور افریقہ کے ان قلعوں میں چلا گیا جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ وہ خاص ان کے لئے ہیں اور اس کے کاتب محمد بن ابی العیون نے اس کے لئے امان طلب کی اور اس کے سفر کی تعریف کی اور وہ اس کی مجلس میں گیا اور سلطان نے اسے اس کی مرضی کے مطابق امن دے دیا اور اس نے اس کے آنے کے بعد اسے صاحب بنایا اور وہ جلدی سے لشکر تونس کی طرف گیا۔ سلطان نے اس کو خوش آمدید کہا اور اسے اپنی نیابت سپرد کر دی اور اسے معزز عہدے دیئے اور حاجب بچپن کی وجہ سے سلطان کا لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا ہوتا تھا اور وہ ہمیشہ اپنے باپ کے زمانے سے خود مختاری سے مانوس ہونے کی وجہ سے اسے بھلا تھا۔ پس سلطان اور اس کے درمیان فتنہ تاریک ہو گیا اور اس کے اس کے لئے بغاوت کی اور تونس سے نکلا اور قسنطینہ چلا گیا اور سلطان ابو العباس کے پاس گیا اور اسے تونس کی حکومت کے حصول پر اکسانے لگا تو اس نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اور اس سے وعدہ کیا کہ وہ بجایہ کے معاملات سے فارغ ہو کر اس کے ساتھ افریقہ جائے گا کیونکہ اس کے اور اس کے عم زاد کے درمیان جنگ جاری تھی جیسا کہ ہم ابھی ذکر کریں گے اور سلطان ابو اسحاق ابن تافراکین کے فرار کے بعد خود مختار بن گیا اور اس نے اپنی حکومت کے اطراف پر نظر کی اور اپنی نیابت پر احمد بن ابراہیم مالقی کو مقرر کیا جو حاجب ابو محمد کے دور میں بجایہ کے اعمال میں

[illegible] پر اس نے اپنے قدم مضبوط کر لئے [illegible] نے اپنے [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] لوگوں کے [illegible] یہاں تک کہ اس نے [illegible]
[illegible] اس نے اپنے ساتھ ملا لیا اور [illegible] ہم بیان کریں گے۔

[illegible] پر سلطان ابو حمو کے غالب آنے اور بیٹے عمر [illegible] کا حاکم بنانے کے حالات

جب امیر ابو عبداللہ نے بجایہ پر [illegible]

[illegible]

میں چند ماہ اس کی خدمت میں رہا پھر مجھے ناراضگی پیدا ہوگئی تو میں نے اس سے جانے کی اجازت چاہی تو اس نے فراخ دلی کے ساتھ مجھے اجازت دے دی اور میں یعقوب بن علی کے ہاں مہمان آیا پھر میں وہاں سے بسکرہ آ گیا اور یحییٰ بن موسیٰ کے ہاں مہمان اترا یہاں تک کہ فضا صاف ہوگئی اور میں نے تیرہ سال بعد اس سے آنے کی اجازت طلب کی تو اس نے مجھے اجازت دی اور میں اس کے پاس پہنچ گیا تو اس نے میری بہت مدارت کی اس کا تذکرہ ہم بعد میں کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

بجایہ پر حمو اور بنی عبد الواد کے حملہ کرنے اور اس پر مصیبت ڈالنے اور اس کے بعد ان کے ہاتھوں تدلس کے فتح ہونے کے حالات

امیر ابو عبد اللہ حاکم بجایہ اور اس کے چچا سلطان ابو العباس کے درمیان (جبکہ اس کے اور بنی عبد الواد کے درمیان اس کے تدلس میں ان پر غالب آنے کی وجہ سے جنگ جاری تھی۔) جب جنگ نے شدت اختیار کر لی تو اسے مدارت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

پس وہ بنی عبد الواد کے ساتھ مصالحت کرنے کے لئے مائل ہوا تو اس نے ان کی خاطر تدلس کو چھوڑ دیا اور فتح کے اس سال اس کو تدلس پر قبضہ دے دیا جو اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا پھر اس نے اپنے ایلچیوں کو تلمسان میں ان کے بادشاہ ابو حمو کے پاس بھیجا اور ابو حمو نے اس کے ساتھ اپنی بیٹی کا رشتہ کیا پس اس نے غرض سے وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور اس کے پاس اس جیسا سلطان بھیجا پس جب سلطان ابو العباس نے اسے بجایہ پر غالب کیا اور وہ میدان جنگ میں مارا گیا تو ابو حمو رشتہ داری کی وجہ سے اس کی خاطر غضب ناک ہو گیا اور اس نے اس بات کو بجایہ پر چڑھائی کا ذریعہ بنایا اور وہ اپنی قوم کے ہزاروں آدمیوں اور فوجوں کے ساتھ تلمسان سے چل پڑا اور عرب بھی وہاں آ گئے یہاں تک کہ وہ حمزہ کے وطن تک پہنچ گیا پس ابو اللیل موسیٰ بن زغلی اپنی قوم بنی یزید کے ساتھ اس کے آگے آگے بھاگ کھڑا ہوا اور انہوں نے زواوہ کے ان پہاڑوں میں پناہ لے لی جو وطن حمزہ پر جھکے ہوئے ہیں اور اس نے اس کی اطاعت کے حصول کے لئے اس کی طرف اپنے ایلچی بھیجے تو اس نے ان کی تعظیم کی اور ان میں ابو محمد صالح کا بیٹا یحییٰ بھی تھا جو سلطان ابو العباس سے الگ ہو کر ابو حمو کی طرف چلا گیا تھا اور وہ ابو اللیل کے غازیوں پر جاسوس مقرر تھا کیونکہ ان کے درمیان محبت، پڑوس اور وطن کے تعلقات پائے جاتے تھے اور وہ ابو حمو کے سفر رات و دن میں بھی آ گیا تو یحییٰ اس نے میران بن وقید و اس کو گرفتار کر لیا اور اسے قتل کر دیا اور اس کے سر کو بجایہ کی طرف بھجوا دیا اور وہ ابو حمو اور اس کی فوجوں کے سامنے ڈٹ گیا پس وہ بجایہ آئے اور اس کی فوج بجایہ کے میدان میں اتر پڑی اور کئی روز تک وہ اس کے ساتھ جنگ کرتا رہا اور اس نے محصور ہتھیاروں کو جمع کر لیا اور سلطان ابو العباس شہر میں تھا اور اس کی فوج اس کے غلام بشیر کے ساتھ تاکرزت میں تھی اور اس کے ساتھ ابو زیان بن عثمان بن عبد الرحمن بھی تھا اور وہ ابو حمو کا چچا تھا اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ وہ مغرب سے نکلا جیسا کہ ہم اس کے حالات یہاں بیان کریں گے اور ابھی تک وہ سلطان ابو اسحاق کے پاس آیا اور ابو محمد حاجب نے اس کی خوب عزت کی اور جب امیر ابو عبد اللہ تدلس پر غالب آ گیا تو اس نے تونس سے بھیجا کہ اسے تدلس کا امیر مقرر کر دے اور وہ اس کے اور ابو حمو کے درمیان عدوکار بن جائے اور وہ قسطنطینہ پر حملے کے لئے فارغ ہو جائے پس اس نے جواب میں جلدی کی اور تونس سے نکلا اور سلطان ابو العباس قسطنطینہ میں اس کے مکان کے پاس سے گزرا تو اس نے اس کا راستہ روک لیا اور وہ عزت کے ساتھ اس کے پاس قیام پذیر رہا حتیٰ کہ جب وہ بجایہ پر غالب آ گیا

اور اسے ابوحمو کے نکلنے کی خبر ملی تو اس نے اسے اپنی قید سے رہا کر دیا اور اس کی خوب عزت کی اور عطیات دیئے اور اسے [illegible] مقرر کر دیا اور اس کے لئے پانچ ہتھیار [illegible] کئے اور ان کو غلام بشیر کی فوج کے ساتھ نکالا تاکہ اسے [illegible] سے جو بجایہ اور [illegible] کے [illegible] ان کی حکومت اور اس سے قبضہ کر لے [illegible] اور مغرب اوسط کے زغبی عرب ابوحمو کی فوج میں تھے۔ پس انہوں نے ابو زیان سے مراسلت کی اور فوج میں افواہیں اڑانے کے متعلق مشورہ کیا پھر انہوں نے [illegible] اور قبیلوں کے درمیان جنگ کا وقت مقرر کیا اور [illegible] کو بھگا لے گئے اور فوج منتشر ہو گئی اور شہر کے میدان کے تنگ راستوں میں چلی گئی۔ پس ان کی بھیڑ سے راستے بند ہو گئے اور ان کے [illegible] سے بہت سے آدمی مر گئے اور اپنے پیچھے اس قدر [illegible] اور عیال ہتھیار اور گھوڑے چھوڑ گئے جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا اور ابوحمو نے اپنے اموال و عیال کو چھوڑ دیا اور وہ بھی لوٹ لئے گئے اور اس کے ساتھ سلطان کو بھی [illegible] پھر اس نے انہیں اپنے [illegible] اور ابوحمو [illegible] میں [illegible] کے بعد خراب ہو گیا پھر وہ تلمسان پہنچ گیا تو اس کا وزیر عمران بن موسیٰ اس کے لئے اپنی سواری سے اتر پڑا اور اس کی نجات اس کی [illegible] سے ہوئی [illegible] اور وہاں سے [illegible] چلا گیا اور [illegible] فوج بھی اس کے پیچھے پیچھے گئی اور مغرب اوسط کا حال خراب ہو گیا جیسا کہ [illegible] کے حالات میں بیان [illegible] گے اور سلطان ابوالعباس اس واقعہ کے بعد [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] سلطنت میں شامل ہو گئی جیسا کہ [illegible] امیر [illegible] حکومت میں [illegible] وقت شامل تھی جب اس نے حکومت حاصل کی تھی اس کے بعد کے حالات کو ہم ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

تونس پر عربوں کی چڑھائی کے حالات ابو عبداللہ بن حاجب ابو محمد بن تافراکین جب الحضرۃ کے حاکم سلطان ابو اسحاق سے الگ ہو کر عرب [illegible] کے ساتھ قسنطینہ میں چلا گیا اور [illegible] کے آغاز میں سب کے سب سلطان ابوالعباس کے پاس گئے اور اسے اس کی حکومت کی رغبت دلانے لگے تو اس نے اپنے بھتیجے کے ساتھ جو بجایہ [illegible] جنگ کی وجہ سے ان سے معذرت کی اور اس نے اپنی فوج میں اس پر چڑھائی کی اور وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گئے پس جب بجایہ فتح مکمل ہو گئی تو اس نے اپنے بھائی مولانا ابو یحییٰ زکریا کی قیادت میں [illegible] ساتھ بھیجی اور وہ ان کے ساتھ الحضرۃ کی طرف گئے اور ابن تافراکین بھی ان کے مددگاروں میں شامل تھا پس انہوں نے کئی روز تک الحضرۃ سے جنگ کی مگر اسے زیر نہ کر سکے اور الحضرۃ کے حاکم اور ان کے درمیان صلح ہو گئی اور وہ وہاں سے ہٹ آئے اور مولانا ابو یحییٰ اپنی فوج کے ساتھ اپنی عملداری میں واپس آ گیا اور ابن تافراکین سلطان کے پاس چلا گیا اور وہ تونس کی فتح تک اس کے ساتھ رہا جس کا تذکرہ ہم کریں گے۔

الحضرۃ کے حاکم سلطان ابو اسحاق کی وفات اور اس کے بعد اس کے بیٹے کی ولایت کے حالات

اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ جب سلطان ابو اسحاق الحضرۃ میں آیا اور اس نے سلطان ابوالعباس کے ساتھ صلح کرنے سے کئی بار [illegible] کیا اور اس کی حکومت کے [illegible] منصور بن حمزہ [illegible] جس سے [illegible] حکومت کے لئے [illegible] ان کو [illegible] ۷۹ھ

میں اپنے بیٹے خالد کو فوج کا سالار مقرر کیا تا کہ وہ محمد بن رافع کو قرار واقعی فوج سے طبقات میں کیونکہ وہ اس کے بیٹے کے مقابلہ میں خود مختار بنا ہوا تھا اور اس نے اسے منصور بن حمزہ اور اس کی قوم کے ساتھ بھیجا اور انہیں زاب کے مضافات پر قبضہ کرنے اور اس کی تحصیل وصول کرنے اور اس کے مضافات کے خراج کو حاصل کرنے کا اشارہ کیا پس وہ اس کی طرف گئے اور امیر ابو یحییٰ زکریا حاکم تونس نے اپنی فوج کو اہل شاہیہ کے ساتھ بھیجا تو اس نے ان کی موافقت کی اور وہ اپنی ایڑیوں کے بل لوٹ آئے اور یہ ان کے ملک کا آخری زمانہ تھا اور جب وہ الحضرۃ کی طرف واپس آئے تو سلطان [illegible] محمد بن رافع سے بگڑ گیا پس وہ الحضرۃ سے نکل گیا اور معاویہ تونس کے مضافات سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے مقام پر گیا اور سلطان نے اسے رضامند کرنے کے بعد بلایا اور جب وہ آیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید میں ڈال دیا اور اس کے [illegible] میں ایک رات [illegible] کے بعد سلطان کی وفات ہوئی اس رات کے آخر میں اس پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ سو گیا اور جب خادم نے اسے جگایا تو مردہ پایا پس اس کا سرور جاتا رہا اور غم بڑھ گیا اور خواص پر حیرت طاری ہو گئی پھر انہوں نے اپنی عقل سے غور و فکر کیا اور [illegible] اور انہوں نے اس کے بیٹے امیر ابو البقاء خالد کی بیعت کر لی [illegible] اور اس کے غلام منصور سریجہ علوجی اور اس کے حاجب احمد بن ابراہیم الیالقی نے لوگوں سے اس کی بیعت لی اور انہوں نے سب سے پہلے قاضی محمد بن خلف اللہ نفطی کو گرفتار کر لیا۔ جب اس نے اس کے اپنے پاس آنے کا حیلہ کیا اور اس نے اسے ابو علی عمر بن عبدالرفیع کی وفات کے بعد تونس میں قاضی مقرر کیا۔ پھر اس نے اسے بلاد جرید کی طرف قبیلوں کو لے کر جانے اور ان سے جنگ کرنے پر مقرر کیا اور اسے ان سے تکلیف اٹھانی پڑی اور کئی بار انہوں نے اپنے خراج سے انکار کیا جسے وہ سلطان کو دیا کرتے تھے اور کئی بار انہوں نے اپنے خراج [illegible] ادا کیا اور ابن الیالقی سلطان کے ہاں اس کے عہدہ پر سے ناراض تھا پس جب اس نے اس کے بیٹے پر قابو پا لیا تو اس نے اس کے متعلق تحقیق کی [illegible] اور اس نے اسے گرفتار کر کے محمد بن علی بن رافع کے ساتھ قید میں ڈال دیا پھر اس نے ان دونوں کے پاس آدمی بھیجا کہ وہ ان دونوں کے ساتھ مل کر قید سے بھاگنے کی سازش تیار کرے اور انہوں نے اس کے ساتھ مل کر غور و فکر کیا اور اس نے ان کے حال سے مطلع ہو کر ان دونوں کو قید خانے میں گلا گھونٹ کر قتل کر دیا پھر ابن الیالقی نے لوگوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کرنا اور ان کے اموال لوٹنا اور اشراف کو قتل کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے [illegible] اللہ تعالیٰ سے التجا کی کہ وہ انہیں اس کی حکومت سے نجات دے تو موجودہ مولانا سلطان ابو العباس [illegible] جس کا تذکرہ ہم آئندہ کریں گے۔

تونس پر سلطان کے قبضہ کرنے اور افریقیہ کی دیگر عملداریوں اور ممالک میں خود مختارانہ رنگ میں دعوت حفصی دینے کے حالات

جب الحضرۃ کا حاکم سلطان ابو اسحاق ۷۷۰ھ میں فوت ہو گیا تو اس کے غلام منصور سریجہ اور اس کے ساتھی ابن الیالقی نے حکومت کو سنبھالا اور اس کے نابالغ بیٹے امیر خالد کو امیر مقرر کیا۔ اور اس کی حکومت کو اچھی طرح چلا سکے اور انہوں نے اپنا وقت پاس کرنے کے لئے منصور بن حمزہ کو دشمن بنا لیا جو [illegible] کعب کا امیر تھا پھر انہوں نے اپنی بے تدبیری سے اسے اپنے ساتھ حکومت میں شامل کرنے کا لالچ دیا پھر اس سے منحرف ہو گئے تو وہ ان پر ناراض ہوا اور سلطان ابو العباس کے پاس چلا گیا جو مغربی سرحدوں پر ان پر حملہ کرنے کے لئے تیار بیٹھا تھا پس

اس نے اسے ان کی حکومت کے حاصل کرنے اور اس کے قدم ترک کرنے اور اس نے بگاڑ کی اصلاح کرنے پر آمادہ کیا اور وہ اپنی شرافت نفس اور عدالت اور حکومت کی مضبوطی اور عدل و انصاف اور حسن سیرت کی وجہ سے اس کا سب سے بڑا حقدار تھا اور جب اس کی حکومت کے لوگوں نے اس کے حوالی اور گردونواح کو دیکھا تو انہوں نے اس کے ارادہ کو جواب دیا اور حفص کے بیٹے عزم و ثبات کیا اور اہل قسنطینہ نے بھی اسی طرح آپ کو خیر خواہ سمجھا تو ۔ پس اس نے ابو عبداللہ بن صاحب ابو محمد بن تافراکین کو ان کی اطاعت کا حال معلوم کرنے اور ان کے اندرونے آزمائش کرنے کے لئے ان کے پاس بھیجا پس وہ ان کے پاس گیا اور ان کی بیعت و اطاعت کو حاصل کیا تو زرکہ کا سردار یحییٰ بن یملول اور خلف بن خلف نفطہ کا سردار بھی وہاں گئے تو انہوں نے برضا و رغبت اطاعت کر لی اور وہ ان کے پاس سے واپس آ گئے اور سلطان کی دعوت سے متمسک ہو کر اپنے شہروں میں قیام کرنے لگے پھر سلطان بجایہ سے اپنی فوجوں کے ساتھ نکلا اور جلدی سے تونس کی طرف گیا جہاں ابراہیم بن امیر ابی زکریا الاخیر رہتا تھا لیکن اسے زواودہ میں سے اولاد سلیمان بن علی نے قسمطان میں اپنی جائے غربت سے جواب دیا اور اسے اپنے بھائی امیر ابو عبداللہ کے بعد بجایہ میں اپنے حق کے مطالبہ کے لئے امیر مقرر کیا اور وہ سب مجتمع ہو کر سلطان ابو بکر کی مدافعت اور اس کی مخالف امداد دینے کے باعث ہوا جب سلطان مسیلہ پہنچا تو انہوں نے ابراہیم کے عہد کو چھوڑ دیا اور اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور جہاں سے آئے تھے وہیں واپس چلے گئے اور سلطان تونس کی طرف واپس آ گیا پھر وہاں سے المنصور آیا تو اسے افریقہ کے وفود اطاعت کرتے ہوئے ملے اور اس نے پہنچ کر اس کے میدان پر کئی روز تک خیمے لگائے رکھے اور صبح و شام ان سے جنگ کرتا رہا پھر اس نے اس کی جانب سے پردہ اٹھایا اور اس کی فصیلوں پر حملہ کیا اور اس کے بھائی اور بہت سے خواص اور مددگار پیادہ تھے جو ان کے سامنے ٹھہر گئے یہاں تک کہ اس کے اصحاب کثرت سے فصیلوں پر چڑھ گئے پس جب بالائی حصہ نے فصیلوں کو چھوڑ دیا اور شہر کے اندر کی طرف دوڑے اور لوگوں پر دہشت طاری ہو گئی اور ایک دوسرے سے بڑھ کر قبضہ کرنے لگے اور ارباب حکومت اپنی سواری میں قصبہ کے دروازوں میں سے باب الغدر میں کھڑے تھے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا شہر لوٹا جا رہا ہے تو وہ اپنے محلوں کو بھاگ گئے اور باب الجزیرہ کا راستہ لیا انہوں نے اس کے سامنے نعرہ تکبیر بلند کیا اور سب اہل شہر نے ان پر حملہ کر دیا تھوک خشک ہونے کے بعد انہوں نے شہر میں ان کا محاصرہ کر لیا اور فوج ان کے تعاقب میں گئی اور امیر ابراہیم ابو یحییٰ کو پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کا سر سلطان کے پاس لایا گیا اور اس نے امیر خالد کو گرفتار کرنے کے لئے تیار کیا اور منصور بن حمزہ اہل الحبر میں بھاگ گیا اور دوستوں کے تحفظ میں جنگ کرنے سے ناکام رہا اور سلطان محل میں داخل ہوا اور اس کے تخت پر بیٹھ گیا اور فسادیوں نے ارباب حکومت کے گھروں میں ہاتھ مارے اور لوگوں نے ان سے کینہ کے باعث ان کے اموال لوٹ لئے کیونکہ وہ رعیت پر ظلم کرتے اور ان کے اموال غصب کیا کرتے تھے اور فساد کی آگ ان کے گھروں اور راستوں میں بھڑک اٹھی اور وہ بجھنے میں نہ آتی تھی اور بعض اہل عافیت کو بھی عام لوٹ مار کی وجہ سے تکلیف پہنچی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سلطان کی برکت اور اس کی حسن نیت اور اس کی حکومت کی سعادت سے اسے ٹھنڈا کیا اور لوگوں نے رحمدل اور عادل سلطان کے سایہ میں پناہ لی اور اس پر شمع کے پروانوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور اس کے ہاتھ پاؤں چومنے لگے اور اس کے لئے دعائیں کرنے لگے اور اس کے کارناموں پر شب

کرنے لگے یہاں تک کہ رات پھیل گئی اور سلطان ان کے محلات میں داخل ہو گیا اور اس نے امیر خالد کو فوجی دستے کے ساتھ قسنطینہ کی طرف بھیجا تو آدھی رات چلا اور کشتی میں سوار ہو گیا اور وہ سمندر کی تہ میں غرق ہو کر ہلاک ہو گیا اور سلطان خود مختار حاکم بن گیا اور اس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ کو اپنا حاجب مقرر کیا اور ابن تافراکین کے حق کا لحاظ کرتے ہوئے کیونکہ وہ اس کے پاس چلا آیا تھا اسے اپنے بھائی کا معاون مقرر کر دیا اور یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ وہ صورت حال پیدا ہو گئی جس کا ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

منصور بن حمزہ کے بغاوت کرنے اور چچا ابو یحییٰ زکریا کے ساتھ چڑھائی کرنے اور اس کے بعد ابن تافراکین کی مصیبت کے حالات: منصور بن حمزہ بنی سلیم میں سے امیر شہر تھا اور سلطان ابو یحییٰ کی پیروی بھی کرتا تھا اور اس کی قوم پر اسے امتیاز حاصل تھا اور جب سے بنو مرین نے افریقہ میں سلطان ابو الحسن پر غلبہ پایا تھا اور اسے وہاں سے دھتکار دیا تھا تو اس نے وہاں پر [illegible] خروج کر دیا تھا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تقسیم کر لیا تھا اور [illegible] کے ہمراہ انہیں خراج کے وہ حصے [illegible] اور [illegible] عربی سرحدوں کے باشندوں کی حفاظت سے ناواقف کرنے کے لئے [illegible] بھی انہوں نے [illegible] پر قبضہ کر لیا اور سلطان کے [illegible] اور جب سلطان ابو العباس نے [illegible] پر قبضہ کیا اور [illegible] کے لئے مخصوص ہو گیا تو اس نے تغلب و اقتصاص سے ان کی [illegible] کو روکا اور ان کے ہاتھوں سے وہ شہر اور علاقے چھین لئے جو پہلے سلطان کے تھے اور انہیں [illegible] معلوم ہوا جو ان کے گمان میں بھی نہ تھا تو اس بات نے انہیں برافروختہ کر دیا اور اس کی پوزیشن نے انہیں فکر مند کر دیا اور منصور بن حمزہ بگڑ گیا اور اطاعت سے دستکش ہو گیا اور مخالفت میں لگ گیا اور سلطان کے خلاف خروج کرنے میں ابو محمد عبد اللہ بن تافراکین نے اس کی موافقت کی جو شیخ تھا اور وہ اپنے قبائل کے ساتھ [illegible] کے پاس [illegible] اور امیر ابو یحییٰ بن سلطان ابو بکر کے پاس [illegible] سے لوٹتے وقت اور [illegible] اپنے بھائی مولانا ابو اسحاق کے پاس جاتے وقت [illegible] آ گیا تو انہوں نے اسے امیر بنایا اور لوگوں نے اس کی بیعت کی اور وہ ان کے ساتھ [illegible] اور وہ تمام چلتے ہوئے تونس گئے اور منصور بن حمزہ [illegible] اپنے [illegible] کے قبیلوں میں ملا تو انہوں نے اس کی بیعت کر لی اور انہوں نے اپنے مشائخ کو [illegible] کے پاس بھیجا جو مخالفت کی گمراہی کا [illegible] تھا کہ وہ اسے اطاعت اور [illegible] پر آمادہ کریں اور وہ ان کے ساتھ [illegible] گئے اور انہیں [illegible] دی اور جب انہوں نے اپنے ہاتھوں کو [illegible] اختلاف میں [illegible] تو وہ اپنے مال کے ساتھ انہیں [illegible] کی حمایت کے [illegible] رہا یہی منصور نے اپنے دل میں [illegible] اطاعت کی طرف رجوع کرنے کا عزم کر لیا پھر وہ [illegible] پر چڑھائی کرنے کے لئے چلے گئے اور سلطان ابو العباس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ زکریا کو فوجوں کے ساتھ اس سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا تو منصور [illegible] اور سلطان کے پاس شکایت [illegible] نے کے حاجب ابو عبد اللہ بن تافراکین نے انہیں شہر پر [illegible] میں شامل کیا ہے تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور اسے سمندری سفر کے ذریعے قسنطینہ بھجوا دیا اور وہ اپنی وفات تک [illegible] قید رہا پھر سلطان نے اپنے اموال عربوں کو [illegible] اور منصور کی قوم نے اس کے خلاف بغاوت کر دی اور اس کا حال خراب ہو گیا تو سلطان نے اس کا وظیفہ مقرر کر

دیا تو اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور اپنے بیٹے کو یرغمال رکھا اور سلطان نے کچھ عرصہ کے بعد عہد کو توڑ دیا اور اس نے اس کی والدہ اور وہ کے پاس [illegible] بغاوت کی دعوت دی اور اس نے سلطان کی امداد اور اطاعت سے وابستگی اختیار کر لی یہاں تک کہ [illegible] میں فوت ہو گیا اسے محمد بن خلیفہ نے آملی کے ایک جھگڑے میں قتل کیا اس نے [illegible] اس کا کام تمام کر دیا [illegible] اور اپنے گھر کی طرف لوٹا اور گھر پہنچتے ہی قتل [illegible] اس سال کے آخری حصے میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد یعقوب کی حکومت سول بن احمد [illegible] نے سنبھالی [illegible] سلطان نے اسے [illegible] کا امیر مقرر کیا۔ یہ صورت [illegible] حال ہو گیا جس کا ہم تذکرہ کر چکے ہیں۔

سوسہ اور مہدیہ کی فتح کے حالات: جب سے قیروان میں ابن مرین کا واقعہ ہوا تھا اس وقت سے عرب [illegible] نے علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا اور سلطان ابوالحسن نے خلیفہ عبداللہ بن مسکین کو سوسہ اور ان شہروں اور جاگیروں میں دے دیا تھا جو ان کے لئے مخصوص تھیں پس خلیفہ اس پر قابض ہو گیا وہاں قرار [illegible] خراج کو [illegible] سلطان کے مقابلہ میں [illegible] تعاون کیا اور اپنی وفات تک اسی پوزیشن میں رہا اور ان کی قوم کی امارت عامر بن محمد بن مسکین نے ابو محمد بن تافراکین کے عہد میں سنبھالی [illegible] پھر اسی طرح حکومت کرتا رہا اور وہ اپنے قتل سے خوف زدہ رہا پھر یعقوب نے اسے قتل کر دیا اور اس کے بعد قوم کی امارت احمد نے سنبھالی جس کا لقب ابو یعقوب بن محمد تھا جو خلیفہ بن عبداللہ بن مسکین کا بھائی تھا [illegible] سلطان کے ہاتھ [illegible] مختار بن گیا اور وہاں کے دارالامارت میں بیٹھ گیا اور بسا اوقات وہ المہدیہ کے حاکم کے خلاف بغاوت بھی کر دیتا اور سوسہ سے اس پر چڑھائی کرتا اور اس کے نواح میں لوٹ مار کرتا یہاں تک کہ اس نے ایک روز منصور بن حمزہ [illegible] سلطان ابواسحاق اور اس کی فوج کے سالار پر حملہ کیا تو اس نے اسے گرفتار کر کے سوسہ میں چند روز قید کر دیا پھر اس پر احسان کر کے اسے رہا کر دیا اور اس نے دوبارہ اطاعت اختیار کر لی اور ہمیشہ اس کی یہی روش رہی اور وہ رعایا کے ساتھ ظلم اور بری حرکات کرتے اور رعایا کے لوگ ہمیشہ اللہ سے دعا کرتے رہے کہ وہ ان کے ظلم و جور سے انہیں نجات دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] اور عرب [illegible] حکومت میں تبدیلی ہوئی [illegible] اپنے عامل ابو [illegible] سے [illegible] اور اس نے بھی ان کے [illegible] کر لیا [illegible] چھوڑ دیا اور سلطان کی خاطر [illegible] سے الگ ہو گیا اور عوام نے اس کے محل پر حملہ کر دیا اور اس پر غالب آ گئے اور سلطان [illegible] وہاں اترے پھر اس کے بعد ابن [illegible] اس کے نواح پر چڑھائی کرنے کے لئے [illegible] اور [illegible] اس کی جاگیرات پر قبضہ کر لیا [illegible] کے خراج کو حاصل کر لیا اور مہدیہ میں محمد بن [illegible] کا حاجب ابو محمد بن [illegible] نے [illegible] وقت [illegible] قرار پایا تو [illegible] اس نے [illegible] ابو العباس [illegible] اور امیر [illegible] المستنصر کی [illegible] سلطان ابو بکر کے ہاتھوں سے [illegible] حاجب کی موت کے بعد بھی [illegible] حکومت [illegible] کی طرف [illegible] وہ اس پر قابض [illegible] اور اپنے [illegible] آ گیا اور [illegible] کے پاس [illegible] کی [illegible] سلطان نے مہدیہ کے [illegible] میں جلد بازی کی اور وہاں اپنے عمال [illegible] اور وہ [illegible] کی حکومت میں شامل ہو گیا [illegible] اس کے بعد کے واقعات کو ہم آئندہ بیان

[illegible] ان شاء اللہ۔

بجایہ کی فتح اور سلطان کی حکومت میں اس کے شامل ہونے کے حالات: جب سے ابو عبداللہ محمد بن [illegible] محمد بن ابی القاسم بن ابی الحسین کو اس [illegible] تھا اس نے اپنے [illegible] اہل [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] کے طریقوں کو قبول کر لیا تھا کہ سلطان [illegible] بات [illegible] اور خود مختاری [illegible] اور [illegible] حالات [illegible] ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس کو [illegible] ابو محمد بن تافراکین کے زمانے میں [illegible] کا امیر [illegible] اس کے بیٹے [illegible] تھا اور [illegible] اس کا قصد [illegible] سلطان [illegible] اور اپنی خود مختار حکومت قائم کرنے میں [illegible] سلطان [illegible] اس کے بعد اس کے بیٹے [illegible] کی حکومت میں [illegible] سلطان ابو العباس [illegible] حکومت [illegible] اس نے اپنے بیٹے [illegible] کی طرف [illegible] کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں اور [illegible] اپنی فوج کے ساتھ اس [illegible] [illegible] ابن [illegible] [illegible] انہوں نے [illegible] تھی۔

[illegible] کی طرف چلے گئے [illegible] معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ [illegible] کے ساتھ [illegible] کرنے [illegible] ان کی [illegible] ہو گیا۔

غربی سرحدوں کی ولایت پر امرائے [illegible] کی خود مختاری کے حالات: جب [illegible] سلطان [illegible] سے غربی سرحد [illegible] کے حالات [illegible] اپنے [illegible] کے حالات [illegible] سب سے پہلے [illegible] ابو عبداللہ [illegible] اور اس نے [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اس نے [illegible] اور اس نے [illegible]

اور اس کے مقامات پر اپنے غلام بشیر کو عامل مقرر کیا جو اس کی حکومت کی گود اور جنگ کی لگام اور اس کے ارادے کو پورا کرنے والا اور اس آدمی میں رائے کی پختگی اور خودداری پائی جاتی تھی اور بسا اوقات اسے قسطیلہ آنے پر بڑی مشقت اور قید برداشت کرنی پڑی جس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوشی عطا کی اور اس نے اپنی خواہش کے مطابق مہمات حاصل کیے اور سلطان فوج میں اس کی نگرانی پر بڑا اعتماد کرتا تھا اور اسے جنگوں کے ہراول دستوں میں بھیجتا تھا' سلطان نے بجایہ پر قبضے کے وقت اسے قسطیلہ کا امیر مقرر کیا اور اسے وہاں اتارا اور اس کے ساتھ اپنے بیٹے امیر ابواسحاق کو اتارا اور اس کی وجہ سے اس کا کارندہ مقرر کیا پھر افریقہ جانے کے وقت اسے فوج کے ساتھ بھیجا پس وہ اس کے مددگاروں میں شامل ہو گیا اور فتح تک اس کے ساتھ رہا پھر اس نے اسے قسطیلہ میں جو آزادی اور اختیارات دے رکھے تھے واپس کر دیا اور وہ اپنی وفات تک اسی مقام پر رہا اور سلطان نے اپنے بیٹے ابواسحاق کو ملک بن مقرب اور سلطان عبدالعزیز کے پاس بھیجا تاکہ وہ انہیں تلمسان کی فتح کرنے کی مبارکباد دے اور محبت کو استوار کرے اور اس کے ساتھ شیخ الموحدین کو بھی بھیجا جو ابواسحاق بن ابی ہلال کا کارندہ تھا پس ملک بن مقرب ان دونوں سے نہایت تپاک سے ملا اور تمام امور کے بارے میں اسی حال میں وہ لوٹ گئے جیسا کہ اس کا ذکر ہو چکا ہے اور امیر ابواسحاق قسطیلہ میں اپنی امارت میں اترا اور سلطان نے اسے وہاں کا حاکم مقرر کیا اور آزاد بشیر جو اس کے باپ کا غلام تھا اس کی تربیت کی وجہ سے اس پر حاوی تھا اور جب امیر ابواسحاق کی حالت ٹھیک ہو گئی تو بشیر فوت ہو گیا پس سلطان نے اسے امارت سے سرفراز کیا اور اس نے نہایت حسن رنگ میں اپنے فرائض کو ادا کیا اور اس نے اس کے خیالات کو اپنے بارے میں سچ کر دکھایا۔

پس یہ دونوں امیر توزر اور قسطیلہ کے عہد میں مستقل رہے اور ان کے مضافات کے امور بھی انہی کے سپرد تھے اور انہیں جھنڈا رکھنے اور شاہانہ آداب قائم کرنے اور شاہانہ سامان تیار کرنے کی اجازت تھی اور اسی طرح امیر ابوزکریا یحییٰ ایک شریف عبدالقوی کا بیٹا پر مستقل امیر مقرر تھا۔ پس جب وہ فتح کے سال افریقہ کی طرف گئے اور ابو یحییٰ زکریا والی طرابلس کے باعث پریشان ہو گیا کہ سلطان اس کے بھائی کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ اس کے ساتھ رہتا ہے پس اس نے اپنے بیٹے امیر عبداللہ محمد کو بجایہ کا امیر مقرر کیا اور اسے وہیں گل میں اتارا اور اسے امارت میں ایسے امور سپرد کیے جن کی وجہ سے اس کا ذکر پھیلنے لگا اور یہ صورت حال ۷۸۳ھ تک قائم رہی۔

نفطہ اور توزر کی فتح اور قسطیلہ کے مضافات کے سلطان کی اطاعت میں آنے کے حالات۔

سلطان ابوبکر کی حکومت سے قبل افریقہ کی حکومت کے مضافات شہروں کے رؤساء کے قبضہ میں آ گئے تھے کیونکہ اس وقت حکومت تقسیم ہو کر ختم ہو چکی تھی جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ لیکن جب سلطان ابوبکر دعوت حفصی کے لیے مخصوص ہو گیا اور دیگر مشاغل سے فارغ ہو گیا تو اس نے اپنی نظر ان کی طرف پھیری اور اس کی فوج نے انہیں روند دیا پھر تونس کے بعد وہ خود آیا اور اپنے بیٹے ابوالعباس کو ان کا امیر مقرر کر دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور جب اس کی وفات کے بعد افریقہ کے حالات دگرگوں ہو گئے اور اعراب کے اس کے نواح پر غالب آنے کا واقعہ ہوا تو یہ سب کچھ سلطان ابوالحسن کی شکست اور ان کے رؤساء کے بگڑنے کے بعد بادشاہی کی طرح حکومت چلانے کی وجہ سے حالانکہ وہ تختوں پر بیٹھے تھے اور

راستوں تک میں سواریاں کرتے تھے اور جنگ کے دنوں میں ہتھیار تیار کرتے تھے جو گردش زمانہ سے عبرت حاصل کرنے والوں کے لئے ایک نشان ہوتے تھے اور وہ تمام [illegible] کے دن گئے یہاں تک کہ ان کے لوگوں کو القاب خلافت کے اختیار کرنے کی سوجھی پس جب سلطان ابوالعباس افریقہ اور اس کے مضافات کا خود مختار حکمران بن گیا تو وہ المنتصر کا بازو [illegible] اپنی چھاؤنی میں رہنے والا [illegible] ہو گیا اور منافقت اور مخالفت کرنے والے اصحاب اس طرح اس کے عزائم کا خیال کرنے اور اس کا خوف ان کی بات [illegible] حیلہ کر دیا [illegible] اور وعدے کئے [illegible] ابوالعباس کے بیٹے [illegible] اطاعت کی طرف واپس آ جائیں مگر یہ عناد و نفاق میں بڑھتے گئے۔

پس اس نے ان کے عزائم کا ادراک کیا اور ان کے عہد کی برائی کی تحقیق ہو گئی اور وہ توزر میں اپنی فوج کے ساتھ [illegible] قبائل [illegible] اور [illegible] ابوالعباس کے رشتہ داروں پر [illegible] المنتصر [illegible] جو [illegible] کی مدافعت کے لئے چلا اور انہوں نے [illegible] سے موافقت کی پھر اس کے آگے بھاگ گئے اور سلطان ان کی [illegible] پر غالب آ گیا اور [illegible] نے [illegible] کے ساتھ افریقہ کے [illegible] اور سلطان نے ان پر [illegible] جب مغرب [illegible] میدان پر غالب آ گیا اور وہ [illegible] دوسرے سے [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] وہاں سے [illegible] تھا اور [illegible] اور سواروں سے مدد [illegible] اور ان میں سے [illegible] سلطان کے ساتھ جنگ کرنے میں مدد مانگتے پس سلطان اس حال ان پر غالب آ گیا اور ان کے سب اموال لوٹ لئے اور اس نے ان کے جوانوں کو قید کرنے [illegible] قید خانوں میں ڈال دیا اور ان کے سب سے بڑے [illegible] کو قتل کر دیا جس سے ان کی [illegible] اور [illegible] تھے ان کا بازو ٹوٹ گیا اور وہ کمزور پڑ گئے۔ پھر سلطان [illegible] کی طرف آیا اور ان کے [illegible] منتشر ہو گئے اور [illegible] نے ان سے علیحدگی کر لی اور [illegible] ابوالعباس کا [illegible] ہاتھ آیا اور انہوں نے المنتصر [illegible] کی [illegible] کے میدان میں [illegible] اور [illegible] غارت گری کرتے رہے پھر [illegible] سے چلے گئے اور [illegible] میں ان کے پیچھے پہنچ گیا اور [illegible] کے ساحل پر [illegible] اور [illegible] طلب کیا [illegible] کے تحت تھے پھر توزر ان کی طرف [illegible] آ گیا اور وہ وہاں سے آ گیا اور [illegible] ابوالعباس کو اس کی [illegible] کے لئے بھیج دیا [illegible] ان میں [illegible] کام [illegible] اور [illegible] سے جنگ کی اور وہ [illegible] رہے [illegible] سے جنگ کی اور [illegible] اپنی [illegible] کے پاس آ گئی اور انہوں نے ان کے لئے [illegible] اور اس کے بیٹے کو اس کی [illegible] سے چھوڑ دیا۔ پس وہ سلطان کے پاس گیا اور اس نے [illegible] کے مطابق [illegible] اطاعت [illegible] کی طرف واپس آ گیا [illegible] آ [illegible] گئے اور [illegible] بغاوت کرنے کا ارادہ کیا [illegible] ان کا بیٹا [illegible] اپنے باپ [illegible] ان سے [illegible] اور سلطان نے اپنے بھائی [illegible] اور مددگاروں کے ساتھ [illegible] کی طرف بھیجا [illegible] اس نے اسے سلطان کے پاس [illegible] اور [illegible] میں داخل ہو گیا [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible]

گرفتار کر لیا اور اس کے ساتھ دیگر شہر سے اس کے پاس جب گیا تو وہاں نے ساتھ دیا اور اس کے گھر ورا تھا زیر التجی کو اور قتل ہوا اور اس کی خبر لکھ کر سلطان کے پاس آئے اور اس کی بیعت کر لی اور اس نے اپنے بیٹے ابو بکر کو ان کا امیر مقرر کیا اور اس کے بعد توزر چلا گیا اور قفصہ کی فتح کی خبر ابن یملول کو ملی تو اسی وقت سوار ہو کر اپنے محل میں چلا گیا۔ اور توزر سے ذخیرہ اٹھا کر زاب چلا گیا اور سلطان توزر کے پاس اطراف میں خوش نصیب پہنچا تو اس نے نفطہ میں اس سے ملاقات کی اور شہر کی طرف بڑھ کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے ذخیرہ پر ابن یملول قابض ہو گیا۔ اور اس کے محلات میں اترا اور اس نے وہاں استعمال کی اشیاء اور سامان دیکھا۔ سونے چاندی کے ایسے برتن جو دوسرے زمین کے کسی بڑے بادشاہ کے لئے بھی تیار نہیں کئے گئے اور بعض اوقات نے جواہرات ، قیمتی اور کپڑوں کی دوا تیلی کی اور ایسی چیزیں جو ان کے پاس بڑی تھیں اور ان سے خود کی اقسام بنانے کے لئے سلطان کے پاس بھیجے گئے اور سلطان نے توزر اپنے بیٹے المنتصر کو امیر مقرر کیا اور ابن یملول کے محلات میں اترا اور اسے توزر کی امارت دی اور اس نے سلطان خلف بن خلف کو بلایا تو اس نے آکر اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اسے توزر میں اپنے بیٹے کی بیعت پر مقرر کر دیا اور اسے اس کے ساتھ اتارا اور خود المنتصر تونس کی طرف لوٹ آیا اور جرید کے شہروں پر قبضہ کے بعد اس کے عرب ابن الخلیج کی طرف چلے گئے۔

پھر جب اس نے المنتصر کو جانے کا قصد کیا تو انہوں نے راستے میں رکاوٹ ڈالی اور ان کے ابن یزید نے پناہ دیا اور ان کے زمام توزر دیا اور عرب کی جماعت کی طرف کا ارادہ کیا جب وہ بھاگ گئے کیونکہ ابن یملول ان کو ملا کر عرب کی خدمت میں لگ ہو گیا کرنے کے لئے لایا تو پھر ان میں سے منصور بن خالد جو اس کے چچا منصور کا بیٹا تھا وہ ان کے ساتھ وہاں ابو تشفین کے پاس آئے تو اس نے ان سے وعدہ کر کے انہیں واپس کر دیا اور وہ وہاں کی دوسری طرف کو چھوڑ کر واپس چلے گئے اور اپنے متعلق عہد و پیمان لینے کے بعد سلطان کے پاس گئے تو اس نے ان کو اپنی مرضی کی شرط سنائیں اور وہ وہاں سے پلٹ آئے اور ان کی شرط سے پہنچے اور سلطان نے اپنی فوجوں اور مددگاروں کے ساتھ منتصر کو ان سے حملہ کرنے کیا تو وہ ان پر سے بھاگ کھڑے ہوئے تو اس نے ان کا تعاقب کیا اور کئی بار ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر قیروان پہنچ گئے اور ان کا وفد سلطان کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ان کا فیصلہ کرے پس اس نے ان کی بات کو قبول کیا اور انہیں معاف کر دیا اور وہ سلطان کی اطاعت اختیار کر کے اس کی مرضی کے مطابق چلے گئے

اہل قفصہ کی بغاوت اور ابن خلف کی وفات کے حالات: جب سلطان نے جرید پر قبضہ کر لیا اور المنتصر اور سلطان کی جگہ پر اقتدار حاصل ہو گیا تو اس نے اس کے بعد نفطہ پر ابن خلف کو مقرر کیا اور اپنے بیٹے یحییٰ کو مقرر کیا اور منتصر کے ساتھ توزر میں فرحت ہو گیا۔ پھر اس کے متعلق چغلی ہوئی کہ وہ ابن یملول سے ساز باز کرتا ہے اور اس سے مراسلت کرتا ہے۔ پس اس نے اس کے خلاف جاسوس مقرر کئے اور اس کا ایک خط پکڑا گیا جو اس نے منصور کی تحریر میں تھا جو اس نے ابن یملول اور امیر زاب اور یعقوب بن علی کی طرف تھا جس میں ان دونوں کو جنگ کی ترغیب دی گئی تھی۔ پس اس نے اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا اور اس کے عمال کو نفطہ کی طرف بھیج دیا اور اس کے اموال و ذخائر پر قبضہ کر لیا اور اس کے باپ کے ساتھ اس کے حق میں غلطی کی۔ پس اس نے اس کی مخالفت اور اس کی اطاعت کے راستے جانے کے

بعد ازاں [illegible] اور نظر بندی [illegible] سے [illegible] احمد بن [illegible] کے پاس آ گیا اور اس کی رکاب میں ان کی طرف گیا تھا۔

پس جب اس نے شہر پر قبضہ کیا تو اس نے [illegible] پایا [illegible] اس کا بھائی [illegible] اور اس نے [illegible] ابو محمد [illegible] بیعت کی اور وہ اس کے مشورہ [illegible] کے قتل [illegible] پر مائل ہو گیا پھر اس کے دل میں [illegible] ہونے کا خیال آیا اور اس نے [illegible] اس کے [illegible] وقت [illegible] کیا اور [illegible] ابو الحسن [illegible] ملاقات کے لئے [illegible] شہر [illegible] اپنے تمام [illegible] سلطان نے اسے اپنے [illegible] جب اسے شہر سے [illegible] ابن [illegible] اپنے [illegible] لوگوں سے [illegible] اور شہر کی گلیوں میں گھوما اور بغاوت کرنے اور اطاعت چھوڑنے کے نعرے لگائے اور قصبہ کی طرف [illegible] عبداللہ [illegible] اور اس نے قصبہ [illegible] سے [illegible] کا اور عبداللہ نے قصبہ [illegible] ان کے پاس پہنچ گئے تو اس نے [illegible] قصبہ کے [illegible] دروازے سے [illegible] کیا [illegible] بہت زیادہ ہو گئے [illegible] ان کے پاس سے [illegible] قصبہ [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] ان کے پاس [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] شہر [illegible] ان کے [illegible] اور [illegible] کے متعلق [illegible] تو انہوں نے [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] اس وقت [illegible] اور سلطان نے تمام شہروں [illegible] اطاعت [illegible] ان شاء اللہ۔

تونس کی فتح اور اس کے سلطان کی سلطنت سے علیحدہ ہونے کے حالات

[illegible] شخص کی حکومت [illegible] ان کے حالات [illegible] افریقیہ میں [illegible] دعوت کا [illegible] ابو زکریا [illegible] ان کے ساتھ [illegible] ہو گئے اور جب اس نے ان سے ابو محمد عبداللہ کے خلاف بغاوت [illegible] تو انہوں نے اس بات کو قبول [illegible] جب [illegible] افریقیہ [illegible] تو اس نے [illegible] اپنے ملک میں [illegible] کے [illegible] اور جب [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible]

طرف بڑھتے تھے اور ہمیشہ خود مختاری حاصل کرنے اور سلطان کے خلاف بغاوت کرنے اور باغیوں کے ساتھ موافقت کرتے اور ابو حمو تو ان پر چڑھائی کرنے کی طرف متوجہ نہ تھا جب ادھر ان دونوں میں حکومت ان سے [illegible] سے طویل زمانہ سے غافل تھی کیونکہ حکومت تقسیم ہو چکی تھی اور مغربی سرحدوں کے حکمران ابو حمو کے خلاف برسر پیکار تھے۔

سلطان ابو بکر نے افریقیہ کی دوسری مملکتوں میں سے ہر ایک شخص کا تعلق بحال کیا اور وہ ہمیشہ تلمسان کے ساتھ جنگ کرتے اور بجایہ کی سرحد سے مقابلہ کرتے اور بنی عبدالواد کی فوجوں کو یکے بعد دیگرے [illegible] اور بنی حفص [illegible] کے ساتھ افریقیہ کی طرف بھیجنے سے غافل ہو گیا اور ان [illegible] کی امارت کا مولا عبدالملک بن [illegible] احمد بن عبدالملک تھا اور اس عام میں ان کا مددگار اس کا بھائی محمد تھا اور یہ دونوں حاکم تلمسان ابو حمو کے ساتھ [illegible] کرتے تھے کہ وہ اپنی فوجوں اور اپنے [illegible] کے ساتھ ابو حمو پر چڑھائی کرے اور [illegible] سلطان ابو حمو وہیں موجود تھا تو ابو حمو کی طرف جانے کی [illegible] کی مخالفت کرتے [illegible] واحد کے ساتھ [illegible] دونوں [illegible] پیچھے بھی جب سلطان ابو الحسن نے تلمسان پر قبضہ کیا اور [illegible] ان باقی [illegible] سے [illegible] گیا [illegible] منسوب کرتے رہتے تھے اور [illegible] نے قلعے پر چڑھائی [illegible] تو وہ [illegible] اور [illegible] کی مغرب سے [illegible] چلے گئے [illegible] سلطان ابو الحسن کے پاس [illegible] چلا گیا جہاں سلطان نے [illegible] جو [illegible] ان [illegible] قلعے کے دوسرے لوگوں کو [illegible] اور ان کی خوب مہمان نوازی کی اور انہوں نے اس بات کو اس [illegible] جانے کا وسیلہ بنایا۔

پس سلطان نے ان کے وطن کو [illegible] اور [illegible] سلطان ابو بکر کی طرف سلطان کے [illegible] کے متعلق [illegible] کرتے ہوئے خط لکھا تو اس نے اس کی سفارش کو قبول کر لیا اور ان کے [illegible] سلطان ابو بکر فوت ہو گیا اور [illegible] حکومت [illegible] کی طرف لوٹ آئی اور ابو حمو [illegible] کے لئے ان سے انتقام لینے کے [illegible] ہو گئے [illegible] حکومت کے مقابلہ میں [illegible] اور اطاعت [illegible] کرنے اور [illegible] کی طرف چلے آئے۔ پس جب مولانا سلطان ابو العباس [illegible] اور [illegible] ہو گیا اور بہت کم باقی رہا [illegible] ہو گیا تو [illegible] اس زمانے کے لوگوں نے [illegible] مراسلت کی اور [illegible] بیعت [illegible] اس سے [illegible] جب [illegible] کی [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] پیچھے [illegible] کی وجہ [illegible] ہوئے تھے اور ان کا بھائی احمد [illegible] سلطان [illegible] فوت ہو گیا اور [illegible] کا [illegible] اور ان [illegible] انہوں نے [illegible] اور اس [illegible] مزاحمت کی اور سب نے سلطان کے خلاف [illegible] اور [illegible] کرنے اور افریقیہ کی حکومت میں [illegible] تلمسان [illegible] کرتے تھے [illegible] پس سب نے اس بات کا جواب دیا اور انہوں نے [illegible] تلمسان کے پاس [illegible] انہیں اپنی طرف سے امید دلائی اور [illegible] سے بھاگ [illegible] سلطان ابو العباس اپنی [illegible] تک [illegible] پر غالب آ گیا جو ان کے ساتھ تھا

کی موافقت میں جنگ کیا کرتی تھی اور اس نے قفصہ، توزر اور نفطہ کو فتح کر لیا اور ان پر واضح ہو گیا کہ حاکم تلمسان ان کی مدد سے درماندہ ہو چکا ہے۔

پس اسی وقت عبدالملک نے سلطان کی طرف مراسلہ لکھنے میں جلدی کی اور اسے اپنی طرف سے اطاعت اختیار کرنے اور خراج دینے کا وعدہ کیا اور اس کے بعض نوکروں چاکروں نے اس سے اس کا مطالبہ کیا تو اس نے اسے ادا کر دیا اور اس نے اپنا مصاحب اسے بھیج دیا اور اس کی انتظار میں الحضرۃ واپس لوٹ آیا پس ابن مکی نے اس کے پیش کرنے میں دیری کی اور اسے وعدہ کر کے واپس کر دیا پھر اس کی حکومت میں خرابی پیدا ہو گئی اور اہل ضاحیہ بنو احمد نے اس کے خلاف بغاوت کر دی جو زباب کا ایک بطن ہیں اور وہ سوار ہو کر اس کی طرف گئے اور اس کا محاصرہ کر لیا اور اس پر تنگی کی اور انہوں نے حاکم قفصہ امیر ابوبکر سے مدد مانگی تو اس نے اپنی فوج اور رسالہ ان کے ساتھ انہیں مدد دی پس انہوں نے اس کے ساتھ مقابلہ کیا اور محاصرہ ختم کر دیا اور ابن مکی نے بعض اہل شہر پر سازش کا الزام لگایا پس اس نے انہیں ان کے گھروں میں بند کر کے قتل کر دیا اور رعیت اس سے بگڑ گئی اور اس کا معاملہ خراب ہو گیا اور اس نے بنی علی کے بعض عرب مفسدہ پردازوں سے اپنی حفاظت پر جو اس کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، خوبی زبانی کی سازش کی اور ان سے یہ شرط کی کہ جس قدر مال وہ چاہیں لے لیں پس انہوں نے اکٹھے ہو کر ان پر شب خون مارا تو وہ منتشر ہو گئے اور ان سے تکلیف اٹھانی اور سلطان کو ان کی خبر ملی تو وہ برافروختہ ہو گیا اور اس نے قابس پر چڑھائی کا عزم کر لیا اور جب ۷۸۱ھ میں الحضرۃ کے باہر کئی روز تک پڑاؤ ڈال دیا یہاں تک کہ عطیات ملے اور فوجیں اس کے مددگاروں کے قبائل کے پاس آ گئیں جو اولاد مہلہل اور سلیم کے دیگر قبائل میں سے تھے پھر وہ قیروان کی طرف اور وہاں سے قابس چلا گیا اور اس نے تیاری مکمل کر لی اور زباب کے مشائخ جو بنی سلیم کے اعراب تھے انہوں نے اس کی ملاقات اور اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور ان میں سے خالد بن سباع بن یعقوب شیخ [illegible] اور اس کا عمزاد علی بن راشد و دیگر لوگوں کے ساتھ ان کے قابس سے مقابلہ کرنے پر آمادہ کرنے لگے پس وہ جلدی سے اس کی طرف گیا اور اس نے اپنے آگے اپنے ایلچیوں کو ان کی سے معذرت کرنے کے لئے بھیجا اور وہ اس کے پاس پہنچ گئے تو اس نے انہیں اچھی اطاعت کے ساتھ واپس کیا پھر اس نے اپنی سواریوں اور ذخائر کو اٹھایا اور شہر سے باہر نکل گیا اور وہ اور اس کا بیٹا یحییٰ اور پوتا عبدالوہاب زباب کے قبائل کے پاس اترے اور سلطان کو بھی اطلاع پہنچ گئی تو وہ جلدی سے شہر کی طرف آیا اور اسی سال ذوالقعدہ میں اس میں داخل ہو گیا اور ابن مکی کے مکانات اور مخفیات پر قابض ہو گیا اور اہل شہر نے اس کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو اس کا والی مقرر کیا اور حاکم طرابلس ابوبکر بن ثابت نے سلطان کو اپنی اطاعت اور طرفداری کی اطلاع بھیج دی اور اس کے ایلچی سے قابس سے ملے پس جب اس نے اسے مکمل طور پر فتح کر لیا تو اس نے اپنے بعض خواص آدمیوں کو اس بات کی خاطر اس کے پاس بھیجا تو اس نے انہیں اطاعت کے ساتھ واپس بھیجا اور

عبدالملک بن مکی نے قابس سے خروج کے بعد چند راتیں عرب قبائل کے درمیان گزاریں پھر اسے موت نے آ لیا اور وہ فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا اور پوتا طرابلس چلے گئے پس ابن ثابت نے انہیں اپنے پاس آنے سے روکا تو وہ جزہ وجحی میں الجواری کی کفالت میں جو زباب کا بطن ہے، اترے اور جب سلطان نے قابس اور اس کے معاملات کو مکمل طور پر طے کر لیا تو الحضرۃ کی

طرف واپس آ گیا اور ۷۸۱ھ کے آغاز میں اس میں داخل ہو گیا اور اس کا بیٹا طرابلس سے اس کی بیعت کا تحفہ جو سامان اور خزانوں پر مشتمل تھا لے کر آیا اس تحفہ نے اپنے خیال کے مطابق اس کے خزانے کو پورا کر دیا اور وہ شہر تا ہی المقرر کے بعد اولاد ابو اللیل کے ایلچی اس کے پاس عفو اور خوشنودی چاہتے ہوئے آئے تو اس نے ان کی بات قبول کر لی اور ان کا شیخ صولہ بن خالد اور حکیم کے شیخ ابو صعنونہ نے اسے قبول کر لیا اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو وفاداری کی ضمانت دی اور وہ اطاعت پر قائم رہے اور کامیابی اور غلبہ ان کے شامل حال رہا اور ۷۸۳ھ کے ختم ہونے تک ان کا یہی حال رہا۔

اولاد ابو اللیل کی بغاوت اور پھر ان کے اطاعت کی طرف رجوع کے حالات: جب سلطان فتح قابس کے بعد واپس آیا تو ہم اولاد ابو اللیل کے اطاعت کی طرف رجوع کرنے کے حالات کو بیان کر چکے ہیں اور وہ الحضرۃ میں اس کے پاس گئے تو اس نے ان کو قبول کیا اور ان کے بڑے بڑے گناہوں کو معاف کر دیا اور اس نے اطاعت اختیار کرنے پر ان کے بیٹوں کو بطور یرغمال طلب کیا اور ان سے وفاداری کرنے اور ان سے ٹیکس طلب کیے اور ابو یحییٰ زکریا ہوارہ سے خراج لینے کے لیے فوجوں کے ساتھ نکلا جسے ان قوموں کی مدت میں انہوں نے منقطع کر لیا تھا اور اولاد ابو اللیل اور ان کے حلیف جو حکیم قبیلے سے تھے ان کے ساتھ گئے یہاں تک کہ اس نے اپنا خراج لیا اور اپنی عملداری کے علاقوں میں گھوما اور پھر الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور وہ سلطان کے پاس گئے جو اس سے خوش ہو گیا اور صولہ حسب عادت اپنی خراج وصول کر لیا اور سلطان نے اس کام کے لیے ان کے ساتھ اپنے بیٹے ابو فارس کو بھیجا اور وہ اس کے ساتھ ان کے قبائل میں گئے اور اس سے پہلے ابن مزنی اور ابن یملول اور یعقوب بن علی کی طرف سے ان کے ساتھ خط و کتابت کرتے تھے اور انہیں نافرمانی اختیار کرنے اور تلمسان کی مدد کی دعوت دیتے تھے اور جب انہوں نے ابو فارس کو الحضرۃ میں قید کیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں تو اولاد ابو اللیل کی رگوں میں مخالفت نے جوش مارا اور وہ یعقوب بن علی سے تعلق پیدا کرنے کی طرف مائل ہو گئے کیونکہ شیخ صولہ تلمسان کے ساتھ آپ نے بات کی مضبوطی اور طریقے کے متعلقات پر دوبارہ چلانے سے مانع ہو چکی تھی پس انہوں نے امیر ابو فارس کو قصور میں اس کی واپسی کو روک پہنچانے کے بعد اس سے علیحدگی اختیار کر لی اور صحرا کی طرف اپنے خیموں میں چلے گئے۔

پس انھیں کچھ بھی حاصل نہ ہوا اور وہ یعقوب اور ابن مزنی سے مل گئے اور ان کے پاس ابو حمو کا ایلچی پیغام لے کر آیا کہ وہ ان کی مدد کرے اور امیر ابو تاشفین چھوڑ کر ان سے پیچھے ہٹ گیا اور انہیں اپنی ذات سے پیچھے چھوڑ رہے ہی دو ہونے کی مدت ہو گئی اور یعقوب نے انہیں دوبارہ سلطان سے گفتگو کرنے پر آمادہ کیا اور اس نے اپنے بیٹے محمد کو اکرم بن ابی عبداللہ محمد بن ابی ہلال کے ساتھ بھیجا تو اس نے انہیں قبول کیا اور ان کی طرح درگزر کیا اور اس نے اپنے بھائی یحییٰ کو انہیں مال دیے اور ان سے اس نے پورا کرنے کے لیے بھیجا اور اس نے ان پر اپنی توقع سے بھی بڑھ کر ان کی رضامندی کے لیے خرچ کیا اور کامیابی اور غلبہ آج تک باہم ملے گئے۔

ابن یملول کے بیٹے کا توزر پر غلبہ اور توزر کا اس سے واپس ہونا: قبل ازیں ہم بیان کر چکے ہیں کہ جب یحییٰ بن یملول بسکرہ میں فوت ہو گیا تو اس نے ابو یحییٰ کے نام ایک بچہ پیچھے چھوڑا اور ہم یہ بھی بیان کر چکے ہیں کہ اس نے

۷۸۰ھ میں اعراب اور بنی مرداس کی فوجوں کے ساتھ توزر پر پہلے چڑھائی کی اور جب اس کے بعد ۷۸۱ھ کا سال آیا تو سلطان اور کعوب کی اولاد مہلہل کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور اپنے صحرائی سرمائی مقامات میں آ گئے۔ پس ان کے امیر یحییٰ بن طالب نے اس بچے ابو یحییٰ کے متعلق بسکرہ سے آدمی بھیجا اور وہ توزر کے میدان میں اپنے قبائل میں اترا اور بچے کو اس کے معاونین میں پھینک دیا اور شہر کے نواح سے اس کے مددگار اور صحرائی عربوں کے اشراف اس کے پاس اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے شہر پر چڑھائی شروع کر دی اور اس کے باشندوں سے جنگ شروع کر دی اور وہاں پر المنتصر یحییٰ ولی بن طالب کے گھر بھاگ کر آ گیا تھا اور اس سے پناہ لی تھی پس اس نے اسے پناہ دی اور اسے اس کے باپ کے قفصہ تک پہنچا دیا جہاں کا عامل عبداللہ الترکی تھا اور ابن یملول نے توزر پر قبضہ کر لیا اور اس کے پاس جو کچھ تھا اور اس نے توزر کے خزانے سے جو کچھ نکالا تھا عربوں کو عطیات دینے میں ختم کر دیا اور انہیں پورے ایک سال کا خراج زائد بھی ادا کیا اور اس نے فوج کو درست کیا اور اس کی کمزوریوں کو دور کیا اور ریاست کی طرف کوچ کر گیا اور وہ اعراب کو درست کرتا اور اولاد مہلہل جنگ کرنے کے لئے ان کے پیچھے لوگوں اور ان کے دشمنوں اولاد ابو اللیل اور ان کے حلیفوں کو جمع کرتا یہاں تک کہ وہ حتہ کے محل میں اترا اور انہیں کئی روز تک آرام دیتا رہا یہاں تک کہ ہر جانب سے اسے مدد پہنچ گئی اور وہ توزر جانے کے ارادے سے اٹھا اور جب وہ قفصہ میں اترا تو اس نے اپنے بھائی امیر ابو یحییٰ اور اس کے بیٹے امیر المنتصر نے فوج کا سالار بنایا اور اس کے ساتھ صولت بن خالد بھی اپنی قوم اولاد ابو اللیل کے ساتھ موجود تھا اور سلطان کے پیچھے تیاری کر کے چلا اور جب اس کا بھائی اور اس کا بیٹا توزر پہنچے تو انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا اور اس کے ساتھ خوب جنگ کی پھر سلطان پہنچ گیا تو فوجوں نے اس کی اطراف سے حملہ کیا اور ایک روز شام تک اس سے جنگ کرتے رہے پھر انہوں نے صبح سویرے جنگ شروع کر دی اور ابن یملول کا بیٹا اپنے ساتھیوں کو بے یار و مددگار چھوڑ گیا اور انہوں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ اپنی جان بچاتے ہوئے عربوں کے خیموں میں گیا اور سلطان نے شہر میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس نے دوبارہ اپنے بیٹے کو اس کے دار الامارت میں پہنچا دیا اور خود قفصہ کی طرف واپس آ گیا پھر ۷۸۱ھ کے نصف میں وہاں سے تونس آ گیا۔

امیر زکریا بن سلطان کا توزر کا والی ہونا۔ پھر اگلے سال ابن یملول توزر پر چڑھائی کرنے کے لئے دوبارہ اٹھا اور سلطان بھی فوجوں کے ساتھ اس کے مقابلہ کے لئے نکلا تو وہ اعراب کی طرف واپس لوٹ گیا اور سلطان قفصہ میں آ گیا تو وہاں اس کا بیٹا المنتصر اسے ملا اور اہل توزر نے المنتصر کے حاجب ابوالقاسم شہرزوری کی شکایت کی پس اس نے ان کی شکایت کو سنا اور خود اس نے بھی اسے اس کی بداخلاقی اور بد افعالی کا عادی دیکھا تو اس نے اسے قفصہ میں گرفتار کر لیا اور اسے بیڑیاں ڈال کر تونس لایا گیا تو اس بات سے المنتصر ناراض ہو گیا اور اس نے قسم کھائی کہ وہ توزر کا والی نہیں بنے گا اور وہ سلطان کے ساتھ تونس گیا اور سلطان نے امیر زکریا کو توزر کا والی بنایا جو اس کے چھوٹے بیٹوں میں سے تھا کیونکہ وہ اس میں نجابت کے آثار دیکھتا تھا۔ پس اس کے بارے میں اس کی فراست درست نکلی اور اس نے اس کی حکومت سنبھالی اور اس کی خوب مدافعت کی اور اس نے عربوں کے بھاگ جانے والے قبائل اور ان کے امراء کے ساتھ موافقت کی یہاں تک کہ اس کی حکومت بہتر ہو گئی۔

حاکم بجایہ امیر ابو عبداللہ کی وفات: جب سلطان تونس فتح کرنے کے لئے چلا تو جیسے بیان ہو چکا ہے کہ اس نے بجایہ پر اپنے بیٹے محمد کو والی بنایا اور اس کا حاجب مقرر کیا اور اسے وصیت کی کہ وہ شہر کے لیڈروں اور اہل شطارہ اور [illegible] کے بگڑی جماعت کے پیچھے پڑا رہے اور ان کے تیر اندازوں کے سردار محمد بن ابی مہدی کی طرف رجوع کرے۔ پس امیر ابو عبداللہ نے بجایہ میں نہایت شاندار طریق پر حکومت قائم کی اور ابن مہدی کے ساتھ نہایت اچھا سلوک کیا اور وہ اس کے کثرت میں چلا پھرتا اور اس کی مہمات میں اسے کفایت کرتا اور سلطان نے حوال میں اس کی رفاقت کا خیال رکھتا اور امیر بھی اس کی اس بات کو سمجھتا اور اسے اس کا حق دیتا یہاں تک کہ ۷۸۱ھ کے اوائل میں موت نے اسے آ لیا اور وہ اپنے بستر پر فوت ہو گیا اور اس کے باپ کو تونس میں اس کی وفات کی خبر ملی تو اس نے اپنے بیٹے کی جگہ اس کے بیٹے ابو العباس احمد کے لئے بجایہ کی ولایت کے عہد کو نافذ کرنے کے لئے جلدی کی اور اس کی حکومت کا کفیل ابن ابی مہدی کو بنایا جو اس پر حاوی تھا اور اس کے باعث اس کے معاملات درست ہو گئے۔

الزاب پر سلطان کی چڑھائی: میں نے کتاب کی تالیف کو ابن یملول کے ہاتھوں سے توزر کو واپس لینے تک چھوڑ دیا ہے اور میں ان دنوں میں تونس میں مقیم تھا پھر میں ۷۸۴ھ کے نصف میں فرض حج کی ادائیگی کے لئے سمندر کی سواری کر کے دیار مشرق کی طرف گیا اور سکندریہ اور پھر مصر میں اترا پھر میرے پاس آنے والوں کی زبانی سے مغرب کی خبریں پہنچتی رہیں اور سب سے پہلے جس کی خبر ہوئی بجایہ میں امیر ابن سلطان کی وفات کی خبر ملی پھر اس کے بعد ۷۸۴ھ میں مجھے الزاب کی طرف سلطان کی چڑھائی کی خبر ملی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ بسکرہ اور الزاب کا حاکم احمد بن مزنی اپنے عہد میں اطاعت کے معاملہ میں مضطرب تھا اور اکثر سالوں کا خراج ان عربوں کی مدافعت پر اعتماد کرتے ہوئے روک لیتا تھا جو الزاب سے متعلق ہیں اور تلول کی حکومت میں بغاوت ہو گئے تھے اور [illegible] ان کا اقتدار یعقوب بن علی کا تھا وہاں کی زواودہ قوم پر تھا اور اس کے کچھ عجیب و غریب حالات حکومت کے حالات میں لکھے گئے ہیں اور ابن یملول سے اس کے شہر تک پہنچی اور اس کی تعظیم ایک عہد پہنچا تھا اور اس نے اس کے مشورے اور مدد سے کئی بار توزر پر چڑھائی کی جس سے سلطان کو غصہ آ گیا اور اس نے اسے اپنے ارادے سے آگاہ کیا پھر وہ ۷۸۴ھ میں فوجوں کے جمع کرنے کے بعد الزاب جانے کے لئے تیار ہوا اور بنو سلیم کے عربوں سے دوستی کی پس وہ سب اس کے ساتھ چل پڑے اور وہ مکمل تیاری سے گزرا پھر تلول اور اس کی طرف بڑھا اور بیدار شہر کی طرف چلا گیا جو الزاب کے مضافات میں سے ہے اور اس نے زواودہ اور ان کے ساتھی روسا یعقوب کی قوم کو غیرت سے ابھارا اور الزاب کی مدافعت کے لئے اکٹھا کیا کہ وہ طبلی زواودہ میں سے بنی سباع کے ۲۰۰ ان کے اطلاعات اور [illegible] چلے گئے کیونکہ وہ سلطان کے طرفدار بن گئے تھے اور ابن مزنی اپنے اہل کے کاتبوں اور اپنی قوم کے جوانوں کے ساتھ نکلا لیکن انہوں نے اپنی فوجوں کے ساتھ [illegible] ایک دوسرے کے سامنے کھڑے ہو گئے اور سلطان نے کئی روز تک ان سے جنگ کی اور وہ یعقوب بن علی سے بھی مراسلت کرتا رہا کیونکہ وہ اسے لالچ دیتا رہتا تھا کہ وہ ابن مزنی کے خلاف اس کی مدد کرے گا اور یعقوب بن علی کی قوم کو اس سے منحرف کرتے اور انہیں ابن مزنی کے ساتھ شامل کرنے سے روکتا تھا اور اس کی اطاعت قبول کرنے میں اسے رغبت دلاتا رہا اور اس

سے ریاح کے ساتھ جنگ ختم کر دی یہاں تک کہ اسے جنگ کا موقع مل گیا تو سلطان نے اس کے مشورے کو قبول کر لیا اور ابن مزنی اور دواودہ نے اس سے نگاہ پھیر لی اور اس نے اس کی اطاعت اور اس کا ٹیکس خراج قبول کر لیا اور وہ واپس لوٹ آیا اور اس کے پاس سے گزر کر قسطنطینہ آیا اور وہاں آرام کیا پھر تونس کی طرف کوچ کر گیا اور ۷۸۱ھ کے نصف میں وہاں پہنچ گیا۔

قابس کی طرف سلطان کی چڑھائی: سلطان نے ۷۸۱ھ میں قابس کو فتح کر کے اسے اپنی عملداری میں شامل کر لیا اور وہاں سے بنی مکی کو بھگا دیا بلکہ یہ طرابلس کی طرف گیا اور ان کے بڑے سردار عبدالملک اور عبدالرحمن جو اس کے بھائی احمد کا لڑکا تھا فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا یحییٰ حج کے لئے چلا گیا اور عبدالوہاب نے توزر میں اقامت اختیار کر لی پھر وہ اپنے ملک کے متعلق کوشش کرتا ہوا جہاں قابس کی طرف لوٹ آیا اور اس کا یہ کام اس وجہ سے درست ہو گیا کہ اہل شہر کی ایک جماعت نے وہاں کے عامل یوسف بن الابار پر اس کی بدکرداری اور بری سیاست کی وجہ سے اس پر حملہ کر دیا تھا انہوں نے اس کی کے مددگاروں کی ایک جماعت کو قابس کے مضافات اور اس کی بستیوں میں داخل کیا اور ان سے وعدے کئے کہ وہ اپنی معیاد مقررہ پر آئے اور عبدالوہاب بھی ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے دروازے سے ہی گھس کر ابن کو قتل کر دیا اور ابن الابار کو ۷۸۳ھ میں اس کے مسکن پر قتل کر دیا اور عبدالوہاب نے شہر پر قبضہ کر لیا اور اپنے اسلاف کی طرح وہاں خودمختار بن گیا اور اس کا بھائی یحییٰ مشرق سے آیا تو اس نے کئی بار اس سے شہر کی حکومت چھیننے کے لئے اس پر چڑھائی کی مگر وہ اسے نہ ملی اور وہ طرابلس کے حاکم کے ہاں اترا اور اس کے ہاں قیام کر کے اس سے شہر کی حکومت لینے کی کوشش کرنے لگا پس عبدالوہاب نے اس کے دوست کو پیغام بھیجا اور اسے دس ہزار دینار دیئے کہ وہ اسے اس کے حوالے کر دے۔ پس جب اس نے اسے اس کی طرف بھیجا تو اسے بعض راستوں سے قید کر لیا اور وہ سلطان کی اطاعت کے متعلق وعدے کرنے لگا اور اس ناحیے کے عرب میں جو ذباب وغیرہ سے ہیں اپنا مال خرچ کرنے لگا تا کہ وہ اس کی موافقت کریں اور اس نے اس خراج کو بھی روک لیا جو وہ اطاعت کے ایام میں سلطان کو ادا کرتے تھے اور سلطان اپنی فکرمندی میں ان سے غافل تھا۔

پس جب وہ افریقیہ اور الزاب میں اپنے مشاغل سے فارغ ہوا تو اس نے ۷۸۴ھ میں اپنی فوج تیار کرنے کے بعد اس پر چڑھائی کی اور عربوں میں اپنے دوست بنائے اور انہیں عطیات دیئے اور قابس میں اترا اور عبدالوہاب نے اس کے محاصرے کے لئے تجویز جمع کی اور اس کے قریب کر دیا اور اس سے جنگ کرتا رہا اس کی کھجوروں کے درختوں کو کاٹ ڈالا اور اپنی فوجوں کے ساتھ وہاں بیٹھ گیا یہاں تک کہ وہ بہت سے لوگوں کو واضح طور پر دکھائی دے آیا اور اس کے میدان میں خوابگاہیں ہو بھی مارنے لگی اور وہ درختوں کے درمیان گھنے سائبانوں میں اس کے روپوش ہونے اور ان کی وجہ سے اسے بعض ہمت خیال کرنے لگے پس اور گنجان ہوئے وہ وہاں دیکھا کرتا تھا اللہ کی رحمت سے ختم ہو گیا اور بسا اوقات بیمار لوگ بھی جسم تندرست ہو جاتے ہیں اور جب ان کا محاصرہ شدت اختیار کر گیا اور اس کو لوگ اپنے محصور ہونے کا خیال آیا تو اس نے سلطان سے اس کی رضامندی اور امن طلب کی تو وہ اس سے راضی ہو گیا اور اسے امان دے دی اور اپنے بیٹے کو اطاعت اختیار کرنے اور خراج دینے پر یرغمال بنایا اور سلطان نے اس کا محاصرہ چھوڑ دیا اور تونس واپس لوٹ آیا اور اس کی کے

عداوت و دشمنی ہو گئی یہاں تک کہ ان کا بیٹا یحییٰ اس پر غالب آ گیا جس کا تذکرہ ہم کریں گے۔

المستنصر کا تونس میں اپنی حکومت کی طرف واپس آنا اور اس کے بھائی زکریا کا قسطیلہ اور نفزاوہ کا حکمران ہونا:

جس روز ابن المستنصر تونس پر حکمران تھا عرب اس کی سیرت کی تعریف کرتے اور اس کے ساتھ محبت کرتے اور اس کی پیروی کرتے تھے یہاں تک کہ جب سلطان قابس سے [illegible] وہ اس کے راستے میں کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ انہوں نے المستنصر کو بلا بھیجا [illegible] اور جب وہ اس کی [illegible] میں آیا تو اس نے اس کی ولایت [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کیا اور وہ ان کے [illegible] کر کے ان کے ساتھ سلطان [illegible] ہو گیا اور المستنصر تونس پہنچ گیا کیونکہ [illegible] سلطان نے ان کی بیعت کو قبول کیا اور اسے تونس کی طرف واپس کر دیا اور اس نے اپنے بیٹے زکریا کو [illegible] کی طرف [illegible] اور اس کے ساتھ نفزاوہ کی عملداری بھی شامل کر دی اور [illegible] کیا اور [illegible] کے علاقوں میں [illegible] آخر تک رہی۔

قسطنطینہ کے حکمران امیر ابراہیم کی زواودہ کے ساتھ جنگ اور یعقوب بن علی اور امیر ابراہیم کی وفات:

زواودہ کو قسطنطینہ میں حسب مراتب مقررہ مطالبات ملتے تھے اور [illegible] کے ساتھ ان کے [illegible] اس کے [illegible] اور [illegible] حکومت کا حال [illegible] ہو گیا اور خراج بھی کم ہو گیا اور [illegible] اپنے شہروں میں اپنی [illegible] کرنے لگے اور اس کے خراج کا [illegible] آمدنی کم ہو گئی اور ان کی اطاعت میں خرابی پیدا ہو گئی اور ان کے [illegible] فساد اور لوٹ مار کرنے لگے اور جب امیر ابراہیم اپنے باپ کی موت کے بعد [illegible] کی طرف [illegible] تو [illegible] اس کے خراج میں کمی آ گئی تھی [illegible] وہاں [illegible] اور [illegible] کے پاس [illegible] اس نے [illegible] کہ عربوں کے مطالبات میں انصاف سے [illegible] اور ایک طرف [illegible] اور اسے چھوڑ دیا اور اس نے عربوں میں اس کے ساتھ جنگ کرنے کا اعلان کیا اور [illegible] اس کا مقصد اس کے دشمنوں [illegible] صباح بن [illegible] دونوں میں سے [illegible] انہوں نے [illegible] اور یعقوب سے [illegible] قیام کیا [illegible] قسطنطینہ میں [illegible] انہوں نے [illegible] کے اموال کا [illegible] کیا اور وہ [illegible] ہاتھوں [illegible] کے ساتھ [illegible] میں [illegible] اور اس نے [illegible] اس کی جگہ اس کی قوم میں اس کا بیٹا محمد کھڑا ہوا اور [illegible] پر قائم رہا اور [illegible] کی طرف [illegible] اور امیر ابراہیم نے اس کے [illegible] سے دوستی کی اور [illegible] یعقوب بن علی کا بھائی تھا [illegible] پر چڑھائی کی اور اس کا بھائی [illegible] کی مخالفت میں محمد بن یعقوب کی طرف چلا گیا اور انہوں نے امیر ابراہیم کے ساتھ جنگ کی [illegible] انہوں نے اسے شکست دی اور [illegible] قتل ہو گیا پھر سلطان نے ان سے جنگ کرنے کے لئے اٹھایا

اور انہیں [illegible] دیا اور اس سال انہیں ان کے گرمائی مقام میں آنے سے روک دیا اور وہ اپنے سرمائی مقامات میں چلے گئے اور اس کے بعد اتلول کی طرف آنے سے درماندہ ہو گئے اور انہوں نے گرمی کا موسم الزاب میں گزارا اور وہاں سے سرمائی مقامات آ گئے اور ان کے پاس خوراک ختم ہو چکی تھی اور انہوں نے الزاب کے نواح میں کھیتیوں کو اجاڑ دیا اور قریب تھا کہ ان کے اور بنی مرین کے درمیان جو اس قدر [illegible] کے خلاف انہوں نے مدد کی تھی اس کا معاملہ خراب ہو جاتا پھر وہ اتلول کی طرف چلے گئے اور وزیر ابراہیم نے انہیں اپنے سے دور کرنے کے لئے اکسایا اور اسی دوران میں اسے ایک بیماری لاحق ہو گئی اور وہ ۷۹۰ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی قوم منتشر ہو گئی اور محمد بن یعقوب [illegible] تھا قسنطینہ کے نواح میں گیا اور وہ ان کی اطاعت کا اظہار کرتے اور مخالفت سے اظہار بیزاری کرتے ہوئے قرار پکڑ گیا اور اس نے اہل شہر میں امن اور راحت کا اعلان کر دیا۔

پس رعایا اور راستوں کے احوال درست ہو گئے اور انہوں نے سلطان کے پاس تونس میں امان اور رضامندی طلب کرتے ہوئے آدمی بھیجا پس اس نے انہیں امان اور اپنی رضامندی سے نوازا اور اس نے ابراہیم کی جگہ اس کے بیٹے کو مقرر کیا اور اس کی کفالت اور اس کی حکومت کے قیام کے لئے الحضرۃ سے اپنے غلام بشیر کے لڑکے محمد کو بھیجا پس اس نے قسنطینہ کی حکومت کو سنبھالا اور اس کے احوال درست ہو گئے۔

افرنجی نصاریٰ کی مہدیہ سے جنگ: فرنجی قوم بحر روم کے پرے شمال میں رہتی تھی اور رومی حکومت کے خاتمے کے بعد انہیں غلبہ اور حکومت حاصل ہو گئی تھی پس انہوں نے اس کے جزائر اور سردانیہ، میورقہ اور صقلیہ پر قبضہ کر لیا اور ان کے بحری بیڑوں نے اس کی فضا کو پر کر دیا اور انہوں نے سواحل شام اور بیت المقدس کی طرف آ کر ان پر قبضہ کر لیا اور اس سمندر میں دوبارہ ان پر غلبے کا دبدبہ چھا گیا حالانکہ اس میں مسلمانوں کا دبدبہ تھا اور موحدین کی حکومت کے آغاز میں ان کے بحری بیڑوں اور جہازوں کی کثرت کی وجہ سے ان کا مقابلہ ممکن نہ تھا پس فرنج نے ان کو مغلوب کر دیا اور دوبارہ ان کو غلبہ حاصل ہو گیا اور قریب تھا کہ بحری بیڑے ایک زمانے تک اس سے دور رہتے پھر [illegible] ہوا اور آخر میں ان کی حکومت کے مرکز میں تعطل آ گیا اور اہل جنوا، بندقیہ وغیرہ کی افرنجی نصرانی پارٹیاں منتشر ہو گئیں اور کئی حکومتیں بن گئیں اور سواحل افریقہ کے شہروں سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کے بہت سے ارادے پورے ہو گئے اور وہاں بجایہ نے تیس سال سے اس کا آغاز کر دیا ہوا تھا پس سمندری غازیوں کا ایک گروہ اکٹھا ہو جاتا اور وہ بحری بیڑے کو تیار کرتے پھر اس کے لئے بہادر جوانوں کو منتخب کرتے پھر اس پر سوار ہو کر غفلت کے وقت سواحل افرنج اور ان کے جزائر کی طرف چلے جاتے اور جو کچھ وہاں سے ملتا اسے اچک لیتے اور کافروں کے بحری بیڑوں سے جنگ کرتے اور اکثر انہیں [illegible] حاصل ہو جاتا اور وہ غنائم اور قیدیوں کے ساتھ واپس لوٹتے یہاں تک کہ بجایہ کی مغربی سرحدوں کے سواحل ان کے قیدیوں سے بھر گئے اور جب وہ واپس آ جاتے تو ان کے لئے منتشر ہوتے تو شہروں کے راستے زنجیروں اور بیڑیوں کے شور سے گونج اٹھتے اور وہ ان کا بہت گراں فدیہ لیتے پس جس کی ادائیگی اس کے لئے مشکل ہوتی پس یہ بات فرنجی قوم کو گراں گزری اور ان کے دل غم اور حسرت سے لبریز ہو گئے اور وہ اس کے بدلے سے عاجز آ گئے اور باوجود دوری کے انہوں نے

سلطان کے پاس افریقہ میں شکایت کی گئی وہ اس کے سننے سے بہرہ ہو گیا اور انہوں نے آپس میں اپنے حصول اور غالب آنے والے جزائر کا مقابلہ کیا اور مسلمانوں سے مقابلہ کرنے اور ان سے بدلہ لینے کے لئے ایک دوسرے کو پکارا اور ان کی تیاری کی خبر سلطان تک پہنچی تو اس نے اپنے بیٹے ابو فارس کو اس کی نواحی کو فتح کرنے کے لئے بھیجا نیز یہ کہ وہ بحری بیڑے کی نگرانی کرے اور جنوہ اور برشلونہ اور ان کے پرے کے بحری بیڑے اکٹھے ہو گئے اور ان کے پڑاؤ میں نصرانی اقوام تھیں اور وہ جنوہ سے چلے اور ۷۹۲ھ کے وسط میں مہدیہ کی بندرگاہ میں آ اترے اور غفلت کے وقت رات کو وہاں آ گئے اور وہ شہر خشکی کی جانب سے سمندر میں یوں داخل ہوتا تھا جیسے ہتھیلی سے باہر نکلی ہوئی زبان ہوتی ہے۔

پس وہ وہاں لنگر انداز ہو گئے اور انہوں نے شہر کے پاس ان کے اور خشکی کے درمیان لکڑی کی دیوار بنا دی یہاں تک کہ وہ ان کی حکومت کی پناہ گاہ بن گئی اور اس کے اوپر انہوں نے برج بنائے اور انہیں جانبازوں سے بھر دیا کہ وہ شہر کے جانبازوں اور مسلمانوں کے شہروں سے ان کے پاس آنے والوں سے اچھی طرح لڑائی کریں اور انہوں نے لکڑی کا ایک بڑا قلعہ کی طرف بڑا برج بنایا کی پناہ گاہ وہ دیواروں پر جھانکتا تھا تاکہ ان کی مصیبت بڑھ جائے اور اہل شہر قلعہ بند ہو گئے اور انہوں نے بڑی دلیری دکھائی اور اعراب کے قصبوں کی خاطر ان سے جنگ کی اور شہر کے نواح سے ان کے پاس فوج بھی آ گئی اور ان کے درمیان فوجیں حائل ہو گئیں اور یہ خبر سلطان کو بھی مل گئی تو وہ شکستہ ہو گیا اور اس نے اس کی امداد کے لئے پے در پے فوجیں بھیجیں پھر اس کا بھائی ابو یحیٰ اور باقی ماندہ بیٹے موجود فوج کے ساتھ اس دشمن کے ساتھ جہاد کرنے کو نکلے اور اعراب کے جنگجو وغیرہ بھی آ گئے اور اس کے میدان میں جمع ہو گئے جہاں ان کے مسلمانوں کے درمیان جنگ جاری تھی جس میں سلطان کے بیٹے بڑے نمایاں تھے اور اگر اللہ کی اعانت نہ ہوتی تو قریب تھا کہ امیر ابو فارس مشکل میں پھنس جاتا پھر شہر کی فصیلوں سے ان پر پتھر پھینکے اور پھر ان کی طرف بھاگتے ہوئے دشمن جل گیا اور وہ ان کے قبضے سے غمگین ہو گئے پھر وہ اپنے بحری بیڑے پر سوار ہو کر اپنے ملک کو چلے گئے اور اہل مہدیہ ایک دوسرے کو نجات کی خوشخبری دیتے ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے باہر نکل آئے اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصے سمیت واپس کر دیا اور انہوں نے کوئی حاصل نہ کی اور مومنوں کو اللہ ہی جنگ کے لئے کافی ہو گیا اور امیر ابو یحیٰ نے فصیلوں کی مرمت کا حکم دیا اور ان کی خرابی کو درست کر دیا اور وہ تونس کی طرف واپس آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ارادے کو پورا کیا اور انہیں اپنے اور ان کے دشمن پر کامیابی دی۔

قفصہ کی بغاوت اور اس کا محاصرہ: سلطان ابو العباس نے قفصہ پر قبضہ کرتے وقت اپنے بیٹے امیر ابو بکر کو اس کا والی بنایا اور اس کی خدمت کے لئے اپنی حکومت کے آدمیوں میں سے عبداللہ ترکی کو مقرر کیا جو ان کے دادا سلطان ابو یحیٰ کے غلاموں میں سے ایک ترکی غلام تھا جس نے اس کی حکومت کو منظم کیا اور ایک مدت تک وہاں رہا پھر وہاں کی امارت سے الگ ہو گیا اور ۷۸۳ھ میں اس کے باپ کے پاس آ گیا تو سلطان نے قفصہ کی حکومت عبداللہ ترکی کو سونپ دی اور اسے اس اعتماد پر وہاں والی مقرر کیا کہ وہ اس کے امور کو سرانجام دے سکے گا اور وہ اپنی وفات تک جو ۷۹۰ھ میں ہوئی وہاں کا والی رہا اور سلطان نے اس کی جگہ اس کے بیٹے محمد کو والی بنایا اور اس کے بھائی بھی تھے جو بہت زبردست تھے بھی

اس پر اسکی جمعیت نہیں آئی جیسے اس کی قوم پر آئی اور سلطان نے اُسے ملک کی حکومت پر باقی رکھا پس ان بھائیوں نے بچے کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا اور انہوں نے اس پر حملہ کر کے اسے قید کر لیا اور سرکشی کا اظہار کیا پھر شہر کے بڑے آدمیوں نے اسے بنی عبداللہ الرکبا سے بیزاری کے اظہار پر آمادہ کیا کیونکہ انہیں ان کے متعلق شک تھا کہ وہ دوبارہ سلطان کی اطاعت کر لیں گے پس اس نے ان پر حملہ کیا اور انہیں باہر نکال دیا اور ان کا صفایا کر دیا اور اپنی قوم کی طرح خود مختار بن بیٹھا پھر اس نے اپنی فوجوں کو جمع کیا اور اعراب سے دوستی کی اور بہت عطیات دیئے اور قلعہ پر حملہ کر دیا اور ۶۶ھ کے نصف میں اس کے میدان میں جا اترا اور انہوں نے بھی تیاری کر لی اور قلعہ بند ہو گئے پس اس نے ان کے ساتھ مسلسل جنگ کی اور انہیں عذاب کا مزہ چکھایا اور اس کی رسد بند کر دی اور ان کا گلا گھونٹ دیا پھر اس نے ان کی کھجوروں کو کاٹ دیا یہاں تک کہ ان کے ستے گر گئے اور میدان خالی ہو گیا اور ان کا گلا گھٹ گیا۔

پس ان کا شیخ دیعد بن سلطان کے پاس اپنے شہر اور قوم کی صلح کے لئے آیا تو اس نے اس سے دھوکہ کیا اور اسے اس معاہدہ پر قید کر دیا کہ وہ شہر پر قبضہ کرے اور بنی العابد کا ایک آدمی جس کا نام عمر بن حسن تھا ان کی جمعیت کے ذریعے جس قفصہ سے چلا گیا اور مغرب میں بہت دور تک چلا گیا۔ پھر واپس آ کر زاب کی اطراف میں اتر گیا اور جب دیعد بن قفصہ میں مستقل حاکم بن گیا تو وہ اس کے پاس آیا تو اس نے کئی روز تک اسے اپنے ساتھ رکھا پھر اسے اس کے متعلق شک پیدا ہو گیا تو اس نے اسے گرفتار کر لیا اور قید کر دیا پس جب سلطان نے اس سے دھوکہ کیا تو مشائخ نے اکٹھے ہو کر اسے امارت دے دی اور انہوں نے عربوں کی طرف آدمی بھیجے جو ان سے اپنے ان وعدوں کے متعلق مہربانی کے طالب تھے جو ان کے پاس پڑے تھے اور انہوں نے ان کو اموال دیئے۔ پس صولہ بن خالد بن حمزہ امیر اولاد ابی اللیل نے ان کے دفاع کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنی فوج کے ساتھ شہر کے باہر سے سلطان پر چڑھائی کرنے گیا اور اس کے عرب مددگار دیہات میں اپنے اونٹوں کے لئے گھاس تلاش کرنے کے لئے اس سے بہت دور چلے گئے پس اس سے اس بات نے خوفزدہ کر دیا کہ صولہ اپنی قوم میں اپنے جھنڈے کے ساتھ نکلا ہے پس وہ بھاگ گیا اور اس کی قوم نے اس کی اتباع کی اور وہ اپنے بیٹوں اور خواص کے ساتھ مسلسل ان پر حملے کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے ان کو ان کے گھروں کی طرف واپس لوٹا دیا اور وہ بسرعت توزر کی طرف چلا گیا اور وہ بھی اس کے تعاقب میں تھے مگر وہ گالیاں دینے اور تیر مارنے کے سوا اس سے ایک رتی بھی حاصل نہ کر سکے یہاں تک کہ وہ المنتصر کے پاس چلا گیا پھر صولہ اپنے گھر پہنچ گیا اور سلطان سے اپنی اطاعت کے متعلق مراسلت کی مگر وہ نہ مانا اور ۷۹ھ میں اپنے سرمائی مقام کی طرف آ گیا اور ابن یملول نے صولہ کو بلایا اور اسے توزر کے محاصرے پر آمادہ کیا اور وہاں اس کے ساتھ اپنی قوم کو بھی اتارا پس امیر المنتصر بن سلطان ان کے دفاع کے لئے آیا یہاں تک کہ وہ ناامید ہو گئے اور ان کی آراء مختلف ہو گئیں اور [illegible] چلا گیا اور اس نے سلطان کو دوبارہ اپنی اطاعت کے متعلق رغبت دلائی اور جب سلطان قفصہ سے بھاگا تھا انہوں نے اسے اس جانب میں چھوڑ دیا تھا۔ پس جب وہ تونس پہنچا تو اہل قفصہ نے اسے واپس آنے کے لئے پیغام بھیجا تو اس کے بعض مددگاروں نے انہیں جواب دیا اور وہ شہر میں داخل ہو گیا پس عمر بن العابد نے جلدی سے اسے اس مکان میں پکڑ لیا جہاں

ہو گیا تھا اور اسے قتل کر دیا اور وہ قفصہ کا خود مختار حکمران بن گیا اور اہل قفصہ سلطان کے حملے اور نافرمانی کے [illegible] سے ڈر گئے اور انہوں نے سلطان کو اپنی اطاعت کی اطلاع بھیج دی اور اس نے ان پر اپنے بیٹے کے آنے کی خبر [illegible] دی اور اس کے متعلق آخری اطلاع ہے۔

عمر بن سلطان کی سفاقس پر حکمرانی اور وہاں سے قابس اور جزیرہ جربہ پر اس کا قبضہ کرنا: امیر عمر بن سلطان ابوالعباس امیر ابو اسحاق کا حقیقی بھائی تھا اور اپنے بڑے بھائی ابو اسحاق کی کفالت میں رہتا تھا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا سلطان کے پاس چلا گیا اور یہ اس کے پاس [illegible] میں رہ گیا اور جب شیخ طرابلس ابوبکر بن ثابت کی وفات کے بعد اس کی قوم پریشان ہو گئی [illegible] سلطان کے پاس آیا تو اس نے اس کے ساتھ اپنے بیٹے عمر کو [illegible] طرابلس کے محاصرہ کے لیے بھیجا اور اس نے ایک مدت تک اس کا محاصرہ جاری رکھا [illegible] واپس آ گئے اور [illegible] قیام [illegible] انہوں نے [illegible] اپنے باپ کے پاس [illegible] قفصہ کے [illegible] جب لوگوں نے اس کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور وہ [illegible] اس کے باپ کے [illegible] اس نے [illegible] اپنے باپ کے پاس [illegible] سفاقس کا والی بنا دیا [illegible] جزیرہ جربہ [illegible] تمام قبائل اس کے [illegible] سلطان سے [illegible] اس نے اسے [illegible] اپنے بیٹے [illegible] چلے گئے اور وہاں [illegible] اس معاملے [illegible] انہوں نے اس بات کو قبول کیا اور [illegible] اس کے [illegible] کیا اور اس کے [illegible] ہو گیا اور وہاں امیر [illegible] اقتدار [illegible] لیا۔

سلطان ابوالعباس کی وفات اور اس کے بیٹے ابو فارس [illegible] کی بیعت: سلطان [illegible] بیٹوں [illegible] اپنے بیٹے [illegible] خلافت کے قریب [illegible] اس کا بھائی [illegible] سلطان [illegible] اپنے باپ پر [illegible] اپنے چچا [illegible] اپنے باپ کے [illegible] سلطان [illegible] اپنے بیٹے [illegible] سلطان نے اپنے عہد میں اس کے بڑے بھائی [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] اپنے بھائی ابو فارس عزوز کے پاس [illegible] انہوں نے اپنے چچا کو [illegible] جب وہ اپنے بھائی کی عیادت کے لیے [illegible] ایک کمرے میں [illegible]

دیا اور اس پر پہرہ لگا دیا اور سلطان اس کے تین روز بعد فوت ہو گیا تو انہوں نے شعبان ۷۶۸ھ کو اس کے بھائی ابو فارس کی بیعت کر لی اور اہل شہر خواہ وہ سردار تھے یا عوام اس کی بیعت کو جوق در جوق آئے اور اس کی بیعت مکمل ہو گئی اور اس نے [illegible] کے گھر [illegible] اٹھا کر اس کے گھر میں لے جایا جائے یہاں تک کہ اس نے سب کچھ لے لیا اور قید خانے میں اس پر تنگی کر دی اور وہ اپنی سلطنت کے سنبھالنے کے لئے کمر بستہ ہو گیا اور اس نے اپنے بعض بیٹوں کو افریقیہ میں اپنی عملداریوں کے حدود کا والی بنایا اور اس نے اپنے بھائی اسماعیل کی تلمسان کی حکومت کے قیام میں مدد کی اور بعض بیٹوں کو شوران اور مغراوات کے علاقہ میں رکھا اور اس کے بھائی المنتصر کو [illegible] تو اس کی حکومت میں اضطراب پیدا ہو گیا اور وہ الجابر چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہو گیا اور اسی طرح اس کا بھائی زکریا [illegible] وہ جبال نفوسہ میں چلا گیا اور اس کا بھائی ابوبکر جب اپنے باپ کی وفات سے اپنے باپ کی ولایت کے لئے قسطنطینہ گیا اور [illegible] تو وہاں کے امیر محمد نے جو اس کا چچا زکریا کا بیٹا تھا اس کی بہت عزت کی اور وہ قسطنطینہ چلا گیا تو وہاں کے ذمہ داروں نے اس سے سلطان کی تخت کی طلب کی تو اس نے انہیں [illegible] تو انہوں نے اس کے لئے دروازے کھول دیئے تو وہ اس میں داخل ہو گیا اس کی حکومت پر قابض ہو گیا اور وہ سلطان ابو فارس عبدالعزیز کا جو اپنے باپ سلطان ابوالحسن بن سالم کی وفات کے بعد [illegible] میں مغرب کا حاکم تھا مخلص دوست تھا اور وہ اس کے پاس اس کی شان کے مناسب ہدایا اور تحائف لے کر گیا لیکن جب وہ صہیلہ پہنچا تو اس کے پیچھے سے اسے سلطان کی وفات کی خبر پہنچی اور امیر ابوبکر نے قسطنطینہ سے اسے اپنے پاس واپس آنے کا اشارہ کیا پس وہ اپنے تحائف کے ساتھ واپس آ گیا اور اس کے پاس مقیم ہو گیا اور یہ وہ آخری واقعات ہیں جو ان کے ان سالوں کے حالات کے متعلق ہم تک پہنچے ہیں۔

امرائے بسکرہ بنی مزنی اور الزاب کے حالات: اس عہد میں بسکرہ و الزاب کی [illegible] کے لئے [illegible] مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور مغرب میں اس کی حد قصر الدوسن سے ہے اور مشرق میں بسکرہ اور بادیس کے [illegible] تک ہے اور اس کے اور البحر کے درمیان جبل خم مغرب سے [illegible] تک حد فاصل ہے اور اس کے مشرق میں جبل اوراس ہے۔ اس میدان میں قبلہ سے [illegible] کی طرف چڑھائی میں پھیلا ہوا ہے اور یہ ایک مشہور پڑاؤ ہے جس کے حالات اس کے باشندوں کی زبانی آگے بیان ہوں گے اور الزاب ایک بڑا علاقہ ہے جو متعدد بستیوں پر مشتمل ہے جو ایک دوسرے کے قریب ہیں [illegible] آباد ہیں اور ان میں سے ہر ایک بستی الزاب کے نام سے مشہور ہے اور ان میں سب سے پہلی بستی زاب الدوسن ہے پھر زاب طولقہ پھر زاب ملیانہ [illegible] ہے پھر زاب بسکرہ [illegible] ہے اور بسکرہ ان سب بستیوں کی [illegible] ہے اور اسلام کے بعد تک ہم زمانے میں ان کے مطابق بنی رمان کے ملوک کے قبضہ میں تھا جو [illegible] کے باشندوں میں سے تھے [illegible] اور انہوں نے [illegible] شہروں پر قبضہ کیا ہوا تھا [illegible] کی بہت شہرت تھی اور بسا اوقات انہوں نے صاحب قلعہ بلکین بن محمد بن حماد کی اطاعت کو چھوڑ دیا اور شہر پر غلبہ حاصل کر کے اس میں خود مختار ہو گئے اور اس امر میں [illegible] نے بڑا [illegible] کیا اور ان کے ساتھ [illegible] کی فوجوں نے [illegible] کی نگرانی میں جو حکومت کا پروردہ تھا جنگ کی لیکن اس نے ان پر حملہ کر دیا اور [illegible]

طرف لے گیا اور بلکین نے ان سب کو قتل کر دیا اور بعد میں آنے والوں کے لئے انہیں عبرت بنا دیا اور اس نے وہاں کے اہل مکناسہ میں سے بنی سنوس کو شوریٰ کا ممبر بنایا اور ان میں سے کسی نے حکومت کے ٹکڑے اور اس کی ہوا اکھڑ جانے کے بعد حکومت کی اطاعت میں خلوص دکھایا اور اس نے المنتصر بن خزرون زناتی پر اس کے مشرق سے پہنچنے پر حملہ کیا اور وہ اس کی قوم مغراوہ کے سلطان کے پاس آیا اور اس نے بنی عدی اور بنی ہلال کو بھڑکایا تو سلطان نے اس کے ساتھ تدبیر کی اور اسے اطراب اور ریف کے نواح میں جاگیر دے دی اور عربوں کے ساتھ اس پر حملہ کرنے کی سازش کی اور اس نے ایسا ہی کیا جیسا کہ ہم اس حصہ کے حالات میں بیان کر چکے ہیں اور بنی سنوس کی ریاست افریقہ میں امرائے صنہاجہ کے خاتمہ کے ساتھ ختم ہو گئی اور موحدین کی حکومت آ گئی اور بنی زیان کے گھرانے کو شہرت حاصل ہو گئی اور جو عربی اعراب کے دوستوں میں سے تھے۔ جو پانچویں صدی میں بنی ہلال بن عامر کے ہمراہ بنی لطیف بن کر افریقہ پہنچے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور ان کے زعم میں ان کا نسب زیانی تھا ہے جو قریب سے تعلق رکھتا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ وہ لطیف میں شامل ہیں پھر بنی جزی بن غفران بن محمد بن نعمان بن علیفہ بن لطیف سے ہیں اور ان کے باپ کا نام حزم بن دلل بن مکا بن جزی تھا اور اس نے قابس کے قلعے کی تعمیر کی اور یہی بات [illegible] نے کی ہے کیونکہ اعراب کے تمام [illegible] سے ہیں جو حضر سے جا کر آ گئے تھے اور حج کے زمانے سے ابتدائی اول وہاں رہتے تھے انہوں نے ان کی مہمان نوازی کی اور وہ اس قلعے کو چھوڑ کر قبروں کی طرف جاتے ہیں کیونکہ اہل اور اعراب ان سے خروج کے لیے آ گئے تھے اور وہ اس بات سے بچا جاتے ہوئے عجیب و غریب انساب کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور بکروہ کی جن بستیوں میں سب سے پہلے ان کی آمد ہوئی ان کا نام مقام ہے پھر وہ بکثرت ہو گئے اور انہوں نے اہل بکروہ سے میدانوں اور باغوں کی کثرت سے [illegible] حصہ لیا پھر وہ مغرب کی طرف منتقل ہو گئے اور مکانات اور آسودگی سے تنگ ہو گئے اور وہاں کے اہل سے شہر کی [illegible] کا حصہ لیا اور ان کے [illegible] مشائخ سے [illegible] شہر کی میں شامل ہو گئے پھر بنو زیان نے ان کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جو فضل کیا تھا اس کی وجہ سے ان پر حسد کیا اور انہیں اپنے آپ سے خوفزدہ کیا۔ لیکن ان کے درمیان پہنچنے کی آگ بھڑک اٹھی اور [illegible] افریقہ میں ابی حفص کے استقلال اور [illegible] ابو زکریا اور اس کے بیٹے سلطان المستنصر کے زمانے میں اور ان میں سلطنت کے جھگڑے [illegible] پہنچنے سے متعلق گفتگو ہوئی پھر انہوں نے جنگ کی اور شہر کی گلیوں میں ایک دوسرے پر حملہ کیا اور حکومت کا [illegible] کے ساتھ انہیں شہر میں ملا تھا اور جب امیر ابو اسحاق نے اپنے عزیز محمد کے خلاف اس کی بیعت کے [illegible] میں خروج کیا تھا [illegible] ابو زکریا [illegible] بن معروف نے اس کی بیعت کی اور اس کے ساتھ [illegible] کی زبردست [illegible] اور وہاں انہی جماعت [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] کی دعوت [illegible] اور اس شہر میں سے کچھ لوگوں نے اس کی اطاعت کا اعلان کر دیا اور لوگوں نے بکثرت اس کی اتباع کی پھر جلد ہی سلطان کی فوجوں نے انہیں آ لیا اور انہیں ان سب سے [illegible] کر دیا۔

پس وہ عقیل بن علی کے ساتھ پلٹ گیا اور اس کے دامن سے وابستہ ہو گیا اور اندلس کی طرف جاتے ہوئے

جانے میں اس کی مدد حجت کی اور اس کے دار الہجرت میں بھی اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس کا بھائی المنتصر فوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خلافت دے دی جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اور جب اس کا کام پایہ تکمیل کو پہنچ گیا اور وہ تونس میں تخت خلافت پر بیٹھا تو اس نے فضل بن علی اور اس کے بھائی عبدالواحد کو ان کی خدمات کا لحاظ کرتے ہوئے الزاب اور بلاد الجرید کا والی مقرر کیا پھر اس نے سوابق مقدمہ میں ان سے محبت کرنے کا ذکر کیا اور وہ حاکم بن کر الزاب آیا اور بسکرہ میں داخل ہوا اور بنو مزنی اس کے سلطے سے عاجز ہو گئے اور حکومت کی مرضی کے تابع ہو گئے اور انہوں نے اس کی شان کے متعلق کوئی بات نہ کی اور اس نے اس حکومت سے سب فقراء اپنی حکومت حاصل کی پھر وہ شخص جو ابن ابی عمارہ اور اس کے اشتباہ کا معاملہ پیش آیا اور سلطان ابو اسحاق اس کے ہاتھ سے ہلاک ہو گیا پھر سلطان ابو حفص نے اس سے اپنے بھائی کا بدلہ لیا اور اپنی ضائع شدہ حکومت کو واپس لیا اور وہ اس کی خلافت پر متکبر تھا اور الزاب کے معاملہ میں اس کی کفایت پر بھروسہ کرتا تھا اور اس کے دور حکومت میں اس کے دشمن بنو یابان ترقی کر گئے اور انہوں نے اپنے لڑکوں کے ساتھ جو [illegible] کے کیمپ میں سے تھے اور پاشائی آتی میں اترتے ہوئے تھے خوشخبری کرنے کے لئے اس وقت سازش کی جب وہ سفر کرنے سے عاجز آ گئے اور انہوں نے اہل شہر سے اجازت میں شامل کر لیا اور جب وہ تپتی میں سے چلے گئے تو انہوں نے ابن فضل بن علی کے قتل پر اتفاق کیا کہ جس وقت اس پر حملہ کرنے کی تقدیر حاصل ہوا اور اس کے ہاتھ سے حکومت نے ملی پھر پاشائی [illegible] سے ان کے گھروں کو برباد کر دیا کہ ان سے سکون حاصل کریں پھر اس کے عہدہ داری سے متعلق اہل جو انہوں نے ان سے قریب کرتے ہوئے تھے اور جب انہوں نے ۶۹۳ھ میں اس کے سوا [illegible] ہونے کے بعد وہ شہر سے باہر اس پر حملہ کیا اور الزاب حکومت لے لی جو وہ چاہتے تھے تو ابن مزنی اپنے عہدہ داری پر وہ بحال کرنے پر بنو مزنی اس سے بگڑ گئے اور اس کے عہدہ کو ترک کر دیا جس وہ شہر چھوڑ کر باہر چلے گئے اور وہ اہل جوار کے قریب تھے انہیں کھو دیا اور بعد میں منتشر ہو گئے اور بنو مزنی بسکرہ اور الزاب کے شہروں میں خود مختار ہو گئے اور ان کے اور سلطان کے اور [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی اور انہوں نے اس پر اور اس کے پیچھے [illegible] شہروں نقاوس طولقہ اور مسیلہ پر قبضہ کر لیا اور منصور بن فضل بن علی المعروف بمنی اپنے باپ کی وفات کے وقت اپنے بعض کاموں میں مصروف تھا لیکن جب اس کا باپ فوت ہو گیا اور بنو یابان اس کے بعد خود مختار ہو گئے تو انہوں نے المنصور سے سلطان کے پاس اس کی چغلیاں کیں جو کامیاب ہو گئیں اور اس نے اسے گرفتار کر لیا اور سلطان ابو حفص کے عہد میں قید رہا اور جب مولیٰ ابو زکریا یحییٰ بن امیر ابو اسحاق بجایہ، قسطنطینہ اور بونہ پر غالب آ گیا اور ان علاقوں کی حکومت میں خود مختار ہو گیا اور آل ابی حفص کی حکومت تقسیم ہو گئی تو منصور بن فضل بن علی تونس سے اپنے قید خانے سے بھاگ گیا اور حاجب قاسم ابی [illegible] حسین سید الناس کی وفات اور اس کی جگہ سلطان ابو زکریا کا داخل ہونے کے بعد بجایہ پہنچ گیا اور ابو عبداللہ محمد بن ابی یحییٰ نے ۷۰۴ھ میں اس سے نظارت کی تو وہ اس کی خدمت میں ایک گیا اور اس نے کئی قسم کے تحائف دے کر اس سے حسن سلوک کیا اور اس نے الزاب میں ان کی سلطنت کی دعوت کو دے جانے اور خراج اموال کو ان کی طرف بھجوانے کی ذمہ داری لی تو اس نے اسے الزاب کا امیر مقرر کر دیا اور فوج سے مدد کی تو اس نے بسکرہ کے ساتھ جنگ کی اور وہاں کے باشندے اور بنو مزنی بجایہ میں سلطان کی بیعت کے لئے گئے تو اس نے

انہیں ان کے عامل منصور کی طرف ابن یوسف کے قتل کا اشارہ کر دیا اور اس ان کی بیعت قبول کرنے کے متعلق لکھا اور وہ ۶۹۳ھ میں شہر میں داخل ہوا اور اس نے اپنے بیوی بچوں کے لئے ایک گھر بنانے کے بارے میں ان سے چال چلی اور فوج نے اس کی فصیل میں پناہ لے لی پھر اس نے ان کے بعد کیلوز کو دیا اور ان پر حملہ کر دیا اور انہیں شہر سے جلاوطن کر دیا اور وہاں اس کی امارت کے قدم مضبوطی سے جم گئے اور سلطان کا خراج بند ہو گیا اور اس کی خود مختاری کا عقدہ ڈھیلا ہو گیا اور اس نے الزاب کی عملداری میں جبل اوراس اور زیبان کی بستیوں اور وارگلا کے شہر اور واصلت کی بستیوں مقرہ ملحقات اور مسیلہ کو بھی شامل کر لیا اور سلطان نے اسے ان سب بستیوں پر امیر مقرر کر دیا اور اس سے ان کے خراج لئے اور ان کے گوشت کو بوچھے کے لئے عربوں سے مزاحمت کرنے کے لئے بھیج دیا کیونکہ انہوں نے باقی ماندہ مضافات پر قبضہ کر لیا تھا پس اس نے ان کے خراج کے متعلق ان سے حصہ داری کی اور حکومت کے اموال میں اضافہ کر دیا اور خراج دے بھیجا اور سلطان کے آدمیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا تو انہوں نے اس سے محبت کی اور اس کے بازو کو حسن سلوک کے انتہائی مرتبے تک پہنچ کر لے گئے تو وہ بااعتماد ہو گیا اور اس نے سوار کو روک لیا اور بسکرہ میں اس کی عزت اور ریاست مستحکم ہو گئی اور مولی ابو زکریا اوسط ساتویں صدی میں فوت ہو گیا اور انہوں نے اس کی جگہ اس کے بیٹے امیر ابو یحییٰ فضل کو والی بنایا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور اس کی حکومت کو اس کے ساتھی ابو عبد الرحمان بن مزنی نے سنبھالا اور منصور بن فضل اس سے خائف ہو گیا اور اس کے حاجب کے ہاتھ سے چھٹ گیا کیونکہ وہ اس سے مانوس ہو گیا اور سلطان نے مقبوضات کے باقی ماندہ نواح کو اس کی نگرانی میں دے دیا اور ساحل کے بلاد جو سدویکش اور عیاض کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں اسے امیر مقرر کر دیا پس اس نے انہیں اپنی عملداری میں شامل کر لیا اور اس کے خزانے کے حصول کے لئے کمربستہ ہو گیا۔

پھر اس کی طاقت کی بابت حالت ہو گئی اور اس کے فتنے بہت بڑھے پھر اس کے اور حکومت کے درمیان منافرت پیدا ہو گئی اور وہ یحییٰ بن خالد بن سلطان ابی اسحاق کے ذریعے اس کے حاجب کو عبدان سے قسطنطینہ پر چڑھا لایا اور اس کی بیعت کر لی اور اس کی مدد کے لئے زواوہ سے دوستی کر لی اور اس کے ذریعے قسطنطینہ سے جنگ کی پھر اس نے زمین کی پوشیدہ چیزوں پر اعتماد پایا تو اس کا عقدہ حل ہو گیا اور وہ بسکرہ چلا گیا اور اس نے اپنا دو اطاعت اختیار کر لی اور یحییٰ بن خالد نے اس کو گرفتار کر لیا یہاں تک کہ ۷۰۴ھ میں اس کی وفات ہو گئی اس کے اور اہل سنت کے عرب مرابطین کے درمیان جو سعادت کے اتباع تھے مشہور فتنے ہو گئے اور انہوں نے رعیت پر زیادتی کرنے اور اس طریق پر چلنے سے منع کرنے پر وہ کاربند تھے اس سے سرقدا اور ظلم کی وصولی کا اعتراض کرنے کا مطالبہ کیا اور اس بات کی خاطر انہوں نے بسکرہ میں اس سے کئی جنگیں کیں پھر سعادت ایک جنگ میں بہت آمد و رفت والے رستے پر ہلاک ہو گیا جیسا کہ اس کے ذکر میں ۷۰۵ھ میں بیان ہو چکا ہے اور منصور بن مزنی نے مرابطین کے لئے فوج تیار کی اور اس نے اپنے بیٹے علی بن منصور اور زواوہ کے شیخ علی بن احمد کی قیادت میں بھیجا اور مرابطین کے سالار شیخ ابو عبد اللہ اور ابو یحییٰ بن ادریس اور عطیہ بن سلیمان اور شیخ ابو طاہر حسن بن عامر تھے پس انہوں نے ابن مزنی کی فوج کو شکست دی اور اس کے بیٹے علی کو قتل کر دیا اور علی بن احمد کو گرفتار کر لیا پھر انہوں نے اس پر احسان کر کے اسے چھوڑ دیا اور بسکرہ کی طرف واپس آ گئے اور اس سے جنگ کی اور اس

کے کھجوروں کے درختوں کو کاٹ دیا پھر انہوں نے دوسری اور تیسری بار اس سے جنگ کی اور اس کے باقی ماندہ ایام میں اس کے اور مرابطین کے درمیان مسلسل جنگیں جاری رہیں اور جب عمر نے اسے اپنے لئے منتخب کر لیا تھا اور اسے با اختیار مقام دیا تھا جب سلطان ابوالبقاء نے تونس پر حملہ کیا تو حاجب نے بھی دوسروں کے ساتھ اس سے حسن معیت کی یہاں تک کہ جب اس نے سلطان کے پاس جانے کی تدبیر کی تو اسے اس تدبیر میں شریک کیا یہاں تک کہ وہ تدبیر مکمل ہوگئی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور حاجب قسنطینہ کی طرف واپس آ گیا اور اس نے اسے اس کی گورنری اور نیابت میں واپس بھیج دیا اور وہ ہمیشہ اس کے پاس ملاقات اور اس کے کاموں کو دیکھنے کے لئے آیا کرتا تھا یہاں تک کہ عرب نے راستے میں اس سے خیانت کی اور زواودہ کے امراء احمد بن عمر بن محمد بن مسعود اور سلیمان بن علی بن سباع بن یحییٰ نے اسی وقت گرفتار کر لیا جب اس نے عثمان بن سباع بن شبل بن موسیٰ بن محمد کے ساتھ سے امارت حاصل کی اور ان دونوں کی قوم نے زواودہ کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔

پس ان دونوں نے منصور بن فضل پر حملہ کیا وہ اپنی گورنری سے واپس آ رہا تھا اسے پکڑ لیا اور اسے باندھ دیا اور اس کے قتل کا ارادہ کیا لیکن اس کے مرنے کے نتیجہ سے ڈر گئے پس انہوں نے اس کی ریاست کو برداشت کیا اور اسے چھڑا دیا اور اس نے بعد منصور بن فضل نے ان سے تعرض کرنے سے روک دیا اور دو عربوں سے گروی لینے کے بعد کبھی کبھی پیچھے جاتا یہاں تک کہ سلطان ابو یحییٰ نے اپنے پہلے تونس پر پہلی بار حملہ کیا اور اس کے ساتھ یعقوب بن عمر نے بجایہ کی سرحد پر فوجی اخراجات اور عطیات کے لئے اموال کا مطالبہ کیا تھا اس نے منصور بن فضل کو اس کی طرف بھیجا اور وعدہ کیا کہ وہ ان کو اپنی رعیت پر مقرر کرے تاکہ وہ اس کی حکومت کو مستحکم بنائے اور منصور بھی اسے کافی ہوا اور منصور نے اس بات کو ابن عمر کے خلاف خیال کیا تو اسے بدگمانی پیدا ہوگئی اور ابن عمر اس سے بگڑ گیا اور اس کی محبت کا رنگ بدل گیا اور سلطان تونس سے اپنی فوجوں کے ساتھ بجایہ آنے کے بعد واپس آ گیا جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اور جب اس نے قسنطینہ میں رہائش کی تو اسے حاکم سرحد یعقوب بن عمر سے رکاوٹ نے آ ... نظر آنے تو وہ اس کے پاس جانے سے رک گیا اور ان کے درمیان اختلاف آ گیا اور ابن عمر نے منصور بن فضل کے بارے میں پیغام بھیجا تو اس کے ... نے اسے جواب دے دیا اور سلطان کا جرنیل محمد بن ابی الحسن بن سید الناس کے پاس گیا اور وہ اس کی راستے میں تھا کہ جنوب کی طرف چلا گیا اور جرنیل نے اس کے متعلق ارادہ کیا تو اس کے عرب مددگاروں عثمان بن سباع بن یحییٰ اولاد عرب اور یعقوب بن ادریس بن ... اور ان کے ساتھیوں نے اسے پناہ دی اور وہ بسکرہ چلا گیا اور ابن عمر کو اطلاع پہنچی تو اس نے ... سے اس پر ... اور منصور بن مزنی کے دشمن صاحب تلمسان ... کے ہمراہ گیا اور اس کی ... میں ... اس نے اپنے بیٹے یوسف کو اس کے پاس ... کے ساتھ بھیجا اور اسی دوران میں سلطان نے تونس اور باقی ماندہ افریقہ پر قبضہ کر لیا اور ابن عمر وہیں فوت ہو گیا اور منصور بن مزنی ہمیشہ حکومت کے لئے ... الصول ... فوجیں ... اس کے ... کرنے کے لئے آ گیا یہاں تک کہ وہ ۷۴۲ھ میں فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کی حکومت کو اس کے بیٹے عبد الواحد نے سنبھالا اور سلطان نے اسے اس کے باپ کی گورنری

الزاب پر بھی امیر مقرر کر دیا اور صحرائی علاقے کی بستیاں ریغہ اور وارکلی بھی اس کے ساتھ شامل کر دیں اور ابن مزنی کی وفات کے بعد سلطان نے محمد بن ابی الحسین بن سید الناس کو سرحد کا امیر مقرر کیا اور اسے اپنے بیٹے یحییٰ کا کفیل بھی بنایا اور اسے اس کے پاس بھیج دیا عبدالواحد اور امیر سرحد کے درمیان سلطان کے ہاں مرتبہ میں حسد کی وجہ سے نئے سرے سے وحشت پیدا ہو گئی کیونکہ یہ سب مذہب ابن مرکے پیرو تھے اور خاص لوگ تھے اور اس نے فوجوں کو اس کے ساتھ جنگ کرنے اور اس کے حملے سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا اور عبدالواحد نے آل زیان کو جو حکومت کو اطراف سے کم کر رہے تھے اپنی اطاعت کی رسی کا سرا پکڑا دیا اور اس نے اپنی آخری عمر میں اپنے بیٹے کے مذہب کو قبول کر لیا اور ان فوجوں کو اس کے خلاف برانگیختہ کرنے لگا یہاں تک کہ عبدالواحد نے اسے اپنی بیٹی کا رشتہ دے کر اس سے [illegible] اور اس نے صلح کرنے اور خراج دینے کی شرط لگائی اور وہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ اس کے بھائی یوسف نے ان کے عوام کے ساتھ جو تیرہ تھا اور بنی ابی الاوہیے تھے سازش کر کے اسے ۷۹۲ھ میں قتل کر دیا اور جب اس کے متعلق ان کی سازش پختہ ہو گئی تو اس نے اسے عشاء کے وقت بعض امور میں مشورہ کے لئے بلایا اور اسے خنجر مار دیا جس سے وہ اسی وقت ہلاک ہو گیا اور یوسف بن منصور نے اہل الزاب کو فوج کے ساتھ اکٹھا کیا اور حسب دستور اس نے بڑے سلطان کا پروانہ تقرری اور خلعت بھیجی اور اس کی تقرری کے مطابق اس کے لئے دعا کرنے کا قانون بھی جاری ہو گیا اور سلطان نے بجایہ کی سرحد سے محمد بن سید الناس کو بلایا اور اسے اس کی حکومت کے کام سپرد کئے جیسا کہ اور الزاب کے عامل یوسف بن منصور کے درمیان پہلے کینہ کی آگ بھڑک اٹھی اور حاجب ۷۸۹ھ میں سلطان کی مصیبت میں ہلاک ہو گیا اور اس نے محمد بن غانم کو عامل مقرر کر دیا اور فوجوں کی باگ ڈور بھی اس کے ہاتھ میں دے دی اور دیگر بستیاں اور مضافات بھی اس کے حوالے کر دیئے۔ پس اس نے اپنی حکومت میں اپنا حکم چلایا اور جب سلطان اپنے دشمن کی مدافعت سے فارغ ہوا تو اپنی حکومت پر غالب آ گیا اور حکومت کے کاموں پر ان کا جو کام تھا اس نے اسے چھوڑ دیا اور سلطان ابواسحاق نے آل پر حملہ کر کے ان کے ناخن ختم کر دیئے اور ان کے عزائم کی دھار کو کاٹ دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔

پھر قائد محمد بن حکیم نے یوسف بن منصور کے ساتھ اس کی عداوت کی آگ جلائی اور اس نے سلطان کے پوشیدہ فیصلوں کو بجا لانا اور اس کے عزائم کو صحیح راستے پر ڈالنے اور اطاعت کے معاملہ میں راست روی اختیار کرنے پر آمادہ کیا اور تین بار فوجوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جس میں اس نے یہ بار خراج دے کر اس کا دفاع کیا پھر اس کے اور ذواودہ کے سردار علی بن احمد کے درمیان جنگیں ہوئیں جس کا باعث یہ بات تھی کہ اسے خراج میں جو حصہ حاصل تھا پس اس نے اس کے ساتھ جنگ چھوڑ دی اور عربوں کی سنت کے مطابق ادا کرنے کے قریب تھا اس نے مقابلہ کے لئے بلایا اور اس امر کے لئے ملاں ریغہ کو منتخب کیا اور اس سے جنگ کی اور ان کا بیٹا مغرب میں سے منحرف ہو گیا اور بسکرہ چلا گیا تو ابن مزنی نے اپنی بیٹی منصور بن مہلہل سے اس کا رشتہ کر دیا اور اسے بسکرہ کا امیر بنا دیا پس اس نے اس کا بہت اچھا دفاع کیا اور ابن مزنی نے سلیمان بن علی رئیس اولاد سباع اور علی بن احمد کے متعلق پیغام بھیجا بسکرہ میں اس کے پاس صبح و شام جنگ کے لئے جاتا یہاں تک کہ ابن مزنی محفوظ ہو گیا اور علی بن احمد بسکرہ سے چلا گیا اور آٹھویں صدی کے چالیسویں سال تک ابن مزنی کے

[illegible] اتفاق اور صلح کر لی تو وہ پھر [illegible] کے تعاقب میں ان کے پاس آ گئے اور پھر [illegible] سے جنگ کے بعد افریقہ سے افواج اور ان سے اطاعت اور [illegible] کا مطالبہ کیا اور ابن [illegible] کے بیٹے کو بطور یرغمال طلب کیا تو وہ اپنی فوجوں کے ساتھ اعراب کی طرف چلا گیا اور سلیم کے عرب بھی ان کے ساتھ تھے پس وہ اعراب سے جنگ کر کے اس کی ایک بستی [illegible] میں آ گیا اور [illegible] کے عرب اور باقی ماندہ [illegible] کے آگے بھاگ اٹھے اور یوسف بن مزنی نے [illegible] میں اس سے تعاقب [illegible] سے گریز [illegible] کر دیا اور وہ وہاں سے [illegible] کی طرف چلا گیا۔ پس اس نے ان کے [illegible] کو فتح کر لیا اور لوٹ لیا اور اس کی باقی [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا اور تونس کی طرف واپس آ گیا اور سلطان نے اپنے [illegible] محمد بن حکیم کو [illegible] میں [illegible] طرف [illegible] اور اس کے بیٹے ابو حفص [illegible] اور حاجب ابو محمد بن تافراگین اس کے [illegible] اور اس کے خواص کی [illegible] سے [illegible] مغرب کے پاس چلے [illegible] خوف کھایا [illegible] تھا اور [illegible] بھاگا تھا اور اس نے [illegible] افریقہ کی حکومت کے متعلق [illegible] کر لیا اور اس نے [illegible] میں بڑی بڑی اقوام پر حملہ کر دیا جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں اور یوسف بن منصور [illegible] اپنے [illegible] ساتھ ان کے پاس آیا تو اس نے [illegible] آمد [illegible] اور اس نے اپنے خواص کے ساتھ قسنطینہ کی طرف چلے گئے۔ پھر [illegible] الاعراب اور ان کے [illegible] کر دیا [illegible] مغرب اقصیٰ [illegible] عمال کے [illegible] ان کے پاس [illegible] خزانہ بھیج [illegible] اس کام کے لئے مستعد ہو گیا اور جب اس نے ان کے پہنچنے کے متعلق سنا تو [illegible] قسنطینہ میں [illegible] سب کو [illegible] سلطان کی مصیبت کی خبر ملی تو اس نے اپنے [illegible] جانے کا عزم کر لیا [illegible] ابو علی بن احمد نے افریقہ کی [illegible] رفتہ [illegible] ان دونوں کے [illegible] اور قسنطینہ [illegible] فضل موجود تھے اور [illegible] ان کے چھوٹے بیٹے [illegible] کے پاس آ گئے اور ان سب کو یوسف بن منصور نے اپنے [illegible] اور انہیں اپنے شہر میں اتارا اور [illegible] ان کی [illegible] یہاں تک کہ سلطان [illegible] تونس [illegible] اور [illegible] یعقوب بن [illegible] کی معیت میں اس کے ساتھ [illegible] گئے اور یوسف بن منصور نے سلطان ابو الحسن کے ساتھ ایک احسان کیا تھا [illegible] پھر اس کے بعد افریقہ [illegible] ان کے [illegible] درمیان اس کے خلاف بغاوت کرنے [illegible] جب [illegible] مصیبت سے بچ کر وہاں آیا تو وہ تونس [illegible] سے اس کے پاس [illegible] کرتے [illegible] اپنے [illegible] اس کے ملک کی واپسی کے لئے دعا [illegible] کہ سلطان [illegible] میں مغرب اقصیٰ کے جبل [illegible] وفات پا گیا اور اس کے بیٹے سلطان ابو عنان [illegible] حکومت [illegible] ہو گیا اور جب اس نے اپنی حکومت کے [illegible] تلمسان اور [illegible] کی حکومت کو [illegible] اور [illegible] میں [illegible] کی طرف [illegible] تو یوسف بن منصور نے اس کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی [illegible] اس نے [illegible] سے بیعت کی اور اس نے اپنے ایلچیوں کو اپنی بیعت کے ساتھ سلطان کے پاس بھیجا پھر وہ

دوسری دفعہ اپنے حاجب کو جب ابو عبداللہ محمد بن ابی عمر کے ساتھ اس کے پاس گیا اور اس نے اسے افریقہ پر قبضہ کرنے اور اپنی جانب کی حکومت کو درست کرنے کے لئے فوجوں کے ساتھ بھیجا جیسا کہ ہم عنقریب اس کا ذکر کریں گے اور [illegible] میں ان کے پاس قبائل کے امراء اور فوجوں کے وفود آئے اور ان میں یوسف بن منصور امیر [illegible] اور یعقوب بن علی امیر [illegible] اور زواودہ کے باقی عمائدین بھی آئے [illegible] انہیں بڑی عزت کے ساتھ [illegible] کیونکہ ان کے اور افریقہ کے درمیان اس کے باپ اور اس کی قوم [illegible] تھے اور اس نے انہیں قیمتی تحائف دیئے اور اس نے یوسف بن مزنی والی زاب [illegible] اور [illegible] کا امیر مقرر کیا اور وہ [illegible] مال [illegible] لایا اور سلطان کی دوستی سے بہت خوش ہوا اور اس کی مجلس میں اس کا مقام بلند ہو گیا اور جب سلطان نے [illegible] میں قسنطینہ سے کوچ کرنے کے لئے افریقہ پر چڑھائی کی تو یوسف بن منصور قسنطینہ میں اسے ملا اور اس نے اسے اپنے مددگاروں [illegible] میں شامل کر لیا اور [illegible] یعقوب بن علی نے اس سے [illegible] کی [illegible] اور اس کی قوم کو [illegible] ہونے کا مطالبہ کیا تھا۔

پھر اس کے بعد [illegible] اور اس نے [illegible] کے [illegible] ہو گئے اور سلطان بھی فوجوں کے ساتھ ان کی تلاش میں گیا یہاں تک کہ [illegible] میں اترا اور اس نے [illegible] یعقوب بن علی کے شہروں [illegible] مغرب کو [illegible] اور یعقوب اپنے قبائل کے ساتھ صحرا میں [illegible] اور انہوں نے سلطان کو [illegible] کر دیا [illegible] وہ واپس لوٹ آیا اور [illegible] ہو گیا اور اس نے لوگوں کو آرام پہنچانے اور حرکت [illegible] اور صحرا کے [illegible] سے ان کی [illegible] کرنے کے لئے [illegible] یوسف بن منصور نے اپنی قوم [illegible] کے ایام میں بستیوں میں [illegible] اور انہیں [illegible] گوشت [illegible] اپنے جس سے [illegible] لوگوں نے مدد [illegible] اس کا [illegible] کرنے کے [illegible] ان قہرمانوں کے [illegible] اس کے [illegible] میں سے تھا اور سلطان نے اسے اس کا بہت بلند [illegible] مال عطا کیا اور اس کے عیال کو اپنی بیویوں کا لباس اور اپنے محل کے کپڑے دیئے اور وہ الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا [illegible] یوسف بن منصور نے اپنے بیٹے احمد کو اپنے [illegible] سلطان کے پاس اس وقت بھیجا جب [illegible] سلیمان [illegible] میں افریقہ پر چڑھائی کے بعد [illegible] اور اس نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا [illegible] تمام [illegible] اور اس نے نہایت عزت کے ساتھ واپس [illegible] یہاں تک کہ [illegible] فوت ہو گیا اور اس کے [illegible] اسے اس کی [illegible] کی طرف [illegible] اور اس نے [illegible] کے امراء [illegible] میں [illegible] اور سلطان کی وفات کے بعد [illegible] کر اپنے بیٹے کے پاس آ گیا [illegible] سلطان [illegible] کے قبضہ میں آ گیا تو جہاں وہ [illegible] کے ساتھ [illegible] تھا اور وہ اپنے وطن جاتے ہوئے ان کے پاس [illegible] نے اس کے بیٹے یوسف حاکم [illegible] کے [illegible] کرتے ہوئے [illegible] اس کے

اعمال میں رغبت دلانے کے لئے اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی اور اس نے اپنے ہاتھ سے اس کے لئے مال خرچ کیا جسے بنو مرین نے اپنے وزراء سے اسے بھیجا تھا اور صغیر نے اس کے ساتھ اپنی قوم کا ایک وفد بھیجا جس نے اسے اس کے دشمن تک پہنچا دیا اور یہ اس کے نجات پانے کا ایک عجیب واقعہ ہے اور موحدین نے بجایہ اور قسنطینہ کی اپنی سرحدیں بنی مرین کے قبضہ سے واپس لے لیں اور ان کے قبائل نے جو لشکر پر ان کو گھیرے ہوئے تھے انہیں وہاں سے بھگا دیا جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں پس یوسف بن منصور نے ان کو دوبارہ اطاعت اختیار کر لی یہاں تک کہ ۷۰۰ھ میں عاشورہ کے روز فوت ہو گیا اور اس کی حکومت کو اس کے بیٹے نے سنبھالا اور اس کے طریق کے مطابق چلا اور آج کل وہ اپنے باپ کی جگہ الزاب کا امیر ہے اور اپنے باپ کے طریق کے مطابق چل رہا ہے اور اس کا باپ کا تعلق علمی تھا اور اس کا قصد یہی ہے کیونکہ وہ ظریف اور ہوشیار بچہ ہے اور ان کے لڑکے بھی ہیں جن میں سے بڑا ابو یحییٰ ہے اور محمد بن یملول کی بیٹی سے یحییٰ کی ایک بیٹی ہے جو آج کل مرتبہ کے قابل ہے اور اس وجہ سے بھی کہ اہل جرید پر مصیبت نازل ہوئی ہے اور یحییٰ بن یملول کی وجہ سے آپ کے وطن پر جو مصیبت نازل ہوئی ہو وہ سلطان سے خوف محسوس کرنے لگا پس اس نے عربوں کو اموال دیئے اور اپنے ہاتھ کو حاکم تلمسان کی رسی کے پکڑنے کے لئے بڑھایا مگر اس نے اسے دھتکار دیا اور وہ اپنی حکومت میں ایک آدمی کو مقدم اور دوسرے کو مؤخر کرتا تھا اس نے نور ہدایت کو اس کے دل کے قریب کیا اور اس نے اس کے رشد کی سند دکھائی اور اس نے اطاعت میں استقامت اور قریب سے انحراف کرنے میں جلدی کی پس سلطان ابو العباس نے شیخ الموحدین ابو العباس بن ابی ہلال کو بھیجا اور اس نے اس کے سامنے اطاعت و دوستی کا اظہار کیا اور اس نے اس کے ساتھ ایک وفد اپنے تحائف اور استقامت کے ساتھ بھیجا اور سلطان نے اسے قبول کر لیا اور اسے دوبارہ خوشحال کر دیا۔

باب : ۲۰

بنی یملول بنی خلف

بنی ابی المنیع

توزر میں بنی یملول اور نفطہ میں بنی خلف اور الحامہ میں بنی ابی المنیع کی امارت کے حالات: علاقہ کی وسعت اور شہر کے متمدن ہونے اور اس علاقے کی بستیوں کی اہم ترین ہونے کی وجہ سے ان رؤسا کا پیشرو ابن یملول تھا جس کا نام یحییٰ بن محمد بن احمد بن محمد بن یملول تھا اور میرے خیال میں اس کا نسب تنوخ کے ان عربوں سے ملتا ہے جو آغاز میں یہاں آئے تھے جن کے بیٹے فتح کے آغاز سے اس علاقے میں رہتے تھے اور یہیں جڑ پکڑ گئے تھے اور ان کی اولاد نسب اور رشتہ داری کے لحاظ سے گھل گئی یہاں تک کہ وہ شوریٰ کے اہل گھرانوں میں شامل ہو گئے جو بادشاہوں کے پاس جاتے تھے۔ اور وہ دارالخلافت سے آنے والے عمال کو ملتے تھے اور آل حماد کے زمانے میں قلعہ میں اور آل عبدالمومن کے زمانے میں مراکش میں اور آل ابی حفص کے زمانے میں تونس میں ان لوگوں کے مصالح پر نظر رکھتے تھے جیسے بنی واسال بنی فرقان بنی ... اور بنی ... تھے اور عبداللہ شیعی کے زمانے میں ان میں ابن فرقان کو تقدم حاصل تھا جس نے ابو یزید کے متعلق یہ بات چلتی ہے کہ وہ ابو القاسم پر گمان کیا جاتا ہے ... باہر نکال دیا اور آل حماد کے زمانے میں یحییٰ بن ابو ... کو تقدم حاصل ہوا جو ابن غانیہ کی حکومت کے وقت تک رہا ان کے ملک سے ابن الصفدی کی امارت کو اس کی طرف منتقل ہو گیا تھا پھر ان کی حکومت میں اختلاف پیدا ہو گیا پھر موحدین کے آغاز میں بنی مروان کو امارت مل گئی اور ان میں سے وہ شخص بھی تھا جو عبدالمومن سے ملا اور اس نے اپنی طرف سے توزر کے باشندگان کی اطاعت اس کی خدمت میں پیش کی تو اس نے اسے قبول کیا اور انعام دیا اور حکومت موحدین کو حاصل ہو گئی تو انہوں نے وہاں سے سرداری اور شوریٰ کے آثار مٹا دیئے اور ابن عطلت کو اس علاقے میں مستقل سرداری کی طرف لے جاتے ہیں پرورش پائی اور شہر کے سرداروں اور وطن کے اشراف کا دفاع کرتا رہا اور سلطان ابو حفص عمر ... کے زمانے میں شیخ الموحدین اور فوج کے سالار کے پاس اس کی چغلی کی گئی تو اس نے اسے

کی طرف کر دیا اور اس نے اس سے اصحاب کے ساتھ جو کا مطالبہ کیا جو اس نے بطور [illegible] اس سے مانگا تھا اور یہ اس کی پہلی مصیبت تھی جس نے اس کے چھکے چھڑا دیے اور اس نے آگ نکالی اور اس کے انکار سے آگ لگائی اور وہ الحضر کی طرف چلا گیا کیونکہ اسے توقع تھی کہ وہ دارالخلافت میں لے جائے گا۔ لیکن اس نے اسے ایک زمانے تک اپنا وطن بنائے رکھا اور وہ تنگ ہو گئے وزراء اور خواص کے دروازوں پر جاتا اور [illegible] معاملات اور خواص کے ہاتھ پاؤں چومتا یہاں تک کہ اسے سند کی گورنری کا عامل مقرر کر دیا جس میں اس نے دارالحرب کے [illegible] جہادوں سے ٹیکس لینے کے لئے عمال کو کشتیوں میں بٹھایا پھر اس نے الحضر کے باقی ماندہ عمال سے بھی دیوانی اور قرض اور ٹیکس کی وصولی کا ٹھیکہ لے لیا اور مسلسل اس کا عامل رہا اور اس کا فائدہ بڑھ گیا اور [illegible] کیا اور اس نے مال کو کھینچا اور حسن سلوک اور تعارف کے ساتھ [illegible] کو جمع کرنے کے لئے ذخیرے سے کام لیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے مرتبہ دیا اور اس کے مقام کے خلاف بغاوت ہوئی اور اس کا معاملہ جب تک پہنچا تو اس نے سلطان ابو بکر کے دور میں اس کی گرفتاری [illegible] اس کے [illegible] کی تحقیق کے آرزو کرتے اور وہ [illegible] کی طرف [illegible] اور اس کے ہزاروں دینار میں سے [illegible] امراء کے ساتھ طلب کیا گیا اور وہ [illegible] میں پہنچا اور اس نے خط پہنچتے ہی اپنا [illegible] فروخت کر دیا اور [illegible] کی طرف گیا تو اس نے [illegible] کی خدمت [illegible] ہو سب اس کے [illegible] جانے کی وجہ سے [illegible] چڑھتے تھے [illegible] امراء نے الحضر کو مشغول کر لیا اور ان لوگوں سے حکومت کا ساتھ چھوٹ گیا اور [illegible] میں [illegible] حکومت کا معاملہ شوریٰ کے سپرد ہو گیا۔

پس جب امراء شوریٰ [illegible] کے [illegible] پانی کے حباب کی طرح [illegible] حکومت کا [illegible] ختم ہو گیا وہ اس کی کوشش کامیاب ہو گئی اور وہ [illegible] خود مختار [illegible] کیا اور [illegible] میں وفات پا گیا اور اس کے بعد اس کا بیٹا علی اس کے طریق پر چلا جو [illegible] خود مختاری کا شوقین اور [illegible] کے ساتھ مزاحمت کرنے والا تھا اور [illegible] اس نے کمینوں اور بدکاروں کے ساتھ شراب نوشی کرنے اور اپنے [illegible] پر غلبہ حاصل کرنے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] اور [illegible] جلاوطن ہو کر [illegible] کے گڑھے میں گر گئے اور [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] یہاں تک کہ [illegible] لہٰذا صاف ہو گئی اور حکومت مضبوط ہو گئی اور وہ [illegible] ملک کے معاملات میں اپنے باپ سے بھی زیادہ خود مختار بن گیا اور اس کی وفات خودمختاری کے پانچ [illegible] سال ہوئی اور اس کے بھائی محمد نے جو [illegible] کے میدان میں اس کا [illegible] تھا اس سے پہلے [illegible] اور تخت حکومت پر بیٹھ گیا [illegible] اور [illegible] کے امراء [illegible] ابوالفضل سے حسن سلوک کیا اور ان سے رشتہ کا تعلق پیدا کیا تھا اس نے [illegible] ابوالفضل کی [illegible] سے [illegible] تھا اور وہ حکومت میں [illegible] شہرت [illegible] کی اور غالب ہو گیا [illegible] حکومت کا [illegible] محمد بن [illegible] اس نے [illegible] حکومت قبول کر لی کیونکہ اس نے اس کے خلوص کی [illegible] کر لی تھی اور وہ [illegible] پر [illegible] یہاں تک کہ آٹھویں صدی کے چالیسویں سال میں فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عبداللہ حکومت کے قیام کے بعد [illegible] ہو گیا تو اس کے چچا ابوزید بن احمد نے اس پر [illegible] کے بعد اس کے باپ

[illegible] قبر پر قتل کر دیا گیا اور اس کو [illegible] شہید ہو گیا۔

پس تمام امراء اس وقت اس کے خلاف بھڑک اٹھے اور وہ [illegible] بیان کرتے تھے تو [illegible] ہو گئے اور امراء اس کو منصب [illegible] معزول [illegible] یہاں تک کہ اس کی [illegible] اور [illegible] کی طرف منسوب کیا جاتا تھا پس ان کا معاملہ خراب ہو گیا اور امراء ان کے [illegible] اکثر بہت مشغول ہو گئی اور ان کا بھائی ابوبکر [illegible] قید تھا [illegible] سلطان نے اس کی اطاعت کر لی اور [illegible] قید خانے سے [illegible] کے [illegible] اور اس نے [illegible] کے قریب [illegible] لوگوں کو اٹھایا [illegible] معاف کر [illegible] اور اس نے [illegible] بھائی [illegible] کو گرفتار کرنے میں جلدی کی اور [illegible] سے [illegible] اس نے اسے اپنے گھر میں قید کر دیا اور ان کے خون [illegible] اٹھا [illegible] قید کے [illegible] قید خانے میں مر گیا [illegible] حکومت [illegible] تونس میں [illegible] زین العابدین [illegible] ان کے [illegible] جب [illegible] ان کے [illegible] سب سے [illegible] ان کی [illegible] اور [illegible] کو ایک [illegible] اس کے [illegible] ان کے پاس [illegible] ان کے [illegible] جب اس نے [illegible] اور [illegible] ابو عبداللہ [illegible] زین العابدین [illegible] عصبیت [illegible] سلطان ابوالحسن [illegible] سلطان نے اپنے [illegible] کی اصلاح کی طرف توجہ کی اور اس نے [illegible] کا [illegible] اور ان کے [illegible] ان کی فوجوں کے ساتھ [illegible] اور [illegible] ایک [illegible] کو [illegible] اور دوسرے [illegible] اطاعت کے بارے میں ایک دوسرے [illegible] سلطان کے پاس [illegible] زین العابدین [illegible] اس کی پناہ میں چلے گئے [illegible] سلطان [illegible] اطاعت قبول کر لی [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اور [illegible] کی امیدوں کو پورا کیا اور اپنے [illegible] بیٹے امیر ابو [illegible] کو [illegible] اور [illegible] قابض ہو گئے [illegible] ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور [illegible] ابو عبداللہ اور [illegible] کا بیٹا [illegible] بھائی [illegible] اور ان کا نسب [illegible] سے [illegible] ایک [illegible]

قتل کیا تھا اور وہاں ان کے بیٹے کا ایک گھر [illegible] اور جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں [illegible] بھائی [illegible] کے زمانے میں [illegible] تھے۔ اور جب سلطان ابو بکر نے [illegible] پر قبضہ کیا اور اپنے بیٹے ابو العباس کو قسنطینہ میں [illegible] بجایہ کا بھی امیر مقرر کیا [illegible] ان کی اطاعت [illegible] جماعت سے [illegible] تو اس نے اپنے وزیر ابو القاسم بن عتو [illegible] موحدین کے [illegible] سے تھا ان کی طرف بھیجا اور [illegible] تو اس نے [illegible] کے ساتھ جنگ کی اور ان کے کھجور کے درخت کاٹ دیے اور [illegible] نے اطاعت اختیار کر لی اور [illegible] غالب آنے والے [illegible] چھوڑ دیا [illegible] اور انہیں [illegible] حاصل کرنے والوں کے لئے [illegible] اور [illegible] نے ان کے [illegible] ابو القاسم بن عتو سے [illegible] کیا تھا کیونکہ وہ جنگ سے پہلے ہی ان کے پاس آ گیا تھا [illegible] اور امیر ابو العباس [illegible] ہو گیا اور [illegible] موحدین میں شامل کر [illegible] ان کی اطاعت [illegible] ابو بکر کے [illegible] جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں اور [illegible] چلا گیا اور [illegible] کے بعد [illegible] قلعوں میں منتقل ہو گیا [illegible] کے قریب تھے اور [illegible] گیا پھر ان کے بعد [illegible] کے اوقات کا [illegible] ہو گئے۔

[illegible] کی [illegible] سے [illegible] آ گیا اور اپنے [illegible] بن [illegible] قابض ہو گیا اور [illegible] کی طرف [illegible] بن محمد بن احمد [illegible] کے زمانے میں اپنے چچا [illegible] کے ساتھ [illegible] کی طرف واپس [illegible] گیا [illegible] سے [illegible] اپنے [illegible] کی پناہ میں چلا گیا [illegible] انہیں [illegible] تھا [illegible] کے [illegible] ان کے [illegible] نے [illegible] اور [illegible] مقرر کر دیا اور [illegible] حکومت پہلے کی طرح ان کے پاس واپس آ گئی اور جب سلطان ابو الحسن افریقہ سے [illegible] ان کے [illegible] کے زمانے [illegible] ان کی [illegible] اپنے شہر کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] کے بعد ان کی [illegible] بن احمد [illegible] کی طرف [illegible] کی طرف لوٹ آئے اور [illegible] میں سے [illegible] اپنے [illegible] کے [illegible] سب [illegible] بن [illegible] میں سے تھا [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی یہاں تک کہ [illegible] میں [illegible] سلطان پر مصیبت پڑی [illegible] اپنے [illegible] کے ساتھیوں کے ہمراہ [illegible] چلا گیا اور [illegible] کو ان کی [illegible] انہوں نے [illegible] کے [illegible] آئے [illegible] ان [illegible]

حملہ کر دیا اور اس کے امراء ان کے محافظوں کے ساتھ جنگ کی اور ان کے خیموں، چیزوں اور گھوڑوں پر قبضہ کر لیا اور یہ رؤساء واپس اپنے شہروں میں خود مختار ہو گئے اور [illegible] آ گئے اور اپنے منابر پر الحضرۃ کے والی کے لئے دعا کا اعلان کرنے لگے اور اسی روش پر مسلسل قائم رہے اور یحییٰ بن محمد بن یعقوب ملوک کے ساتھ جانوروں کے سدھانے اور ہتھیاروں کے بنانے اور نماز کے لئے مسجد تیار کرنے اور گھوڑوں پر بیٹھنے اور [illegible] کے لئے مقابلہ کرنے لگا اور بے حیائی اور لہو و لعب کے حصول کا میدان وسیع ہو گیا اور وہ سیاست اور سلطنت کا [illegible] کے [illegible] لوگوں سے [illegible] اور [illegible] اور مستحقین پر خدائی کرنے میں ہے اور اس کے ساتھ اس نے رعیت پر ظلم و ستم کا دروازہ کھول دیا اور اس نے ان میں سے مشاہیر کے ایک گروہ کو مصادرہ کیا اور انہیں قتل کر دیا اور اس کی حکومت کا زمانہ ان کو [illegible] کرتے لمبا ہو گیا یہاں تک کہ سلطان ابوالعباس افریقہ پر قابض ہو گیا اور اس کی حکومت کے حالات کو ہم بیان کریں گے اور اس کا [illegible] علی بن خلف نے خود کو امیر بنے [illegible] ھ میں [illegible] کیا اور [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کو اختیار کیا اور [illegible] ھ میں فوت ہو گیا اور اس کی جگہ اس کا بیٹا محمد والی بنا اور اس کے طریق پر چلا اور ایک سال حکمرانی کرنے کے بعد فوت ہو گیا اور اس کے بھائی عبداللہ بن علی نے اس کی حکومت کو سنبھالا پس اس نے اپنی [illegible] اور [illegible] کے لئے [illegible] کو ختم کیا تو انہوں نے اس کی سیرت پر برا منایا اور اس کی گردنوں پر چڑھ گئے اور قاضی محمد بن خلف اللہ نے جو شرف اور منصب کی سرداری میں ان کا ہمسر تھا الحضرۃ کے حاکم پر ایک عہد کی وجہ سے غصہ پایا [illegible] قدیم سے حاصل تھا اور اس نے اسے الحضرۃ میں قضا کے کاموں پر لگا دیا اور اسے اپنے امر [illegible] اور صحبت میں ترجیح دی پس اس نے اس عبداللہ کے متعلق خلیفہ کے پاس چغلی کی اور اسے اس کی ہلاکت کی [illegible] کے متعلق بتایا اور اسے اس کے ملک کی [illegible] سے آگاہ کیا اور [illegible] میں سلطان کی فوجوں کو اس کی طرف لانے کے متعلق [illegible] اور جب وہ شہر کے باہر اترا تو اس کا [illegible] عبداللہ بہت [illegible] طاقتور اور زیادہ فوج والا تھا اور اپنے [illegible] کو بہت جلدی کے ساتھ [illegible] کرنے والا تھا اور ان کے بھائی خلف بن علی بن خلف نے اسے چھوڑ کر [illegible] کی ایک جماعت کے ساتھ دوستی کی اور انہیں اس کے خلاف برانگیختہ کیا اور [illegible] کو [illegible] ان پر شب خون مارنے میں [illegible] کیا اور اپنی [illegible] بیٹھا تھا یہاں تک کہ رعیت [illegible] تو ایک [illegible] اس کے بھائی عبداللہ کے قتل کے متعلق [illegible] اور اس نے قاضی اور [illegible] کے متعلق [illegible] کی اور ان کے لئے [illegible] کی اور ان کے درمیان [illegible] اور اپنے شہر کی ریاست پر خود مختار ہو گیا اور سیرت میں اپنے پہلوں کا مقابلہ کرنے لگا اور اس کے بہت سے کاموں میں بھی اس کا مقابلہ کرنے لگا اور اسے ایک [illegible] حاصل ہوئی جیسا کہ [illegible] ہو چکی تھی اور احمد بن عمر بن العابد جب سے اپنے شہر قفصہ میں خود مختار بنا تھا گمنامی کے راستے پر چل رہا تھا اور تکبر سے دور تھا اور [illegible] اور سواری اور عدل و انصاف میں اہل خیر کے مذہب کو اپنانے والا تھا اور [illegible] کی طرف مائل تھا اور جب وہ بڑھاپے کو پہنچا تو اس کے بیٹے محمد نے اپنے آپ کو اس پر ترجیح دے لی اور بعض حالات میں اپنے باپ سے بڑھ گیا اور سرمایہ داروں سے مقابلہ کرنے لگا اسی دوران میں ان رؤساء نے سلطان کے مقابلہ میں خود مختاری حاصل کر لی تھی انہوں نے بادشاہوں کے اخلاق اپنا لئے اور رعایا پر ظلم و ستم کرنے لگے اور [illegible] ٹیکس لگانے لگے اور بعض اوقات سلطان ابوالعباس نے الحضرۃ میں اپنے عزائم کے تیر کو سیدھے

ہوئے انہیں خاص طور پر کہا کہ وہ مخصوص طور پر اس کی دعوت دیں تو انہوں نے غرور میں آ کر سر جھکا لئے اور اس سے خوف محسوس کرنے لگے اور باہم اتفاق کر کے ایک دوسرے کی مدد کرنے کا مشورہ کرنے لگے حالانکہ اس سے پہلے وہ باب الحضرۃ کی طرف جانے کی ترغیب دیا کرتے تھے اور بار بار دور دراز سے اس کی طرف پیغام بھیجتے تھے کہ وہ الحضرۃ کے حاکم کے خلاف اس کے ساتھ ہیں۔

پس جب سلطان ابوالعباس وقت میں اپنے آپ کو ترجیح دینے لگا تو انہیں اپنے معاملے میں شک پڑ گیا اور انہوں نے سلطان کے مخالف اعراب کو جو کعوب میں سے تھے۔ اس توقع پر اموال دیئے کہ وہ ان کی موافقت کریں گے پس ابو اللیل کی اولاد مدافعت کے لئے تیار ہو گئی کیونکہ ان کے اور سلطان کے درمیان نفرت پائی جاتی تھی پس سلطان نے ان پر حملہ کر دیا اور افریقہ کے ان علاقوں پر قبضہ کر لیا جن کا قوام انہیں ملتا تھا اور اس نے ان کی قوت کو کمزور کر دیا پھر دوسری بار اس نے بلاد جرید پر حملہ کیا تو وہ قلعہ بند ہو گئے اور سلطان نے فوجوں اور عرب مددگاروں کو جو اولاد مہلہل سے تھے قفصہ کے مقابلے میں بھیج دیا پس اس نے ایک دن یا دن کا کچھ حصہ اس کا مقابلہ کیا اور دوسری بار اس نے ان کے کھجور کے درختوں کو کاٹ کر ان پر زیادتی کی کیونکہ وہ ان کی آمدنی کا ذریعہ تھے اور انہوں نے اپنے لئے اس سے بیزاری کا اظہار کیا اور جب اس بات کا پتہ چلا تو وہ جلدی سے سلطان کے پاس آیا اور اس کی حکومت کو تسلیم کر لیا پس اس نے اسے اور اس کے بیٹے کو وہاں سے [illegible] میں گرفتار کر لیا اور شہر پر قبضہ کر لیا اور ابن العابد کے دیار پر ذخیرہ سمیت قابض ہو گیا اور اس کے غلبے کو اس کی ولایت کی مدت کی طوالت کی وجہ سے بیان نہیں کیا جا سکتا اور اس نے اموال کو بہت اٹھایا اور سلطان نے قفصہ پر اپنے بیٹے ابوبکر کو امیر مقرر کیا اور خود توزر کی طرف چلا گیا اور وہ اس لشکر میں چلا گیا جو اس کی مصیبتوں کا ٹھکانا اور اس کے بھروسے کی آخری جگہ تھی پس وہ وہاں احمد بن یوسف بن مزنی کے پاس اترا اور اس توقع پر وہاں قیام کیا کہ سلطان اس سے اس کا مطالبہ کرے گا اور ابن مزنی اسے اموال کے فدیہ سے بچائے گا اور وہ اسی سال میں یا ان کے پاس سے جانے کے بعد فوت ہو گیا اور انہوں نے سلطان کو پیغام بھیجا پس وہ اسے راستے میں ملا اور شہر کی طرف آ گیا اور مصمول کے محلات میں اترا اور اس کے ذخیرے پر قابض ہو گیا اور وافر شہر کے پاس اس کے بہت سے خالص ذخیرے تھے جو انہوں نے سلطان کو دے دیئے اور اس نے اپنے بیٹے المنتصر کو توزر کا امیر مقرر کیا اور اس نے خلف بن خلف کو نفطہ سے بلایا اور وہ اطاعت کرنے میں اس کے اصحاب کی مخالفت کرتا تھا یہاں تک کہ انہوں نے اس کی اطاعت چھوڑ دی پس جب ان کا محاصرہ ہو گیا تو وہ حیران رہ گیا اور اس نے سلطان کی اطاعت اختیار کرنے میں جلدی کی اور وہ اطاعت کے مقصد سے پس حاضر ہوا تو سلطان نے اس کے ظاہری اطاعت کرنے کو قبول کر لیا اور اسے اس کے مدعو ہونے کی امید پر دوسری جگہ دے دی اور اسے اپنے بیٹے المنتصر کی نیابت سے بلاد جرید کی امارت دی اور ان کے ساتھ توزر میں اترا اور اسے حکم دیا کہ وہ نفطہ شہر پر اپنا جانشین بنائے اور اس نے نفطہ کا حاکم مقرر کر دیا اور الحضرۃ کی طرف واپس آ گیا اور ابن خلف نے اپنے معاملے میں دیری کی تو اسے معلوم ہوا کہ وہ اطاعت کے بارے میں مخلص نہیں ہے پس اس نے توزر سے ابن یملول سے مراسلت کی اور سلطان کے مددگاروں کو اس نے اس خط کے متعلق اطلاع دی جو اس نے ریاح کے شیخ یعقوب بن علی کو لکھا تھا جس میں ابن یملول کو اس کی مدد کرنے کی ترغیب دی گئی

تھی پس انہوں نے اسے گرفتار کرنے میں جلدی کی اور نفطہ پر اس کی طرف سے حاکم مقرر کر دیا اور انہوں نے سلطان سے بدلہ لینے کا کہا اور وہ سفر کی تیاری کرنے لگا کہ قفصہ کا واقعہ پیش آ گیا جس میں امیر المنتصر نے اس کے قتل میں جلدی کی اور قفصہ کا واقعہ یہ ہے کہ ابن ابی زید وہاں کے مشائخ میں سے تھا اور وہ اور اس کا بھائی بنی العابد کے ساتھ حسد کی وجہ سے شیخ سے قبل ہی سلطان کے پاس جاتے تھے اور وہ محمد اور احمد بن عبد العزیز اور ابن عبد اللہ بن احمد بن علی بن عبد اللہ بن محمد بن ابی زید تھے اور ہم اس سے پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ امیر ابو زکریا اول کے عہد میں ان کے سلف کو جریدہ کے نواح و اکناف کرنے پر مقرر کیا گیا تھا۔

پس جب سلطان نے ملک پر قبضہ کیا تو اپنی قوم کے ساتھ مدد کرنے اور اطاعت کرنے کی وجہ سے ان دونوں کا لحاظ کیا تو اس نے قفصہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ ان دونوں کے لیے حکم دیا کہ وہ قفصہ میں رہیں اور اس کا بڑا امر وہ اس کے حاجب عبد اللہ کا معاون تھا جو ترک غلاموں میں سے تھا اور سلطان کی اطاعت میں شہر کے امور کا منتظم تھا پھر شیطان نے اس کے دل میں خود مختاری کی بات ڈالی اور اس کام کے لیے وقت مقرر کرنے لگا اور امیر ابو بکر توزر میں اپنے بھائی کی ملاقات کو گیا تو اس نے اس سے پیچھے رہنے کی تدبیر کی اور کمینے لوگوں کو جمع کر لیا اور وہ انہیں قصبہ کی طرف لے آیا اور عبد اللہ ترکی پر حملہ کرنے کے لیے انہیں بھی دعوت دی اور اس نے ان کے ساتھ دن کا کچھ حصہ جنگ کی یہاں تک کہ توزر سے مدد پہنچ گئی پس جب امداد سے مضبوط ہو گیا تو وہ قصبہ سے نکل آیا اور شریر اس کے گرد سے بھاگ گئے اور شہر کے مکانوں میں روپوش ہو گئے اور جن لوگوں کو انہوں نے بغاوت میں شامل کیا تھا ان میں سے بہت سے لوگ گرفتار ہو گئے اور امیر ابو بکر کو توزر میں یہ اطلاع پہنچی تو وہ جلدی سے اپنی جگہ پر آیا اور اس کے دل کو سکون تھا اور جن لوگوں کو اس کے حاجب نے گرفتار کیا تھا ان سب کو قتل کر دیا اور لوگوں میں ابن ابی زید سے برات کا اعلان کر دیا پس لوگوں نے بھی اس سے برات کا اظہار کیا اور بہت سے وارثوں کو اطلاع ملی کہ وہ اور اس کا بھائی دونوں عورتوں کے لباس میں شہر کے دروازوں سے باہر جا رہے ہیں تو وہ انہیں پکڑ کر اس کے پاس لے آئے اور اس نے انہیں مثلہ کرنے کے بعد قتل کر دیا۔ پس سلطان جریدہ میں خود مختار بن گیا اور وہاں سے بدی کے آثار مٹ گئے۔

اور الحامہ کا شہر قصطیلیہ کی عملداری میں شامل تھا اور حامہ قابس کے نام سے مشہور تھا اور حامہ مطماطہ کی نسبت اس کے باشندوں کی طرف تھی جو بربری تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے ہی اس شہر کی حد بندی کی تھی اور اب تک ان میں تیجر اور بنی ومناجس کے تین قبائل پائے جاتے ہیں اور وہ عصبیت کے لحاظ سے دو گروہ ہیں اولاد یوسف اور اولاد وجاف اولاد یوسف کی امارت ابن ابی الطیح میں ہے اور اولاد وجاف کی امارت اولاد وشاح میں ہے لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان کے دو گروہ بننے کا سبب کیا ہے اور ابو الطیح کے قوم میں سردار ہونے کے متعلق یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ ان کے دادا عامر بن یوسف کے تین بیٹے تھے یوشک ابو محمد اور طالب اور اس کے بعد اس کی امارت اس کے بیٹے یوشک کی پھر اس کے بعد ابو الطیح پھر اس کے بیٹے محمد بن حسن پھر اس کے بھائی موسیٰ بن حسن پھر ان دونوں کے بھائی ابو عمران کے پاس گئی یہاں تک کہ وہ بات ہوئی جس کا ذکر ہم کریں گے اور اولاد وجاف کی امارت ابتداً محمد بن احمد بن وشاح کے پاس تھی اور اس سے پہلے اس کا ماموں قاضی محمد بن یحییٰ امیر تھا اور المنتصر قابس کے بادشاہوں کے پاس حالات لکھتے تھے یہاں تک کہ سلطان نے ان سے تمام ٹیکس اور خراج ساقط کر

رہے اور سلطان ابوبکر کی حکومت کے آغاز میں ان کا سردار ابو ثابت کی اولاد میں سے موسیٰ بن حسن تھا اور سلطان کا بیٹا المدیونی ان کا والی تھا اسے ایک روز ان کے متعلق شک گزرا اور انہوں نے بغاوت کرنا چاہی پس سلطان کے پاس اس بارے میں خفیہ رپورٹ ہوئی تو اس نے بعض سے بعض کی جنگ کی تو یہ بھاگ گئے اور یوسف کی اولاد میں سے بہت سے لوگ پکڑے گئے جنہیں قتل کر دیا گیا پھر امیر واپس آ گیا اور موسیٰ بن حسن کو والی بنایا اور جب وہ فوت ہو گیا تو اس کا بھائی ابو عثمان والی بنا اور اس کی ولایت کا زمانہ دیر تک قائم رہا اور وہ بہت اچھا اور پاکباز آدمی تھا اور اس کی وفات ۷۲۲ھ میں ہوئی اور اس کے بعد اس کا دوسرا بیٹا ابو زیان والی بنا پھر ان دونوں کے بعد ان کا عمزاد موسیٰ بن محمد والی بنا اور وہ اہل تازہ کے ایک وفد کے ساتھ سلطان ابوالحسن کے پاس آیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے پھر وہ فوت ہو گیا تو اس کے بعد ان کے عمزادوں میں سے حسان بن تجریں والی بنا اور اولاد یتابت میں سے محمد بن احمد بن وشاح نے اس پر حملہ کر کے اسے معزول کر دیا اور اس نے ۷۵۲ھ تک مغراوی کی فوج اس پر حملہ کیا اور انہوں نے عمر بن علی الحسن کو قتل کر دیا اور حسان بن تجریں کو ان کا والی مقرر کیا اور یوسف نے اس پر حملہ کر کے اسے قید کر دیا اور یہ یوسف بن عبدالملک بن حجاج بن یوسف بن وشاح تھا جو عالی ہمت کہلاتا اور منصور تھا اور پہلے کے متعلق دعویٰ کرتا تھا اور اس نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا اور تھا ان کے بعض نسابوں نے بتایا ہے کہ اطراف کے باشندوں کے مشائخ کی پوشاک اور پھر وہ تاجل میں ہیں جو بربر میں سے ہو اور تاجل ان کا سردار تھا اور وشاح تاجل کے لڑکوں میں سے ہے اور ان کے دو گروہ ہیں بنو حسن اور بنو یوسف اور حسان بن تجریں اور موسیٰ اور عمر ابو عثمان یہ سب کے سب بنو حسن میں سے ہیں اور محمد بن احمد بن وشاح بنی یوسف میں سے ہے اور یہ بات پہلی بات کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ان کے بارے میں صحیح بات کو جانتا ہے اور مغراوہ اور قسطیلہ کے مضافات اس عہد میں توزر کی طرف منسوب ہوتے تھے اور یہ بہت سی بستیاں ہیں ان کے اور توزر کے درمیان تین دن کی مسافت مشہور مگر کچھ پائے جاتے ہیں جو صحرا کے عالم ہیں اور ان کے [illegible] کی کے نشانات لگے گئے ہیں جن کے ذریعہ راہ کو راستہ معلوم ہوتا ہے اور بسا اوقات وہ بھول بھی جاتا ہے تو کچھ سے اگل جاتے ہیں اور ان بستیوں میں ایک قوم رہتی ہے جو بنی مغراوہ کا بقایا ہے جو اپنے جمہور کے خاتمے کے بعد وہاں باقی رہ گئے تھے اور عرب بدویوں کے دیگر بطون کے ساتھ مل جل گئے اور ان کے ساتھ زغبہ معاہد بھی تھے جو مرداس کی طرف منسوب ہوتے تھے جنہوں نے امان اور جزیہ پر وہاں رہائش اختیار کی تھی اور اب بھی وہاں ان کی اولاد موجود ہے پھر ان کے پاس شدید کے اعراب اور بنی سلیم کے زغبہ آئے یہ سب جنگ سے معذور تھے انہوں نے وہاں جنگلات اور پانیوں پر قبضہ کر لیا اور مغراوہ بکثرت ہو گئے اور وہ اس عہد میں وہاں کے باشندے ہیں اور ان مغراوہ کے بیڑوں میں کوئی سرداری نہیں کیونکہ اکثر ان میں سے توزر کے مضافات میں داخل ہو چکے ہیں اور ان کی سرداری کا یہ حال ان کے حقوق کا ہے جو شخص کی قوت میں بلا وجہ بیٹھے رہتے تھے ہم نے ان کے حالات کو اس حکومت میں بیان کیا ہے کیونکہ وہ اس کے پیروکار ہیں اور اس کے والیوں اور عاملوں میں شمار ہوتے ہیں۔

قابس اور اس کے مضافات کے رؤسائے بنی مکی کے حالات

یہ قابس افریقیہ کی سرحد پر اور اس کی صحراؤں میں شامل تھا اور اس کے والی اغالبہ اور عبیدیوں کے زمانے میں قیروان سے آتے تھے اور حج کے راستے سے صنہاجہ کے والی ہوتے تھے اور جب ہلالی افریقیہ میں آئے تو اس کے حالات خراب ہوئے تو صنہاجہ [illegible] کی حکومت جو قابس میں تھی تقسیم ہو گئی اور [illegible] سے [illegible] مونس [illegible] سے تھا حکومت نے اپنے بھائی ابراہیم [illegible] یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا اور اس کا بھائی [illegible] بادیس کے زمانے میں قتل کر دیا [illegible] انہوں نے [illegible] کی بیعت توڑ دی [illegible] اپنے بھائی کا [illegible] تھا [illegible] کا واقعہ ہے [illegible] اس نے بھائی کو [illegible] لیا [illegible] سے بیعت کر لی تھا اور قابس اور اس کے مضافات [illegible] میں تھے [illegible] ہلالی عرب [illegible] ہیں۔ [illegible] وہاں ان پر ریاست نے غلبہ پا لیا اور [illegible] سے [illegible] بن جامع اور اس کے بھائی [illegible] آ گیا [illegible] تھے [illegible] کو [illegible] سے [illegible] وہاں [illegible] کے لئے ایک حکومت [illegible] اپنے بیٹوں کو اس کا [illegible] یہاں [illegible] کر لیا [illegible] نے قبضہ کر لیا اور [illegible] نے قابس کی طرف اپنی فوجیں بھیجیں تو وہاں سے [illegible] کر دیا اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ان [illegible] نے اس کو اپنی حکومت میں شامل کر لیا اور اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] کی حکومت کا [illegible] کیا اور قابس اور اس کے مضافات [illegible] کے لئے ہو گئے اور افریقیہ کے والی [illegible] تھے اس پر [illegible] کو والی بناتے تھے یہاں تک کہ [illegible] اور قراقش [illegible] اور قابس اور اس کے مضافات پر غالب آ گئے اور [illegible] ان کے [illegible] میں اس بات کا ذکر [illegible] ہے [illegible] اپنے [illegible] اور جب شیخ ابو محمد [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] سے دوسری مرتبہ افریقیہ کی طرف جانا [illegible] نے افریقیہ پر اپنے بیٹے ابو محمد عبداللہ کو امیر مقرر کیا تو [illegible] قابس پر [illegible] نے اپنے بھائی کو [illegible] اور [illegible] نے [illegible] کر اپنے بھائی کو معزول کر دیا اور [illegible] اطاعت [illegible] کے [illegible] کا [illegible] اور اس [illegible] قابس کی [illegible] کے [illegible] مسلم [illegible] تھا مجھے یاد نہیں کہ ان کا نسب کس کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور [illegible] کا نسب [illegible] کی [illegible] سے [illegible] ابن ابی الحسن بن [illegible] الحسن اللواتی ہے اور [illegible] امیر ابو زکریا کے [illegible] تھے اور جب اس نے خود [illegible] کا عزم کیا تو ابو القاسم بن [illegible] ابی القاسم [illegible] سے اس کی بیعت لینے کا [illegible] اس کی وجہ

سے اسے اور اس کی قوم کو موسیٰ ابی زکریا کے ہاں ایک مقام حاصل تھا اس نے اس بات کے باعث ان کے مراتب کو بلند کیا اور ان کا لحاظ رکھا اور بنو سلیم نے شہر کی سرداری میں کینہ رکھنے کی وجہ سے اپنے ہمسروں کو ان سے تیونس کی طرف بھیج دیا پس اس نے اپنے مال سے ان کے کینوں کو ختم کر دیا اور وہ اپنے شہر کی شوریٰ میں آزاد ہو گئے اور وہ موسیٰ ابو زکریا الاول اور اس کے بیٹے المستنصر کے زمانے میں اسی حالت پر قائم رہے پھر وہ واقعہ ہوا جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں اور واثق بن المستنصر اور اس کے بیٹے اپنے چچا سلطان ابو اسحاق کے ہاتھوں جام مرگ نوش کر گئے اور یہ کام دعی بن ابی عمارہ کے حکم سے ہوا اور اس نے کس طرح اپنے غلام نصیر کی تدبیر سے قتل [illegible] کے ذریعہ لوگوں پر یہ بات مشتبہ کر دی اور اس نے اس تدبیر سے ان کے قاتل سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا اور جب اللہ تعالیٰ نے اس کا ارادہ کیا تو اس کی تدبیر مکمل ہو گئی اور جب نصیر نے اپنی حقیقت کو واضح کیا اور عرب اس کی بیعت کو چل پڑے تو اس نے سب سے پہلے قابس کے اس دور کے رئیس کو مخاطب کیا جو مکی کی نسل سے تھا اور اس کا نام عبدالملک بن عثمان بن مکی تھا تو اس نے اس کی اطاعت کرنے میں جلدی کی اور لوگوں کو بھی اس کی اطاعت پر آمادہ کیا اور اس بات کی وجہ سے اسے حکومت میں بڑا رسوخ حاصل ہو گیا اور جب دعی ابن ابی عمارہ ۶۸۱ھ میں تخت خلافت پر جم کر بیٹھ گیا تو اس نے اسے الحامہ میں خراج کے جمع کرنے کا کام سپرد کیا اور بہت اموال سے اسے بہت سے عطیات دیئے اور اس کے مرتبہ میں اضافہ کر دیا اور قابس سے اس کی طرف لوگوں کے بھیجنے کے بعد اسے الحامہ کا حکمران بنانے معزول کرتے تھے پھر عامل کرنے اور حساب کے کام میں خود مختار بنا دیا اور جب داعی فوت ہو گیا اور خلافت کے قوم مجتمع ہو گئے جیسا کہ ہم ۶۸۳ھ کے حالات میں بیان کر چکے ہیں تو عبدالملک بن مکی حکومت کی مدد کرنے کے بعد اپنے شہر میں چلا گیا اور وہاں پر خود مختار ہو گیا اور ان کی حکومت میں کمزوری واقع ہو گئی اور اس نے اہل تونس کی خلافت سے واسطہ کرنے کے لئے اپنے مقام پر بھیجا اور ۶۹۲ھ میں اس نے امارت بجایہ کی اطاعت اختیار کر لی اور اس نے اپنی اطاعت عام سرحدات مولیٰ ابو زکریا الاوسط کو بھیجی اور اس کا بیٹا احمد جو ولی عہد تھا ۷۰۳ھ میں فوت ہو گیا پھر اس کے بعد وہ خود بھی جاتا رہا [illegible] کے سر پر فوت ہو گیا اور اس کا پوتا اس کی اولاد میں سے حکومت کے لئے پیچھے رہ گیا اور اس کے [illegible] یوسف بن حسن نے اس کی کفالت کی اور اس نے خود مختار بن کر حکومت سنبھال لی یہاں تک کہ فوت ہو گیا اور اسے احمد بن لیبان کی کفالت میں چھوڑ گیا جو [illegible] اصبہان اور بجایہ کے حکمرانوں میں سے تھا اور یوسف کے مرنے سے ان کا کام مکمل ہو گیا پس سلطان نے اب لحیانی کو المنصر [illegible] کی طرف بھیجا اور انہوں نے وہاں کئی دن تک قیام کیا پھر اس نے اپنی قوم سے علیحدگی اور تقاضہ کی جو جب روانگی کے زمانے میں انہیں ان کے شہر میں واپس کر دیا پھر اسی دوران میں مکی فوت ہو گیا اور وہ اپنے بیٹے عبدالملک اور احمد کو پیچھے چھوڑ گیا پس اس نے ان کی کفالت کی یہاں تک کہ وہ جوان اور سمجھدار ہو گئے اور ان دونوں کو حکومت اور عہدے کے معاملات میں دخل اندازی کی رکاوٹ تھی اور ان کا کام اپنے باپ کی طرح صرف خلیفہ کے لئے دعا کرنا تھا کیونکہ ان کے علاقے سے حکومت کا سایہ سمٹ چکا تھا اور سلطان کے دفاع اور اس کی فوجوں کو قریبی سرحدوں سے ہٹانے اور امر وزارت [illegible] کرنے میں مشغول رہا اور جب سلطان ابو یحییٰ اللحیانی مصر میں فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبدالواحد

مغرب کی طرف حکومت کے اسباب [illegible] واپس آ گیا اور ان کے گھر میں اترا کیونکہ اس کے باپ کے ان پر احسانات تھے جنہیں انہوں نے بھلا دیا تھا اور [illegible] جب گیا اور انہوں نے [illegible] عبدالملک کی بیعت کی [illegible] حضرت [illegible] اور لوگوں کو [illegible] اطاعت کی دعوت دی اور جب سلطان ابو یحییٰ [illegible] موحدین کی مخالفت کے لئے گیا تو اس نے اس کی مخالفت کی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ پھر وہ الحضرۃ تک آیا اور [illegible] تب وہاں [illegible] سلطان کو ان کے متعلق خبر ملی تو وہ واپس آ گیا اور [illegible] اپنی جلدی کی وجہ سے بھاگ گئے اور حضرت [illegible] ان سے [illegible] یہاں تک کہ سلطان تلمسان پر غالب آ گیا اور [illegible] کی حکومت کو ان سے فراغت حاصل ہو گئی اور [illegible] کے معاش کی طرف ہاتھ بڑھا کر [illegible] حاصل کر لیا اور وہ [illegible] پر غالب آ گیا اور سلطان ابو عثمان فوت ہو گیا اور [illegible] الحضرۃ پر غالب آ گئے تو [illegible] ان دونوں کی عداوت سے [illegible] اس نے ان دونوں کو [illegible] ان کے ہاتھوں سے نکل گیا اور ان دونوں پر [illegible] مقرر کر دیا تو اس نے [illegible] اپنے [illegible] جب [illegible] حکومت کا [illegible] کی وجہ [illegible] مقرر کیا ہوا تھا اور اس نے اپنے بیٹے عبدالرحمن [illegible] کی [illegible] مگر [illegible] کی موت کے بعد فوت ہو گیا [illegible] اور اس نے بڑی غیرت اختیار کی یہاں تک کہ [illegible] کے حالات میں [illegible] کے خلاف بغاوت کر دی اور اس پر حملہ کر دیا اور ابو عمر نے [illegible] جلدی کی اور انہوں نے [illegible] اس نے [illegible] بیعت میں تھا [illegible] ہو گیا اور [illegible] اس کے بیٹے کا [illegible] کے بعد [illegible] اس نے [illegible] کے لئے [illegible] اور ان دونوں [illegible] اور ان میں سے [illegible] اپنے [illegible] رکھتے تھے اور [illegible] سے بھی بہرہ ور تھا [illegible] اور [illegible] میں بھی [illegible] تھا اور [illegible] اس کے بھائی عبدالملک کو بھی [illegible] اور اپنے زمانے کے [illegible] اور جب سلطان ابو [illegible] نے [illegible] اپنی سلطنت میں شامل کر لیا اور اپنی [illegible] سے [illegible] کے متعلق ان سے مطالبہ

کرتے آئے تو ابن غمر نے انہیں اس میں داخل کر لیا پھر انہوں نے افریقہ میں صاحب تلمسان ابو تاشفین کی طرف اشارہ کیا تو وہ ان سے عاجز آ گیا اور انہوں نے ان کے مقصد کو خراب کر دیا تو وہ عداوت سے باز آ گیا اور اس دوران میں مولانا سلطان نے جریدہ کی طرف چڑھائی کی اور نفطہ، قفصہ اور توزر پر قبضہ کر لیا تو ابن مکی نے استقامت کے لئے اختیار کرنے میں جلدی کی اور اسے اپنی اطاعت کا پیغام بھیج دیا پھر ابن غمر تونس کی طرف واپس آ گیا اور [illegible] سے واپس آ گیا اور داخل شہر نہیں ہونے پائے تھے کہ سلطان کے پاس لے گئے تو ابن غمر نے پکڑ لیا اور وہ ادھر چلے گئے اور خواجہ جو کتاب ملی سے اس کے مشورہ میں رہتے تھے ان کے خلاف بغاوت کر دی پھر انہوں نے اس سے جنگ کی اور قصبہ میں اپنا امیر [illegible] کو ساتھیوں کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے بھیجا پس اس نے ان کی طرف فوج بھیجی اور انہوں نے اس کا محاصرہ کر لیا پھر موقع سے فائدہ اٹھا کر ابن مکی کے بعض عرب جو اپنے سب فوج مارنے کو تیار ہو گئے اور اس نے اس کام کے متعلق ان کے لئے مال خرچ کیا جنہوں نے اس پر شب خون مارا اور وہ پہاڑ پر چلا گیا اور سلطان کو یہ اطلاع پہنچی تو وہ الحفر [illegible] میں تھا اور قصبہ والوں میں اضطراب اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور اس نے اپنے بیٹے کو معذرت کے لئے بھیجا تو ابن مکی نے اطاعت کے ساتھ اسے واپس کر دیا پس اس نے اپنے بیٹے کو بلوایا اور [illegible] قابس میں [illegible] سلطان جنوب سے واپس آ گیا اور اس کے حالات پر قابض ہو گیا اور افریقہ نے بیعت کر لی اور اس نے اپنے خواص میں سے ایک آدمی کو ان پر مقرر کیا اور وہ تونس کی طرف واپس لوٹ آیا اور عبد الملک بن مکی [illegible] قابس میں [illegible] کے درمیان فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا عبد الرحمن اور اس کا بھتیجا احمد جو اپنے باپ کے بعد طرابلس کا حکمران تھا وہ بھی فوت ہو گیا اور اس کا بیٹا یحییٰ اور اس کا پوتا عبد الوہاب [illegible] چلے گئے تو ابن ثابت نے انہیں اپنے شہر میں آنے سے روک دیا [illegible] سلطان کی اطاعت سے وابستہ تھے [illegible] زندہ رہ کر [illegible] ان میں تھا اور وہیں قیام پذیر ہو گئے اور عرب کی قوم سعد کی جماعت پر [illegible] کی دعوت میں شامل ہو گئے پھر یحییٰ بن عبد الملک [illegible] کی واپسی کے لئے مشرق کی طرف گیا اور عبد الوہاب جبال میں [illegible] کے قبائل میں مقیم رہا [illegible] سلطان نے قابس [illegible] تو اس نے وہاں کے باشندوں پر [illegible] نے عبد الوہاب کے ساتھ [illegible] کی طرف آیا اور اس پر شب خون مارا اور انہوں نے ان پر حملہ کر کے اسے [illegible] قتل کر دیا اور عبد الوہاب نے قابس پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھائی [illegible] بعد مشرق سے آیا تو اس نے اپنے باپ کی حکومت کو حاصل کرنے کے لئے [illegible] اور ان کی [illegible] اس نے اس کے پاس بھیج دیا [illegible] پھر وہاں سے [illegible] آیا اور [illegible] کے [illegible] قابس [illegible] تو اس نے اس کی مدد کی اور وہ مسلسل [illegible] کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور [illegible] نے اپنے [illegible] کے بیٹے عبد الوہاب کو [illegible] کر لیا اور [illegible] قتل کر دیا اور وہ [illegible] طرابلس [illegible] کے [illegible] کے [illegible] نے [illegible] تو ان لوگوں نے اسے [illegible] کر دیا یہاں تک کہ [illegible]

تک کہ اس کے باشندوں نے اطاعت اختیار کر لی اور یحییٰ ان کے تو وہ وہاں سے چلا گیا اور اپنے باپ کے پاس واپس آ گیا اور اس نے سفاقس اور اس کے مضافات کا والی بنا دیا اور وہ وہاں تھوڑی مدت رہ گیا پھر اس نے الحامہ کے باشندوں کو قابس کی سلطنت میں شامل کر دیا تو انھوں نے اس کی بات کو قبول کر لیا اور اس کے ساتھ چل پڑے پس اس نے اس پر شب خون مارا اور اس میں داخل ہو گیا اور یحییٰ بن عبدالملک کو گرفتار کر کے قتل کر دیا اور قابس سے ابن مکی کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔

وللّٰہ الامر من قبل و من بعد و هو خیر الوارثین

* * *